Fixed complete Noval

دلِ سلطان

مصنفہ : عشاء رحمان

ریہائش: وہاڑی

توجہ فرمائیں:

الله رب عزت نے اس دنیا
میں ہر انسان کو کسی نہ
کسی مقصد کے لیے پیدا کیا
ہے.ہر انسان کی زندگی میں
ایک ایسا موڑ اتا ہے جب ووہ
ہر طرف سے مایوس ہو کریہ
سوچتا ہے کہ اس کا اس دنیا
میں انے کا کیا مقصد ہے؟

کون ہے جسے اس کی ضروت
ہے؟

اسے آخر کیوں پیدا کیا گیا ہے؟

لیکن اللہ رب عزت نے ہر
مشکل کے ساتھ آسانی اور
ہر مشل کا ھل رکھا ہے . وہ
جانتا ہے کہ کس کا کیا مقصد
ہے...

جیو.......یہ سوچ کر نہیں کہ
تمہارا اس دنیا میں آ نے کا کیا
مقصد ہے بلکہ یہ سوچ کہ تم
خوش نصیب ہو کہ تمہیں یہ
زندگی ملی ہے.

اپنے دل میں نفرتیں نہ پیدا
کرو کیوں کہ جہاں نفرت

ہوتی ہے وہاں محبت کبھی
....بھی گھر نہی کر سکتی

انتباہ :

یہ کہانی ایک بن مقصد جینے
والی ایک یتیم لڑکی،...ـ اور ایک
دئے گیے مقصد کی خاطر جینے
والے لڑکے کی ہے . ان دونوں
کے رستے اور سوچ اک دو سرے
سے بلکل الگ ہیں ....
پر "عشق " وہ کہتے ہیں نہ
عشق ایک ایسے جام کا نام
جسے ایک بار اگر پی لیا جاے

تو زندگی بھر اس کا نشہ نہی اترتا.... ایسا ہی عشق یہاں پر ...بھی ہوا

...عشق کی ایک اور داستان

...ایک تڑپ

..... ایک جنون

کمرے میں گہرے اندھیرے کا راج تھا. ہر طرف ٹوٹی بکھری چیزیں وہاں پر بسنے والی انسان کا احوال بیان کر رہیں تھی... وہ اپنی قسمت پر ماتم

مناتے ہوی ایک کونے میں پڑی
تھی.آنکھیں بلکل خشک اور
چہرے پر کسی بھی قسم کا
کوئی تاثرنہیں تھا.. بیتی
یادوں کو سوچ کر وہ
اپنی قسمت پر ماتم مناتی
ہوئی اک نوجوان اور خوبصوت
لڑکی تھی . گہرے بھورے بال
جو کمر سے نیچے تک آ رہے
تھے.. بڑی بڑی خوبصورت
آنکھیں جن پر گھنی پلکوں کا
بسیرا تھا، بہت زیادہ رونے
کی وجہ سے آنکھوں کے گرد

سیاہ ہلکے . ایک وحشت....
ایک ٹوٹا وجود لیے وہ جو
کئی گھنٹو سے ساکت پڑی
ہوئی تھی فون کی گھنٹی کی
آواز سے چونک گئی .....

ہیلو....صنم... ہیلو ...تم سن
رہی ہو نہ؟

ہیلو ... صنم پلیز کوئی تو
جواب دو ... تم کیوں اپنے ساتھ
ایسا کر رہی ہو فون کے
دوسری طرف سے مسلسل
آواز ا رہی تھی جبکہ وہ بنا
کچھ بولے ایک سکتے کی حالت

میں بس سن رہی تھی.. صنم .... اور لائن کٹ چکّی تھی .....

آج بہت دنوں بعد موسم نے اپنے پر پھیلائے تھے .. اور ترکی کی سڑکوں پر آج معمول سے زیادہ چہل پہل تھی.. ہر طرف خوشیاں اور سکون تھا ایسی ہی ایک گلی میں سوگ کا سا سماں تھا... کسی کے

ٹوٹ کر بکھر جانے کی داستان تھی ...

صنم .. میں نے تمہیں کتنی دفع فون کیا پر تم نے کوئی جواب نہی دیا.. پلیز ایسا مت کرو ...

زندگی صرف اک شخص پر ختم تو نہیں ہوتی نہ تو کیوں اپنے ساتھ زیادتی کر ہی ہو؟؟؟

شفا... نہ جانے کب سے اسے سمجھانے میں لگی تھی

میں اپنے ساتھ زیادتی نہیں کر رہی ..

بلکہ خود کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہی ہوں کہ ایک شخص میری ذات کا تماشا بنا کے میری محبت کو پیروں تلے روندھ کر چلا گیااور میں کچھ نہ کر سکی بس اپنی ذات کا تماشا بنتے دیکھ ہی سکی ....

مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا شفا میں کیا کروں بتاؤ میں کہاں جاؤں ؟؟؟؟

ایک خشک چہرہ لیے وہ بکھری ہوئی بس لب ہلاتی ہوئی جواب دی رہی تھی...

بس کرو صنم جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اب ہم اسے بدل نہیں سکتے ....

محبت جب دھوکہ دیتی ہے تو سب کچھ چھین لیتی ہے.....

کچھ دیر کی خاموشی کی بعد شفا نے بہت ہمت کر کے کہا ... صنم.. اب آ گےکیا کرنا ہے؟ میرا مطلب ہے کہ اس بچے کا اب کیا کرنا ہے؟ ابارشن کرواؤ گی کیا؟؟؟

مجھے نہی پتا... ابھی تم چلی جاؤ مجھے اکیلا رہنا ہے پلیز شفا..

صنم نے بہت سنجیدگی سے کہا تو شفا وہاں سے چلی گئی ،،،،

وہ جانتی تھی کہ اب اس سے سر کھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا ..

اس بچے کو میرے پاس لےکر آؤ.. اک انتیھائی پرزور آواز گونجی..5 سال کا اک معصوم جو ایک دیوارسے لگ کر یہ سمجنے کی کوشش کر رہا تھاکہ اسے کہاں پر لایا گیا ہے ؟ ڈرتا سہمتا وہ معصوم جب رحیم شاہ کے قریب آیا

بھوک لگی ہے؟ کیا کھاؤ گے ؟

انکل میرے ماں باپ کہاں ہیں؟؟

وہ مر گے ہیں.....

رحیم شاہ نے انتہائی ظالمانہ انداز میں کہا..

انکل میں نے دیکھا تھا انہیں مار دیا میں نے دیکھا تھا بہت سارا خون .... وو ڈرتا سہمتا روتا ہوا بتا رہا تھا جبکہ رحیم شاہ اسے کسی اور ہی رخ سے دیکھ رہا تھا...

اچانک اک زور دار آواز گونجی ... عیسیٰ ..

اسے لے جاؤ او ر کھانا کھلا کر میرے کمرے میں چھوڑدو ...

جی حکم .. کہتا ہوا وہ اس کی انگلی پکڑ کر اپنے ساتھ لے گیا .

محب... کچھ پتا چلا ؟؟ نہیں حکم .. میں نے اور میرے آدمیوں نے ہر ٹرین سٹیشن پر اور ہر ایئر پورٹ پر چیک کر

لیا ہے پر اس کا کچھ پتا نہیں چل سکا ابھی تک ....

مجھے وہ ہر حال میں چاہئے رحیم شاہ غصّے سے دھاڑا ....

جبکہ پاس کھڑے محب کی جان پہ بن آ ی....ـ اگر وہ نہ ملا تو حکم ہمیں زندہ گاڑھ دیں گے . ڈھونڈو ہر قیمت پر ..

داوود میرا بچپن کا دوست اور میرا ساتھی تھا اس نے چھین

لیا.. و□ اگر آسمان میں بھی جا کر چپ جا□ میں اس□ و□اں س□ بھی ڈھونڈ لوں گا چھوڑو گا ن□یں.. شا□ غضب ک□ عالم میں بول ر□ا تھا...

و□ کیا سوچتا □□ رحیم شا□ س□ دشمنی مول ل□ کر زند□ بچ پا□ گا ؟...

دی□ان رکھنا محب ....

اس بچ□ کو کوئی تکلیف ن□ □و یھاں ...

اب و□ میری زمیداری □□ ...

رحیم شاہ سرد لہجے میں کہتا
.. ہوا ...وہاں سے چلا گیا

اگلے دن جب رحیم شاہ نے بچے
کو اپنے پاس بلایا تو اس کی
آنکھوں میں کچھ اور ہی
دیکھا.

انکل ...

میں چھوڑوں گا انہیں جنہوں
نے میری ماں اور میرے بابا کا
قتل کیا ہے میں مار ڈالوں گا
انہیں..

معصوم بچا جو رات ڈرا اور سہما ہوا تھا آج سینہ تان کھڑا تھا اپنے ماں بابا کا بدلہ لینے کے لیے ..

شاباش ...

میں یہی سننا چاہتا تھا تم سے..

رحیم شاہ نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا

آج سے تمہارا نام "سلطان" ہے..

...سلطان... سنا تم نے

تم شیر.... □و میر□ شیر اور
... اب شیر بن ک□ دکھاؤ

اپن□ بابا کی ترھا بننا □و گا
.... تم□یں

عیسیٰ.. رحیم شا□ ن□ مضبوط
.. آواز میں پکارا

.. جی حکم

عیسیٰ اس□ ل□ جاؤ اور ایسا
بناؤ ک□ ؛؛؛؛؛؛؛؛ دشمن اس ک□
.. نام س□ تھر تھر کامپ جا□

اس کا غضب زمین س□ ل□ کر
..آسمان تک □و ایسا بناؤ اس□

جو حکم . کے کر عیسیٰ اسے
..اپنے ساتھ لے گیا

شاہ جو ک ترکی کی انڈرورلڈ
کی دنیا کا بادشاہ تھا.. جس کے
نام سے ہر بچہ اور ہر بڑا
واقف تھا جس کے نام سے ہر
کوئی ڈرتا تھا جوکہ اپنے غضب
اور بے رحمی سے جانا جاتا
تھا. ایک ظالم مسیحا ..... رحیم
شاہ کے ہاں دھوکے دینے
والوں کے لئے کوئی معافی
نہیں یہ ہر کوئی جانتا تھا ..

اب مان بھی جاؤ ن□   □ن□ ..
پلیز .. دیکھو اگر تم مجھ س□
بات ن□یں کرو گی تو میں کس
س□ کروں گی یہاں میرا
تم□ار□ علاو□ کون □□ پلیز مان
جاؤ ن□ اب..

و□ کب س□ اس روٹھی □وئی
چھو ٹی سی پیاری سی گڑیا
جسی بچی کو منا ر□ی تھی.

تم میرے لئے کاٹن کینڈی کیوں نہیں لائی میں بات نہیں کروں گی ..

اک معصوم سی آواز نے اس کے دل میں گھر کر لیا ..

دیکھو میں لائی تھی پر وہ نے راستے میں ایک تمہارے جیسی بچی رو رہی تھی میں نے اسے چپ کروانے کے لئے وہ اسے دے دی ..

بتاؤ کیا میں نے ٹھیک نہیں
کیا.. وہ معصوم آواز میں
بولی..

ہمم.... ٹھیک کیا... یہ کہتے
ہی وہ چھوٹی سی بچی اس
کے گلے سے جا لگی ...

ارے "عشاء" تم یہاں بیٹھی
ہو.. اور میں تمہیں ہر جگہ
ڈھونڈ رہی ہوں ایک ادھیڑعمر
کی خاتون نے انتیہائی نرم
لہجے میں اس کا نام پکارا .
جی شفا انٹی میں ان سے
باتیں کر رہی تھی ... میرے

کمرے میں آ و مجھے تم سے
بات کرنی ہے ....ـ یہ کھ کر
شفا وہاں سے چلی گئی .

یہ منظر ترکی کے " اورفن
کیئرہوم فار گرلز" کا تھا.

عشاء " جو یہاں پچھلے"
...19سا لوں سے رہ رہی تھی

شفا انٹی کے اس ترھا بلانے پہ
ایک دم کسی خدشے کا اندیشہ
ہوا.....ـ کیا اب میں یہاں.؟.....ـ
یہ سوچتی ہوئی خیالوں میں

الجھتی وہ شفا انٹی کے کمرے میں آ ی ..

جی انٹی اپ نے بلایا؟ کمرے کے دروازے سے تھوڑا جھک کر اس نے پکارا ..... عشاء کل تم بازار جانا میں نے یہ سامان کی لسٹ بنائی ہے اسے لے آنا...

وہ لسٹ پکڑتی ہوئی اثبات میں سر ہلاتی خدا کا شکر کرتی وہاں سے نکل آ ی ..

شکر ہے میں تو کچھ اور ہی
سمجھ رہی تھی پر بچ گئی اس
بار تو ...

وہ اپنے اور ہنہ کے روم میں
آ ی جو ک مشترکہ روم تھا
جہاں وہ پچھلے19 سال سے
رہ رہی تھی.... پر اسے نہیں پتا
تھا کہ یہ دن یہاں پر اس کا
شاید آخری دن ہو .... اک
چھوٹا سا روم جس میں دو بیڈ
تھے اور ایک اسٹڈی ٹیبل اک
چیئراسس کے علاوہ کمرے میں
اک الماری تھی جس میں کچھ

ضرورت کا سامان تھا یہ روم
ہی اس کا کل اثاثہ تھا جس
میں وہ اپنی سب سے پیاری
اور اکلوتی چھوٹی سی
دوست سے ساتھ رہتی تھی
جو کہ اسی کی ترھا یتیم تھی
.

کچھ دی بعد جب ہنہ روم
میں آ ی تو وہ اسٹڈی ٹیبل کے
قریب بیٹھی لسٹ کو پڑھ رہی
تھی ..

لمبے گھنے بھورے بال جو کمر
سے نیچے تک آ رہے تھے بڑی

بڑی خوبصورت آنکھیں جن پر
گھنی پلکوں کا بسیرا تھا صاف
نکھری رنگت جو ک کسی گلاب
کے کھلنے کا اندیشہ دیے رہی
تھی....... اس کی خوبصورتی
دیکھ کر اکثر شفا سوچتی
تھی کہ ایسی خوبصورت بچی
کے نصیب میں19 سال تک
کوئی بھی نہی آیا نہ کوئی
فیملی اور نہ ہی کوئی خوشی
اسے اس پری پر ترس اتا تھا
جس کے ماں باپ اسے پیدا
ہوتے ہی چھوڑ کے چلے گے تھے

اس بد نصیب کی زندگی میں سوا □ اکیل□ پن ک□ ا ور کچھ ن□یں تھا..

اس□ ایس□ بیٹھ□ دیکھ □ن□ ن□ آ کر پیچھ□ س□ اس□ گل□ لگا لیا ..

یھاں بیٹھی □و میں ڈھونڈ ر□ی تھی تم□یں ..

اس معصوم بچی پر عشا کو ب□ت پیار اتا تھا اس کی معصومیت اور باتوں ن□ اس کا دل لگا رکھا تھا..

ہاں گڑیا.. میں یہ سامان کی لسٹ دیکھ رہی تھی .

تو تم پھر سے بازار جا رہی ہو نہ...

تو اس دفع میرے لئے کاٹن کینڈی لاؤ گی نہ؟؟ اس کے اس ترہا پوچھنے پر وہ منا نہ کر سکی ..

ہاں میں ضرور لے کر آؤں گی اب تم جاؤ اور سو جاؤ ..

اوکے..

ک□تی □وئی پیاری سی □ن□
اپن□ بیڈ پر لیٹ گئی...

جب ک□ عشا سوچن□ لگی ک□
اب کاٹن کینڈی ک□ پیس□ میں
ک□اں س□ لوں ..

ی□ سوچت□ □ی اس ن□ اپنا لیپ
ٹاپ کھولا ور اپنا آن لائن تھوڑا
ب□ت چلن□ وال□ کام کو دیکھا
ج□اں ابھی تک کوئی رسپونس
ن□یں آیا تھا.. و□ آن لائن
آرٹیکل لکھن□ کا کم کرتی تھی
جس س□ اس□ اس ک□ خرچ ک□
لئ□ پیس□ مل جات□ تھ□ .

ویسے تو یہ رول تھا
کہ16کی ہونے کے بعد ہر
لڑکی کو اپنے اپ کو خود
سمبھالنا پڑ تا تھا پر عشا شفا
کے لئے بہت اہمیت رکھتی تھی
اسی لئے 19 کی ہونے کے بعد
..... بھی وہ یہاں تھی

ترکی کی گلیوں میں شام کا
وقت تھا ہر طرف لوگ اپنی
اپنی ضروت کے لئے پھر رہے

تھے ہر طرف روشنوں کا بسیرا تھا اور چہل پہل بہت زیادہ تھی ..

اک لمبا چوڑا شخص جو اپنے اپ کو ایک بلیک ہڈ اور لونگ کالے رنگ کے کوٹ میں کوور کئے ہوئے تھا ہاتھوں پر کالے رنگ کے دستانے اس بات کا ثبوت دے رہے تھے کہ یہ شخص یہاں کسی کی جان لینے آیا ہے .....

وہ چلتا ہوا ایک تاریک اندھیری گلی میں داخل ہوا ..جب

اچانک اسے اپنے کندھے پر کسی
کا ہاتھ محسوس ہوا .. مڑ کر
دیکھنے پر ایک نوجوان لڑکی
کھڑی بہت بیہودہ لباس زیب
تن کئے ہوے تھی .....

کہاں جا رہے ہو..
ہنڈسوم........ تھوڑی دیر رک
جاؤ نہ میرے پاس..... اک نشے
میں مدہوش آواز نے اس کے
غصّے میں تیل ڈالنے کا کام
کیا ...... وہ جسے لڑکیوں
سے نفرت تھی جنہیں دیکھتے
ہی اس کا خون کھول اٹھتا تھا

اس بیہودہ آواز کو سننے کے
بعد اک پل بھی رکنے کے بجائے
گلے سے پکڑ کر اس لڑکی کو
ہوا میں اٹھا لیا .. جیسے جیسے
اس کے ہاتھو کی گرفت سخت
ہو رہی تھی اس لڑکی کی
آواز مدھم ہو رہی تھی ..

م ....جھے ....چو ....ڈ...دو ..
پلز . ...

گلے سے رندھی ہوئی آواز وہ
لڑکی بمشکل نکل پا رہی تھی

خدا ...... ک .....لئے   ...چھوڑد
دو .....اسہ کی یہ آواز سن کر
جسے اس شخص کو سکون
مل رہا تھا ..

.....چلاؤ اور زور سے چلاؤ

اک شیطانی مسکراہٹ اسکے
لبوں پر تھی ..

یہاں کوئی نہیں جو تمہیں "
سلطان " سے   بچا سکے ...ـ
چلاؤ ....

وہ غصّے اور غضب میں بول رہا تھا جب کہ اس کی آنکھیں ....سرخ ہو چکی تھیں

..... چھوڑ ....دو

بمشکل نکلتی ہوئی آواز آہستہ آہستہ مدھم ہونے لگی .. اور مدھم ہوتے ہوتے .... اک دم ختم ہو گئی

ایک جھٹکے سے اس لڑکی کے مردہ وجود کو دور پھینکتے ... وہ قریب آیا .. اور اپنے کوٹ کی جیب سے ایک خوبصورت پر

خطرناک خنجر نکل کر پہلے
گلے پر اور پھر ہاتھو کی نسوں
پر بےدردی سے مارنے لگا ..

خون ہر طرف پھل چکا تھا
یھاں تک کہ اس کے ہاتھ بھی
رنگ چکے تھے ...

پر وہ تھا کہ وار کرنے سے
رک نہیں رہا تھا...

جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ
لڑکی مر چکی ہے....

تو اس کی زبان سے اپنا خنجر صاف کرتے ہوئے وہاں سے ہٹا تھا ....

اس تنگ گلی سے نکلتے ہوئے اسے اپنا اصلی شکار نظر آ گیا ...

ہر طرف اندھیرا تھا جب وہ بنا آواز کئے سامنے کھڑے دو آدمیوں کے قریب آیا..

اندھرا ہونے کی وجہ سے وہ آدمی اسے پہچان نہ سکے ...

وہ اپنی ہی باتوں میں مصروف شراب کے گھونٹ پہ گھونٹ پی رہے تھے ...

اچانک وہی خنجر نکل جب ایک آدمی کے گلے پر لگا تو دو سرے کو فورن پتا چلنے کی وجہ سے وو بھاگنے ک لئے کوشش کرنے لگا..

پر افسوس ان دونو ں نے بھاگنے میں بہت دیر کر دی تھی..

سلطان سے بچنا کسی کے بس میں نہیں......اس کی دی جانے والی بے رحم موتیں کسی جہنم کی یاد دلاتی تھیں ....

آ و سلطان.... میرے شیر ..

رحیم شاہ نے پرزور آواز میں اسے پکارا...ـ جی آغا جان ...

وہ قریب آ کر سر جکانے لگا..

رحیم شاہ نے خوش ہو کر اسے اپنے گلے سے لگا لیا ..

آغا جان .. ان میں سے ایک
آدمی کو لایا ہوں. وہ سب بتاے
..گا

اس کا باپ بھی بتاے گا....ـ
رحیم شاہ نے مسکراتے ہوے
کھا .. جاؤ اور فرش ہو
،،،،،، جاؤ

اپنے کمرے میں اآ کر وو شاور
لینے لگا اور اپنے او پر سے
خون کے دھبے صاف کرنے لگا ..

روز کی روٹین ہونے کی وجہ
سے اب اسے خون سے کوئی

چڑ نہی ہوتی تھی ... بلکہ
ظالموں کا خون اسے ایک
سکوں کا احساس دلاتا تھا

آج معمول کے مقابلے میں بہت
کم رش تھا وہ اپنی لسٹ کے
متابِک سامان لے کر بھیڑ میں
....چلتے ہوئے واپس آ رہی تھی
جب گلی کا موڑ مڑ تے ہی وہ
ایک مضبوط شخص سے ٹکرا
گئی. اور سب چیزیں زمین پر
..بکھر گیں

... وھھہ

کیا آپ کو نظر نہیں آ تا ؟؟ کیا سڑک پر کوئی ایسے چلتا ہے ؟

وہ غصّے سے بول رہی تھی جب کہ وہ کالے رنگ کے اسی کوٹ میں ملبوس آنکھوں میں غصّہ اور دہشت لیے وہ عشا کو دیکھ رہا تھا ..

ایک دم سے اگے بڑھ کر اس نے عشا کا گلا پکڑنا چاہا ... اس کے ایسا کرنے سے پہلے ہی ....وہ غصّے میں بول پڑی

کھڑے کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو ؟؟؟

اٹھاؤ یہ سب چیزیں کیا اتنی بھی تمیز نہیں کہ کسی لڑکی کی گرائی ہوئی چیزیں اسے اٹھا کر دینی چاہئے ؟؟؟

وہ اسے بازو سے پکڑ کر نیچے بیٹھا چکی تھی ....

وہ غصّے سے اسے دیکھ رہا تھا پر سامنے والی لڑکی نے ایک دفع بھی اس کی آنکھوں

میں دیکھنا مناسب نہیں سمجھا ...

وہ چپ چاپ اس کی گری ہوئی چیزیں اٹھا کے ایک تھیلے میں ڈال رہا تھا ...

پتا نہیں کہاں کہاں سے آ جاتے ہیں منہ اٹھا کے اور سڑک پر تو بلکل اندھے ہو کر چلتے ہیں..

وہ زیر لب بر بڑا رہی تھی.....

اپنی چیزیں اٹھانے کے بعد وہ اٹھی اور اس کے ہاتھ سے

چیزیں لیتی ہوئی اپنی پونی ٹیل کو گھما کر پیچھے کرتی ایک سائیڈ سے نکل گئی....

اور وہ جو حیرانی کے عالم میں کھڑا اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا ..

اک دم سے اپنی سرخ آنکھیں لئے اس کے پیچھے پیچھے قدم بڑھا گیا ...

آخر سلطان سے پنگا لینے کے بعد وہ کیسے بچ سکتی تھی ....

وہ جو اپنی دنیا میں مست
ہو کر اپنے پونی ٹیل میں بندھے
لمبے بالوں کو گھوما تی ہوئی
اپنی چیزیں سمبھا لتی ہوئی
جا رہی تھی اچانک اس کی
نظروں سے غائب ہو گئی ..

ایک گلی سے دوسری گلی
میں ڈھونڈنے کے بعد وہ اسے
اک بوڑھے آدمی کے پاس کھڑی
نظر آ ی ..

انکل...ـ اگر اپ کو سردی لگ
رہی ہے تو میری یہ شال لے
لیں.. میرے پاس اس کے علاوہ

دینے کے لئے اور کچھ بھی نہیں ہے ...

وہ اک سردی سے کامپتے ہوے ایک بوڑھے آدمی کو اپنی شال دے رہی تھی ... جیتی رہو بچی الله پاک تمہیں بہت سا ر ی خوشیاں دے .. بوڑھے آدمی نے تہہ دل سے اس کا شکریہ ادا کیا ....

کوئی بات نہی انکل .. کہ کر وہ اگے بڑھ گئی

اس کا پیچھا کرتے کرتے اچانک قریب آنے پر اس نے اپنے کوٹ کی جیب سے وہ خوبصورت خنجر نکالا اور اپنے قدم تیز کر لیے.....

اتنے میں ایک گھر کے پاس آ کر وہ زن سے گھر کے اندر چلی گئی ..

شاید اس کی خوش نصیبی تھی جو آج وہ سلطان سے پنگا لینے کے بعد بچ نکلی تھی ..

گھر میں داخل □وت□ □ی اس کی نظر □ن□ پر پڑی جو ک□ اسی کا انتظار کر ر□ی تھی..

آ گئی تم کتنی دیر لگا دی.... میری کینڈی لائی □و؟؟ اتن□ سوال اک ساتھ معصوم آواز میں سنت□ □ی و□ مسکرا دی ....

آر□ بابا □اں □اں لائی □وں ن□ ..

بس و□ تھوڑی سی دیر□و گئی .. سوری ..

کوئی بات نہیں ہنے نے اس کے ہاتھ سے کاٹن کنڈے لی اور عشا کی گال پر اک پیاری سی مہر ثبت کرتے ہوئے مسکرانے لگی ....

دروازے پر ہلکی سی دستک سے شفا نے اسے اندر انے کو کہا .. ہاں لے ای سب ؟؟

شفا نے مسکراتے ہوئے پوچھا .. جی انٹی میں سب لے ای ہوں ....

..

عشا .. یہاں بیٹھو میرے پاس مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے ....

جی کہیں انٹی .. وہ کرسی گھسیٹ کر پاسس بیٹھ گئی

عشا... تم جانتی ہو نہ کہ اب تم زیادہ دن یہاں نہی رہ سکتی ...

مجھے بہت افسوس ہے بیٹا کہ میں تمہارے لئے ایک اچھی فیملی نہیں ڈھونڈ سکی ..

شفا انٹی کی آواز میں دکھ اور
ندامت تھی.... جسے عشا نے
اک چٹکی میں دور کیا ..

نہیں انٹی اس میں اپ کی تو
کوئی غلطی نہیں ہے نہ ...

میرے نصیب میں کوئی فیملی
لکھی ہی نہیں تھی

اور میں خوش ہوں اپنی ..
لائف سے ان بے کار کی امیدوں
سے پیچھا تو چھوٹ گیا ..

میں سمجھ سکتی ہوں ... بیٹھا
میرے پاس اتنے فنڈز بھی نہیں

ہیں کہ میں تمہیں کسی اچھی
جگہ یا گھر میں بھیج سکوں ..
انٹی اسس کی کوئی ضرورت
نہیں ہے ....ـ میں اب اس
قابل تو ہو گئی ہوں کہ خود
کا خیال خود رکھ سکتی
ہوں .. میں نے پہلے ہی ایک
جگہ انتظام کر لیا ہے .. اپ
میری فکر نہ کریں اپ بس ان
دو بچوں کو آ نے کا کہ دیں..
میں دو دن میں یھاں سے
چلی جاؤں گی ....یہ کہتے ہی
عشا کی انکھو میں آنسو کی

برست ا گئی جسے وہ شفا انٹی سے چھپا تی ہوئی اپنے چہرے پر بنا کسی تاثر کے وہاں سے جانے لگی..

... تو شفا نے روک کر پوچھا

کہاں جاؤ گی؟

انٹی وہ میری ایک دوست ہے .. وہ ہمیشہ مجھ سے کہتی ہے کہ میرے پاسس ا جاؤ ... تو میں نے اس سے بات کی ہے اپ فکر نہ کریں میں وہاں چلی جاؤں گی ...

ایک جھوٹ جو بس اسے اس
موقع پر بول دینا ہی ٹھیک لگا
..

کون دوست...؟؟؟

... تم نے کبھی بتایا نہیں

شفا انٹی اب بات کی تصدیق
... پر پہنچ آ ی تھیں

ایک دوست ہے انٹی وہ اپ
... اسے نہیں جانتی

کوئی ہوتی تو بتاتی کون تھی
.....

پر اس وقت عشا کے لئے بس وہ دو چھوٹی معصوم بچیاں زیادہ اہمیت رکھتی تھیں جو کے بے گھر تھی .. اور اسس کے روم میں ان دو کا زیادہ حق تھا .....

تو اس وقت جو جھوٹ بھی اس کے ذہن میں آیا وہ بولتی چلی گئی ...

اپ فکر نہ کریں انٹی میں دو دن تک چلی جاؤں گی ...

ٹھیک ہے پر تم جہاں بھی رہو مجھ سے رابطے میں رہنا ... سمج گئی نہ ...

شفا کو عشا کی ہمیشہ سے ہی بہت فکر رہتی تھی ... یہ بات عشا بھی اچھی طرح جانتی تھی ...

جی انٹی .. کیہ کر وہ کمرے سے باہر ا گئی ....

بلکل اپنی ماں پر گئی ہے.....
شفا انٹی نے اسے جاتے ہوئے
دیکھ کر کہا

باہر جہاں کالی اور اندھیری
رات کا پہرا تھا وہاں کھڑکی
سے لگے ہوئے شخص نے سن
کر ایک شیطانی سی
مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجا
لی..

میرے لیے تو آسانی ہو گئی وہ
نہ معلوم سا مسکرایا ...۔ وہ
نہ جانے کب سے وہاں کھڑا ان
کی باتیں سن رہا تھا ....

رات کا نجانے کون سا پہر تھا
جب وہ اپنے بسترپر لیٹی خالی
آنکھوں سے بس یہ سوچنے
میں لگی تھی کہ اب وہ کیا
کرے گی؟

میں اب کہاں جاؤں گی ؟

میرے پاس تو رہنے کو لیے
کوئی گھر نہ کوئی جگہ ہے
یہاں کے علاوہ .. میرا تو کوئی
دوست بھی نہیں ہے اور نہ ہی
کوئی جاننے والا اب میں کہاں
جاؤں گی؟؟ انٹی سے تو

جھوٹ بول دیا پر اب آ
گے ؟؟؟؟؟

سوچوں میں الجھتی ہوئی وہ
.... بستر پر کروٹ لے گئی

سلطان کے لیے آج کی رات
بہت مشکل تھی . آج پہلی بار
کوئی لڑکی اس کے منہ پر
اسے بتمیز کہ کر آسانی سے
چلی گئی اور وہ بس دیکھتا
ہی رہ گیا یہ بات سوچ سوچ
کر اس کا پاگل شخص کا دماغ
...ہول رہا تھا

.. مار ڈالوں گا

نہیں چھوڑو گا .....آخر بتمیز جو ہوں .. یہ کہتے ہی سلطان کی آنکھوں میں .. سرخی نمایاں ہونے لگی

احمد جہانگیر غصّے سے دھاڑرہا تھا .. کہاں ہیں وہ دونوں ؟؟؟ جواب دو ....ـ تم جانتے ہو نہ کہ ان دونوں لڑکوں کے پاس ہمارے ہر کالے کارنامے کا ثبوت ہے وہ ایسے

کیسے ہاتھ سے نکل سکتے ہیں ؟؟

لالا .. وہ ہاتھ سے نکلے نہیں ہیں بلکہ سلطان نے مار ڈالا ہے...

اک کامپتی ہوئی آواز نے اپنی بات مکمل کرنی چاہی ..

فرکان نے اپنی بات مکمل کر کے احمد جہانگیر کی جانب دیکھا ..

چھٹاخ .... اک زور دار تھپڑ نے
فرکان کو زمین پر گرنے پر
مجبور کر دیا..

تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے
آج وہ دونو رحیم شاہ کے ہاتھ
لگ چکے ہیں تمہیں کیا لگتا ہے
کہ اب وہ ہمے چھوڑدے گا ؟

احمد جہانگیر غصّے سے چلا
رہا تھا..

ڈھونڈو کوئی کمزوری کوئی
ویک پائنٹ ان کا کوئی کچھ بھی
جو ہاتھ لگے اٹھا لو

وہ غصّے سے اگ بگولہ ہو رہا تھا اور تیش کے علم میں اپنی کرسی کو دور پھینکتے ہوے اندر کی جانب چلا گیا ..

فرکان جو ابھی تک زمین پر پر تھا اٹھ کے شایان کر پاسس آیا .. سلطان کے ہوتے ہوے کیا ان کی کمزوری ہمارے ہاتھ لگ سکتی ہے ؟؟ ان دونو کا پکڑا جانا مطلب احمد جہانگیر کی قبر تیار ہو رہی ہے .....

کہتا ہوا وہ وہاں سے چلایا یا ...

شایان جو کے ابھی تک بت بنا
کھڑا تھا .. بس سوچ رہا تھا
کہ اب سلطان کے ہاتھوں مرنے
..کی باری اس کی ہے

ایک جھرجھری لے کر وہ بھی
....وہاں سے رفو چکر ہو گیا

صبح ہوتے ہی زور کے معمول
کے متبِک عشاء اپنے کام سے
فارغ ہوکر شفا انٹی کے کمرے
میں ای... انٹی کیا اپ فری
..ہیں میں اندر ا جاؤں

ہاں عشاء ا جاؤ ...ـ انٹی میں
آپ سے کچھ بات کرنے ای تھی
..
ہاں بولو عشاء کیا بات کرنی
ہے
شفا انٹی نے نرم لہجے میں کہا
..

انٹی وہ دراصل میں آپ سے
کہنا چاہتی تھی کہ کیا ہنے
کے جانے تک میں یہاں رک
سکتی ہوں؟؟
میرے ایسے چلے جانے سے وہ
.....بہت پریشان ہو جائے گی

میری جان میں جانتی ہوں تم
ہنے کو بہت چاھتی ہو پر اس
میں سچ میں میں کچھ بھی
نہیں کر سکتی ..
دو نئی آنے والی بچیاں ان کے
لئے روم خالی کرنا بہت
ضروری ہے بیٹا ....
میں سمجھ سکتی ہوں
انٹی ....میں تو بس ....

انٹی ......میں اپ سے کچھ
پوچھ سکتی ہوں؟ عشاء نے
مدھم آواز میں پوچھا ..

...ہاں بیٹا پوچھو
شفا انٹی نے مسکرا کر جواب دیا ...انٹی کیا اپ بتا سکتی ہیں مجھے کچھ میرے ماں باپ کے بارے......
ابھی الفاظ اس ک منہ میں ہی تھے جب شفا انٹی ننے بات کاٹ کر کھا ...

تم جانتی ہو نہ عشاء اس بارے میں ہم بات کر چکے ہیں....
میں جانتی ہوں انٹی پر اب تو میں یہاں سے جا رہی ہوں تو

کیا اپ اب بھی مجھے نہیں بتائیں گی؟؟
.... میں جاننا چاهتی ہوں انٹی اوہ التجا کرنے کے انداز میں بولی تو شفا کے دل پر رکھا ہوا پتھر ہٹ گیا ....
کچھ دیر کی خاموشی کے بعد .. شفا انٹی نے کچھ سوچتے ہوے ... اس کی جانب دیکھا
تم جاننا چاهتی ہو نہ کہ تمہارے ماں باپ کون ہیں اگر سننے کی ہمت رکھتی ہو تو سنو ....

صنم.... تمہاری ماں کا نام "
صنم تھا

جو میری سب سے اچھی
دوست تھی میرا اس کے علاوہ
اس دنیا میں کوئی نہیں تھا تم
بلکل اپنی ماں پر گئی ہو اسی
کے جسی خوبصورت آنکھیں..
اسی کے جسے نقوش مجھے تم
میں صنم نظر اتی ہے
میں اور صنم .. بہت سال پہلے
.. پاکستان سے یہاں آ ے تھے
تمہاری ماں وہ بہت اچھی
لڑکی تھی ..

عشاء".......صنم اور ابراہیم ایک

دو سرے سے بہت محبت کرتے تھے ..

تمہاری ماں اس کی محبت میں اتنی اگے نکل چکی تھی کہ اپنے سارے قانون اورساری حد بندیاں پار کر گئی تھی..
لیکن ابراہیم اس کے دل میں کچھ اور ہی تھا...
وہ تمہاری ماں کو بس اس کی خوبصورتی کی وجہ سے چاہتا

تھا اس نے صنم کی محبت کا
غلط فائدہ اٹھایا ....
اپنی تسکین حاصل کرنے کے
بعد اس نے صنم کو کبھی موڑ
کر بھی نہیں دیکھا اور چلا گیا
.....
تمہاری ماں جو اس سے سچی
محبت کرتی تھی اپنی ذات کا
تماشا بنتا دیکھ نہ پائی......
تب میں نے یہ اورفن ایج
کھولا...

تمہاری ماں تمہیں کھونا نہی
چاھتی تھی کیوں کہ تم اس
کی سچی محبت کی واحد

گواہ تھی ..... بنا شادی کے ایک
بچے کی ماں بننا ہر کسی کی
.. نظر میں برا سمجھا ہے
تمہاری ماں یہ سب برداشت
... نہی کر سکی
شفا انٹی نم آنکھوں کو بار بار
... صاف کرتیں
جس رات تم اس دنیا میں ای
اس رات تمہاری ماں تمہیں
میرے گھر کے باہر ایک ڈسٹ
...بین میں رکھ کر چلی گئی

صبح جب میں نے دروازے کھولا
تو تم وہا ں پڑی ہوئی تھی
واور ساتھ اک نوٹ تھا.. وہ

تمہاری ماں کا آخری نوٹ تھا ...

شفا " اس دنیا میں اور کوئی نہیں جو اس کی حفاظت کر سکے اس لئے میں اسے تمہارے پا س چھوڑ کر جا رہی ہوں میں جانتی ہوں تو اس کا خیال رکھو گی ...... آج میرا اس دنیا میں آخری دن ہے ....'

اس نوٹ میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں لکھا تھا.... اس

دن کے بعد تم یہاں ہو میرے پاس ......

وہ جو سامنے بیٹھی چہرے پر بنا کوئی تاثر لئے ساری کہانی سن رہی تھی اس سے اگے سننے کی ہمت نہ کر پائی اور ایک دم سے اٹھ کر باہر چلی گئی ....

شفا اسے جاتے ہوے دیکھ رہی تھی . وہ جانتی تھی کہ یہ تلخ حقیقت سننے کے بعد اس کی کیا حالت ہو گی ..

وہ وہ اپنا سست وجود گھسیٹتی سیڑھیوں پر بنا کسی حس و حرکت کے ایک بےجان سا جسم لئے اپنی زندگی کی حقیقت کو قبول کرنے کی کوشش کر رہی تھی.....

پر زیادہ در اپنے آنسوں کو روک نہ سکی اور پھوٹ کر رونے لگی .....کیا بس یہی ہے میری پہچان؟؟؟ کیا بس یہی ہوں میں ؟؟؟

اک ناجائز ....

روتے ہوئے اس کی دماغ کی
نس نس پھٹ رہی تھیں...

اپنی ذات کی حقیقت سن کر
وہ کسی سے نظریں ملانے کی
بھی ہمت نہی کر پا رہی
تھی......

اپنی پوری زندگی میں وہ کبھی
بھی نہی روی تھی اور آج وہ
بھرا ہوا دل وہ رکے ہوئے آنسو
سب اپنی حدود توڑ نکلے تھے
....

درد کی شدت سے وہ اپنے اپ
کو قابو نہی کر پا رہی تھی ...

اس کی زندگی کی سب سے
تلخ حقیقت ....جسے اگر وہ نہ
سنتی تو شاید ٹھیک تھا ...

پر آج وہ اپنے اپ سے بھی
نظریں نہیں ملا پا رہی تھی ...

روتے روتے کب اس کی آنکھ
لگ گئی اسے بھی پتا نہیں
چلا....

موسم خوشگوار ہونے کی وجہ
سے رحیم شاہ آج اپنے لان
میں بیٹھا موسم کا مزہ لینے
... میں مصروف تھا . حکم

ہمم.....

بنا آنکھیں کھولے جواب دیا گیا.
وہ اب کافی دنوں تک کوئی نیا
شکار ہاتھ نہ انے کی وجہ سے
سلطان کو وہی روکنا پڑ گیا
..

عیسیٰ سہمی ہوئی آواز میں
اپنی بات پوری کرنی کی
... کوشش کر رہا تھا ... ہمم

جانتا ہوں میں اسے جب تک وہ
احمد کے جاسوسوں کو مار
.... نہی دیتا واپس نہیں آ ے گا

جانتا ہوں میں اپنے شیر کو ...
آواز میں ایک چمک لئے... وہ
... سلطان کے لئے خوش تھا

میں اسے جیسا بنانا چاہتا تھا
وہ بلکل ویسا ہی بن گیا ...ـ
.. مجھے فخر ہے اس پہ

اک زور دار آواز کے اختتام پر رحیم شاہ نے عیسیٰ کو جانے کا اشارہ کیا ..

وف پیر پٹختا ہوا وہاں سے چلا گیا ....

آج اورفن کیئر میں اس کا آخری دن تھا ایک سنہری صبح نے اس کی آنکھ کھولی تو اس نے خود کوسیڑھیوں سوتا پایا ...

شاید رات وہ یہیں سو گئی تھی ...

مسلسل رونے کی وجہ سے اسے اپنا سر بہت بھاری لگ رہا تھا... وہ اپنا لڑکھڑا تا ہوا وجود سمبھلتی ہوئی ..... اپنے روم میں ای تو ہنہ کا پریشان اور اداسس چہرہ دیکھ کر سمجھ گئی کہ اس کی جانے کی خبر اس تک پہنچ چکی ہے .....

تم جا رہی ہو ؟؟؟

اک معصوم آواز جس میں ب□ت درد بھرا □وا تھا ن□ عشاء ک□ دل کو دکھی □ون□ پر مجبور کر دیا ....

□ن□ ادھر او میر□ پاسس بیٹھو..

و□ اس□ کرسی پر بٹھات□ و ک□ مقابل گھٹنوں ک□ بل بیٹھی تھی ..//

میری بات غور س□ سننا □ن□ ...

تم جانتی ہو نہ کہ میں یہاں زیادہ دیر نہیں رہ سکتی تم رول جانتی ہو نہ ...

وہ تو شفا انٹی نے میرا بہت ساتھ دیا اور مجھے ابھی تک یہاں پر رکھا ہوۓ پر اب مجھے جانا ہو گا ...

مت جاؤ نہ...

معصوم سی آواز نے پھر سے اس کے دل میں خلش ڈال دی..

مجھ□ جانا □و گا □ن□ پر میں تم س□ ملن□ آیا کرو گی ...

سچ ؟؟

□ن□ □ن□ تھوڑ□ س□ خوش پر اداس انداز میں پوچھا..

□اں ن□ میں ج□اں بھی ر□وں گی تم س□ ملن□ ضرورر آیا کروں گی..

تب تک تم□یں ایک ب□ت اچھی فیملی بھی مل جا□ گی ......

اور اگر ن□ ملی تو؟

آواز میں اس دفع دکھ تھا ...

کیوں نہیں ملے گی ہماری ہنہ اتنی پیاری اور سویٹ □□□

تمہیں تو دیکھتے ہی اپنے ساتھ لے جائیں گے دیکھنا...

تم سے زیادہ پیاری تو نہیں ہوں میں..

اب کی بار ہنہ نے خوش ہو کر جواب دیا .. جس پر عشاء کی مسکراہٹ نمایاں ہوئی ..

چلو اب مجھ سے پرومس کرو کہ تم رو گی نہیں ...

اگر تم پرومس کرو گی تو میں تم سے ملنے آیا کروں گی ..

اور اگر نہی کرو گی تو نہیں ...

ہاں میں کروں گی..۔ ایک معصوم آواز کے ساتھ عشاء نے ہنے کو زور سے گلے لگا لیا.....

آج مارکٹ میں معمول کے مقابلے کچھ زیادہ ہی رش تھا وہ اپنے لئے ضرورت کی

چیزیں لینے ایک چھو ٹی سی شاپ میں آ ی ..

ایک بیگ ... ایک واٹر بوتل .. اور چوٹی چوٹی چیزیں خریدتے وقت وہ بے دھیانی میں ادھر ادھر نگاہیں گھما رہی تھی

وہاں سے ایک دو ضروت کی چیزیں لے کر جب وہ پلٹی تو ایک مضبوط آدمی سے ٹکرا گئی .. وہ گرنے ہی والی تھی کہ اس شخص کے مضبوط ہاتھوں نے اسے گرنے سے بچا لیا ....

عشاء نے چہرہ اٹھا کے اس کی جانب دیکھا تو ..

اس کی بڑی بڑی آنکھیں مزید پھیل گیں ...

تم تو وہ ہی ہو نہ جو اس دن بھی مجھ سے ٹکرا گۓ تھے ....

وہ ای برو اچکا ے سوالیہ نگاہ اسے دیکھ رہی تھی ......ـ اسے دیکھتے ہی سلطان نے اپنے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ سجای ..

بہرحال یہ ایک اتفاقیہ ملاقات تھی پر پھر بھی سلطان کو جو چاہیے تھا وہ اس کے سامنے تھا...

کیا تم میرا پیچھا کر رہے ہو؟؟ عشاء نے اب غصّے سے پوچھا جس میں وہ مسکراہٹ مزید نمایاں ہوئی وہ بنا کچھ بولے تسلی سے اسے دیکھ رہا تھا .

وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ شخص اس کے ساتھ کیا کر سکتا ہے اس لئے بنا ڈرے اور بنا کسی ہچکچاہٹ کے پوچھ

رہی تھی.... تم میرا پیچھا کیوں کر رہے ہو؟؟

وہ اپنی انگلی اٹھا کر اس کی جانب کئے بنا ہچکچائے کہہ رہی تھی ..

جب اس پاس کھڑے لوگوں نے ان کی طرف نظریں جمائیں ...تو عشاء نے وہاں سے جانے میں ہی بھلائی سمجھی ..

ideot... کہہ کر ....

سامنے سے کوئی جواب نہ آنے
پر...... وہ اپنی چیزیں سمبھلتی
وہاں سے چلتی بنی .....

وہ جو کچھ خریدنے کے لئے آیا
تھا سب بھول کر ایک نہ معلوم
سی مسکراہٹ لئے اس کا
پیچھا کرنے کے لئے جونہی باہر
نکل تو وہ اسے کہیں بھی نظر
نہیں آ ی...

ایک پل میں اس نے چاروں
طرف نظر گھمائ پر وہ شاید
جا چکی تھی ... افسوس آج

سلطان کی ہار کا دوسرا دن تھا.....

پتا نہیں کون تھا اور ایس دیکھ رہا تھا جسے کھا ہی جاے گا وہ زیرے لب بڑبڑاتی ہوئی گھر کے اندر داخل ہو گئی

.....

آج اورفن کیئر میں اس کا آخری دن تھا.. اپنی زندگی کے خوبصورت 19 سال اس لڑکی نے یہاں گزا رے تھے ہنستی، کھلکھلاتی اپنی زندگی کو ہر پل کھل کے جینے ولی لڑکی آج

سب کو اداس کئے جا رہی
تھی.......
اپنا سامان پیک کرتے وقت
اداس چہرہ بنائے ایک کھڑکی
سے لگی بیٹھی آنکھوں میں
آنسو لئےاس کی نگاہ ہنہ پر
پڑی وہ اسے اپنا سامان پیک
کرتے دیکھ رہی تھی. سامان
کے نام پر اس کے پاس کچھ
کپڑے اور ایک لیپ ٹاپ تھا
جنہیں تقریباً 5 منٹ میں پیک
کر کے وہ ہنہ کے پاس ای ..
اداسس مت ہو دوست ..

اک مضبوط آواز میں کہتی
ہوئی ہنے کو زور سے گلے
لگاتی ہوئی باہر آ گئی جہاں
سب اسے الودا ع کہنے کے لئے
جمع ہوئے تھے ..

سب کو اللہ حافظ کہتی وہ
شفا انٹی سے نظریں نہیں ملا
پا رہی تھی....

اس میں اس کا تو کوئی قصور
نہیں تھا پر سزا تو اسے ہی مل
رہی تھی.

ایک آخری دفع □ن□ کو دیکھتی
□وئی و□ اورفن کیئر س□ با□ر
نکلی تھی .. ایک اکلوت□ گھر
س□ ج□اں ک□ علاو□ اب اس ک□
پاس کچھ ن□یں تھا .. ..

اپنی زندگی کی سب س□
خوبصورت یادیں اور اپنا بچپن
و□ سب چھوڑ کر ایک نئی دنیا
میں جا ر□ی تھی ج□اں اس کا
کوئی بھی مددگار ن□یں تھا.
اس□ اب جو بھی کرنا تھا اپن□
دم پر کرنا تھا .

سڑک پر چلتے وہ یہ سوچ رہی تھی کہ اب وہ کہاں جاے گی؟؟ اس کا تو کوئی دوست نہیں اور نہ ہی کوئی جاننے والا ... چلتے چلتے تھک کر وہ ایک بنچ پر بیٹھتے اپنا سر ہاتھوں میں لئے اب سوچنے لگی ....

اب کیا کرنا چاہیے ؟؟

اتنے میں ایک فقیر قریب ا کر صد دینے لگا... پیاری بیٹی کچھ کھانے کے لئے دے دو میں دو دن سے بھوکا ہوں..

اللہ پاک تمہیں خوشیاں دیں گے ....

خوشیاں ......یہ لفظ ......وہ شاید میری زندگی سے چلی گئی ہیں ......

پر اپنے بیگ میں ہاتھ ڈالا تو ایک بریڈ کا ٹکڑا تھا جو اس نے اس فقیر کو دے دیا ...

وو اسے دعائیں دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا ...

ہلکی ہلکی شام نے اپنے پر پھیلا ے تو ترکی کی سڑکوں پر

روشنیاں جگمگانے لگیں.. ہر
طرف چہل قدمی ہونے لگی ..
وہ ایک اندھیری گلی میں
ایک بنچ پر بیٹھی ہاتھوں کو
آپس میں الجھا تی گہری
سانسیں بھر رہی تھی .... اس
کے پاس تو اتنے پیسے بھی نہیں
تھے کہ کسی ہوٹل میں کوئی
روم رینٹ پر لے .. اور نہ
ہی کھانے کے لئے .....
بیارومددگار وہ اپنی سوچنے کی
صلاحیت کھو چکی تھی . کسی
طرف سے کوئی بھی حل اس

کے ذہن میں نہ آنے پر اس
کی بڑی آنکھیں میں آنسو
نمودار ہوے اور وہ بنا آواز کئے
اپنا ضبط کھوتی ہوئی ہوئی
پھوٹ کررو دی ....
جب کہ یہ سارا منظر گلی کے
اندھیرے کونے میں کھڑے خود
کو کالے رنگ کی ہڈ اور کالے
رنگ کے لونگ کوٹ میں کوور
کی ہوے وہ شخص بڑی
دلچسپی سے دیکھ رہا تھا .....
ایک دم سے اس کی آنکھوں
میں ایک دہشت کا سا سماں

دکھائی دینے لگا وہ اپنے کوٹ
کی جیب میں ہاتھ ڈال کر
ابھی کچھ نکالنے ہی والا تھا
کہ اچانک دو آدمی اس معصوم
لڑکی کو دور سے دیکھ کر کچھ
بول رہے تھے ...

یھاں اکیلی بیٹھی ہو جانے
من .....آ و ہمارے ساتھ
چلو ...اک ۳۰ سال کا آدمی ذرا
اگے بڑھا تو ڈری سہمی وہ
لڑکی وہاں سے اٹھ کے فاصلے
پر ہوئی . تو اس آدمی نے اس
کا بازو پکڑ لیا عشاء نے اپنے اپ

کو چھڑانے کی بھرپور کوشش کی لیکن اس آدمی کی مضبوط گرفت میں ناکام رہی.. وہ زور سے چلا رہی تھی ... بچاؤ ....۔ بچاوو....... خدا کے لئے کوئی تو مدد کرو .. جو آج تنہا پہلی دفع اس طرح گھر سے بیارومددگار نکلی تھی.. یہ سب برداشت نہی کر پا رہی تھی..

کون ہو تم لوگ ؟.......۔ چھوڑد دو مجھے ... خدا کے لئے.... وہ منت کر رہی تھی اور ڈر کی

وجہ سے اس کا پورا جسم کامپ رہا تھا...وہ شخص ایک ہاتھ میں شراب کی بوتل پکڑے مدہوش آواز میں عشاء سے مخاطب تھا .. اس کے منہ سے شراب کی بو اسے کو انتیھائی منحوس لگ رہی تھی ..اور وہ مسلسل اپنے اپ کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی .. پر وہ آدمی اسے گھسیٹے اپنے ساتھ لے جانے لگا .

اچانک ایک طرف سے ایک خنجر اڑتا ہوا آیا اور عشاء کا

بازو پکرنے والے آدمی کے گلے
میں لگا.. بازو اب اس آدمی کی
گرفت سے آزاد ہو چکا تھا..
دوسرا آدمی جو بھاگ کر اپنے
ساتھی کی مدد کے لئے آیا، مگر
اس کے گلے سے نکلتا ہوا خون
دیکھ کر ڈرگیا .. مڑ کے دیکھنے
سے پہلے ہی سلطان نے اسے
گلے سے دبوچتے ایک کے بعد
ایک مکوں کی بر سا ت کر
دی .. دوسرا آدمی اپنے گلے
سے مسلسل خون نکلنے کی
وجہ سے آہستہ آہستہ مر رہا

تھا جب کہ وہ اسے بھی موت
دینے کے قریب تھا ... وہ
حیرانی سے کھڑی یہ سب اپنی
آنکھوں سے دیکھ رہی تھی اک
دم سے چلائی اور ڈر کے مارے
کامپنے لگی.. اسے سمجھ نہیں
آ رہا تھا یہ سب کیا ہو رہا
ہے.. سلطان کی آنکھوں میں
گہری سرخی جسے دیکھ کر
کسی کی بھی حالت پتلی ہو
سکتی تھی پوری دہشت سے
اس آدمی کو مارنے میں لگا
ہوا تھا ایک کے بعد ایک وار ...

وہ اپنا کامپتا ہوا وجود ہلا بھی
نہیں سکتی تھی مسلسل بنا
آواز کئے وہ آنسو بہاتی شل
کھڑی تھی ایک آدمی اس کی
آنکھوں کے سامنے مر چکا تھا
اور جب اس خطرناک آدمی
نے دو سرے آدمی کو مارنے کے
لئے اپنا خنجر ہوا میں لہرایا
تو.. اک زورر دار چیخ سے اس
کا ہاتھ وک گیا .. مت کرو ایسے
.... پلیز مت مارو... مت
مارو .... وہ ڈرتے ہوے کامپتی
ہوئی آواز میں کہ رہی تھی.

جب کہ غصّے کی شدّت سے
جب سلطان نے عشاء کی
طرف دیکھا تو اس کی آنکھیں
دیکھ کر وہ مزید ڈر گئی اور
اپنا بےجان ہوا وجود گھسیٹ کر
بھاگنے لگی .. بھاگتے ہوئے وہ
اتنا دور اآ گئی کہ اسے وہ
منظر دکھائی دینا بند ہو گیا ..
اپنا اپ سمبھا لتی ہوئی وہ
لڑکی آج پہلی دفع اپنے اپ کو
ڈر میں گھرا ہوا محسوس کر
رہی تھی . وہ ڈری سہمی
سڑک پر تیز تیز قدم اٹھاتی

ہوئی جا رہی تھی جب اسے
اپنے پیچھے کسی کے بھاری
قدموں کی آواز سنائی دی ...

وہ مضبوط قدم اٹھاتا ہوا
اس کے قریب اآ رہا تھا.. اچانک
ٹھوکر لگنے کی وجہ سے وہ
زمین پر گر گئی اور وہ بلکل
اس کے قریب آ رکا .. ہمت کر
کے او پر دیکھنے پر اس کی
آواز بمشکل نکل رہی
تھی ....ـ ک .. کون .... ہو
تم... ...او رر .. تم میرا پیچھا
کیوں کر رہے ہو.؟؟؟.....

بمشکل نکلتی ہوئی آواز سے اس نے اپنی بات مکمل کی...

ک .. کون... ہو...تو ..تمم ... وہ رندھی ہوئی آواز سے بول رہی تھی ...

اٹھو ...ایک مضبوط اور بھاری آواز گونجی...

پر وہ ڈرکے مارے بس زمین پر پڑی رہی.. اچانک سلطان نے اپنے مضبوط ہاتھوں سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا ... ڈر کے مارے وہ کامپ رہی تھی..

..ڈرنا بند کرو

غصّے سے بولتا ہوا وہ اسے ایک دم ساکت کر گیا ...میں نے تمہاری جان بچائی اور تم بنا شکریہ ادا کئے بھاگ آ ی..... اب کے آواز میں غصہ تھوڑا کم تھا

.....

بتانا پسند کرو گی کہ رات کے اس وقت تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو؟؟ اب کے آواز میں غصّے کی بجائے فکر تھی .. وہ میں.... بات اس کے حلق میں .. ہی رہ گئی

ہمم؟؟؟ بتاؤ؟؟؟؟؟

وہ اپنے آ ی برو اچکا کر عشاء کو بغور دیکھ رہا تھا ..

وہ سہمی ہوئی اس کے غصے سے بھرے چہرے اور سرخ آنکھوں میں دیکھتی متزبدب ہو رہی تھی ..

تم نے میرے سوال کا جواب .. نہی دیا ؟؟ .... کون ہو تم ؟؟ اور میرا پیچھا کیوں کر رہے ہو؟؟ اب عشاء نے مضبوط آواز میں جواب مانگا ...

جو میں نے پوچھا اس کا جواب
دو ...۔ آواز میں پھر سے ووہی
غصّہ تھا ....

وہ جو خود میں تھوڑی سی
ہمت لائی تھی پھر سے سہم
گئی ...

تم ...تمہیں اس سے کیا لینا
دینا؟؟؟؟؟ عشاء بےفکری سے
جواب دیا ...

میرا پیچھا کرنا چھوڑ دو .. جاؤ
یہاں سے.. وہ بے فقری سے
کہتی اپنی جگہ سے ہٹی پر

سلطان کی آنکھوں میں پھر سے وہ سرخی دیکھ کر اپنے قدم نہ اٹھا سکی...

وہ سرخ ہوتی آنکھیں لئے اسے بغور دیکھ رہا تھا ...

کچھ دیر کی خاموشی ہوئی ... وہ اسے بغور دیکھ رہی تھی

ٹھیک ہے .. جاؤ .. پر دوبارہ مدد مانگنے مت آنا ... کہتا ہوا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا ...

عجیب آدمی ہے بنا مانگے مدد کی .. اور اب کہ رہا ہے دوبارہ مت ... اف عجیب آدمی ہے وہ زیرے لب بڑبڑائی اور آگے بڑھ گئی ....

وہ اپنے دونوں بازو اپس میں باندھے ...

بیگ کھندوں پر ڈالے ڈرتی ہوئی ادھر ادر دیکھی سڑک پر تنہا چل رہی تھی ....

وہ اکثر باہر جاتی تھی .. پر اس ترھا نہیں جیسے آج .. ایک

پل کے لئے تو وہ بھول ہی گئی
کہ یہ کون سی جگہ ہے ...
وہ یہاں تو پہلے کبھی آ ی ہی
نہیں ...

کچھ دیر پہلے ہوئی کا ر وائی
... پر وہ بہت ڈر گئی تھی

چلتے چلتے وہ ایک بنچپر بیٹھ
.. گئی وہاں کافی لوگ تھے

صبح جب اس کی آنکھ کھلی
تو وہ اک شیلٹر کر نیچے ایک
بنچ پر لیٹی ہوئی تھی .آنکھیں
کھولتے ہی اسے بھوک

محسوس ہوئی پر کھانے کے لئے
تو پیسے نہیں ہیں... یا الله اب
تو ہی مدد کر... ہاتھ بڑھا کر
واٹر کولر سے پانی پیتے وہ دل
ہی دل سوچ رہی تھی .

کافی دیر چلنے اور کوئی جگہ
ڈھونڈنے میں جب وہ ناکام
ہوئی تو ایک جگہ بیٹھ کر
سوچنے لگی... اچانک یاد آ نے پر
اس نے اپنا لیپ ٹاپ کھولا ور
اپنا آن لائن چلنے والا کام دیکھا
پر افسوس اس پر بھی کوئی
رسپونس نہی آیا .. اس بنچ پر

بیٹھے ہوے اسے نہ جانے کتنی
دیر ہو گئی تھی پر وہ بنا
حرکت کئے بیٹھی تھی .. بھوک
اب ستانے لگی تھی .. دور ایک
خالی بنچ پر بیٹھے ہوے اس
مضبوط شخص کو اب اس پاگل
لڑکی پر غصّہ آ رہا تھا ..

ضدی... ہمم ... وہ دل ہی
دل میں بڑبڑایا .. چلو دیکھتے
ہیں کب تک ضد کرو گی ...
کہتا ہوا وہ آرام سے آنکھیں
موندے بنچ کی پشت سے ٹیک
لگاے لیٹ گیا.. سلطان کو خود

بھی نہیں پتا تھا کی وہ یہاں
کیا کر رہا ہے آخر کیوں وہ
اسس کی مدد کرنے آیا ؟؟؟؟؟
اور کیوں یہاں پر بیٹھا ہے؟؟؟؟
شاید وہ کسی مظلوم کی مدد
کرنے آیا..۔ یا پھر کس]سی
مشکل میں پھنسے انسان کی
مداد کرنے آیا.. یا یہ سب بس
اک بہانہ تھا؟؟؟؟

وو بہت دیر تک سوچتی رہی
پر کوئی حل نظر نہ آیا .. شام
پھر سے اپنے پر پھیلانے لگی اور
شام کو دیکھ کر عشاء پر پھر

سے لرزہ طاری ہو گیا. بہت
سوچنے کے بعد بھی اسے کوئی
حل نظر نہ آیا .. وہ آدمی ...
وہ کون تھا ؟؟ کیا مجھے اسے
ڈھونڈنا چاہئے ؟ اک دم ہی
اسے خیال آیا ،،، نہیں... اسے
کل رات کا سین یاد آیا... نہیں
وہ کچھ بھی کر سکتا ہے .. پر
اس نے مجھے بچایا ....ـ ایک
ساتھ کئی سوچیں اس کے دماغ
میں چل رہی تھیں.. پر بھوک
اور ڈر کی وجہ سے وہ اسسے
ڈھونڈنے پر مجبور ہو گئی ..

سڑک پر وہ یوں ہی چل رہی تھی شاید کسی کو ڈھونڈ رہی تھی...

اور ذرا فاصلے پر اپنے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ بہت آرام سے ا سے دیکھ رہا تھا..

وہ اس طرح اس کا پیچھا کر رہا تھا کہ خود عشاء کو ایک پل کے لئے بھی محسوس نہیں ہوا ... کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے ...

پتا چلتا بھی کیسے ؟؟

وہ شخص تو اس کام میں ماہر تھا ......

چلتی ہوئی وہ اسی جگہ آ گئی جہاں رات اس نے اس شخص کو دیکھا تھا پر اب وہاں کوئی نہیں تھا .. دل میں بہت امید تھی جو اک دم دھواں ہو گئی اور وہ سر جھکائے واپس موڑی تو سامنے بنچ پر اک آدمی کو بیٹھے دیکھا شاید وہ وہی تھا...

تھوڑا قریب انے پر اسے یقین ہو
گیا کہ وہ وہی تھا .. ووہی
بلیک کوٹ ..اپنے کوٹ کی جیب
میں ایک ہاتھ ڈالے بڑے آرام
سے وہ بلیک کوفی پینے میں
مصروف تھا .....کیا کروں ؟ کیا
وہ میری مدد کرے گا ؟؟؟؟ کیا
مجھے اس کے پاس جانا
چاہئے ؟؟؟ وہ اس سے کچھ
فاصلے پر کھڑی اپنی سوچوں
میں الجھ رہی تھی ......

میں تو اسے جانتی بھی
نہیں ،.....کون ہے؟ اگر اس نے

کچھ برا کیا تو ... سوچتے ہی
عشاء کے وجود پر ایک لرزہ
طاری ہو گیا ...وہ سڑک پر
کھڑی ادھر ادھر نظریں دوڑا
رہی تھی .. ایک عجیب اور
سنسان سی جگہ جہاں لوگ
نہ ہونے کے برابر تھے ...۔ رات
دھیرے دھیرے گہری ہوتی جا
رہی تھی .. وہ سڑک پر کھڑی
اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو
اپس میں مڑوڑ رہی تھی ...
سامنے بیٹھے شخص کے علاوہ
اسے کوئی رستہ نظر نہیں ا

رہا تھا ....نہ چاھتے ہوئے بھی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی قریب ای ...

وہ تھوڑا قریب ا کر بنچ پر ایک سائیڈ پر بیٹھ گئی... تھوڑی دیر بنا کچھ بولے بیٹھی رہی ....کہا تھا نہ دوبارہ مت آنا .... اک مضوط آواز گونجی

پر وہ بس خاموشی سے سن رہی تھی... وہ چپ چاپ ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی ہوئی بیٹھی تھی ...

وہ جانتی تھی کہ اب اس کا یہ سوال کرنا لازم تھا ....اب بتاؤ گی .... یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟ آواز میں تھوڑی فکر تھی .. وہ ... میں....وہ بولتے بولتے رکی ... میں.. وہ

کیا تم میری مدد کر سکتے ہو؟؟... وہ التجا کر رہی تھی

ہاں... کر سکتا ہوں .....آواز مضبوط تھی.. پر پہلے ڈرنا بند کرو.. اور بتاؤ کیا کر سکتا ہوں تمہارے لئے ؟؟؟

سلطان کو خود بھی سمجھ
نہیں آیا کہ وہ یہ کیوں پوچھ
رہا ہے ؟؟

مجھے بھوک لگی ہے ... عشاء
نے رندھی ہوئی آواز میں کہا ..

ہمممم.... تو چلو .. کہتا ہوا
وہ اٹھ کر چل پڑا ور وہ بھی
اس کے پیچھے پیچھے چل دی ..
دل میں ایک ڈر تھا کہ وہ آخر
کیوں اس انجان پر بھروسہ کر
رہی تھی.؟؟ کیوں اس کے
کہنے پر اس کے ساتھ چل
دی ؟؟ پر اب اس کے علاوہ اور

کوئی رستہ نہی تھا.. تھوڑا
چلنے کے بعد ایک بلیک کلر کی
رینج روور کے پاسس آ کر وہ
روکا اور اور کارکے ایک سائیڈ
کا دروازہ کھول کے کھڑا
ہوا .. وہ ڈر بھی رہی تھی
اور بیٹھنے کی ہمت بھی نہی
کر پا رہی تھی .. پر کچھ
سوچتے ہوے وہ گاڑی کے اندر
بیٹھ گئی .. کچھ دیر کی
ڈرائیونگ کے بعد وولوگ ایک
ریسٹورانٹ کے پاس اآ کر رکے

جہاں بڑا سا لکھا تھا....ـ ترکش بازار....

کچھ ہی دور میں اپنے سامنے کھانا دیکھ کر وہ بنا رکے کھانے میں مصروف ہو گئی.. اور وہ بس بیٹھ کر اس کے چہرے کی طرف کی طرف مسلسل دیکھ رہا تھا .. اس کے اس طرح دیکھنے پر اوے تھوڑا پزل ہوئی پر کھانے میں دیہان دیا ...ـ وہ بہت رغبت سے کھانا کھا رہی تھی .. اور سامنے بیٹھا شخص بہت غور سے اس

معصوم چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا ....

تمہارا گھر کہاں ہے ،،،،جانتے ہوے بھی کہ اس کا کوئی گھر نہی ہے پھر بھی وہ انجان بن رہا تھا ..

تھنک یو .. عشاء نے شکرانے انداز میں کہا ....ـ یہ میرے سوال کا جواب نہیں .. . میرا کوئی گھر نہیں ہے .. آواز میں اک درد تھا جو سامنے بیٹھا شخص اک پل میں سمجھ گیا .. ٹھیک ہے چلو... کہتا ہوا

وہ پھر سے کار کی طرف
بڑھا .. اسے اب سمجھ نہیں آ
رہا تھا کہ یہ شخص اب مزید
کیا کرنے والا ہے پر وہ چپ
چاپ آ کر کار میں بیٹھ گئی...
پھر سے ڈرائیونگ سٹارٹ ہوئی
.. وہ یک ٹک اس شخص کو
دیکھے جا رہی تھی جو ایک
لمبا چوڑا ایک کافی مضبوط
شخص تھا بھورے بال جوکہ
پیشانی سے نیچے تک آ رہے تھے
...باز جیسی آنکھیں جو اپنے
بہت تیز ہونے کا ثبوت دے رہی

تھیں.. اک پر نور چہرہ جسے
دیکھتے ہی کوئی بھی لڑکی فدا
ہو جائے ایسے مضبوط
شخصیت کا حامل وہ آدمی
اس کے ساتھ بیٹھا تھا.. وہ اس
سے پہلے بھی مل چکی تھی
لیکن تب وہ اسے غور سے
دیکھ نہیں پائی تھی .. آج
دیکھنے وہ اسے کچھ اچھا لگا تھا
ایکک جھٹکے سے کار رکی اور
وہ باہر نکلتا اپنے قدم بڑھا
گیا .. وہ اس کے پیچھے چھوٹے

چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی چلنے لگی ...

اس وقت وہ دونو ں ایک چال میں تھے جہاں اندر داخل ہونے پر مکان ہی مکان تھے .. کچھ گھر چھوڑ کر وہ ایک گھر کے سامنے آ کر رکا اور چابی گھما کر دروازہ کھولا .. اب وو دونوں اس چھوٹے سے فلیٹ میں تھے جہاں پر ایک کچن اور اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا بیڈ روم تھا اور ایک چھوٹے سے حال پر مشتمل یہ ایک

گھر تھا... صفائی تو یہاں پر نہ
ہونے کے برابر تھی . ہر طرف
چیزیں بکھری ہوئی تھی اور
.. ہر چیز سیٹ کرنے والی تھی

یہاں پر میں رہتا تھا .. سلطان
.. نے اپنی بات مکمل کی

دیکھ کر ہی لگ رہا ہے
لڑکوں کے کمرے سے اور امید
بھی کیا لگائی جا سکتی ہے وہ
...زیرے لب بڑبڑا رہی تھی

تم یہاں رہ سکتی ہو جب تک
چاہو یہاں کچھ ضرورت کی

چیزیں موجود ہیں باقی بعد
میں دیکھ لوں گا... کہتا ہوا
وہ چابی اس کے ہاتھ میں
تھماتا ایک بھپور نظر عشاء   پر
ڈالتا ہوا وہاں سے چلا گیا...
اور وہ بس یک ٹک کھڑے اسے
جاتے ہوئے دیکھ رہی
تھی .....کچھ پل بعد وہ
نظروں سے غائب ہو گیا...
اور وہ بےیقینی کے عالم میں
... بس دیکھتیہی رہ گئی

یہ سب کیا ہوا یہ سمجھنے کے
لئے اس کے پاس اب بہت ٹائم
تھا..

ایک نفاست سے سجے ہوے
کمرے میں جہاں کی ہر چیز
بہت سلیقے سے رکھی گئی
تھی .. اک کنگ سائز بیڈ پر وہ
بنا حرکت کے لیٹے ہوے چھت پر
لگے فانوس کی طرف بغیر
.. دیکھ رہا تھا

آخر کیوں ؟؟ اس کی مدد کیوں کی؟

جسے مارنا چاہتا تھا اس کی مدد کیوں کی؟؟

شاید وہ حق دار تھی ؟

شاید میرے علاوہ اور کوئی نہیں تھا جو اس کی مدد کر سکے ...

اس نے کوئی برا کام نہیں کیا شاید اس لئے میں نے مدد کی

.....

وہ خود سے ہی سوال کر رہا
تھا اور خود کو ہی جواب دے
رہا تھا....

اپنی سوچوں سے الجھتا ہوا
شخص آج پہلی دفع اپنے
اصولوں کے خلاف جا رہا تھا...

سلطان نے آج تک کسی بےگناہ
کی جان نہیں لی تھی .. بلکہ
مظلوموں کو ان کا حق دلایا تھا
.وہ لوگ جو اپنے او پر ہونے
والےظلم کے خلاف انصاف
چاہتے ہیں پر قانون کی طرف
سے ان کی مدد سے ہاتھ اٹھا

لئے جاتے ہیں ... ایسے
مظلوموں کو انصاف دلانے کے
لئے جو راستے رحیم شاہ اختیار
کرتا تھا وہ بیشک غلط اور غیر
قانونی ہوتا تھا لیکن اس کی
وجہ سے لوگوں کو انصاف ملتا
تھا.. اور اس انصاف کی رہ
میں آ نے والی ہر رکاوٹ کو
رحیم شاہ جڑ سے اکھاڑ پھینکتا
تھا... اور اس رستے میں آ نے
والی سب سے بڑی رکاوٹ
احمد جہانگیر تھا .. جس کے
کالے کارنامے پورے ترکے میں

پھیلے ہوے تہے. جس کے
ہاتھوں کوئی لڑکی اور کوئی
معصوم زندگی محفوظ نہ تھی

ایک ظالم درندے جو اپنے مقصد
کو حاصل کرنے کے لئے کسی
بھی حد تک جا سکتا تھا .. نہ
بہت سے معصوموں کو موت
کے گھاٹ اتارا تھا.. ڈرگس ،
مافیا اور گیر قانونی دھندے
سرے عام تھے ......ـ لڑکیوں کی
خرید فروخت یہ سب احمد
جہانگیر کی زیرے اثر ہوتا تھا
...

اسے جڑ سے ختم کرنے کے لئے
رحیم شاہ چھو ٹی سی عمر
میں میدان میں کود پڑ اتھا ...
اپنے بل بوتے پر اس نے بہت بڑا
مقام بنایا..... جس میں اپنے
عزیزوں اپنی فیملی اپنا سب
کچھ کھو دیا ... پر یہ سب
رحیم شاہ کے مقصد کو ہٹا
...نہی سکتے تہے

رحیم شاہ نے نجانے کتنی ہی
برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا
تھا.. وہ اپنا کام اتنی صفائی
سے کرتا تھا کہ پاس کھڑے

شحص کو محسوس بھی نہ ہوتا تھا...

رحیم شاہ کا سب سے عزیز دوست داوود علی خان..... وہ ایک عرصے سے رحیم شاہ کے ساتھ تھا ہر قدم پر ساتھ نبھانے والا وہ شاہ کو سب سے زیادہ عزیز تھا...

....

کب کر رہے ہو بھابی کو پرپوز ؟؟

گلی کی ایک نکر پر کھڑا داود جو کہ اپنے سامنے تمام تر حسن لئے پھولوں کو ایک ٹوکری میں رکھتی ہوئی اس نازک سی لڑکی کو دیکھنے میں مصروف تھا...

اچانک سے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس کرتا ہوا چونک گیا .. یار رحیم تو نے تو ڈرا دیا .. چونک جانے والی نظر رحیم پر ڈالتے ہوے وہ پھر سے

اپنی محبوبہ کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا....

جو کہ فلار شاپ میں پھولوں کا بوکے بناتی ہوئی چوری چوری داوود کو دیکھ رہی تھی...

یقینا وہ اس سے محبت کرتی تھی..

رحیم جواپنے عزیز دوست کو اس ترھا دیوانہ وار اپنی محبوبہ کو دیکھتے ہوئے .. ہنس رہا تھا

ایک ہلکا سا مکا پڑنے پر خاموش ہو گیا......

بتا نہ یار ؟؟؟؟ کب کر رہا ہے شادی ؟؟

یار میرا بس چلے تو ابھی کر لوں تو تو جانتا ہی ہے ...۔ داود ایک مسرت سی اپنے دل میں محسوس کر کی خوشی سے بولا ..

تو پھر تو حکم کر ... آج ہی نکاح پڑھوا دیتے ہیں
تیرا .....رحیم اب سیریس انداز

میں جواب دے رہا تھا .ایک دم سے داود نے اس کی جانب دیکھا ....

ہاں تو پڑھوا دے پہلے .. داود نے خفگی سے جواب دیا ..

یار تو تو جانتا ہے نہ میں اور ملائکہ ایک دو سرے سے کتنی محبت کرتے ہیں ...

پر یار اس کا باپ بڑا ہی کوئی لالچی آدمی ہے .. میں نے بہت سمجھانے کی کوشش کی ہے

پر وہ ہے کہ مانتا ہی نہی ہے...

داوود نے انتہائی سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کی.

وہ.... لالچی بوڑھا

اب کے رحیم نے غصّے سے کہا ...دیکھ لیں گے اسے بھی

....

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب اچانک بجنے والی فون کی گھنٹی نے داود کو نیند سے جگا دیا .

ہیلو.... فون کان سے لگاتے ہی داود کو دوسری طرف سے کسی کے رونے کی آواز آ ی... ہیلو.... داود ......آواز میں بہت درد اور تکلیف تھی ...

ملائکہ ... کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو؟؟ داود نے پریشانی کے عالم میں بیڈ سے اترتے ہوئے کہا ...

داوود مجھے بچا لو...۔ خدا کے واسطے...۔ مجھے بچا لو.. وہ روتی بلکتی التجا کر رہی تھی..

آخر ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ گی؟

داود میرا باپ مجھے کسی احمد نامی شخص کو بچنے جا رہا ہے..... اس نے پتا نہیں کتنے پیسے دئے ہیں جو وہ مجھے بچنے جا رہا ہے.....

وہ روتی ہوئی اپنی بات مکمل کر رہی تھی....

جبکہ اس کی بات پر اس مزبور شخص نے غصے سے لب پینچے تھے .وہ اپنی مضبوط آواز میں اسے حوصلہ دیتا ہوا

جلدی سے تیار ہوجانے کا کہ رہا تھا..

تم بس تیار ہو رہو میں آ رہا ہوں ابھی تمہیں لینے.. اور ڈرو نہی دا ود کے ہوتے ہوے تمہیں کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا...

کہتا ہوا فون بند کرتے ہی جلدی سے رحیم کو فون ملنے لگا ...

رحیم جو کہ گدھے گھوڑے بچ کر سو رہا تھا ..

مسلسل فون کی گھنٹی بجنے پر خفت سے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ..

ہیلو.... رحیم نے نیند میں ہونے کی وجہ سے سست آواز میں جواب دیا ...

کہاں مر گئے ہو .. کب سے فون کر رہا ہوں اٹھا کیوں نہی رہے ..

داوود نے غصّے سے دھاڑتے ہوئے کہا ..

رحیم شاہ جو نیند سے آنکھیں
مل رہا تھا داوود کو اتنے غصّے
میں دیکھ کر فورن حال میں آیا
..

کیا ہوا ہے یار میں سو رہا تھا
..

تم بتاؤ اتنی رات کو بھی میری
یاد اآ رہی ہے کیا ....؟؟؟

بکواس بند کرو .. اور میری
بات غور سے سنو ...

داوود نے روانی سے بولنا شروع
کیا ..

ابھی اور اسی وقت ایک مولوی کولے کر ساتھ والی مسجد میں آ و.. اور ساتھ میں گواہ بھی لانا .. داود اپنا حکم جاری کر چکا تھا ...جب کہ رحیم نے حیرانگی سے پوری آنکھیں کھولے بات کو سمجنا چاہا ...

خیریت اس وقت ؟؟؟ کیا ہوا ؟ رحیم بات کی وضاحت مانگنے لگا ..

ابھی سمجھانے کا وقت نہی ہے .. جیسا کہا ہے ویسا کرو فورن..

وہ فون بند کر ایک طرح پھینکتا تیزی سے باہر کی جانب بڑھا

رحیم اس کی کھی بات پر لبیک کہتا ہوا اپنے کام میں لگ چکا تھا

اپنے کمرے میں بیچینی سے ٹہلتی ہوئی ملائکہ خوف سے کامپ رہی تھی ... نجانے کون

کون سے سوال اس کے ذھن میں اابھر رہی تھے جنہیں وہ بار بار جھٹکنے کی کوشش کر رہی تھی....

اگر اسے اس کے باپ نے بیچ دیا تو؟؟ اس کے ساتھ کیا ہو گا؟؟

وہ و آدمی کیا کرے گا اس کے ساتھ؟؟

مارے ڈر کے وہ کامپنے لگی ..

اچانک اسے اپنے دروازے کی
کھڑکی پر آواز محسوس
ہوئی..

ڈرتے ہوئے اس نے پردہ ہٹایا
توسامنے داوود کو دیکھ کر
اپنی تمام تر پریشانیاں بھول
گئی اور خوشی کے مارے اپنی
پریشانی بھول کر اس کے سینے
سے لگ کر پھوٹ کر
رودی ...

رو نہیں میری جان ... میں
تمہیں لینے آیا ہوں ....چلو ..وہ
اس کی کلائی تھامتا چل دیا .

داود ہم کہاں جا رہے ہیں ؟؟.
تمہیں اپنی بیوی بنانے ... ہمارا
نکاح ہو گا ..ابھی .. اسی
وقت .. .. داوود نے پورے جوش
سے کہا ..

نکاح ....ـ کیا واقع ہم نکاح کریں
گے ؟؟؟

ملائکہ کی آنکھوں سے خوشی
کے آنسو نمودار ہوے جنہیں وہ
مضبوط شخص اپنے ہاتھوں
کی انگلیوں میں سمیٹتا مسکرا
رہا تھا ....

ہاں میری جان ... آج ہی نکاح ... ہو گا ہمارا .. اب چلو

وو دونوں مسجد پہنچے تو رحیم کے ساتھ وہاں ایک نکاح خوان اور کچھ گواہا ان کا انتظار کر رہے تھے ..

داود علی کہاں نے بیٹھتے ہی صادر کیا ..... شروع کریں امام صاحب ..

کچھ ہی دیر بعد ملائکہ سے ملائکہ داود علی خان بننے کی خوشی میں اس کی آنکھوں

میں آنسو نہیں رک پا رہے تھے
....
....
ہمت کسے ہوئی تمہاری میری بیٹی کو گھر سے بھگانے کی....ـ
ملائکہ کا باپ طیش کی حالت میں داوود کا گریبان پکڑ چکا تھا
شورر سن کر گلی میں لوگ جمع ہونے لگے ....
کتنے میں سودا کیا تھا اپنی بیٹی کا تم نے ؟؟؟

داوود غصّے سے اپنا گریبان چراتا ہوا اکرم سے مخاطب تھا....

یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟؟ اکرم نے اپنے حق میں بولنا چاہا

اپنی ہی بیٹی کو بچنے جا رہے تھے تم .... مارے غصّے کے داود کی آنکھوں میں انگارے اٹھنے لگے...

یہ سن کر اس پاس کے لوگ حیرانی سے اکرم کی طرف دیکھنے لگے ...

....جھوٹ بول رہا ہے یہ

اکرم نے پھر سے اپنے حق میں بولنا چاہا ..

تو ملائکہ جو کب سے چپ کھڑی سن رہی تھی .... اچانک بول پڑی ..

ابا بتائیں سب کو آپ نے نے میرے وجود کے عوض احمد جہانگیر سے کتنے پیسے لئے تھے ؟؟ بتائیں ابا ..

بیٹی کے منہ سے سب سننے کی بعد پسس کھڑے لوگوں نے

اکرم کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا ...

ملائکہ اب میری بیوی ہے اور اگر اپ نے اب آنکھ اٹھا کر بھی اس کی طرف دیکھا تومیں آنکھیں نوچ لوں گا..۔ غضب کی حالت میں کہتا ہوا داود ملائکہ کا بازو تھامتا اپنے ساتھ لے گیا ....

جب کہ اکرم اپنا اپ بچتا ہوا گھر میں داخل ہوا پر لوگوں

کی گالیوں اور تانوں سے بچ نہ پایا..

چھٹاخ .... ایک زور دار تھپڑ نے اکرم کو زمین پر گرا دیا .....

میں نے تم سے کہا تھا کہ لڑکی کو پتا نہیں چلنا چاہئے ... احمد جہانگیر جو غصّے کی حالت میں اکرم سے مخاطب تھا ....

میں نے نہی بتایا تھا اس نے خود سن لیا پتا نہیں کیسے..

اکرم نے اپنی بات سمجانی چاہی ...

چھٹاخ .... اک اور زور دار تھپڑ نے اسے پھر سے زمین بوس کر دیا ....

اس لڑکی کو تو میں حاصل کر کے رہوں گا .. احمد جہانگیر کی آنکھوں میں اک وحشت تھی .....

لے جاو اسے...... اور قید کر دو....... جب تک اس کی بیٹی میرے ہاتھ نہیں لگتی اسے

حساب دینا ہو گا..............................
....

میں نے کھا تھا نہ آج ہی تمہارا نکاح پڑھوا دوں گا دیکھ لو ...میری بات سچی ہوئی

شرارت سے آنکھ مارتا ہوا .... رحیم داود کو چڑا رہا تھا

بکواس نہ کر .. داود نے اپنی شرماہٹ چھپانے کی اک ناکام ..کھوشش کی

میں دعا کروں گا کہ تو اور بھابی ایک اچھی اور خوشیوں سے بھر پور ہوئی زندگی گزارو ...

امین ... اپنے جان سے زیادہ عزیز دوست کو گلے لگاتے وہ ایک سکون محسوس کر رہا تھا .....

رات تھکان کے مارے وہ ... صوفے پر ہی سو گئی تھی

صبح اذان کی آواز نے اسے جگا دیا..

دھیرے سے آنکھیں کھولے وہ اذان کی آواز سن رہی تھی...۔ اٹھ کر وضو کیا اور اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گئی ...

نہ جانے کتنی ہی دیروہ اپنے خدا کا شکر کرتی رہی ..

دعا کے لئے ہاتھ اٹھاے اور آنکھوں میں آنسولئے وہ اپنے خدا کا شکر ادا کر رہی تھی ...

اللہ جی بیشک اپ ہر کسی
کی سنتے ہیں.. اپ کسی کو
بھی بیارومددگار نہیں چھوڑتے
...
اپ ہی تو ہیں جو میری شاہ
رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں
....
اللہ جی میں اس شخص کو
نہیں جانتی پر پھر بھی اس نے
میری مدد کی

بیشک وہ اپ کی طرف سے....
بھیجا گیا وسیلہ ہے ... میں اپ
کی اور اس کی بہت شکرگزار
ہوں..

نہ جانے کتنی دیر وہ رب کا
شکر ادا کرتی رہی
....
....

بیڈ پر کروٹیں بدلتا وہ پوری
رات بےچین رہا ... اک سوچ

جسے وہ سوچنا نہی چاہتا تھا
بار بار اس کے ذہن میں آ رہی
تھی جسے وہ بار بار جھٹک رہا
تھا..............

آج کا دن عشاء کے لئے بہت بڑا
تھا آج بہت سے کام تھے جنہیں
اسے پورا کرنا تھا ....

سادے سی لونگ سکرٹ او پر
پنک کلر کا سویٹر پہنے ایک
عام سے حلیے میں بھی وہ
بہت خوبصورت لگ رہی تھی..

صاف رنگت .. نکھرا ہوا چہرے بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں... اور اس سادے سے حلیے میں بھی کسی کو بھی اپنا دیوانہ کر سکتی تھی ....

ایک کونے سے شروع ہو کر تکریباً 4

گھنٹے کی محنت کے بعد اس نے اس چھوٹے سے فلیٹ کو رہنے کے لائک بنا لیا تھا.... اب ہر چیز اپنی جگہ پر تھی ...

تھک کر وہ صوفے پر گر گئی... کافی دیر پڑا رہنے کے بعد اٹھ کر کچن میں جا کر دیکھنے لگی .. جہاں کچھ کھانے کا سامان پر تھا.. جو جو ہاتھ لگا اس نے وہ سب بنا ڈالا ... آج اسے خود بھی یقین ہوا کہ وہ ایک اچھی کوک نہیں ہے ...

کھانا کھانے

کے بعد وو بیڈ پر لیٹ کر گزری ہوئی رات کے بارے میں سوچنے لگی ....

آخر کون تھا وہ ؟؟ کیوں اس نے میری اتنی مدد کی؟؟

پر جو بھی تھا .. عشاء کو آج سے پہلے کسی کے ساتھ بھی اتنا سیف فیل نہیں ہوا تھا ...

پتا نہیں اس شخص میں ایسا کیا تھا مجھے ڈر نہیں لگ رہا تھا .....

او فو .. ماتھے پر ہاتھ مار یے ... ہو اسے کچھ یاد آیا

میں نے تو اسے تھنک یو بھی نہیں کہا ..

کتنی بدھو ہوں میں...۔ کیا سوچ رہا ہو گا وہ ایک تھنک یو بھی نہی بولا ...

اب جب بھی ملا ضرور کہوں گی ..

خود سے ایک عہدکرتی ہوئی وہ تھوڑی سی مطمئن ہوئی...

....

وہ بالکونی میں کھڑا ہاتھ میں بلیک کوفی پکڑے ہلکے ہلکے سپ لے رہا تھا ...

گہرے گھنے بال جو پیشانی پر بنا ترتیب سے گر رہے تھے .. نہ سونے کی وجہ سے ہلکی سی سوجھی ہوئی آنکھیں .. سیدھی ناک .. ہلکی موچھیں جو سلیقے سے بنی ہوئی تھیں ..

جب کہ داڑھی تھوڑی بڑھی ہوئی نیچے کی طرف.. بلیک کلر کے ٹراؤزر شرٹ میں

وہ بلا کا حسین لگ رہا تھا ....

حسن تو اسے اپنی ماں سے ملا تھا .. ویسی ہی آنکھیں ویسی صورت.. وہ بلکل اپنی ماں پر گیا تھا .....

کوفی پیتے ہوئے اچانک اس کا فون بجا ...

مرحبا .... اک مضبوط آواز ہوا میں گونجی ..

مرحبا .. سلطان .. کیسے ہو ؟؟

یقیناً دوسری طرف حادی بول رہا تھا..

ہمم.. ٹھیک ہوں.. ایک مختصر سا جواب وہ ہمیشہ مختصر سا جواب دینے کا عادی تھا

سلطان ... راشد کا پتا چل گیا ہے ...

سنتے ہی سلطان کے اعصاب تن گئے

کہاں ہے وہ؟؟.... سلطان نے بات کی وضاحت چاہی .....

اس کا نیا ٹھکانہ استقلال
سٹریٹ پر ہے
... وہاں چھپا ہوا ہے
اڈریس بھجو .... آج شاید
اس کا آخری دن ہے.. تنے ہوئے
اعصاب سے کہتا ہوا سلطان
فون بند کر چکا تھا...

....

کافی دیر سے وہ اپنا لیپ ٹاپ
کھولے اپنے ڈ وکمنٹس کو ترتیب
دینے میں مصروف تھی ..

ہوا سے جھولتی ہوئی بالوں کی لٹیں پھسل کر اس کے چہرے پر گر رہی تھیں جنہیں وہ سلقے سے پیچھے ہٹاتی اپنا کام کرنے میں مصروف تھی..

آج وہ اپنے ڈوکمنٹس کو پرنٹ اوٹ کروانے جا رہی تھی تاکہ کہیں جاب کے لئے اپلاے کر سکے ..

ظاہر ہے یہاں رہنے کے لئے اسے کوئی جاب تو کرنی ہی تھی ...

عشاء کے لئے اب زندگی کی مشکلات شروع ہو گیں تھی پر اسے ہر قدم پر ہمت کا مظاہرہ کرنا تھا ... اپنی زندگی کی اک نئی شروعات کرتے ہوئے ..

وہ اپنا ریسومے ہاتھ میں تھامے جاب کی تلاش میں نکل گئی ..

وہ جانتی تھی کہ جاب ملنا آسان نہ ہو گا پر اب کوشش تو کرنی ہی تھی ..

بلو جینز پر گرے کلر کی فلل
سکرٹ پہنے .. بالوں کو ٹیل
پونی میں قید کئے وہ
سمبھلتی ہوئی سڑک پر چل
رہی تھی.. آج نہ جانے کیوں
اسے سڑک پر چلنے میں بہت
ہچکچاہٹ ہو رہی تھی
لوگوں کی نظروں سے بچتی
ہوئی وہ نازک سی لڑکی دو
رات پہلے ہونے والی گھٹنا کو
بھول نہیں پائی تھی....
ایک کے بعد دوسری اور پھر
تیسری جگہ جانے کے بعد جب

کوئی رسپونس نہ ملا تو وہ
تھک کر اک بنچ پر بیٹھ گئی ...

کیا جاب ڈھونڈنا اتنا مشکل
ہوتا ہے ؟؟؟

اسے آج پہلی دفع لڑکوں کی
کیفیت کا اندزا ہوا تھا ....

پراب اسے ہار نہیں ماننی
تھی ...

اس لئے ا اک بار پھر سے اٹھ کر
ایک امید باندھتے وہ چل دی
...

وہ ایک گروسری مال تھا ..کچھ سوچ کر وہ اندر چلی گئی ..

مرحبا ... کہتی ہوئی وہ اک آدمی سے مخاطب ہوئی ..

مرحبا مدام .. اس نے جواب دیا ...

میں نے باہر نوٹس دیکھا ہے یہاں ایک ورکر کی ضرورت ہے ؟؟؟

اہ جی جی... اپ ٹھیک جگہ پر آ ی ہیں .. چلئے میرے ساتھ ... کہتا ہوا وہ آگے بڑھا

وو چپ چاپ اس کے پیچھے
پیچھے چلنے لگی

کچھ ہی پل کے بعد وہ یهاں
کے اونر کے سامنے بیٹھی تھی

مرحبا.. سر ... وہ سمبھلتی
ہوئی بول رہی تھی

مرحبا ... سامنے

بڑےے ہوے لمبے چوڑے شخص
... نے جواب دیا

وہ غور غور سے اس کے چہرے
... کی طرف دیکھ رہا تھا

اس کے اس طرح دیکھنے پر عشاء کچھ دیر پزل ہوئی تھی..

وہ ہمت کر کے بولی... سر وہ .... دراصل

تو کب سے جوائن کر رہی ہیں اپ.. کہتا ہوا عشاء کو حیران کر گیا ..

وہ آنکھیں کھولے اسے حیرانی سے دیکھ رہی تھی ..

دیکھیں مدام .. ہمیں ورکرز کی ضرورت ہے تو اس کے لئے آپ سلیکٹ ہو گئی ہیں..

کیا.؟؟.. اسے سمجھ نے ای کے
..... وہ خوش ہو کے حیران

آپ سچ کہہ رہے ہیں ؟ میرا
مطلب .. میں واقع سلیکٹ ہو
گئی؟؟؟ یقین نہیں ا رہا
......

تو کب سے جوائن کر رہی ہیں
.... ؟؟ اس نے پھر سے پوچھا

میں پرسوں سے ہی جوائن کر
... لوں گی سر

تھوڑی بات چیت کے بعد اوہ
.... سے باہر آ گئی

وو سڑک پر کھڑے خوشی سے اچھل رہی تھی .. اسے واقی جاب مل گئی تھی ...

کوئی نہیں یتھا جس سے وہ اپنی خوشی شیئر کرتی پر اسے افسوس نہی تھا...

راشد... جلدی یہاں سے اپنا کام ختم کرو مجھے لگتا ہے کہ انہیں پتا چل گیا ہے کہ ہم یہاں ہیں.... ڈری ہوئی آواز سے ایک آدمی راشد کو

سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا ..

فکر نہ کرو کسی کو نہیں پتا ہم یہاں ہیں....۔ کہتا ہوا وہ ڈرگس کی پڑ یوں کو ترتیب دینے لگا ....

یہ سارا مال آج کے آج ہی ہمارے اڈے تک پہنچانا ہے اس لئے جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ

سختی سے اپنے ملازموں کو کہتا ہوا ہاتھ چلنے لگا ..

اتنی بھی کیا جلدی ہے.......؟؟؟

ایک مضبوط آواز نے راشد کی ہاتھ روکے تھے ...

بہت فاسٹ ہو تم لوگ اتنی بھی کیا جلدی ہے تھوڑی سی خاطر توازہ کروا لو....

اک طنزیہ مگر مضبوط آواز میں کہتا ہوا " سلطان" اچانک اس چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا ..

بلیک ہڈ اور بلیک لونگ کوٹ میں خود کو کوور کئے ہوئے وہ اپنے سٹائل میں سب کو حیران کر گیا ...

راشد جو جلدی جلدی ہاتھ چلا رہا تھا سلطان کو دیکھ کر سر سے پیر تک پسینے میں شرابور ہو گیا ...

سول....تا...ن....ـ وہ بمشکل اپنے الفاظ نکال رہا تھا ...

اچانک ہوا میں اک فائر کی آواز
نے سب ملازموں کو زمین پر
بیٹھنے پر مجبور کر دیا ..

سلطان مجھے چھوڑ دو ... میں
تو بس حکم کی تعمیل کر رہا
تھا ... راشد کامپتی ہوئی آواز
میں گھٹنوں کے بل بیٹھا التجا
کر رہا تھا ..

جب کہ دو آدمی گنز لے کر
اس کے سر پر کھڑے تھے اس
کے ذرا سے ہلنے پر پھر سے اک
چوٹ پر نیچے بیٹھا دیتے...

پچھلی دفع بھاگ نکلے تھے نہ
تم؟؟ میں نے تمہیں وارن کیا
تھا ....ـ دوبارہ ہاتھ لگو گے تو
جان سے جاؤ گے ... اک زور دار
آواز نے ڈرتے ہوئے راشد کو
... مزید ڈ رانے کا کام کیا

سلطان .. آخری دفع چھوڑ دو
میں سب چھوڑ دوں گا... وہ
... پھر سے التجا کرنے لگا

کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر
وہ خوبصورت خنجر نکلتے ہی
راشد کی گلے کے بچو بیچ
لگا ..ایکـ جھٹکے سے وہ زمین

پر گرا .. اپنی کرسی سے اٹھ
کر غصّے کی حالت میں سلطان
نے ایک کے بعد ایک خنجر اس
کے جسّم میں اتارنے شروع کر
دئے ..... درد کی شدّت سے
چلاتا ہوا وہ اپنے ہاتھ پر مارنے
لگا ..

پر وہ سلطان ہی کیا جو
کسی ظالم پر رحم کرے ...
خون سے رنگے ہوے ہاتھ کپڑے
سے صاف کرتا ہوا وہ کھڑا

ہوا .... یہ سب کچھ جتنی
جلدی ہو سکے صاف کرو یہاں
کوئی نشان نہیں چھٹنا چاہئے
یہ سب کچھ صاف کرنے کا
حکم دے کر اپنا کوٹ درست
کرتا وہ اس چھوٹے سے کمرے
سے باہر نکلا تھا ... اپنی گردن
کو مڑوڑ کر ایک سائیڈ کرتا ہڈ
سر پر ڈالے وہ بے رحم انسان
سڑک پر بے دیہانی سے چل رہا
تھا ....

احمد جہانگیر صوفے کی پشت سے ٹیک لگاۓ.. ہاتھ میں سگار سلگاۓ.ہلکے ہلکے کش لے رہا تھا ...

جبکہ اندر داخل ہوتے ہوۓ فرکان کی آنکھوں میں ندامت اور ڈر تھا..

جناب .. ..

ایک سست سی آواز سے فرکان نے اپنی بات بتانے کی کوشش کی ..

مال ہمارے گودام میں پہنچ گیا؟؟؟

احمد جہانگیر نے بلند آواز میں پوچھا ......

وہ دراصل ..

بولتے ہوئے فرکان کی آواز لڑکھڑا رہی تھی...

وہ دراصل جناب...

سلطان نے....

راشد اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا واور سارا گودام جلا دیا....

فرکان نے ابھی اپنی بات مکمل
کی ہی تھی کی اسے ایک
بھاری ہاتھ اپنی گردن پر
محسوس ہوا ....

تم ایک گودام کی حفاظت نہیں
کر سکے......

احمد جہانگیر غصّے اور طیش
کے عالم میں دھاڑ رہا تھا.....

فرکان کے گلے میں اپنے ہاتھ
کی گرفت مضبوط کرتا ہوا وہ

غصّے میں اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا سگار دور پھینک چکا تھا ...

وو...جنا ...ب... فرکان بمشکل بول پا رہا تھا ....

ایک جھٹکے سے دور پھینکتا ہوا وہ زور زور سے دیوار پر مکوں کی برسات کرنے لگا ...

زمین پر پڑا ہوا فرکان اپنے حواس درست کرنے کی کوشش کر رہا تھا ..

وہ جانتا تھا کہ یہ خبر سننے
کے بعد احمد جہانگیر اس کے
ساتھ کیا کرے گا...

کافی دیر پنا غصّہ دیوار پر
نکالنے کے بعد وو غصّے سے
دھاڑا تھا ....سلطان کی کوئی
کمزوری تلاش کرو...... بلند
آواز میں کہتا ہوا وہ پھر سے
صوفے پر گر گیا...

مجھے وہ ہر قیمت پر چاہئے ..
ہر قیمت پر.... مجھے اسے اس
رات ہی مار دینا چاہئے تھا ....

اسے چھوڑ کر میں نے بہت بڑی غلطی کی تھی .....

وہ چلا چلا کے کہہ رہا تھا..

جب کے پاس کھڑے فرکان کو اس بات کا بخوبی علم تھا کہ ایسا ممکن نہی ہو سکتا ......

سلطان ایک زخمی بیڑیا ہے جو اپنی کمزوری کبھی کسی پر ظاہر نہی ہونے دیتا .....

جو اپنے اپ کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی ہر کمزوری کو جڑسے اکھاڑ پھینکتا ہے ......

فرکان اپنی سوچوں میں گھرا
کھڑا تھا جب ... احمد جہانگیر
نے اسے سلطان کی کوئی بھی
کمزوری تلاش کرنے کا حکم دیا
....

وہ جانتا تھا کہ ایسا ممکن
... نہیں ہے

پر جی جناب.... کہتا ہوا اپنی
جان بچا کر وہاں سے نکل آیا

....
....

آج اس کی جاب کا پہلا دن تھا ..

وہ خوش ہونے کے ساتھ ساتھ تھوڑا نروس بھی تھی....

وہاں سب کسے ہوں گے؟؟

کیا کوئی اس کا دوست بنے گا؟

کیا وہ کسسی سے بات کر پائے گی؟

ایسے بہت سے سوال دل میں لئے وو تیار ہو رہی تھی...

بلیک جینز پر وائٹ شرٹ ور بلیک ٹائی لگائے....ـ لمبے بالوں

کو ٹیل پونی میں قید کئے
ہوے...
بنا میکاپ کے نکھرا ہوا چہرہ
لئے...... وہ ہمیشہ کی ترا
بہت حسین لگ رہی تھی...
بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں ....
اس کی خوبصورتی کا سب سے
بڑا حصّہ تھیں..
وہ گھڑی کو اپنی کلائ پر
باندھتی ہوئی اپنا بیگ اٹھاتے
ہوے ایک بھرپور سانس لیتے
چل دی ...

گروسری مال... اس کے فلیٹ سے کچھ ہی فاصلے کی دوری پر تھا..

جہاں وہ پیدل 5 منٹ میں پہنچ سکتی تھی

سڑک پر چلتے ہوئے اسے بہت سارے خیالوں نے گھیر رکھا تھا ...

ادھر ادھر نظریں اٹھاتی ہوئی وہ بےیقینی سے چل رہی تھی ...

استقلال سٹریٹ پر آج معمول سے زیادہ بھیڑ تھی ..

شاید کسی برانڈ پر سیل لگی ہوئی تھی ......جس کا لوگ بھرپور فائدہ اٹھا رہے تھے..

ایک دوسرے سے اگے اگے چلتے ہوئے لوگ کسی مچھلی منڈی کا سما بنا رہے تھے..

ایک جھرجری لے کر وہ اگے بڑھتی ہوئی ایک بڑا سا شیشے کا دروازہ کھولتی ہوئی اندر داخل ہوئی...

ایک بہت بڑا گروسری مال
جہاں پر بہت سے لوگ خرید
فروخت کے لئے جمع تھے ..

وہ راہداری سے اگے بڑھتے
ہوۓ مینیجر کے افس کی طرف
گئی ...

جوں ہی اس نے دروازہ کھولا
تو.... سامنے کا منظر دیکھ کر
ایک منٹ کے لئے تو حیران رہ
گئی...

اسی کے جسے ڈریس پہنے کچھ
ورکرز اپنے ہاتھ میں پھولوں کے

بوکے پکڑے ہوئے تالیوں سے اس کا استقبال پر رہے تھے....

ایک ایک کر کے سب عشاء کے ہاتھ میں پھولوں والے بوکے پکڑا نے لگے اور وہ ایک ایک کر کے پکڑتی ہوئی سمبھلتی حیرانی سے سب کو دیکھ رہی تھی...

اس نے تو کبھی خواب میں بھی نہی سوچا تھا کہ اس کا اسقبال کہیں پر ایسا بھی ہو گا.....

مسٹر وحید .. جو یھاں کے اونر تھے ... اگے بڑھ کر عشاء کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا ...

جسے کچھ سوچتے ہوے اس نے ملا لیا ...

.... ویلکوم مدام

... ویلکم تو اور پلیس

وہ ترک میں میں کہتا ہوا اس استقبال کرنے لگا ...

تھنک یو سر ... تھنک یو سو مچ .....

عشاء نے خوش دلی سے سب کا شکریہ ادا کیا...

کچھ دیر میں سب وہاں سے چلے گئے ....ـ جب کہ ایک ۳۰ سے ۳۵ سال کے درمیان کی لڑکی وہاں کھڑی رہی ....

مس عشاء ...ـ ان سے ملو... یہ مس حالا ہیں... یہ یہاں کی ہیڈ وف سٹاف ہیں.. مسٹر وحید اب اسے سمجھانے لگا...

یہ تمہیں سب سمجھا دے گی ..
ان سے تم کسی بھی قسم کی ڈیٹیل لے سکتی ہو..

عشاء سب باتوں کا اثبات میں سر ہلا کر جواب دے رہی تھی ...

کچھ دیرمیں وہ دونوں مس حالا کے افس میں تھیں..

جو عشاء کو اس کا کام سمجھنے میں لگی تھی ...

یہ دیکھو .. وہ کمپیوٹر کی
سکرین پر اسے کچھ دکھانے کے
ساتھ ساتھ سمجھا رہی تھی...

بہت سا ر ی لسٹیں دیکھنے کے
بعد اسے کو کچھ سمجھ نہ آیا
تو بے یقینی سے وہ حالا کی
طرف دیکھنے لگی ...

اور حالا مسکراتے ہوئے اسے
سمجھانے لگی ...

یہاں ہر ویک نیا گروسری پچکج
اتا ہے اور سب کچھ جس کی
لسٹ ہما رے پاس ہوتی ہے

سارا سامان اپنی نگرانی میں تم□یں چیک کر ک□ اپنی اپنی جگ□□ پر رکھوانا □و گا ...

جو جو چیز مسنگ □□ اس کی رپورٹ تم□یں مجھ□ دینی □و گی ....

اور جو چیز خراب یا انفریش □□ اس□ الگ کرنا □و گا ..

تم□یں □ر ویک لسٹ □ متبِک اپنی نگرانی میں چیک کرنا □و گا ...

اب حالا اسے سب کچھ ڈیٹیل میں سمجھانے لگی ..

جسے سمجھتے ہوے وہ اپنا سر اثبات میں ہلا رہی تھی ...
کچھ کچھ تو اباس کی سمج میں ا گیا تھا ..کہ اسے کیا کرنا ہے..

لیکن حالا اسے تسلی دیتی ہوئی سمجھا رہی تھی کہ آج تمہارا پہلا دن ہے اور پہلے دن ایسا ہی ہوتا ہے پریشان مت ہونا .....

اگر کچھ سمجھ نہ آئے تو مجھ سے بلا جھجک پوچھ سکتی ہو...

حالا ایک بہت ہیلپنگ لڑکی تھی .. جو یہاں پر پچھلے ۲ سالوں .. سے کام کر رہی تھی

اپنے کام کی وجہ سے وہ بس ۲ سالوں میں ہی یہاں سٹاف کی ہیڈ بن گئی تھی...

عشاء اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹیب پر آج کے سامان کی لسٹ

کی غور غور سے دیکھ رہی تھی ...

آج نیا پیک انے والا تھا جسے سمبھالنے کی زمیداری اب اس کی تھی ....

وہ تھوڑی سی نروس ہوتی ہوئی اپنے کام کو دیہان سے کر رہی تھی ... تا کہ کسی کو بھی اس کی طرف سے شیکایات نہ ملے....

حالا بھی پہلا دن ہونے کی وجہ سے اس کی مدد کر رہی تھی...

ووگ اس کو ہر چیز کو چیک کرنے میں مدد کر رہی تھی ہر چھو ٹی چھو ٹی بات سمجھا رہی تھی...

اس ترھا سے مدد کرتی ہوئی حالا اسے بہت اچھی لگی تھی

...

صبح ۹ سے لے کر شام 5 بجے
تک ایک لمبے اور مصروف دن
کے بعد ....

اپنا کام مکمل کر کے جب وہ
حالا کے افس میں ای تو حالا کے
ساتھ مسٹر وحید کو دیکھ کر
دروازے ادب سے نوک کرتی
ہوئی وہ کمرے میں داخل
ہوئی ...

آ و مس عشاء... مسٹر وحید نے
مسکراتے ہوے اسے بیٹھنے کا
اشارہ کیا ...

مس حالا بتا رہی تھیں کہ تم نے آج اپنا کام بہت محنت اور لگن سے کیا ہے .. مسٹر وحید.... نے تعریف کرتے ہوئے عشاء کی طرف او پر سے لے کر نیچے تک اک بھر پور نظرگمائی....

تھنک یو سر ... پر مس حالا نے بہت مدد کی اگر وہ نہ ہوتیں تو میرے لئے بہت مشکل ہو جا تا ..

عشاء نے تھوڑا پزل ہو کر ... جواب دیا

ا یم امپریسڈ ... پہلے ہی دن تم نے اپنی ڈیوٹی سمبھال لی ...

مسٹر وحید نے پھر سے تعریف کی ...

جسے اس نے مسکراتے ہوے قبول کیا....

ڈیوٹی سے 5 بجے آ ف ہونے کے بعد سب کو مس حالا کے افس میں رپورٹ کرنی ہوتی ہے ..مسٹر وحید نے اسے سمجھاتے ہوے کہا ..

...اوکے سر

کہتی ہوئی وہ ایک رجسٹر پر
.... اپنے سائن کرنے لگی

پہلا دن.. آج سے بہت کچھ
..سیکھنے کو ملا تھا

.. وہ بہت خوش تھی

پر ایسا کوئی نہی تھا جس سے
وہ اپنی خوشی شئیر کر
سکے ....مال سے باہر کھڑی وہ
.. سوچ رہی تھی

یہ سوچتی ہوئی وہ سڑک کے کنارے پر لگے ہوئے ڈبل بنچ پر بیٹھ گئی ..

بنچ کا ایک منہ سڑک کی طرف جب کہ دوسرا منہ سڑک کے دوسری طرف تھا ..

شام کے وقت سڑکوں پر بہت چہل پہل تھی .. کچھ لوگ اپنے کاموں سے گھر کی طرف جب کہ کچھ لوگ اپنے کام پر اب جا رہے تھے...

سڑک کے کنارے پر لگے ہوئے او
نچے بلب اب باری باری جلنے
لگے تھے جن کی روشنی شام
کے وقت اپنے پر پھیلا رہی تھی
...
اسی ایک بلب کے نیچے لگے بنچ
پروہ اپنے دونوں ہاتھ اپس میں
باندھے بہت سی سوچوں میں
الجھ رہی تھی..
گہرے بھورے بال جو کے بار بار
ہوا سے پھسل کر چہرے پر گر
رہے تھے.. جنہیں وہ بار بار اپنے

نازک ہاتھوں سے پیچھے کرتی
... ہاتھ پھر سے بھاندھ لیتی

اچانک .. اسے اپنے پیچھے والی
بنچ پر کسی کے بیٹھنے کا
.. احساس ہوا

گردن گھما کر دیکھنے پر اس
کی خوبصورت آنکھوں میں
... اچانک سے ایک چمک ابھری

بلیک لونگ کوٹ اور بلیک ہڈ
میں خود کو کوور کئے وہ اپنے
مخصوص سٹائل میں ہاتھ میں

اخبار پکڑے برے آرام سے ٹانگ پر ٹانگ رکھے اخبار پڑھنے میں مصروف تھا ..

ایک پل کے لئے عشاء کی دھڑکنے جیسے ساکت ہو گیں ....

وہ ایسے اچانک وہاں .. کیا وہ اس کا پیچھا کر رہا تھا؟؟؟؟

کیا وہ جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے ؟؟؟

یا پھر یہ بس ایک اتفاق تھا؟؟؟

ایسے بہت سے سوال عشاء کے ذہن میں ابھر رہے تھے ...

پر اپنے سب سوالوں کو جھٹک کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر پیچھے والی بنچ پر اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گئی ....

مرحبا... پہل عشاء نے کی...

مرحبا ......

ایک مضبوط لیکن سر آواز میں جواب مل گیا...

وہ میں .... عشاء کو سمجھ نہی ا رہا تھا کہ بات کہاں سے

شروع کرے .... وہ تھوڑا جھجک کر بول رہی تھی ..

جب کہ ساتھ بیٹھا ہوا شخص بنا نوٹ نوٹ کئے اخبار پڑھنے میں مصروف تھا ...

وہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی ...

.. وہ اب پر زور آواز میں بولی

ہمم ...بنا اخبار سائیڈ پر کئے اک مختصر جواب ملا ..

وہ مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا ...

عشاء نے شکرانہ انداز میں کھا ...

کس لئے ؟؟؟ پھر سے ایک مختصر جواب ملا....

تم نے میری اتنی مدد کی ... میری جان بچائی.... اب وہ اپنی بات پر ا چکی تھی جسے وہ کافی دنوں سے کہنا چاہتی..

میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بول سکتی ..

لب کاٹتی ہوئی....ـ وہ اپنی بات مکمل کر چکی تھی.. وہ بہت کچھ کہنا چاھتی تھی پر آج اس کے الفاظ جیسے کہیں کھو گئے تھے... وہ بس اتنا ہی بول پائی..

چہرے سے اخبار ہٹا کے اب وہ عشاء کے چہرے کی طرف یک ٹک دیکھ رہا تھا ...

اپنے ہاتھوں کو دباتی ہوئی ... لب کاٹتی ہوئی وہ معصوم وہ نازک سی لڑکی اسے نجانے

کیوں یہ پوچھنے پر مجبور کر گئی ....

تم ٹھیک ہو؟؟

اک مضبوط آواز نے عشاء کی پریشانی اور جھجک کو ایک منٹ میں دور کیا ....

آج پہلی دفع کوئی اس سے پوچھ رہا تھا... کہ وہ ٹھیک تو ہے؟؟ ...

یہ سوال آج سے پہلے کسی نے اس سے نہی پوچھا تھا...

وہ بتانا چاہتی تھی .. کہ اس
نے اپنی زندگی میں کتنی
..مشکلات کا سامنا کیا

.. وہ کتنے مشکل دور سے گزی

وہ بتانا چاہتی تھی کہ اس رات
...وہ کتنا ڈرگئی تھی

اس رات اسے پہلی دفع لگا کہ
وہ ایک بھیڑیوں سے بھرے ہوئے
.. جنگل میں تنہا ہے

جہاں کوئی نہی جو اس کی
.. مدد کر سکے

وہ سب بتانا چاھتی تھی .. پر بتا نہی پائی...

اپنی خوبصورت
آنکھوں میں آ نے والی نمی کو چھپانے کی وہ ایک ناکام کوشش کرگئی ...

جسے سامنے بیٹھے ہوۓ شخص ایک پل میں اپنے اندر اتار لیا ...

میں ٹھیک ہوں ...

دھیرے سے کہتی ہوئی وہ ایک پل کے لئے بھول گئی تھی کہ وہ

کسی اجنبی کے سامنے بیٹھی ہے..

اگر تمہیں وہاں کوئی پروبلم ہو تو کھ سکتی ہو...

ایک سرد آواز میں کہتا ہوا وہ پھر سے اخبار پڑھنے میں مصروف ہو گیا ...

تمہارا بہت شکریہ .. شکرانہ انداز میں کہتی ہوئی اب وہ پوری ترھا اس سے مخاطب تھی .

تمہیں پتا ہے مجھے جاب مل
. گئی ہے

اک پیاری سی مسکراہٹ کے
ساتھ وہ اسے پنی خوشی بتانے
..لگی

....ہمم ...ـ گڈ

..پھر سے ایک مختصر جواب ملا

آج میری جاب کا پہلا دن تھا اور
مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا
..

میں نے آج سے پہلے کبی کوئی
جاب نہی کی تو مجھے بہت

پریشانی ہو رہی تھی پر اب
سب سمجھ آ نے لگا ہے ...

وہ بنا رکے کسی روبوٹ کی
طرح اسے سب کچھ بتانے لگی
...

جیسے وہ بس انتظار کر رہی
تھی کسی کو بتانے کا ...

تمہیں پتا ہے میری ورکنگ
پلیس گھر کے قریب ہی ہے ..

میں بہت خوش ہوں .. وف
مسکراتی ہوئی اپنی سار ی
بات اسے بتا رہی تھی ..

... گڈ ......مختصر سا جواب

اتنے سے عرصے میں عشاء اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ یہ شخص بہت مختصر سا جواب دینے کا عادی ہے

شاید زیادہ بولنا اسے پسند نہی.....

میں کچھ دنوں میں کہیں رہنے کا انتظام کر لوں گی پھر تمہارا وہ فلیٹ خالی کر دوں گی ...

اب کی جانے والی بات پر
سلطان نے ایک آنکھ اٹھا کر
اس کی جانب دیکھا..

اس کی ضرورت نہیں ...تم
یہاں رہ سکتی ہو

پر یہ تمہیں چاہیے ہو گا..
میرا مطلب یہ تو تمہارا ہے
نے....

نہیں ... تم یہاں رہ سکتی
... ہو ...تم یہاں سیف ہو

اب دیے جانے والے جواب نے عشاء کو اک پل کے لئے سوچنے پر مجبور کر دیا ... کیا واقع وہ یہاں سیف ہے؟؟

ہاں وہ ٹھیک ہی تو کیہ رہا تھا ....

وہ اکیلی کہیں اور سیف کیسے ہو سکتی تھی .. اچانک اسے اس رات والا سین یاد آیا جس پر عشاء نے اک جھرجری لی.... اور شکرانہ انداز میں سامنے بیٹھے ہوے شخص کی جانب دیکھنے لگی ....

تم یہاں سیف ہو ... کہتا ہوا
وہ اخبار فولڈ کرتا وہاں سے
اٹھ کر چلا گیا ...

وہ بیٹھی اسے دور تک جاتے
ہوئے دیکھ رہی تھی ...

اور دیکھتے ہی دیکھتے اچانک
وہ بھیڑ میں کہیں غائب ہو گیا
..

ہاں وہ ایسا ہی تو تھا .. ایک
پل میں غائب ہو جانے والا ...
اور ایک پل میں سامنے آ جا نے
والا ....

وہ کافی دیر بے یقینی سے بنچ
پر اس جگہ کو دیکھ رہی تھی
جہاں کچھ دور پہلے وہ
شخص اس سے مخاطب
تھا ...پر اب وہ اس سے ڈر
نہیں رہی تھی .. بلکہ اس سے
بات کر کے وہ خود کو ہلکا
.. محسوس کر رہی تھی

شام دھیرے اپنے پر پھیلا
رہی تھی .. وہ تھکے ہوے
قدموں سے چلتی ہوئی اپنے
فلیٹ تک پہنچی.. اندر داخل
ہوتے ہی وہ دھڑام سے صوفے

پر گر گئی اور آنکھیں موندگئی
...

کتنی ہی دیر اور آج پورے دن
میں ہونے والی ہر ایک
ایکٹیویٹی کو یاد کرتی رہی ..

جب بھوک نے اپنا زور پکڑا تو
اٹھ کر کچن میں ای...

کھانے کے نام پر اسے بس چند
چیزیں ہی بنانی اتی تھیں ...

جو اس نے اورفن ہوم میں
مشکل سے سیکھیں تھیں ....

تب وہ ہمیشہ سوچتی تھی کہ کیا کبی اسے خود بھی کوککنگ کرنی پرے گی؟؟

پر اب ٹائم ا گیا تھا جب اسے خود ہی اپنے لئے سب بنانا تھا .....

کھانابناتے ہوے کئی دفع اس کا ہاتھ جلا ...

جسے سہتی ہوتی..... آنکھوں میں انے والی نمی کو اپنے اندر اتارتی ہوئیوہ بہت کچھ سہ گئی ....

اچانک وہ خود کو بچی سے اب بڑا سمجھنے لگی تھی....

وہ اورفن کیئر میں رہنے والی چھوٹی سی بچی .... اتنی جلدی بڑی ہو جاۓ گی اس نے کبھی نہی سوچا تھا....

پر اب نہ ختم ہونے والا سفر شروع ہو چکا تھا .....

جسے اب اس ہر حال میں طے کرنا تھا....

کھانا بناتے ہوۓ اچانک گرم تیل اس کے ہاتھ پر پڑا ....

منہ سے ایک اہ نکلی .....جسے سننے والا کوئی نہیں تھا ....

کبھی کبھی وہ خود کو دنیا کی سب سے بدنصیب لڑکی سمجھتی تھی ....جسے پیدا کرتے ہی پھینک دیا گیا ..

جس کی خبر لینے والا شاید اس دنیا میں کوئی نہی تھا .....

اپنے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا چاہے وہ بد ذائقہ تھا .. اب اسے کھانا ہی تھا ..

کھانا کھا نے کے بعد وہ کمرے
میں بیڈ پر نیم دراز ہو کر...۔
اپنے ذہن میں آ نے والی
...... سوچوں سے الجھنے لگی

بہت در تک سوچتی
رہی ....اب اگے کیا ہو گا؟؟
کیسے رہوں گی میں
اکیلے ؟؟؟؟ کیا کروں گی؟؟
ایک اکیلی لڑکی کبھی محفوظ
نہی ہوتی..۔ یہ تووہ اسی رات
... جان گئی تھی

جب وہ تنہا... رات کے اندیھرے
میں..... کچھ انسانی بھیڑیوں
......کے ہاتھ لگ گئی تھی

اگر اس رات وہ شخص نہ
ہوتا تو اس کے ساتھ کیا
ہوتا ؟؟؟

یہ سوچ کر ہی اس کے سارے
وجود پر اک لرزہ طاری ہو جاتا
تھا...

بظاھر وہ ایک سٹرونگ
پرسنالٹی رکھتی تھی ...

پر اندر سے وہ کتنی کمزور تھی .... یہ تو بس وہی جانتی تھی

اگر اس رات وہ انسان اس کی ..... جان نہ بچاتا تو شاید آج

اہ ....ـ میں نے تو اس کا نام ...بھی نہیں پوچھا

اہ .. کتنی پاگل ہوں میں بھی ...

کم سے کم نام تو پوچھ سکتی تھی .. ایک چیت اپنے سر میں لگاتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی ...

چلو .. جب دوبارہ ملے گا تو
ضرور پوچھ لوں گی....

پر پتا نہی کب ،ملے گا؟؟

اچانک اتا ہے اور اچانک ہی
غائب ہو جاتا ہے...

پتا نہی کون ہے ؟؟؟؟

اور میری مدد کیوں کر رہا
ہے؟؟

یہ سوچتے ہوے نہ جانے کب
اس کی آنکھ لگ گئی اسے بھی
پتا نہی چلا ....

...... فرکان

میں ن□ تم□یں ایک کام سومپا تھا ....؟؟؟

جی جناب .. احمد ج□انگیر ک□ سوال کرن□ پر فرکان ن□ اپن□ منصوب□ ک□ بار□ میں اس□ اگا□ کیا....

جناب ... جیسا آپ ن□ ک□ا تھا ....

سلطان ک□ پیچھ□ اپن□ آدمیوں کو لگا دیا □□ ..

و□ بنا کسی کو خبر □و□ اس پر نظر رکھ□ □و□ □یں ...

□میں □ر قدم ب□ت سمبھال ک□ رکھنا □و گا ...

سلطان ... باز جیسی نظر رکھتا □□ ..

اس س□ بچنا ناممکن □□ ... پر پھر بھی اپن□ آدمیوں س□ کھو ب□ت احتیات کریں...

احمد ج□انگیر تاکید کر ر□ا تھا ....

بس کوئی ایک کمزوری ہاتھ لگ جائے تمہاری ... بس ایک سلطان .....بس ایک...

تم سوچ بھی نہی سکتے تمہارے ساتھ کیا کروں گا میں ....

احمد جہانگیر ایک شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ خود سے مخاطب تھا....

آج کا دن بہت سہانا ہونے کے ساتھ بہت ابر آلود بھی تھا ...

آسمان پر پھیلے بادل بارش ہونے کا امکان بتا رہے تہے ...
ہر طرف تازہ ہوا سے پھول اور پرندے اپنے پورے جوش سے چہچہا رہے تہے..

وہ ریلنگ کے قریب ایک ہاتھ میں بلیک کوفی تھامے ایک ہاتھ میں موبائل کی سکرین پر کوئی نمبر ملانے میں لگا تھا ....

رحیم شاہ کی پر جوش آواز گونجی ...

اے ... میرے شیر .. کیسے ہو ؟؟

کافی دن ہو گے یہاں چکر نہی لگایا ؟

رحیم شاہ اس کے کافی دنوں سے نہ آنے پر سوال کر رہا تھا ...

جی آغا جان ... یہاں کام ختم .. ہوتے ہی میں ضرور آؤں گا

کیا مطلب ابھی کام ختم نہی ہوا؟؟

.. نہی آغا جان

مجھے ابھی کچھ دن یہیں پر رہ کر دیکھنا ہو گا ..

کہتے ہوئے ایک دم ہی اسے اس نازک سی لڑکی کا خیال آیا...

تمہیں پتا ہے مجھے جاب مل گئی.........

آج میرا پہلا دن تھا ....

اچانک ہی اس کی باتیں سلطان کے ذہن میں انے لگیں...

شاید وہ یہاں بس اسے دیکھنے کے لئے روکا تھا؟؟؟؟؟؟

اگر وہ چلا جاتا تو ؟؟؟؟

.... پر نہی

وہ اس کے لئے کیوں رکے گا؟؟

آخر وہ اس کی کیا لگتی تھی؟؟

نہی .. وہ تو بس اپنے کام کے لئے روکا تھا ....

اپنے ذہن میں انے والی ان باتوں کو وہ بار بار جھٹک رہا تھا....

....وہ یہ نہیں سوچنا چاہتا تھا ہیلوہ.

وہ اپنی سوچوں میں کھو گیا کہ اس پتا ہی نہ چلا کب .. رحیم شاہ نے اسے کچھ کہا

... اچانک وہ حال میں آیا

.. جی... جی... آغا جان

یہاں کام ختم ہوتے ہی میں
...واپس ا جاؤں گا

جس سوچ کو وہ غلطی یسے
بھی سوچنا نہی چاہتا تھا وہ
سوچ بار بار اس کے ذہن میں آ
رہی تھی ....سلطان ایک بہت
..مضبوط پرسنالٹی کا مالک تھا

وہ ایسی چھو ٹی سوچوں کو
اپنے دماغ پر حاوی نہی ہونے
....دیتا تھا

وہ جانتا تھا کہ ایسی سوچ
اور ایسے جذبے کی اس کی دنیا
میں کوئی جگہ نہیں ہے....
یہ بس ایک کمزوری ہے ..
اور سلطان اپنی کمزوری کو
جڑ سے اکھاڑ پھینکتا تھا.....

وہ اپنے خوابوں میں مست
سوئی ہوئی تھی........ جیسے
اسے دنیا اور یہاں کے کاموں
سے کوئی غرض نہ تھی...

بے فکری سے سوتی ہوئی وہ یہ بھول گئی تھی کہ اسے اب کام پر بھی جانا ہے....

الارم کلاک نے جب شور مچایا تو وہ ایک جھتکے سے اٹھ بیٹھی...

اور ایک نظر ٹائم پر ڈالتے ہوئے وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتی ہوئی واشروم میں گھس گئی...

تیار ہونے سے لے کر ناشتہ کرنے تک اسے بس ۱۵ منٹ ہی لگے تھے ...

آج اس نے جان لیا تھا کہ جلدی تیار ہونے میں وہ ماہر ہے ....

بالوں کو ٹیل پونی میں قید کرتی وہ اپنا سیل فون اٹھاتی ... جلدی جلدی باہر نکل گئی

آج دوسرا دن تھا اور وہ لیٹ تو بلکل بھی نہی ہونا چاھتی تھی..

اس لئے جلدی جلدی تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی چلنے لگی..

آج موسم کافی خراب تھا ...

کچھ ہی دیر میں بارش ہونے کا امکان تھا..

سب لوگ سڑک پر جلدی جلدی چلنے میں مصروف تھے...

ٹکریباً بھاگتے ہوئے انے کی وجہ سے اب اس سے سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا...

مال کے دروازے پر کھڑے ہو
کر اپنے حواسس سمبھلتی
ہوئی وہ اندر داخل ہوئی....

.. اہ ... مس عشاء ... ویلکوم

مسٹر وحید نے گرم جوشی سے
اس کا استقبال کیا ...

ایک مکمل سوٹ پہنے وہ ادھیڑ
عمر کا شخص اپنی عمر سے
کافی چھوٹا لگتا تھا ...

یہ شخص سب کا ایسے ہی
ویلکوم کرتا ہے کیا؟؟

سوچتی ہوئی وہ اگے
بڑھی ...بلکل ٹھیک ٹائم پر آ ی
ہو ...

دیکھو آج مس حالا نے انے میں
دیر کر دی ..مسکراتا ہوا وہ
اب عشاء سے مخاطب تھا..

جی سر...وہ دراصل مجھے لگا
... میں لیٹ ہو جاؤں گی

شکر کرتی ہوئی وہ جواب دینے
لگی...اتنے میں مس حالا بھی
... وہاں پر پہنچ گیں

سوری سر میں آج لیٹ ہو گئی ...دراصل آج موسم کی وجہ سے ٹریفک میں پھنس گئی تھی..

حالا نے اپنے لیٹ آ نے کی وجہ بتاتے ہوے ایک بھرپور نظر عشاءپر ڈالی...

جو دھلے ہوے صاف چہرے اور پونی ٹیل میں ہمیشہ کی طرح بہت خوبصورت لگ رہی تھی...

سج سنور کر تو یہ لڑکی قیامت لگے گی . وہ دل ہی دل بڑبڑائ ..

وہ معمول کے مطابق اپنے ..... کام میں مصروف تھی ..

ہر ریک پر رکھی ہوئی چیزیں دیکھتی ہوئی وہ ایک بک پر کچھ نوٹ کر رہی تھی...

کم وقت میں ہی وہ اپنے کام کو اچھے سے سمجھ گئی تھی...اور اچھے سے کر رہی تھی..

ایک خوبصورت ترکش ڈیزائن
میں سج وحال میں جاں
کی ر چیز سلیق س رکھی
..........وئی تھی

پرسکون ماحول میں بھی اس
... بچینی و رى تھی

کیوں؟؟؟ی و بھی نى جانتا
تھا..

پر کچھ تو ایسا تھا جسے وہ محسوس کر رہا تھا...

نہ چاھتے ہوے بھی.... اس نے کچھ سوچتے ہوے اپنے قدم باہر کی طرف بڑھا دئے...

وہ شیلف پر رکھی ہوئی تازہ سبزیوں کو ایک کر کے دیکھ رہی تھی.. کچھ ٹھیک تھیں کچھ خراب اور وہ انہیں الگ کرنے میں لگی تھی..

جب کہ اس سے کچھ فاصلے پر
کھڑابلیک لونگ کوٹ میں وہ
اسے کن آنکھوں دیکھ رہا تھا ...

وہ یہاں کیوں آیا تھا وہ خود
بھی نہیں جانتا تھا....

وہ اسے اپنا ہر کام کرتے ہوئے
بہت غور سے دیکھ رہا
تھا...وہ کبی جھکتی سامنے پڑ
ی ہوئی چیزوں کو اٹھاتی تو
کبھی واپس رکھتی ..کبھی اپنی
بک میں کچھ نوٹ کرتی..

اور کبھی پھسل کر سامنے آ جانے والی اپنے بالوں کی لٹوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتی ..

وہ اسے ہر کام کرتے ہوئے بہت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا...

اپنی چیزیں اٹھاتے ہوئے عشاء کو اچانک خود پر کسی کی نظروں کا ارتکاب ہوا ..

یہاں وہاں نظر گھمانے پر اسے کوئی نظر نے آیا تو سر جھتکتے ہوئے پھر سے کام پر لگ گئی...

جب کہ ایک ریک کے پیچھے چھپا ہوا وہ شاید بچ گیا تھا.........

وہ جہاں جہاں بھی جاتی .. سلطان کی نظریں اس پر جمی رہتیں ..

وہ اسے یوں کام میں مصروف دیکھ کر کچھ مطمئن ہوا تھا...

ایک مصروف اور لمبے دن کی بعد جب اپنا کام ختم کر کے وہ مس حالا کے افس میں رپورٹ کرنے ای تو

مسٹر وحید کو وہاں دیکھ کر ایک منٹ کے لئے رکی...

پھر ڈور نوک کر کے اندر داخل ہو گئی..

مرحبا.. مس عشاء

مسٹر وحید کے کہنے پر جواب میں عشاء نے بھی جواب

دیا ... اور اگے بڑھ کر سائن کرنے لگی ..

سائن کرتے ہ دونوں سے اجازت طلب کر کی وہ باہر کی جانب چل دی...

مسٹر وحید اور مس حالا شاید کافی قریب ہیں ....

اس لئے ہی جب   دیکھو ساتھ ہی ہوتے ہیں...

خود سے ہی کہتی ہوئی وہ سیدھا گھر کی جانب نکلی ...

آج بہت کام ہونے کی وجہ سے
وہ بہت تھک گئی تھی ...

جسم کا پرزہ پرزہ درد ہو رہا
تھا ...مزید ایک کام کرنے کی
بھی ہمت نہی تھی ...

پر کھانا بھی تو بنانا ہے ... یہ
سوچتی ہوئی وہ ایک دم سے
چڑ سی گئی ... اففف یہ
کوککنگ .....اس نے چڑ کر کہا
...

اگر میں امیر ہوتی تو مجھے
کھانا بنانا نہ پڑتا ..

میں آرڈر کر لیتی یا پھر کوئی ملازمہ رکھ لیتی پر کوککنگ ہرگز نہ کرتی...

غصّے میں کہتی ہوئی وہ تھکے ہوئے قدموں سے چل رہی تھی..

چلتے چلتے گھر میں داخل ہوئی تو.....

کچھ فاصلے پر چلتے ہوئے شخص کو جیسے ایک اطمنان ہو...

اب وہ سیف ہے.....اپنے قدم
... واپس موڑ کر

کہتا ہوا.....وہ بھیڑ میں کہیں
غائب ہو
گیا.....،...............................
....

Episode---3

ایک بےچینی ابھی بھی اس کے
.... وجود کو گھیرے ہوئے تھی

وہ نہی جانتا تھا کہ اس انجان لڑکی کو سیف رکھنے کے لئے وہ کیوں اتنی محنت کر رہا ہے .....

یا شاید وہ جانتا تھا.....پر سوچنا نہی چاہتا تھا ....

اپنے ذہن سے ان سوچوں کو دور کرنے کے لئے....ـ وہ اپنا لپ ٹاپ سامنے رکھے سکرین پر کچھ ڈ وکمنٹس کو دیکھنے لگا ....

یہ ڈوکمنٹس ... اورفن کیئر میں ایڈ میٹڈ بچوں کی فہرست تھی ..

جسے وہ بہت غور سے دیکھنے میں مصروف تھا ...

شاید وہ کچھ ڈھونڈنا چاہتا تھا ....

کچھ دیر کی محنت کے بعد آخر ..... وہ اسے مل ہی گئی

وہ اپنے لپ ٹاپ کی سکرین پر
اس کی پوری ڈیٹیل کو غور
سے دیکھ رہا تھا....

اورفن کیئر میں وہ بچے آتے
تھے جنہیں ان کے ماں باپ اپنے
ساتھ نہیں رکھنا چاہتے
یا پھر وہ بچے جن کی پیدائش
غیر ارادی طور پر ہوئی ہوتی
تھی.......

ان بچوں کو اپنی زندگی کی
سب سے بڑی نعمت " فیملی"
سے محروم کر دیا جاتا ہے ...

اور اس محرومی کے ساتھ
انہیں اپنی پوری زندگی گزانی
پڑتی ہے...

کچھ خوش نصیب بچوں کو
فیملی مل بھی جاتی ہے پر
وہ ان کا اپنا خون نہی ہوتی ..
... اور نہ کبھی ہو سکتی ہے

ساری زندگی ان کے دماغ سے
وہ بات نہی نکل پاتی ... کہ ان

کے سگے ماں باپ انہیں ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلے گئے ...اولاد ایک اسی نعمت ہے جسے الله پاک خوش نصیبوں کو عطا کرتا ہے ...

کچھ لوگ اس کی قدر نہی کرتے اور یوں تنہا چھوڑ دیتے ہیں ...اور پلٹ کر کبھی دیکھتے بھی نہی وہ کیسے ہیں؟؟؟؟ کہاں ہیں؟؟؟

وہیں پر کچھ لوگ ایسے ہیں
جو اولاد کے لئے ترستے ہیں ...
اپنے رب کے سامنے گڑ گڑ اتے
ہیں کہ انہیں اولاد جیسی
نعمت سے نوازا جاے ....

جو جانتے ہیں کہ اولاد کس
نعمت کا نام ہے...کس خوشی
کا کس برکت کا نام ہے...

خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ
جنہیں اولاد جسی نعمت ملتی
ہے اور وہ خدا کا شکر ادا کرتے
ہیں اور قدر کرتے ہیں....

اور اسی معاشرے کی ایک
ڈارک سائیڈ بھی ہے ....جہاں
پر سرے عام گناہ کئے جاتے ہیں
...جہاں معصوم لڑکیوں کا
غلط فائدہ اٹھایا جاتا
ہے ...جہاں پر محبت کے نام پر
بس اپنی تسکین پوری کی
جاتی ہے...جہاں کچھ وحشی
درند ے گناہ کرتے ہوے یہ بھول
جاتے ہیں کی اللہ پاک سب
دیکھ رہے ہیں ...ان سے کچھ
.. چھپا ہوا نہی ہے

اور تم چاہ کر بھی اس سے
کچھ چھپا نہیں سکتے...وہ اپنا
انجام بھول جاتے ہیں ..

ایک احدیث میں فرمایا گیا :

اور گنہگاروں کی لگام ڈھیلی"
کر دی
جاتی ہے ... اور ان کی آنکھوں
"پر پٹی باندھ دی جاتی ہے

معصوم لڑکیوں کو محبت کے
نام پر لوٹا جاتا ہے... سرے

عام..... اور ایک ایسی جہنم
میں پھینک دیا جاتا ہے جہاں
سے وہ چاہ کر بھی باہر نہی
.... نکل سکتیں

کچی عمروں کی محبت میں
معصوم لڑکیاں اتنا آ گے بڑھ
جاتی ہیں کہ چند پیار بھری
باتوں میں خود کو بہت اہم
محسوس کرنے لگتیں ہیں ...وہ
نہیں جان پاتیں کہ محبت کے
پاک نام پر کچھ وحشی بھیڑیے
انہیں بس استعمال کر رہے
.. ہیں

ان کی پیار بھری چند باتوں میں
آ کر کچھ نادان لڑکیاں رات کے
اندھیرے میں اپنے بابل کی دہلیز
پار کر جاتی ہیں ..

اور پھر ا ن کی کچی محبت
رات کے اندھرے میں کسی
ہوٹل کے کمرے میں اپنی آخری
ہچکی لیتی ہے .....

اور پھر انہیں ایک ایسی جہنم
میں پھینک دیا جاتا ہے جہاں
سے وہ چاہ کر بھی نکل نہیں
پاتیں ....

اس کی وجہ سے غیر ارادی
طور پر پیدا ہونے والے بچوں
کو ایسے یتیم خانے میں اپنی
باقی زندگی گزرنے کے لئے
... چھوڑ دیا جاتا ہے

جہاں انہیں اور کچھ ملے نہ
ملے پر اپنے نام کے سس گے "
یتیم " کا لفظ لکھنے کو مل جاتا
ہے....اور یہ لفظ ہمیشہ ان
..... کا پیچھا کرتا ہے

اس کی پوری ڈیٹیل میں بس
ایک ہی چیز جو اسے پتا چلی
وہ تھا بس اس کا نام ...۔
"عشاء"   بنا کسی سر نیم کے
وہ ایک واحد نام تھا

عشاء.... سکرین پر جگمگاتا یہ
نام ....۔ اس نے زیرِ لب اس کا
نام پکارا ...یہ وہ واحد ڈیٹیل
تھی جو سلطان کو ملی تھی وہ
ا ور جاننا چاہتا تھا پر اس کے
علاوہ ور کچھ بھی نہ جان سکا
....اچانک فون کی گھنٹی
بجی ..جسے ایک سرد اہ..   بھر

کہ سلطان نے پک کیا..جی آغا جان.

فون اٹھاتے ہی اس نے پرزور آواز گونجی ...سلطان ... فورن گھر آ و ... ابھی ا ور اسی وقت ..

رحیم شاہ .. نے بہت پریشان کن لہجے میں کھا...

کیا ہوا آغا جان سب ٹھیک ہے ؟؟اپ پریشان لگ رہے ہیں...سلطان نے بات کی وضاحت پوچھنی چاہی ...

... نہی... بس تم جلدی آ و

وہ فون کی سکرین کو بغور
دیکھ رہا تھا ....

سلطان جو ابھی اپنا کام مزید
ڈیٹیل میں کرنا چاہتا تھا......
اسے وہیں بند کر کے ... شاہ
محل کے لئے نکل پڑی ...

شاہ محل جو کہ ترکش ترزے
دور کا ایک پرانا مگر بہت
عالیشان محل تھا..

ایک بہت بڑا بھاری دروازہ اس کی شان کو مزید بڑھا رہا تھا ...وہ اپنی گاڑی پورچ میں روکتا ہوا ..

ڈیوڑھی سے سیدھا اندونی حال کی طرف بڑھا جہاں رحیم شاہ اکثر اس کے استقبال کے لئے ملتے تھے...

حسب توقع رحیم شاہ اسی کی انتظار میں ادھر ٹھل رہے تھے ...

سلطان کو دیکھتے ہی گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا ...

آ و سلطان میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا.. رحیم شاہ نے قدرے جوش سے کہا ...

خیریت آغا جان .....اس ترھا اچانک بلایا..سب خیر تو ہے؟ سلطان قدرے بے چینی سے پوچھ رہا تھا...

بات تو پریشانی والی ہے سلطان ...محب

محب کو پکڑ لیا ہے ..تم جانتے ہو نہ محب ہمارے لئے کتنا ضروری ہے ...

اگر اسے کچھ ہو گیا تو .....میں ایک اور دوست کھونا نہی چاہتا سلطان ..بس تم ہی بچا سکتے ہو اسے

میں چاہتا ہوں وہ سلامت ہم تک واپس پہنچ جاۓ ...

تم سمجھ رہے ہو نہ ؟؟؟رحیم شاہ لان میں . سلطان کو ساتھ

لئ□ چلت□ □و□.. ساری بات س□
آغا کر ر□ا تھا...

اپ ب□ فکر ر□یں آغا
جان ...محب کو میں سلامت
واپس لاؤں گا..ی□ میرا وعد□
□□ اپ س□

سلطان .. ایک مضبوط ل□ج□
میں رحیم شا□ کو یقین دلا ر□ا
تھا...حادی ک□اں □□ ؟اور ائیگل
؟؟سلطان ن□ رحیم شا□ س□
پوچھا..

وہ دونوں آج واپس آ رہے ہیں
دبئی سے ... عیسیٰ انہیں لینے
ائیرپورٹ گیا ہے کچھ ہی دیر
.... میں آ جائیں گے

تم تو جانتے ہو..دبئی میں
ہماری ایکسپورٹ روکنے کی
وجہ احمد جہانگیر ہے ....پر
... آخر کب تک

کب تک بکرے کی ماں خیرمناۓ
گی ؟؟؟جلد ہی ہماری چھری
... تلے آ ۓ گی

رحیم شاہ نے ایک مسکراہٹ لئے کہا ...انشاالله ...برائی کو ختم کرنے کے لئے رحیم شاہ اور سلطان جیسے لوگ موجود ہیں..

رحیم شاہ نے پرزور لہجے میں کہا ..تم فریش ہو جاؤ... کھانے پر ملتے ہیں

کہتا ہوا سلطان کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے رحیم شاہ اندر کی جانب چلا گیا ...

اور سلطان جو کہ... شایان جس نے محب کو کڈنیپ کیا تھا کے بارے میں افسوس کرنے لگا....

چ ...چ... اپنی موت اب تم دیکھو گے...وہ بھی میرے ہاتھوں سے ...سلطان نے ایک سرد اہ بھر کے ..شایان .. کو دل ہی دل میں اس کی موت کی خبر سنائی..وہ جانتا تھا کہ یہ کام بس شایان کر سکتا ہے

.

ایک وہی ہے جس سے ابھی تک سلطان کا سامنا نہی ہوا تھا...

وہ نہی جانتا تھا کہ سلطان کس بھیڑیے کا نام ہے...ایک زخمی بھیڑیا...جس سے پنگا ... موت کے گھاٹ اتار سکتا تھا...پر ابھی تک وہ صرف اسی لئے بچا ہوا تھا .. کیوں کہ وہ سلطان کے ہاتھ نہی لگا تھا ...

پر افسوس اب اس کی یہ
خواہش بھی جلد پوری ہونے
والی تھی...

شایان ... احمد جہانگیر کا
خاص آدمی تھا ....

مختلف ملکوں میں گیر قانونی
دھندے ...

ڈرگس کی ایکسپورٹ.. لڑکیوں
کی خرید فروخت ...اور
معصوموں کا قتل عام ..یہ سب
شایان کی زیرے نگرانی ہوتا تھا

سلطان .. جو کے اب تک شایان کے چھوٹے چھوٹے دھندے.. ڈرگس کے گدام اور کلب بازی کافی حد تک صاف کر چکا تھا ...

وہ بس ابھی تک شایان تک نہی پہنچا تھا ..پر اب یہ کام بھی وہ جلد کرنے والا تھا .

ایک خوش گوار شام میں.....
وہ ٹیرس پر کھڑا آ س پاس کا جائزے لینے میں مصروف تھا ..

پورچ سے اندر اتی ہوئی گاڑی
کو دیکھ کر ایک مختصر سی
مسکراہٹ لئے نیچے کی جانب
چل دیا ...

اس کے بچپن کے ساتھی...حادی
اور ائیگل .. جنہیں وہ کافی
دونوں بعد مل رہا تھا ..

اندر آتے ہوے وہ دونوں اچانک
سلطان کو اپنے سامنے دیکھ کر
ایک پر زور مسکراہٹ لیے گرم
جوشی سے

ملے ..تم کب اے یار ؟؟؟بس آج ہی...ایک مختصر جواب ...سلطان ہمیشہ مختصر جواب دینے کا عادی تھا .. یہ سب جانتے تھے ...کیسی ہو ائیگل ؟؟

سلطان کے پوچھنے پر ایک 24 سال کی لڑکی ...ـ ایک ترکش شکل صورت اور تیکھے نین نقوش ،، شولڈر کٹ بلیک کلر کے بال ،،گندمی رنگت اور چھوٹی چھوٹی گہری آنکھوں

والی لڑکی نے ایک مسکراہٹ
لیے کہا..

.. بس ٹھیک ہوں سلطان بھائی

اپ کو کیا لگتا ہے ... جہاں یہ
آفت میرے ساتھ ہو گی کیا میں
ٹھیک رہ سکتی ہوں..

ایک طنزیہ مسکراہٹ لئے
ائیگل اب حادی کو چڑانے میں
لگی تھی ...

اپ کو پتا ہے بھائی یہ سارے
رستے میرا دماغ کھاتا گیا واور
کھاتا ا آیا میرا دماغ اب اتنا سا

رہ گیا ے ور اس کی باتیں ابھی
بھی ختم نہیں ہوئی...
وہ ہاتھ کا ایک مکا بنا کر
حادی کی طرف بڑھی جو کہ
اب بھاگ کے سلطان کے پیچھے
چھپ گیا ..
بچا لے اس چڑیل سے یار یہ تو
مجھے کھانے کو دوڑتی ہے..
اس کے پیچھے چھپا ہوا تھا
سلطان کو ایک مختصر سی
مسکراہٹ دے گیا....

آ تے ہی ان دونوں نے اپنی مستی شروع کر دی کیا ؟؟؟

رحیم شاہ حال سے شور کی آواز سن کے باہر آیا ان سب کو دیکھ کے خوشی سے اگے بڑھا ...

رحیم شاہ کو دیکھتے ہی اب وہ دونوں ہاتھ باندھے لائن میں کھڑے ہو گئے ...

مرحبا... حکم دونوں نے ایک ہی آواز میں سلام کیا .

مرحبا ...

حکم .. اپ کے حکم کے متابِک ہم نے وہاں سب کچھ چیک کیا ..

اس میں احمد جہانگیر کا ہی ہاتھ تھا ..

پر اپ بے فکر رہیں اب ہماری دبئی کی ایکسپورٹس میں رکاوٹ نہیں آ ے گی ...

شاباش ..رحیم شاہ نے دونوں کے کندھے پر تھپکی دی ...

بیشک جو حق پر ہو الله پاک اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتے

..بیشک..... تینوں کی آواز ایک ساتھ گونجی .

سلطان جو پاس ہڈ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا .. اس ہونے والی گفتگو کو نظرانداز کر گیا ...

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کی بعد رحیم شاہ سب کو لیے کھانے کی میز پر آ بیٹھے ....

آج بہت دنوں بعد اس گھر میں رونق آ ی ہے .. ورنہ ان خالی

دیواروں کو تکتے تکتے میں تو آدھے سے زیادہ بیمار ہو گیا ہوں..

رحیم شاہ آج اپنے کھانے کے میز پر سب کو دیکھ کر ایک تشکر بھری اہ بھری ...

ائیگل ..ذرا وہ کباب پاس کرنا...خود لے لو ہاتھ نہیں ہیں کیا؟حادی کی مانگنے پر ائیگل نے چڑ کر کہا ..

ہاتھ تو ہیں پر جب دینے والی ملازمہ پاس ہو تو پھر بندّہ

کیوں خود محنت کرے .. اپنی مسکراہٹ دباتا ہوا حادی ہمیشہ کی طرح ائیگل کی ٹانگ کھینچ رہا تھا..

ملازمہ ہو گی تمہاری ماں تمہارا خاندان ...

وہ بھی ائیگل تھی کسی کا حساب نہ رکھنے والی .. دو ٹوک انداز میں کہتی ہوئی کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی ...

دیکھیں نہ آغا جان ..اس کی
زبان بہت چلنے لگی ہے ..

حادی اب رحیم شاہ سے
شکایت کر رہا تھا ..

ہاں تو تمہیں سمبھالنے کے لئے
زبان تو تیز کرنی ہی ہو گی
نہ..

ائیگل ننے بات کاٹ کر ایک
طنزیہ مسکراہٹ لئے کہا ..

جس پر سلطان کے علاوہ سب
نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا ....

آغا جان اپ کو پتا ہے وہاں جا
کر بھی اس نے میرا سر کھانا
نہی چھوڑا ...

کام کم کرتا تھا اور میرا دماغ
زیادہ کھاتا تھا ..ائیگل اب سر ا
سر شکایات پر اتر آ ی تھی

حادی .... یہ کیا سن رہا ہوں
میں ...

رحیم شاہ نے ایک نگا اٹھا کر
حادی کی طرف دیکھا ...نن.
نہیں آغا جان یہ تو بس مذاق
کر رہی ہے ...

ٹیبل کے نیچے سے ائیگل کو ٹانگ مارتے ہوے حادی نے کاٹ کھانے والی نظروں سے ائیگل کی طرف دیکھا ..

جو اب مسکرا رہی تھی یعنی وہ اس کا منہ بند کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی..

نہیں آغا جان وہاں مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا ..

سلطان جو خاموش سب کی باتیں سنتا کھانا کھانے میں مصروف تھا ..

حادی کا جملہ اس کے دماغ میں گھوم گیا .

آج مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا ....

جسے وہ بھولنے کی کوشش کر رہا تھا وہ ایک بار پھر سے اپنا خیال اس کے دماغ میں لا چکی تھی....

جسے وہ سوچنے میں مغن تھا ...جب رحیم شاہ کی آواز

پے چونک گیاجی ...جی آغا جان
.
برخوردار کہاں گم ہو ؟؟؟

کہیں نہی ... جو بےخبر بیٹھا تھا..

... اچانک حال میں آیا

اور فورن اپنی بات بدلنے کی کوشش کی ..

میں جانتا ہوں محب کو کس نے کڈنیپ کیا ہے ...

کس نے؟؟؟رحیم شاہ نے بات کی تصدیق چاہی ..

شایان ....یہ اسی کا کام ہے.. ... میں جانتا ہوں

شایان .... مجھے بھی خٹک رہا تھا ... رحیم شاہ نے الجھتے ہوے کہا ..

پر اپفکر نہ کریں میں جانتا ہوں اسے کیسے ڈیل کرنا ہے ...

بے فکر رہیں..کل شام تک محب ہمارے ساتھ ہو گا ..

سلطان کے کہنے پر سب کو اطمینان ہوا ..

کیوں ک□ و□ جانت□ تھ□ ک□ جو سلطان کی□ ر□ا تھا و□ کر ک□ □ی ر□□ گا..

کھان□ س□ فری □و کر میر□ کمر□ میں آنا حادی .....

مجھ□ تم س□ کچھ بات کرنی □□..سلطان ک□ ک□ن□ پ□ حادی اثبات میں سر □لاتا □وا پھر س□ کھان□ میں مصروف □و گیا ..

شام آ□ست□ آ□ست□ چاروں طرف اپن□ پر پھیلا چکی تھی ..

تھکے ہارے پرندے اپنے گھروں کی طرف لوٹ رہے تھے..

ایک عجیب سی بیچینی نے ... ایک بہت مضبوط شخص کو اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا ...

وہ ٹہلتا ہوا اپنے کمرے کی بالکونی تک آیا اور پھر اندر کی جانب چل دیا..

ایسا وہ پچھلے ۱۰ منٹ سے کر رہا تھا ..

نہ جانے کس بات کی بے چینی ہے جو ختم ہی نہی ہو رہی...

وہ ٹہلتا ہوا اپنے اپ سے مخاطب تھا ...

جب دروازے پر ہوئی دستک نے اس کی بیچینی کو توڑا ...

.. آ و حادی

اندر انے کا کیے کر وہ بیڈ پر بیٹھ گیا اور کچھ ہی فاصلے پر حادی براجمان ہو س .....

اس کے چہرے کی بےچینی حادی سے چھپ نہ سکی ..

سلطان ...کیا بات ہے تم پریشان ہو.....

حادی کے پوچھنے پر وہ اپنی بےچینی کو چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگا ...نہی کچھ نہی .تم بتاؤ کیا خبر ہے ..

سلطان جو تم سوچ رہے تھے بات بلکل ویسے ہی ہے ..

.... میں نے سب پتا لگایا ہے

اس اب کے پیچھے " ابراہیم " ہی ہے...

وہ یہ سب احمد جہانگیر کے ساتھ مل کر کر رہا ہے ....

اس کی وجہ سے ہماری ایکسپورٹ کو بہت نقصان ہوا ہے ... اور ... وہ کہتے ہوئے رکا

اور؟اور وہ لڑکیوں کی خرید فروخت بھی کر رہا ہے ..

سنتے ہی سلطان نے زور سے آنکھیں بند کرتے مٹھیاں زور سے پنچ لیں ....

ابراہیم ...... میں نے تمہیں
...... وارن کیا تھا

پر تم نے ...سلطان غصّے کی
شدت سے ابراہیم کا نام پکار
رہا تھا ....

زندہ نہی چھوڑوں گا
تمہیں ...ایک بار ہاتھ لگ
جاؤ ....بس ایک بار ..

سلطان ...حادی نے اسے غصّے
سے آگ بگولے ہوتے دیکھ کر
کچھ ہمت کر کے پکارا ...

تم اب محب کو واپس لانے جاؤ گے... تو کیا کہتے ہو ...

سلطان نے ایک سرد اہ بھرتے ہوے اب حادی کو اپنے منصوبے سے اگاہ کیا ...

کل وہ ہمیں کلب میں ہی مل جاے گا ..تو بس جیسا میں کہوں ویسا کرنا ...

حادی اثبات میں سر ہلاتا سلطان کے کمرے سے نکل آیا

....

اپنے کمرے میں بیڈ پر نیم دراز لیٹے وہ اپنا تھکن سے چور وجود لئے آج بہت کچھ سمجھ گئی تھی .....

صبح ۹ سے شام 5 بجے تک محنت کرنے کے بعد وہ اس قابل نہی رہتی تھی کہ شام کا کھانا بنا سکے...

لیٹے لیٹے اسے اپنی زندگی بلکل بے مول ہونے کا احساس ہو رہا تھا...کیا اب وہ ہمیشہ ایسے ہی رہے گی ؟کیا کبھی

اس کی زندگی میں سکون نہیں آے گا

کیا وہ بس اسی لئے اس دنیا میں بھیجی گئی تھی ؟

بہت سی سوچیں اس کی تھکے ہوے زہن میں گھوم رہیں تھیں..

کچھ ہی دنوں میں وہ سمجھ گئی تھی کی کیوں لوگ کہتے ہیں کہ .... زندگی بہت ... مشکل ہے

اسے ہمیشہ یہ باتیں فلسفی
لگتیں تھیں ..پر اسے کیا پتا تھا
کہ اپنی زندگی میں وہ اتنی
جلدی ان تلخ حقیقتوں سے آغا
....ہو جاۓ گی

سر درد سے پھٹا جا رہا
تھا ...جسم تھکن سے چور تھا .

اور اتنی ہمت نہیں تھی کہ
..اٹھ کر اپنے لئے کھانا بناۓ

سائیڈ ٹیبل میں دراز سے پین
کیلر نکال کر پانی کے ساتھ نگل

کہ.... آج پھر وہ خالی پیٹ سوی تھی....

صبح اتوار کی چھٹی تھی جس کی وجہ سے وہ دن چڑھے تک سوتی رہی ..

جب تک ونڈو سے آ تی ہوئی تیز دھوپ اس کے صاف نکھرے چہرے پر نہیں پڑی...

آج دھوپ بہت تیز تھی مسلسل چہرے پر پڑنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں کھل گیں...

اٹھتے ہی سر بہت بھاری لگ
رہا تھا ... پورے جسم میں درد
کی لہریں اٹھ رہیں تھی ..

مسلسل کام کرنے اور ریسٹ
نہ کرنے کی وجہ سے وہ بہت
تھک گئی تھی ..آج کا سارا دن
وہ بس ریسٹ کرنا چاھتی تھی

فرش ہو کر کچن میں آ ی اور
ہلکا پھلکا ناشتہ جو اسے اچھے
سے بنانا تے تھا بنایا اور کمرے
میں موجود واحد ونڈو پر آ
بیٹھی ..

اس فلیٹ میں یہ واحد جگہ
تھی جہاں سے دھوپ اندر اتی
تھی ..باقی سارا فلیٹ بند تھا
..
او ر عشاء کو ہمیشہ سے ہی
دھوپ میں بیٹھنا بہت پسند تھا
..
ناشتہ کرتے ہی اسے اچانک ہنہ
کا خیال آیا ..کیوں نہ آج جا کے
اس سے مل لوں ...

کافی دن ہو گے وہاں گئی ہی
نہی اور سب کو بتا بھی دوں
.. گی کہ میں بلکل ٹھیک ہوں

یہ سوچتی ہوئی اسے اچانک
ہی اس رات کا خیال آیا جب
وہ وہاں سے نکلے اکیلے بلکل
... تنہا سڑک پر چل رہی تھی

آنکھیں زور سے بند کرنے پر بھی
وہ خیال اس کے ذہن سے نہی
گیا

سوچتے ہی اس کی جسم کے
.... رونگٹےکھڑے ہو جاتے تھے

اپنے دماغ میں آ ی سوچوں کو
جھٹکتے ہی اسے سلطان کا
خیال آیا ...

کون ہے یہ شخص ؟؟اچانک
ہی اتا ہے او ر اچانک ہی غائب
ہو جاتا ہے ....

نام بھی نہی پوچھا میں
نے ...اب ضرور پوچھ لوں گی
جب بھی ملا ...اپنے اپ سے
باتیں کرتی وہ کتنی ہی دیر
دھوپ میں بیٹھی ر ہی ..

دھوپ کی کرنوں سے اس کا روپ مزید نکھر گیا تھا ...

صاف شفاف چہرہ .. نکھری رنگت دھوپ کی وجہ سے اب رخسار گلابی ہو رہے تھے .

لمبے بالوں کو کھلا وہ بس گھر میں ہی چھوڑتی تھی .. باہر ہمیشہ پونی ٹیل میں رہتی تھی ..آج بھی اپنے لمبے خوبصورت بالوں کو کمر پر گرائے وو کسی سلطنت کی شہزادی سے کم نہی لگ رہی تھی ...

پر فلحال تو اس شہزادی کی
قسمت میں ۹صبح سے 5 تک
محنت کرنا .. اور شام کو
تھکن سے چور ہو کر خالی
پیٹ سونا لکھا تھا... وہ اورفن
کیئر جانے کے لئے اٹھی تو وجود
نے ساتھ نہ دیا اور جھولتی
.. ہوئی وہیں پر بیٹھ گئی
اپنا ارادہ ترک کرتی ہوئی
ریسٹ کرنے پر ہی اتفاق کیا ...
پھر کبھی چلی جاوں گی ....
کہتی ہوئی واپس دھوپ میں
. بیٹھ گئی

کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنا سیل فون پکڑا ور شفا انٹی کا نمبر ملانے لگی ....

تیسری بیل پر فون اٹھا لیا گیا ..مرحبا ..

شفا انٹی نے ہمیشہ کی ترھا نرم لہجے میں کہا ...مرحبا شفا انٹی..

عشاء نے بھرپور آواز میں جواب دیا ...

عشاء میری جان .... تم کیسی ہو او ر کہاں ہو ..میں بلکل

ٹھیک ہوں انٹی .. او ر میں سیف ہوں ... آپکو پریشان ہونے کی بلکل بھی ضرورت ... نہیں ہے

عشاء نے پریشان ہوتی شفا کو .. پرسکون کر دیا

اپ کیسی ہیں ؟؟؟اور ہنہ کیسی ہے ؟

ہم بلکل ٹھیک ہیں ... ہنہ تو ... تمہیں بہت یاد کرتی ہے

روز کہتی ہے کہ عشاء کا فون آیا کہ نہیں...عشاء کو بیخطیار اس معصوم پر پیار آیا ...

انٹی وہ کہاں ہے میری بات کروا دیں ..

بیٹا وہ ابھی تو سو رہی ہے رات سے بخار ہے اس وجہ سے میں نے میڈیسن دے کر سلایا ہے ...

شفا انٹی اسے مکمل بات بتا رہیں تھیں..

انٹی اپ اس کا بہت خیال
رکھیں ... اور جب وہ اٹھے تو
اسے ضرور بتا دینا کہ میں جلد
.. ہی آؤں گی اس سے ملنے

عشاء شفا انٹی کو ہدایت کر
.. رہی تھی

.. ٹھیک ہے میں بتا دوں گی

اور تم بھی اپنا بہت خیال رکھنا
.. ور رابطہ کرتی رہنا

شفا انٹی کو اس کی ہمیشہ
... سے ہی فکر رہتی تھی

جی انٹی ... کچھ دیر باتیں
کرنے کے بعد فون بند کر دیا ..
او ر پھر سے ونڈو سے ٹیک لگا
کر اک اطمینان کا سانس لیا
....

محل نما کمرے میں جہازی
سائز بیڈ پر وہ سو رہا تھا ...
پر اس کی نیند ایسی تھی کہ
بے خبر سوتا ... بلکہ ایسی تھی

کہ ایک پتا بھی گرتا تو وہ فورن اٹھ بیٹھتا ..

کیوں کہ ایسی بےخبر نیند اگر وہ سوتا تو پھر اس کی ڈیڈ باڈی ہی ملتی ....

الارم کی آواز سے ایک دم آنکھیں کھولتے ہوئے اس نے ایک نگاہ گھڑی پر دوڑائی جو کہ صبح کے ۱۰ بجا رہی تھی..

آنکھیں مسلتے ہوئے وہ کمبل سائیڈ پر کرتا ہوا اٹھ بیٹھا ..

اور چلتے ہوئے بالکونی میں آیا ...تازہ ہوا اس کی چہرے کو . چھوتی ہوئی گزر رہی تھی

بےترتیبی سے پیشانی پر بکھرے بھو ر ے بال ..ہوا سے اتھل پتھل ....ہو رہے تھے

جنہیں وہ کبھی بھی سلجھانے ... کی کوشش نہیں کرتا تھا

آج بہت بڑا دن تھا ..سلطان کی .. ایک اور فتح کا دن

وہ جانتا تھا کہ آج بھی فتح اسی کی ہو گی....ایک انداز

سے آنکھیں بند کرتے ہوئے وہ بہت سی سوچوں کو ایک ساتھ ہی سوچ رہا تھا ...

سلطان کی ایک بات بے مثال تھی کہ وہ اپنے ہر دشمن کی کمزوری سے بخوبی واقف تھا ...

وہ جانتا تھا کا کس کو کس طرح گرانا ہے ..

او ر آج بھی وہ جانتا تھا ....کہ کیا کرنا ہے ..

وقت دھیرے دھیرے گزر رہا تھا ..

جوں ہی شام نے اپنے پر پھیلائے ہر طرف روشنیوں کا بسیرا بڑھ گیا ....

وہ اپنے مخصوص لباس زیب تن کئے ..اپنے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ...ایک بڑے سے کلب کے سامنے کھڑا تھا ..

جہاں ہر طرح کے لوگ آ جا رہے تھے ..

کچھ بیہودے لباس زیب تن کئے ہوے تھے تو کچھ پورا پہنے ہوے تھے ..

سلطان کا فیو ر ٹ ہتھیار آج ... وہ اپنے ساتھ نہی لا سکا تھا

کیوں کہ کلب کے اندر یہ سب ... الوو نہیں تھا

وہ اپنی انٹری کروا کر اندر کی ... جانب بڑھ گیا

چلتے چلتے وہ ایک جگہ پہنچا جہاں بہت سے لڑ کے اور لڑکیاں بیہودے لباس پہنے نشے

میں مدہوش جھول رہے تتھے
...
ایک دو سرے سے باتیں کرتے
.. شراب پینے میں مصروف تھے
کلب کی رنگ برنگی روشنیوں
میں لوگوں کے چہرے عجیب
سے لگ رہے تھے ...وہ ایک
. اسٹاپ پاس کے پاس آ کر رکا
جی سر اپ کیا لیں
گے .؟؟..سامنے کھڑے سوٹ
سلیقے سے پہنے آدمی نے

سوالیہ نظروں سے سلطان کی جانب دیکھا ...

نوتھنگ ...کہتا ہوا وہ ایک سٹول پر بیٹھ گیا .

اپنے سے کچھ فاصلے پر بیٹھے ہوے ایک چہرے ڈھکے شخص پر اس کی نظر پڑی تو نظروں سے اشارہ کرتے ہوے ا سے اپنی جانب متوجہ کیا ...

تب ہی سلطان کے موبائل پر بیپ ہوئی ...

“The revolver and the knife are in the bathroom’s shelf... “

حادی کے میسج نے سلطان کو باخبر کیا ...

“Charge”

ایک اطلایہ ع میسج حادی کو فورورڈ کر کے سلطان نے موبائل اپنی جیب میں کھ لیا ..

حادی جو کچھ فا صلے پر بیٹھا تھا وہاں سے اٹھ کر اندر کی جانب چل دیا ...

یہاں آ کر اپنا پلانے سرانجام دینے کے لئے بہت پلاننگ کی ضرورت تھی پر ان دو نفوس کے لئے یہ بائیں ہاتھ کا کھیل تھا ..

سلطان اپنی سیٹ سے اٹھا ہی تھا کہ ایک ہاتھ اسے اپنے کندھے پر محسوس ہوا ..

ایک انتیہائی بیہودہ لباس پہنے ایک ترکش نقوش والی لڑکی کھڑی تھی ..

Are you alone? Handsome..

ایک نشے سے مدہوش آواز نے سلطان کے تن بدن میں آگ لگا دی ...

اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ اس لڑکی کو گردن سے دبوچ کر بتا دیتا کہ

He is not alone..he have his anger with him ...

پر اپنے غصّے کو قابو کرتا وہ
اس کا ہاتھ جھٹک کر وہاں سے
چلا گیا ...

چلتے ہوئے وہ ایک فلور میں
پہنچا جہاں پر ایک لائن میں
کمرے بنے ہوئے تھے اور ایک
سائیڈ پر باتھرومز تھے .

وہ باتھروم والے پورشن میں
گھس گیا ..

ایک کے بعد دو سرے باتھروم
میں اسے اپنی مطلوبہ چیزیں
مل گیں ..وہ روالور کو جوڑنے

لگا ....اور اپنی پاکٹ میں رکھتا
..ہوا اپنے

Favriout

ہتھیار کی طرف متوجہ ہوا
جسے دیکھ کر اسے شایان پر
... ذرا بھی رحم نہیں آیا

اپنی جیب میں اپنا خوبصورت
خنجر رکھتے ہوئے وہ باہر نکلتے
ایک نحتاط نگاہ اس پاس دوڑ ا
... گیا

اب وہ

Room 404

کے باہر کھڑا تھا ..در وازہ کھول کر اندر بڑھا جہاں حادی ایک 18 17 سال کے لڑکے کو اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ کر کھڑا تھا ..

سلطان کو دیکھتے ہی ایک پرزور آواز میں بولا ..

یار اس نے تو تنگ کر دیا ہے ..بہت مشکل سے ہاتھ آیا ہے

جوان خون ہے اس لئے اتنا مچل رہا ہے ...

چھوڑ دو مجھے ...میرا بھائی
.. تمہیں جان سے مار دے گا

وہ آنکھوں میں غصّہ لئے
... سلطان سے مخاطب تھا

اتنی بھی کیا جلدی ہے .پہلے
.. بھائی کو تو آ نے دو

سلطا ن نے صوفے پر بیٹھتے
.. ہوے ٹا نگ پر ٹا نگ رکھی

یار میں بور ہو رہا ہوں جلدی
... بولو نہ اس کے بھائی کو

حادی اب اسے پکرے ہوے بور
.. ہو رہا تھا

I want some enjoyment ..

ویسے بھی جب سے آیا ہوں میں کسی کو رو کر گڑگڑا کر جان کی بھیک مانگتے نہیں دیکھا ہے ...آج تو شدت سے دل کر رہا ہے .حادی اب اپنی .. بوریت کی وجہ بتا رہا تھا

سلطان نے ایک زور دار جھتکے سے اس لڑکے کو گھٹنوں کے بل .. گرا تے اپنی گرفت میں لیا

جب □ی دھڑام .....سـ□ درواز□
کھلا اور کچھ □ٹ□ کٹ□ آدمی
اندر داخل □و□ ...

لو ا گئی برات تم□اری بوریت
دور کرن□ ک□ لئ□ ..

سلطان ن□ اندر ات□ آدمیوں کو
دیکھ کر حادی س□ بھپور ل□ج□
میں ک□ا ...

وو جو من□ بنا□ کھڑا تھا ایک دم
خوشی س□ چ□ک اٹھا ...

آ و آ و شایان صاحب ..تم□ارا
□ی انتظار تھا ...

سلطان اپنے خنجر کی ایک نوک شایان کے چھوٹے بھائی کی گردن پر رکھے ہوئے شایان سے مخاطب ہوا ...

.. بھائی مجھے بچا لیں

وہ چھوٹا لڑکا اب التجا کر رہا تھا جسے دیکھ کر شایان اپنے اپ کو قابو نہ کر سکا ..

اور سلطان کی طرف بڑھا ہی تھا کہ حادی نے اسے جکڑ لیا ..اتنی بھی کیا جلدی

شایان جناب .

پہلے تھوڑا صبر تو کرو ..سلطان جو پرسکون انداز میں بیٹھا تھا ..اپنا خنجر مظبوط کرتا ہوا ایک خون کا قطرہ اس کی گر دن پر چھوڑ گیا ..

سلطان پلیز اسے چھوڑ دو وہ بےقصور ہے ..شایان التجا کرنے کے انداز میں بولا .

پہلے محب ...سلطان کی آواز کے اختتام پر محب دروازے سے اندر داخل ہوا جو دو آدمیوں کی گرفت میں تھا ..

اس چھوڑ دو ..

شایان کے کہنے پر محب کو
چھوڑ دیا گیا ...

حادی ..محب کو لے
جاؤ..سلطان نے ایک سرد لہجے
میں کہا ..پر سلطان تم .. بات
ابھی حادی کے منہ میں ہی
تھی کہ سلطان نے غور کر اسے
دیکھا ..

جس پر وہ مزید کچھ کہے
محب کو ساتھ لے کر وہاں سے
چلا گیا ..

شایان سمیت وہاں ہر شخص بت بنا کھڑا تھا ..

شایان کو امجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر کس وقت انہوں نے شاہ میر کو پکڑ لیا تھا ...

وہ تو 24 گھنٹے اسے اپنے ساتھ ہی رکھتا تھا ..

سلطان میرے بھائی کو چھوڑ دو اس کا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں ہے چھوڑ دوں گا پر پہلے حساب تو دے لو ..

سلطان نے اسے گھورا ..

بلیک کلر کے لونگ کوٹ اور
بلیک ہڈ میں خود کو کوور کئے
ہوے وہ شایان کو خوفناک لگ
رہا تھا ..آج پہلی بار اس کا
سامنا سلطان سے ہوا تھا .

او ر اس کی پرسنیلٹی کے بارے
میں جو بھی سنا تھا سلطان
اس سے 4 ہاتھ زیادہ ہی تھا..

گیر قانونی دھندے ..ڈرگس اور
بہت سے کام جو تم کرتے
ہو ..تمہیں لگتا ہے کہ میں
تمہارے بھائی کو بخش دوں گا
...

ہاں ..

شایان نے ایک پر اثر جواب دیا ..

کیوں کہ میں نے سنا ہے کہ سلطان بےقصور لوگوں کی جان نہیں لیتا ..

اور میرابھائی بےقصور ہے ..کچھ سوچتے ہوے شایان نے جواب دیا تھا..

جس پر سلطان ایک نگاہ اس پر ڈالتا ہوا ..دوبارہ اپنی بات پر قائم ہو گیا ..

.. ٹھیک ہے ..تو پھر

On your knees ..

سلطان نے شایان کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے آخری الفاظ کہے

جنہیں سن کر شایان کا خون کھول گیا ...

وہ اپنے دشمن کے سامنے کیسے جھک سکتا تھا ...

ایک تیز نگاہ سلطان پر ڈالتا ہوا وہ اپنی جگہ بلکل شل کھڑا تھا..

I said ,on your knees ..

میں اپنے الفاظ اب دوبارہ نہیں
دوہرا وں گا .. سلطان
دھاڑا ..اپنے آدمیوں کے سامنے
شایان کو اپنا اپ جھکنا ناممکن
لگ رہا تھا ..ایک شرم اور
عزت وہ مرتا کیا نہ کرتا ..

سلطان کے خنجر کی نوک تیز
ہوئی تو خون کے چند قطرے
شاہ میر کی قردن پر
لہراگئے ..اور ایک چیخ اس کے
منہ سے نکلی ہی تھی کہ ..

شایان گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا ..

پلیز میرے بھائی کو چھوڑ دو .. سلطان پلیز .. اس کا اس سب سے کچھ لینا دینا نہیں ہے ...

وہ التجائی انداز میں سلطان سے التجا کر رہا تھا ..

Very good ..

سلطان نے ایک شیطانی مسکراہٹ اپنے لبوں پہ سجائی ..

اور ایک جھٹکے سے شاہ میر کو دور پھینکتا ہوا ..

کمرے سے باہر نکل گیا ..شایان کے آدمیوں نے اس کے پیچھے جانے کی کوشش کی مگر شایان نے انہیں روک دیا ..

تم ٹھیک ہو نہ ..وہ فکرمندی سے پوچھ رہا تھا .

جی بھائی میں ٹھیک ہوں ..ایک نظر اس نے دروازے کی طرف

بڑےائی جہاں سے ابھی
سلطان نکل کر گیا تھا ..

شایان نے ایک تشکر بھری اہ.
بھری ...

سنا تھا سلطان.... تم بے
قصوروں پر ظلم نہیں کرتے ..
آج دیکھ بھی لیا ..

شایان اپنے بھائی سے بہت پیار
کرتا تھاوہ اسے اپنی جان سے
بھی زیادہ عزیز تھا ..

جس کی جان بخشی پر وہ
شکر ادا کر کے رہ گیا

....
.

شاہ محل میں گاڑی جوں ہی اندر داخل ہوئی ..

رحیم شاہ اپنے قدم تیز کرتا ہوا باہر کی جانب چل دیا ..

کار سے سلطان پیچھے حادی وہ ساتھ میں محب کو دیکھ کر رحیم شاہ نے اپنی آنکھوں میں ایک چمک لئے سلطان کی طرف دیکھا ..

آ و میرے شیر ...مجھے یقین تھا ...رحیم شاہ بڑھ کر سلطان کو گلے لگایا اور محب کو کندھے پر تھپکی دی ..

ٹھیک ہو نہ برخوردار ..جی حکم ..

کہتا ہوا محب بادب کھڑا ہو. گیا ..کچھ کیا تو نہیں تمہارے ساتھ .

نہیں حکم .. اپ کا آدمی ہوں ہاتھ لگانے کی بھی جرات نہی کر سکے وہ لوگ ..

رحیم شاہ نے سلطاوہ ر حادی
سے مخاطب ہو کر ایک
مسکراہٹ لئے دونوں کو دیکھا
...
.. آغا جان

ہمارے ہوتے ہوئے اپ کسی
بھی چیز کی فکر نہ کیا کریں ..

سلطان نے ہمیشہ ہی رحیم
شاہ کی ہر پریشانیکو
چٹکیوں میں دور کیا تھا ...

ہاں بھئی تمہارے ہوتے ہوئے
بھلا مجھے کوئی پریشانی ہو

سکتی ہے .. شاہ سب کو لے کر اندر کی جانب چل دیا ..

ائیگل جو حال میں سب کا انتظار کر رہی تھی ایک ساتھ سب کو دیکھ کر بھاگتی ہوئی قریب آ ی ..

ارے ارے ... بریک لگاؤ ائیگل .. اب کیا دھماکا کرو گی ..

ائیگل کو سب کی طرف بھاگتا دیکھ کر حادی نے اپنے دنوں ہاتھ سامنے کر کے ائیگل کو رکنے کا اشارہ کیا

اپنی سانسیں سمبھلتی □وئی
و□ حادی کو بلکل نظر انداز
کرتی سلطان س□ مخاطب
□وئی ..

بھائی ..

.. اپ ل□ آ □ محب بھائی کو

جس پر سلطان ایک □لکی سی
مسکرا□ٹ لئ□ ائیگل کی طرف
متوج□ □وا ..میں ن□یں ل□ کر
.. تو حادی آیا □□

حادی جو اپنا اپ اس طرح نظر انداز ہوتا ہوا دیکھ کر جل گیا ..

سلطان کی بات پر اپنے بال .. انہماکسسے سوارنے لگا

یہ ....ائیگل نے ایک دبی ہنسی کے ساتھ حادی کی طرف دیکھا ..جانے دیں بھائی ...یہ تو ایک مکھی نہ مار سکے ...

ائیگل نے جوابی کروائی کی ... جس پر حادی جل کر رہ گیا

رحیم شاہ نے ایک قہقہہ لگایا ...

نہیں نہیں ائیگل ... حادی تو واقع داد کے لائک ہے ..

سلطان کے کہنے پر حادی کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ای ...

محب بیٹھ کر اب سب کو وہاں ہوئی ہر کا ر وائی کے بارے میں بتا رہا تھا ...

جسے سب غور سے سن رہے تھے سوا ے سلطان کے ...

وہ اپنی ہی سوچوں میں کہیں گم تھا ..

اب حادی کے بلانے پر حال میں آیا ..کیا سوچ رہے ہو ..حادی نے سوال کیا ..

کچھ نہیں.... کیہ کر وہ رحیم شاہ سے اجازت لیتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا ..

بیڈ پر لیٹتے ہی اسے ایک خیال نے گھیر لیا ..

وہ سوچوں سے چھٹکارا پانے کے لئے آنکھیں موند گیا ..

.. پر نیند تو قوسوں دور تھی

وہ آج ہوے شایان والے واقعے کو سوچ رہا تھا ..

وہ جانتا تھا کہ شایان کس قدر برہم ہے اور کس قدر آنا پرست ..

کوئی کسی سے ایسے پیار کر سکتا ہے کیا ؟کہ اس کے لئے اپنی آنا کو بھی تیاگ دے ؟؟؟

ایک سوال سلطان کے ذہن میں آیا ..جس ترھا شایان نے گھٹنے

ٹیکہ تہے ...وہ اپنے بھائی سے بہت پیار کرتا تھا

پر اتنا پیار کہ اپنی آنا کو جھکا دیا ..سلطان کو بہت عجیب لگ رہا تھا ..

وہ ایسے جذبے کے بارے میں سوچ رہا تھا .. جس کے بارے میں وہ بےخبر تھا .. جس کی گہرا ی کو وہ نہیں جانتا تھا تو ... بھلا کیسے نہ وو حیران ہوتا

اس کی زندگی میں کوئی ایسا .. جذبہ کبھی پنپا ہی نہیں تھا

جس کے لئے وہ اپنا سب کچھ تیاگ دے ..

اسے لگا تھا کہ محب کو لانا تھوڑا مشکل ہو گا .. پر وہاں ہوئی آج کی کروائی پر سلطان تھوڑا حیران تھا ..

اتنی آسانی سے شایان نے اپنے گھٹنے ٹیک دئے تھے .....

وہ سوچوں میں الجھتا کروٹ بدل گیا

....

رات کا نجانے کون سا پہر
تھا .جب سوتے ہوئے اچانک اس
کی آنکھ کھلی ...ایک منظر جو
.. وہ خواب میں دیکھ رہی تھی
وہ منظر اکثر اسے جگہ دیتا
تھا ... ایک 18 سال کی معصوم
لڑکی ..جو کہ انسانی بھیڑیوں
.. کی قید میں تھی
اسے اپنا اپ آگ میں جاتا نظر ا
.. رہا تھا

جب اچانک بند کمرے کے باہر
سے اسے کچھ آوازیں انی
شروع ہوئیں ..

مارے خوف کے وہ سہم
گئی ..الله پاک مجھے بچا
لیں ...مجھے اس جہنم سے نکل
دیں ..

اپ تو ہر کسی کی حفاظت
کرنے والے ہیں ..الله پاک مجھے
ان درندوں سے بچا لیں ..وہ
روتی ہوئی دعا مانگ رہی تھی
..

.. اچانک دھڑام سے دروازہ کھلا

وہ ایک ادھیڑ عمر کا ایک خو برو و آدمی اس کے سامنے کھڑا تھا ...

چلو لڑکی ..تمہارا سودا ہو چکا ..

ایک سرد آواز نے سہمی ہوئی مہجین کے جسم سے رہی سہی جان بھی نکال دی ...

نہیں خدا کے لئے مجھے چھوڑ دیں ...مجھے جانے دیں ..

میں ایسی لڑکی نہیں ہوں ..خدا کے لئے

وہ گڑ گڑ اتی ہوئی التجا کر رہی تھی ...پر سامنے کھڑاشخص جیسے پتھر کا تھا ..

ایک جھٹکے سے اسے بازو سے دبوچ کر کھڑا کیا ..

وہ لڑ کھڑا تا ہوا جسم لے کر کھڑی ہوئی ..سنائی نہیں دیتا کیا ...تمہارا سودا ہو چکا ..اب ..تم احمد جہانگیر کی ہو

ایک سخت آواز نے مہجین کی سانسیں کچھ پلوں کے لئے ساکت کر دیں ..

خدا کے لئے ..اپ کی بھی تو کوئی بیٹی ہو گی ..اس کے ناتے ہی مجھے جانے دیں وہ اپنی آخری التجا کر رہی تھی ..

مہجین کے اس لفظ سے اس شخص کے چہرے پر ایک دکھ نے گھر کر لیا تھا ...

وہ مسلسل اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی .

پر اس آدمی کی مضبوط گرفت میں سب کوشش بیکار تھی ..

وہ اسے گھسیٹتا ہوا باہر کی جانب لے گیا ..

ایک بڑے سے حال میں جہاں پر سب چیزیں سلیقے سے رکھیں ہوئی تھیں ..

گولڈن کلر کے فانوس اس ہال کی خوبصورتی میں چار چند لگا رہے تھے ..

حال کے وسط میں رکھے ہوئے کنگ سائز صوفے اپنا بیش

قیمتی ہونے کا ثبو ت دے رہے تھے ...

احمد جہانگیر ...جو کے صوفے پر اپنی ٹانگ پے ٹانگ رکھے بیٹھا ..اپنے آ نے والی شکار کا انتظار کر رہا تھا ..

ایک ہاتھ میں سگار سلگاے بڑے بڑے کش لیتا وہ مہجبین کو انتہائی منحوس لگ رہا تھا ..

ایک ظالم انسان ..جس نے آج تک نہ جانے کتنی ہی معصوم زندگیاں برباد کی تھیں ...

جس کی ہوس کی آگ کبی ختم ہی نہیں ہوتی تھی ..

آج وہ ظالم ایک اور زندگی برباد کرنے جا رہا تھا .

مہجبین کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں ایک چمک ابھری ..

ایک 18 سال کی خوبصورت اور معصوم لڑکی ...

جس کی دودھیا رنگت دیکھ کر احمد جہانگیر نے اپنا سگار ایک سائیڈ پھینکا ..اور مہجبین کی طرف بڑھا ..

اور گھسیٹتا ہوا اسے اپنے کمرے کی جانب لے گیا ..

وو روتی بلکتی اپنی جان کی بھیک مانگ رہی تھی ..

جسے دیکھ کر سامنے کھڑے ابراہیم کی آنکھوں میں جیسے ایک ندامت جھلکی تھی ...

وہ نہ چاہتے ہوۓ بھی یہ سب کر رہا تھا ..،

ایک مجبوری ایک ندامت ...ایک پچھتاوا ..جو کہ اس کی زندگی میں گھل چکا تھا ..،

جسے وہ چا کر بھی دور نہیں کر سکتا تھا ..

اسے اپنی زندگی میں کی گئی غلطیوں کی سزا مل رہی تھی ...

وہ اپنی اکلوتی بیٹی سے
قوسوں دور تھا ..وہ چاہ کر
.. بھی اسے دیکھ نہیں سکتا تھا
پر اتنا سنگد ل تھا کہ کسی کی
بیٹیوں کو سرے عام بچ دیتا تھا
...
کسی کی معصوم بیٹیوں کا
سودا کر کے بھلا اسے کیسے اس
کی اپنی بیٹی مل سکتی تھی
....
ایک تڑپ اور دکھ جو دن رات
... اس کا احاطہ کئے ہوے تھے

ہر پل مرتا اور ہر پل جیتا وہ شخص .. دنیا کا سب سے بدنصیب باپ تھا.....

آج ایک اور معصوم زندگی کو برباد کر کے وہ اپنا وجود گھسیٹتا ہوا بوجھل قدموں سے چل دیا ....

....

......

سبزیوں کے ڈھیر میں کھڑی وہ اپنا ٹیب ہاتھ میں تھامے ..

سامنے کام کر رہے ورکرز کو ہدایت دے رہی تھی ...

دیکھو .. وہ جو بنڈل ہے اس میں سے آدھا نکال کر ادھر رکھ دو اور ادھا دوسرے والی ریک میں رکھ دو ..

ایک ورکر اس کی بات پر سر ہلاتا ہوا عمل کرنے لگا ..

وہ جھکتی کچھ چیک کرتیااور واپس اپنے ٹیب میں ایڈکرتی ... اپنے کام میں مغن تھی ..

جبکہ دور کھڑا مسٹر وحید اس
کا بیگور جائزہ لے رہا تھا .کچھ
تو ہے اسس لڑکی میں .جو نہ
چاہتے ہوئے بھی میں اس کی
طرف متوجہ ہو رہا ہوں ..

میں نے اپنی لائف میں بہت
خوبصورت لڑکیاں دیکھی
ہیں ..پر ایسی خوبصورتی
... نہیں دیکھی ..دیکھو ذرا

اس کی معصوم صورت ..بنا
میک اپ کہ بھی حسین لگ
رہی ہے .مسٹر وحید عشاء کی

طرف دیکھ کے مس حالا اسے مخاطب تھا ..

جی سر اپ ٹھیک کہ رہے ہیں ..وہ بہت خوبصورت ہیں ..

مس حالا نے اس کی بات سے اتفاق کیا ..

سر کیا اپ کو وہ پسند ہیں ؟؟

حالا نے ایک مدھم آواز میں سوال کیا ..

ہاں پسند ہیں ...بہت پسند ہیں ..

پر میں اسے ابھی اچانک نہیں
کھ سکتا .... اچھا امپریشن
نہیں پرے گا .

پہلے اسے ہمارے ہر کام کے
بارے بتاؤں گا پھر بات بنے
گی ..سر اپ ٹھیک تو ہیں ..

حالا نے مسٹر وحید کی بات پر
حیرانگی سے اس کی جانب
دیکھا ..اپ اسے بتائیں گے ..

اور اگر وہ یہ سب نہ کرنا
چاہے تو ..اس کا تو باپ بھی
کرے گا ..ایک شیطانی

مسکراہٹ لئے مسٹر وہید نے عشاء کی جانب دیکھا ...سر .. ویسے وہ بہت تیز ہے

میں نے بہت بچا کے کام کیا پر پھر بھی اس نے مجھ سے پوچھا ...حالا کی بات پر مسٹر وحید نے اس کی طرف سے نظر .. ہٹا کر حالا کو دیکھا

فکر نہ کرو .. مجھے ایسی لڑکیوں کو لائن پہ لانا اتا ہے

ایک تنزیہ انداز سے کہ کر مسٹر وحید پھر سے عشاء کی جانب متوجہ ہوا ...

دروازے پر دستک ہوئی تو حالا نے کم ان کہ کر آنے کو کہا .عشاء اپنے ہاتھ میں ٹیب تھامے مس حالا کی طرف بڑھی ..

مرحبا مس حالا ..مرحبا عشاء او بیٹھو ..

عشاء کرسی گھسیٹ کر مس حالا کے قریب بیٹھ گئی ..

مس حالا میں نے آج کا سارا مال دیکھ لیا ہے ..سب کچھ ٹھیک ہے اور جو نہیں ٹھیک وہ میں نے پائنٹ اوٹ کیا ہے ..

اپ ایک دفع دیکھ لیں ..عشاء نے ٹیب حالا کی طرف بڑھایا .. جسے وہ غور سے دیکھنے لگی ..

او ر ہاں ..اپ کے کہنے پہ جو دو فش بنڈل تھے وہ میں نے الگ کروا دئے ہیں ..

گڈ عشاء ..مس حالا ننے تعریف کی ...انہیں میں خود دیکھ لوں گی ..تم باقی کام کرو ..

کہتی ہوئی مس حالا ور عشاء دونو ں افس سے باہر آ گیں ..

مس حالا فش بنڈل کے قریب کھڑی تھی تو عشاء نے اچانک سوال کیا ..مس حالا ..

فش بنڈل ہمیشہ الگ کیوں کروائے جاتے ہیں ؟؟

جس پر حالا نے نظریں بچاتے ہوئے ٹیب اسے پکڑایا اور ایک مختصر سا جواب دیا .

یہ تمہارا مثلا نہیں ہے میری جان ...

تم اپنا کام کرو میں انھیں دیکھ لوں گی ..

مس حالا کے اس طرح کہنے پر عشاء مزید کوئی سوال نہ کر سکی ..

اور الٹے قدموں وہاں سے چلی گئی ...پر دماغ میں ایک کلک ہوا ...اسے کچھ تو گڑبڑ لگی ...آخر کیوں ؟؟

فش بنڈل میں ایسا کیا ہے سسے میں چیک نہیں کر سکتی ؟؟؟؟

اور مس حالا ایسے عجیب طرح جواب کیوں دیتی ہیں ؟؟؟

سوچتی ہوئی وہ چلتی چلتی ایک ریک سے ٹکرا گئی ..

جس میں سے آدھی چیزیں نیچے گر گیں ..

او ہو .. سر پر ایک چیت لگاتے ہوئے وہ جھک کر چیزیں اٹھانے لگی ...

آج بہت سارا کام تھا ..جس کی وجہ سے اسے فش بنڈل والی بات سوچنے کا موقع نہ مل سکا ..

وہ اپنا کام اچھے سے پورا کر کے جب حالا کے افس میں رپورٹ..

کرنے ای تومسٹر وحید بھی وہاں بیٹھے اسی کا انتظار کر رہے تھے ...

وہ ادب سے نوک کرتی اندر داخل ہوئی جب کہ مس حالا اور مسٹر وحید کھانا کھانے میں مصروف تھے ...

آ و مس عشاء جوائن کرو ...

مسٹر وحید کے کہنے پر عشاء نے ایک معذرت خواہ درخوست کی

تھنک یو سر پر میں کھانا کھا چکی ہوں ..

اور مزید کچھ کہے سائن کرتی روم سے الٹے پاؤں نکل ای ...

پتا نہیں کیوں پر اب مسٹر وحید اسے کچھ عجیب لگنے لگے تھے ....

.. وہ کچھ زیادہ ہی فری تھے

پر ایک انداز سے اپنی سوچوں کو جھٹکتی .. وہ مال سے باہر آی ..

چلتے چلتے وہ استقلال سٹریٹ
پر لوگوں کی بھیڑ دیکھنے لگی

شاید آج پھر وہاں کوئی سیل
لگی ہوئی تھی ..

نہ چاہتے ہوی بھی عشاء
سٹریٹ کی ایک کونے والی
شوپ کے اندر چلی گئی ..

ایک تنگ پر پر آرایش وہ چھو
ٹی سی دکان بہت خوبصورتی
سے سجای گئی تھی ..

اونچی اونچی شیلفوں پر قیمتی
فانوس رکھے ہوے تھے .. جو

دیکھنے والوں کو پہلی نظر میں ہی خریدنے پر مجبور کر دیتے تھے ...

بہت خوبصورت ڈیکوریشن پیس تھے ..

پر عشاء کی نظر ایک کونے میں لٹکے ونڈ چائم پر پڑی ..

بہت نفیس ونڈ چائم ہوا میں لٹک رہا تھا ہوا کی وجہ سے اپس میں ٹکراتے اس کے پرزے ایک مدھر آواز پیدا کر رہے تھے ..

جسے دیکھتے ہی عشاء نے پہلی
فرصت میں خرید لیا تھا ..وہ
بہت خوبصورت پیس تھا ...

دکان سے نکل کر وہ سیدھا اپنے
گھر کی طرف بڑھ گئی ...

چلتی چلتی وہ اپنی پونی ٹیل
کو گھوماتی ہوئی جا رہی تھی
جب اچانک اسے اپنے پیچھے
کسی کے بھاری ی قدموں کی
آواز سنائی دی ..

شاید کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے ..ایک سوال اس کے ذہن میں لہرایا ..

اور اچانک پیچھے مڑ نے پر اسے اس پاس کوئی بھی دکھائی نہ دیا ..

ایک منٹ ادھر ادھر کا بھرپور جائزہ لینے کے بعد جب اسے کوئی نظر نہ آیا تو اپنی سوچوں کو جھٹکتی وہ گھر کے اندر داخل ہو گئی ...

بیگ اور فون ٹیبل پر رکھ کر وہ
حال کے درمیان میں آ ی ..

ونڈ چائم کو یہاں لگانا اسے
بلکل ٹھیک لگا ..

ایک کرسی پکڑ کر وہ اس پر
چڑھتی ہوئی ونڈ چائم کو چھت
سے لٹکانے لگی.. وہاں لگا وہ
ماسٹر پیس بہت خوبصورت لگ
رہا تھا .. جسے بغور دیکھتے
ہوی وہ ایک مسکراہٹ لئے

وہ واشروم میں فرش ہونے
کے لئے گھس گئی ..

آج پہلے دنوں سے تھکاوٹ کچھ کم تھی .

اس لئے اس نے آج کھانا بنانے کا سوچا اور کچن میں ا گئی ..پتا نہیں کب میں ٹھیک سے کھانا بنانا سیکھوں گی ..

افف یہ کوککنگ ...

کہتی ہوئی اپنا ہاتھ جلاتی جلاتی بچا گئی ...

آج بہت دنوں کی محنت کے بعد کھانا کچھ اچھا بنا تھا ..

جسے کھاتے ہوئے وہ الله کا
شکر ادا کر رہی تھی ..

اب اسے یقین ہو رہا تھا کہ
آہستہ آہستہ وہ سہی سے
کھانا بنانا سیکھ لے گی ...

وہ اب آہستہ آہستہ زند گی
کو سمجھنے ور اگے بڑ ھنے کی
کوشش کر رہی تھی ..

وہ سوچتی تھی کہ وہ اپنی
لائف میں خوش ہے ...

پر اسے ہمیشہ ایک اکیلے پن کا
احساس ہوتا تھا ..

کوئی اس کا دوست نہیں تھا
جس سے وہ اپنی سب باتیں کر
سکے ..کوئی ہم عمر نہیں تھا
...

اب وہ شدت سے سوچتی تھی
کہ اسے کوئی دوست بنانی
چاھئیے ..

وہاں مال میں بہت سی
لڑکیاں کام کرتی تھیں پر ابھی

تک کوئی بھی اس کی دوست
نہی بنی تھی ..

کیوں کہ عشاء ہمیشہ سے ہی
کم گو تھی ..وہ کم ہی سب
سے بات کرتی تھی ..

بظاھر وہ ایک سٹرونگ
پرسنیلٹی رکھتی تھی پر اندر
سے وہ کسی پر بھی بھروسہ
کرنے سے گریز کرتی تھی ..

وہاں کی لڑکیوں نے بہت دفع
عشاء سے کھل کے بات کرنی

چاہی پر وہ ہمیشہ ہی
مختصر جواب دیتی تھی ..

پر اب میں ایک دوست ضرور
بناؤں گی ..

خود سے عہد کرتی ہوئی وہ
نیند کی آغوش میں جا چکی
تھی ....
....

آج موسم بہت خوشگوار ہے تو
کیوں نہ ہم کہیں باہر چلیں ...

ائیگل ناشتے کے میز پر بیٹھی
حادی اور سلطان سے مخاطب
تھی ..

سوری ائیگل پر تم حادی کو
ساتھ لے جاؤ ..مجھے آج واپس
جانا ہے ..

سلطان کے کہنے پر ائیگل
سمیت رحیم شاہ نے سلطان
کی بغور دیکھا ...واپس جا رہے
ہو ؟

رحیم شاہ نے سلطان سے
سوال کیا ..

جی آغا جان ..مجھے ابھی کچھ
عرصے وہیں پر رہنا پڑے گا
وہاں بہت سراغ ملے ہیں ..
جنہیں میں کبھی نظرانداز
نہیں کر سکتا ..

سلطان کے جواب پر سب
خاموش ہو گے ..

ٹھیک ہے خیال رکھنا اپنا ...رحیم
شاہ نے ہدایت کی .

پر سلطان بھائی حادی تو بس
باتیں ہی کرے گا اور میرا دماغ
کھائے گا ..

اس کے ساتھ گھومنے جانا آفت ہے ..ائیگل نے ایک معصوم سی دہائی دی ..

جس پر رحیم شاہ کا ایک قہقہہ گنجا ..

ائیگل شاہ محل کی جان تھی اور رحیم شاہ کی بھانجی تھی ..

وہ اپنی ہر بات بیباک ہو کر کہہ سب سے کر لیتی تھی ..

اور رحیم شاہ اس کی ہر بات کو پیار سے سنتے تھے ..

حادی جو کہ رحیم شاہ کا اکلوتا بیٹا تھا ...

پر ائیگل رحیم شاہ کو حادی سے بھی زیادہ عزیز تھی ..

اس کے ماں باپ بچپن میں ہی ایک حادثہ میں چلے گۓ اور اس چھوٹی سی بچی نے رحیم شاہ کے محل میں جان ڈال دی تھی ..

ائیگل بچپن سے ہی حادی سے بہت اٹچھیڈ تھی .. کیوں کہ

سلطان تو ہمیشہ گھر سے باہر ہی رہتا تھا ..

وہ اپنے کام کے معاملے میں بہت سنجیدہ تھا .. ائیگل اور حادی ایک دو سرے سے لڑتے جھگرتے پر ایک دو سرے میں ہی دونو کی جان بستی تھی ....

بظاھر ائیگل حادی کو ہر بات پر طنز کرتی پر اندر سے وہ اس چلبلے سے حادی کو دل و جان سے چاھتی تھی ..

حادی کی کیفیت بھی ائیگل سے کچھ الگ نہیں تھی ..

بچپن سے ہی دونوں نے ایک دو سرے کے ساتھ وقت گزارا تھا ..

حادی کے دل میں ائیگل کے لئے محبت تھی پر وہ کبی ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا ..

ائیگل پکا اس دفع میں نہیں بولوں گا ..پکا .

حادی ایک معصوم شکل بناے ائیگل کو ساتھ چلنے کے لئے

منانے لگا ..اور ائیگل برا سا
منہ بناتی ہوئی ناشتے کرنے
میں مصروف ہو گئی

ناشتے کے بعد سلطان سب سے
اجازت لے کر اپنے فلیٹ کی
طرف نکل گیا ..

نہ جانے کیوں اس دفع اسے اپنے
فلیٹ میں جانے کے لئے بہت
بیچینی ہو رہی تھی ..

کچھ گھنٹوں کی ڈرائیونگ کے
بعد وہ اپنے فلیٹ میں موجود
تھا ..

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ بار بار ایک خیال کو سوچنے میں مصروف تھا ..

وہ جیسے اپنی چیزیں چھوڑ کر گیا تھا سب ویسے ہی پڑا تھا ..

صوفے پر نیم دراز ہوتے ہی ... اس نے اپنا لیپ ٹاپ ان کیا

ان ہوتے ہی سکرین پر اورفن کیئر کی لسٹ موجود تھی ..

جسے وہ مزید دیکھنا چاہتا تھا ...

بہت ڈھونڈنے کے بعد بھی اسے اپنی مطلوبہ انفارمیشن نہیں ملی ..بس ایک نام ....نام ہی ...وہ جان پایا تھا

لیپ ٹاپ کو ایک سائیڈ پر رکھتے ہوۓ وہ دیوار پر لگی گھڑی کو دیکھنے لگا ..

جو کہ دوپہر کے ۲ بجا رہی تھی ...اس ٹائم وہ وہیں ہو گی ..

کہتا ہوا وہ اپنے قدم روک نہ سکا ...چلتے چلتے اسے اپنے

قدموں پر یقین نہیں ہو رہا تھا ...

آخر کیوں وہ رک نہیں رہے تھے ...وہ رکے تو مال کے اندر ہی رکے ...

جہاں وہ ہر طرف اسے ڈھونڈ رہا تھا ..

پورے مال کا چکر لگانے کے بعد جب وہ سسے کہیں دکھائی نہ دی تو ایک بنچ پر بیٹھ گیا ..

اس وقت وہ ایک ہڈی میں ملبوس تھا ..

چہرے پر بلیک ماسک لگائے
ہوئے آنکھوں پر سن گلاسز
لگائے وہ کسی کی پہچان میں
نہیں آ رہا تھا ...

آخر کچھ دیر انتظار کرنے پر وہ
اٹھا اور ایک ریک کے پاس آ
کر رکا جہاں پر چوکلیٹس کی
لائن لگی ہوئی تھی ..

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ انہیں
کو دیکھنے لگا ..

جب پیچھے سے اسے ایک مدھم
سی آواز سنائی دی ..

ایک دم پیچھے مڑ نے پر وہ
بلکل اس کے سامنے کھڑی تھی
..
اچانک وہ سامنے اآ گئی ایک پل
کے لئے سلطان اسے یک ٹک
دیکھ رہا تھا ..
بلیک کلر کی ڈریس پینٹ پر
وائٹ کلر کی شرٹ پہنے بلیک
کلر کی ٹائی لگاۓ لمبے بالوں کو
پونی ٹیل میں قید کئے...

وہ بلا کی حسین لگ رہی تھی ...شفاف چہرہ بہت روشن تھا ..

جسے ایک پل کے لئے سب بھلاے سلطان بس دیکھ کے رہ گیا ..

مرحبا ...عشاء کی آواز پر وہ حال میں آیا ..

مرحبا ..ایک مضبوط آواز میں جواب دیا گی

تم یہاں ...کچھ خریدنا تھا کیا .؟؟

عشاء ایک مدھم آواز میں سلطان سے مخاطب تھی ..

نہیں ..مطلب ہاں ،،،خریدنا ہے .

سلطان نن گبراتے ہوئے جواب دیا ..

پر ان چند لمحوں میں خود کو سمبھال لیا اور مضبوط لہجے میں متوجہ ہوا ..

کیا لینا ہے ..میں مدد کروں؟؟ عشاء نے افر کی.

ہاں ضرور .. سلطان کے کہنے پر وہ اس کے ساتھ چلنے لگی ..

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ کیا خریدے ؟؟پر کچھ تو خریدنا ہی تھا ..

پر وہ ادھر چلنے لگا ..عشاء بھی اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی اپنی بات کا آغاز کر چکی تھی ..

تم سے ایک بات پوچھوں ؟؟

اس نے سلطان کی طرف دیکھتے پوچھا ..

پوچھو ..مختصر جواب

تمہارا نام کیا ہے ؟؟

ہم کتنی دفع مل چکے ہیں پر میں ابھی تک تمہارا نام نہیں جانتی ....

تمہیں جاننے کی ضرورت بھی نہیں ہے ..

سلطان نے ایک سرد آواز میں جواب دیا ..

وہ کیوں ؟؟میں کیوں نہیں جان سکتی

آخر اپنے

Comrade

کا نام تو جان ہی سکتی ہوں .

اس کے

Comrade

پکارنے پر سلطان نے ایک نگاہ اس پہ ڈالی ..

کیا کہا ؟؟

سلطان نے اس کی بات کی وضاحت چاہی ..

Comrade

ایک معصوم آواز میں عشاء نے اپنے لفظ دوہرا ے ..

اس کا مطلب جو انسان اپ کی جان بچاے اور اپ کو سہارا دے اور اپ کے لئے وو سب کرے جو اپ کو سیف فیل کرواے وہ

Comrade

ہی ہوتا ہے ..

ایک معصوم انداز میں کہتی
ہوئی اوہ سلطان کی دل میں
ایک کلک کر گئی ...

تو وہ ہی بلا لو پھر ....

سلطان نے جیسے اس کے دئے
گئے لقب پر لبیک کہاتھا ..

ریلی ؟؟

تو پھر ٹھیک ہے آج سے میں
تمہیں ..

My comrade

بلاؤں گی ..

خوشی سے چہکتے ہوئے عشاء نے مسکراتے ہوئے سلطان کی طرف دیکھا ..

جو کہ اپنے اس قدر اہم ہونے پر حیرانی سے عشاء کو دیکھ رہا تھا ..

تو بتائیں

My comrade

اپ کو کیا لینا ہے ؟؟؟

مسکراتے ہوئے وہ سلطان کی طرف دیکھ رہی تھی ..

تم گھر کب جاتی ہو ؟؟

اب سوال جواب کرنے کی
.. با ر ی سلطان کی تھی

میں 5 بجے او ف ہوتی
ہوں اور اس کے بعد گھر
..

سوال کا سیدھا جواب دیا
گیا ..

ٹھیک ہے ...کہتا ہوا
سلطان وہاں سے جانے لگا
.

جا رہے ہو ؟؟

سلطان کو جاتا دیکھ کر عشاء نے انتیهائی معصوم آواز میں کها ..

جسے سنتے ہی سلطان کے قدم وہیں تهم گئے ..

قدموں کے بل گھومتا ہوا وہ عشاء کی جانب متوجہ ہوا تها ..

کوئی کام تها ؟؟

کہتا ہوا وہ دونوں ہاتھ ہڈی کی جیبوں میں ڈ ال کر کھڑا ہو گیا..

وہ دراصل ...وہ جیسے اس سے ڈھیر سار ی باتیں کرنا چاھتی تھی .

پتا نہیں کیوں پر وہ شخص اسے اپنا سا لگتا تھا ..

وہ اس سے اپنی سب باتیں کر سکتی تھی ..

وہ میں .. اپنی انگلیوں کو اپس میں الجھتی لب کاٹتی ہوئی وہ اب بنا جواز اسے روکنے کا ھل ڈھونڈ رہی تھی ..

جب کے سلطان اسے اتنے غور سے دیکھ رہا تھا کے وہ ایک پل کے لئے پزل ہوئی ..

تھوڑی در رک سکتے ہو ؟؟میں وفف ہونے والی ہوں 5 بجے ..مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے ..

کوئی ھل نہ ملنے پر عشاء نے بات بنائی ..

ٹھیک ہے ..

میں باہر ہوں فری ہو کے آ جانا ..

کہتا ہوا سلطان لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا بھر کی جانب چل دیا ..

عشاء کے چہرے پر ایک مسکراہٹ پھیل گئی ..آج بہت دنو بعد وہ ملا تھا ..

اور وہ اس سے ڈھیر ساری باتیں کرنا چاہتی تھی ..

قوہ جلدی جلدی اپنا کام نمٹانے لگی ..

بجتے ہی وہ بجلی کی تیزی 5 سے حالا کے افس میں آ ی بنا

کسی کو دیکھ اور بنا بات کئے
تیزی سے سائن کرتی سب کو
سلام کرتی بھاگتی ہوئی باہر
نکل ای ..

مسٹر وحید اور حالا ایک دو
سرے کو دیکھ کر رہ گئے ..

اتنی جلدی میں چلی گئی ..

مسٹر وحید جو آج عشاء سے
باتیں کرنے کے لئے اس کا انتظار
کر رہا تھا حیرانی سے اسے
جاتے ہوے دیکھتا رہ گیا ...

وہ مال سے باہر نکل کر ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگی ..

پر وہ اسے کہیں نظر نہ آیا ..

چلتے چلتے وہ مال کے کونے پے لگے سنگ ِ مر مر کے بنچوں کے قریب آ ی پر وہاں کوئی نہیں تھا ..

کہاں چلا گیا؟؟اس نے کہا تھا باہر ہوں گا..

کہتے ہوے وہ ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگی ..

پر وہ اسے کہیں نظر نہ آیا ..

گلاب سے کھلے چہرے پر ایک
اداسی چھانے لگی ..

کچھ دیر انتظار کے بعد وہ
تھک کر بنچ پر بیٹھ گئی ..

وہ سوچ رہی تھی آج اس سے
بہت سار ی باتیں کرے گی ..

بہت سوال پوچھے گی ..پر اب
نجانے کیوں اداس سی ہو گئی .

وہ اپنی دونوں کہنیاں گھٹنوں
پر رکھے ہاتھوں کو چہرے کی
دونوں طرف رکھے خالی

نظروں سے سڑک کو دیکھ
رہی تھی ..

شام دھیرے دھیرے اپنے پر
پھیلانے لگی ..

اور بنچوں کر قریب لگے انچے
بلب باری باری جلنے لگے ..

لوگوں کی چہل قدمی بڑھ گئی
..

اور وہ اداس چہرے للئے خالی
نظروں سے سب کو دیکھ رہی
تھی ..

جب کہ کچھ فاصلے پر ایک کوفی شاپ میں بیٹھا وہ یہ سارا منظر انہماک سے دیکھ رہا تھا..

وہ اس سے کچھ فاصلے پر اداس چہرہ لئے بیٹھی تھی ..

سلطان چاھتے ہوئے بھی اس کی پاس نہیں جانا چاہتا تھا ..

پر اس کی اداس صورت زیادہ دیر دیکھی نہیں گئی ..

اسے اپنے قدم بہت بھاری لگنے لگے ..

ایسا کیا ہے اس میں ؟؟ جو میں چاھتے ہوۓ بھی خود کو روک نہیں پاتا ...

وہ کیا لگتی ہے میری؟؟مجھے کیوں فکر ہے اس کی؟؟

اپنی سوچوں میں الجھتا ہوا جو اپنے قدم باہر کی طرف بڑھاگیا ..

وہ جو دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ لئے بنچ پر بیٹھی تھی اچانک اپنے ساتھ کسی کے بیٹھنے

کی آواز پر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی ..

وہ اس سے کچھ ہی فاصلے پر براجمان تھا ..

Episode --4

ایک منٹ پہلے کی اداسی غائب ہوئی اور ایک خوشی اس کے چہرہ پر پھیل گئی پر اسی پل وہ خفگی سے سلطان کی طرف دیکھنے لگی..

کہاں چلے گے تھے تم ؟؟

میں کتنی دیر سے انتظار کر رہی ہوں ..

تم نے کہا تھا کہ تم باہر ہو گے ..پر ایک گھنٹہ ہو گیا

...وہ اب شکایت پر اتر ای تھی

تو اگر میں باہر نہیں تھا تو تم انتظار کیوں کر رہی تھی ..

گھر چلی جاتی..سلطان نے ایک سرد آواز میں جواب دیا ..

پر تم نے کہا تھا کہ تم باہر ملو گے ..عشاء نے اسے اس کی بات یاد دلائی ..

تو میں جو کہوں وہ سچ ہو گا کیا ؟؟

سلطان ہمیشہ سے ہی سرد لہجے میں بات کرتا تھا پر عشاء کے لئے یہ عام بات نہیں تھی ..

How rude ...

سلطان کے سرد جواب پر عشاء نے خفگی سے کہا ..

کیا تم ایسے ہی ہو ؟؟

مطلب ؟؟

سلطان نے کن آنکھوں سے عشاء کی طرف دیکھا ..

مطلب...

You are so rude to me..

وہ اپنی سرخ ہوتی ناک سکیڑ کر بولی ..

کیا سب سے ایسے ہی بات کرتے ہو ..

ہاں...پھر سے ایک سرد جواب ..

پر کیا تم میرے ساتھ نارمل بات کر سکتے ہو ؟؟؟

نہیں ..اگر تمہیں بات کرنی ہے تو کو ورنہ جا سکتی ہو...

سلطان نے قدرے غصّے سے
جواب دیا ..

جس پر عشاء کے چہرے پر
پھیلی خوشی ایک پل میں غا
ئب ہو گئی ..

وہ اس سے ایسے جواب کی
توقع نہیں کر رہی تھی ..

تو کیا وہ اس سے بات نہیں
کرنا چاہتا ؟؟وہ ویسا نہیں ..
جیسا میں سوچ رہی تھی ..اپنے
ذہن میں انے والی سوچوں کی

وجہ سے عشاء کا چہرہ ایک پل
میں اداس ہو گیا ..

جسے دیکھتے ہی سلطان کو
اپنی سرد مہری کا خیال آیا ..

اور فورن اپنی بات بدلنی چاہی
..

تم کوئی بات کرنا چاھتی
تھی ؟؟

وہ جو بہت سی   باتیں سوچ
کے بیٹھی تھی کہ آج وہ اس
سے کرے گی پر اتنے روڈ انداز

پر ایک چپ اپنے لبوں پر لگائے وہ دھیرے سے بنچ سے اٹھی ..

ای ام سوری ...

اگر میں نے تمہیں ڈسٹرب کیا ...تو ..

ایک مدھم اور اداس آواز میں کہتی ہوئی وہ بوجھل قدم اٹھاتی وہاں سے چلی گئی ..

اپنی آنکھوں میں آ ی نمی کو انگلیوں کے پور و ں میں سمیٹتی .. وہ بوجھل قدموں سے چل رہی تھی ...

سلطان دور تک اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا ..

اچانک ہی اسے اپنی سرد مہری پہ غصّہ آیا ..

دل ہی دل اسے ایک احساس نے گھیر لیا ..

کیا اسے اس سے ایسے بات کرنی چاہئے تھی ؟؟؟؟

نہیں ..وہ اداس ہو کر چلی گئی ..

سلطان کے ہاتھ میں بلیک کوفی کا کپ ایک چھناکے سے

ٹوٹا .. او ر چند شیشے کے ٹکڑے ہتھیلی پر جم گے ..

ہاتھ سے رستے ہوا خون وہ اپنی مضبوط مٹھی میں قید کر گیا ..

نہ جانے کتنی ہی دیر وہ اس بنچ پر بیٹھا رہا ..

ایک ایسی شدت ایک ایسا احساس اس کے دل میں گھر کر گیا جسے سلطان نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا ...

چلتی ہوئی وہ اپنے فلیٹ میں
پہنچتے دروازہ بند کرتے ہی
صوفے پر ڈھیر ہو گئی ..
آنکھیں موندے اسے سلطان کا
غصّے سے دیا گیا جواب یاد آیا
اور ایک آنسو بند آنکھوں سے
نکل کے رخسارو ں پر بہ گیا ..
اب اس سے کبی نہیں ملوں
گی ...کبھی نہیں ..
ایک اداس احساس کے ساتھ وہ
اپنے اپ سے عہد کر رہی تھی
...

میں تو بس کچھ بتانا چاھتی تھی اسے ..مجھے لگا وہ بھی میری بات سنے گا ...پر وہ تو ویسا نہیں ہے جیسا میں نے سوچا تھا ...

خود سے ہی باتیں کرتی وہ بہت بجھل سی ہو گئی ...

اب نہیں ملوں گی ...ملے گا بھی تو بات نہیں کروں گی ...

غصّے سے کہتی ہوئی وہ آنکھیں موند گئی ...

☆ ☆

اپنے کنگ سائز بیڈ پر لیٹے ہوے
وہ ایک بیچینی بھرا احساس
اپنے اندر محسوس کر رہا تھا
...

جو آج سے پہلے اس نے کبھی
محسوس نہیں کیا تھا ..

کیوں اس کی اداسی مجھ سے
دیکھی نہیں گئی ؟؟؟

کیا میں واقع روڈ تھا؟؟ایسے
بات نہیں کرنی چاہی
تھی ؟؟؟

وہ خود کو ملامت کر رہا تھا ...

وہ اپنی سوچوں کو بار بار جھٹک رہا تھا ..اور بار بار سونے کی کوشش کر رہا تھا ..پر نیند تو وہ اس سنگ مر مر کے بنچ پر ہی چھوڑ آیا تھا ..

کافی دیر کروٹیں بدلنے پرجب نیند نہ آ ی تو .. وہ اٹھ کر بالکونی میں آیا ..

تازہ ہوا اس کی چہرے کو چھو کے گزر رہی تھی ..

پر اندر ایک طوفان تھا جو تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا ..

آج اسے پہلی بار خود پہ غصّہ آرہا تھا ...

اپنے لہجے پر پہلی بار اسے شرمندگی ہو رہی تھی ..

وہ حساس تو بلکل بھی نہیں تھا ..بلکہ ایک انتیھائی روڈ پرسونیلتی رکھتا تھا ..

وہ ہمیشہ ہر کسی سے ایسے ہی بات کرتا تھا ..پر آج پہلی دفع اسے اپنے سخت لہجے پر غصّہ ا رہا تھا ...

ریلنگ پر دونوں ہاتھ جمائے وہ
آنکھیں موند گیا ..

آنکھیں بند کرتے ہی وہ
خوبصورت اداس چہرے اس کی
آنکھوں کے سامنے لہرا گیا ..

ہاتھ کا مکا بنا کے ریلنگ پر
مارتا ہوا وہ دوبارہ بیڈ پر گر
گیا ...

☆ ☆

صبح جب وہ اٹھی تو خود کو
صوفے پر ہی سوتا پایا ..

ایک بوجھل سر کے ساتھ وہ
چلتی ہوئی اپنے کمرے میں ای
اور بیڈ پر نیم دراز ہو گئی ..

نیند تو اب کھل چکی
تھی ..تھوڑی دیر لیٹے رہنے کے
بعد وہ اٹھی اور وضو کر کے
اپنے رب کے حضور سجدہ ریز
ہو گئی ..

نماز کے بعد وہ بہت دیر تک دعا
مانگتی رہی ..

وہ اپنا ہر دکھ درد اپنے مالک
سے کرتی ہوئی آنکھیں انسووں
سے تر کر گئی..

میرے پاک رب ... میری زندگی
میں سکون بھر دے ..

بیشک تو سب کی سننے والا ہے
تو سب کے دلوں سے واقف..
ہے ..میرے رب .. میں اس دنیا
کے فریبوں سے واقف نہیں
ہوں ..میں نہیں جانتی کون
بھروسے کے لایق ہے ...

کون اپنا ہے ..میں نہیں جانتی ..

پر میرے پاک رب تو تو سب جانتا ہے ..تو تو دلوں میں چھپے رازوں سے بھی واقف ہے ...

میرے رب مجھے نہیں پتا وہ شخص کون ہے ؟؟

پر نہ جانے کیوں وہ مجھے اپنا سا لگتا ہے ..

ایسا لگتا ہے کہ میں اسے اپنا ہر دکھ درد بتا سکتی ہوں ..

کیوں ؟؟ میں نہیں جانتی ..

اس نے مجھ سے اس طرح ..
بات کی جیسے میں بس اسے
تنگ کر رہی ہوں اور وہ نہیں
چاہتا مجھ سے مخاطب ہونا ..

پر میں تو بس .....روتے روتے
اس کے رخسار گلابی ہو رہے
تھے ..اور خوبصورت آنکھوں
میں ایک سرخی چھا رہی تھی
...
میرے اللہ مجھے بہت برا لگا
جب اس نے مجھ سے ایسے بات
کی ..ایک وہ ہی تو ہے جسے
میں اپنا مسیحا مانتی ہوں ....

میری جان بچانے والا مجھے
سہارا دینے والا ...
اس کے دل میں میرے لئے
تھوڑی نرمی پیدا کر دیں میرے
رب ..وہ روتے ہوے اپنی سب
تکلیفیں کسی چھوٹے سے بچے
کی طرح اپنے رب کے حضور
پیش کر رہی تھی ...
روتے روتے وہ سجدے ریز
ہوئی .. تو کسی کی نیند جیسے
ایک دم بوجھل ہوئی ...

اچانک آنکھیں کھلنے پر وہ
دیواروں کی طرف غور غور
سے دیکھنے لگا ..

جیسے اسے کسی نے جھنجوڑ کے
جگایا ہو ...لحافۓ دور پھینکتا
ہوا..وہ زمین پر پاؤ لٹکائے
دونوں ہاتھوں میں اپنا سر پکڑ
کر بیٹھ گیا ...جس میں درد سے
ٹیسیں اٹھ رہیں تھی...

اپنے ہاتھوں کو سر سے نیچے
لاتا ہوا آنکھوں پر رگڑنے لگا ..

اب نیند پوری طرح کھل چکی تھی ..

بوجھل قدموں سے چلتا ہوا وہ بالکونی تک آیا ..تاکہ تازہ ہوا محسوس کر سکے ..

موسم بہت خوشگوار تھا ہوا میں نمی کے ساتھ ساتھ ٹھنڈک بھی اپنی پوری اب و تاب سے چل رہی تھی ..

دونوں ہاتھ ریلنگ پر رکھے ..وہ بےترتیبی سے کشادہ پیشانی پر بکھرے ہوئے بالوں کو

سلجھانا تو جیسے جانتا ہی نہیں تھا ..

نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے آنکھوں میں سرخ ڈورے گھوم رہے تھے ..

ہلکی بڑھی ہوئی شیو او ر تھوڑی گھنی موچھیں بیشک وہ ایک وجیہ مرد تھا ..

ایک ایسی شخصیت جس سے لڑکیاں پہلی ہی نظر میں متاثر ہو جاتی تھیں ..

پر اسے لڑکیوں سے ایک حد تک
نفرت تھی ..وہ بس انہیں ایک
کمزوری سمجھتا تھا ...

وہ کبھی بھی کسی لڑکی کی
طرف متوجہ نہیں ہوا
تھا ...بلکہ ایسے جذبے سے تو
بلکل نہ واقف تھا ..

پر نہ جانے کیوں وہ معصوم
چہرہ اسے کیوں اپنے قدم اپنی
طرف بڑھانے پر مجبور کرتا تھا
..

....

سلطان سے ہوئی آخری ملاقا ت کو آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا ..

وہ چاھتی تھی کہ اب وہ اس سے نہ ملے پر دل بار بار اپنے اپ کو غلط کیے رہا تھا ..

وہ چوکلیٹس کے ریک کے پاس کھڑی اس دن کو یاد کر رہی تھی ..جب وہ یہاں اس جگہ پر اس سے مخاطب تھی ..

جب اچانک پیچھے سے ایک بھاری مردانہ آواز پر وہ چونکی ..

مڑ کے دیکھنے پر مسٹر وحید ادونوں ہاتھ اپس میں باندھے اس سے مخاطب تھا ..

ہیلو مس ..

کافی دن ہو گئے اپ سے بات نہیں ہوئی ..

مسٹر وحید کے اس ترھا کہنے پر ایک پل کے لئے
عشاء کو وہ بہت عجیب لگا ..

پتا نہیں پر وہ شخص ہمیشہ سے ہی اسے ایک عجیب احساس دلاتا تھا ...

جی سر ..اپ کو کوئی کام تھا ؟ عشاء نے قدرے فارمل انداز میں جواب دیا ..

کیوں کوئی کام ہو تو ہی میں اپ سے بات کر سکتا ہوں ویسے نہیں ؟؟مسٹر وحید آنکھ

دباتے ہوے شرارتی انداز میں که رہا تھا..

جو عشاء کو بلکل بھی اچھا نہیں لگا ..نہیں سر وہ دراصل..

ابھی بات عشاء کر منہ میں ہی تھی کہ مسٹر وحید اپنے مضبوط قدم بڑھاتا ہوا عشاء کے تھوڑا قریب آیا ..

جسے دیکھتے ہی وہ تین فٹ کے فاصلے پر ہوئی ..

مسٹر وحید نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا ..

اٹس اوکے .. اگر تم فری نہیں ہو تو میں بعد میں آ جاؤں گا ..

عشاء کو خود سے دور ہوتے دیکھ کر مسٹر وحید اپنی بات فورن بدلتے ہوے الٹے قدموں وہاں سے چلا گیا ...

ایک پل کے لئے تو وہ حیران کھڑی دیکھتی رہی پر پھر سر

جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی ..

آج ویکلی پککیج انلوڈ ہو رہا تھا .

جو اسے ہی سمبھلانا تھا اس لئے کچھ سوچتی ہوی ...

وہ اپنا ٹیب ہاتھ میں تھامے ..باہر کی جانب بڑھ گئی ..

مس حالا آج ابسنٹ تھی جس کی وجہ سے سارا کام عشاء کو ہی سمبھالنا تھا ..وہ سب

چیزیں ترتیب سے چیک کرتی ہوئی آخری بنڈل کی طرف ای ..

جو کہ فش بنڈل تھا ..اور ہمیشہ اسے مس حالا ہی چیک کرتی تھی پر آج وہ نہیں تھی ... تو وہ بھی اسے ہی کرنا تھا

دونوں بنڈل کو انلوڈ کرواتی ہوئی وہ ایک بیچینی سی   اپنے اندر محسوس کر رہی تھی ..

آخر ایسا کیا ہیں ان میں جو مس حالا مجھے دیکھنے بھی

نہیں دیتی ...کہتے ہوی وہ
سب فش کو الگ کروانے لگی
..
ایک ورکر نے ایک فش کو اچھا
ل کر ریپ پر رکھا تو اس کے
منہ سے ایک سفید رنگ کا پیکٹ
.. نکل کر زمین پر گر گیا
عشاء اسے اٹھانے کے لئے اگے
بڑھی ..تو اسی آدمی نے وہ
... پیکٹ اٹھا کر فورن چھپا لیا
عشاء کے بار بار پوچھنے پر بھی
اس آدمی نے نہیں بتایا کہ وہ

کیا تھا ..گڑبڑ تو اسے پہلے ہی لگ رہی تھی...

پر آج اسے یقین ہو گیا تھا کہ کچھ تو یهاں چل رہا ہے جو اسے نہیں پتا ...

وہ اس بارے میں مس حالا سے بات نہیں کر سکتی تھی ..

کیوں کی وہ کبھی اسے یہ بنڈل نہیں دیکھنے دیتی تھی ..

اسی لئے اسے مسٹر وحید سے بات کرنا ہی بہتر لگا ..

کچھ سوچتے ہوے وہ کوریڈور
سے چلتی ہوئی مسٹر وحید کے
.. افس میں آ ی

نوک کرنے پر کم ان سنتے ہی ..
.. جب وہ اندر داخل ہوئی تو

مسٹر وحید کے چہرے پر ایک
عجیب سی مسکراہٹ پھیل
.. گئی

.. آ و عشاء ...بیٹھو

مسٹر وحید نے کرسی کھینچ کر
اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا ..اسے

بیٹھتے ہوے کچھ جھجک ہو رہی تھی ..

سر وہ دراصل مجھے اپ سے کچھ بات کرنی تھی ..

اب گھبرانا چھوڑ کر وہ مضبوط لہجے میں بولی ..

ہاں بولو .. مسٹر وحید اس کے سامنے ٹیبل پر بیٹھ گیا ..

سر وہ فش بنڈل میں شاید کچھ گڑبڑ ہے ..

عشاء کے منہ سے یہ سنتے ہی
مسٹر وحید کی چہرے کا رنگ
غائب ہوا تھا ..

کیا گڑبڑ ؟؟وہ کن آنکھوں سے
عشاء کی طرف دیکھ رہا تھا ..

مسٹر وحید کے پوچھنے پر عشاء
نے تھوڑی دیر پہلے ہونے والی
سار ی کا ر وائی اس کی گوش
گزا ر کی ..

جسے سنتے ہی مسٹر وحید کے
چہرے کا رنگ فق ہو گیا ....

بیوکوف لڑکی میں نے کہا بھی تھا آج نہیں آنا چاہیے ..

مسٹر وحید اپنے منہ میں ہی کہتا ہوا حالا کو بہت سخت الفاظوں سے نواز گیا ..

عشاء مسٹر وحید کا اڑتا ہوا رنگ دیکھ چکی تھی ..

سر از ا یوری تھنگ فائن؟؟

ہاں ہاں تم پریشان مت ہو ..میں دیکھ لوں گا ..

تم اپنا باقی کام کرو ..کہتا ہوا وہ اسے جانے کا اشارہ کرتا موبائل پر کال ملانے لگا ..

عشاء ایک پل مسٹر وحید کو دیکھنے کے بعد اٹھی اور چلتی ہوئی افس سے باہر ا گئی ...یو ڈمب ..میں نے تمہیں کہا بھی تھا کہ آج مال نہیں آنا چاہیے

تو کیوں آیا ..مسٹر وحید غصّے سے مس حالا کو ڈپٹ رہا تھا ..

سر وہ مجھے نہیں پتا کیسے آیا ...

میں نے کنسل کروایا تھا ..مس حالا ڈبکی آواز میں کیہ رہی تھی ...وہ لڑکی بہت تیز ہے .

پر اب میں نے اسے سمجھا دیا ہے آیندہ ااحتیاط کرنا ..

ورنہ جان نکال دوں گا تمہاری ..مسٹر وحید غصّے سے کہتا ہوا فون بند کر چکا تھا ..

اپنا کام کرتی ہوئی وہ بار بار آج صبح کی کروائی کو یاد کر رہی تھی ...

اسے مسٹر وحید کا رویہ بہت عجیب لگا تھا ..وہ کچھ چھپا رہا تھا

سوچتی ہوئی وہ مس حالا کے افس میں آ ی جہاں پہلے ہی مسٹر وحید بیٹھا اسی کا انتظار کر رہا تھا ..

وہ رپورٹ کرنے افس ای تو مسٹر وحید نے اسے بیٹھنے کا

کہا جس پر وہ کرسی کچھ
فاصلے پر گھسیٹ کر بیٹھ گئی
..

عشاء میں تم سے بہت سی
باتیں کرنا چاہتا ہوں ..

اب تو تم فری ہو آ و بیٹھو
میرے ساتھ باتیں کرو ..

مسٹر وحید کے اس انداز سے
کہنے پر عشاء کو عجیب لگا ..

جی سر بولیں اپ کو کیا کہنا
ہے ..

کچھ جھجکتے ہوۓ وہ کہنے لگی
..عشاء کیا ہم دوست بن سکتے
ہیں ؟؟؟مسٹر وحید اب بیباکی
. پر اتر آیا تھا

جس کی افر پر عشاء کو اپنے
کانوں سے دھواں اٹھتا ہوا
محسوس ہوا ..اسے اس پل
مسٹر وحید سے چڑ ہوئی تھی
..

وہ بس وہاں سے جانا چاھتی
... تھی

سر وہ دراصل میں بہت تھک گئی ہوں تو کیا میں او ف لے سکتی ہوں ..

ہم اس بارے میں پھر کبی بات کر لیں گے ..

وہ وہاں سے بھاگنے کو تیار تھی ..

اسے تھوڑا انکمفرٹبل ہوتے دیکھ کر مسٹر وحید اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے قریب ٹیبل پر بیٹھ گیا ..

کیا ہوا ..میں تمہیں اچھا نہیں لگتا کیا ؟؟

کہتا ہوا مسٹر وحید اس کے تھوڑا قریب ہوا

اسے اس قدر قریب دیکھ کے عشاء اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی ..

سر ام سوری پر کیا میں جا سکتی ہوں؟؟

وہ فاصلہ پر ہوئی ..مسٹر وحید کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ پھیلی ..

ٹھیک ہے جاؤ ..

یسنتے ہی عشاء بجلی کی تیزی سے افس سے باہر ای ..

وہ تقریبا دوڑتے ہوے مال سے باہر آ ی تھی ..

باہر انے پر ایک دم ہی تازہ ہوا سے اس کر اندر اٹھنے والا دھواں ہوا میں تحلیل ہوا ..

وہ لمبے لمبے سانس بھرنے لگی ..

تیز تیز قدموں سے چلتی ہوئی
وہ اسی سنگ مر مر کے بنچ پر
بیٹھ گئی ..

آج اسے بہت عجیب احساس
ہوا تھا .مسٹر وحید کے اس
طرح بات کرنے پر وہ بہت
عجیب محسوس کر رہی تھی
..

وہ شخص اسے ہمیشہ ہی
عجیب لگتا تھا پر آج تو بات ہی
اور تھی ..

وہ گہرے گہرے سانس بھرتی
آنکھیں موند کرسر بنچ کی
پشت سے ٹکا گئی ..

ہلکی ہلکی شام پھیلنے
لگی ....اور بینچوں کے قریب
لگے انچے بلب باری باری جلنے
لگے ..

تھکے ہارے پرندے اپنے گھروں
کی طرف لوٹ رہے تھے ..وہ
بند آنکھیں کئے گہری سانسیں
بھر رہی تھی ..

جب اسے اپنے پچھلے بنچ کی
دوسری سائیڈ پر کسی کے
بیٹھنے کا احساس ہوا ..

دھیرے سے آنکھیں کھول کر
آنکھیں گھما کر دیکھنے پر وہ
بلیک ہڈ میں بلیک کوٹ پہنے
اپنے سٹائل میں بیٹھا ہوا اس
کی آنکھوں میں گھوم گیا ..

وہ بلکل اس کی طرح ہی
آنکھیں مندے بنچ کی پشت سے
ٹیک لگائے بیٹھا تھا ایک نظر
دیکھنے پر عشاء نے خفگی سے
آنکھیں دوبارہ سے بند کر لی .

ظاہر تھا وہ اس سے بات کیوں کرتی ؟؟آخر وہ لگتا ہی کیا تھا اس کا ؟؟

کچھ دیر کی خاموشی ہوئی ..جسے اس دفع سلطان .. نے ہی توڑنا تھا

ایک ہفتے سے اپنے دل میں غصّہ لئے ...وہ آج اس خاموشی ... کو توڑ گیا

مرحبا ..ایک بھرپور مردانہ آواز گونجی ..مرحبا .. ایک مدھم ...آواز میں جواب دیا

سلطان اب بلکل اس سے
مخاطب تھا پر وہ آنکھیں مندے
اسے بلکل نظر انداز کر رہی
تھی ..

نظر انداز کرنا بنتا بھی
تھا ...ٹھیک ہو ؟؟

سلطان نے پھر سے خاموشی کو
توڑا ..

وہ جیسے بس اسی لفظ کا
انتظار کر رہی تھی ..

آنکھیں کھول کر سلطان کی
طرف متوجہ ہوئی ..

ٹھیک ہوں ...تم کیسے ہو؟؟

وہ بوجھل آواز میں جواب دے رہی تھی ..

جسے سامنے بیٹھا شخص ایک پل میں سمجھ گیا ..

کچھ دیر پھر خاموشی ہوئی ..

سوری ...

سلطان نے بہت ہمت کر کے اپنے منہ سے یہ الفاظ ادا کئے ..

پتا نہیں کیوں ؟؟پر وہ بس اسے منانا چاہتا تھا ..

کیوں؟؟یہ وہ بھی نہیں جانتا تھا .

اس کے بس اتنا سا سوری کہنے پر عشاء اپنی سرخ ہوتی ناک سکڑ کر اس کی جانب دیکھنے لگی ..

سوری کس لئے؟؟وہ انجان بنتے ہوئے بولی ...

وہ جو اپنے کہے الفاظ پر غور کر غصّے میں بیٹھا تھا ..

اپنی بات کی وضاحت دینے کا سوچ کر ایک سرد نگاہ عشاء پر ڈالی ..

پر نہ جانے کیوں وہ معصوم چہرے اسے اپنی بات کی وضاحت دینے پر مجبور کر گیا ..اپنے اعصاب ڈھیلے کرتا ہوا ..وہ اپنی بات پر آیا ..

شاید اس دن ایسے بات نہیں کرنی چاہئے تھی تم سے..

جتنی ہمت اور ضبط سے سلطان اپنے الفاظ ادا کر رہا

تھا اگر عشاء کی جگہ کوئی اور ہوتی تو اب تک وہ اسے گردن سے پکڑ کر دبوچ چکا ہوتا ...

پر مقابل نے تو جیسے آج سب کچھ منوانا تھا اس سے..

کس طرح بات کی تھی تم نے؟؟؟

وہ اب اس کے غصّے پر تیل کا کام کر رہی تھی ..

سلطان کا دل چاہا ہاتھ میں پکڑے کوفی کے کپ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے..

پر خود پر ضبط کرتا ہوا وہ
نارمل انداز میں بولا ..

ای واز روڈ ٹ و یو ...اس
کے اب وضاحت سے بتانے پر

عشاء کو اس دن والی بات یاد ا
گئی ..اسہ دن وہ کتنا ہرٹ
ہوئی تھی . کتنا روی تھی

اب آسانی سے ماننے والی تو
نہیں تھی ..

اس لئے اپنے چہرے کو مضبوط
بناتے ہوی ..خاموش ہو گئی ..

اپنی بات مکمل کرنے پر سلطان عشاء کو بغور دیکھ رہا تھا ..

شفاف چہرے .. جو کہ چاند کی طرح روشن تھا ..

پونی ٹیل سے پھسل کر چہرے پر آنے والی لٹیں ..

جنہیں وہ اپنے نازک ہاتھوں سے آہستہ سے پیچھے کرتی ..

اپنی بڑی خوبصورت براؤن آنکھیں نیم کھولے وہ سڑک کی طرف دیکھ رہی تھی ..

ایک پل کے لئے تو سلطان اس کو یک ٹک دیکھے گیا ...

بلاشبہ وہ بہت حسین تھی ..جو کسی کو بھی اپنا دیوانہ کر سکتی تھی ..

پر سلطان کبھی کسی لڑکی سے متاثر نہیں ہوا تھا ..

بہت خوبصورت لڑکیاں دیکھی تھی اس نے اپنی زندگی میں پر کبھی کسی سے متاثر نہیں ہوا تھا ..

پر اس معصوم چہرے میں کچھ
تو ایسا تھا جو وہ اسے الجھا
رہا تھا ...

اپنے اپ کو اس تطرح اسے
دیکھتے پا کر سلطان ایک پل
میں آنکھیں گھما گیا ...

تم اس دن کچھ کہنا چاھتی
تھی ؟؟اب وہ اصل بات پر آیا
تھا .

جسے سن کر عشاء نے اس کی
جانب رخ کیا ..

ہاں وہ دراصل مجھے کہنا تھا کہ کچھ دنوں تک میں اپنے رہنے کا انتظام کر لوں گی تو تمہارا وہ فلیٹ خالی کر دوں گی ...

عشاء کی بات نے جیسے سلطان کے سر پر دھماکا کیا تھا ..

پر خود کو کنٹرول کرتے ہوئے وہ نارمل انداز میں بولا ...

کہاں جاؤ گی ؟؟

کہیں بھی ...مدھم آواز میں جواب ملا ..

تم جانتی ہو نہ اس رات کیا ہوا تھا ..سلطان نے اسے یاد دلانا چاہا ...

جسے یاد کر کے عشاء کو ایک پل کے لئے سرد ہوا نے گھیر لیا ...اور وہ ایک جھرجھری لے کر رہ گئی .

تم اس فلیٹ میں سیف ہو ...اور کہیں جاؤ گی تو کیا

گارنٹی ہے کہ سیف رہو گی ؟؟

وہ ٹھیک ہی تو کیہ رہا تھا ..وہ تو کسی اور کو جانتی بھی نہیں تھی تو وہ کہاں سیف رہ سکتی تھی ..

پر وہ تمہارا ہے میں کب تک وہاں رہوں گی ؟؟

.. جب تک چاہو رہ سکتی ہو

میں نے کہا نہ میں وہ فلیٹ استمال نہیں کرتا ..

اب ک□ سلطان ن□ صاف کی□ دیا تھا ..

جس□ سن کر و□ اپن□ آپ کو احسان تل□ دبا محسوس کر ر□ی تھی ...

پر اب و□ کر □ی کیا سکتی تھی ..

کچھ سوچت□ □و□ اثبات میں گردن □لا گئی ..

جس□ دیکھ کر سلطان کو جیس□ ایک اطمینان □وا ..

اب وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر پچھلے بنچ پر سلطان سے کچھ فاصلے پر براجمان ہو گئی ...

اب وہ اپنی ساری نراضگی بھولکر اس سے باتیں کرنے لگی ...

وہ ادھر کی چھو ٹی چھو ٹی باتیں کر رہی تھی ...اچانک اسے کچھ یاد یا ..

اے ..تم تو میرا نام جانتے ہی نہیں..

تم تو پوچھو گے ہی نہیں تو
... میں خود ہی بتا دیتی ہوں
میرا نام عشاء ہے ...سلطان
جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی
انجان بن رہا تھا ..
نام سن کر اثبات میں سر ہلا
گیا ..
تم کہاں رہتی تھی پہلے ؟؟
جانتے ہوئے بھی سلطان اس
.. سے سوال کرنے لگا
جسے سن کر ایک پل کے لئے
عشاء کے چہرے پر اداسی چھا

گئی جسے وہ سلطان سے
چھپانے میں ناکام ہوئی ...
اپنے بارے میں کچھ بتاؤ گی؟؟
کوفی کے سپ لیتا ہوا وہ بھی
آج اس سے باتیں کرنا چاہتا تھا
...
میں ایک اورفن ہوں ..ایک
مدھم سی آواز میں عشاء نے
جواب دیا ..اورفن کیئر میں
رہتی تھی پہلے ..

پر وہاں میرا ٹائم پورا ہو گیا
تھا تو اب وہاں نہیں رہ سکتی
تھی مزید ...

مطلب ؟؟لطان ناسمجھی سے
اسے دیکھنے لگا ..

مطلب .. ١٦ کی عمر کے بعدد
ہر بچے کو خود کو خود ہی
سمبھالنا پڑتا ہے ..

پر میں تو وہاں 19 سال تک
رہی ہوں ..

پر یہ معملا سب کے ساتھ پیش
نہیں اتا ..

ہر کسی کو کوئی نہ کوئی
فیملی مل ہی جاتی ہے ..پر
... میرے نصیب میں نہیں تھی

چہرے پر ایک مسکراہٹ لئے وہ
اپنی زندگی کے بارے میں
.. سلطان کو بتا رہی تھی

جسے وہ بہت انہماک سے سن
.. رہا تھا

پر کیا اورفن ہوم والے اتنے
لاپرواہ ہوتے ہیں کہ بنا کوئی
بندوبست کئے گھر سے جانے کا

کیے دیں ....نہیں نہیں ایسی
بات نہیں ہے ..

وہاں کے حالات میں جانتی
ہوں ..

اور پھر عشاء نے وہاں ہونے
والی اپنی اور شفا انٹی کی
باتیں سلطان کے گوش گزار
کیں ...

جسے سن کر سلطان کو اس
پل اس معصوم پری پر ترس
بھی آیا اور پیار بھی ...

وہ سب کی پرواہ کرتی تھی ...سوائے اپنے ...

ماحول کو سنجیدہ ہوتے دیکھ کر عشاء نے فورن ٹوپک چینج کیا ..میری چھوڑو ...تم بتاؤ

میں کیا بتاؤں ...؟؟ۓ

سلطان ناسمجھی سے اپنے ہاتھوں میں پکڑا کوفی کا خالی کپ دیکھنے لگا ..

کیا تم اب بھی اپنا نام نہیں بتاؤ گے ؟؟؟

ایک معصوم انداز میں عشاء نے
پوچھا ..

جس پر سلطان نے نگاہ اس
کی طرف اٹھائے بغیر ..

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد
جواب دیا ...

عبدر ....

مائی نیم از عبدر ...جسے عشاء
نے زیر لب دوہرایا ..

عبدر ...نائس نیم ..

آج ایک عرصہ کے بعد اسے
کسی نے اس نام سے پکارا تھا

وہ نام ..جو اس کی ماں بہت
... پیار و ناز سے پکارتی تھی

سلطان نے دھیرے سے آنکھیں
موند لیں ..

کچھ بیتی یادیں اس کی آنکھوں
کے سامنے لہرا گیں ..

جب وہ بچپن میں کھیلتا کھیلتا
اکثر گر جاتا تو اس کی ماں
پیار سے اس کا نام پکارتی عبدر
..میری جان میرے پیارے
بیٹے ..میں نے کتنی دفع

سمجھایا ہے کی اونچی جگہے
.. پر چڑھ کر نہ کھیلا کرو

چوٹ لگ جاتی ہے ..جس پر وہ
بھاگ کر اپنی ماں کے آنچل میں
... چھپ جاتا

اسے آنکھیں بند کئے دیکھ کر
عشاء ایک پل کے لئے اس کے
چہرے کو غور سے دیکھنے لگی
..

وہ ہمیشہ بلیک ڈریس ہی
پہنتا تھا ...شاید اسے پسند تھا
..

ہڈ کے اندر سے پیشانی پر بے
.. ترتیبی سے گرے بال
... باز جیسی تیکھی آنکھیں
ایک سلیقے سے بنی ہوئی
موچھیں اور ہلکی بڑھی ہوئی
داڑھی ..وہ بلا کا متاثر کن تھا
..
وہ اس کے چہرے کو بیگور
دیکھ رہی تھی جب اچانک
سلطان کے آنکھیں کھولنے پر
... سٹپٹا کر رخ بدل گئی

تمہیں جانا چاہیے اب .. ایک نہ
کہنے والا جملہ سلطان کچھ
سوچتے ہوے بولا .

جسے سن کر عشاء نے اس
پاس دیکھا تو شام جو اب پوری
رات میں بدل گئی تھی ..

پر شہر کی روشنیوں سے اسے
وقت کا احساس ہی نہیں ہوا
تھا ...

اے رات ہو گئی ....میں نے   تو
دیہان   ہی نہیں دیا تھا ...

اب وہ وقت گزرنے کا پتا نہ چلے
پر سر میں ایک چیت لگاتی
ہوئی سلطان کی طرف
دیکھنے لگی ..

جو اس کی ہر کروائی او ر
چہرے کے بدلتے ہر زاویے کو
بغو ر دیکھ رہا تھا..ہاں اب
چلنا چاہئے ...

کہتی ہوئی وہ اپنی جگہ سے
اٹھ کھڑی ہوئی ..

چلو گھر تک چھوڑ دیتا ہوں .
ساتھ ہی سلطان بھی اٹھا ور

ایک سرسری سی افر کرتا ہوا ساتھ چلنے لگا ..

وہ اس فوری افر پر ایک پل کے لئے سلطان کو بیگور دیکھنے لگی ..

اور سوچنے لگی ..یہ وہی شخص ہے نہ جو اس دن اتنا روڈ تھا ..

اور ایسے بات کر رہا تھا جیسے میں اسے پریشان کر رہی ہوں ..اور آج اتنا دیالو ..وہ اسے سمجھ نا پائی ..

پر سلطان کو سمجھنا کس کے
بس میں تھا..پر شاید اس
معصوم لڑکی کے بس میں
تھا....

وہ سلطان سے ایک قدم کے
فاصلے پر چلتی ہوئی اسے
بیگور دیکھ رہی تھی ..اسے آج
... سیف فیل ہو رہا تھا

لگ رہا تھا جسے آج وہ خیریت
سے گھر تک پہنچ جاۓ گی ..

اس شخص کے ساتھ اسے
کوئی ڈر نہیں لگ رہا تھا ..

وہ لمبے لمبے قدم بھرتا اس سے کچھ فاصلے پر دونوں ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں ڈالے چل رہا تھا ..

گھر کے دروازے پر پہنچتے ہی سلطان نے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا ..

جس پر وہ ایک مسکراہٹ اپنے چہرے پر لئے اس کا شکریہ ادا کرتی ..

ایک دم دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی ...

سلطان اس کے جاتے ہی ادھر ادھر نظریں دوڑا کر دیکھنے لگا ..

وہ کسی کی نظر میں نہیں آنا چاہتا تھا ..اور ایک منٹ کے اندر وہاں سے غائب ہو گیا ...

بیڈ پر نیم دراز ہو کر عشاء نے آنکھیں موندے اس دن کے بارے میں سوچا جب وہ اپنے آپ سے

عہد کر رہی تھی کہ اب اس
سے کبھی نہیں ملے گی ...

پر آج اس کے تھوڑا سا منانے
پہ کچھ ہی دیر میں سب بھلا
دیا ...ایک عجیب سا سحر تھا
اس شخص میں جو وہ زیادہ در
اس سے ناراض نہ رہ سکی ...

کتنا ہی سیف فیل کر رہی تھی
وہ اس کے ساتھ ..ایسا جو
کبھی پہلے فیل نہی ہوا تھا ..

ایک پل میں اس کے زہن میں
بہت سی سوچیں ایک ساتھ

گردش کر رہی تھیں ..وہ نہیں جانتی تھی یہ کیا احساس تھا ؟؟؟اس نے کبھی اپنی زندگی میں ایسا کچھ محسوس نہیں کیا تھا یہ سب اس کے لئے نیا تھا ..پر خوبصورت تھا ...

آنکھیں موندے اپنے ماتھے پر بازو رکھے وہ کچھ ہی دیر میں پر سکون نیند سو گئی ...

مقابل بھی آج قدرے سکوں تھا ...

بہت دنوں بعد آج اسے اپنے دل
پر پڑا ہوا بوجھ بہت حد تک
... کم محسوس ہو رہا تھا

بلکل سکون تو نہیں پر ..ایک
بیچینی جو ہر وقت اسے گھیرے
رکھتی تھی آج وہ بےچینی کم
.... ہوئی تھی

... وہ اپنے بیڈ پر چیت لیٹے

دونوں بازوؤں کا تکیہ بناے ہوے
چھت پر لگا پرنور فانوس غور
... غور سے دیکھ رہا تھا

آخر ایسا کیا تھا اس میں ...جو میں ہر بات پر بس ضبط کر کے رہ گیا ؟

کیوں اس کے پھر سے اداس نہ ہو جانے پر میں نے وہ کچھ بولا جو شاید میں کبھی خود سے بھی نہ کہوں .....

یہ تو حقیقت تھی کہ اگر عشاء کی جگہ وہاں کوئی اور لڑکی ہوتی تو اب تک سلطان اس

کی سانسیں تک نکال چکا ہوتا
...
پر جو بھی تھا ..آج وہ بہت
سکون محسوس کر رہا تھا .

جو شاید اس نے کبھی
محسوس نہیں کیا تھا ..

بہت دیر تک فانوس کو دیکھتے
دیکھتے آخر اس مضبوط شخص
پر بھی نیند نے رحم کھا لیا ..

اور آہستہ آہستہ وہ نیند کی
وادیوں میں کھو گیا ...

دو دلوں میں اٹھتے ایک ایسے
طوفان کی آمد ہو رہی تھی ...
جو دونوں نے اپنی زندگی میں
پہلے کبھی محسوس تک نہ کی
تھی .

دونوں ہی اس بے رحم جذبے
سے نہ واقف تھے .

وہ نہیں جانتے تھے کہ محبت
ایک ایسا آئینہ ہے جس میں اپنا
اپ تو صاف دکھائی دیتا ہے ..

پر ہاتھ لگا کر خود میں سمیٹنے
پر تیز دھا روں سے خود کو
بچایا نہیں جا سکتا ..

اور زخم بھی کچھ ایسے ملتے
ہیں جو چاہ کر بھی بھرتے نہیں
..

محبت کا احساس بہت
خوبصورت ہوتا ہے ..

پر حقیقت اتنی ہی
ڈراؤنی ...بے رحم ..تلخ ..اور
جھلسا دینے والی ....

....

ایک بھر پور نیند کے بعد جب
وہ اٹھی تو ایک نیا احساس اسے
اپنی آغوش میں لئے ہوئے تھا ..
جسے ایک لمحے کو محسوس
کرتی وہ فرش ہونے چل دی ...
جانے کیوں اسے سلطان سے کی
گئی باتیں بھول نہیں رہی تھیں
.بار بار وہ شخص اس کے ذہن
میں اپنا آپ نمودار کر رہا
تھا ...وہ جیسے اپنا عکس اس
میں ہی چھوڑ گیا تھا .

اور وہ پاگل سی معصوم سی
خوبصورت آنکھوں والی لڑکی
اس کے عکس کو اپنے اپ میں
نقش کرتی جا رہی تھی ...

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس
نامعلوم جذبے کو کیا نام دے ؟؟

خیر ...اپنی روز کی روٹین کے
متبِک وہ ناشتہ کرتی ساتھ
ساتھ تیار ہو رہی تھی ...

اپنا سیل فون اٹھاتی وہ تیزی
سے مال کی جانب بڑھ گئی ...

آج وہ ذرا دیر سے اٹھی تھی تو لیٹ ہونے کے ڈر سے تیز تیز قدم بڑھاتی چلنے لگی ...

پہلے پہلے وہ بہت تھک جاتی تھی ..پر اب اسے عادت ہونے لگی تھی ..مال کے باہر کھڑی وہ ایک عجیب سے احساس سے الجھی ہوئی تھی ..

جا نے کیوں پر آج وہ دعا کر رہی تھی کہ مسٹر وحید سے اس کا سامنا نہ ا ہو ..

وہ شخص تو اسے اب بہت عجیب لگنے لگا تھا ..

مرحبا ....

مال کا بڑا سا شیشے کا راؤنڈ ڈور کھولتی ابھی اندر داخل ہوئی ہی تھی کہ مسٹر وحید نے ایک دم سے اسے ویلکم کیا ..

جس پر عشاء کا منہ سا بن گیا ...

مرحبا سر ..سلام کا جواب کرتی وہ مسٹر وحید اور حالا کے قریب ای ..

مرحبا مس حالا ..مرحبا
عشاء ..کیسی ہو؟

مس حالا نے ایک مسکراہٹ
لئے سوال کیا ..

میں ٹھیک اپ کیسی ہیں؟؟

سر بتا رہے تھے اپ کی طبیعت
ٹھیک نہیں ہے ...

سب خیر ...عشاء نے ایک پل
میں کئی سوال کر دئے ...

ہیں وہ بس ہلکا سا بکھر
تھا ..اب ٹھیک ہوں مس حالا نے
بات بنائی ..

عشاء ذرا میرے افس میں آنا
.. تم سے ضروری بات کرنی ہے
مسٹر وحید نے ایک سرسری
.. سے انداز میں کہا
جسے سنتے عشاء نے اثبات
.. میں سرر ہلایا
جی سر ..اپنی بات مکمل کرتے
مسٹر وحید اپنے افس کی
.. طرف بڑھ گیا
جب کہ عشاء کو ایک عجیب
احساس نے گھیر لیا ..تا نہی آج

وہ شخص اس سے کیا کہے گا
....

آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی وہ
افس کی طرف گئی ہر قدم
کے ساتھ اس کا دل زوروں سے
دھڑکنے لگا ...

نوک کرتے ہی اجازت ملنے پر
وہ اندر داخل ہو گئی ...

آ و بیٹھو .. مسٹر وحید نے
اشارے سے اسے بیٹھنے کا کہا
جس پر وہ کرسی گھسیٹ کر
بیٹھ گئی ...

جی سر ؟؟اب وہ سوالیہ
نظروں سے سامنے والے ادھیڑ
.. عمر شخص کو دیکھنے لگی

مس عشاء وہ دراصل اب کام
.. کا سلسلہ تھوڑا بڑھ رہا ہے

ہم اپنے مال کو
Expend
کر رہے ہیں ..تو اب ڈیوٹیز
... بھی چینج ہو گئی ہیں

پر سر اپ نے پہلے نہیں
بتایا .. وہ حیران نظروں سے
اسے دیکھنے لگی .....مائی

ڈیر .میں نے کل بتانا تھا تمہیں
..
پر تم تو ایسے گیں کہ ہوا بھی کم تیز ہی چلتی ہو گی تم سے
.
اب وہ کل والی اس کی جلدی ... پہ خفگی سے بول رہا تھا

جس پر عشاء اپنے ہاتھوں کی ... انگلیاں دبانے لگی

پر سر اب میری ڈیوٹی کیا ہو گی ..

بتاتا ہوں ...ایک پیپر عشاء کے ہاتھ میں پکراتے ہوئے وہ اس کے قریب ٹیبل پر براجمان ہو گیا ..

جسے پکرتے ہی وہ غور سے پرگھنے لگی ..

وہ ایک کنٹریکٹ پیپر تھا ...میں چاہتا ہوں کہ تم نائٹ ڈیوٹی کرو .

صبح ۱۲ بجے سے شام ۱۰ بجے تک ...

تمہاری ڈیوٹی ہو گی ...سنتے ہی اس کی بڑی بڑی آنکھیں مزید پھیل گیں

کچھ دیر الجھتے ہوے دماغ کے ساتھ آخر عشاء نے ہمت کر کے جواب دیا ..سر میں نائٹ ڈیوٹی نہیں کرنا چاہتی ...

اس رات کے بعد اسے رات سے بہت ڈر لگنے لگا تھا ..

وہ بس شام ہونے سے پہلے گھر پہنچ جانا چاہتی تھی ...

پر اب تو وہ شخص اسے رات میں بھٹکانا چاہتا تھا .. اسے ... عجیب سا احساس ہونے لگا

سر میں رات کو ڈیوٹی نہیں کرنا چاہتی ...

وہ دو ٹوک انداز میں جواب دے رہی تھی ..

جسے سنتے ہی مسٹر وحید کو اپنے ارادوں پر پانی پھرتا نظر ا رہا تھا ..وہ کسی بھی قیمت پر اس سے نائٹ ڈیوٹی کروانا چاہتا تھا .

دیکھو عشاء ...نائٹ ڈیوٹی زیادہ ٹھیک رہے گی

اور ویسے بھی نائٹ ڈیوٹی کی سیلری بھی ڈبل ہے ...

سوچ لو ..پر عشاء اپنی بات پر ابھی بھی قایم تھی ..

جسے سن کر اب مسٹر وحید کو اس پر غصّہ ا رہا تھا ..

کتنی محنت سے اس نے سب صرف اس لڑکی کے لئے کیا تھا ..

پر اب اس کے منا کرنے پر وہ
.. تھوڑا غصّے سے بولا

دیکھو اگر تم یہاں کام کرنا
چاھتی ہو تو تمہیں نائٹ ڈیوٹی
کرنی ہو گی ..ورنہ اور بھی
وورکرز ہیں ڈ ے ڈیوٹی کے لئے
تم جانا چاہو تو جا سکتی ہو
...

مسٹر وحید کے دو ٹوک جواب پر
ایک پل کے لئے وہ سوچنے پر
... مجبور ہو گئی

اگر وہ نائٹ ڈیوٹی نہیں کرتی تو اسے یہ جاب چھوڑنی پڑے گی ..

جو وہ کسی قیمت نہی کر سکتی تھی ...کیوں کہ اس جاب کے علاوہ اس کے پاس کوئی جاب نہیں تھی ..

سر پلیز مجھے تھوڑا ٹائم دیں .. میں سوچ کر بتاتی ہوں ..

کہتے ہی اس کی آنکھوں میں ایک نمی ای جسے وہ چھپا گئی ..

ٹھیک ہے تمہارے پاس 15 منٹ ہیں سوچ کر بتا دو ...

وہ اٹھ کر جانے لگی تو مسٹر وحید کی آواز گونجی ..

اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے ..نائٹ ڈیوٹی زیادہ سیف ہے ...

پر اب اسے کون سمجھاتا کہ وہ رات سے کتنا ڈرتی تھی ..

رات کے اندھیرے میں اس نے مردوں کا وہ روپ دیکھا تھا جسے وہ سوچنے پر ایک

جھرجھری لے کر رہ جاتی تھی ...

کافی دیر وہ کنٹریکٹ ہاتھ میں پکڑے بنچ پر بیٹھی سوچتی رہی ..

اگر وہ اس کی بات نہیں مانے گی تو اس جاب سے ہاتھ دھونا پڑے گا جو وہ ابھی افورڈ نہیں کر سکتی تھی ..

یا اللہ میں کیا کروں ...اس نے تو کوئی رستہ ہی نہیں چھوڑا ..

میں رات میں یهاں کیسے ....

سوچتے ہی اسے انجانے میں سلطان کا خیال آیا ..

پر اب اس سے وہ اپنا پہرا تو کروا نہیں سکتی تھی ..

وہ اتنا تو فری نہیں ہو گا نہ ...

اپنی سوچ کو جھٹکتی ہوی وہ ایک دم اپنے دل کو مضبوط کرتی ہوئی کنٹریکٹ پر سائن کرتی مسٹر وحید کے افس کی طرف چل دی ..

کنٹریکٹ دیکھتے ہی مسٹر وحید کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ نمایاں ہوئی ..

آخر اس کی چال کامیاب ہوئی ...

گڈ ..

You are a smart girl ...

کہتا ہوا وہ مسکرانے لگا جو
اس وقت عشاء کو دنیا کا سب
سے منحوس انسان لگا ...

....

5 بجے کے بعد وہ اپنا کام ختم
کرتی.. سڑک کے کنارے لگے
سنگ مر مر کے بنچ پر بیٹھی
بہت سی سوچوں کو ایک پل
میں سوچ رہی تھی ...
اب میں کیا کروں ...

کل سے مجھے رات تک گھر سے باہر رہنا ہو گا ...

یہ سوچتے ہی اسے ایک ڈر نے گھیر لیا ...

وہ انجانے میں ہی ادھر ادھر نظریں گھمانے لگی ...

شاید اسے وہ کہیں نظر ا جائے ..پر وہ کیوں ا ۓ گا ؟؟؟

یہ جانتے ہوۓ بھی وہ بنچ پر اس جگہ کو دیکھنے لگی جہاں وہ کل اس سے نہ جانے

کتنی ہی دیر بیٹھی باتیں کرتی رہی ..

وہ اس سے باتوں میں اتنا کھو گئی تھی کہ وقت گزرنے کا بھی احساس نہ ہوا ،،،نہ جانے کیوں وہ شدّت سے خواہش کر رہی تھی کہ وہ کہیں سے ا جائے ...

بس ا جائے ...پر شام دھیرے دھیرے بڑھ رہی تھی .

روشنیوں نے رات کو اپنی آغوش میں لیا ہوا تھا ..

او ر وہ سرد ہوتے ہاتھوں کے
ساتھ اسی بنچ پر بیٹھی تھی ..

ایک امید لئے ..ایک ایسی امید
جس کا پورا ہونا بھی وہ نہیں
جانتی تھی ...سردی سے اس
کی ناک سرخ ہو رہی
تھی ..وہ اپنے دونوں ہاتھ اپس
میں باندھے ..

بنچ کی پشت سے ٹیک لگاۓ نیم
بند آنکھوں سے بلب کی روشنی
کو دیکھ رہی تھی ..

جہاں پر بہت سارے مچھر ایک
گولائی کی شکل میں روشنی
کے ارد گرد گھوم رہے تھے ..

ایک پل کے لئے وہ روشنی کے
قریب آتے پر تپش کی وجہ سے
اگلے ہی پل دور ہو جاتے ...

یہی تو زندگی تھی ...

انسان روش چیز کو دور سے
دیکھتا ہے اور قریب جانے کی
کوشش کرتا ہے ..

تھوڑا قریب آنے پر وہ روشن
چیز ایک پرسکون حرارت دیتی
ہے ..

پر زیادہ اور بہت زیادہ قریب آ
نے پر وہی روشن چیز جھلسا
کر راکھ دیتی ہے ..

او ر وہ روشن چیز محبت ہے
...

محبت اپنے آپ میں ایک
احساس ہے جو بس دور سے
ہی پرنور دکھائی دیتا ہے ..

جو اس میں گم ہونا چاہے وہ اسے جھلسا ہی تو دیتا ہے ...

کچھ دیر وہ اسی کھیل کو دیکھتی رہی...

اب سرد ہوائیں اس کے نازک وجود کو چیرتی ہوئی گزر رہیں تھی ..

جسے وہ زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکتی تھی ...

نہ جانے کیوں اس شخص کو اس نازک سی پری پر ترس کیوں نہ آیا ..

ہیٹیڈ کوفی شاپ میں وہ بلیک کوفی ہاتھ میں تھامے شیشے کے پار...... سردی سے سمٹی ہوئی اس نازک سی لڑکی کو بہت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا ...

پر اس کے پاس جانے کی ہمت نہیں کر رہا تھا ...

وہ بس اسے دورسے ہی دیکھنا چاہتا تھا ...

کیوں ؟؟؟وہ خود بھی نہیں
جانتا تھا ...یا شاید جانتا تھا ...پر
.... سوچنا نہیں چاہتا تھا

خود کو ایک کنفیوزن میں ہی
.... رکھنا چاہتا تھا

نہ جانے کیوں آج کل وہ اپنے
... قدموں کو روک نہیں پاتا تھا

وہ رکتے تھے تو اس کے روبرو
... رکتے تھے

اس کا ارادہ تو اسے دور سے
ہی دیکھنے کا تھا ..پر اسے

سردی سے کاپمپتے زیادہ دیر دیکھ نہ پایا ..

نہ چاھتے ہوئے بھی اپنے مضبوط قدم اٹھاتا اس نازک وجود کی طرف چل دیا ..

شاید اسے اس پر ترس آ گیا تھا ..

وہ آنکھیں مندے اپنا سر بنچ کی پشت سے ٹیکے ہاتھوں کو سختی سے اپس میں باندھے بیٹھی تھی ...

اچانک اسے کوئی بھاری چیز ا پنے وجود پر محسوس ہوئی..

چونک کر آنکھیں کھولنے پر اس نے اپنے وجود پر کندھوں سے لے کر گھٹنوں تک آتے کوٹ کو دیکھا ..

او ر فورن ہی اپنی سائیڈ پر دیکھا ...

وہ بلکل اس کے مقابل تانگ پر ٹانگ رکھے آرام سے بیٹھا کوفی کے سپ لے رہا تھا ...

ایک پل کو تو اسے وہ سب ایک خواب لگا ..

وہ کافی دیر سے اسے سوچ رہی تھی شاید اس لئے وہ اسے دکھائی دے رہا تھا ..

کچھ لمحے بے یقینی سے اسے او ر پھر کوٹ کو دیکھنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ سچ مچ اس کے سامنے بیٹھا تھا ..

یہاں اس وقت کیوں بیٹھی ہو ؟؟

یقینا یہ وقت تو تمہارے گھر پر ہونے کا ہے ...

وہ ایک مضبوط آواز میں اس سے سوال کر رہا تھا ..

عشاء کا دل چاہا اسے ایک جھٹکے سے گلے لگا لے ..

وہ اس وقت سچ مچ اس کے سامنے تھا ...

پر اپنے جذبات پر قابو پاتی وہ الرٹ ہو کر بیٹھ گئی ...

اپنی خوشی کو چھپانے کی ایک
ناکام کوشش وہ کر چکی تھی
..
پر وہ نہیں جانتی تھی کر
مقابل شخص چہرے کے بدلتے
زاویوں کو پڑھنے میں ماہر ہے
...
اس نے سلطان کا کوٹ اپنے
ہاتھوں میں پکڑ رکھا تھا ...
جس کو دیکھتے ہی سلطان نے
ایک ای برو اچکاتے ہوئے اسے او
ر پھر کوٹ کی طرف دیکھا ...

میں نے یہ ہاتھ میں پکڑ نے کے
لئے نہیں دیا ..

پہنو اسے سردی بہت
.. ہے ..ورنہ واپس لے لوں گا

سنتے ہی عشاء نے ایک پل کے
لئے اپنے ہاتھوں میں پکرے کوٹ
کو بے یقینی سے دیکھنے لگی
...
اے ...او ر فورن سے کوٹ کو
اپنے کندھوں پر اچھی ترھا پھیلا
لیا ،،،،

.... بہت شکریہ ...مسٹر عبدر

کہتی ہوئی وہ سلطان کے دل میں ایک کلک کر گئی ....

اب بتاؤ گی یہاں اس وقت کیوں بیٹھی ہو ؟؟؟

وہ پھر سے اپنی بات پر آیا ...

وہ میں تم ....

بات ابھی منہ میں ہی تھی کہ عشاء نے اپنے لفظوں پر غور کیا او ر فورن سے اپنا منہ بند کر گئی ..وہ ...بس ایسے ہ..ی

سلطان نے پھر سے ایک ای برو اچکاتے ہوئے اس کی طرف

دیکھا ...جانتی ہو نہ رات کا وقت سیف نہیں ہے ..

پھر کیوں اکیلی بیٹھی ہو ؟؟
سلطان نے خفگی بھرے لہجے میں کہا ..

جسے سنتے ہی عشاء نے چہکتے ہوئے جواب دیا ....اکیلی کہاں ہوں .تم ہو نہ ساتھ ..او ر کہتے ہی مسکرانے لگی ...

او ر میں نہ آ تا تو ؟؟؟

تو میں انتظار ....

پھر سے اپنی جلد بازی پر عشاء نے اپنے لفظوں پر غور .. کیا

وہ میں بس گھر جانے ہی والی .. تھی

... فورن سے بات بدل گئی

جسے سنتے ہی سلطان کے لبوں پر ایک ہلکی سی .. مسکراہٹ پھیلی

جسے وہ عشاء سے چھپانے میں ... کامیاب رہا

تو چلو پھر گھر تک چھوڑ دیتا ہوں ...

جانتے ہوے بھی کہ اب وہ جلدی گھر نہیں جانے والی سلطان نے ایک سر سری سی افر کی ..

جسے اس کے این متبِک عشاء نے فورن ہی رد کر دیا ..

اگر میں اکیلی ہوتی تو اب تک گھر چلی جاتی ...

پر اب تم ہو تو باتیں کرو ..

وہ ایک ہاتھ کا مکا بناۓ اسے اپنی ٹھوڑی کی نیچے رکھے کہنی کو گھٹنے پر رکھے بلکل ایک چھوٹے بچے کی طرح ... فرمایش کر رہی تھی

جسے سلطان ایک نظر دیکھنے پر سب فراموش کر کے قبول .. کر چکا تھا

جانے کیا تھا اس لڑکی میں جو وہ بنا چوں چراں کئے اس کی ... ہر بات آرام سے مان لیتا تھا

یہاں اگر سلطان کے دشمن یا پھر حادی او ر رحیم شاہ اسے دیکھتے تو پہچانتے ہی نہ کہ یہ ان کا ہی سلطان ہے ..

ایک دہکتا انگارہ ..ایک زخمی بھیڑیا ..جسے چھیڑنا اپنی موت کو دعوت دینے کے برابر تھا ..

جو ایک منٹ کے ہزارویں حصّے میں کسی کی بھی سانسیں اس کی روح سے الگ کر کے رکھ دیتا تھا ...

وہی سلطان ....پر عشاء کے سامنے تو سلطان نہی ..

عبدر بیٹھا تھا ..وہ عبدر جو ایک چھوٹا سا بچا تھا ...

جسے چھو ٹی سی عمر میں ہی اس کی ماں کی محبت او ر بابا کے سائے سے دور کر دیا گیا تھا ....

وہی عبدر جس کا یہ نام چھو ٹی عمر میں ہی اس سے لے لیا گیا تھا ...تو وہ کیسے اس

سلطان جیسا بن سکتا تھا
....

اب عشاء دن بھر کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے اس کا سر کھانے میں لگی ہوئی تھی ..
اس کی باتیں تو عام تھیں پر سلطان کے لئے نہیں وہ بہت انہماک سے اس کی ساری باتیں سن رہا تھا ..
او ر بلکل بھی بور نہیں ہو رہا تھا ...وہ خالی کوفی کا کپ

ہاتھ میں پکڑے بنچ کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا ...

اس کی نظروں میں ایک تپش تھی جس سے وہ بار بار پزل ہو رہی تھی ....

وہ بنا پلکیں جھپکے اسے ایک تار سے دیکھ رہا تھا ...

وہ اپنی ہر بات پر اپنے چہرے کا زاویہ بدلتی ..

کبی وہ زاویہ بچوں جیسا ہو جاتا ..تو کبھی بہت دکھی ہو جاتا ..

کبھی وہ مسکرانے لگتی ..تو کبھی اداس ہو جاتی ...

وہ اس کی چہرے کے بدلتے ہر زاوئیے کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا ...

جب عشاء نے اچانک اس کی منہ کے سامنے ایک چٹکی بجائی ..وہ جیسے حال میں آیا ..

او ر فورن اپنے آپ کو سمبھال گیا ...تمہارا کام کیسا چل رہا ہے ؟؟

او ر فورن سوال داغ
.. دیا ....اچھا جا ر□ا □□

اب میں سب کچھ سیکھ گئی
.. □وں او ر

ک□تی ک□تی اس کی چ□ر□ پر
ایک عجیب سا اھساس چھا گیا
..

کیا □وا ؟؟

اس□ خاموش دیکھ کر سلطان
... ن□ پوچھا

و□ دراصل ..ایک مثلا □□ بس
.. اب و□ اصل بات پر ای

او ر آج ہونے والی اس کی او ر
مسٹر وحید کی بات سلطان کے
گوش گزا ر کی ...

جسے سن کر ایک دم سلطان
کے کان کھڑے ہو گئے ..

اسے مسٹر وحید کے ادارے
عجیب لگے ..

کیوں کہ اس کا پالا ایسے
لوگوں سے پڑتا ہی رہتا تھا ..

اسی لئے وہ ایک پل میں بھامپ
گیا ...

پر وہ بیواکوف لڑکی سمجھ نہ سکی ..

وہ اپنی سوچوں میں گم بیٹھا تھا ..

جب ایک مدھم آواز اس کے کانو ں سے ٹکرائی ..

عبدر ...

اپنا نام اس قدر محبت سے سن کر ایک پل کے لئے سلطان نے نگاہیں اٹھا کر اس خوبصورت آنکھوں والی دوشیزہ کو دیکھا ...

مجھے رات سے بہت ڈ ر لگتا ہے ...

کہتے ہی اس کی آنکھوں میں نمی آ ی جسے وہ چھپا نہ سکی ...

اس رات کے بعد میں کبھی رات میں باہر نہی گئی ....

کبھی نہیں ...مجھے بہت ڈ ر لگتا ہے

پر اب مجھے نائٹ ڈیوٹی کرنی پڑ ے گی ...

میں کیا کروں سمجھ نہیں آ
رہا ..

عشاء کی معصوم سی د ھائی
سن کر سلطان کو اپنے دل میں
ایک احساس نے آواز دی..

سلطان کو اس کی خوبصورت
آنکھوں میں نمی او ر معصوم
چہرے پر اداسی اپنے دل میں
تیر کی ترھا محسوس ہوئی ...

کب تک ہو گی تمہاری
ڈیوٹی ؟؟

صبح ۱۲ بجے سے رات ۱۰ بجے.. تک ہو گی ...

اس مال سے گھر کا فاصلہ زیادہ نہیں تھا بس 5 منٹ لگتے تھے گھر پہنچنے میں ...

پر اب اسے ڈیوٹی دوسرے مال میں کرنی تھی ..جو گھر سے تقریبا ادھے گھنٹے کے سفر پر تھا ...

کچھ سوچتے ہی سلطان نے اس کی طرف دیکھا ...

اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو
تو میں واپسی پر تمہیں گھر
تک چھوڑ دیا کروں گا ...

رات تمہارا ایسے اکیلے واپس
آنا سیف نہیں ہو گا ..وہ قدرے
فکر سے کیے رہا تھا ..

پر عشاء تو جیسے اس کے منہ
سے یہی الفاظ سننے کے لئے
انتظار کر رہی تھی ..

سنتے ہی اس کا چہرہ گلاب
کی ترھا کھل اٹھا ..او ر لبوں پر

ایک پیاری سی مسکراہٹ نمودار ہوئی ..

سچ ؟؟؟؟؟؟؟؟؟

تم واقع مجھے گھر تک چھوڑ دیا کرو گے ؟؟؟؟

وہ اس کے کہے لفظوں کا ثبوت مانگ رہی تھی ..

ہاں اگر تمہیں کوئی مثلا نہ ہو تو ..

وہ اس کے چہرے کا بدلتا رنگ او ر لبوں کی مسکراہٹ

دیکھ کر ایک پل کے لئے اپنی فکر بھول گیا تھا ...

فورن سنجیدہ ہوا ...وہ اپنے چہرے پر انے والے رنگوں کو چھپانے میں ماہر تھا ..سو وہ کر گیا ..

مجھے کیا مثلا ہو گا .بلکہ تمہارا یہ ایک بہت بڑ IIIIII احسان ہو گا ...

وہ بڑا پر زور دیتی ہوئی بول رہی تھی ...

اب وہ مکمل طور پر مطمئن ہو گئی تھی ..

کیوں کہ اس شخص کے ساتھ اسے کچھ نہیں ہو سکتا تھا ...

یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی ..

سو اب وہ ریلیکس ہو کر مسکرا رہی تھی ..

اس کی مسکراہٹ بچوں جیسی تھی ..

جسے دیکھ کر سلطان کو اپنے
دل پر ایک پھوار سی پڑتی
محسوس ہوئی ...

او ر اس مظبوط چہرے پر بھی
ایک چھو ٹی سی مسکراہٹ
نمایاں ہوئی ..

پتا ہے میں بہت پریشان
تھی ..وہ اپنی چھو ٹی سی ناک
کو سکڑتی ہوئی بولی ...

پریشان کیوں تھی ؟؟؟

سلطان نے اس کے طرف
دیکھتے ہوئے پوچھا ...

تمہیں پتا ہے.. مسٹر وحید مجھے کچھ عجیب سے لگتے ہیں ..
وہ عجیب ترھا باتیں کرتے ہیں ..
سلطان کے چہرے پر نمایاں مسکراہٹ ایک دم غائب ہوئی ..
پتا ہے کل وہ دوستی کی افر کر رہے تھے پر دوستی تو دور کی بات ہے میں تو دو پل ان کے پاس روکنا بھی ٹھیک نہیں

سمجھتی ..عجیب لگتا ہے مجھے
وہ شخص

وہ بلکل بچوں کی طرح اسے
ہر بات بتا رہی تھی ..

جیسے اکثر لڑکیاں اپنی بیسٹ
فرینڈ کو بتا رہی ہوتی ہیں ..

او ر وہ جو اس شخص کے
ارادوں کو جان گیا تھا ..

چہرے پر ایک سنجیدگی لئے اس
نے سمجھ لڑکی کو بس دیکھ
کے رہ گیا ...

سنو .... ہمم ......تم اس شخص سے زیادہ بات نہ کیا کرو ..

وہ جلدی جلدی میں بول گیا ..

جسے ایک پل کے لئے عشاء نے محسوس کیا...

او ر اس کی طرف غور سے دیکھا ..

اب سلطان کو اپنی بات پر غور کر کے اپنا جلد بازی میں کہنا تھوڑا عجیب لگا ..

پر چہرہ سنجیدگی سے بھرا تھا ..

میں نہیں کرتی بس کام کی بات ہی کرتی ہوں ..

عشاء نے فورن اس کی سنجیدگی دور کرنی چاہی ...

گڈ ..ایک مختصر جواب ..

تو پھر ٹھیک ہے ..کل جب تم فری ہو گی تو میں تمہارا انتظار کروں گا .

بنا اسے دیکھے وہ اپنی بات کیے گیا ..

او ر عشاء کے چہرے پر
مسکراہٹ گہری ہو گئی ...

اوکے ... کہتی ہوئی وہ سلطان
سے نظریں ہٹا کر رات کو دن
بنانے والی روشنیوں او ر لائٹوں
سے بھری ہوئی دکانوں پر ڈالنے
لگی ...

سلطان نے اپنی کلائی پر بندھی
ہوئی گھڑی پر نظر ڈالی ..

جو کہ رات کے ۹ بجا رہی
تھی ...میں یهاں 4 گھنٹوں سے
بیٹھا ہوں ..

ایک پل کے لئے اس نے گزرے وقت کا حساب لگایا ..

اور وقت تو جیسے پر لگا کر گزر گیا تھا ...

.. اب تمہیں گھر جانا چاہئے

سلطان نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوے کہا .

جو کر بےخبر ہوکر اس پاس دیکھ رہی تھی ..

سلطان کی بات پر ایک دم ٹائم دیکھنے لگی ..

اے ...کافی ٹائم ہو گیا او ر پتا بھی نہیں چلا...

وہ سر پر چیت لگاتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی ..

اس نے ابھی تک سلطان کا وہی بلیک لونگ کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا جس سے اسے سردی کا احساس نہیں ہو رہا تھا ..

چلو گھر تک چھوڑ دیتا ہوں .. کہتا ہوا وہ اٹھ کھڑا ہوا ..

وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی ساتھ چلنے لگی ..

اب وہ سلطان سے ایک قدم کے فاصلے پر چلتی ہوئی گھر کی طرف جا رہی تھی ..

سلطان کے کوٹ سے اٹھتی گہری کلون کی خوشبو اسے بہت اچھی لگ رہی تھی ...

جسے محسوس کرتی وہ اس کی تیز رفتاری کی ساتھ ملنے کی کوشش کرتی تیز تیز قدم اٹھاتی چل رہی تھی ....

ایک محفوظ احساس اس کو ہمیشہ ہی اس شخص کے ساتھ ہی فیل ہوتا تھا ...

چلتے چلتے اب وہ دونوں گھر کے دوازے کے باہر تھے ...

کچھ سوچتے ہوئے عشاء نے سلطان کا کوٹ اتار کر اس کی جانب بڑھایا ..

بہت شکریہ ..او ر ایک مسکراہٹ لئے شکریہ ادا کیا ..

جس کے جواب میں سلطان کا سیریس چہرہ سیریس ہی رہا ..

کل ملتے ہیں ...وہ ایک وعدہ کر گئی ...

سلطان نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا ..

اس نے کافی دیر سے سلطان کا کوٹ پہن رکھا تھا جو لمبائی میں اسے ٹانگوں تک اتا تھا ...

سلطان کی Height

عشاء سے کافی لمبی تھی ..وہ اس کے سینے تک اتی تھی .

اس کا کوٹ جو سلطان کو گھٹوں تک تھا عشاء کی ٹانگوں تک آ رہا تھا ..

کوٹ کی وجہ سے اسے سردی محسوس نہیں ہو رہی تھی ..

پر اب اتا ر نے پر محسوس ہو رہی تھی ...

سلطان کا چہرہ ابھی بھی سنجیدہ تھا .. جسے دیکھتے ہوئے

دھیرے سے مڑ ی او ر دروازہ
کھولتی ایک پل کے لئے رک کر
سلطان کی طرف متوجہ ہوئی
..
تمہیں ایک بات پتا ہے ؟
کیا؟؟
وہ جو جانے کو تیار تھا رک کر
سوالیہ نظروں سے عشاء کو
طرف دیکھنے لگا ...
مسکرانا ہما ر ے نبی پاک کی
سنت ہے ..
.. او ر صدقہ جاریہ بھی

کہتی ہوئی ایک پیاری سی
مسکراہٹ لئے گھر کے اندر
داخل ہو گئی ..

وہ جو اس کی بات بس سن
رہا تھا اس کے جانے کے بعد
سمجھ گیا .او ر اس مضبوط
چہرے پر ایک ہلکی سی
مسکراہٹ نمایاں ہوئی ..جو
کہ اگلے پل ہی ختم بھی ہو
گئی .

سر جھٹک   کر وہ ایک نگاہ اپنے
چاروں طرف دوڑاتا لمبے لمبے
ڈگ بھرتا چل دیا ...

پر اب کی بار وہ اکیلا واپس نہیں گیا ...

اس کے ساتھ ایک ایسا جذب ایک ایسا احساس بھی گیا تھا جو اس کی دنیا بدلنے والا تھا ....جس کی اپنے ساتھ چلنے کی خبر خود اس مظبوط شخص کو بھی نہیں ہوئی تھی ..

"کہتی ہے عشق دنیا جسے"

اس ایک لفظ میں ہی"
"چھپی کاینات ہے

Episode--5

ایک سکون تھا ..دونوں طرف ..ایک نیا احساس ..ایک نیا آغاز ...ایک نئی داستان...

عشاء تو ایک پل کے لئے ان لمحوں کو یاد کرتی خوشی سے نہال ہو رہی تھی ..

جب اس نے اس کی حفاظت کا
ذمہ اپنے سر لیا تھا ..
اب وہ روز اس سے ملے گی او
ر ڈھیر ساری باتیں کیا کرے گی
..
یہ سوچتے ہی ایک بچوں
جیسی خوشی اس کے چہرے
پر پیھل گئی ...اس خالی فلیٹ
میں آج ایک خوشی تھی ...ایک
نیا آغاز تھا ..جسے وہ محسوس
کرتی ہنستی مسکراتی...

نہ جانے کب نیند کی وادیوں
میں کھو گئی ...

پر سوتے ہوے بھی اس کی
معصوم چہرے پر ایک ہلکی
سی مسکراہٹ تھی ..

یہ محبت بھی کیا چیز ہوتی ہے
نہ ..

معصوم دلوں کو اپنی گہری او
ر سخت تپش سے بے خبر
رکھتی ہے ..

آغاز میں یہ اپنا ہر رنگ دکھاتی
... ہے ..سکون ..خوشیاں

ہر وہ احساس جو انسان کی
روح تک کو خوشی سے سرشار
کر دیتا ہے یہ محبت وہ سب
.. دیتی ہے

پر اس کانٹوں سے بھرے رستے
پر چلتے چلتے معصوم او ر ننھے
.. پاؤں لہو لہان ہو جاتے ہیں

جس کا اندازہ بہت دیر سے
.. ہوتا ہے

پر جو پاؤں اس رستے کو سہ
جائیں وہ عشق کی منزل تک
... پہنچ جاتے ہیں

او ر عشق اس معصوم دل کو
پوری ترھا سے اپنے وش میں کر
لیتا ہے ..جس احساس میں بس
.. پا لینا ہی سب نہیں ہوتا

اس عشق میں بہت کچھ کھونا
.. بھی پڑتا ہے

جو ہر کسی کے بس میں نہیں
ہوتا ..کچھ خوش قسمت لوگ

ہی عشق کی منزل تک پہنچ پاتے ہیں ..

جہاں وہ اپنی سب سے عزیز چیز بھی کھونے کی طاقت رکھتے ہیں ..عشق صبر کرنا سیکھاتا تھا ..او ر جب صبر ا جاے تو انسان ہر تلخ جذبے ، احساس کو سہ جانے کی جست رکھتا ہے ....

وہ بیڈ پر چیت لیٹا نیم آنکھیں کھولے ..

سونے کی کوشش کرتا بار بار
پہلو بدل رہا تھا ..

آج بےچینی تو نہیں تھی ..

پر ایک خیال اسے سونے نہیں
دے رہا تھا ..

وہ مضبوط او ر کٹھور شخص
بے بس سا نظر ا رہا تھا ...

وہ معصوم چہرہ اس کی
آنکھوں سے ایک پل کے لئے بھی
اوجھل نہی ہو رہا تھا ...

کتنی معصوم ہے وہ ...

دنیا کے چھل اور مردوں کے
کپٹوں سے نہ واقف ہے ..

کتنی بیوقوف ہے ..

جو ایک سیدھی بات بھی
سمجھ نہیں پائی .....وہ
شخص اسے کوئی نقصان نہ
پہنچا دے .مجھے دیہان رکھنا
ہو گا ...

وہ تو سمجھ نہیں پاے گی ..پر
میں تو اچھی طرح سمجھتا
ہوں ..

وہ اپنے اپ سے باتیں کرتا عشاء سے مخاطب تھا ...

کبھی پہلو بدلتا تو کبھی بازوں کو سر کے نیچے رکھتا ..

پر آج اس نے خود سے ایک عہد کیا تھا ..

ایک ایسا احس جو اب اسے ہر حال میں پورا کرنا تھا ..

اسے اب اس معصوم او ر نے سمجھ لڑکی کا خیال رکھنا تھا ...

او ر اسے محفوظ رکھنا تھا ..کیوں؟؟؟یہ وہ جانتا تو تھا ...پر سوچنا نہیں چاہتا تھا ...

سوچوں میں الجھتے اس کی نیند تو جیسے اس پیاری سی مسکراہٹ میں ہی رہ گئی تھی ...

کہاں آ نی تھی ،،سو اٹھا او ر چلتا ہوا بالکونی تک آیا ...

موسم میں سردی کی شدت بڑھتی جا رہی تھی ..

ایک سمپل سا ٹر وثر شر ٹ پہنے ہوئے وہ دونوں ہاتھوں کو بالکونی پر رکھے اگے کو جھکا ہوا تھا ..

تیزٹھنڈی ہوا اس کے چہرے کو چھو کر گزری ...

آنکھیں مندتے ہی وہ بچو سی مسکراہٹ اس کی روبرو کھڑی تھی ..

ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولتا وہ سیدھا کھڑا ہوا ..

کچھ دیر ادھر ادر ٹہلنے کے بعد ...

واپس آ کر پھر سے بیڈ پر لیٹ گیا ...

پر نیند کا نام و نشان نہیں تھا ..

سو اب پوری رات انھیں ظالم سوچوں کے سپرد کرتا.... وہ کروٹ بدل گیا ...

....

ایک پرسکون نیند کے بعد وہ صبح اٹھی تو بہت تازہ دم تھی ...

آج اس کے لئے بہت بڑا دن تھا ...

آج نئی جگہ پر سب کیسے ہوں گے ؟؟

یهاں تو میں سب کو جان گئی تھی ...

پر نئی جگہے پر سب پھر سے نیے سرے سے شروع کرنا ہو گا...

پر میں دعا کرتی ہوں کے وہاں مسٹر وحید نہ ہوں ..

ایک دعا اپنے لبوں پر سجاے وہ نماز کے لئے اٹھی ..

شفاف چہرے سے پانی کے ہلکے ہلکے قطرے گرتے ہوے اس کے معصوم چہرے کو مزید روشن کر رہے تھے ..

اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوۓ وہ اپنی ہر پریشانی بھول چکی تھی ...

ایک سکون کی لہر اس کے چہرے پر پوری شان سے بکھری ہوئی تھی ..نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر وہ اپنے رب سے آج بہت کچھ مانگنا چاھتی تھی ...

دعا کے لئے جوں ہی ہاتھ اٹھاۓ تو اچانک ہی سلطان کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم

گیا ..نہ جانے کیا تھا اس شخص
.. میں وہ اسے اپنا سا لگتا تھا

اسے لگتا تھا کہ وہ اپنی ہر
پریشانی او ر تکلیف اس سے
شیئر کر سکتی ہے ...ایک و
ہی تو تھا .جو اس کی ہر بات
کو سنتا تھا ...

میرے الله پاک ...اپ تو بہت
.. رحیم و کریم ہیں

میرے الله جی آج میرے لئے بہت
.. بڑا دن ہے

او ر میں چاھتی ہوں آج سب اچھا ہو ...

میرے الله جی ..اپ عبدر کو اپنی حفظ و امان میں رکھیے گا ...پتا نہیں کیوں وہ شخص مجھے اپنا لگتا ہے ..

وہ ہمیشہ میری مدد کرتا ہے ...میرے الله جی میں نہیں جانتی کہ وہ کون ہے ؟؟؟

کہاں سے آیا ہے ؟؟اور میری مدد کیوں کر رہا ہے ..

پر میں جب بھی اس کے ساتھ ہوتی ہوں تو اپنے آپ کو بہت محفوظ محسوس کرتی ہوں

...

ایسا لگتا ہے کہ اب مجھے کچھ نہیں ہو سکتا ...میرے اللہ جی ... اپ اس کی حفاظت کرنا

وہ جہاں بھی جائے اسے با حفاظت اس کے گھر واپس پہنچا دیا کریں ...او ر میری دعا ہمیشہ اس کے ساتھ رکھیے گا

...

آج کا دن بہت اچھا گزرے ...اس
زندگی کے لئے آپ کا بہت
شکریہ میرے پاک رب ....

اپنی سب باتیں اپنے اللہ سے
کہتی ہوئی پرسکون ہو کر وہ
دعا سے فارغ ہوئی ...

ہلکا پھلکا ناشتہ کرنے کے بعد
وہ تیار ہونے لگی ....

روز کی طرح ایک شفاف دھلے
ہوے چہرے کے ساتھ وہ جانے
کے لئے بلکل تیار تھی ...

اپنی چیزیں اٹھاتی ہوی فلیٹ
کو لاک کرتی وہ باہر کی
جانب چل دی ...

اتنی جلدی وہ اپنی زیمیداری
سمبھال لے گی ... اس نے
کبھی نہیں سوچا تھا ..

اب وہ اپنے آپ کو بڑی لگنے
لگی تھی ..جیسے باقی سب
بڑے اپنی زمیدریاں نبھاتے
ہیں ...

ویسے ہی اب وہ بھی بڑوں
کی فہرست میں شامل ہو
گئی تھی ...

پر اسے کون بتاے کہ جو وہ اپنے
آپ کو بڑا سمجھنے لگی
تھی ..سلطان کی نظر میں
ایک نہ سمجھ بیوقوف سی
چھوٹی سی لڑکی ہی تھی
...

اس کی نئی جگہہ اب گھر سے
کافی فاصلے پر تھی اس لئے
اب اسے پیدل جانے کی بجاے ..

ترکش ٹرام کا استمال کرنا پڑنا تھا ..

وہ ٹرام پر پہلی دفع سفر کر رہی تھی ...

ترکش ٹرام کی لائن استقلال سٹریٹ کے بچ میں بنی ہوئی تھی ...

ٹرام کارڈ یوز کرتی وہ اس سرخ رنگ کی ایک چھو ٹی سی ٹرین نما بس میں بیٹھ گئی ..

جو کہ زیادہ بھری ہوئی نہیں تھی جس کی وجہ سے اسے

سیٹ مل گئی تھی ...وہ ٹرام
میں پہلی دفع سفر کر رہی
تھی ..
اس لئے تھوڑا جھجک رہی تھی
...
پر اپنے جیسے او ر بھی مسافر
دیکھ کر اس کی ہمت بندھی
...
استقلال سٹریٹ ترکی کی سب
سے بھیڑ بھاڑ والی جگہ تھی
..

وہاں لوگوں کی آمد رفت کبھی
بھی کم نہیں ہوتی تھی ..

چلتی ہوئی ٹرام ایک جگہہ
رکی جہاں سے کچھ مسافر
اندر داخل ہوے ...

سامنے بڑا سا تقسیم سقیر
دیکھ کر ایک دم اسے ایک
خوشی کا احساس ہوا ...

بہت سے لوگ تقسیم ثقیر کے
ادر گر جمع تھے ...

کوئی تصویریں بنانے میں لگا تھا
تو کوئی کھڑا اس نظارے کا
دیدار کر رہا تھا ...

کہیں چھوٹے بچے بھاگتے
ہوئے ایک دو سرے کو پکڑ تے تو
کبھی ہنستے مسکراتے ...

کبھی وہ ٹرام لائن پر آ جاتے تو
ان کے ماں باپ انہیں پیار سے
پکڑ کر سائیڈ پر کرتے ..

ونڈو سے یہ سب نظارے دیکھتی
وہ نازک سی لڑکی ایک دم
اب دیدہ سی ہو گئی ...

ٹرام اک دفع پھر سے اپنے سفر
پر روانہ ہوئی ..

او ر کچھ دیر کے سفر کے بعد
ایک جگہ جہاں سے عشاء کی
ڈیوٹی کی جگہ قریب ہی تھی
..وہ اتری اور چلتی چلتی اپنی
منزل کی طرف بڑھنے لگی ...

سڑک کے کناروں پر بنے
ریسٹورنٹس اور دکانے لوگوں
سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں
..

وہ تیز قدم اٹھاتی ایک جگہ ا
کھڑی ہوئی ..جہاں بڑا بڑا لکھا
تھا

MMM-MIGROS

یہ اس کے کام کرنے کی نئی
جگہ تھی ..

اپنے اندر ڈھیروں ہمت باندھتی
ہوئی وہ اگے بڑھی ...

مال کے اندر جانے کا رستہ
سیڑھیوں سے ہو کر گزرتا تھا
..

نیچے کی طرف بنی ہوئی
سیڑھیاں اترتی ہوئی وہ اندر
داخل ہو گئی ...

بہت سے لوگ شوپنگ کی
غرض سے مال کے اندر موجود
تھے ...

چلتی چلتی ہوئی وہ ایک جگہ آ
ی جہاں اس کے جیسے کپڑے
پہنے او ر بھی لوگ موجود تھے
..

جن میں دو لڑکیاں تھی او ر دو
لڑکے تھے ..

عشاء ان کے قریب آ ی تو ان
دونوں لڑکیوں نے اس کی جانب
.. ایک خوشنما نظر دوڑائی

Are you isha????

ایک چلبلی سی لڑکی نے بڑھ
کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا
...

او ر عشاء اثبات میں سر ہلاتی
.. ہوئی ہاتھ ملانے لگی

Yes I am ..

اہا ں مسٹر وحید نے بتایا
.. تھا ...تم ا رہی ہو

اس لئے ہم یہاں کب سے
تمہارا انتظار کر رہے ہیں ..

مسٹر وحید کا نام سنتے ہی
عشاء کی آنکھیں پھیل گیں ...

تو کیا سب یہاں میرے انتظار
میں کھڑے تھے ...

چلو چلتے ہیں..لڑکی نے اس کا
ہاتھ تھامتے باقی سب سے
متعارف کروایا ..

دیکھو سب مس عشاء آ گیں ..

وہ جو ایک دو سرے سے باتیں
کر رہے تھے عشاء کا نام سنتے

ہی اس کی جانب متوجہ ہوے
..
او ر سب نے ایک بھرپور نگاہیں
اس چھو ٹی سی لڑکی کی
طرف دوڑائیں ..

جنہیں ایک پل کر لئے محسوس
کر کے عشاء تھورا پزل ہوئی ..

مرحبا مس عشاء ..سب نے بیک
وقت کھا ..

مرحبا کہتی ہوئی وہ سب کے
ہمراہ مسٹر وحید کے افس کی
طرف بڑھ گئی ..

مسٹر وحید کو اپنے سامنے دیکھ کر اسے شدید غصّہ آیا ..

یہ شخص یہاں بھی ہو گا

اب ...میں تو سوچ رہی تھی اس سے جان چھوڑے گی پر اب تو ...

کیا مثلا ہے ..وہ زیرِ لب بڑبڑاتی ہوئی کھڑی تھی

جب مسٹر وحید ایک پرجوش مسکراہٹ لئے اس کی جانب بڑھا ..

آ و آ و ...کب سے انتظار کر رہا ہوں اب آ ی ہو ..

مسٹر وحید کر بات کرنے کا انداز اتنا دوستانہ تھا جیسے وہ اپنی کسی بچپن کی دوست سے بات کر رہا ہے ..

عشاء کو ایک پل کے لئے اس شخص پر بہت غصہ آیا ..

دل کیا کوئی چیز اٹھا کر اس کے سر میں دے مارے ...

جی سر ..پر میں تو ٹائم پر ہی آ ی ہوں ..

پر میں تو کب سے انتظار میں ہوں ناااا ..

مسٹر وحید نے اپنی بتیسی دکھائی ..جسے عشاء کا توڑنے کا دل کیا ..

پاس کھڑی دونوں لڑکیاں عشاء کو غور سے دیکھ رہی تھیں ..

آخر یہاں کے اونر کی خاص ورکر تھی وہ ..مس ان سے ملو یہ مس مروا ہیں ..یہاں

سب یہ تمہیں سمجھا دیں گی
..
عشاء نے ایک نظر اپنے ساتھ
کھڑی اس لڑکی کو دیکھا .
.. جو بہت خوبصورت تھی
چھوٹی چھوٹی گرین آنکھیں
.. بھویں تیز تراش کر بنی ہوئی
کندھوں تک آتے بال او ر بادامی
رنگت کی وہ لڑکی کافی
خوبصورت تھی ....باقی سب جا
..سکتے ہیں

مسٹر وحید کے کہنے پر مس
مروا کے علاوہ باقی سب وہاں
سے چلے گے ..

آج تمہارا پہلا دن ہے یہاں تو
مس مروا تمہارے ساتھ ہی
رہیں گی ..

مسٹر وہیددنے کچھ تفصیلی
باتیں کرنے کے بعد انہیں اپنے
کام کی طرف متوجہ کیا ..

مروا کے ہمرا وہ افس سے
باہر ای .مس مروا کافی شوخ
او ر چلبلی سی لڑکی تھی ..

وہ تقریبا عشاء کی ہم عمر ہی تھی ..

کافی دیر ادھر راؤنڈ لینے کے بعد مروا اسے لے کر ایک حال کی جانب ای ..

جہاں پر بکس کے تھال لگے ہوئے تھے ..

اس مال میں ضرورت کی سب ہی اشیا تھیں او ر ساتھ ساتھ نئی بکس کی کولیکشن بھی تھی ...

عشاء وہاں کھڑی باری باری
بکس کو اٹھا کر دیکھتی او ر وا
پس رکھ دیتی ..یہ مال پچھلے
والے سے کافی الگ تھا ..یہاں
رش بہت زیادہ تھا او ر اشیا
کی کولیکشن بھی بہت زیادہ
تھی ...

عشاء تو بتاؤ تم کہاں رہتی ہو
؟؟مس مروا اب اس سے باتوں
میں لگ چکی تھی ...عشاء نے
.. پہلے تو سرسری جواب دیا

وہ کسی پر بھی بھروسہ کرنے
میں جلدی نہیں کرنا چاہتی

تھی ..ایس□ کیس□ و□ کسی کو
.. بھی اپن□ بار□ میں بتا□

کیا پتا ی□ لڑکی کیسی □□ ؟؟
و□ بھروسا اتنی جلدی تو ن□یں
کر سکتی تھی...

سوا□ سلطان ک□ ...و□ ایک
واحد شخص تھا جس پر بنا
کچھ سوچ□ سمجھ□ و□ بھروسا
کرن□ لگی تھی ..

جس س□ گھنٹوں بیٹھ کر و□
اپنی سب باتیں کر سکتی تھی
..

وہ مروا کی ہر بات کا بس ایک مختصر سا جواب دیتی ..

جس سے وہ مس مروا کو کچھ سنجیدہ سی او ر خاموش سی لگی ..

جب کہ حقیقت اس سے بلکل مختلف تھی ..

عشاء تو بہت بولنے لگی تھی ..

جب وہ سلطان کے رو برو ہوتی تو ڈھیروں باتیں کرتی تھی ..

یہ الگ بات تھی کہ سامنے والا شخص کم ہی بات کرتا تھا ..

پر وہ تو سٹارٹ ہوتی تو وقت کا بھی احساس نہیں ہوتا ....

اب وہ باتیں چھوڑ کر باری باری الگ الگ جگہے پر لگے ریکس او ر ان پر پڑی چیزوں کی چیکنگ کرنے لگی ..

وہ پہلے ہی دن اپنا سارا کام اچھے سے کر رہی تھی ...

تاکہ کسی کو بھی اس سے
شکایت نہ ہو ..دن آہستہ
آہستہ گزر رہا تھا ..

اور وہ بے صبری سے رات کا
انتظار کر رہی تھی ..

ویسے تو اسے رات سے بہت ڈر
لگتا تھا ..پر آج تو رات میں وہ
بلکل سیف تھی ..اس لئے اپنا ڈ
ر بلکل بھول چکی تھی ..

او ر انتظار کرنے لگی ..

اپنے کام میں مصروف وہ بار
بار یہ سوچ رہی تھی ..

کیا وہ اے گا؟؟اگر وہ نہ آیا تو ؟؟؟

پر اس نے کہا تھا ...اب مکر تو نہیں سکتا نہ ..ویسے بھی میں اس کا انتظار کروں گی ...

جب تک نہ اے گا گھر نہیں جاؤں گی ..ایک معصوم سی ضد میں کہتی ہوئی ..وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی ..

جب اچانک اسے اپنے کندھے پر کسی کا بھاری ہاتھ محسوس ہوا ..

چونک کر پلٹنے پر مسٹر وحید
اس کے بلکل پیچھے کھڑا تھا ..
ایک پل کے لئے تو وہ ڈ ر گئی
..
پر اس سے فاصلہ بناتی ہوئی
دور کھڑی ہوئی ..او ر مسٹر
وحید اپنے لبوں پر ایک شرر سی
مسکراہٹ لئے اسے بغور دیکھ
رہا تھا ..
سر ... آپ ...وہ ایک دم ہڑبڑا
سی گئی ..

ہاں میں دیکھنے آیا تھا کہ تم یہاں ایڈجسٹ ہو گئی کہ نہیں ...کسی چیز میں کوئی مسلہ تو نہیں ..

بیشک وہ یہاں اس لئے نہیں آیا تھا پر ایک مصنوئی سی بات بنا کر وہ مسکراتا ہوا کیہ گیا ...

سر مجھے اپنا کام ا چھے سے کرنا اتا ہے ..اپ فکر نہ کریں ...

اس نے ایک مضبوط لہجے میں جواب دیا ...

بہت اچھے .. میں یہی سننا چاہتا تھا ..

اپنی موچھو ں کو تاؤ دیتا وہ مسکراتا ہوا وہاں سے الٹے قدموں چلا گیا ....یا خدا ...یہ شخص کبھی بھی آ جاتا ہے ..

کتنا ڈسپرسنگ ہے ...اففف .

عشاء کو اس سے سخت چڑ ہوئی ..اسے اپنے کندھے پر اس کا ہاتھ محسوس کر کے ایک عجیب سا احساس ہوا ..

وہ ہاتھ بڑھا کر اپنے کندھے کو
جھاڑنے لگی ..

جیسے کہیں مٹی لگ جاے تو
ہم ہاتھ سے صاف کر دیتے ہیں
..

بلکل ویسے ..اسے مسٹر وحید
کا اس ترھا چھونا بلکل بھی
اچھا نہیں لگا تھا ..

بلکہ ایک کوفت ہوئی تھی ..دن
آہستہ آہستہ گزرہی گیا تھا
او ر شام پوری ترھا پھیل گئی
تھی ..

یھاں پر ڈیوٹی کا وقت کچھ زیادہ تھا ..

جس کی وجہ سے وہ بہت تھکن محسوس کر رہی تھی ..

ہیلو ...مس عشاء ...وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی چوکلیٹس کو ایک ایک کر کے ریک میں سیٹ کر رہی تھی جب مس مروا کی آواز ای ..

مس مروا ..کہیں کوئی کام تھا اپ کو ؟؟

وہ ڈنر کا ٹائم ہو گیا ہے ..اس وقت سب ورکرز ڈنر کرتے ہیں ،،

تو چلو میس چلتے ہیں ..ڈنر کا نام سنتے ہی عشاء کے پیٹ میں چوہے اپنا اودھم مچا چکے تھے ..

او ر وہ ایک مسکراہٹ لئے مروا کے پیچھے پیچھے چلنے لگی ...

میس میں بہت سے ورکرز موجود تھے ...وہ اپنا کھانا لینے

اگے بڑھی ..ڈنر میں بہت کچھ
تھا ...

پر وہ زیادہ نہیں کھاتی تھی
اس لئے .چنے گوشت او ر
تھوڑے ابلے چاول اپنی پلیٹ
میں رکھتی ہوئی ٹیبل کے قریب
بیٹھ گئی ...

بس اتنا سا ..تم اتنا کم کھاتی
ہو کیا ..

جب کے اس کے مقابل مروا تو
اپنی پلیٹ میں او پر تک سب
بھر چکی تھی ..مسکراتے ہوے

عشاء نے اس کی پلیٹ کو ایک نظر دیکھا ..ہاں میں کم ہی کھاتی ہوں ..

مروا اب اس کے سامنے بیٹھ چکی تھی ...

دونوں کھانے میں مصروف تھیں ...کے پاس بیٹھے ایک لڑکے نے مروا کی پلیٹ کی طرف دیکھ کر ایک دبی سی ہنسی چھوڑی ..مس مرروا لگتا ہے اپ کی سیلری اسی لئے کم ہے ..اپ اتنا تو کھاتی

ہیں ،،تو مسٹر وحید نے کہیں
.. تو پیسے بچانے ہی ہیں نے

کہتا ہوا وہ ایک دبی سی
مسکراہٹ اپنے چہرے پر لئے
کھانا کھا رہا تھا ..اچھا ....ذرا
.. اپنا پیٹ دیکھا ہے تم نے

شرٹ کے بٹنوں سے باہر ا رہا
ہے ...پر تمہیں کیا تم نے تو
اپنی رہی سہی کسر بھی
.. پوری کرنی ہے

اسی لئے تم ابھی تک سنگل
ہو ..ظاہر ہے کوئی بھی

معصوم لڑکی تمہارے پیٹ کو برداشت نہیں کر پاے گی ..

مس مروا اب بلکل انصاف کے ساتھ صارف سے مخاطب تھی ..

جو مروا کی بات سن کر اپنے پیٹ کو بغور دیکھ رہا تھا ..

کیا قصور ہے میرے بچارے پیٹ کا ..تم تو ہاتھ پیر دھو کر میرے پیٹ کے پیچھے ہی پڑ گئی ہو یار ..

صارف من□ چڑاتا □وا اپن□ پیٹ پر □اتھ پھیرن□ لگا ...

جو واقع شرٹ ک□ بٹنوں س□ با□ر ا ر□ا تھا ..

پر و□ ب□ پروا□ سا کھان□ ک□ ساتھ اچھی ترھا انصاف کر ر□ا تھا ..بھ□ی مجھ□ تو کوئی مثلا ن□یں □□ پر تم□اری □ون□ والی بیوی پر ترس اتا □□ ...

توب□ توب□ ..مروا کانوں کو □اتھ لگاتی ایک شریر مسکرا□ٹ کو بمشکل دبا□ □وی تھی ..

جب کے ان کی نوک جوک سن
کر عشاء سمیت باقی سب کے
قہقہے گونج رہے تھے ...

کھانے کے دوران مروا ا ور
صارف کی چھوٹی نوک
جھوک چلتی رہی ..جسے عشاء
دلچسپی سے سنتی مسکرا
رہی تھی ...

کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر کام
کرنے او ر مروا سے تھوڑی بہت
باتیں کرنے کے ساتھ ہی اوف
ہونے کا وقت بھی ہو گیا ...

عشاء نے ایک شکر بھری سانس
بھری ..آخر دن گزر ہی
گیا ..کہتی ہوئی کونٹر پر
رپورٹ کرنے ای ...مس مروا
.. بھی اس کے ہمراہ تھی

تم کہاں رہتی ہو ؟؟عشاء نے
.. اب مروا سے پوچھا

میں یہاں پاس میں ہی رہتی
ہوں بس 5 منٹ کے فاصلے
پر ...ا ور تم ...؟مروا نے واپس
.. سوال کیا

میں استقلال سٹریٹ سے کچھ
ہی فاصلے پر رہتی ہوں ..

وھے ...تم تو کافی دور سے
اتی ہو ..

مروا کھڑی اسے بے یقینی سے
دیکھ رہی تھی ..

عشاء کے دھیرے سے سر ہلانے
پر کندھے اچکا کر مال سے
باہر ا گئی ..

اور عشاء سے الوداعی ہاتھ
ملاتی ہوئی کل ملتے ہیں مس
عشاء ...

ویسے تم سے مل کر اچھا
لگا ..کہتی ہوئی اپنی منزل کی
طرف چل دی ...

عشاء اسے جاتا ہوا دیکھ کر
ادھر ادھر نظریں دوڑا گئی ..

او ر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی
سڑک پر آ ی ..

جہاں ہر طرف نظریں دوڑانے
پر وہ اسے کہیں نظرر نہ آیا ...

شکر ہے آج میں اپنا کوٹ لائی
ہوں ..

سردی کی شدت دیکھتے ہوۓ اسے اپنے ہاتھ برف ہوتے معلوم ہو رہے تھے ..
اس نے اپنے بازو پر رکھا ہوا کوٹ جھٹ سے پہن لیا ..کوٹ پہنتے ہوۓ اسے بے اختیار ہی سلطان کا کوٹ یاد ا گیا .. .. جس سے اس کے چہرے پر ایک پیاری سی مسکراہٹ دوڑ گئی ...
اب وہ اپنی کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی ...

....

آئنے کے سامنے کھڑے وہ اپنا
بیگور جائزہ لے رہا تھا ..
وہ آئنہ بہت کم دیکھتا تھا ..
نہ جانے کیوں ...آج بہت دنوں
بعد وہ اپنے آپ کو دیکھ رہا تھا
...

بلیک کلر کی شرٹ اور بلیک
ڈریس پینٹ میں ملبوس بال
سلیقے سے بنائے وہ اپنے آپ کا
مکمل جائزہ لے رہا تھا ...

باز جیسی آنکھیں جن میں ہر
وقت ایک غصّہ ہی رہتا تھا ...

ہلکی موچھیں اور نیچے کو
تھوڑی بڑھی ہوئی داڑھی ...

بھرپور کسرتی جسم جو
پریکٹس اور جم کی وجہ سے
بلکل فٹ تھا چوڑی چھاتی جو
شرٹ کے دو کھلے ہوئے بٹنوں
سے نمایاں ہو رہی تھی بادامی
رنگت تو جیسے اس شخص پر
پھول کی طرح کھلتی تھی ..ایک
بھرپور مضبوط مرد .....

وہ آئینے کو بھی اپنی تعریف کرنے پر اکسسا رہا تھا ..

ایک سپرے پرفیو م کی کرتا ہوا جب اس نے ٹائم کی طرف نظریں دوڑ ا ی تو گھڑی رات کے ۱۰ بج کر 5 منٹ بتا رہی تھی ..

جسے دیکھتے ہی اسے اس نازک سی لڑکی کا خیال آیا ..

وہ اس وقت او ف ہو چکی ہو گئی ..

او ر یقیناً باہر ہو گی ..سوچتے
ہی اس کی آنکھوں میں ایک
غصّے او ر ڈر کی ملی جلی
کیفیت ابھری ..

ایک سیکنڈ کے اندر وہ اپنا کوٹ
او ر موبائل اٹھاتا ہوا گاڑی کی
طرف سرپٹ دو ڑ رہا تھا ...

اس کے فلیٹ سے وہ مال
قریبن ۱۵ منٹ کے فاصلے پر تھا
..

جسے اس نے 5 منٹ میں طے
کیا تھا ...

وہ انتیہائی رش ڈرائیونگ کر رہا تھا ….۔ سٹیرنگ پر اس کی گرفت مظبوط تر ہوتی جا رہی تھی …مال کے باہر کھڑی وہ اپنی سرخ ہوتی ناک لئے اب تھوڑی سی پریشان ہوئی تھی …

کہاں گئے وہ …۔ یہاں تو کہیں بھی نظر نہیں ا رہا …

کیا وہ آئے گا؟؟؟

ایک سوال اس نے خود سے کیا …

جس کا جواب دل ہاں میں دے رہا تھا ..

او ر دماغ .. نا میں ...کچھ سوچتے ہوے اس نے اپنے قدم بڑھا دیئے ..

اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ایک دور لگے بنچ کی طرف بڑھنے لگی ..

بنچ پر بیٹھ کر وہ انتظار کرنے لگی ...اب وہ مال کی دوسری جانب بیٹھی تھی ...

جہاں کچھ فاصلے پر ایک آدمی گٹار لئے ترکش گانا گانے میں مصروف تھا ..اور اس پاس بہت سے لوگ کھڑے ہو کر اس کا گانا سن رہے تھے ..

کوئی اگے بڑھ کر اس کے پاس پڑے بیگ میں پیسے ڈالتا تو کوئی کھڑا تصویریں بنا رہا تھا ..کچھ دیر تو وہ اس کا گانا سنتی رہی ..

پھر اپنی سرخ ہوتی ناک جو کہ اب ٹھنڈی ہو رہی تھی کے گرد اپنے دونوں ہاتھ رکھے زور زور

سے منہ سے ہوا نکالنے لگی ..جس سے ناک کو تھوڑی گرمایش ملی ..

وہ چاھتی تو یہاں سے گھر جا سکتی تھی جس طرح آ ی تھی ویسے جا بھی سکتی تھی ..

پر نا جانے کیوں وہ بس اس کے انتظار میں اپنے دل کی ہی سنتی بیٹھی رہی ...دل کیہ رہا تھا وہ آے گا

....

اپنی فلل سپیڈ سے دوڑتی
گاڑی کو ایک دم اس نے مال کے
بلکل سامنے بریک لگائی ...

او ر فورن سے دھر ادھر دیکھنے
لگا ..پر وہ وہاں نہیں تھی ..

گاڑی کو سائیڈ پر لگاتا ہوا وہ
زن سے نکل کر مال کی طرف
بڑھ گیا ..شاید وہ اندر تھی ..

سیڑھیاں اترتے ہوے اس نے اس
پاس دیکھا تھا کوئی نظرر نہ آیا
..اندر داخل ہو کر وہ کاؤنٹر

والے شخص سے مخاطب ہوا
..
مرحبا ..
مرحبا سر ...
May I help you ??

کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان نے افر
.. کی ..یس پلیز ..
مس عشاء کیا موجود
ہیں ..چیک کرکے بتاو.. فورن
...

ایک مضبوط او ر بھاری آواز
میں وہ کونٹر مین سے
مخاطب تھا ..اور وہ اپنے سامنے
کھڑے ایک لمبے چوڑے بہت متاثر
کن شخصیت رکھنے والے مرد
کی طرف دیکھنے لگا .. جو
بہت سنجیدگی سے سوال کر
رہا تھا ..سر میں چیک کر کے
بتاتا ہوں ..

سلطان سے نظریں ہٹاتا وہ
مونیٹر پر چیک کرنے لگا ..

جی سر مس عشاء ۱۰ بجے
وفف ہو چکی ہیں ..

کیا وہ جا چکی ہے؟

جی سر وہ جا چکی ہیں ..
سنتے ہی سلطان کی پیشانی
پر کئی سلوٹیں ابھریں.. اپنے
قدم موڑتا ہوا ..

وہ تیز تیز نظریں ادھر
دوڑا تھا ..سانسیں تھی جو تیز
تیز چل رہیں تھی ..

ایک عجیب سا احساس اسے
گھیرے ہوے تھا ...

کہاں چلی گئی یہ
لڑکی ...غصّے سے کہتا ہوا ..

وہ مال سے باہر آیا .. ہر طرف دیکھنے پر وہ اسے کہیں نظر نہ ای ..

تو سلطان کو اپنی سانسیں منتشر ہوتی محسوس ہوئیں ..

اس رات کا منظر اس کی آنکھوں کی سامنے لہرا گیا ..

نہ جانے کیوں پر اس کا دل ایک سو بیس کی سپیڈ سے ڈورنے لگا ..

اس کی چھٹی حصص کچھ غلط ہونے کا اشارہ کر رہی تھی ..

وہ تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا ..

او ر سٹیرنگ پر اپنی گرفت مصبوط کرتا سڑک پر گاڑی دوڑ انے لگا ..

موڑ مڑتے ہی اسے بہت سے لوگ ایک جگہہ جگہ جمع نظر آے ..

آنکھیں غصّے سے سرخ ہو رہیں تھیں او ر سانسیں اتھل پتھل ہوتی محسوس ہو رہیں تھی ..

جب اچانک ایک خالی بنچ پر..
اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے ناک
کے گرد رکھے زور زور سے
سانس لیتی وہ نظر آ گی ..

ایک پل کے لئے تو سلطان کو ہر
طرف بس دھواں ہی دھواں
نظر آیا ....دل تو کر رہا تھا کہ
گلے سے پکڑ کر اسے دبوچ
لے ...اور سانسیں روک دے ..

پچھلے 4 منٹ سے جو حالت
سلطان کی اسے پا کر ہوئی
تھی اس کی جگہ کوئی اور

ہوتی تو شاید اب تک اس کی قبر تیار ہو چکی ہوتی ..

اپنی غصّے سے انگارے ہوتی آنکھیں لئے وہ اپنی جگہ ساکت بیٹھا اسے بس دیکھ کے رہ گیا ...

وہ ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی ..

ناک کو گرم کرتی او ر ڈرتی ہوئی نگاہیں ادر ادھر دوڑاتی ...

وہ سلطان کا غصّہ اپنے اندر
ہی کہیں چھپا گئی تھی ..

اد ھر ادھر دیکھتی اچانک اسے
سڑک کی سائیڈ پر ایک گاڑی
کھڑی نظر ای ..

جسے غور سے دیکھنے پر وہ
ایکدم اٹھ کر کھڑی ہو گئی ...

وہ سیٹ کی پشت سے سر
ٹیکائے اسے بغور دیکھ رہا تھا ..
اور سٹیر نگ پر اپنی گرفت
مضبوط کرتا وہ گاڑی کو موڑتا
ہوا اس کی جانب آیا اور پاس

رک کر گاڑی کا دروازہ انلوک کر دیا ..

اک پل کے لئے تو عشاء کا دل چاہا کہ اس کی گاڑی کو ایسی کک لگائے کہ گاڑی کے ساتھ وہ بھی اڑتا ہوا دور جا گرے ..

پر خود پر ضبط کرتی وہ اندر بیٹھ گئی ...اور ایک خفگی بھری نگاہ سلطان پر ڈالی ..

جس کے نتیجے میں سلطان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا ..

او ر اپنا سارا غصّہ اسے ایک دم
... دھواں ہوتا دکھائی دیا

پتا ہے کب سے میں انتظار کر
... رہی ہوں

سلطان جو اپنی غلطی مان کر
نظریں دوسری طرف موڑ چکا
تھا ایک دم عشاء کی جانب
... دیکھنے لگا

او ر تمہیں پتا ہے کہ پچھلے 4
منٹ سے تمہیں ڈھونڈتے جو
...... میری حالت

ابھی بات سلطان کے منہ میں
ہی تھی کہ وہ اپنے الفاظ پر
غور کرتا رک گیا ...

مجھے کیا پتا تھا کہ تم ڈھونڈ
رہے ہومجھے ..وہاں بیٹھنے
کی جگہ نہیں تھی سڑک پر
.. اس لئے میں یہاں بیٹھ گئی

وہ ایک معصوم سی نراضگی
.. سے شکایت کر رہی تھی

اور تم نے اتنی دیر لگا
دی ..میں ڈ ر گئی تھی اگر کچھ
.... ہو

اپنی بات کو وہ ایک دم روک گئی او ر خفت سے سلطان کی طرف دیکھنے لگی ...

میں تھوڑا لیٹ ہو گیا ..ایم سوری ..اپنا غصّہ چھپتا ہوا اب وہ سرسری سی مافی پر ا گیا ..

جسے مقابل نے فورن ہی قبول کر لیا...او ر چہرے پر ایک شریر سی مسکراہٹ دوڑ گئی ..

یہی تو بلوانا چاھتی تھی وہ ...اسے مسکراتا دیکھ کر

سلطان کو اس کی مافی قبول
ہوتی دکھائی دی ...

نے معلوم سی مسکراہٹ لئے
کچھ دیر پہلے جو اس کی
حالت ہو گئی تھی اسے بھولتا
گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا ...

او ر پھر وہ جو دن بھر کی
بھری ہوئی تھی اپنی نے ختم
ہونے والی باتوں سے سلطان کا
سر کھانے میں مصروف ہو گئی
..

اب قدرے اطمینان تھا او ر وہ
اس کی باتوں کو بہت غور سے
سن رہا تھا ..

جیسے کسی چھوٹے بچے کو
کوئی نئی بات بتائی جاے تو وہ
جس دیہان اور غوے سے سنتا
ہےبلکل ویسے ہی ...

گاڑی کی سپیڈ سلطان نے جان
بوجھ کر آہستہ رکھی تھی ..

تاکہ وہ اپنی ساری باتیں آرام
سے کر سکے ..

جو وہ کر رہی تھی ..تم صبح کیسے ای تھی ..؟ایک چھوٹا سا سوال سلطان نے کیا ....صبح .. میں ٹرام سے ای تھی

پتا ہے میں نے ٹرام پر آج پہلی دفع سفر کیا ..کافی اچھا لگا

او ر ٹرام جہاں پر ڈرو پ کرتی ہے وہاں سے کچھ پیدل چلنے پر مال ہے ..اب وہ اسے تفصیل .. سے بتا رہی تھی

جس کا جواب وہ اثبات میں .. سر ہلا کر دے رہا تھا

تم نے کھانا کھایا ؟؟پھر سے ایک چھوٹا سا سوال

ہاں ڈنر کی بعد ہی ا وف ہوئی ہوں ..

اور تم نے کھایا ؟وہ الٹا پوچھنے لگی...

سلطان نے ایک ای برو اٹھا کر اس کی جانب دیکھا ..

اسے نہیں یاد تھا کہ آخری دفع کب اس سے کسی نے پوچھا ہو گا یہ ...

کچھ سوچتے ہوئے اس نے اثبات میں سر ہلا دیا ...

گاڑی دھیرے دھیرے منزل کے قریب ا رہی تھی جب کہ گاڑی میں پھیلی سلطان کے وجود کی گہری خوشبو عشاء کو بہت اچھی لگ رہی تھی ..

اس کا چہرہ ہر وقت گلاب سا کھلا رہتا تھا ..

پر آج اس گلاب پر تھکن صاف نمایاں ہو رہی تھی جو سلطان سے چھپ نہ سکی..

اتنی تھکن کے بعد بھی اس کی باتیں ختم نہیں ہوتیں ..

اسے بنا چپ کئے بولتے دیکھ کر سلطان نے دل ہی دل سوچا .

واقی آج وہ بہت تھک گئی تھی ..او ر باتیں کرتی کرتی کرسی کی پشت سے ٹیک لگا گئی ..

او ر شاید ایک ..دو ..منٹ کے بعد ہی نیند کی وادیوں میں کھو گئی..

کچھ پل جب اس کی آواز نے آ
ی تو سلطان نے اس کی جانب
گردن گھما کر دیکھا ..

جوپرسکوں نیند سو چکی
تھی..اسے سوتے دیکھ کر اس
کھڑوس شخص کے چہرے پر
ایک ہلکی سی مسکراہٹ
نمایاں ہوئی ..

گاڑی فلیٹ کے باہر اس نے
آہستہ سے روک دی..

او ر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپس
میں باندھ کر بغور اس کے

سوتے ہوئے معصوم چہرے کی طرف دیکھنے لگا

کتنی معصوم او ر کتنی پیاری لڑکی اس کی رو برو تھی ...

پر وہ اپنے چہرے کو مظبوط بنائے بنا کسی تاثر سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا ..

وہ شاید کچھ ڈھونڈ رہا تھا جو اس کے چہرے میں تھا..

جس نے سلطان کو اپنے ساتھ باندھ لیا تھا ..

وہ چاہ کر بھی اس پر غصّہ نہی کر پا تا تھا ..

تھوڑی دیر پہلے جتنا غصّہ اسے تھا یقیناً وہ اگر اپنے دشمن پر ہوتا تو اب تک اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر چکا ہوتا ..

پر اسے دیکھتے ہی وہ غصّہ دھوئیں کی ترھا غائب ہو گیا ..

ایک نیا احساس اسے اپنے اندر محسوس ہوا ...

وہ ہنوز اسی پوزیشن میں اسے سوتے ہوے دیکھ رہا تھا ..

جب اچانک اپنی پزیشن پر غور کرتا ایک دم سیدھا ہوا

وہ دونوں ہاتھ اپس میں باندھے تھوڑا سا جھک کر اسے دیکھ رہا تھا ..

اب دھیرے سے آنکھیں موند کرکرسی کی پشت سے ٹیک لگا گیا .....

"دیں ہے الہی ، میرا مان ہے ماہی"

"میں تو سجدے کروں ان کو"

"عرض رباعی میری ، فرض
"گواہی میری
"... عشق ہوا مجھ کو"

گہرے سرد موسم میں جہاں
سردی اپنے پوری شدت سے
.. برس رہی تھی
دو وجود اپنے اپنے دل میں ایک
آگ سا جذبہ جلائے ...... ایک دو
سرے کے مقابل آنکھیں موندے بے
... خبر سو رہے تھے

کچھ دیر آنکھیں بند رکھنے پر اسے الجھن سی محسوس ہوئی ..

او ر فٹ سے آنکھیں کھولنے پر مقابل دیکھتے ہی وہ الجھن ایک پل میں غائب ہوئی ...

نہ جانے کیوں وہ اس سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا ...

کچھ دیر پہلے اسے لگا کہ اس نے شاید آ نے میں دیر کر دی ..

وہ کہاں ہو گی کس حال میں ہو گی ..؟ٹھیک ہو گی یا نہیں ..؟

یہ سب سوچ کر اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا ..

پر اب اسے صحیح سلا مت اپنے سامنے دیکھ کر ایک سکون اسے اپنی رگوں میں سرایت کرتا محسوس ہو رہا تھا ..

سکون سے سوتی ہوئی وہ اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی ...

.. سردی سے سرخ ہوتی ناک
گلاب کی پنکھڑیوں جسے چھوٹے چھوٹے لب

خوبصورت آنکھوں پر گھنی پلکوں کا بسیرا ..

... وہ بہت حسین تھی

وہ آج اس کے حسن کو انتہائی غور سے دیکھ رہا تھا ...

سلطان کی آنکھیں اک پل کے لئے بھی بند نہیں ہو رہیں تھیں
.. اسے دیکھتے ہوئے اس مضبوط

شخص کو اپنا آپ اک نامعلوم کنویں میں گرتا نظر ا رہا تھا .

پر وہ اتنا کمزور تو نہیں ہے . کہ اتنی آسانی سے اس کنویں میں گرتا چلا جاے ..نہیں .. ایک احساس جو اس کے اندر نمایاں ہوا تھا .. ایک پل میں اسے جھٹکتے ہوے ..سلطان نے پھر سے سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا ..

سوتے ہوے اچانک اس کی آنکھیں کھل گیں ..

عشاء نے آنکھیں کھول کر دیکھا تھا وہ اپنی فلیٹ کی چال کے باہر رکی گاڑی میں آرام سے سو رہی تھی ..

اس نے ایک نظر ساتھ بیٹھے شخص پر ڈالی ..

جو اسی کی طرح آرام سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندے ہوئے تھا ..

ایک پل کے لئے عشاء نے اس کے وجیہ چہرے کو غور سے

دیکھا ..او ر دھیرے سے اپنے لب ہلاتی کچھ پڑ ھنے لگی .

او ر تھوڑا سا جھک کر سلطان کے چہرے پر آہستہ سے پھونک مار نے لگی ...

سلطان نے یکدم آنکھیں کھو ل کے اسے دیکھا جو اب اپنا کام مکمل کر کے دھیرے سے مسکرا رہی تھی ...

اک پل بے یقینی سے دیکھنے کے بعد وہ اس کی کی گئی کا

ر وائی کی وضاحت طلب کرنے لگا ..

کیا جادو کر رہی ہو مجھ پر ؟؟؟؟

سلطان کے الفاظ سن کر عشاء کا ایک بے ایخطیار ر قہقہہ گنجا ...جسے وہ سیریس انداز میں دیکھ رہا تھا ..

جادو نہیں حفاظت ..ایک مسکراہٹ سے جواب دیتی ہوئی وہ اسے بہت پیاری لگی ..

اس کی بات کا جواب ایک
ہلکی سی مسکراہٹ سے
سلطان نے دیا ...

مسٹر عبدر ..اپ کا بہت
شکریہ ..

شکریہ کس بات کا ؟؟؟وہ ای
برو اچکا کر بولا ..مجھے گھر تک
چھوڑنے کا ...

ہمممم..لڑکی ...کیا تم اب روز
مجھے شکریہ بولو گی ...

ہاں ضرور .. بولوں گی ..

اپنے بال پیچھے کرتے وہ ایک ادا سے بولی ...

ٹھیک ہے پھر اب میں چلتی ہوں ...

کہتی ہوئی ایک نگاہ اس پر ڈالتی ہوئی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر کھڑی ہو گئی ...

.. اللہ حافظ مسٹر عبدر

شیشے سے نیچے جھک کر کہتی ہوئی وہ جانے لگی .....او ر ایک پل واپس مڑتے جھک کر اسے دیکھنے لگی ..

وہ جو اب گاڑی بڑھانے لگا تھا تھوڑا اگے ہو کرسوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا ...

تھوڑا سا جھک کر وہ اگے منہ کرتی ..دیہان سے جانا ...

کہتی ہوئی وہ اپنے بال جھٹک کر چلتی بنی ..

او ر وہ اسے جاتے تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ گھر میں داخل نہ ہو گئی ...

کچھ تو الگ ہے اس پاگل سی لڑکی میں ....

پشت سے ٹیک لگاتے وہ آنکھیں مندے ایک گہری سانس لیتا دل ہی دل میں کہ گیا ....

پھر نہ جانے کتنی ہی دیر وہ بنا مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑانے لگا ...

وہ ہمیشہ سے ہی رش ڈرائیونگ کرتا تھا .. سو اب بھی کر رہا تھا .. ڈرائیونگ کے دوران بار بار اس کے سامنے وہ معصوم صورت ابھر رہی تھی ... جسے وہ جھٹکنے کی کوشش کرتا پر بیکار .. وہ اپنا

عکس اس مضبوط شخص میں
ہی چھوڑ گئی تھی ...جب وہ
بنچ پر بیٹھی اپنے ناک کے گرد
ہاتھ رکھے ڈرتی ہوئی ادھر
ادھر نظریں دوڑا رہی تھی ..
سلطان کو اسے دیکھ کر ایک
سکون کا احساس ہوا تھا ..

اسی خیال کو ابھی وہ سوچ
ہی رہا تھا کہ سامنے سے اتا
ہوا ڈبل دیکر ٹرک اس کی
نظروں میں گھوم گیا .. وہ ٹرک
اس قدر نزدیک تھا کہ بس
کسی پل بھی سلطان کی گاڑی

سے ٹکرا سکتا تھا ...۔ ایک
جھٹکے سے سٹیرنگ پوری
طاقت سے گھماتا ہوا وہ ٹرک
کو کراس کر گیا .. گاڑی کچھ
اتھل پتھل ہوئی پر اگلے ہی پل
سمبھل بھی گئی ...سلطان کے
چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا ..
جیسے یہ سب اس کی روز کی
روٹین.. وہ نارمل انداز میں
... ڈرائیو کر رہا تھا

....

وہ صوفے پر بیٹھی ..پاؤں ٹیبل
پر رکھے .. کچھ سوچتی ہوئی

سامنے لگے ونڈ چائم کی طرف
غور غور سے دیکھ رہی تھی ...

چاہے مجھے اس پر جتنا بھی
غصّہ ہو .. جب وہ میرے سامنے
اتا ہے تو سارا غصہ پتا نہیں
کہاں غائب ہو جاتا ہے ....

کچھ تو ایسا ہے اس کھڑوس میں ..
جو میرا غصّہ غائب ہو جاتا ہے ... پر جو
بھی ہے . اس کے ساتھ مجھے بہت سیف
فیل ہوتا ہے ... ایسا لگتا ہے جیسے اب
مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا ..
وہ خود سے ہی باتیں کر رہی تھی ..
اور سوچتے ہی اس کے چہرے پر ایک

مسکراہٹ دوڑ گئی

....

وہ ہنوز اسی پوزیشن میں
بیٹھی ..اپنی بیتی زندگی کے
بارے میں سوچنے لگی .. جب
اس کے ساتھ والی لڑکیاں
ہنستی مسکراتی کسی فیملی
کے ساتھ جاتی تھیں .. اور وہ
ہمیشہ ایک کونے میں بیٹھ کر
انہیں جاتا ہوا دیکھتی تھی ..
اور سوچتی تھی کہ کبھی اس
کی زندگی میں بھی یہ وقت آ
ے گا ؟.. کیا کوئی اسے بھی

اپنے ساتھ لے جاے گا ؟؟ تب وہ
بھی خوش ہو گی .. مسکراے
گی .. پر جیسے جیسے وہ بڑ ی
ہوتی گئی . اس کی یہ امید
دھیرے دھیرے دھندلی ہوتی گئی
.. اس کی زندگی میں کبھی
بھی وہ وقت نہیں آیا تھا ..پر
اس نے اداس رہنا چھوڑ دیا ..
اور اسی حقیقت کو اپنایا .. وہ
خوش تھی .. اپنی زندگی سے ..
بہت خوش تھی .. یا شاید خود
کو بے وقوف بناتی تھی .. خوش
رہنے کے نام پر ...

پر اب وہ اپنی زندگی سے
قدرے مطمین تھی ..

بیتی باتیں سوچتی اچانک اسے
کچھ یاد آیا ..

شکر ہے .. نائٹ ڈیوٹی کا ایک
تو فائدہ ہوا .. اب مجھے رات
میں اپنے لئے کھانا نہی بنانا پڑے
گا .. سوچتی ہوئی وہ ایک دم
سے مسکرانے
لگی ...سوچتی ..ہنستی .. اپنے
آپ سے باتیں کرتی وہ کب سو
گئی . اسے بھی پتا نہیں چلا ...

انٹی پلیز اپ میری بات کروا
دیں نے عشاء سے .. میرا بہت
دل چاہ رہا ہے اس سے بات
کرنے کا ..... 10 سال کی وہ
پیاری سی [illegible] . التجائی انداز
میں شفا انٹی سے مخاطب تھی
...
شفا کو اس معصوم پر بیخطیار
پیار آیا .. یہ سچ تھا کہ وہ
عشاء کو بہت یاد کرتی تھی ...
شفا انٹی نے اسے اپنے پاس
بٹھاتے ہوے ..موبائل پر عشاء کا
نمبر ملانے لگی ..

وہ کچن میں کھڑی کوفی کے لئے پانی گرم کر رہی تھی جب اسے مسلسل موبائل کی گھنٹی سنائی دی ... گیس بند کرتی وہ حال کی طرف ای جہاں ٹیبل پر پڑا موبائل مسلسل بج رہا تھا ..

اٹھاتے ہی شفا انٹی کا نام دیکھ کر اس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ دوڑی ..
مرحبا ..انٹی .. وہ چہکتے ہوئے بولی . مرحبا .. عشاء ..شفا

انٹی نے نرم لہجے میں جواب دیا ..

کیسی ہیں اپ ؟اور ہنہ کیسی ہے؟ ..اس کی طبیعت اب کیسی ہے ؟ وہ سوال پر سوال کر رہی تھی ..

شفا انٹی نے ہنستے ہوئے اسے مخاطب کیا .. میں ٹھیک ہوں .. پر یہ ہنہ تو مجھے سانس نہیں لینے دے رہی .. لو بات کرو .. کہتے ہی شفا نے موبائل ہنہ کی طرف بڑھایا ..

مرحبا .. عشاء کیسی ہو ؟ کہاں ہو تم؟ہنہ نے اپنی موم .. آواز میں اک ساتھ سب بولا

میں بلکل ٹھیک ہوں . میری گڑیا .. تم کیسی ہو ..عشاء نے مسکراتے ہوئے کہا .

میں بھی ٹھیک ہوں .. تم مجھ سے ملنے کیوں نہیں ای ..؟؟ تم نے وعدہ کیا تھا مجھ سے ...میں تم سے بہت ناراض ہوں ...ہنہ اب ہلکی سی ناراضگی سے بول رہی تھی .. جسے سنتے

ہی عشاء کو اس پر بہت پیار آیا ..

معاف کرنا میری گڑیا .. میں بہت بزی تھی کچھ دنوں سے .. اس لئے میں نہیں آ سکی .. تم ناراض نہ ہو .. مجھ سے پلیز ...

نہیں میں بہت ناراض ہوں ..وہ ناک سکڑتی ہوئی بولی ..

اہ .. پھر تو مجھے آنا ہی پڑے گا .. سچ .. کب او گی ؟

آج ہی ... عشاء نے اس کی نراضگی ایک پل میں دور کی ..

کیا سچ ؟ آج ہی ؟ہنے اس کی کہی گئی بات کا ثبوت مانگ رہی تھی ..

ہاں بابا .. آج ہی .. میں تھوڑی دیر تک تمہارے پاس ہی ہوں گی .. ٹھیک ہے . جلدی سے آ جاؤ .. کہتی ہوئی ہنے پورے دل سے مسکرانے لگی .. کچھ دیر شفا انٹی سے ادھر کی باتیں کرتی .. وہ فون بند کر چکی تھی ..

اور وہ فن کیئر جانے کے لئے
تیار ہونے لگی .. وہ بہت خوش
تھی .. وہاں بس دو ہی تو
انسان ایسے تھے جو اس کا
انتظار کرتے تھے .. اور وہ
دونوں ہی اسے بہت عزیز تھے
..
بلیک کلر کی فل سکرٹ اور او
پر بلیک کلر کی چھو ٹی سی
جیکٹ پہنے ،بالوں کو پونی ٹیل
میں قید کرتی .. وہ اپنا بیگ
اٹھاتی فلیٹ کو لاک کرنے لگی
..

چونکہ اب اس کی ڈیوٹی رات
کے وقت ہوتی تھی اس لئے
اسے دن میں بہت ٹائم ملتا
تھا .. سڑک پر چلتے چلتے وہ
ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگی ..
اور کچھ سوچتے ہوئے وہ ایک
شاپ کی طرف بڑھ گئی ..
وہاں سے اس نے ہنے کی
فیوروٹ کوٹن کینڈی
خریدی ..وہ جب بھی بازار
جاتی تھی تو ہنے کی یہی
فرمایش ہوتی تھی .. کہ وہ
اس کے لئے کوٹن کینڈی ضرورر

لاے .. ہنے کا گفٹ ہاتھ میں
پکڑے وہ چلتی ہوئی جا رہی
تھی .. اس کے فلیٹ سے اورفن
کیئر کافی فاصلے پر تھا .. جسے
وہ پیدل طے نہیں کر سکتی
تھی ..

وہ ایک جگہ رکی سڑک کے
کنارے کھڑی کسی ٹیکسی کا
انتظار کرنے لگی.. اتنے میں ایک
پیلے رنگ کی ٹیکسی اس کی
طرف اتی اسے نظر ای .. وہ
ہاتھ کے اشارے سے اسے روکنے

کا اشارہ کرنے لگی .. وہ
.. ٹیکسی پاس آ کر رکی

یس مادام .. ٹیکسی ڈرائیور
.. اسے دیکھتے ڈ ور انلوک کر گیا

وہ ٹیکسی کے اندر بیٹھی اور
.. گاڑی نے اپنا سفر شروع کیا

اپ کو کہاں جانا ہے مادام ؟
ڈرائیور ترکش زبان میں اس
سے اس کی منزل دریافت کر
رہا تھا   .

.. اورفن کیئر .. پلیز

عشاء نے اسے بتایا ..تو وہ اثبات
..میں سر ہلاتا ڈرائیو کرنے لگا

کچھ دیر کے سفر کے بعد وہ
اپنی منزل کے قریب پہنچ گئی
تھی .. ڈرائیور کو پے کرتی وہ
اورفن کیئر کے باہر کھڑی تھی
.. اس جگہے جہاں سے اس دن
وہ بے یارومددگار نکلی تھی ..
اس دن میں اور آج میں کتنا
فرق تھا . آج وہ یہاں کھڑی
تھی پر ایک الگ عشاء بن کر ..
وہ کافی حد تک بدل چکی تھی
..

کچھ سوچتی ہوئی وہ ہمت
باندھتی دروازہ کھول کر اندر
داخل ہوئی .. اور ڈیوڑھی سے
چلتی ہوئی سیدھا شفا انٹی کے
افس کی طرف بڑھ گئی .. وہ
کوریڈور سے چلتی ہوئی جا
رہی تھی جب سامنے سے
اتی .. دایا نے اسے دیکھتے ہی
زور سے اس کا نام پکارا ..
عشاء ....اور کہتی ہوئی وہ
اس کے گلے لگ گئی .. گل
فام .. وہ وہاں کی دایا تھی ..
جو عشاء کے ساتھ اس کے بچپن

سے ہی تھی .. وہ ہمیشہ ہی
اس سے نرم لہجے میں بات
کرتی .. اور اسے کوکنگ
سکھانے کی بہت کوشش
کرتی تھی .. گل فام سے ملتے
اور اس کے ہمرا وہ شفا انٹی
کے افس میں داخل ہوئی ..
دیکھیں شفا انٹی .. کون آیا ہے
آج ؟؟

گل فام کی بات سنتی شفا انٹی
نے اس کے مقابل نظریں
گھومائیں .. عشاء میری جان ..
میں کب سے تمہارا انتظار کر

رہی ہوں .. کہتی ہوئی شفا انٹی نے زور سے اسے گلے لگایا ..

اور اپنی آنکھوں میں ای نمی چھپا نہ سکی ..

ارے انٹی اپ رو کیوں رہی ہیں .. دیکھیں میں اپ کے سامنے ہوں بلکل فٹ فات .. شفا انٹی کو اب دیدے ہوتے دیکھ کر عشاء نے چہکتے ہوے کہا ..ہنے کہاں ہے انٹی ؟

ابھی بات عشاء کے منہ میں
ہی تھی کہ اسے کسی نے
پیچھے سے اپنے حصار میں لیا ..
آ گئیں تم ... میں کب سے
تمہارا انتظار کر رہی تھی ...
ہنے اپنے دونوں بازو پیچھے سے
اس کے گرد حمائل کیے خوشی
.. سے چہکتے ہوئے بولی
عشاء نے مڑ کر اسے گلے
لگایا .. .. ہاں آ گئی میں .. کیا
تم نے مجھے مس کیا؟ اک پل
کو وہ اسے جدا کرتی بغور اس
پیارے سے چہرے کی طرف

دیکھنے لگی .. ہاں بہت
زیادہ .. معصومیت سے کہتی
ہوئی وہ پھر سے عشاء کے گلے
لگ گئی ...شفا انٹی اور ہنے
سے باتیں کرتی وہ آج بہت
خوش تھی .. وہ شفا کو اپنی
پوری ڈیٹیل دے رہی تھی وہ
کہاں ہے ؟ کیا کرتی ہے ..پر
سلطان کو مخاطب کئے
بغیر ..وہ نہیں چاہتی تھی کہ
انہیں پتا چلے کہ وہ جھوٹ بول
کر یہاں سے جب گئی تھی تو
... اس کے ساتھ کیا ہوا تھا

پر اسے اس طرح دیکھ کر
شفا انٹی کو بہت اطمینان ہوا
..
میں دن میں فری ہوتی
ہوں .. اور ۱۲ بجے کے بعد
میری ڈیوٹی شرو ع ہو جاتی
ہے .. اور رات 10 بجے تک
رہتی ہے .. وہ شفا انٹی کو
ڈیٹیل بتا رہی تھی .. جب کے
پاس بیٹھی ہنے اپنی کوٹن
کینڈی کو مزے سے کھا رہی
تھی ..انٹی اپ میری فکر نہ کیا
کریں اب بلکل بھی .. میں اب

بڑ ی ہو گئی ہوں .. کہتی
ہوئی وہ مسکرانے لگی .. ہاں
بابا تو تم اتنی بڑی ہو گئی ہو
... جاب کرتی ہو .. اور خود اپنا
خیال رکھتی ہو .. اس میں
کوئی شک نہیں کہ تم بڑی ہو
گئی ہو .. شفا انٹی مسکراتے
ہوئے اسے باتوں میں مصروف
.. تھی
آج اس نے شفا انٹی اور ہنے
سے بہت دیر باتیں کیں ..
ہنستی مسکراتی وہ اب
واپس جانے کے لئے تیار تھی ..

جسے دیکھتے ہی ہنے کی صو
رت پھر سے اداس ہو گئی ..
کتنے دنوں بعد ہی تو ای ہو اور
اتنی جلدی جا رہی ہو .. وہ
معصوم سی دہائی دے رہی
تھی .. .. ہنے میری پیاری
گڑیا ،، مجھے اب جاب پر بھی
تو جانا ہے .. اس لئے جلدی جا
رہی ہوں .. ۱۲ بجے مجھے
وہاں پہنچنا ہے .. پر جس دن
چھٹی ہو گی میں اس دن آوں
گی اور سارا دن تمہارے ساتھ
.. باتیں کروں گی .. اب خوش

وہ جو اداس چہر بنائے بیٹھی
تھی اک دم چہکتے ہوئے بولی ..
سچ .. ہاں بابا .. بلکل سچ ..
کہتی ہوئی عشاء زور سے ہنہ
کو گلے لگا گئی ..اورفن کیئر
سے باہر نکلتے ہوئے اسے وہ
دن یاد آیا .. اور وہ مسکراتے
ہوی سب کو الله حافظ کہتی
ہوئی .. اپنے گھر کی طرف
واپس ہو لی ..

گھر پہنچتے ہی وہ تیزی سے
فرش ہونے واشروم میں گھس
گئی .. کچھ ہی دیر بعد وہ اپنی

مخصوص یونیفارم میں اپنی
ڈیوٹی پر جانے کے لئے تیار
تھی .. گھڑی پر نظر دوڑاتی
.. وہ باہر کی طرف چل دی

تیز تیز سڑک پر چلتے ہوی وہ
ٹرام تک پہنچی .. اور اپنے سفر
پر گامزن ہوئی .. کل تک ایک لا
پروہ سی چھو ٹی سی لڑکی آج
اتنی زمیداری سمبھال لے گی
اس نے کبھی نہیں سوچا
تھا ..زندگی کتنی مشکل ہے ..
جیسی دکھائی دیتی ہے ویسی
نہیں ہوتی .. ہم جیسا سوچتے

ہیں یہ زندگی اس کے برعکس
ہوتی ہے .. کبھی کبھی یہ بہت
بے رحم ہو جاتی ہے .. اور
کبھی بہت مہربان .. کبھی یہ
ہمیں پہچانتی ہی نہیں ہے ..
اور کبھی یہ ہماری سب سے
اچھی دوست ہوتی ہے ..پر
زندگی کی حقیقتوں کو قبول
کر چلنا ہی ہمارے لئے فائدہ
مند رہتا ہے ..کچھ ہی دیر کے
سفر کے بعد وہ ٹرام سے اترتی
ہوئی تیز تیز چلتی مال کی
طرف بڑھنے لگی .. اندر داخل

ہوتے ہی اس کی نظر سب
سے پہلے مس مروا پر پڑی ..
جو عشاء کی طرف دیکھ کر
مسکراتے ہوی اس کی جانب
بڑھی .. آ گئی مس .. کب سے
تمہارا انتظار کر رہی ہوں ..
مروا عشاء سے ہاتھ ملاتی
ہوئی اس سے مخاطب تھی ..
کیسی ہو مس مروا ؟ عشاء نے
سوال کیا .. بلکل ٹھیک .. تم
کیسی ہو؟ میں بھی فٹ ..
ایک دوسر سے باتیں کرتی دو
نوں اپنی اپنی ورکنگ پلیس کی

طرف بڑھنے لگیں ....ـ آج مال
میں قدرے رش تھا .. لوگوں کی
آمد و رفت بہت زیادہ تھی ..
مس مروا بہت ہیلپنگ گرل
تھی .. جو اب عشاء کو بہت
اچھی لگنے لگی تھی .. اور وہ
بہت خوش تھی کہ اسے ایک
دوست مل ہی گئی تھی .. ..
وہ دونوں اپنا اپنا کام کرتی ایک
دوسرے سے چھو ٹی موٹی
باتوں میں مصروف تھیں ..اسی
کفتگو میں عشاء کو پتا چلا
کہ .. مروا اپنے ماں باپ کی

اکلوتی ولاد ہے .. اور وہ اپنے
بابا کا ہاتھ بٹا نے کے لئے جاب
کرتی ہے ..مروا ایک بہت ہی
سمجدار سی لڑکی تھی ..
تھوڑی شوخ ،چلبلی .. اور
تھوڑی سنجیدہ بھی .. پر اب
عشاء کی اس سے کافی
دوستی ہو گئی تھی ..وہ کچھ
ورکرز کو ہدایت کر تی اپنی
زیرے نگرانی تازہ سبزیوں کو
اپنی اپنی جگہے سیٹ کر رہی
تھی .. جب اس کی نظر سامنے
.. سے آتے ہوے صارف پر پڑی

مرحبا ..مس عشاء .. کہتا ہوا
.. وہ قریب آیا

.. مرحبا

مس جب اپ فری ہو جائیں تو
مسٹر وحید کے افس پہنچ جائیے
گا ..صارف اسے مسٹر وحید کا
.. پیغام دینے آیا تھا

خیریت ؟؟ عشاء نے اونر کے
.. بلانے پر سوال کیا

پتا نہیں پر وہ کہ رہے تھے
.. انہیں اپ سے کوئی کام ہے

.. صارف نے جواب دیا

.. ٹھیک ہے . شکریہ

کہتی ہوئی وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی ،،

کام کرتی ہوئی وہ بار بار سوچ رہی تھی . اب آخر کس لئے بلایا ہے ؟ ایک تو یہ شخص .. کتنا ڈپرسنگ ہے .. اپنی سوچوں کو جھتکتی ہوئی وہ مسٹر وحید کے افس کی طرف بڑھ گئی ..

دروازے پر کھڑی وہ بہت سی سوچوں میں الجھ رہی تھی ..

.... مے ای کم ان سر

اس نے دروازے سے منہ نکال کر اندر انے کی اجات مانگی .. یس پلیز .. مسٹر وحید نے مسکراتے ہوئے اس اندر انے کا اشارہ کیا ..

تم جب بھی او تو پوچھ کر اندر .. انے کی ضرورت نہیں ہے

سیدھا آ جایا کرو .. مسٹر وحید نے قدرے دوستانہ انداز میں کہا .. جس پر وہ بنا کچھ کہے .. کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی

جی سر اپ کو کوئی کام تھا ..

کیوں ..کوئی کام ہی ہو تو میں تمہیں بلا سکتا ہوں ...ویسے نہیں؟مسٹر وحید دونوں کہنیاں میز پر رکھتے اور ہاتھوں کو چہرے کے دونوں طرف رکھے..بہت بے تقلفی سے اس سے مخاطب تھا ..

نہیں سر ایسی تو کوئی بات نہیں .. وہ ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتے ہوی جواب دینے لگی ..

تم یہاں ایڈجسٹ ہو گئی ہو نہ ...؟ کسی کام میں کوئی مثلا تو نہیں ہے .. اگر ہے تو مجھے بتا سکتی ہو .. وہ قدرے صاف الفاظ میں باتوں میں مصروف تھا ..

نہیں سر ام فائن .. مس مروا ہیں نہ .. وہ کافی ہیلپنگ ہیں ..اور وہ میری بہت ہیلپ کرتیں ہیں ..

بہت اچھے .. مسٹر وحید نے مسکراتے ہوی اس کی جانب دیکھا .. اس کی مسکراہٹ

عشاء کی بہت عجیب
محسوس ہوئی . وہ بس وہاں
سے جانا چاہتی تھی ..مگر
مقابل شخص اسے باتوں میں
الجھائے ہوئے تھا ..

ادھر ادھر کی باتیں کرتا ہوا وہ
اٹھا اور چلتا ہوا عشاء کے
قریب ٹیبل پر براجمان ہو گیا ..
اور ہاتھ میں پکڑتا ہوا لفافہ
اس کی جانب بڑھایا ..

یہ کیا ہے سر ؟ لفافہ ہاتھ میں
پکڑے عشاء نے سوال کیا ..

.. یہ تمہاری سیلری ہے مس
پر سر مجھے یہاں آئے تو ابھی
.. ۲ دن ہی ہوئے ہیں

آ ی نو مائی انو سینٹ ورکر
..

پر تمہاری محنت کے عوض یہ
بہت کم ہے.. مسٹر وحید نے
مسکراتے ہوئے اس کی جانب
.. دیکھا

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی
کہ یہ شخص اس پر اتنا
.. مہربان کیوں ہو رہا ہے

سمجھ اتی بھی کیسے .. اس کا پالا کبھی ایسے انسانوں سے پڑا ہی نہیں تھا ..

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد عشاء نے وہاں سے جانے کی اجازت طلب کی ..

سر کیا میں جا سکتی ہوں ؟ بہت سارا کام پینڈنگ ہے .

ہاں بھئی .. جا سکتی ہو ..

مسٹر وحید کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ وہاں سے یہ جا وہ جا ...

ایک لمبے دن کے بعد وہ جب
ڈنر کر رہی تھی تو مس مروا
نے اس سے پوچھا ..
خیریت ..مسٹر وحید نے تمہیں
کیوں بلایا تھا ؟؟وہ جو کھانے
میں مصروف تھی سر اٹھا کر
.. مروا کی طرف دیکھنے لگی
سیلری دینے کے لئے بلایا
تھا ..عشاء نے کھانا کھاتے
جواب دیا ،، واٹ ؟؟ اتنی
جلدی .. ابھی تو ۲ ہی دن ہوے
ہیں تمہیں آ ے .. مروا حیرانی

سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی ..

ہاں یار مجھے بھی سمجھ نہیں آ رہی .. میں نے بھی یہی سوال کیا تھا .. پر .. وہ کندھے اچکا کر بولی .. جس کے جواب پر مروا نے بھی لاپرواہی سے کندھے اچکائے.. کھانا کھانے کے بعد وہ کچھ دیر اسی سوچ کو سوچتی الجھتی رہی ..

وہ بار بار اس سوچ کو جھٹک رہی تھی .. کہ اوف ہونے کا وقت بھی ہو گیا ..

اوف ہونے کا سوچ کر ہی
عشاء کے چہرے پر ایک پیاری
سی مسکراہٹ دوڑ گئی ...اور
وہ مروا کے ہمراہ چلتی ہوئی
باتوں میں مصروف تھی ..
عشاء .. میرا بہت دل چاہتا ہے
کہ تم سے ڈھیر سار ی باتیں
کروں .. سچ میں تم بہت کم
عرصے میں ہی میری اتنی
اچھی دوست بن گئی ہو ..
مروا عشاء کے دونوں ہاتھ
تھامے .. مسکراتے ہوئے کھ رہی
تھی .. جواب میں عشاء بھی

مسکرا رہی تھی .. اور تمہیں
پتا ہے .. تم میری سب سے
.. پہلی اور واحد دوست ہو
.. اس نے مسکراتے ہوا کہا
جس دن ہم اوف ہوے تو کہیں
باہر کا پروگرام بنائیں گے اور
پھر ڈھیر ساری باتیں کریں
گے .. مروا چہکتے ہوی بول
رہی تھی .. اس کا پروگرام
سن کر عشاء نے بھی ہاں میں
ہاں ملائی ..اک دوسرے سے
باتیں کرتی وہ مال سے باہر آ
گیں .. ٹھیک ہے پھر مس

عشاء .. کل ملتے ہیں .. ایک
الوداعی ہاتھ ملاتی ہوئی مرا
وہاں سے چلی گئی .. جب کہ
عشاء نے اپنا بازو پر رکھا ہوا
کوٹ جھٹ سے کندھوں پر
پھیلا لیا ..

کیا وہ باہر ہو گا ؟؟ میرا
انتظار کر رہا ہو گا ؟

مال کی سیڑھیوں پر چڑھتے
ہوی وہ دل ہی دل سوچ رہی
تھی ..جب وہ سڑک پر پہنچی
تو چاروں طرف نظریں دوڑ ا
گئی .. اور مال کے ایک سائیڈ پر

ایک بلیک کلر کی رینج روور ..
پر اس کی نظر پڑی .. ہاں
وہ اسی کی گاڑی تھی .. وہی
بلیک کلر کی گاڑی .. وہ چہرے
پر ایک مسکراہٹ لئے گاڑی
کی طرف بڑھ گئی .. تھوڑا
قریب انے پر وہ اسے بلکل
سامنے گاڑی کے اندر سیٹ کی
پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں
موندے بیٹھا ہوا نظر آ یا.. وہ
دونوں ہاتھ اپس میں بندھے
آنکھیں موندے سیٹ کی پوشت
سے ٹیک لگائے ہوئے تھا .. کل

اسے آ نے میں تھوڑی دیر ہو گئی تھی .. وہ آج بھی دیر سے نہیں آنا چاہتا تھا .. اس لئے وہ 5 منٹ پہلے ہی وہاں موجود تھا .. اسے دیکھتے ہی عشاء کا چہرہ گلاب کی ترھا کھل اٹھا .. اور وہ مسکراتی ہوئی قریب ای ..

قریب آ کر وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی .. جس پر اس شخص نے دھیرے سے آنکھیں کھول کر صرف آنکھیں گھماتے ہوئے اس کی جانب

دیکھا .. مرحبا .. مسٹر عبدر .. کہتی ہوئی وہ مسکرا رہی تھی ..

مرحبا .. وہ مضبوط آواز میں جواب دے گیا ..

کیسے ہو ؟ مجھے لگا آج بھی لیٹ ہو جاؤ گے .. وہ بغور اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی .. جو اب آنکھیں موڑے اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا ...

لڑکی ... کیا اب تم مجھے
شرمندہ کرنا چاہ رہی ہو ..
.. وہ قدرے نارمل انداز میں بولا

الله ..الله .. میں کیوں تمہیں
شرمندہ کروں گی بھلا .. میں
تو بس ویسے ہی کیہ رہی تھی
.. وہ معصوم سا چہرہ بنائے
دونوں ہاتھوں کو ہوا میں
"نہیں "کے سٹائل میں
لہراتی ..مقابل کے چہرے پر
ہلکی سی مسکراہٹ چھوڑ
گئی ..

وہ اس کے اس معصوم سے انداز میں اللہ ..الله کہنے پر مسکرا رہا تھا اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لئے چہرہ دوسری جانب موڑ گیا ..

اور دوسری بات میرا نام لڑکی نہیں ہے ..

عشاء ہے ..وہ ہاتھ کا مکا بنائے اسے اپنی ٹھوڑی کے نیچے رکھے تھوڑا اگے جھک کر اس سے مخاطب تھی ..

جو اب چہرے موڑ کر اسی کی طرف دیکھتا دھیرے سے نہ میں گردن ہلاتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا ..

اور ہمیشہ کی ترھا اب وہ نان اسٹاپ بولنا شرو ع ہو چکی تھی ...

اور وہ مضبوط شحص اس کی ہر بات غور سے سن رہا تھا ..

مسٹر عبدر .. اپ کیا کام کرتے ہیں ؟

کچھ سوچتے ہوئے عشاء نے سوال داغ دیا ..

کچھ نہیں .. وہ ڈرائیونگ کرتا بنا اس کی طرف دکھے جواب دے رہا تھا ..

عشاء نے بغور اس کے حلیے کی طرف نظر دوڑائی ..

بلیک کلرکی شرٹ اور بیج کلر کی پینٹ پہنے کلائی پر نہایت قیمتی گھڑی اور دیکھنے میں ہی مہنگے جوتے پہنے وہ خاصا امیر کبیر معلوم ہوتا تھا .. اور

او پر سے اس کی گاڑی .. وہ کوئی کام نہ کرتا ہو یہ تو ممکن نہیں تھا ...

لگ تو نہیں رہا .. عشاء نے او پر سے نیچے تک اس کی طرف بغور دیکھتے ہوا کہا ..

کیوں؟ سلطان نے سوال کیا ..

پتا نہیں پر تمہیں دیکھ کر تو نہیں لگتا کہ تم کوئی کام نہیں کرتے ..

تمہارا دن کیسا گزرا ؟

سلطان نے بات گھمائ .. اور وہ
جو اس کے جواب پر حیران سی
اسے دیکھ رہی تھی فورن اپنی
بات جہاں ختم کی تھی وہیں
سے شروع ہو گئی ..

بہت اچھا .. پتا ہے میں آج
اورفن کیئر گئی تھی.. شفا انٹی
اور ہنہ سے ملنے .. وہ اکثر
شفا انٹی اور ہنہ کا ذکر
سلطان سے کرتی تھی تو وہ
سرسری سا جانتا تھا ..

وہاں کیوں گئی تھی واپس ؟
سلطان نے ای برو اچکاتے ہوے

اس کی جانب دیکھا .. ہنہ بہت
یاد کرتی ہے اور انٹی بھی ..
چاہیے اب میں وہاں نہیں
رہتی پر ان سے میرا بچپن کا
تعلق ہے .. وہی تو ہیں جنہیں
میں جانتی ہوں یہاں تمہارے
علاوہ .. وہ دونوں ہاتھ کوٹ
کی جیبوں میں ڈالے تفصیل سے
بتا رہی تھی ..

پر پھر بھی .. یاد ہے نہ جب
تمہیں ضرورت تھی تو انہوں
نے اکیلا چھوڑ دیا تھا .. سلطان
کو عشاء کا وہاں جانا کچھ اچھا

نہیں لگا تھا .. اسے اس طرح بولتے دیکھ کر عشاء نے اس کی طرف بغور دیکھتے ہوے جواب دیا ..

جانتی ہوں .. پر اس دن سے زیادہ کسی او ر دن مجھے ان کی بہت ضرورت تھی .. اور تب بس انہوں نے ہی مجھےسہارا دیا تھا .. جس وجہ سے آج میں یہاں ہوں ..کہتے ہوے اسے اپنی زندگی کی سب سے تلخ حقیقت یاد ای .. اور وہ اپنی انکھوں میں ای نمی کو

چھپاتی ہوئی چہرے دوسری طرف موڑ گئی ....

گاڑی میں اب مکمل خاموشی تھی .. اسے مسلسل خاموش دیکھ کر سلطان بار بار اس کی طرف دیکھ رہا تھا ..

وہ ایسے چپ تو نہیں ہوتی تھی ... کیا اس نے کچھ غلط کھ دیا ؟ جو اسے برا لگا ..؟
سلطان دل ہی دل سوچ رہا تھا .. کافی دیر اسے خاموش دیکھ کر آخر اسے الجھن ہونے لگی ..

تم نے کھانا کھایا؟ اب خاموشی
کو توڑنا ہی تھا تو سلطان نے
اب سوال کرنا شروع کر دیا ..

ہمم .. مختصر جواب ..

گھر پر کوئی مثلا تو نہیں ؟
کسی بھی قسم کا؟

نہیں ..

تم ٹھیک ہو ؟

ہمم ..

وہ بہت مختصر جواب دے رہی
تھی .. جس سے سلطان کو
بہت الجھن ہو رہی تھی .. وہ

زیادہ بولنے کا عادی تو نہیں تھا
.. پر اس لڑکی کےاس طرح
خاموش ہونے پر اسے عجیب سا
لگ رہا تھا ...اس نے گاڑی کی
سپیڈ بہت تیز کر دی .. وہ
بہت تیزی سے گاڑیوں کو
کراس کرتا ڈرائیو کر رہا تھا ..

تھوڑ آہستہ چلاؤ پلیز .. وہ دونو
ں طرف سے سیٹ کو پکرے
اس سے کھ رہی تھی ..

تم کچھ بول نہیں رہی تو میں
سوچ رہا ہوں تمہیں جلد گھر

پہنچا دوں ..کہتا ہوا وہ فل
... سپیڈ سے گاڑی دوڑانے لگا

گاڑی کی سپیڈ اتنی زیادہ تھی
کہ کسی بھی دوسری گاڑی کو
کراس کرتے ٹائروں کی چیخیں
.. نکل جاتیں

نہیں پلیز .. آہستہ چلاؤ .. وہ
ڈرتے ہوۓ اس کی جانب
دیکھتے بولی .. پرمقابل نے سپیڈ
تھوڑی اور تیز کر دی .. اور تب
ہی اچانک سامنے سے اتی
ہوئی گاڑی اس قدر قریب آ
گئی کہ وہ کسی بھی پل ٹکرا

سکتی تھی .. سلطان نے
سٹیرنگ پر گرفت مضبوط کرتے
.. ایک جھٹکے سے گھمایا

ا ا ے ے ے ے ....عشاء نے ایک
زور دار چیخ مارتے ہوئے دونوں
ہاتھوں سے سلطان کے بازو کو
سختی سے پکڑ لیا .... گاڑی
تھوڑا اتھل پتھل ہوئی پر اگلے
ہی پل اپنی مطلوبہ جگہ پر آ
چکی تھی ..وہ حواس باختہ
سی ہو کر سلطان کی طرف
دیکھنے لگی .. یہ کیا کر رہے
ہو .. ابھی گاڑی لگ جاتی تو ..

ہمارا اکسیڈنٹ ہو جاتا تو ..
وہ اپنی اتھل پتھل ہوتی
سانسیں سمبھالتی ہوئی بول
رہی تھی جبکہ سلطان کا بازو
ابھی بھی اس نے سختی سے
پکڑ رکھا تھا ..سلطان نے گاڑی
کی سپیڈ بہت سلو کر دی ..
اور ایک دم سے اس کی طرف
چہرہ موڑے دیکھنے لگا .. عشاء
کا چہرہ اس کے بلکل قریب تھا
.. کچھ پل وہ بے یقینی سے
دیکھتی رہی .. مقابل شخص بنا
پلکیں جھپکے اسے دیکھ رہا

تھا .. عشاء اپنی پوزشن پر غور کرتی ایک دم اس کے بازو کو آزاد کرتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی ..

تم اگر بات نہیں کرو گی تو میں ایسے ہی ڈرائیو کروں گا ..

وہ چہرے سامنے کئے بول رہا تھا ..

وہ کیوں ؟ عشاء نے بے یقینی سے پوچھا ..

کیوں کہ میں ایسے ہی ڈرائیو کرتا ہوں .. تم بات نہیں کرو گی تو مجھے لگے گا میں اکیلا ہی ہوں ..

اس کا جواب سن کر عشاء کے گلے میں گلٹی ابھری ..

وہ ایک گہری سانس لے کر پھر سے شروع ہو چکی تھی ..

تمہیں پتا ہے ..میری ایک دوست بھی بن گئی ہے ،،

وہ بہت اچھی ہے ...اور وہ میری بہت ہیلپ بھی کرتی ہے

.. پتا ہے میں ہمیشہ سوچتی تھی کہ میری کبھی کوئی دوست نہیں بن سکتی .. ایسا لگتا تھا دوستی کرنا سب سے مشکل کام ہے .. پر میں غلط تھی ..

اسے پھر سے نان سٹاپ بولتے دیکھ کر سلطان کے چہرے پر ایک شریر سی مسکراہٹ پھیل گئی .. یعنی وہ اسے ڈرانے میں کامیاب ہوا تھا ..

اچھا .. بہت اچھے .. وہ
سرسری سا جواب دیتا چہرے
.. موڑ کر مسکرانے لگا

تم کہاں رہتے ہو؟ سلطان
سے سوال کرنے کی بار ی اب
.. .. اس کی تھی

اپنے گھر میں .. سلطان نے اسے
.. دیکھے بغیر کہا

وہ تو میں جانتی ہی ہوں ..
پر گھر کہاں ہے ؟

عشاء کی بات ابھی مکمل
ہوئی ہی تھی کہ گاڑی کو ایک

جھٹکے سے بریک لگی .. اور وہ
،،، اپنے گھر تک پہنچ چکی تھی
اے .. گھر پہنچ گئے .. اور پتا بھی
نہیں چلا .. وہ معصومیت سے
بولی ..کچھ دیر وہ اس کی
طرف غور سے دیکھتی
رہی .. پر وہ اپنا چہرہ سامنے
کئے بیٹھا تھا ... ٹھیک ہے مسٹر
عبدر .. یہ سوال پھر کبھی
پوچھ لوں گی ..کہتی ہوی وہ
اپنا بیگ ہاتھ میں پکڑتی ہوئی
جانے لگی تو ایک دم رکی ..
بہت شکریہ .. کہتی ہوئی وہ

گاڑی سے باہر نکل گئی ..
دیھان سے جانا .. دوازے بند
کرتی وہ ونڈو سے جھک کر
کہتی مسکراتی ہوئی چل
دی ..وہ اسے دو ر تک جاتے ہوئے
دیکھتا رہا .. اور ایک ہلکی سی
مسکراہٹ چہرے پر سجاے
گاڑی کو گھر کی طرف بڑھا گیا
..

Episode---6

ادھر دیکھو میری طرف ....
نیچے مت دیکھو ورنہ اور زیادہ

ڈر لگے گا .. حادی ائیگل کو
اپنے بازوؤں کے حصار میں لئے
او نچائی پر لگے جمپنگ ٹریک پے
کھڑا تھا ... ائیگل کے کندھوں
سے لے کر کمر کے گرد بیلٹ کو
کس کے بندھ گیا تھا وہ انچائی
سے بہت ڈرتی تھی .. اور اس
کے اسی ڈر کو ختم کرنے کے لئے
حادی آج اسے لئے جمپنگ ٹریک
پر کھڑا تھا ..
حادی ...دیکھو ..پلیز ..ہماری
ساری لڑائی ایک طرف پر میں
یہاں سے نہیں کود سکتی

مجھے بہت ڈ ر لگتا ہے ..ائیگل
سختی سے حادی کی شرٹ کو
مٹھیوں میں پنچے جمپنگ ٹریک
کے کنارے پر کھڑی تھی ...ادھر
دیکھو میری طرف .. حادی اس
کی کمر کے گرد بازو حمائل کے
اسے شانت رکھنے کی نہ کام
کوشش کر رہا تھا ،،،حادی نے
ذرا سے پاؤں اگے کو
کھسکاۓ..اہ ہ ہ ہ ...ـ ائیگل نے
ایک زور دار چیخ کے ساتھ حادی
کی کمر پر ایک زور دار مکا
رسید کیا ..

استغفراللہ پاگل لڑکی .. اتنی
زور سے مارو گی اب مجھے ..
حادی مکا پڑنے پر خفگی سے
ائیگل کی طرف دیکھ رہا
تھا ... ہاں اگر تم نے یہاں سے
چھلانگ لگائی تو میں تمہیں
جان سے مار دوں گی .. وہ
غصّے سے حادی کو دھمکی دے
رہی تھی .. اگر اب تم نے ڈرنے
کی کوشش کی تو میں تمہیں
یہاں سے اکیلے نیچے دھکا دے
دوں گا .. حادی نے آنکھیں
دکھاتے ہوئے اشارہ کیا ... وہ

جو دبک کے کھڑی تھی ..ایک دم چہرہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھنے لگی ..

اچھا ....اتنی ہمت ہے تم میں .. جو مجھے یہاں سے نیچے دھکا دو گے ..ائیگل اپنی آنکھوں میں ایک مان لئے حادی کی طرف دیکھ رہی تھی .. وہ جانتی تھی کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے حادی کبھی ایسا نہیں کر سکتا ..

حادی نے دھیرے سے اپنے بازوں کی گرفت ڈھیلی کی اور ایک

دم سے ائیگل تھوڑا پیچھے کو
کھسکی وہ مکمل حادی کی
گرفت میں اس کے سہا رے
کھڑی تھی اور اس طرح اس
کی گرفت سے چھٹنے پر ...اہ
حہہ ہ .. وہ نیچے کی طرف
جانے ہی والی تھی کہ حادی
نے ایک جھٹکے سے اسے دوبارہ
سے اپنی گرفت میں لیتے ہوئے
تھام لیا .. اس اچانک ہوئی
کروائی پر ائیگل بے یقینی سے
.. حادی کی طرف دیکھنے لگی

جس کے چہرے پر ایک شریر
سی مسکراہٹ تھی .. وہ اسے
تنگ کرنے کے لئے ایسا کر رہا
تھا .. حادی ... ائیگل آنکھوں
میں آنسو لئے خفگی سے اسے
دیکھ رہی تھی .. بے فکر رہو
گل .. حادی کے ہوتے ہوۓ
تمہیں یہ انچائی نہیں مار
سکتی .. وہ کام تو میرا ہے
نہ .. شرارت سے کہتا ہوا وہ
ہنسی کو بمشکل دباۓ ہوۓ
تھا .. تم بہت برے ہو .. آنکھوں
میں نمی لئے وہ حادی کے

سینے پر مکوں کی برسات کر گئی ..

ارے ارے ..ایک تو میں نے تمہیں بچایا اورتم مجھے مار رہی ہو .. مارنا بند کرو ورنہ آسرا نہیں کروں گا نیچے گرانے میں .. حادی نے ہنستے ہوے کہا ..

گرا دو . چھوڑ دو مجھے .. مار دو .. وہ اب مکمل نراض تھی .. ایسا کرنے سے پہلے میں خود نہ مر جاؤں .. وہ ائیگل کو نزدیک کئے دھیرے سے اس کے

کان میں سرگوشی کرتا ہوا
بول رہا تھا .. حادی نے کبھی
پہلے اس طرح ائیگل سے
اظہار نہیں کیا تھا ... وہ چہرے
اٹھائے بے یقینی سے حادی کی
طرف دیکھنے لگی ..مجھ پر
یقین ہے نہ ؟ حادی کی آنکھوں
میں آج وہ رنگ صاف دکھائی
دے رہے تھا .. ائیگل نے دھیرے
سے اثبات میں سر ہلا دیا .. تو
بس پھر ..صرف میری طرف
دیکھو ...تمہیں ایک خروچ بھی
نہیں انے دوں گا ..گل .. حادی

کی طرف دیکھتے ائیگل نے حیا
سے اپنا چہرہ اس کے سینے
میں چھپا لیا ..

جمپنگ ٹریک کے ورکرز کچھ
فاصلے پر کھڑے اس انوکھے
کپل کو بغور دیکھ رہے تھے ..
جو پچھلے 15منٹ سے ہنوز
اسی پوزیشن میں کھڑے بس
گپیں ہانک رہیے تھے .. حادی نے
اپنے بازوں کا حصار مضبوط
کرتے ہوے ایک جھٹکے سے
جمپنگ ٹریک سے چھلانگ لگا دی
.. ائیگل کی چیخ اتنی زور دار

تھی کے وہاں اوپر کھڑے ورکرز نے بے اختیار اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے لئے ..ان کی کمر کے گرد لگے بیلٹ کے ساتھ ایک بہت لمبا سپورٹ روپ تھا جو کافی نیچے تک جمپ کرنے میں سپورٹ کرتا تھا..

کچھ دیر ہوا میں جھلنے کے بعد اب وہ ز مین پر لینڈ کر چکے تھے ..

ائیگل کی تو سانس سے سانس نہیں مل رہی تھی .. اس کا

جسم دھیرے دھیرے کامپ رہا
تھا ،،،
ہا ہا ہا .. اس کی حالت دیکھ
کر حادی نے بے اختیار قہقہہ
لگایا ..کتنی ڈرپوک ہو
تم ..ویسے تو بڑی تیس مار خان
بنتی ہو .. اور آج اتنے میں ہی
ہوا ٹا یٹ ہو گئی ...موقع پر
چوکا مارنے میں تو کوئی حادی
کا مقا بلہ نہیں کر سکتا
تھا ....تم بہت بتمیز ہو .. آیندہ
میں کبھی تمہارے ساتھ نہیں
آوں گی .. دفع ہو ..

کہتی ہوئی ائیگل تن فن کرتی منظر سے غائب ہوئی ..

ارے رکو تو ... مجھے تو لے جاؤ .حادی بھاگتا ہوا اس کے پیچھے پہنچا .. بھاڑ میں جاؤ تم .. غصے سے کہتی ہوئی وہ تیز تیز چل رہی تھی .. اے ے ے ے ... چلتے چلتے حادی نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا ..اچانک توازن قائم نہ رکھنے کی وجہ سے ائیگل سیدھا حادی کے چھوڑے سینے سے ٹکرا گئی ...

.. کیا کر رہے ہو ..پاگل ہو تم

وہ غصّے سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی .. پر حادی کی آنکھوں میں آج اور ہی رنگ تھے .. وہ بغور اس کی چھو ٹی چھو ٹی گہری آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ..

کیا کرتی ہو ..گل ..تھوڑا دیہان سے چلا کرو ... وہ ایک شریر سی مسکراہٹ دبائے ہوئے تھا ..

... تم بہت برے ہو

ہاں وہ تو میں ہوں ہی اس
میں کوئی شک ہے کیا ؟

کہتا ہوتا وہ ائیگل کے سر پر
ہلکی سی چیت لگا گیا ..
چھوڑو مجھے ..وہ اس کے
مضبوط حصار سے نکلنے کی
.. ناکام کوشش کر رہی تھی

چھوڑ دوں ؟ حادی ایک ابرو
اچکتے ہوے ائیگل کی طرف
.. دیکھنے لگا

چھوڑ سکتے ہو تو چھوڑ دو.....
ائیگل نے ایک جھٹکے سے اپنا

اپ اس سے چھڑاتے ذرا فاصلے پر ہوتے کہا ..

ہممم ..میں اب سوچ رہا ہوں ... حادی سوچنے کے سٹائل میں ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا ..

کیا کھچڑی پک رہی ہے اب تمہارے شیطانی دماغ میں ؟ ائیگل انگلی کی نوک اس کی طرف کئے پوچھ رہی تھی ..

یہی کہ مجھے اب اپنے لئے ایک پیاری سی لڑکی ڈھونڈنی

چاہیے ...میں چاہتا ہوں کہ
میرے چھوٹے بچے تمہیں
ائیگل پھو پھو کھ کر بلائیں ...
شرارت سے کہتا ہوا حادی
ائیگل کے تن بدن میں آگ لگا
گیا ... اچھاااا ....تو ڈھونڈ لو نہ
.. ویسے مجھے افسوس ہو رہا
ہے اس لڑکی پر جو تمہاری
زندگی میں اۓ گی .. چچ چچ ..
بیچاری ..اسے کیا پتا ہو گا اس
معصوم سے چہرے کے پیچھے
کتنا بڑا ڈفر چھپا ہوا

ہہ ..ائیگل حادی کے چہرے پر چٹکی کاٹے طنز کر رہی تھی ...

ڈھونڈ لو اور جب ڈھونڈ لی تو .. مجھے ضررور دکھانا .. اوکے

کہتی ہوئی وہ ایک ادا سے بال جھتکتی جانے کو تھی کہ حادی نے پھر سے اسے بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کیا ...

اے ے ے .. کیا کر رہے ہو ؟ پاگل چھوڑو مجھے ... وہ اس کے مضبوط حصار سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی ..

اب تو میں واقی ایک پیاری سی
لڑکی ڈھونڈ لو گا .. اور سب
سے پہلے تمہیں اس سے
ملواؤں گا .. ای پرومس ..

کہتا ہوا وہ ائیگل کو آزاد کرتا
لمبے لمبے ڈگ بھرتا چل دیا ..

وہ کھڑی بے یقینی سے اسے
جاتے دیکھ رہی تھی .. وہ تو
سوچ رہی تھی کہ حادی اس
کے اس طرح کہنے پر اسے
اپنے دل کی بات بتاے گا پر یہاں
تو الٹا ہو گیا تھا .... دیکھتی
ہوں میں کون اتی ہے تمہاری

زندگی میں ... آگ نہ لگا دوں
گی میں اسے .. غصّے سے کہتی
ہوئی وہ حادی کے پیچھے چل
دی ...جو اسے چڑانے میں
کامیاب ہو گیا تھا ...

....
.

ہاں جس دن ہم اوف ہوے..
ہم ضرور کہیں باہر کا
پروگرام بنائیں گے ..پھر تم کر
لینا تمھاری ڈھیر ساری باتیں
مجھ سے ... عشاء ایک ہاتھ
سے موبائل کان سے لگاے

دوسرے ہاتھ سے گیس تیز کرتے
مروا سے مخاطب تھی ..

ٹھیک ہے تم کہیں اور کا
پروگرام نہ بنا لینا پھر .. مروا
اب کنفرم کر رہی تھی کہ کیا
عشاء واقی اس کے ساتھ چلے
گی .. نہیں بابا .. میرا تمہارے
علاوہ اور کون دوست ہے بھلا
جس کے ساتھ میں کہیں جاؤں
گی ... تم جانتی تو ہو مروا ..
تو پھر ٹھیک ہے ..سنڈے کو پکا
. ..

ٹھیک ہے بابا ..پکا .. اب فون رکھو ورنہ جو تھوڑی بہت کوکنگ مجھے اتی ہے اس کا بھی کباڑا ہو جائے گا ..وہ کبھی گیس کو تیز کرتی کبھی آہستہ .. جس کی وجہ سے او پر رکھا کھانا کبھی بھی جل سکتا تھا ..

ٹھیک ہے اپنا دھان رکھنا شام کو ملتے ہیں .. کہتی ہوئی مروا فون بند بن کر چکی تھی ..

وہ موبائل ایک سائیڈ پر رکھ کر
اب پوری طرح کوکنگ پر
فوکس کر رہی تھی .. جہاں
کیا کم تھا کیا زیادہ اسے کچھ
پتا نہیں چل رہا تھا .. ایک دم
تیز چلتی گیس سے تیل زیادہ
گرم ہونے کی وجہ سے چھینٹے
پھیلنے لگے .. اہ ہ ہ ہ ہ ... کچھ
چھینٹے اس کے ہاتھ پر گرے
جس کی وجہ سےاس نے فورن
.. سے گیس آہستہ کی

او فو ... یہ کوکنگ ..کیا مصیبت
... ہے یار

ڈھنگ کی کوکنگ بھی نہیں کر
سکتی میں تو .. یا اللہ پلیز
مجھے کوکنگ کرنا ا جاۓ ... دو
گھنٹے کی محنت کے بعد یو
ٹیوب سے کوکنگ کی ریسیپی
دیکھ کر بنائی گئی ڈش اتنی بد
مزہ بھی نہیں تھی .. کھاتے
ہوۓ وہ شکر ادا کر رہی تھی
کر چلو اتنی محنت اور ہاتھ
... جلانے کے بعد کچھ تو اچھا بنا

اب نائٹ ڈیوٹی کا یہ تو فائدہ
تھا کہ وہ دن بھر میں اپنے
چھوٹے چھوٹے کام نمٹا لیتی تھی

.. اور ٹائم رہتے کوکنگ بھی
... کرنا سیکھ رہی تھی

اپنے چھوٹے ہاتھوں سے
اب وہ اپنا ہر کام کرتی
تھی ..جو کہ کچھ ارصے پہلے
دایا گل فام ہی کیا کرتی
تھی .. عشاء تب بھی بہت
کوشش کرتی تھی کہ وہ اپنے
کام زیادہ سے زیادہ خود کیا
کرے پر گل فام ہمیشہ کہتی
تھی ..کہ اسے عشاء کا ہر کام
کرنا بہت پسند ہے . اسی لئے
آج عشاء کو بہت مشکل ہوتی

تھی ... اور سب سے مشکل
کام اسے کھانا بنانا لگتا تھا ..
کیوں کہ کیا چیز کس مقدار
میں ڈالنی ہے وہ اس میں
ہمیشہ کنفوز ہو جاتی تھی ...
پر اب آہستہ آہستہ اس کی
کوکنگ سکل میں بہتری ا رہی
تھی .. ظاہر ہے ..یہ کام ہے
تو ایک عورت کا ..اور عورت
چاہے جتنی بھی کام چور یا
پھوہڑ کیوں نہ ہو جلد یا بدیر
وہ ہر کام سیکھ ہی جاتی ہے
..

وہ شیشے کے سامنے کھڑی ردی تو ویر ٹائی کی حک لگاتے اپنے آپ کا بغور جائزہ لے رہی تھی ..

مروا نے کہا تھا کہ مجھے پارلر ٹریٹمنٹ لینا چاہئے .. پر کیوں ؟ مجھے تو نہیں لگتا .. وہ اپنا چہرہ ادھر ادھر گھماتے غور غور سے دیکھ رہی تھی .. سر جھٹکتے وہ اپنا سیل فون پکڑتی مال کے لئے نکل پڑی ..

ٹرام میں بیٹھی وہ یہ سوچ رہی تھی کہ زندگی کتنی جلدی

اپنا ہر رنگ دکھاتی ہے .. اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اتنی جلدی اپنی سب زمیداری سمبھال لے گی ..

... پر چلتی کا نام زندگی ہے

خیر ...معمول کے متبِک وہ اپنی اکلوتی دوست مروا کے ساتھ باتوں میں مصروف اپنا کام ... دیہان سے کر رہی تھی

عشاء مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے ... تم جب فری ہوئی تو .. اوکے .. اوکے ..کہتی ہوئی

مروا اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئی ...

اب وہ سوچ رہی تھی کہ اسے اس سے کیا بات کرنی ہے ... پر آج کا دن اتنا مصروف تھا کہ دونو ں کو اتنا ٹائم نہیں ملا کہ بیٹھ کر بات کر سکیں ..

سوری مروا آج بہت زیادہ کام تھا ...تھوڑا بھی ٹائم نہیں ملا ..بمشکل وقت نکال کر اب وہ دونو ں ڈنر کرنے کے ساتھ ساتھ چھوٹی موٹی باتیں کر رہی تھیں ...

کوئی بات نہیں ،،،مروا کھا نے سے بھرپور انصاف کرتی جواب دے رہی تھی

کیا بات کرنی تھی تمہیں ؟

عشاء نے چاولوں کا چمچ منہ میں رکھتے مروا سے سوال کیا ...

عشاء ..میں تم سے یہاں کی ایک بات شیر کرنا چاہتی ہوں ...دیکھو میں جانتی ہوں کہ یہاں میری سب سے دوستی ہے ،،میں سب سے بات کر لیتی ہوں .. پر سچ بتاوں تو ،،مجھے

تم جیسی کوئی دوست آج تک
نہیں ملی ..ایسا لگتا ہے کہ
میں تم سے اپنی ہر بات شیئر
کر سکتی ہوں ..مرا کافی
سنجیدگی سے بات کر رہی تھی
...

یو کیں ٹرسٹ می ...عشاء
مروا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے
... اسے یقین دلا رہی تھی

اب بتاؤ کیا بات ہے ... عشاء
سوالیہ نظروں سے اس کی
.... طرف دیکھ رہی تھی

وہ دراصل ..بات یہ ہے کہ ..
مروا اپنی کرسی سے تھوڑا آگے
کو جھک کے ایک ڈرتی ہوئی
نگاہ ادھر ادھر دوڑاتی قریب
ہوئی ..

عشاء...۔ یہاں اس مال میں
drugs طریقے سے illegal..
کی ایکسپورٹ ہوتی
ہے ....میں نے کافی دفع دیکھا
ہے ..

یہاں کا مینیجر ..اور۔
اونر ..مسٹر وحید ..دونوں ہی
اس کام میں شامل ہیں ...

مروا کی کہی بات سن کے جیسے عشاء کے ذہن میں ایک جھماکہ ہوا .. اسے بے اختیار ہی اس دن فش بنڈل والی بات یاد ا گئی ..

وہ فش بنڈل ...... وہ سفید پیکٹ ...

اب دھندلی تصویریں واضح ہو رہیں تھیں ...

کیا تم سچ کھ رہی ہو ؟؟ آ ی مین ... واقی ؟

ہاں نہ ..میں نے خود دیکھا ہے ...اور تمہیں پتا ہے .. ایک دفع میں نے یہاں کے مینیجر سے بات کی تو اس نے مجھے دھمکی دی تھی .. کہ اگر آج کے بعد اس بات کا ذکر میں نے کسی سے کیا تو وہ مجھے جاب سے نکال دے گا ..

تو تم پولیس کے پاس کیوں نہیں گئی ؟ یہ تو ایک پولیس کیس ہے نہ ...

یار میں جانا چاہتی تھی ..پر ..میرے پاس فلحال

یہی ایک جاب ہے ..اس کے
علاوہ کہیں اور نہیں .. اور میں
یہ جاب کھونا افورڈ نہیں کر
سکتی ابھی ..اسی لئے میں چپ
ہوں ..مروا بے بسی سے بول
رہی تھی ...

تمہیں پتا ہے مروا ...پچھلے مال
... میں بھی یہی کام ہوتا ہے

جب میں وہاں تھی تو ..پہلے
مجھے شک تھا ..پر اب یقین ہو
گیا ہے ..

واٹ ؟؟؟ تم سچ کھ رہی ہو ؟
عشاء کی بات سن کے مروا نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا
...ہاں نہ .. سچ کھ رہی ہوں ..

توبہ ہے ..قسم سے .. یہ بڑے لوگ بھی کس قدر گھٹیا ہوتے ہیں نہ ..پیسے کے لئے کچھ بھی کرتے ہیں ...

عشاء ...ہمم ... میں یھاں سے جانا چاہتی ہوں ..

کیا apply میں نے کافی جگہ
ہے جاب کے لئے .. جیسے ہی
کہیں جاب ملے گی ..میں اسی
دن یہاں سے ریزائن دے دوں
گی ...مروا اسے اپنے پلان کے
بارے میں بتا رہی تھی ..ایسی
جگہ تو مجھے بھی نہیں
رہنا ...۔ عشاء نے چمچ پلیٹ
میں گھسیٹتے ہوئے بے زاری سے
کہا ..

تو پھر ٹھیک ہے .. میں اب
apply جہاں بھی جاب کے لئے

کروں گی وہاں دو کے لئے جگہ ڈھونڈھوں گی ..

واقی ..سچ کھ رہی ہو ؟؟ عشاء نے مروا کی بات پر چہک کر جواب دیا ..

ہاں بھی .. اب جہاں میں جاؤں گی میں چاہتی ہوں میری پیاری دوست بھی وہاں میرے ساتھ جائے .. مروا عشاء کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پیار سے بولی ...

تم بہت اچھی ہو مروا ..
تھنکس ... تم بھی بہت اچھی ہو ..

دونوں ہنستی ہوئی کھانے سے فارغ ہو کر اپنے اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئیں ..

کچھ دیر ادھر ادھر کے کام کرنے کے بعد اوف ہونے کا وقت بھی ہو گیا .. ایک نظر کلائی پر بندھی گھڑی پر ڈالتے عشاء نے ایک تشکر بھری سانس خارج کی ..

... شکر ہے ..دن گزر گیا

کل سنڈے ہے مس عشاء .. تو کیا پروگرام ہے پھر ؟ کہیں باہر چلیں .....کاؤنٹر پر رپورٹ کرتے مس مروا عشاء سے مخاطب تھی ..

میں تو یہاں زیادہ جگہیں جانتی نہیں .. تم بتاؤ کہاں چلیں ؟ عشاء مروا سے سوال کر رہی تھی ...

تم ترکی میں رہتی ہو مس عشاء ... اور کھ رہی ہو کہ

یہاں کی جگہے جانتی نہیں .. مروا مسکراتے ہوئے کھ رہی تھی ..

اب عشاء سوچ رہی تھی کہ وہ اسے کیسے سمجھاے ...کہ اورفن کیئر میں رہتے ہوئے اس سے باہر کی دنیا کتنی دور تھی ..وہ تو بس اپنے گھر سے باہر بازار تک جاتی تھی،،اور بازار سے واپس گھر .. یہی اس کی دنیا تھی ..

پر وہ مسکراتے ہوئے مروا کی جانب دیکھ رہی تھی .. ٹھیک

ہے ..میں تمہیں اڈریس سنڈ کر دوں گی ..تم وہاں پہنچ جانا ..

اوکے .. مروا نے اب اس کی مشکل آسان کی ..

اوکے .. اب چلتے ہیں .. دونوں چلتے ہوے مال سے باہر جا رہیں تھیں ..جب اچانک ..مسٹر وحید ان کے قریب ا کر روکا .. .. مرحبا ..گرلز

وہ کافی دیر سے انتظار کر رہا تھا .. کہ کب وہ فری ہو ...

مرحبا سر ..دونوں نے بیک وقت جواب دیا ..

مسٹر وحید چھوٹی موٹی باتوں میں ،،ان دونوں کے ہمراہ مال سے باہر آیا .. اب مجھے اجات دیں سر ..میں چلتی ہوں ..مروا اجازت طلب کرتی عشاء سے ہاتھ ملاتی وہاں سے چلی گئی .. جب کہ عشاء کو اب اس شخص کی حقیقت سن کر دو منٹ بھی اس کے پاس روکنا زہر لگ رہا تھا ...

مس عشاء ..آئیں میں اپ کو
گھر ڈروپ کر دیتا ہوں ..

مسٹر وحید چہرے پر ایک عجیب
کی مسکراہٹ لئے ایک بے
ڈھنگی سی افر کر رہا تھا ..

تھنک یو سر ..پر میں چلی
جاؤں گی ..اپ کو تکلف کرنے
کی ضرورت نہیں ... عشاء کو
اپنے سامنے کھڑا ..سانولی
رنگت کا گول گول آنکھوں اور
عجیب سی مسکراہٹ رکھنے
والا ایک ادھیڑ عمر کا شخص
اس وقت زہر لگ رہا تھا .. اور

وہ ادھر ادھر نظریں دوڑا رہی
تھی ..اور سوچ رہی تھی کہ
کاش وہ ایک دم سے یہاں آا
جائے ..اور اس شخص سے اس
کی جان چھوٹ جائے،،پر وہ
کہیں نظر نہیں ا رہا تھا ..

اس میں تکلف کی کیا
بات ....مجھے خوشی ہو گی ...

پر مجھے تو نہیں ہو گی
نہ ..وہ دل ہی دل سوچ رہی
تھی ..

نہیں سر اپ کا بہت شکریہ .. کہتے ہی عشاء سائیڈ سے نکلنے لگی ہی تھی کہ مسٹر وحید ایک دم اس کے سامنے ہوا ..

ارے روکو تو .. اتنی بھی کیا جلدی ہے .. سر وہ دراصل کافی دیر ہو گئی ہے اور مجھے گھر جانا ہے ..

تو وہی تو میں کھ رہا ہوں ..چلو... رات بہت ہو گئی ہے .... میں گھر چھوڑ دیتا ہوں

میں چلی جاؤں گی سر ... وہ
ہاتھوں کی انگلیوں کو بے دردی
سے مڑ وڑ رہی تھی .. اور
اسے اس کھڑوس شخص پر
بہت غصے آ رہا تھا .. جو یہاں
نہیں تھا ...

جب کہ اس کی غلط فہمی
تھی ..کہ وہ وہاں نہیں تھا ..

اس سے کچھ ہی فاصلے پر
اندھیرے میں کھڑی بلیک کلر کی
گاڑی کے دروازے سے ٹیک لگائے
وہ بغور اس منظر کا جایزہ لے
رہا تھا ..

عشاء پھر سے معذرت کر وہاں
سے نکلنے لگی کہ مسٹر وحید
پھر سے اس کا رستہ روکے کھڑا
تھا .. عشاء کو اب اس ادھیڑ
عمرشخص پر شدید غصہ ا رہا
تھا .. اس کا بس نہیں چل رہا
تھا کہ وہ کوئی چیز اٹھا کر اس
کے سر میں دے مارے اور وہاں
سے فرار ہو جاے ..پر اس سے
زیادہ غصہ اسے سلطان پر ا
رہا تھا ..جو جانے کہاں تھا ؟...

مس عشاء اب اپ ضد کر
رہیں ..دیکھیں رات بہت ہو

گئی ہے اور سردی بھی بہت
ہے .. میں اپ کو سفلی گھر
.... پہنچا دوں گا ... اور اپ

تم یہاں کھڑی ہو ...میں کب
سے تمہارا انتظار کر رہا
ہوں ...ابھی بات مسٹر وحید
کے منہ میں ہی تھی ..کہ
عشاء کے عقب سے ایک بھرپور
... بھاری مردانہ آواز گونجی

مسٹر وحید او ر عشاء دونوں نے
.. بیک وقت سائیڈ پر دیکھا

جہاں ..بلیک کلر کی شرٹ اور سکن کلر کی پینٹ پر ہوکس جو کہ پینٹ attached کے اگلے طرف سے لے کر کندھوں سے ہوتی ہوئی پینٹ attached کی بیک سائیڈ تک تھیں .. بال سلیقے سے بنائے ہوئے اورgogles .. آنکھوں پر بلیک چہرے پر بلیک ماسک لگائے وہ ... اپنی پوری شان سے کھڑا تھا

سلطان کو دیکھ کر عشاء کی اڑی ہوئی ہوائیاں واپس لوٹیں..

آ پ .. ا گیے ... عشاء نے "آ پ" پر زور دیتے ہوئے سلطان سے کہا .. میں تو کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں ..

مرحبا ..مسٹر وحید سلطان سے مخاطب ہوا .. مرحبا ..سلطان نے قدرے بے زاری سے جواب دیا ..

اپ کون ہیں جناب .. ؟ وحید سلطان سے مخاطب تھا ..

..... سر وہ ..یہ

چلیں ...ابھی عشاء کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ سلطان نے دھیرے سے اس کا ... وہ نازک سا بازو تھاما

عشاء نے اچانک اپنے بازو کی طرف اور پھر سلطان کی طرف دیکھا .. جو کہ ماتھے پر کئی شکنیں لئے اسے بغور دیکھ رہا تھا ... سلطان کے اس طرح غصے سے دیکھنے پر عشاء کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اس کے مضبوط ہاتھ سے اپنا بازو ... چھڑا سکے

Excuse us .....

کہتا ہوا سلطان عشاء کے بازو
پر اپنی گرفت مضبوط کرتا کار
کی طرف بڑھنے لگا.. اور وہ بے
یقینی سے اس کی چوڑی پشت
کو بغور دیکھتی اس کے قدم با
قدم چل رہی تھی ...

کار کے قریب پہنچ کر سلطان
نے مضبوطی سے پکڑا وہ نازک
سا بازو اپنی گرفت سے آزاد کیا
.. اور کار کا دروازہ کھول کے
.. اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا

جو کے فٹ سے اندر بیٹھ گئی ..
دوسری طرف سے ہوتا ہوا وہ
ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہوا
اور بجلی کی تیزی سے کار
سٹاٹ کرتا وہاں سے غائب
ہوا .. مسٹر وحید وہیں
کھڑا ..اس مضبوط اور
خوبصورت خوشبو اور دبنگ
والے شخص کوpersonility
بس دیکھتا ہی رہ گیا جو اس
کے سامنے سے اس نازک سی
چڑیا کو تھام کر لے گیا ..

مسٹر وحید کے چہرے پر غصّے
کے اثار نمایاں ہونے لگے .. اور
وہ سر جھٹکتا ہوا واپس مال
کی طرف بڑھ گیا .. آج اس کا
شکار اس کے ہاتھ سے نکل گیا
تھا ...جس کا افسوس کرتا وہ
اپنے افس کی چیزوں پر غصہ
،،، نکال رہا تھا

آج تو تم بچ گئی .. پر آخر کب
تک بچو گی .. ..آنا تو تمہیں
میرے پاس ہی ہے نہ ...
سوچتے ہی وحید کے چہرے پر

ایک شیطانی مسکراہٹ نمایاں ہوئی ...

....

کہاں تھے تم ؟؟؟ پتا ہے وہ dispressing شخص ..کتنا ہے ..مجھے اس سے بہت چڑ ہوتی ہے ...

تم نے اتنی دیر لگا دی ... میں ڈر گئی تھی ..وہ ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی سلطان سے معصوم سے شکایات کر رہی تھی؛؛

میں یہیں تھا .. تمہارا انتظار کر رہا تھا ،،،،تم لیٹ باہر ای آج ...

لیٹ نہیں ای ..وہ ..مسٹر وحید ...

کیا کہا اس شخص نے تمہیں ؟

سلطان نے گاڑی کی سپیڈ بہت سلوو کر دی ..

وہ کھ رہے تھے کہ میں گھر ڈروپ کر دیتا ہوں ..

پتا ہے مجھے اتنا زیادہ غصّہ آیا .. میں تو دو پل بھی اس

شخص کے پاس روکنا نہیں
چاہتی ..اس کے ساتھ گھر جانا
تو دور کی بات ہے .. اور ایک
.. تم نے اتنی دیر لگا دی

عشاء خفگی سے سلطان کی
.. طرف دیکھنے لگی

جس کے چہرے پر ایک غصّہ
.. صاف دکھائی دے رہا تھا

وہ شخص تمہیں پریشان کرتا
ہے؟

سلطان نے قدرے سنجیدگی سے
.. سوال کیا

نہیں پریشان تو کبھی نہیں
کیا ..پر باتیں عجیب طرح کرتا
ہے .. مجھے بلکل بھی نہیں
پسند .. میں تو بہت کوشش
کرتی ہوں کہ اس سے دور ہی
.. رہوں ..اور رہتی بھی ہوں
زیادہ بات نہ کیا کرو .. good
..

سلطان سامنے دیکھتا ڈرائیو
کرنے میں مصروف تھا..

میں کیوں کروں گی بات اس
سے ..

پتا ہے جب بھی وہ میرے سامنے
اتا ہے یا بات کرتا ہے ..میرا دل
کرتا ہے کوئی چیز اٹھا کر اس
کے سر میں دے ماروں ..اور
وہاں سے بھاگ جاؤں .. عشاء
دونوں ہاتھوں کو ہوا میں
لہراتے ہوی بول رہی تھی ..

اس کی اس معصوم سی
کروائی پر سلطان کے غصے سے
بھرے چہرے پر ایک گہری
مسکراہٹ نمایاں ہوئی ..جسے
وہ عشاء سے چھپا نہ سکا ..

اپنی بات مکمل کر کے سلطان کی مسکراہٹ دیکھ کر عشاء کا ایک بے اختیار قہقہہ گنجا
.. ..
سچی ..اگر مجھے کبھی موقع ملا نہ ..تو میں ضرورر ایسا کروں گی ..وہ مسکراتے ہوۓ .. بول رہی تھی
پاگل لڑکی ...سلطان دل ہی دل سوچتا مسکرا رہا تھا ...
تمہارا دن کیسا گزرا ؟ اپنے چہرے سے ماسک ہٹاتے ہوۓ اب

سلطان عشاء سے مخاطب تھا ..

اچھا تھا .. بہت مصروف تھا ..آج بہت زیادہ کام تھا ...اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی روکتی وہ بتا رہی تھی ...،،

تم کیسے ہو ؟تمہارا دن کیسا گزرا ؟

اب وہ الٹا سوال کر رہی تھی ..

اچھا ... مگر ملا مختصر جواب ..

تم نے کھانا کھایا ؟ ہاں ڈنر کے بعد ہی اوف ہوتی ہوں ..

اوکے .. ..اور تم نے کھایا ؟

ہمم ... سلطان ہمیشہ ہی مختصر جواب دینے کا عادی تھا ..

تمہیں ایک بات پتا ہے ؟ وہ سلطان کی طرف دیکھتے پوچھ رہی تھی ...

کون سی بات ؟

تم نے ہر بات کا بس اتنا چھوٹا سا جواب دیتے ہو .. وہ ہاتھ کی انگلی اور انگوٹھے کو بلکل ساتھ جوڑے درمیان میں تھوڑ ی سی جگہ چھوڑے سلطان کی طرف کئے کھ رہی تھی ..

جو کے سامنے دیکھ کر ڈرائیو کر رہا تھا ..گردن گھما کر اس کے ہاتھ کے اشارے کی طرف دیکھا ..

تمہیں کوئی پروبلم ہے کیا .اتنے سے جواب سے ؟

ہاں نہ .. ہے ... ..تو پھر وہ
... پروبلم تم خود هل کرو

تم تھوڑے کھڑوس بھی ہو ...
کہتی ہوئی وہ دونوں ہاتھ
اپس میں باندھے سیدھی ہو
.. کر بیٹھ گئی

تھنک یو .. کہتا وہ نارمل انداز
... میں ڈرائیو کر رہا تھا

وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک
لگائے اپنی نہ ختم ہونے والی
باتوں میں مصروف تھی .. جب
کہ مقابل شخص ہر بات کو

سن غور سے رہا تھا مگر جواب
مختصر دے رہا تھا ...

باتیں کرتے عشاء کو گاڑی میں
پھیلی سلطان کی گہری کلون
کی مہک بہت خوبصورت لگ
رہی تھی...

وہاں کوئی مثلا تو نہیں ہے ؟
سلطان نے سوال کیا ...

نہیں ..مثلا تو کوئی
نہیں .. ..سوچتے ہی عشاء کو
مروا کی کھی بات یاد ا گی ..

drugs کیا میں اسے بتاوں ؟
والی بات ....

پر یہ کیا کر سکتا ہے ؟؟ اگر
میں اسے بتا بھی دوں تو ...یہ
کیا کرے گا .. وہ دل ہی دل
سوچ رہی تھی ..

مگر وہ یہ نہیں جانتی
تھی ..کہ یہ شخص اسی کام
کو ختم کرنے کے لیے اس دنیا
میں آیا تھا .. وہ نہیں جانتی
تھی کہ اس کے اک دفع بتانے پر
یہ شخص کیا سے کیا کر سکتا
ہے ...

آخر سلطان سے بچنا کس کے بس میں تھا ..

مگر یہ معصوم بس یہ سوچ رہی تھی کہ ..اگر اسے بتا دیا ..اور اس نے پولیس کا سہارا لیا تو بیچارہ یہ ایویں ای بچ میں پھنس جاے گا ...پر وہ یہ نہیں جانتی تھی .. کہ وہ کسے ہلکے میں لے رہی ہے .....

خیر ابھی کے لیے اسے سلطان سے یہ ڈسکس کرنا مناسب نہیں لگا .. اپنی سوچوں میں

گم آنکھیں مندے وہ نیند کی
وادیوں میں کھو چکی تھی ...
کچھ پل اس کی آواز نہ انے پر
سلطان کی اس کی جانب دیکھا
جو کہ مست سو رہی تھی ..
نہ میں گردن ہلاتا وہ سکون
سے ڈرائیو کر رہا تھا .. مگر
اسے الجھن ہو رہی تھی ..
کیوں کہ وہ باتوں کی پولٹی
اب سو چکی تھی .. اور اب وہ
بور ہو رہا تھا ...

سلطان نے گاڑی کی سپیڈ
تھوڑی تیز کی مگر وہ دیہان
سے چلا رہا تھا ..کیوں کہ وہ
اسے جگانا نہیں چاہتا تھا ...

چال کے باہر اس نے آہستہ سے
گاڑی روک دی ..

اور ایک گہری سانس لیتے ہوئے
ہاتھ آ پس میں باندھے بغور
اس معصوم چہرے کی طرف
دیکھنے پر مجبور ہو گیا .

جو کہ پرسکون نیند سو رہی
تھی ...

کے شفاف اورmakeup بنا
معصوم چہرے ..وہ کتنی
خوبصورت تھی ...

سلطان تھوڑا اس کی طرف
جھک کر بغور دیکھ رہا تھا ..

اسے اپنے اندر ایک عجیب سا
احساس اٹھتا محسوس ہو رہا
تھا..جو نیا تھا .. وہ نہیں جانتا
تھا کہ یہ کیا احساس ہے ؟مگر
مسٹر وحید کا اس طرح آج اس
سے بے تکلفی سے باتیں کرنا اور
اس کے مقابل کھڑا ہونا
سلطان کو بلکل بھی اچھا نہیں

لگا تھا .. بلکہ سلطان کو اس
شخص سے سخت نفرت ہوئی
تھی ...

اسے اس طرح دیکھتے سلطان
کے اندر اٹھا احساس گہرا ہوتا
جا رہا تھا ..جس پر غور
کرتا ..وہ ایک جھٹکے سے سیدھا
ہوا ..

اور اپنے اپ پر غور کرتا خود کو
ڈپٹ گیا ..نہیں ... ایسا نہیں
ہو سکتا ...کبھی نہیں ..ماتھے
پر اچانک کئی شکنیں
ابھریں ..اور وہ مضبوط شخص

ہمیشہ کی طرح خود کو قابو
میں کرگیا ...سلطان نے گاڑی
کو بیک کر کے اچانک سے بریک
لگائی ..جس سے وہ سوئی
ہوئی راجکماری ایک جھٹکے
سے اٹھ بیٹھی ..

کیا ہوا .. کیا ...اک دم جھٹکا
لگنے سے وہ حواس باختہ سی
بربرانے لگی ..

..گھر اآ گیا کیا ؟

ہمم ..

اہ ...مجھے لگا پتا نہیں کیا ہو گیا ...

... میں سو گئی تھی

.. ہممم

... عبدر

ہممم

.. ... تم مجھے جگا دیا کرو

وہ کس لئے ؟ سلطان نے ای برو اٹھاتے پوچھا ..

میں سو جاتی ہوں تو تم اس طرح ڈسٹرب ہوتے ہوں گے ڈرائیو میں ..

بلکل نہیں ..میں کوئی کچا
ڈرائیور تھوڑی ہوں ..

شکریہ ....

عشاء نے مسکراتے جواب دیا ..

اٹس اوکے ...

اک بات کہوں ..

ہمم ..کھو ...

میں جب تمہارے ساتھ ہوتی
ہوں تو خود کو بہت سیف فیل
کرتی ہوں...

سلطان نے بغور اس کی بڑی بڑی براؤن آنکھوں میں دیکھا .. thats good ...

... چلتی ہوں ... اللہ حافظ

.... دیہان سے جانا

کہتی ہوئی وہ اپنا بیگ سمبھالتی گاڑی سے باہر نکل گئی ..

اور وہ اسے دور تک جاتے ہوئے .... دیکھتا رہا

....

میری بات غور سے سنو ...میں یہاں تمہارے بھروسے آیا ہوں .. ... شایان صاحب

اور اگر یہاں مجھے اور میری بیوی کو کوئی بھی تکلیف پہنچی ..تو اس کے زمیدار تم .. ہو گے

ایک درمیانے قد کا سفید کھلتی رنگت کا آدمی ٹانگ پر تانگ رکھے ترکی ایئر پورٹ کے مشترکہ حال میں بیٹھا شایان ... سے مخاطب تھا

تم فکر کیوں کرتے ہو .. تمہیں یہاں کوئی بھی تکلیف نہیں ہو گی ...میں نے تمہارے لئے سب بندوبست کر دیا ہے ..

دیکھو شایان ..تم اچھے سے جانتے ہو ،کہ سلطان بھوکے بھیڑیے کی طرح میرے پیچھے پڑا ہوا ہے ..اور اگر اس نے مجھے نقصان پہنچایا تو احمد لالے کے قہر سے تم بچ نہیں سکتے ..

داد ہاشمی،،احمد جہانگیر کا خاص آدمی تھا .. ایک ایسا شخص جو احمد جہانگیر کی

رگ رگ سے واقف تھا ..جس
کے بنا وہ اپنا کوئی بھی پلان
سر انجام نہیں دے سکتا تھا ..
وہ داد ہاشمی کو ہمیشہ اپنی
نظروں کے سامنے ہی رکھتا
تھا ..کیوں کہ وہ جانتا تھا ..کہ
اگر اس نے لاپرواہی کی تو
دیکھنے کے لئے داد کی لاش بھی
نہیں ملے گی ...

شایان صاحب ..میں تمہیں
وارن کر رہا ہوں .. اگر مجھے
اور میری بیوی کو کچھ ہوا تو
تم زندہ نہیں بچو گے ..

ارے داد بھائی کیوں فکر کرتے ہو ... میں نے ایک بہت سیف فلیٹ کا ارّنجمنٹ کیا ہے ..تم وہاں سیف رہو گے ..

سلطان کو بھنک بھی نہیں پڑے گی تم یہاں ہو ...

شایان اسے مطمئن کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا .. مگر داد جانتا تھا ..کہ سلطان سے بچنا ممکن نہیں .. وہ بس شایان کے کہنے پر ترکی آیا تھا .. ایک بہت اہم ڈیل کے سلسلے میں .. مگر وہ نہیں

جانتا تھا ..کہ یہ اس کی زندگی کا آخری ٹور اور آخری ڈیل ہو گی ..

شایان ..دھان رکھو ..سلطان کو بھنک بھی نہیں پرنی چاہئے کہ میں یہاں ہوں ..سمجھے ...

داد بار بار اپنی سفٹی کی ضمانت مانگ رہا تھا .. اور شایان بار بار اسے دلاسا دے رہا تھا ..

مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ جس سے بچنے کے لئے وہ اتنی محنت

کر رہے ہیں ..وہ ان سے کچھ
ہی فاصلے پر بیٹھا ان کی آپس
میں ہونے والی گفتگو سے
.. لطف اندوز ہو رہا ہے

ہمیشہ کی طرح بلیک ہڈ پہنے
بلیک ماسک لگائے .. وہ ٹانگ پر
ٹانگ رکھے ہاتھ میں اخبار تھامے
.. پڑھنے میں مصروف تھا

جب کہ اس کے کان ان دو
نفوس کی گفتگو پر مرکوز تھے
..

اب آ ے گا انٹ پھاڑ کے
نیچے .. ..وہ دل ہی دل میں
سوچتا مسکرا دیا .. سلطان
بہت عرصے سے داد کے انتظار
میں تھا ..وہ بس ایک موقے
کی تلاش میں تھا اور وہ موقے
اب اسے مل گیا تھا .. وہ دھیرے
سے اخبار فولڈ کرتا وہاں سے
.. دھویں کی ترھا غائب ہو گیا

جب کے وہ دو نفوس اپنی ہی
باتوں میں مغن یے بات نظر
انداز کر گے کے سلطان جیسا
دشمن کیا ان کی خبر نہیں

رکھتا ہو گا .. کیا وہ اتنا لاپروا
ہو سکتا ہے .. ..جو یہ اس کی
ناک کے نیچے سے فرار ہو
سکیں ...

....

آج چھٹی کا دن تھا ..اور چھٹی
کے دن وہ ہمیشہ ہی دیر تک
سونے کی عادی تھی ... مگر آج
اس کی آنکھ جلد ہی کھل گئی
تھی ..وہ خود حیران تھی کہ وہ
اتنی جلدی کیسے اٹھ گئی ..

مگر سر جھٹکتے وہ فرش ہونے
چل دی ..
آج وہ بہت خوش تھی .. اسے
ایک دوست مل گئی تھی ..اور
آج مروا کے ساتھ اوٹنگ کا پلان
تھا .. یہ سوچتے ہی پیاری
مسکراہٹ اس کے چہرے پر
نمایاں ہوئی ..وہ ناشتہ بناتے
ہوے اپنا فون چیک کر رہی تھی
جس پر مروا نے ایک ریسٹورانٹ
کا اڈریس بھیجا تھا .. ناشتہ
کرتی وہ مروا کو کال ملانے
لگی ..

ہاں مجھے مل گیا اڈریس ..
.. میں پہنچ جاؤں گی وہاں

اور تم بھی ٹائم پر پہنچ جانا ..
لیٹ مت ہونا .. وہ مروا کو
جلدی انہ کی ہدایت کر رہی
تھی ..

ہاں میں جلدی پہنچ جاؤں گی
..

وہ بہت خوش تھی ..آج وہ
پہلی دفع اس طرح اوٹنگ پر جا
رہی تھی ..

براؤن کلر کا سویٹر اور گرے
کلر کی فل سکرٹ پہنے ،بالوں
کو ہمیشہ کی ترھا پونی ٹیل
میں قید کئے ..بنا makeup کے
شفاف چہرے لئے وہ جانے کے
لئے بلکل تیار تھی ...

فلیٹ کو لاک کرتی وہ اپنے قدم
بھیڑ سے بھری استقلال سٹریٹ
کی طرف بڑھا گئی ..کچھ ہی
دیر پہلے ہوئی بارش سے
سڑکوں پہ جگہ جگہ پانی
موجود تھا ..وہ چلتی ہوئی
لوگوں کے بیچ رستے بناتی اب

سڑک کے کنارے کی طرف بڑھ گئی .. ریسٹورنٹ کا فاصلہ اس کے گھر سے کافی دور تھا جسے وہ پیدل طے نہیں کر سکتی کا سہارا لیتی texi تھی .. تو وہ اپنی مطلوبہ جگہے پہنچ چکی تھی ..

چلتی ہوئی وہ اس اڈریس پر پہنچی جہاں گولڈن کلر کی لائٹوں سے بڑا بڑا لکھا تھا

Roof Mezze 360

یہ استنبول کا بہت مشہور
ریسٹورنٹ تھا .. چلتی ہوئی وہ
ریسٹورنٹ کی چھت پر پہنچی
جہاں کا منظر اتنا پرکشش تھا
کہ وہ کچھ پل حیرانی کے عالم
میں کھڑی بس دیکھتی رہی..

بہت سی کرسیاں میز ایک
سٹائل میں سجائے گئے تھے اور
چھت کا اوپن ایریا بہت
خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ..

کونے میں سلیقے سے رکھے گئے
ایک ٹیبل پر مروا اس کی طرف
کر رہیvave دیکھ کر ہاتھ

تھی .. عشاء مسکراتی ہوئی اس کی جانب بڑھ گئی ..

مرحبا .. کیسی ہو مروا .. وہ خوشی سے بول رہی تھی ..

مرحبا .. میں بلکل ٹھیک .. تم کیسی ہو ؟

میں بھی بلکل ٹھیک .. یار یہ veiw کتنا خوبصورت ہے ..

عشاء نے اپنے عقب میں نظر گھمائ جہاں گہرے سمندر میں گہرا نیلا پانی اور دور اپنی پوری شان سے کھڑا باسفورس

اس منظر کو چار چاند brige لگا رہے تھے ..

بہت ہی خوبصورت جگہ ہے مروا ...

ہاں ہے تو خوبصورت .. تو بتاؤ کیا کھاؤ گی .. آج کی ٹریٹ میری طرف سے ... مروا نے چہکتے ہوئے افر کی ..

just.. جو تمہارا دل کرے anything ..

عشاء گردن گھمائے نظارے کا بھرپور دیدار کر رہی تھی ..

مروا سے چھو ٹی موٹی باتوں
اور اس خوبصورت منظر کو
کرتی وہ آج بہت enjoy
... ریلکس فیل کر رہی تھی

انھیں چھو ٹی موٹی باتوں میں
مروا اسے اپنے بارے میں بتانے
لگی .. جو کہ ایک غریب گھر
.. سے تعلق رکھتی تھی

میں 12 سال کی تھی جب ایک
اکسیڈنٹ میں میرے بابا کا ایک
بازو کٹ گیا .. اور تب سے
میری امی اور میں نے بہت
محنت کی اور اپنا گھر چلایا ..

میں آج جو بھی ہوں اپنے بابا
اور ماں کی وجہ سے
ہوں .انہوں نے کبھی میرا ساتھ
نہیں چھوڑا ..ہمیشہ مجھے
سپورٹ کیا ..اور میں انہیں
ہمیشہ سپورٹ کروں گی اور
ان کا ہمیشہ خیال رکھوں گی
..
مروا اسے اپنی زندگی کے بارے
میں بتاتی آبدیدہ سی ہو گئی
..
تم بہت لکی ہو مروا .. تمہیں
سپورٹ کرنے والے موجود

ہیں .. جو ہر قدم پر تمہارا
ساتھ دیتے ہیں .. اور تمہیں یہ
احساس دلاتے ہیں کہ تم خاص
ہو ..

عشاء مروا کے ہاتھ پر ہاتھ
رکھے پیار سے سمجھا رہی تھی
..

کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ
سچے روشتوں کی انسان کی
زندگی میں کیا اہمیت ہوتی
ہے .. وہ رشتے جو اپ کا اپنا
خون ہوتے ہیں .. جو بدقسمتی
.. سے عشاء کو میسر نہیں تھے

میری چھوڑو ..تم اپنے بارے میں بتاؤ ..

تم نے کبھی نہیں بتایا ..تمہاری فمیلی میں کون کون ہے ..

عشاء نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا .اور پھر نظریں چرا گئی .. بس ایک اسی سوال سے وہ بچنا کہ رہی تھی ...

مگر مروا کے بار بار اسرار کرنے پر اسے بتانا ہی پڑا ..

میں ایک اورفن ہوں .. اور میری فمیلی میں ...

..... بس میں ہوں

عشاء چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ لئے بتا رہی تھی ...۔ جب کہ مروا حیرانی سے اس کی جانب دیکھتی رہ گئی ..

کیا سچ میں ؟. میرا مطلب ....۔ واقی ؟

مروا کو کسی ایسے جواب کی توقع نہیں تھی .. تو وہ تھوڑا حیران ھوئی ....

ہاں .. میں پہلے اورفن کیئر ہوم میں رہتی تھی .. پر وہاں اب میرا ٹائم پورا ہو گیا تو اب مجھے خود کو خود ہی سمبھالنا ہے ..

یہ میری پہلی جاب ہے .. اور میں امید کرتی ہوں کہ اگے اس سے اچھی جاب ملے اور .. میں اپنا کرئیر بنا سکوں ..

مجھے تم پر پورا یقین ہے .. تم لائف میں کچھ ایسا کرو گی کہ لوگ تمہیں ہمیشہ یاد رکھیں گے ..

... مروا نے مسکراتے ہوئے کہا
جس پہ عشاء کا ایک بے اختیار
قہقہہ گونجا .. ہاں میں بھی
لائف میں کچھ تو ایسا کرنا
چاہتی ہوں کہ لوگ مجھے
ہمیشہ یاد رکھیں ..دونو ں بیک
... وقت مسکرائیں

انھیں چھو ٹی چھو ٹی باتوں
میں دونوں نے دن کو بھرپور
enjoy کیا .. عشاء کو مروا کی
کمپنی بہت اچھی لگی .. وہ
ایک بہت سپورٹیو لڑکی تھی ..
اور بہت اچھے دل کی .. اب وہ

عشاء کی بہت اچھی دوست
بن چکی تھی ..

ایک لمبے دن کے بعد وہ ہنستی
مسکراتی مروا کو الوداع کہتی
اپنے گھر نامدار میں واپس
تشریف لا چکی تھی ..

....

دیکھو .. سبیا .. گھر کو اچھی
طرح لاک کر لو .. اور لاک
کرنے کے بعد اچھی ترھا دیکھ
لینا کہ سب کچھ سیف ہے ..
اور یہاں گھر سے باہر مت نکلنا

جب تک میں نہ کہوں .. سمجھ
گئی نہ ..

داد ہاشمی ..اپنی بیوی کی
سختی سے تاکید کرتا ہوا شایان
کے بتائے گئے فلیٹ میں داخل
ہوا .. جو ایک ترکش طرز کا بنا
ہوا ایک بہت خوبصورت فلیٹ
تھا .. پورا فلیٹ لکڑی سے
تعمیر کیا گیا تھا .. اندر داخل
ہوتے ہی ایک کشادہ حال
جہاں پر ہر چیز قرینے سے
سیٹ کی گئ تھی .. دو کمرے
ایک کچن اور واشروم پر

مشتمل یہ ایک خوبصورت فلیٹ تھا ..

تم سامان روم میں رکھومیں کچن میں دیکھتی ہوں ..کچھ کھانے کے لئے مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے داد ..

سبیا کہتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی .. جب کہ داد دائیں ہاتھ بنے کمرے کی طرف گیا .. جو کہ ایک کشادہ کمرہ جلائے بغیر وہ اپنا light .. تھا سامان بیڈ پر پھینکتا ..

اپنے کف کھولتا کوٹ اتار نے
لگا .. جب کہ وہ کمرے کو غور
سے دیکھ رہا تھا .. ہر چیز
بہت سلیقے سے سیٹ کی گئی
تھی ..
.... گھر تو اچھا ہے نہ
وہ کوٹ بیڈ پر پھینکتا واشروم
میں جانے ہی والا تھا کہ اسے
اپنے عقب سے ایک بھا ر ی
... مردانہ آواز سنائی دی
داد کے قدم وہیں تھم گئے .. یہ
آواز تو وہ لاکھوں میں بھی

پہچان سکتا تھا .. یہ آواز تو کسی ڈراؤنے خواب کی طرح اس کے ارد گرد منڈلاتی رہتی تھی ...

اچانک مڑ کے دیکھنے پر داد کے پاؤں کے نیچے رہی سہی زمین بھی نکل گئی ..

بلیک کلر کی ہڈ اور بلیک کوٹ پہنے صوفے پر براجمان ایک ہاتھ میں وہ اپنا پسندیدہ خنجر تھامے اس کی نوک کو اپنے دوسرے ہاتھ کی انگلی سے ٹچ کر رہا تھا ..

... سول ...تانہ .... تم

مارے ڈر اور حیرت کے داد کے منہ سے بمشکل آواز نکل رہی تھی .... وہ اس وقت یہاں سلطان کی توقع تو بلکل بھی نہیں کر رہا تھا ..

مگر افسوس .. یہاں رہنا تمہیں اور تمہاری بیوی کو نصیب نہیں ہو گا .. چچ چچ .. بکرے کی ماں خود چل کر چھری تلے ای ہے ..

سلطان ... دیکھو .. تمہیں جو بھی مثلا ہے وہ مجھ سے ہے ہے .. میری بیوی کو اس سب میں مت گھسیٹو ...

وہ اپنے ماتھے پر آئے پسینے کو بار بار ہاتھ سے پونچھ رہا تھا ..

سلطان کی نظریں اپنے خنجر پر مرکوز تھی .. جو اچانک اس نے داد کی طرف اٹھائیں ..
تمہاری بیوی کی غلطی یہ ہے ہے کہ ... وہ تمہاری بیوی ہے ..داد ہاشمی ..

اپنے لفظوں کے اختتام پر اس
نے اپنے ہاتھ میں پکڑا خنجر
ایک جھٹکے سے داد کی طرف
اچھالا ..جو اس کے متبِک داد کے
گلے کے بیچو بیچ لگا .. ایک منٹ
کا موقع دئے بغیر سلطان پوری
دہشت سے اپنی جگہے سے اٹھ
کر داد کی طرف لپکا ..اور وہ
جو اپنے گلے کے گرد ہاتھ رکھے
زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ تھا
ایک پل میں سلطان کی
مضبوط گرفت میں قید ہو
گیا .. اس کے گلے سے خنجر

نکال کر گھٹنے ،بازو اور ہاتھوں پرسلطان بے دردی سے وار کرنے لگا ..

داد ہاشمی کا خون ہر طرف پھیل گیا تھا .. مگر سلطان اسے اتنی جلدی موت نہیں دینا چاہتا تھا .. سلطان نے اپنی جیب سے رومال نکال کے اس کے گلے پر باندھا جس سے نکلتا ہوا خون کچھ حد تک رک گیا .. داد قرب کی حالت اور نیم بیہوشی میں ادھر ادھر ہاتھ پیر مار رہا تھا ..

کچھ دیر کے بعد جب اسے تھوڑا
ہوش آیا تو اپنے سامنے کا منظر
دیکھ کر اس کی رگیں تن
گیں .. اور وہ مارے درد کے چلا
اٹھا .. سلطان .. رحم کرو ..
... میری بیوی کو چھوڑ دو

اس کا اس سب میں کوئی
قصور نہیں .. وہ بے گناہ ہے ...
.. پلیز اسے چھوڑ دو

سلطان اس سے کچھ فاصلے پر
گھٹنوں کے بل بیٹھی سبیا کو
بالوں سے جکڑے بیٹھا تھا ..
جس کے دونوں ہاتھوں کی

نسیں وہ کاٹ چکا تھا .. اور وہ بری طرح چلا رہی تھی ...خوبصورت لکڑی سے بنا وہ فرش ان دو نفوس کے خون سے پوری طرح رنگ چکا تھا ..

سلطان اسے چھوڑ دو ..وہ بے قصور ہے .. داد درد کی حالت میں روتے ہوئے التجا کر رہا تھا ..

مگر وہ سلطان ہی کیا جو کسی پر رحم کرے ..

داد سلطان سے کچھ ہی فاصلے
پر زمین پر پڑا تڑپ رہا تھا
جسے ایک جھٹکے سے گرے بان
سے پکڑتا وہ قریب ہوا ...

میری ماں بھی بے قصور تھی ...

وہ بھی اسی طرح التجا کر
رہی تھی .. تم نے کیا اسے
چھوڑ دیا تھا ؟

سلطان کی آنکھیں مارے
دہشت کے خون کی طرح سرخ
ہو رہیں تھی .. وہ داد کو گرے
بان سے پکڑے اسے ماضی کی

وہ غلطی یاد دلا رہا تھا جس
کی وجہ ا سے وہ آج اس حال
میں تھا ...

ایک جھٹکے سے اسے دور پھینکتا
وہ پھر سے سبیا کے قریب آیا
اور بالوں اسے پکڑ کر گھسیٹا
ہوا بالکونی کی طرف لے جانے
لگا .. سلطان چھوڑ دو اسے ..
رحم کرو ...داد اپنی پوری
شدت سے چلا رہا تھا ...

سلطان نے سبیا کو زمین پر
پھینکتے.. خنجر سے اس کے گلے
کے بچو بیچ ایک لائن کھینچ

دی ..جس درد سے اس کی
چیخیں گونج اٹھیں اور داد بے
بسی سے زمین پر پڑا اپنی جان
سے عزیز بیوی کی موت اپنی
آنکھوں سے دیکھ رہا تھا .. سبیا
درد کی شدت سے چیخ رہی
تھی اور دھیرے دھیرے موت کی
آغوش میں جا رہی تھی ...اس
پر وار کرتے سلطان پر ایک
جنوں طاری تھا .. اس وقت وہ
بے رحم کسی کی بھی بات
سننے اور سمجھنے سے قاصر
تھا ..اس کے ذہن میں بس ایک

ہی بات گردش کر رہی تھی ..
اپنی ماں کی موت کا بدلہ .. ان
دو وجود کی موت .. بس اور
نہ کچھ سنائی دے رہا تھا اور
نہ سمجائ .. داد کی آنکھوں کے
سامنے سبیا دھیرے دھیرے موت
کی آغوش میں جا رہی تھی
اور اس کی چیخوں میں کمی آ
رہی تھی .. داد اپنا اپ بمشکل
گھسیٹا ہوا سبیا کے قریب
آیا ..ہی تھا کہ سلطان نے اپنے
ہاتھ میں پکڑا کپڑا اس کی
گردن کے گرد باندھنا شرو ع کر

دیا .. کس کر باندھنے کے بعد ..
وہ بالکونی کی گرد لگی ریلنگ
پر کپڑے کا باقی حصہ باندھ رہا
تھا ..داد کے گلے سے مسلسل
خون نکل رہا تھا .. جو کہ
سلطان کے چہرے اور ہاتھوں
پر پھیل چکا تھا .. کپڑوں کو
باندھنے کے بعد سلطان نے داد
کے وجود کو ریلنگ سے نیچے
لٹکا دیا ..

خون سے لت پت گردن اور زخم
کی وجہ سے وہ چیخنا چاہتا تھا
مگر گردن کے گرد کس کر

بندھے کپڑے کی وجہ سے اس کی آواز حلق تک ہی محدود رہ گئی .. مارے قرب کے اس کی آنکھیں پھیل رہیں تھی اور وہ اپنے ہاتھ پاؤں بری طرح ہوا میں لہرا رہا تھا ..

ان دو نفوس کی موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر سلطان پر ایک دہشت طاری ہو چکی تھی ..اس وقت وہ ایک بھوکا بھیڑیا معلوم ہو رہا تھا ..جو اپنے شکار کی موت سے لطف اندوز ہو رہا تھا ..

خون سے رنگے ہاتھ اور چہرے لئے وہ صوفے پر براجمان تھا .. گہری سانسوں کے ساتھ اسے دشمن کی موت سکون دے رہی تھی ..

اس نے ایک ارصے انتظار کیا تھا اس موقے کا .. آج اسے وہ انتظار پورا کر کے ایک سکون حاصل ہوا تھا ایک ایسا سکون جو بے چینی سے بھی زیادہ جان لیوا تھا ..

وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے ..گہری سانسیں بھر رہا تھا ...ـ ایک بدلہ آج پورا ہوا ..
سلطان کی ماں کی موت کا قاتل آج اپنے انجام کو پہنچا ..
مگر ابھی اس کا بدلہ پورا نہیں ہوا تھا .. ابھی بہت سے حساب تھے جو اسے پورے کرنے تھے ...

داد ہاشمی کی موت کی خبر کی کو اس قدر پوشیدہ رکھا گیا کہ شایان کے چند خاص

آدمیوں اور سلطان کے علاوہ
اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ
احمد جہانگیر کا خاص آدمی
قتل ہو چکا ہے ..

داد کی لاش کو دیکھ کر شایان
کو پہلی فرصت میں ہی علم
ہو چکا تھا کہ یہ صرف اور
صرف سلطان کا کام ہے ..

کیوں کہ اس کی دی جانے والی
موتوں میں ایک چیز کامن تھی
کہ وہ اپنے شکار کے ہاتھوں اور
گلے کی نسوں کو بری طرح
سے کاٹ دیتا تھا .. اور ان دو

لاشوں سے یہ معلوم ہو چکا تھا کہ یہ سلطان کا ہی کام ہے ...

میری بات غور سے سنو محمت ... احمد لالہ کو اس بات کی بھنک بھی نہیں پرنی چاہیے کہ داد کا قتل ہو چکا ہے ..

وہ یہاں میری زمیداری تھا .. اور اگر لالہ کو پتا چلا تو میں برباد ہو جاؤں گا ...

فلحال اس بات کو پوشید□ □ی رکھنا پر□ گا ..

لال□ کو پتا ن□یں چلنا چا□ئ□ محمت ..

شایان اپن□ خاص آدمی کو تاکید کر ر□ا تھا ک□ داد کی موت کی خبر احمد ج□انگیر تک ن□یں پ□نچنی چا□ئ□ ..

جب تک سلطان کی کوئی کمزوری ن□یں مل جاتی اس بات کو پوشید□ □ی ر□نا پر□ گا ..

....

صوفے پر پڑے بلیک کوٹ اور بیڈ
کے وسط میں بے ترتیب رکھے
جوتے ...اور کچھ کی فاصلے پر
بیڈ پر اوندھا لیٹا وہ مضبوط
شخص ایک عجیب سے ایھساس
میں گھرا سونے کی ناکام
کوشش کر رہا تھا .. ایسا پہلے
کبھی نہیں ہوا تھا کہ سلطان
کسی کو موت دینے کے بعد اتنا
بے چین ہوا ہو .. بلکہ وہ بہت
.. پرسکون سا ہو جاتا تھا

مگر آج اسے الگ ہی احساس نے گھیر لیا تھا ..

نہ چاھتے ہوے بھی اسے داد کی وہ التجایں یاد ا رہی تھیں جب وہ اپنی بیوی کی جان کے لئے بھیک مانگ رہا تھا ..

پر تب سلطان پر ایک جنوں طاری تھا تب وہ سننے اور سمجھنے کی صلاحیت سے عاری تھا ..

اسے بس اپنے سامنے اپنی ماں کا قاتل نظر ا رہا تھا ..جسے

ہر حال میں موت کے گھاٹ اتارنا تھا ..

مگر اس کی بیوی.... وہ تو بے قصور تھی ..

پر اس نے اسے بھی کتنی بے رحمی سے قتل کیا ..

"جب میں تمہارے ساتھ ہوتی ہوں تو خود کو بہت سیف فیل کرتی ہوں .."

سوچوں میں الجھتے اسے اچانک اس نازک سی لڑکی کی کھی بات یاد ای ..

وہ خود کو میرے ساتھ محفوظ تصور کرتی ہے .. جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے ..وہ میرے علاوہ کسی کے ساتھ بھی سیف ہے مگر میرے ... نہیں

کیا میں کبھی اسے تکلیف دے سکتا ہوں ..؟

نہیں .. کبھی نہیں .. وہ .. معصوم ہے .. بے گناہ ہے

اور میں اس کی حفاظت کروں .. گا

وہ دونو ں بازوں کا تکیہ بنائے
سر کے نیچے رکھے چھت پر لگے
گولڈن کلر کے خوبصورت
فانوس کو دیکھتے بہت سی
باتیں سوچ رہا تھا .. خود سے
سوال کر رہا تھا اور خود کو
ہی جواب دے رہا تھا ..

وہ اتنا تو جان گیا تھا کہ اس
سے دنیا کے ہر انسان کی
خطرہ ہو سکتا ہے .. مگر اس
نازک سی پری کو نہیں .. وہ
جو سمجھتی ہے بلکل ٹھیک

سمجھتی ہے .. وہ میرے ساتھ سیف ہے ..

میں اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا ..

گہری سانس بھرتا وہ آنکھیں مند گیا ..

....

معمول کے متا بک وہ اپنی مخصوص ڈریسنگ میں اپنی ڈیوٹی پر جانے کے لئے تیار تھی ..

ایک ہاتھ میں بریڈ تھامے دوسرے ہاتھ سے بالوں کو پونی ٹیل میں قید کرتی وہ ناشتے کے ساتھ ساتھ تیار ہو رہی تھی ..اب اس کے پاس دن میں بہت ٹائم ہوتا تھا .. مگر وہ ناشتہ مال جانے سے پہلے ہی کرتی تھی ...

مکمل تیار ہونے کے بعد فون اور بیگ ہاتھ میں تھامے وہ فلیٹ کو لاک کرتی ٹرام کی طرف روانہ ہوئی ..

آج ویکلی پکیج انلوڈ ہونا تھا
جسے سممبھالنا عشاء کی ز
میداری تھا .. اور وہ اپنی
زمیداری بخوبی نبھا رہی تھی
..

مروا اس کی مدد کرتی ساتھ
ساتھ چھوٹی موٹی نوک جھوک
کرتی دن کو پرمسرت بناتے ہوئے
تھی ..

عشاء کو اب مروا کی کمپنی
بہت اچھی لگتی تھی .. اس کا
شوخ انداز اور چلبلی باتیں
عشاء کا دل لگائے رکھتی تھیں ..

کافی دیر بعد تمام پکجز اپنی
اپنی مطلوبہ جگہہ سیٹ کرنے
کے بعد وہ ایک مال کا مکمل
راونڈ لے رہی تھی .. سب
اورکر اس کی ہدایت کے متا
بک کام کرتے تھے ..

اپنے کام میں مصروف وہ آج
کچھ لگ ہی سوچ رہی تھی ..

وہ آج سلطان سے بہت سا ر ی
باتیں کرنا چاہتی تھی ..

جو کہ اس کی بڑی سی گاڑی
میں مکمل نہیں ہونی تھی ..

تو آج اسے ایک پلان سوجھا ..
اپنا پلان سیٹ کرتی وہ دھیرے
سے مسکرا رہی تھی جب مروا
نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ
اس کی مسکراہٹ میں خلال
ڈالا ..

.. اکیلی اکیلی مسکرا رہی ہو

او تم بھی مسکرا لو .. عشاء نے
ہنستے ہوے کہا ..

ہاں نہ اب میں بہت سارا
مسکراؤں گی ..کیوں کہ اب

ڈنر کا وقت ہو گیا ہے .. تو چلو آ و مسکراتے ہیں ..

مروا ایک ادا سے ہنستی ہوئی عشاء کا ہاتھ تھامے میس کی طرف بڑھ گئی .. عشاء اب اتنا تو جان گئی تھی کہ مروا کو کھانا بہت پسند ہے .. کھانا کھاتے اس کی اصلی خوشی سامنے آ تی تھی ..دونوں مسکراتی ہوئی ڈنر کرنے میں مصروف تھیں ..

ڈنر کے بعد وہ کچھ نیو بکس کو شیلف پر سجارہی تھی .. کہ

اپنے دائیں طرف نظر گھماتے
ہی بلیک کلر کے فل سوٹ
میں ملبوس آنکھوں پر
لگاے ہاتھے میں بک googles
پکڑے وہ بک کو غور سے دیکھنے
میں مصروف تھا ..

مرحبا ..مسٹر عبدر ..

عشاء نے چہکتے ہوے اسے
مخاطب کیا .. جو کہ انجان کی
طرح ..ایک دم اسے دیکھنے پر
بک کو بند کرتا اس کی طرف
بڑھا ..

.. مرحبا

تم یہاں .. کچھ چاہیے تھا کیا .. ؟

ہمم ..اکچلی میں بکس دیکھ رہا تھا .. ہلاکہ وہ کافی دیر سے عشاء پر نظریں جماۓ ہوۓ تھا مگر وہ اس سے بے خبر تھی..

sugest بک چاہئے ؟ کیا میں کروں؟..

وہ چہکتے ہوی آ فر کر رہی تھی ..

ہاں ضرورر .. سلطان نے اس
کی آ فر قبول کی ..

ایک منٹ .. ہاتھ کا اشارہ
کرتی وہ بک شیلف کے دوسری
طرف چلی گئی .. اور کچھ پل
بعد وہ ہاتھ میں ایک کتاب
تھامے واپس آ ی ..

یہ لو .. یہ بک کافی انٹرسٹنگ
ہے اسے ضرور پڑھنا .

سلطان نے اس کے ہاتھ سے
کتاب لی اور الٹ پلٹ کے

دیکھنا شروع کر دیا .. وہ کتاب تھی

The Sultan of Byzantium – "Selcuk Altun"

یہ ایک شہشاہ قستنتنیاکی کہانی ہے .. اسے ضرور پڑھنا ..

سلطان وہ کتاب ہاتھ.. sure میں تھامے .. عشاء کی طرف بغور دیکھ رہا تھا .. وہ کتاب پڑھنے کا عادی تو بلکل نہیں تھا . مگر اس کی سجیسٹ

کردے یہ کتاب تو اب ہر حال میں اسے پڑھنی تھی ..

میں اوف ہونے والی ہوں ..

جانتا ہوں ..

سلطان بغور اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا ..

ایک بات کہوں ..

کھو ....

کیا آج ہم پیدل گھر جا سکتے ہیں ؟

کوئی خاص وجہ ؟ سلطان نے ای بڑی اٹھاتے ہوے اسے دیکھا .

وجہ تو ......نہیں ہے .... مگر .. بس ایسے ہی

میں باہر انتظار کر رہا ہوں .. فری ہو کے ا جانا ..

کہتا ہوا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے غائب ہوا ..

کھڑوس کہیں کا .. عشاء نے برا سا منہ بناتے ہوئے اسے جاتے دیکھا ..

کاونٹر پر رپورٹ کرتی وہ مروا کے ہمراہ مال سے باہر ای ،،اور مروا سے الوداعی

ہاتھ ملاتی ،، کونے میں کھڑی
بلیک کلر کی گاڑی کی طرف
قدم بڑھا گئی ..

آج اس کا بہت دل تھا کہ وہ
پیدا گھر جاے اس کھڑوس کے
ساتھ .اور ڈھیر ساری باتیں
کرے .. مگر وہ تو ..

وہ برا سا منہ بناتے ہوے گاڑی
کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ
گئی .. سلطان نے ایک نگاہ اس
پر ڈالتے اپنا سفر شروع کیا ..

مگر آج وہ باتوں کی پوٹلی خاموش تھی ..

وہ خاموشی سے باہر ونڈو سے دیکھتی سلطان کو بلکل نظرانداز کر رہی تھی ..

تمہارا دن کیسا گزرا ؟ اس کی خاموشی سے الجھتے ہوئے سلطان نے سوال داغ دیا ..

ہمم ..اچھا ..

وہ بنا اس کی طرف دیکھے مختصر جواب دے رہی تھی ..

تم نے کھانا کھایا ؟

.. ہمم .. کھایا

مگر آج اس نے سلطان سے نہیں پوچھا کہ اس نے کھانا کھایا ؟

لگتا ہے آج تمہارا جلدی گھر جانے کا ارادہ ہے ..سلطان نے .. ایک مضبوط آواز میں کہا

... ہمم .. پہنچا دو ،،جلدی گھر

مگر وہ بھی آج ہار ماننے والی .. نہیں تھی

اس کے جواب سے سلطان کے
چہرے پر ایک ہلکی سی
مسکراہٹ نمایاں ہوئی ..

اور وہ نہ میں گردن ہلاتا گاڑی
کو بیک موڑنے لگا ..

گاڑی کو موڑتا ہوا وہ ایک
پارکنگ آلاٹ میں اآ روکا .. اور
گاڑی ایک جھٹکے سے روک دی
..

اترو .. وہ فرنٹ ڈ ور انلوک کئے
عشاء سے نیچے اترنے کا کھ رہا
تھا ..

کس لئے ؟ عشاء نے بے یقینی سے اس ا سکی طرف دیکھا ..

سلطان بغور اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا .. جس سے نظریں چراتی وہ گاڑی سے اتر گئی ..

گاڑی کو پارک کرتا وہ اپنا کوٹ پہنےدوسری طرف کھڑی اس دوشیزہ کی طرف آیا ..

چلو .. کہتا ہوا وہ سڑ ک کی طرف قدم بڑھا گیا ..

عشاء کو ایک پل لگا سمجھنے میں .. اور وہ خوشی سے اچھلتی ہوئی اس کے پیچھے چل دی ..

اب وہ پیدل گھر جاے گی وہ بھی اس کھڑوس کے ساتھ ..

اپنے چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ لئے وہ سلطان سے ایک قدم فاصلے پر چل رہی تھی ..

شکریہ ..کہتی ہوئی وہ
مسکراتی تیز تیز چل رہی تھی
..
تم نے کھانا کھایا؟ ا ب وہ
سلطان سے سوال کر رہی تھی
..
ہمم .. وہ روز اس سے یہ
سوال کرتی تھی ..مگر آج نہیں
کیا تو سلطان کو کچھ اچھا
نہیں لگا .. مگر اب کر رہی
تھی .. پاگل لڑکی .. وہ دل
.. ہی دل سوچتا ..چل رہا تھا

اب وہ معمول کے متا بک نان اسٹاپ بولنا شروع ہو چکی تھی .. جو وہ کب سے سننا چاہتا تھا ..

تمہیں پتا ہے .. میں نے کل کیا .. کل کا دن enjoy بہت میرے لئے بہت اچھا تھا ..۔ میں لائف میں پہلی دفع اپنی مرضی سے کہیں گھومی ...

بہت اچھا لگا ...وہ مسکراتے ہوۓ اسے بتا رہی تھی ..

اور و□ □میش□ کی. good
طرح مختصر جواب د□ ر□ا تھا
..

بارشوں کا موسم تھا اور ترکی
کی سڑکوں پر جگ□□ جگ□□
پانی جمع □وا تھا ،،اور موسم
میں سردی کی شدت کافی
زیاد□ تھی ..

بدقسمتی س□ آج و□ اپنا کوٹ
گھر پ□ □ی بھول گئی تھی ..

اور اب سردی س□ اس ک□ □اتھ
برف □و ر□□ تھ□ ..

وہ باتوں میں مصروف دونوں
ہاتھوں کو اپس میں رگڑتی
کبھی منہ سے گرم ہوا نکلتی
اور ہاتھوں کو گرم کرتی ..
سلطان اسے دیکھے بغیر چل
رہا تھا .. مگر وہ یہ نوٹ کر
چکا تھا کہ اسے سردی لگ رہی
ہے ..

چلتے چلتے اچانک سلطان نے اپنا
کوٹ اتارا ور اس کی طرف
بڑھا دیا ..

پہنو اسے .. عشاء نے سلطان
کو اور پھر کوٹ کو دیکھا .. وہ

لینا تو نہیں چاہتی تھی مگر سردی میں مزید اضافے کو دیکھتے ہوئے اسے مجبورن کوٹ لینا ہی پڑا ..

پر تمہیں بھی تو سردی لگے گی ...

وہ کوٹ ہاتھ میں پکڑتے سلطان سے مخاطب تھی ..

بہت کچھ پہنا already میں نے ہے ..

سلطان اب پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چل رہا تھا ..

عشاء نے جھٹ سے سلطان کا کوٹ زیب تن کیا .. کوٹ سے اٹھتی وہ خوبصورت خوشبو عشاء کو ایک عجیب سا مگر خوبصورت احساس دلا رہی تھی ..

سلطان کا کوٹ اسے ٹانگوں تک آ تا تھا .. وہ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سلطان کی رفتار سے ملنے کے لئے تیز تیز چل رہی تھی ..

تمہیں پتا ہے .. جب میں اورفن کیئر میں تھی .. تو جب بھی

باہر جاتی تھی مجھے ہمیشہ
ڈ ر لگتا تھا ..ایسا لگتا تھا کہ پتا
نہیں میں کبھی سیف گھر تک
.. پہنچ پاؤں گی یا نہیں

.. مگر اب ایسا نہیں لگتا

اب ایسا کیوں نہیں لگتا ؟

..سلطان نے واپس سوال کیا

کیوں کہ اب تم میرے ساتھ
... ہوتے ہو

وہ چلتی چلتی ایک دم سلطان
کے سامنے الٹے قدموں چلنے
.. لگی

تمہارے ساتھ سیف ہوں .. وہ مسکراتے ہوئے کھ رہی تھی ..

جب کہ وہ الٹے قدموں چل ری تھی ..

سامنے دیکھ کر چلو لڑکی ..سلطان نے اسے الٹا چلتے دیکھ کر کہا ..

تم سامنے دیکھ لو ..میں ایسے ہی صحیح ہوں ...

وہ بضد ویسے ہی چلتی رہی .. ،،سلطان کے چہرے پر

ہلکی سی مسکراہٹ نمایاں ہوئی ..

مسکراتے ہوئے وہ بہت پرکشش لگتا تھا..

چلتے چلتے وہ دونوں اب استقلال سٹریٹ پر پہنچ چکے تھے ..جہاں لوگو ں کی آمد و رفت بہت زیادہ تھی .. ہر طرف گہما گہمی ..اور لائٹوں سے بھری دکانیں ،ریسٹورنٹس لوگوں سے کھچا خچ بھرے پڑے تھے ..

استقلال سٹریٹ پر کبھی بھی
رش ختم نہیں ہو سکتا ..
کہتی ہوئی وہ ہنوز اسی
پوزیشن میں چل رہی تھی ..
سامنے دیکھ کر چلو .. سلطان
نے اسے پھر ٹوکا ..
ام ہمم .. وہ نہ میں گردن
ہلاتی اسی پوزیشن میں رہی
..
چلتے چلتے اچانک سلطان کی
نظر سامنے سے آتے ایک لڑکے
پر پڑی ..

جو کہ ایک رف سے حلیے میں
کانوں میں ہیڈ فون لگائے ..
اپنے دونوں ہاتھوں کو گانے کی
تا ل پر گھماتا ہوا بے دہانی سے
عشاء کی طرف اآ رہا تھا ..
اور وہ اس سے بے خبر الٹا
چلتی ہوئی جا رہی تھی ..
عشاء سے سلطان کا فاصلہ زیا
د ہ تو نہیں تھا پر اتنا تھا کہ وہ
اسے سیدھا نہیں کر سکتا تھا
..
اتنے میں وہ لڑکا جھولتا ہوا
عشاء کی پشت سے ٹکرایا ..تو

وہ الٹے قدموں چلتی ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی ..

مگر وہ لڑکا اسے نظر انداز کئے اسی طرح جھولتا ہوا چل رہا تھا .. سلطان کے ماتھے پر کئی سلوٹیں ابھریں ..

سلطان نے اپنے قدم مضبوط کر لئے ..کیوں کہ وہ لڑکا اب اس کے قریب اآ رہا تھا .. وہ اس سے فاصلے پر ہی تھا ..مگر سلطان نے اپنے قدم اس کی طرف کرتے قریب سے گزرتے وقت ایک زورر دار کندھا اس

لڑکے کے کندھے پر سبط کیا ..
سلطان جیسے مضبوط آدمی کا
کندھا اتنی زور سے پڑنے پر وہ
لڑکھڑاتا ہوا گرتے گرتے بچا
اور اس کا ہیڈ فون اتر کے
زمین پر گر گیا وہ دونوں ہاتھ
ہوا میں کئے سلطان کی طرف
دیکھنے لگا .. مگر وہ اسے بلکل
نظر انداز کئے گزر گیا ..

کہا تھا نہ .. سامنے دیکھ کر
چلو .. ..

اہ سوری .. وہ کندھے اچکا کر سلطان کے قدم با قدم چلنے لگی ..

.. تم بور نہیں ہوتے

وہ کس لئے ؟

اتنا چپ رہتے ہو ... بولتے بھی نہیں ..

تم جو بولتی ہو .. سلطان نے اس کی طرف بغور دیکھتے کہا ..

ہمم ... مطلب تم بس سننا چاہتے ہو ..؟

.. ایسا ہی سمجھ لو

لگائے وہ googles آنکھوں پر
مغرور سا شہزادہ عشاء کو
بہت اچھا لگا ..

کافی چلنے کے بعد آخر وہ اپنے
.. گھر پہنچ ہی گئی

وہ دونو ں چلتے چلتے چال کے
باہر آ روکے .... اپنے فلیٹ سے
تھوڑی دور وہ دونوں چلتے ہوئے
.. جا رہے تھے

کہ اچانک کسی کے بھاری
قدموں کی آواز اپنے عقب میں

سنائی دی .. عشاء اور سلطان دونوں نے اپنے قدم روکے بیک وقت موڑ کر دیکھا .. مگر وہاں کوئی نہیں تھا ..

ایسا لگا جیسے کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے .. ہے نہ ..

عشاء نے سلطان کی طرف دیکھتے کہا ..

سلطان اچھی طرح جان گیا تھا کہ ان کا پیچھا کوئی تو کر رہا ہے ..

مگر اس نے بات ٹالنی چاہی .. شاید وہم ہو ..

ہاں پہلے مجھے بھی لگا تھا ..

پہلے مطلب ؟ سلطان نے سوال کیا ..

پہلے مطلب .. کہ ایسا پہلے کافی دفع ہوا ہے میرے ساتھ ..

جب میں یہاں قریب مال میں تھی تو جب میں شام کو گھر اتی تھی ..تو کبھی کبھی ایسا لگتا تھا کہ کوئی میرا پیچھا کر

رہا ہے ... مگر جب مڑ کے
دیکھتی تو کوئی نہی ..

مجھے لگا میرا وہم ہے .. مگر
آج ..تمہیں بھی لگا نہ ..

عشاء اسے تفصیل سے بتا رہی
تھی ..

مگر اس وقت سلطان نے بات
ٹال دینا ہی مناسب سمجھا ..

تم گھر جاؤ .. اور پریشان مت
ہو ..

کہتا ہوا وہ تیز تیز قدموں چلتا
فلیٹ کے باہر ا روکا ..

عشاء بھی اس کے پیچھے چلتی قریب آ رکی ..

مسٹر عبدر ...ـ اپ کا بہت شکریہ ..

اٹس اوکے ..

اب جاؤ .. سلطان وہیں کھڑا اسے اندر جانے کا اشارہ کر رہا تھا ..

.. دھان سے جانا .. اینڈ سوری

وہ کس لئے ؟

.. میں نے شاید تمہیں تھکا دیا

سلطان کے چہرے پر ہلکی سی
مسکراہٹ نمایاں ہوئی ..

الله حافظ .. مسٹر عبدر

کہتی ہوئی وہ گھر کے اندر
داخل ہو گئی ..

اور وہ ایک بھرپور نگاہ چاروں
طرف دوڑاتا .. واپس چل دیا ...

وہ اتنا تو جان گیا تھا جو کوئی
بھی ان کا پیچھا کر رہا ہے وہ
ضروردشمن کا آدمی ہے.. اور
اب اسے مزید احتیات کرنی پڑے
گی .. کیوں کہ اس کی چھو ٹی

سی غلطی پر بہت بڑا نقصان
ہو سکتا تھا ...

وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی
بیڈ پر دھڑام سے گر گئی ..

اتنا برا بھی نہیں ہے .. سوچتی
ہوئی وہ ہنس دی ..

اسے ابھی تک سلطان کی وہ
خوبصورت خوشبو محسوس ہو
رہی تھی ..

مگر دیہان دینے پر اس نے
دیکھا کہ .. سلطان کا کوٹ اس
نے ابھی تک پہنا ہوا ہے ..

اے ... کوٹ تو اسے واپس ہی نہیں کیا .. وہ اپنے سر پر چیت لگاتی اٹھ کر بیٹھ گئی ..

سلطان کا وہ کوٹ بہت خوبصورت تھا .. بلیک کلر کا لونگ کوٹ جس سے اٹھتی ہوئی وہ خوبصورت خوشبو ..اس پاگل سی لڑکی کو ایک عجیب مگر خوبصورت احساس دلا رہی تھی ..

وہ بے دھانی میں سلطان کے بارے میں سوچ رہی تھی ..

جب اس نے مسٹر وحید کے سامنے اس کا بازو پکڑا تھا ..

تب عشاء کا دل عجیب طرح دھڑکا تھا ..

اسے سلطان کا یوں چھونا برا نہیں لگا تھا .. بلکہ ایک محفوظ احساس ہوا تھا ..

اور آج اس کا اس طرح چل کر اس کے ساتھ گھر تک آنا .. عشاء کو اس کے ساتھ گزارا ہر لمحہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا .. وہ مسکرا رہی

تھی .. اور وہ کچھ محسوس
کر رہی تھی جو اس نے اپنی
زندگی میں آج سے پہلے کبھی
محسوس نہیں کیا تھا ..

وہ کوٹ پہنے اس کے گرد اپنے
دونوں بازو مضبوطی سے
بندھے دھیرے دھیرے نیند کی
آغوش میں جاتی چلی گئی ..

اس بات ے بے خبر کہ ایک بہت
مضبوط اور گہرا احساس اس
کے اندر پنپ اٹھا تھا .. جو اس
کی دنیا بدلنے والا تھا ..

والا personility وہ مضبوط
مغرور شہزادہ اسے اچھا لگنے
لگا تھا ..

مگر وہ نہیں جانتی تھی .. کہ
اس شہزادے سے محبت کرنے
کے لئے اسے اپنی جان گروی
رکھنی پڑے گی ..

وہ ایک ایسے جنگل میں جا
رہی تھی جہاں سوائے شکاریوں
اور آگ کے اور کچھ نہیں تھا ..
اسے اس جنگل کے ایک بے
رحم،، زخمی بھیڑیے سے لگاؤ
ہو رہا تھا ..

جو اس جنگل کا سب سے
وحشت ناک بھیڑیا تھا ..

مگر محبت .انجام .. کہاں
دیکھتی ہے ..وہ تو بس ہو
جاتی ہے ..

...نہ چاہتے ہوے بھی

رات دھیرے دھیرے گہری ہوتی
جا رہی تھی .. اور یہ گہری
رات سلطان کو بے رحم سلطان
بناتی تھی ..

دن کے وقت ایک الگ سلطان
نمودار ہوتا تھا ..اور رات ہوتے

ہی وہ اپنے اصلی روپ میں آ جاتا تھا ..

جو اپنے شکار پر کسی ڈراؤنے خواب کی طرح حاوی ہوتا تھا ..اور ایک پل میں جھپٹ کر نیست و نابوت کر دیتا تھا ...

ایک ایسے بھیڑیے سے ، وہ نازک سی پری محبت کرنے چلی تھی ... جو کہ اس کی جان کا عذاب بننے والی تھی ....

Episode ---7

کیا خبر ہے ؟

جناب سلطان کی ایک چھوٹی سی کمزوری ہمارے ہاتھ لگی ہے ... میں نے بہت دھان سے نظر رکھی .. مگر سلطان ...وہ بہت چوکنا ہے ..ذرا سی غلطی کی بھی گنجایش نہیں ...

ہمم ....

اچھی خبر ہے ...ـ شایان نے محمت کی تفصیلی بات سن کر اپنی مونچھوں کی تاؤ دیتے ہوئے ایک پرسوچ انداز میں کہا ...

ہاں مگر اتنی جلدی نہیں ...

کچھ دن انتظار کرنا ہو گا ...میں چاہتا ہوں کہ جب تک سلطان پوری طرح اس نازک وجود میں کھو نہیں جاتا ..ہم کوئی قدم نہ اٹھائیں ...

... موقے کا انتظار کرنا ہو گا

اور موقع ملتے ہی میں ایسا وار کروں گا کہ سلطان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا ..

شایان ایک تنزیہ مسکراہٹ لئے
مہمت سے مخاطب تھا ...

مہمت .. اس بات کا دھان
رکھنا .. کہ یہ بات احمد لالے
تک ہرگز نہیں پہنچنی چاہیے ..

جو حکم جناب ...

سلطان ..... سلطان .....

بہت برا پھنسنے والے ہو
تم ،،،،

شایان صوفے کی پشت سے سر
ٹیکاے سلطان پر افسوس کر
رہا تھا ..

مگر وہ یہ نہیں جانتا
تھا ..کہ ..سلطان جیسا
آدمی ..اگر اتنے سال پہلے والا
بدلہ لینے کے لئے اس حد تک جا
سکتا ہے کہ ایک عام انسان
سوچ بھی نہیں سکتا ..

تو وہ اگر کسی سے محبت کر
بیٹھا تو ..اس کے لئے کس حد
تک جا پہنچے گا ...

وہ اس کی محبت کو نقصان
پہنچانے والے ہر انسان کو
نیست و نابوت کر دے گا..

اور وہ ہر اس حد سے گزر جائے
گا ..جس کا ایک عام انسان
... تصور بھی نہیں کر سکتا

....

.. مروا ..ذرا یہاں آنا

مجھے تمہیں کچھ دکھانا ہے ..
... جلدی چلو

عشاء مروا کا ہاتھ
تھامے ..مسٹر وحید کے افس کے
ساتھ بنے ایک چھوٹے سے گودام
.. کی طرف لے جا رہی تھی

.. کیا ہوا ہے ..بتاؤ تو

.. بتاتی ہوں پہلے چلو

وہ دونوں چلتی ہوئی گودام کے باہر اآ رکی ..

عشاء نے تھوڑے سے کھلے دروازے سے اندر جھانک کر دیکھا ..جہاں مسٹر وحید ..اور ساتھ یہاں کا مینیجر ..اور ساتھ میں کچھ ورکرز مل کر... ایک بنڈل نما چیز میں سے ..

کچھ سفید کلر کے پیکٹس .. نکال کے انہیں .. اپپل باسکٹ

میں اپپلز کے نیچے سیٹ کر رہے تھے ..

مروا اور عشاء نے دروازے سے تھوڑا جھانک کر یہ منظر دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گیں ..

اے .. الله ...

میں نے تم سے کہا تھا نہ .. اب دیکھ لو اپنی آنکھوں سے ..

مروا عشاء کی طرف دیکھتے افسردگی سے کھ رہی تھی ..

ایکسکیوز می .. مسسز ..اپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں ..

وہ دونوں دروازے کے باہر کھڑی ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف تھی..

جب اچانک ایک سیکورٹی گارڈ نے قریب ا کر انہیں یہاں کھڑا دیکھا .. اور یہاں کھڑا ہونے کی وجہ دریافت کی ..

کیوں ہم یہاں نہیں آ سکتے کیا ؟؟

مروا نے گارڈ کی طرف دیکھتے سوالیہ انداز میں کہا ..

نو میم .. یهاں کے اونر نے سختی سے منا کیا ہے ..کہ ان کے علاوہ یهاں کوئی بهی ورکر نہیں آنا چاہیے ..

اپ لوگ پلیز یهاں سے چلے جائیں ..گارڈ نے انہیں وہاں سے جانے کو کہا ..

ہم بس جا ہی رہے تھے ..عشاء مروا کا بازو پکڑتے وہاں سے ایک سو بیس کی سپیڈ سے غائب ہوئی ..

ارے یار ،،دو منٹ تو روکتی ..
مجھے ایک پک تو بنا لینے
دیتی ..مروا خفگی سے عشاء
کی طرف دیکھتے بولی ..

مس جاسوس .. اپنی جاسوسی
بعد میں کر لینا ..

اگر اس گارڈ نے مسٹر وحید کو
بتا دیا کہ ہم دونو وہاں ان کے
منع کرنے کے باوجود گئے ..تو تم
جانتی ہو کہ پھر کیا ہو گا ...

اے الله کاش کہ میرے پاس
کوئی دوسری جاب ہوتی ،،

تو میں ان کے باپ سے بھی نہ ڈرتی ..

مروا اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھاے آسمان کی طرف دیکھتے بولی ..

جس پر عشاء کا ایک بے اختیار قہقہہ گنجا ...

فلحال اس بات کو یہیں چھوڑتے ہیں .. اور اپنا کام کرتے ہیں .. اس بات کی جاسوسی کسی اور دن کر لیں گے ..

عشاء مسکراتی ہوئی مروا کو
اس کے کام کی طرف متوجہ
کرتی بولی ..ہاں چھوڑ دینے کے
علاوہ ہم اور کر بھی کیا سکتے
ہیں ..

مروا ایک گہری سانس بھرتے
اپنے کام میں مصروف ہو
گئی ..ایکسکیوز می .. پریٹی
گرل ..کیا تم میری مدد کر
سکتی ہو ؟

دراصل مجھے سمجھ نہیں ا
رہا کہ کون سی گروسری تازہ
ہے .. اور کون سی نہیں ،،ایک

30 سے 35 سال کی درمیان
کی خاتون ..کچھ سبزیوں کو
ہاتھ میں اٹھاے عشاء کی طرف
.. دیکھتے بول رہی تھی

شور میم .. عشاء خوش دلی
سے اگے بڑھتی اس کی مدد
کرنے لگی ..وہ فرش سبزیاں
ایک باسکٹ میں ڈال رہی
تھی .. اور وہ خاتون مسکراتے
ہووے عشاء کی طرف شکرانہ
... انداز میں دیکھ رہی تھی

ڈنر سے فارغ ہو کر وہ معمول
کے متبِک پورے مال کا راؤنڈ لے

رہی تھی .. چلتے چلتے وہ بہت سی سوچوں میں الجھ رہی
.. تھی

کیا مجھے اس بات کا ذکر.. عبدر .. سے کرنا چاہئے ؟

پر وہ کیا کر سکتا ہے ..مگر وہ ایک مرد ہے .. اسے ان سب کو ہینڈل کرنا تو اتا ہی ہو گا .. میں ایک لڑکی ہونے کے ناتے یہ
.. سوچ رہی ہوں

مگر کیا پتا وہ .. اس میں میری
.. مدد کرے .. ہمیشہ کی طرح

عشاء چلتے چلتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپس میں باندھے .. سوچ رہی تھی ...

ہاں میں اسے ضرور بتاؤں گی .. مگر ابھی نہیں ..

فلحال مجھے کہیں اور جاب ڈھونڈنی ہو گی ...

وہ اپنے دماغ میں پلان سیٹ کرتی مطمئن سی ہو رہی تھی ..

مگر وہ نہیں جانتی تھی .. کہ
الله نے اس کے لئے کیا پلان
سیٹ کیا ہوا ہے ..

اس کی سوچ سے بلکل
مختلف .. بلکل پرے ..

سارے دن کی محنت کے بعد
اسے جس پل کا بے صبری سے
انتظار ہوتا تھا .. وہ رات تھی
..

پہلے وہ رات سے بہت ڈرتی
تھی .. مگر اب سلطان کے

ساتھ اسے ذرا بھی ڈر محسوس نہیں ہوتا تھا ..

ڈرتی تو وہ اب بھی تھی .. مگر جب وہ اکیلی ہو .

ہیلو ...وہ ایک ریک کے پاس رکی ..وہاں سے ایک بک اٹھاے اسے دیکھنے میں مصروف تھی ..

کہ اچانک اسے اپنے کندھے کے بلکل پاس ..ایک بھاری آواز سنائی دی ..

وہ آواز اس کے اتنی قریب تھی کہ اسے گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہو رہی تھیں ..

چونک کر پلٹنے پر ..مسٹر وحید اس کے بلکل پیچھے کھڑا مسکرا رہا تھا ..

عشاء تیزی سے کچھ قدم فاصلے پر ہوئی .. جسے دیکھتے ہی مسٹر وحید نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا ..

تم کتنا ڈرتی ہو .. میں کون سا تمہیں کھا جاؤں گا..

مسٹر وحید نے ہنستے ہوئے کہا ..

عشاء کو وہ انتیھائی منحوس لگا ...جی سر .. عشاء نے قدرے بے زاری سے کہا ..کیا کر رہی ہو ؟

سر میں کام کر رہی تھی .. کچھ نیو بکس آئی ہیں انہیں یہاں سیٹ کر رہی تھی ..

کیا ہر وقت کام کرتی رہتی ہو .. اتنی نازک ہو .. تھک جاتی ہو گی .. وحید دو قدم چل کر اس کے قریب ہوا ..اور وہ چار قدم کے فاصلے پر ہوئی...

نہیں سر .. یہ روز کی روٹین ہے .. اب تھکاوٹ نہیں ہوتی ...

شکریہ ..عشاء نے جلدی جلدی میں جواب دیا ..

آ ی سی ....کیا ہم کچھ دیر
بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں ؟

مسٹر.. beautiful ،،مس
وحید نے عشاء کے شفاف چہرے
کی طرف بغور دیکھتے ایک بے
تکی سی افر کی ..

جس پر عشاء کا دل چاہا کہ
وہاں سے دھویں کی طرح
غائب ہو جائے ..اسے اس
شخص کے ساتھ ایک عجیب
سی الجھن ہوتی تھی ..

سر ای ایم ریلی سوری .. مگر
... اوف کا وقت ہو گیا ہے

اور کوئی میرا انتظار کر رہا
ہے .. اگر میں وقت پر نہ گئی
.. تو وہ پریشان ہو جائے گا

عشاء نے ایک ایک لفظ پر زور
دیتے ہوئے کہا ..وہ وحید کو یہ
باور کرانا چاہتی تھی .. کہ وہ
.. اکیلی نہیں ہے

عشاء کے الفاظ سنتے ہی
مسٹر وحید کے چہرے پر ایک
غصّہ نمایاں ہونے لگا ..اسے

فورن ہی اس دن والا وہ
شخص یاد ا گیا .. جو اس دن
اس چڑیا کو اس کی آنکھوں کے
سامنے سے اڈا کر لے گیا
تھا ..کیا میں جان سکتا ہوں کہ
وہ شخص کون ہے ؟وحید نے
سوالیہ انداز میں عشاء کی
طرف دیکھا ..

عشاء کو ایک پل تو سمجھ نہ
آیا کہ وہ کیا جواب دے .؟

وہ اس کا کیا لگتا ہے ؟وہ کیوں
اسے پروٹیکٹ کرتا ہے ..؟کیوں
اس کی فکر کرتا ہے ؟

وہ ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی
کوئی جواب سوچنے میں
مصروف تھی ...

سر وہ ... وہ میرا فیونسے
ہے ...عشاء نے گربراتے ہوئے
جواب دیا ،،،

اے ... ای سی ...مسٹر وحید کے
ماتھے پر کئی شکنیں نمودار
ہویں ...اور وہ اپنے ہی جواب
پر کھڑی مسکرا رہی تھی

اس نے بیشک مسٹر وحید سے
جان چھڑ انے کے لئے اس

کھڑوس شخص کو اپنا فیونسے کہا تھا ..

مگر اسے اپنا فیونسے کہتے ہی اس کی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی ..اور وہ مسکرا رہی تھی ..سر کیں ای لیو ؟ {sir can i leave}یس یو... مسٹر وحید نے بے زاری ... can سے کہا .اور وہ وہاں سے یہ جا وہ جا ..وہ بھاگتے ہوے مال سے باہر ای...

اور سیڑھیاں چڑھتے ہوے
سڑک پر کھڑی ہو کر زور زور
.... سے ہنسنے لگی ...فیونسے

وہ اپنے کہے گیے جواب پر دل
... کھول کے مسکرا رہی تھی

اور چلتی ہوئی وہ معمول کے
متبِک کونے میں کھڑی بلیک کلر
.. کی گاڑی کی طرف بڑھ گئی

قریب آتے ہی وہ دروازے سے
تھوڑا جھک کر اندر دیکھنے لگی
..جہاں وہ مغرور شہزادے ..
ہمیشہ کی طرح بلیک کلر کی

ڈریسنگ میں ملبوس ... آنکھیں
مندے ..کرسی کی پشت سے
ٹیک لگاے ہوے بیٹھا تھا ..

کچھ پل وہ ایسے ہی جھکی
اسے دیکھتی رہی ..اور
مسکراتی ہوئی دروازہ کھول
کر اندر داخل ہوئی ..

اس کے بیٹھتے ہی سلطان نے
بند آنکھوں سے ہی ایک گہری
سانس بھری ..اور دھیرے سے
آنکھیں کھولے اس کی جانب
دیکھا ..

جو سلطان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی ...

مرحبا .. my comrade...

عشاء کے الفاظ سن کر سلطان نے بغور اس کی طرف دیکھا .. مرحبا .. ہلکا سا مسکراتے ہوئی بھاری آواز میں جواب دیا ..

کیسے ہو ؟ ...تم کیسی ہو؟

میں بلکل ٹھیک .. کہتے ہوئے وہ شریر سا مسکرا رہی تھی ..

... ہمم .. لگ بھی رہا ہے

سلطان نے اسے مسکراتے ہوئے
دیکھ کر کہا ..عشاء نے ایک
بھرپور نظر سلطان پر ڈالی ..

بلیک کلر کے سوٹ میں
ملبوس ..بے ترتیبی سے پیشانی
پر بکھرے بال .. باز جیسی
تیکھی آنکھیں جن میں آج ایک
سرخ لالی نمایاں ہو رہی تھی
...
ایک بھرپور کسرتی جسم ..
بلیک کلر کی اس شرٹ میں
اس کے مسلز صاف نمایاں ہو
رہے تھے ..

وہ اس رف سے حلیے میں بھی بلا کا وجیہہ لگ رہا تھا ..

مگر آج وہ ایک چیز اور نوٹ کر رہی تھی ..

اس کے دائیں ہاتھ کی انگلی میں ایک خوبصورت سی انگوٹھی .. عشاء پہلے بھی سلطان کو غور سے دیکھتی تھی مگر کبھی اس کے ہاتھ کی طرف غور سے نہیں دیکھا تھا ..

آج دیکھنے پر اسے پتا چلا کہ وہ
ایک خاص قسم کی انگوٹھی
پہنتا ہے ..عشاء نے تھوڑا غور
کر دیکھا تو ..

اس انگوٹھی پر ایک چھوٹا سا
تاج بنا ہوا تھا .. جس کے بلکل
درمیان میں ایک بلیک کلر کا
چمکدار پرل اس انگوٹھی کی
خوبصورتی میں چآر چاند لگا
رہا تھا ...

وہ مسکراتے ہوئے سلطان کو
دیکھ رہی تھی .. اور گاڑی میں
ہمیشہ کی طرح پھیلی وہ اس

کی خوبصورت خوشبو اسے
.. بہت سکون دے رہی تھی
سلطان کی طرف بغور دیکھتے
اسے اپنی کہی بات یاد آ رہی
.. تھی
.. سر وہ میرا فیونسے ہے
سوچتے ہی وہ مسکرانے لگی ..
اور اپنی مسکراہٹ چھپانے کے
لئے اس نے رخ ونڈو کی جانب
... کر لیا
مگر جس سے چھپانے کی
کوشش کر رہی تھی .. وہ

بغور نوٹ کر رہا تھا کہ آج وہ بہت خوش ہے ..

کافی خوش لگ رہی ہو ..

آخر سلطان نے پوچھ ہی لیا ..ہاں وہ تو ہوں ..

وجہ جان سکتا ہوں ...سلطان کی بات سنتے ہی عشاء کا ایک بے اختیار قہقہہ گونجا ...

جان تو سکتے ہو .. مگر میں بتاوں گی نہیں ...

وہ شریر سی شکل بناۓ اسے تنگ کر رہی تھی ..

وہ نہ میں گردن ہلاتا ڈرائیو کرنے میں مصروف تھا ..

پاگل لڑکی .. اور دل ہی دل سوچ رہا تھا ...

ہمیشہ کی طرح اس کی ڈھیر سا ر ی باتیں سن کر .. اسے گھر ڈروپ کر کے سلطان کو ایک پرسکون سا احساس ہو رہا تھا ..

وہ نہ چاھتے ہوے بھی سارا دن انتظار کرتا تھا ..

کے کب وہ باتوں کی پوٹلی اپنی
چھوٹی چھوٹی معصوم سی
باتیں اس سے کرے ..اور وہ
.. سنے .. اور ریلکس کرے

سلطان بے دھانی میں ڈرائیو کر
رہا تھا .. جب اسے اچانک بیک
.. سیٹ پر ایک بیگ پڑا نظر آیا

وہ گاڑی اپنے فلیٹ کے پارکنگ
ایریا میں پارک کرتا .. وہ بیگ
ہاتھ میں تھامے اپنے فلیٹ میں
.. پہنچا

وہ دیکھ کر ہی پہچان گیا تھا کہ یہ بیگ اسی باتوں کی پوٹلی کا ہے ..

وہ مسکراتے ہوئے اپنے روم میں داخل ہوا .. اور بیگ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہوا .. فرش ہونے چل دیا ..

کچھ دیر ادھر ادھر کے کچھ کام سر انجام دینے کے بعد ..

وہ بیڈ پر لیٹے بار بار اس بیگ کی طرف دیکھ رہا تھا ..

وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اس بیگ
کے اندر کیا ہے ..

مگر کسی کی چیز یوں بغیر
اجازت چیک کرنا غلط ہے ..

سوچتے وہ کروٹ بدل گیا ..مگر
پھر اس سے رہا نہ گیا ..اور وہ
بیگ بیڈ پر رکھے اسے کھولنے لگا
.بیگ کے اندر کچھ ہی چیزیں
تھی ..ایک چھوٹا سا پرس جس
میں کریڈٹ کارڈ تھا اور کچھ
پیسے ..ایک مرر .. کچھ ربڑ بینڈ
.. .. اور کچھ فرش اپ گمز

اور ساتھ ہی ایک چھوٹی سی انگوٹھی .. جو کہ وہ ہر وقت عشاء کے ہاتھ میں شہادت کی انگلی میں موجود ہوتی تھی ..

وہ انگوٹھی کو ہاتھ میں پکڑے غور سے دیکھ رہا تھا ..

اسے یاد تھا جب اس رات سلطان نے اس کی جان بچائی تھی .. تب بھی یہ انگوٹھی اس کے ہاتھ میں تھی ..

اور اس دن کے بعد وہ ہمیشہ ہی اس کے ہاتھ میں رہتی

تھی ..شاید یہ رنگ اس کے لیے
... امپورٹنٹ ہے

وہ بہت نفیس سی ایک سفید
رنگ کے موتی سے مکمل ہوتی
چھوٹی سی رنگ تھی .. جو کہ
سلطان کے ہاتھ کی سب سے
چھو ٹی انگلی میں بھی فٹ
... نہیں آ تی تھی

وہ اس کا بیگ اسی طرح
واپس سمیٹ کر ایک سائیڈ رکھ
چکا تھا .. سوائے اس رنگ کے
....

سلطان اب اسے وہ رنگ
واپس دینے کا ارادہ نہیں رکھتا
تھا .. سو وہ اسے اپنے پاس
محفوظ کرگیا

....

.... عشاء پلیز ....پلیز

.... مان جاؤ نہ

دیکھو تم ساتھ چلو گی تو مجھے
بہت اچھا لگے گا ...پلیز مان
جاؤ نہ اب ....مروا عشاء کا
بازو تھامے اسے منانے میں لگی
تھی .مروا .. تمہیں پتا ہے نہ ..

کہ بس ایک ہی چھٹی ہوتی ہے .. اور مجھے ڈھیر سارا کام کرنا ہے ..

یار میں نے اک ہفتے سے صفائی نہیں کی ہے .. اور بہت سے کام ہیں گھر میں .. پلیز اس دفع رہنے دو .. میں اگلی دفع ضرورر تمہارے ساتھ چلوں گی ..

مجھے پتا ہے ایک ہی چھٹی ہوتی ہے .. اسی لئے تو کھ رہی ہوں نہ ... اور ویسے بھی تمہیں پارلر ٹریٹمنٹ لینا

چاہیے .. کم سے کم ہفتے میں
ایک دفع تو ...

یار مجھے یہ پارلر وارلر نہیں
.. پسند .. میں کبھی نہیں گئی

تم تو اتنی پیاری ہو .. تمہیں
جانے کی ضرورت بھی نہیں ہے
.. .. پر میرے ساتھ چلو نہ ..پلیز

اچھا چلوں گی .. پر ایک شرط
پر .. عشاء نے آخر ہار مانتے
ہوۓ کہا ..ہاں بولو ..ہم
.. نکسٹ ویک چلیں گے

سنتے ہی مروا نے برا سا منہ بنایا ..

اگر تم چاہتی ہو میں تمہارے ساتھ چلوں تو نیکسٹ ویک پکا چلوں گی .. اور جو تم کھو گی وہی ٹریٹمنٹ کرواؤں گی ..

پکّا .. مروا نے انگلی کی نوک عشاء کی طرف کئے پوچھا ..

ہاں بابا .. پکا .. عشاء نے اس کی انگلی میں اپنی انگلی پھنساتے ایک چھوٹا سا وعدہ کیا ...

ٹھیک ہے .. مروا خوش تو ہوئی پر اس ہفتے نہ جانے کی وجہ سے عشاء کی طرف دیکھ کر برا سا منہ بناتی اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئی ..

عشاء نے میں گردن ہلاتی مسکرانے لگی ..مروا سے اب اس کی اچھی دوستی ہو چکی تھی ...

آج موسم کافی خوش گوار تھا .. ڈیوٹی کے ٹائم میں ابھی کافی وقت تھا ..

ابھی تو بہت ٹائم ہے .. اور مجھے کچھ چیزیں خریدنی ہیں ..مگر میں اکیلے مارکیٹ جاؤں ..

ہاں اب اکیلے ہی جانا پڑے گا .. مروا سے کہوں گی تو وہ ضد کرے گی کہ پارلر چلو .. اے اب اکیلے ہی جانا پرے گا ..

وہ اپنے اپ سے بڑبڑاتی ہوئی .. مارکیٹ جانے کے لئے تیار ہونے لگی ..

عشاء پہلے بازار جاتی تھی .. مگر پہلے میں اور اب میں کافی فرق تھا ..

پیچ کلر کی لونگ فراک میں اس کا خوبصور ت رنگ اور بھی نکھر رہا تھا .... بالوں کو ہمیشہ کی ترھا پونی تیل میں قید کئے .. وہ موبائل اور بیگ ہاتھ میں تھامے نکل پر ی ...

استقلال سٹریٹ پر پید ل چلنے کا اپنا ہی مزہ ہے ..

وہ چلتے ہوی لوگوں کی بھیڑ دیکھتی دل ہی دل سوچ رہی تھی ..

سوچتے ہی اسے وہ رات یاد ا گئی .. جب وہ سلطان کے ساتھ پید ل چل کر گھر آ ی تھی ..

یاد کرتے عشاء کے چہرے پر ایک مسکراہٹ دوڑ ی ..

تھوڑا کھڑوس ہے .. لیکن ہے اچھا ..

سوچتی ہوئی وہ چلتی ایک چھوٹے سے مال کے اندر داخل ہو گئی ...

مال میں ضرورت کی ہر چیز وجود تھی .. کھانے کی اشیا سے لے کر پہننے کا سارا سامان بھی موجود تھا ...

عشاء پہلے پہل تو تھوڑا کنفیوز ہوئی کہ کیا خریدے ..

اسے چیزیں خریدنے کا کوئی
زیادہ ہنر تو نہیں تھا ..

پر پھر بھی اپنی ضرورت کی
اشیا خریدتے وقت اس کی نظر
ایک بلیک کلر کی گھڑی پر پڑ ی
..

وہ گھڑی بہت خوبصورت
تھی .. جو اسے پہلی نظر میں
ہی پسند اآ گئی ..

بلیک کلر کی وہ گھڑی جس پر
بلیک کلر کے ہی خوبصورت

پرل ایک گول دایرے کی شکل میں جڑے ہوے تھے ..

اسے دیکھتے ہی عشاء کو وہ اس کھڑوس کے لئے پسند اآ گئی ..

پتا نہیں اسے پسند آے گی بھی یا نہیں ..

وہ میرا اتنا خیال رکھتا ہے .. تو مجھے اس کے لئے کچھ تو خریدنا چاہیے .. وہ گھڑی کے کناروں پر انگلی چلاتے سوچ رہی تھی ..

کچھ ضرورت کا سامان اور وہ گھڑی خریدے کے بعد وہ سیدھا گھر کی طرف چل دی ..

وہ دل ہی دل سوچ رہی تھی .. اور مسکرا رہی تھی .. جب چلتے چلتے اچانک سامنے سے بھاگتا ہوا آدمی اس سے ٹکرا گیا ..

اے ے ے ے ...ـ وہ بھاگتا ہوا ٹکرایا اور بنا روکے وہاں سے نو دو گیارہ ہوگیا ..

وہ اتنی زور سے ٹکرایا تھا کہ
وہ ا اپنا توازن بمشکل برقرار
رکھ پائی اور گرتے گرتے بچی ..

اندھا انسان .. کوئی ایسا بھاگتا
ہے کیا ؟؟

وہ برا سا منہ بناتی ہوئی مڑ
کر اس بھاگتے آدمی کو دیکھتے
بولی....

اور چلتی بھیڑ میں دو
قدم فاصلے پر بنے موڑ سے مڑ
نے لگی تو ایک مضبوط شخص
اچانک اس کے سامنے نمودار

ہوا .. عشاء کی سپیڈ زیادہ
نہیں تھی .. مگر وہ اچانک
سامنے آ گیا تو وہ بریک لگانے
سے پہلے ہی اس کے مضبوط
سینے سے ٹکرا گئی ..

کیا مصیبت ہے .. غصے سے بڑ
بڑ اتے اس نے چہرہ اٹھاتے اس
شخص کی جانب دیکھا ..

جو کہ ہمیشہ کی ترھا اپنے
مخصوص بلیک کلر کے اور
کوٹ اور بلیک ہڈ میں ہڈ کو
سر کے او پر ڈالے ماتھے پر کئی

شکنی لئے .. عشاء کی طرف بغور دیکھ رہا تھا ..

... اہ ہ ہ .. عبدر تم یھاں

غصے سے بنے چہرے پر ایک مسکراہٹ دوڑ گئی ..

مگر وہ اسے نظر انداز کئے سامنے بھیڑ میں اس شخص کو دیکھ رہا تھا جس کا وہ پیچھا کر رہا تھا ..

تم یھاں کیسے؟وہ اپنی ہی دھن میں بول رہی تھی ..

مگر سلطان کی نظریں ابھی
بھی اس شخص کو ڈھونڈھ
رہیں تھی .. وہ اسے نظرانداز
کئے وہاں سے جلدی میں نکلنے
ہی لگا تو عشاء نے ایک جھٹ
سے اس کا بازو تھام لیا .

کہاں جا رہے ہو ؟ روکو
تو ..وہ اسے عجلت میں روک
رہی تھی...

مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ
اسے اس رہ روک کر اس نے
سلطان کے غصے میں تیل ڈالنے
کا کام کیا تھا ..

گھر جاؤ .. ابھی اور اسی وقت ..

سلطان نے ایک سرد لہجے میں میں جواب دیا ..

ہاں میں گھر ہی جا رہی تھی ..مگر تم .. ابھی بات عشاء کے منہ میں ہی تھی کہ سلطان وہاں سے ایک قدم اٹھاتا چل دیا ..

ایک منٹ .. روکو تو ..وہ بھاگتی ہوئی اس کے سامنے جا

رکی ..سلطان تیز تیز نظریں
.. ادھر ادھر دوڑا رہا تھا

میں نے کہا گھر جاؤ ..اب کی
بار سلطان نے تھوڑے غصّے میں
.. جواب دیا

ہاں چلی جاؤں گی .. مگر
.. مجھے تمہیں کچھ دینا تھا

کہتی ہوئی وہ اپنے بیگ سے وہ
.. شاپنگ بیگ نکال رہی تھی

مگر اس وقت سلطان کو اس
..پر شدید غصّہ ا رہا تھا

کیوں کہ اس کی وجہ سے اس
کا شکار اس کے ہاتھ سے نکل
چکا تھا ...

.. وہ میں

.. میں نے تم سے کہا گھر جاؤ

.. سلطان نے غصّے سے کہا

وہ شاپنگ بیگ ہاتھ میں تھامے
سلطان کی طرف بڑھائے کھڑی
.. تھی

وہ میں بس تمہیں
یہ ...سلطان نے اس کے ہاتھ
میں پکڑے شوپنگ بیگ کو ایک

جھٹکے سے ہاتھ کی ضرب سے
.. لگاتے دور پھینکا

عشاء کی سمجھ میں نہیں آ
رہا تھا .. کہ یہ وہ شحص ہے .
.. جو اس کا اتنا خیال رکھتا ہے

اور آج وہ کسی اور ہی روپ
.. میں اس کے سامنے کھڑا تھا

وہ بے یقینی سے پریشان چہرہ
بنائے سلطان کی طرف دیکھ
.. رہی تھی

i said leave .....

.. سلطان نے دھاڑ تے ہوئے کہا

اس کی اتنی اونچی اور غصّے سے بھری ہوئی آواز سن کر دو قدم پیچھے ہوئی ..

سلطان نے پوری..... leave دہشت سے سرخ آنکھیں لئے عشاء سے کہا ..

اور وہ ایک منٹ بھی وہاں رکنے کی بجائے الٹے قدموں وہاں سے تیز تیز چلنے لگی ..

چلتی چلتی وہ دھیرے دھیرے بھاگنے لگی ...

اپنی آنکھوں میں آ ۓ آنسووں
کو انگلیوں میں سمیٹی وہ
تقریبا بھاگتے ہوی اپنے فلیٹ تک
.. پہنچی

اس کے جاتے ہی سلطان بجلی
کی تیزی سے اس جگہہ گیا
جہاں وہ آدمی اس کی نظروں
.. سے غائب ہوا تھا

.. مگر وہاں اب کوئی نہیں تھا

وہ تیز تیزسڑک پر چلتا ادھر
.. ادھر نظریں دوڑا رہا تھا

ایک سے دوسری اور پھر تیسری
گلی میں ڈھونڈنے کے بعد وہ
اسے کہیں نہیں ملا ..

غصّے سے سلطان کی آنکھیں
سرخ ہو رہیں تھیں ..

آج پہلی دفع ایسا ہوا تھا کہ
سلطان کا شکار اس کے ہاتھ
سے نکل گیا تھا ...وہ اپنے غصّے
کو بمشکل دبائے ہوئے تھا .

عشاء کی وجہ سے آج وہ
شخص اس کے ہاتھ سے نکل
چکا تھا ...سلطان نے اپنے لیفٹ

سائیڈ بنی دیوار پر پوری شدت سے مکا جڑ دیا .. ایک کے بعد ایک ...وہ اپنا غصّہ اترتا اپنے .. دونوں ہاتھ زخمی کر چکا تھا

وہ اسی دیوار کی ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا ..

جب اچانک اس کے دماغ میں وہ معصوم سا چہرہ نمودار ہوا ..

اس میں اس کی تو کوئی غلطی نہیں تھی .. پر میں نے

اس سے کتنے غصّے سے بات کی
..
ایک ایسی بات سلطان سوچ
رہا تھا جس کا کوئی جواز نہیں
بنتا تھا .. مگر پھر بھی وہ سوچ
رہا تھا ..
وہ مضبوط قدم اٹھاتا اسی
جگہ پہنچ گیا جہاں کچھ دیر
پہلے وہ نازک سی پر ی اس
سے ڈ ر کر بھاگ گئی تھی ...
پراب وہ وہاں نہیں تھی ..
ظاہر ہے جس غصے اور

دہشت سے سلطان نے اسے
جانے کو کہا تھا .. وہ بھلا رک
سکتی تھی ..وہ گلی کے موڑ پر
لگے بنچ پربیٹھ گیا ..

مگر اسے بار بار اپنا غصّے سے
دیا جواب یاد ا رہا تھا ..

اس سے ایسے بات نہیں کرنی
چاہی تھی ..سوچتے ہی
سلطان نے اپنا سر دونوں ہاتھ
میں جکڑ لیا ..

چہرے سے ہ ہوتے ہوے وہ اپنے ہاتھوں کو سر کی پشت پر لے جاتا بار بار اسے سوچ رہا تھا .

اور اچانک اسے وہ بیگ یاد آیا جو وہ اسے دینا چاہتی تھی ..

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر ادھر ادھر تیز نظریں دوڑانے لگا ..

مگر وہ بیگ اسے کہیں نظر نہیں آیا .

ادھر سے ادھر وہ پاگلوں کی طرح وہ چھوٹا سا بیگ ڈھونڈ رہا تھا ..

کچھ دیر ڈھونڈنے کے بعد آخر
وہ اسے نظر آ ہی گیا ..

وہ ایک بنچ کے نیچے بنے ایک
گول چکر کے کنارے کے ساتھ پڑا
تھا ..

سلطان نے نیچے بیٹھتے ہوئے
ہاتھ بڑھا کر وہ بیگ اٹھایا ..

بلیک کلر کا وہ بیگ مٹی سے
لت پٹ تھا ..

وہ اپنے کوٹ کی نکر سے اسے
صاف کرنے لگا ..

بیگ کھولتے ہی اس میں سے
ایک اور بلیک کلر کا باکس
برآمد ہوا .. سلطان نے اسے
کھولا تو وہ خوبصورت سی
گھڑی اسے پہلی نظر میں ہی
پسند آ گئی ..

بلیک کلر تو ویسے بھی اس کا
پسندیدہ تھا ..

مگر وہ گھڑی کافی خوبصورت
تھی .. اسے ہاتھ میں پکڑے
سلطان کے چہرے پر مسکراہٹ
نمایاں ہوئی ..

اچھی چوائس ہے ..وہ دل ہی
دل میں سوچتا مسکرا دیا ..

وہ کتنے پیار سے لائی تھی ...
سوچتے ہی اسے اپنا رد عمل یاد
آیا .. تو سلطان کو زندگی میں
پہلی بار تھوڑی سی شرمندگی
ہوئی تھی

....

وہ بیڈ پر بیٹھے اپنا سر گھٹنوں
میں دیے بن آواز رو رہی تھی ..

اسے سلطان کے ایسے رویے کی
نہ تو عادت تھی اور نہ ہی

توقع ...وہ کتنے غصّے سے بولا تھا ..

میں نے ایسا تو کچھ نہیں کیا تھا .. جو اسے غصّہ آئے ..

میں تو بس .. وہ چھو ٹی چھو ٹی ہچکیوں میں خود سے ہی باتیں کر رہی تھی ...سلطانہ کے اس رد عمل سے وہ بہت ہرٹ ہوئی تھی ..کافی دیر رونے کی وجہ سے اسے اپنا سر بہت بھاری لگنے لگا ...

وہ چلتی ہوئی کچن میں آ ی .. مگر اب وہ کھا نے کے لئے کچھ نہیں بنا سکتی تھی .. کیوں کہ اسے مال پہنچنا تھا اور ٹائم بہت کم رہ گیا تھا .

وہ دھیرے ہاتھ چلاتی اپنی مخصوص یو نفارم میں بیگ ہاتھ میں تھامے بوجھل قدموں کے ساتھ چلتی ہوئی ٹرام تک پہنچی ..

اپنا سر ونڈو سے لگائے وہ بہت بوجھل محسوس کر رہی تھی ..

وہ تو اسے اپنا دوست سمجھتی تھی ..وہ سمجھتی تھی کہ وہ عبدر کو جان گئی ہے ..

مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ شخص پل میں سونا اور پل میں ماشا ہو جاتا تھا ..

اسے سمجھنا کس کے بس میں تھا ..وہ چلتی ہوئی مال میں داخل ہوئی ...

عشاء کیا ہوا ہے تمہیں .. تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ

ر□ی ..اس□ دیکھت□ □و مروا ن□
... سوال داغ دیا

پر و□ بس □اں میں سر □لائ□ .
.. □لکا سا مسکرا دی

یار اگر تم□ا ری طبیعت ٹھیک
ل□ لیتی leave ن□یں تھی تو آج
..

ن□یں میں بلکل ٹھیک □وں ..
بس ذرا سا سر درد □□ .. اور
کچھ ن□یں ..و□ بات کو ٹال گئی
.. مگر اس کی روی □وئی

آنکھیں مروا سے چھپ نہ سکیں
..
وہ معمول کے متبِک اپنا کام کر
رہی تھی ..مگر سلطان کا وہ
رویہ بار بار اس کے ذہن rude
.. میں نمودار ہو رہا تھا
.. وہ آج بہت اداس تھی

وہ بیڈ پر لیٹے بازوں کا تکیہ
بنائے چھت کو بغور دیکھ رہا تھا
..

کبھی وہ آنکھیں بند کرتا تو
کبھی کروٹ بدلتا .. مگر وہ

ظالم یاد اسے کہیں بھی سکون نہیں دے رہی تھی ..

وہ کیسے اس پر غصّہ کر سکتا تھا .. بنا کسی غلطی کے ..اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ..

سلطان کے ذہن میں بار بار وہ بات گھوم رہی تھی ..مگر اس وقت وہ غصّہ میں تھا ..

اور جب سلطان غصّہ میں ہوتا تو تب کوئی بھی اس کے غصّہ کو شانت نہیں کر سکتا .. جب تک وہ اپنے غصّہ کی وجہ کو

ختم نہیں کر دیتا تھا .. وہ
.. شانت نہیں ہو سکتا تھا
عشاء کے برعکس ..آج سلطان
کو رات کا بے صبری سے انتظار
تھا .. وہ جانتا تھا .. کہ وہ غصّہ
کرے گی .. ناراض بھی ہو گی ..
.. مگر وہ اسے منا لے گا
وہ صبح سے بنا کچھ کھائے
مسلسل کام میں مصروف تھی
.. اور اب اسے بھوک کی شدت
بری طرح محسوس ہو رہی
.. تھی

مگر ابھی ڈنر کرنے میں کافی ٹائم تھا ..

سلطان جلے پیر کی بلی کی ترھا ادھر ٹہلتا .. بے صبری سے رات کا انتظار کر تھا تھا مگر آج نہ جانے کیوں دن کچھ زیادہ ہی لمبا ہو گیا تھا ..

آخر دن گزر ہی گیا تھا ..اور وہ آئنے کے سامنے کھڑے نک سک سے تیار ہو رہا تھا ..

بلیک کلر کی شرٹ اور بلیک ہوکس attached پینٹ پہنے

جو کے شرٹ کے سامنے سے
ہوتی ہوئی بیک سائیڈ تک
attached تھیں .. اس کی لک
کو مزید خوبصورت بنا رہیں
تھیں ..وہ موبائل اور کیز تھا
متا چہرے پر ایک مسکراہٹ لئے
چل دیا ..

عشاء تم کافی تھکی لگ رہی
ہو .. کیا ہوا ہے تمہیں بخار
ہے کیا ..مروا عشاء کے دونوں
ہاتھ تھامے بہت اپنائیت سے
پوچھ رہی تھی ..

نہیں .. میں ٹھیک ہوں .. بس کچھ تھک گئی ہوں .. ریسٹ کروں گی اب کل کا سارا دن ..

ہمم اپنا بہت خیال رکھنا .. اور اچھے سے رریسٹ کرنا ..

اگر میری ضرورت ہو تو مجھے کال کر لینا .. مروا اس کے ہمراہ مال سے باہر نکلتی اسے ہدایت کر رہی تھی ..

ٹھیک ہے ..

آج وہ مروا کی بات کا بہت مختصر جواب دے رہی تھی ..

مروا سے ایک الوداعی ہاتھ ملاتی ہوئی .. وہ بنا کوٹ کے سردی سے برف ہوتے ہاتھوں کے ساتھ سڑک کی طرف چل رہی تھی ..

سلطان معمول کے متا بک اسی جگہ اس کا انتظار کر رہا تھا ..

مگر آج وہ اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی ..

وہ سلطان کی گاڑی سے کچھ
فاصلے پر بنا اسے دیکھ پاس
سے گزر گئی ..

اسے جاتے دیکھ سلطان کے
چہرے پر مسکراہٹ دوڑ ی ..

وہ جانتا تھا کہ اب وہ ایسے
ہی کرے گی ...

وہ دھیرے سے گاڑی سٹارٹ
کرتا اسے کے پیچھے پیچھے سلوو
سپیڈ میں چلانے لگا ..

مگر وہ بنا نوٹ کئے دونوں
ہاتھوں کو مضبوطی سے اپس

میں باندھے سڑک پر چل رہی تھی ..

جب تھوڑا چلنے کے بعد وہ بنا نوٹ کئے چلتی رہی تو سلطان نے گاڑی ایک سائیڈ پارک کرتے اس کی طرف قدم بڑھا دئے ..

چلتے چلتے اسے اپنے عقب میں کسی کے بھاری قدموں کی آواز سنائی دی .وہ جانتی تھی کہ وہ ساتھ چلنے والا کون ہے .. مگر وہ بنا دیکھے .. چل رہی تھی ..

تمہیں سردی نہیں لگتی ..سلطان نے اس کے قریب ہوتے دھیرے سے کہا ..

عشاء نے ایک تیکھی نظر سلطان کی طرف اٹھائی ..

اور اگلے ہی پل پھر سے سامنے دیکھنے چلنے لگی ..

سردی کافی زیادہ ہے ..تمہیں جتنا غصہ کرنا ہے .. کار میں بیٹھ کر کر لینا ..

اب چلو ..سلطان اس کے برابر چلتا ہوا بول جا رہا تھا ..

مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ .. تم جاؤ یہاں سے ..

وہ معصوم سے غصّے میں کہتی سلطان کے دل میں ایک کلک کر گئی ..وہ دھیرے سے مسکرا رہا تھا .

مطلب تمہارا آج بھی پیدل گھر جانے کا ارادہ ہے ،،تمہیں میرے ساتھ انے کی ضرور نہیں ہے .. میں خود چلی جاؤں گی ..

عشاء ایک پل رک کر کہتی دو بارہ چلنے لگی ..

کیا تم دیکھ نہیں رہی کہ یھاں سردی بہت ہے .. اور تم ایسے ہی چل کر گھر تک جاؤ گی ؟؟

ہمم اسے ہی جاؤں گی ...۔ تم جاؤ ..

عشاء نے غصّے سے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا ..

اس کی اس معصوم سی حرکت پرسلطان کا دل چاہا اسے بازووں میں اٹھا کے گاڑی میں پٹک دے ..

مگر وہ خود پر ضبط کرتا شریر سا مسکراتا اس کے قدم با قدم چل رہا تھا ..

تھوڑا چلنے کے بعد وہ ٹرام لائن کے پاس رکے ٹرام کا انتظار کرنے لگی ..

سلطان اس کے عقب میں کھڑا دونوں ہاتھ اپس میں باندھے اسے دیکھ رہا تھا ..

تم جاؤ یہاں سے .. کہا نہ مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ ..

دیکھتے ہیں ...

سلطان نے مسکراتے ہوئے بول
کر ٹرام کی طرف دیکھا جو
اسی طرف ا ر ہی تھی ...

ٹرام ذرا فاصلے پر آ رکی اور ڈ
ور انلوک ہوتے ہی عشاء نے
اپنے قدم بڑھا دیے ..

مگر سلطان نے ٹرام ڈرائیور کی
طرف ایک غصیلی نگاہ
دوڑائی ،، اور اسے یہاں سے
جانے کا اشارہ کیا ..

کو The sultan .. ٹرام ڈرائیور
پہلی فرصت میں ہی پہچان

گیا تھا ..سو وہ عاجزی سے
اثبات میں سر ہلاتا .. عشاء کے
اندر بیٹھنے سے پہلے ہی وہاں
.. سے نو دو گیارہ ہو گیا

اے ے ے .. رکیں پلیز ....ہ وہ
دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھاۓ
ٹرام کی طرف حیرانی سے
.. دیکھتے بولی

اور پیچھے کھڑا وہ مغرور
شہزادہ ..اپنی مسکراہٹ کو
دبانے کے لئے اپنے ہونٹ کا نچلا
.. سرا دانتوں میں دبا گیا

عشاء سڑک پر کھڑی بے یقینی سے جاتی ہوئی ٹرام کو دیکھ رہی تھی .. اور غصّے سے سر جھٹکتی پھر سے سڑک پر چلنے لگی ..

اور سلطان پھر اس سے پیچھے اپنے مضبوط قدم اٹھاتا چل دیا ..تم اپنا ٹائم ویسٹ کر رہی ہو ..

اگر ایسے ہی چلتی رہی تو .. سردی سے بیہوش ہو جاؤ گی .. ضدی لڑکی ...وہ اپنے

دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے پرسکون چل رہا تھا ..

تو میں بے ہوش ہوں یا مر جاؤں .. تمہیں اس سے کیا ..

وہ ہنوز اسی پوزیشن میں چل رہی تھی .. مگر اب سردی سے اس کا جسم کامپ رہا تھا ..

جسے دیکھتے ہی سلطان نے اپنی جیکٹ اتا ر تے اس کی جانب بڑھائی ..

جسے اس کے عین متا بک اس نے رد کر دیا ..

سلطان نے اس کا بازو تھامتے
ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف
گھمایا ...اور اپنے مقابل کھڑا
کرتے وہ تھوڑا غصے چہرے پر
لئے اپنی جیکٹ اس کے گرد
پھیلانے لگا ..

عشاء غصّے سے سرخ ہوتی
ناک لئے اسے دیکھ رہی تھی ..

جیکٹ پہننے کے بعد وہ پھر سے
مڑی اور چلنے لگی ...

بہت ضدی ہو ..

ہمم....ہوں تو ..

تو میں اپنے طریقے سے سمجھا سکتا ہوں ..

اور کیا ہے تمہارا طریقہ ؟؟

عشاء کی بات سنتے ہی
سلطان نے .. مضبوطی سے اس کا بازو تھاما .. اور واپس چلتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھنے لگا ..

اس اچانک ہوئی کاروائی پر وہ حیرانی سے سلطان کی پشت پر نظریں جمائے اس کے پیچھے تیز تیز چل رہی تھی ..

کیا کر رہے ہو .. چھوڑو میرا بازو ..

وہ اپنے چھوٹے ہاتھوں سے مزاحمت کرتی اپنا بازو اس کی مضبوط گرفت سے چھڑا نے کی کوشش کر رہی تھی ..

مگر چھڑانا اتو دور کی بات وہ اس کی گرفت کو ڈھیلا بھی نہیں کر سکی ..گاڑی کے پاس رلتے ہی سلطان کے دروازے کھول کر اسے اندر بیٹھنے کا کہا ..

جس پر وہ خفگی سے سلطان کی طرف دیکھتے انکار کرنے لگی ..

... مجھے نہیں بیٹھنا

تو کیا میں اپنے طریقے سے بیٹھاآوں ؟

سلطان نے بغور اس کے چہرے کی طرف دیکھتے کہا ..

وہ اتنا تو جان گئی تھی کہ اب اس نے اس کا اپنا طریقہ پوچھا تو پتا نہیں یہ شخص اب کیا کرے گا .. جس پر وہ ایک

غصیلی نظر اس پر ڈالتی اندر بیٹھ چکی تھی ..

وہ مسکراتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہوا اور اپنی منزل کی طرف چل دیا ..

جو کہ اس کے عقب میں ہی بیٹھی تھی ..

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی .. جسے سلطان نے ہی توڑنا تھا ..کیسی ہو؟

وہ بنا جواب دئے ونڈو کی طرف متوجہ تھی ..

تم سے پوچھ رہا ہوں لڑکی ...
تمہیں کیا .. میں جیسی بھی
ہوں ...
تم نے کھانا کھایا ؟
تمہیں کیا .. ؟
اس کے معصوم سے جوابات پر
سلطان کی مسکراہٹ گہری
ہوئی ..
ناراض ہو ؟
کچھ دیر کی خاموشی کے بعد
سلطان نے انتہائی نرمی سے
پوچھا ..

عشاء نے چہرے اس کی جانب موڑتے خفگی سے دیکھا ..

میں کیوں تم سے ناراض ہوں گی ...

ام سوری ....

سوری کس لئے ؟

مجھے تم سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی ..

عشاء نے ایک تیکھی نظر اس پر ڈالتے پھر سے چہرے دوسری جانب موڑ لیا ..

تم بہت rude ہو ..

مجھے تمہاری سمجھ نہیں آ تی
..
وہ بنا اس کی طرف دیکھے بول
رہی تھی ..
تم سمجھنا چاہو تو سمجھ
سکتی ہو ..
سلطان نے نرم مگر بہت
سنجیدگی سے کہا ...
سلطان کے جواب پر عشاء نے
اس کی جانب دیکھا .. تو عشاء
کی نظر سیدھا اس کی کلائی
پر پڑ ی ..

جہاں وہ بلیک کلر کی خوبصورت سی گھڑی اس کی مضبوط کلائی پر اور بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی ..

دیکھتے ہی اس کی ساری نراضگی ایک د م دھواں ہوئی ..

اور وہ چہرہ دوسری جانب موڑے دھیرے سے مسکرا دی ..

مگر وہ تو اس نے پھینک دی تھی ..

وہ دل ہی دل سوچ رہی تھی .. مگر اس گھڑی کو سلطان کی کلائی پر دیکھنے کے بعد اس کا غصّہ ختم ہو چکا تھا ..

تمھاری طبیعت ٹھیک ہے ..؟

وہ آج معمول کے برعکس کافی تھکی لگ رہی تھی ..

سلطان نے آخر پوچھ ہی لیا .

ہمم ٹھیک ہوں .. بس ذرا سا سر درد ہے ..

تم نے کھانا کھایا ؟

...ہمم کھایا
تم نے کھایا ؟
عشاء کا سوال سنتے ہی
سلطان کو یقین ہو گیا کہ اب
وہ اس سے غصّہ نہیں ہے ..
وہ دھیرے سے مسکراتا اثبات
میں سر ہلا یا ...سو جاؤ ..
سلطان نے اس کی چیر کو
تھوڑا پیچھے کی طرف لیٹا تے
ہوے اس سے کہا ..
وہ آج واقی بہت زیادہ تھک
گئی تھی .. تو بنا تردو د کئے وہ

کرسی پر سیدھا لیٹے آنکھیں مند گئی ..

سلطان بہت دھان سے ڈرائیو کر رہا تھا ..

وہ بار بار اس کے معصوم چہرے کی طرف دیکھتا اور مسکرا دیتا .. وہ دونوں ہاتھوں کو اپس میں باندھے پرسکون نیند سو رہی تھی ..سلطان نے ایک ہاتھ بڑھا کر بیک سیٹ سے اپنا کوٹ اٹھایا .. اور اسے اچھی طرح اس سوی ہوئی راج کماری پر پھیلا دیا ....

گاڑی اس نے آہستہ سے روک دی .. مگر عشاء کی آنکھ کھل گئی ..

اے .. گھر پہنچ گئے .. وہ آنکھیں ملتی سیدھی ہوئی تو نظر اپنے وجود پر پڑے کوٹ پر گئی .. .

اس نے دھیرے سے مسکراتے کن آنکھوں سے سلطان کی طرف دیکھا ..

بہت شکریہ ..

وہ کوٹ اس کی جانب بڑھا۔
اب بنا غصّہ کے اسے دیکھ رہی
تھی ..

وہ ہمیشہ کی ترھا بہت
پرکشش لگ رہا تھا ..

بے ترتیبی سے پیشانی پر
بکھرے .. ہلکی سی بڑھی
ہوئی داڑھی .. اور کسرتی
جسم .. وہ بلیک کلر بہت پہنتا
تھا .. اور بلیک کلر اس پر سوٹ
بھی بہت کرتا تھا .. بلیک کلر
کی شرٹ میں اس کا کسرتی

جسم مزیز پر کشش لگ رہا تھا ...

عشاء اس پر نظریں جمائے بغور دیکھ رہی تھی ..

تم کل اوف ہو نہ ..سلطان نے پوچھا ..

ہمم کل چھٹی ہے ..

ٹھیک ہے پھر .. میں کل 12 بجے تمہیں پک کر لو ں گا ..

وہ کس لئے ..؟ عشاء نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا ..

لڑکی ..کیا تم چھٹی کا دن .. گھر پر رہ کر بور گزرنا چاہتی ہو؟؟

نہیں .عشاء نے نہ میں گردن ہلای ..

تو پھر تیار رہنا .. پورے 12 بجے ..

سلطان کی بات کا مطلب سمجھتے ہی عشاء کا چہرہ گلاب کی مانند کھل اٹھا .. اور وہ اثبات میں سر ہلاتی مسکرانے لگی ..

اسے مسکراتا دیکھ سلطا ن کو
ایک اطمینان سا ہوا .

ٹھیک ہے .. وہ مسکراتی
ہوئی .. اسے الوداع کہتی چل
دی .. اور وہ ہمیشہ کی طرح
اسے دور تک جاتا ہوا دیکھتا رہا
...

ایک عجیب سا سحر ہے اس
شخص میں .. میں غصّہ زیادہ
دیر نہیں ہو پاتی ..ایسا کیوں ؟
کیوں میں اتنی جلدی مان جاتی
ہوں ؟اتنا کھڑوس ہے .. پھر
بھی ...

وہ کچن کی دیوار سے لگے پانی
کا گلاس ہاتھ میں تھامے اپنی
ہی سوچوں میں گم کھڑی تھی
..
اب پتا نہیں کل کہاں لے کر
جائے گا ...
ہاۓ... میں پہلی دفع اس کے
ساتھ کہیں گھومنے جاؤں گی ..
وہ ایک ہاتھ منہ پر رکھے دل
سے خوش ہوتی مسکرا رہی
تھی ...

کھڑوس کہیں کا .. اگر گفٹ پہننا ہی تھا ..تو پہلے کیوں اتنا غصّہ کیا .. .. ویسے اس کی کلائی پر وہ گھڑی کتنی سوٹ کر رہی تھی ....

وہ چلتی ہوئی بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹ گئی ...

ایک گہری سانس بھرتی وہ لکڑی کی چھت کو گھورتے اس کھڑوس کے بارے میں سوچتی مسکرا رہی تھی ...

وہ اس کا موڈ ٹھیک کرنے اور
اپنے ر ویے کی تلافی کرنے کے
لئے اسے کہیں باہر گھومانے لے
جانا چاہتا تھا ..

اور وہ اس کے ساتھ محفوظ
تھی ..

ظاہر ہے .. ترکی تو سلطان
کے اشاروں پر چلتا تھا .. وہاں
بھلا اس کی مرضی کے بغیر
اس کے دشمنوں کے علاوہ
کوئی اس معصوم سی پر ی کو
بری نظر سے دیکھ بھی نہیں
سکتا تھا ...

سلطان مذہبی تو بلکل نہیں تھا .. بلکہ وہ مذہب اور اسلام کو صرف فلسفی باتیں کہتا تھا ..

رحیم شاہ نے اسے ہمیشہ ہی مذہب کی طرف رراغب کرنا چاہا .. مگر اپنی ماں اور بابا کی موت نے سلطان کو ہر چیز سے الگ کر کے رکھ دیا .. اسے نہ مذہب میں دلچسپی رہی .. اور نہ ہی کوئی احساس اور رحم اس کے دل میں پنپا ..

مگر اب اس کی دنیا پوری طرح سے بدلنے والی تھی ..

وہ نہیں جانتا تھا .. کہ اس معصوم سی یتیم لڑکی کے پیچھے ایک رحم دل اور اسلام سے بے حد محبت کرنے والی سمجدار لڑکی چھپی ہوئی ہے ..جو ہر قدم پر اسے ہرحیران کرنے والی ہے ..

وہ کل کا پلان اپنے دماغ میں سیٹ کرتا .. بالکونی میں کوفی کا کپ ہاتھ میں تھامے ہلکے

ہلکے سپ لیتا موسم کو انجوے
کر رہا تھا ...

پیشانی پر بے ترتیبی سے گرے
بال .. جنہیں وہ کبھی بھی اپنی
مرضی سے سلجھانے کی
کوشش نہیں کرتا تھا ..

ایک گہری سانس لیتا وہ
مسکرا رہا تھا ..

اور اس کھڑوس اور بے رحم
انسان کی اس مسکراہٹ کے
پیچھے وہ پاگل سی لڑکی تھی
..

بہت معصوم ہے .. بہت پاگل .. سوچتے وہ دھیرے سے مسکرا دیا ..

وہ اپنی سوچوں میں مسکراتا آنکھیں مندے تازہ ہوا کو محسوس کر رہا تھا .. جب اچانک فون کی گھنٹی نے اس کی سوچ میں خلل ڈالا ..

مرحبا .. کیسے ہو حادی ..؟

ٹھیک ہوں سلطان بھائی .

پر آغا جان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے ..

.. خیریت .. کیا ہوا .. انہیں

پتا نہیں اچانک ہی دل میں درد ہوا .. ہسپتال میں پتا چلا کہ .. ان کو دل کا دورہ پڑا ہے

سلطان کے ماتھے پر کی شکنی ابھریں ..اب کیسے ہیں وہ ..؟

اب کافی بہتر ہیں .. تمہیں .. بہت یاد کر رہے تھے

.... ہمم آ رہا ہوں میں

فون رکھتے ہی سلطان .. شاہ .. محل کی طرف نکل پڑا

اس کی زندگی میں ایک رحیم شاہ ہی تھا جسے سلطان اپنی فیملی مانتا تھا .. رحیم شاہ نے ہمیشہ اسے ایک باپ کی طرح پالا تھا ...

اور اس کی تکلیف سلطان کو بہت تکلیف دے رہی تھی ..

مرحبا .. آغا جان ..

سلطاں نے بیڈ پر شاہ کے قریب بیٹھتے .. آداب سے سلام کیا .مرحبا ....میرے شیر .. میں

کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں ..

رحیم شاہ نے اٹھتے ہوے ..کہا ..لیٹے رہیں اپ .. ریسٹ کریں آغا جان ..سلطان ...ہ بیٹا .. میرا وقت اب قریب ا رہا ہے .. میں چاہتا ہوں کہ تم اب میری جگہ لو .. کاروبار سمبھالو ..

شاہ کافی نقاہت میں بول رہے تھے ...بس ایک یہی تو سلطان سننا نہیں چاہتا تھا ...

اسے ایک جگہ ٹک کر بیٹھ کر
کام کرنا زہر لگتا تھا .. وہ
ہمیشہ ہی آغا جان سے اس
بات کے لئے جان چراتا تھا .. اور
حادی اور ائیگل وہ مل کر رحیم
.. شاہ کا کاروبار سمبھا لتے تھے

اور سلطان بس آزاد رہنا چاہتا
تھا ..

ایسے نہ کہیں آغا جان .. ابھی
تو اپ نے بہت کچھ دیکھنا
ہے ..رحیم شاہ بھلے ہی اب
عمر رسیدہ ہو گیا ہے . مگر

ایک شیر جتنا بوڑھا ہو جاے وہ
.. اتنا ہی خطرناک ہو جاتا ہے

اپ کیوں فکر کرتے ہیں .. ہم
سب ہیں نہ اپ کے ساتھ ..
سلطان رحیم شاہ کے ہاتھ کو
تھامے .. اپنی طبیعت کے
برعکس بہت نرمی سے بات کر
... رہا تھا

میں جانتا ہوں سلطان ..
.. تمہیں .. بزنس سے چڑ ہے

مگر تم اسے سب سے اچھا
... سمبھال سکتے ہو

میں ن□ اپ س□ ک□ا ن□ آغا جان
.. اپ فکر ن□ کریں .. اپ کو
کسی بات ک□ لئ□ بھی پریشان
.. □ون□ کی ضرورت ن□یں □□□
.. اپ بس آرام کریں
.. مرحبا ... سلطان بھائی

Nasılsın?

{کیس□ □یں اپ ؟}

iyiyim.. sen nasılsın?
aiegul

میں ٹھیک □وں .. تم کیسی}
{ □و ؟ ائیگل

çok uygun

{ بلکل فٹ}

ائیگل مسکراتے ہوی چاۓ کے لوازمات سے بھری ٹرالی گھسٹتی ترکش زبان میں احوال دریافت کر رہی تھی ..

سلطان بھائی .. اپ کو پتا ہے . آغا جان اپ کو ہی یاد کرتے رہتے ہیں .. ہر وقت .. اپ واپس کیوں نہیں ا جاتے .. سب اپ کو مس کرتے ہیں ..

ائیگل .. تم جانتی ہو .. میں
اپنے کام کے معاملے میں بہت
سنجیدہ ہوں .. جب تک وہاں
موجود ہر گیڈر کو موت کی
بھینٹ نہ چڑھا دوں .. میرا کام
ختم نہیں ہو گا ..

اس میں تو کوئی شک نہیں ..
،، اپ سے کون بچ سکتا ہے بھلا

ائیگل ٹھوڈی کے نیچے ہاتھ رکھے
مسکراتی ہوئی سلطان کی.
تعریف کر رہی تھی ..

بے شک .. میرے شیر سے کوئی ظالم بچ نہیں سکتا .. رحیم شاہ نے آنکھوں میں چمک لئے سلطان کو دیکھا ..

حادی کہاں ہے نظر نہیں ا رہا ؟

بیٹا حادی ایک کام کے سلسلے میں سسلی گیا ہے .. صبح تک آجائے گا ..

سلطان اثبات میں سر ہلاتا رحیم شاہ اور ائیگل سے

چھوٹی چھوٹی باتیں کر رہا تھا
..

کچھ دیر رحیم شاہ کے پاس
بیٹھنے کے بعد وہ اجازت طلب
کرتا ..اپنے روم کی طرف چل
دیا ..

رحیم شاہ نے اسے بزنس
سمبھالنے کا بہت دفع کہا تھا ..
اور آج بھی اسی مقصد کے لئے
سلطان کو بلوایا تھا ،،

مگر ہمیشہ کی طرح سلطان
اس دفع بھی ٹال گیا تھا ..

وہ اپنی شرٹ کے کف کھولتا ..پانی کے چھینٹے منہ پر مارتا کچھ تازہ دم ہوا ..

بیڈ پر گرتے ہی .. ایک ظالم یاد اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا گئی ..

جس کو وہ جتنا جھٹکنے کی کوشش کرتا تھا ..وہ یاد اتنی ضدی ہو کراس کی آنکھوں میں سما جاتی تھی ..

آخر سلطان کو تھک کر ہار مانتے اپنے آپ کو اس یاد کے سپرد کر دینا پڑتا تھا ..

....

کیا پہنوں ؟

یہ تو نہیں ...ـ ہممم ....ـ یہ تو بلکل نہیں ...

چھی ..ی ..ی . یہ میں نے کب خریدا تھا ..

وہ بیڈ پر کافی سارے کپڑے پھیلاۓ .. یہ ڈسائد کرنے میں نے کام ہو رہی تھی کہ وہ کیا پہن کر جاۓ ...

کچھ میں سے نقص نکالتی ..اور کچھ کو دیکھ کر حیران ہو رہی تھی کہ یہ اس نے کب خریدا ...

کافی دیر ..سر کھپانے کے بعد آخر اسے ایک ڈریس ملا . جس پر اس کا چہرہ کھل اٹھا ..اپنے دماغ میں کچھ سوچتی وہ شریر سا مسکرا دی ..

بلیک کلر کی لونگ فروک ..
جس کے او پر ایک چھوٹا سا
بلیک کلر کا سویٹر تھا .. دیکھنے
میں کافی نفیس سا وہ ڈریس
اسے بہت بھایا ......

وہ اینے کے سامنے کھڑے نک
سک سے تیار ہو رہا تھا ..

مگر معمول کے متا بک ..وہ
بلیک کلر کے ہی ڈریس میں
ملبوس تھا ..

نہ جانے یہ شخص بلیک کلر
پہن پہن کے کیوں نہیں تھکتا

تھا ..اور ایک ہی کلر پہن پہن
.. کر بور بھی نہیں ہوتا تھا

وہ کف کے سٹڈ لگاتا ..اپنے اپ
.. کو بغور دیکھ رہا تھا

غصّہ تو اس کے چہرے کی
خوبصورتی تھا .. جو ہر وقت
اس وجیہ چہرے پر پوری شان
.. کے براجمان رہتا تھا

وہ خوبصورت بلیک گھڑی پہنتے
... وہ دھیرے سے مسکرا دیا

یہ میں کوئی خواب تو نہیں
... دیکھ رہا

The sultan...

مسٹر اینگری برڈ .. آج مسکرا رہا ہے ...

حادی چلتا ہوا اس کے بلکل پیچھے کھڑا ہوتا بے یقینی سے پوچھ رہا تھا ..

جس پر اس چہرے پر پھیلی ہلکی سی مسکراہٹ پر پھر سے وہی غصّہ پوری شان سے پھیل گیا ..

مرحبا ....تم کب اے ؟؟

سلطان نے حادی کے گلے لگتے پوچھا ..

بس ابھی آیا .. ائیگل نے بتایا کہ تم آئے ہوئے ہو تو ملنے چلا آیا ..

کیسے ہو .. بھائی .. کوئی خبر ہی نہیں .. آج کل ...

بس تھوڑا مصروف ہوں .. تم تو جانتے ہی ہو ..

سلطان نے قدرے سنجیدگی سے کہا ..

ہمم ..

کہاں کی تیاری ہے ..صبح صبح ..

حادی نے اسے تیار کھڑے دیکھ کر پوچھا ...

.. واپس

.. کیا یار .. اتنی جلدی

میں نے سوچا تھا .. بھائی بھائی کچھ دن مزے کریں گے .. پر تم سر سے سنگھ کی طرح غائب ہو جاتے ہو ...

حادی .....ـ بڑے ہو جاؤ .. ..اب .. مزے کرنے کے دن جا چکے

ہاں ہاں پتا ہے .. اب تم بھی آغا جان بن جاؤ ..

وہ مصنوئی نراضگی سے کہتا منہ بنا گیا ..

ائیگل ہے نہ تمہیں کمپنی دینے کے لئے .. مزے کرو ..

ہاں .. وہ بھوکی شیرنی ..یار .. وہ تو میری واٹ لگا دیتی ہے ...

اور او پر سے اس کی نراضگی ہی ختم نہیں ہوتی ..

چھوٹی چھوٹی بات پر نراض ہو جاتی ہے .. چڑیل کہیں کی ..

حادی شریر سا منہ بناے ہنستے ہوے بول رہا تھا ..

ہاں یہ تو ہے ..

تمہیں کیا پتا .. لڑکیوں کے کتنے نخرے ہوتے ہیں یار ...

سب سے زیادہ نخرے وہ تب کرتیں ہیں .. جب وہ ناراض ہوں ...

سلطان چہرہ دوسری طرف موڑے دھیرے سے مسکرا دیا ..

عام حالات میں حادی اگر یہ سب باتیں اسے کہتا تو وہ یقیقنااگنور کرتا .. پر اب اس کی زندگی میں بھی ایک عدد ایسی صنف نازک آ چکی تھی .. جو اس سے ناراض بھی ہوتی تھی .. اور سلطان اسے مناتا بھی تھا ..

یار .. اتنی جلدی تو مت جا ..

حادی .. مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے ..

اگر ضروری نہ ہوتا تو ..ضرورک جاتا ..

اس ناراض پری کو منانے سے زیادہ ضروری کام بھلا سلطان کے لئے ہو سکتا تھا ....

حادی کے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ شاہ کی عیادت کے لئے اس کے ہمراہ چلا آیا ..

جا رہے ہو ...

جی آغا جان اب اجازت دیں ..
وہ سر جھکے کھڑا اجازت طلب کر رہا تھا .. جس کو ایک اہ بھرتے رحیم شاہ نے سر پر ہاتھ رکھتے مان لیا ..

وہ جانتے تھے کہ سلطان جس چیز کا ارادہ کر لیتا ہے .. اس سے اسے کوئی نہیں روک سکتا ..

... جلد ملتے ہیں آغا جان

ہممم ... سلطان ... اگلی دفع آ
و تو کوئی فیصلہ ضرور کر لینا
..

رحیم شاہ کی بات سنتے
سلطان نے ایک گہری سانس
خارج کی ..

وو جانتا تھا کہ رحیم شاہ ضدی
ہے ..مگر سلطان وہ ضد میں
سب کا باپ تھا ..

حادی اور ائیگل کو الوداع کہتا
وہ گاڑی کی طرف بڑھتا تھوڑا

خوش تھا ... اور وہ خوشی
... بہت معصوم تھی

افففف .. یہ بٹن ..بند کیوں
.. نہیں ہو رہا

.... کتنا ضدی بٹن ہے .. اہ ہ

وہ اپنے کف کے بٹن کو پچھلے 5
منٹ سے بند کرنے کی کوشش
... کرتی بڑبڑا رہی تھی

بلیک کلر کی لونگ فراک اور
بلیک ہی کلر کا سویٹر
پہنے ،بالوں کو معمول کے متبک

پونی ٹیل میں قید کئے .. وہ تیار ہو رہی تھی ..

اس نے کہا تھا پورے 12 بجے .. ابھی تو 5 منٹ پڑے ہیں ...وہ گھڑی کی طرف دیکھتے بولی ..

کچھ دیر بے چینی سے انتظار کرنے کے بعد آخر 12 بج ہی گئے ..وہ مسکراتی ہوئی فلیٹ سے باہر نکلی ...

چال سے باہر ا کر اس نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں

مگر وہاں سلطان کا نام و نشان نہیں تھا ..

تھوڑا چلتی ہوئی وہ موڑ کی طرف آ ی جہاں نکر پر اس کی نظر پڑتے ہی ایک معصوم سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر دوڑ گئی ..

{As ایز .. اسپیکٹڈ Aspected}

وہ اپنے سامنے کھڑے لمبے چوڑے بلیک کلر کے سوٹ میں

ملبوس شخص کو دیکھ کر منہ میں بڑبڑائی ..

وہ کار کی پشت سے ٹیک لگائے ایک ہاتھ میں موبائل تھامے ہمیشہ کی طرح ہینڈسوم لگ رہا تھا ..

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے قریب آ رکی ..

.. مرحبا .. عبدر

سلطان نے ایک گہری سانس بھرتے اس کی جانب دیکھ .. اور

کچھ لمحے بس دیکھتا ہی رہ گیا ..

وہ پیاری سی لڑکی بلیک کلر کے makeup کے ڈریس میں بنا بہت خوبصورت لگ رہی تھی ...

اس کی خوبصورتی کا سب سے نمایاں حصہ اس کی بڑی بڑی خوبصورت براؤن آنکھیں تھیں .. جو ہر وقت مسکراتی رہتی تھیں ...

مرحبا ...

کچھ پل یوں ہی دیکھنے کے بعد سلطان نے پلکیں جھپکتے سلام کا جواب دیا ..

.. کیسے ہو ؟

تم کیسی ہو ؟

میں تو بلکل ٹھیک .. وہ مسکراتے بولی .

good ...

سلطان نے فرنٹ سیٹ کا دروازے اس کے لئے خود کھولا تھا ..ہم کہاں جا رہے ہیں ...؟

جہاں دل کیا ....سلطان نے اس
.. کی طرف بغور دیکھتے کہا

.. پھر بھی ... بتاؤ تو

تم بتاؤ ... تم کہاں جانا چاہتی
... ہو ؟؟میں بتاؤں

.... ہممم

.. اممم ......ہم پید ل چلیں

وہ دونوں ہاتھوں کو ٹھوڑی کے
نیچے باندھے چہکتے ہوئے
بولی ..اس کی بات سنتے ہی
سلطان کی مسکراہٹ گہری
.. ہوئی

... تم تھکتی نہیں ہو

.. نہیں تو .. پیدل چلنے میں مزہ اتا ہے

.. اور ہم ہر چیز ایکسپلور کر سکتے ہیں

.. وہ کیسے ؟ سلطان نے آ ی برو اچکتے پوچھا

.. وہ ایسے کہ .. جب ہم پیدل چلتے ہیں .. تو ہر چیز کو قریب سے دیکھ پاتے ہیں

چھوٹی چھوٹی چیزیں اور ان کی خوبصورتی کو ہم یہاں کار

میں بیٹھے تو نہیں محسوس کر سکتے نہ ...

اس کے علاوہ ...سلطانہ نے کہا ..

اس کے علاوہ.... پیدل چلنے سے انسان فٹ رہتا ہے

وہ مسکراتی ہوی بولی ...

ہممم ......یہ ریسزن .. کچھ ٹھیک ہے ..

وہ گاڑی کو گھماتا ہوا ایک پارکنگ ایریا کی طرف بڑھا ..

گاڑی پارک کرتے وہ اس کے
چہرے پر معصوم سی خوشی
بغور دیکھ رہا تھا ..

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں ایک
دوسرے کے ہم قدم استقلال
سٹریٹ پر چل رہے تھے ...

وہ دیکھو .. کتنا خوبصورت
منظر ہے نہ ..

عشاء سامنے ایک بڑے سے مال
کے باہر سلیقے سے سجائے گئے
تھیم کو دیکھتے بول رہی تھی ..

وہ تھیم بہت خوبصورت تھا ..

ایک طرز میں رکھی گئی
کرسیاں اور میز ان کے گرد
پھولوں کی بیلیں ،اور میز پر پڑ
ے ہوئے قدیم طرز کے
خوبصورت آرٹ پیس بہت
.. خوبصورت لگ رہے تھے
اور وہاں کی تھیم سفید اور
نیلے رنگ سے بنائی گئی تھی جو
وہاں کی خوبصورتی کو چار
.. چاند لگا رہی تھی
.. کتنا خوبصورت ہے نہ
.. ہممم ... اچھا ہے

اس کے اتنے سڑے سے جواب پر
عشاء نے آ ی برو اٹھاتے اس کی
جانب دیکھا ..

وہ چلتے چلتے بھیڑ میں رستے
بناتے ایک نامعلوم منزل کی
طرف جا رہے تھے .. جہاں کا
رستہ دونوں کو ہی معلوم
نہیں تھا ..

مگر وہ دونوں اس انجان رستے
پر ایک دوسرے کے سنگ
مسکراتے ہوئے چل رہے تھے ...

ترکی کی خوبصورتی وہ پہلی دفع یوں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی .. ورنہ اورفن کیئر میں تو وہ بس ایک حد تک محدود رہتی تھی ..

مگر باہر کی دنیا کتنی خوبصورت تھی وہ تو وہ آج دیکھ رہی تھی ...

مگر اس خوبصورت دنیا کی ایک سائیڈ پر بہت ڈراؤنی دنیا بھی بستی ہے .. پر وہ معصوم ابھی تک اس سے انجان تھی

....

Episode--8

وہ چلتی چلتی سلطان کے
ہمراہ ترکی سے سب سے
مشہور جگہ کھڑی تھی .. اور
.... وہ جگہ تھی .. گلاٹا ٹاور

گلاٹا ٹاور کے بارے میں ایک
دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ یہ
ایک قدیم عمارت ہے
جس میں رومنسک فن تعمیر
کی باقیات موجود ہیں۔
Galata ٹاور کی تاریخ 507-
AD 508 میں شروع ہوتی ہے

جب اسے اصل میں بازنطینی شہنشاہ جسٹینیانوس نے ایک واچ ٹاور کے طور پر تعمیر کیا تھا۔ 1348-1349 میں، قسطنطنیہ کے گالاٹا حصے میں جینویس کالونی کے قیام کے بعد، جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عمارت رومنسک طرز میں تعمیر کی گئی تھی۔
ایک اونچی عمارتوں سے بنی گلی میں جہاں لوگوں کا رش قدرے زیادہ تھا۔ اپنے بلکل سامنے بڑا سا وہ ٹاور دیکھ کر عشاء نے مسکراتے ہوئے سلطان کی طرف دیکھا ..

واو ....ہ کتنا خوبصورت ہے ..
ہممم ...
چلو .....وہ چلتی ہوئی اس کے
ہمراہ ٹاور کے بلکل قریب
کھڑی تھی .. وہاں طرح طرح
کے لوگ ..کپل اور ہر طرح کے
غیر ملکی لوگ موجود تھے جو
کے ٹاور کے اندر جانے کا انتظار
کر رہے تھے ..
ایک منٹ یہاں روکو .. میں آ تا
ہوں ..
وہ اسے ایک خالی جگہ پر
کھڑا کئے .. وہاں سے جانے
لگا ..
کہاں جا رہے ہو ؟؟

وہ سامنے .. وہاں سے ٹکٹ لینا ہے ...

ٹکٹ کس لئے ؟؟

کیوں تمہیں وہاں ٹاور کے اندر نہیں جانا کیا ؟؟

سلطان نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے پوچھا ..

کیا ہم وہاں اندر بھی جایئں گے .. وہ خوشی سے بولی ..

ہاں اگر تم مجھے ٹکٹ لینے دو تو ...۔

اہ ... اوکے ... وہ زبان کو
دانتوں تلے دباتے بولی ..

سلطان چلتا ہوا کچھ فاصلے پر
بنی ایک ٹرین نما چھوٹی سی
لال
رنگ کی بس کے قریب گیا ..
جو ایک ٹرام تھی ...جو کہ
وہاں کا ٹکٹ پائنٹ تھا ..
عشاء وہاں کھڑی ادر گرد کا
جائزہ لے رہی تھی .. وہاں
بہت سے لوگ تھے .. کچھ ترکی
..کے رہایشی .. تو کچھ غیر
ملکی لوگ ..جو یھاں ٹاور کا
دیدار کرنے جمع تھے ..

وہ ہاتھ میں موبائل تھامے اس
خوبصورت نظارے کو کیمرے
میں قید کر رہی تھی ..
چلو ...سلطان اسے چلنے کا کھ
کر اگے بڑھا ہی تھا کہ عشاء نے
اس کا بازو تھام لیا ..ایک منٹ
روکو تو ..
کس لئے ؟؟... میری ایک پک بنا
دو گے پلیز ....
وہ موبائل اس کی طرف کئے
معصوم انداز میں کھ رہی تھی
..سلطان نے ایک نظر اپنے ارد
گرد دوڑائی ..
اب سلطان .. کے لئے ایک یہی
کام تو رہ گیا تھا ..

وہ اسے موبائل پکڑا تی کچھ
فاصلے پر جا کھڑی ہوئی ..

وہ ہاتھ میں موبائل تھامے یہ
سوچ رہا تھا کہ یہ لڑکی اب
اس سے اور کیا کیا کروائے
گی ...
ایک پک لینے کے بعد سلطان پھر
سے ادھر دیکھ رہا تھا ..
جیسے وہ چیک کر رہا ہو کہ
کوئی اسے دیکھ تو نہیں رہا ...
یہ لو .. اور اب چلو ...
وہ اسے کچھ اور کہنے کا موقع
دئے بغیر وہاں سے تیز تیز قدم
اٹھاتا چل دیا .. وہ دونوں ٹاور

کے اندر جانے کے رستے پر بنی
لوگوں کی لائن میں کھڑے
تھے ..
سلطان چاہتا تو پہلی فرصت
میں بغیر کسی ٹکٹ اور بغیر
کسی لائن کے اندر جا سکتا
تھا .. مگر وہ یہاں اپنی پاور
استمال نہیں کرنا چاہتا تھا ..
نہ جانے کیوں مگر آج اس لڑکی
کے ساتھ وہ بس ایک عام آدمی
بن کر کچھ پل سکون کے گزرنا
چاہتا تھا ..
بغیر کسی سفارش اور بنا
کسی پاور کے ...

اندر جانے کے رستے پر لوگوں
کی کافی لائن تھی اور کافی
لوگ ایک دوسرے کے اندر لگتے
لائن میں کھڑے تھے ..

سلطان کو وہاں کھڑے ہونے
میں الجھن تو ہو رہی تھی ..
مگر وہ الجھن اپنے سامنے
کھڑی اس پیاری سی
مسکراہٹ کو دیکھتے ہی دور
ہو جاتی تھی ...
عشاء کے ذرا آ گے کچھ نوجوان
کھڑے تتھو جو کے عجیب سی
شکل بناے عشاء کی طرف غور
غور سے دیکھ رہے تھے ..

سلطان نے ایک چٹختی نگاہ
ان دونوں پر دوڑائی پر وہ بنا
دیہان دئے ..تاکا جھانکی ..میں
مصروف تھے ..
عشاء کا چہرہ بلکل سامنے
تھا .. اور وہ دونوں اسے اچھی
طرح دیکھ سکتے تھے ..
تھوڑا اس طرف کھڑی ہو
جاؤ ... سلطان نے اسے بازو
سے پکڑ کر دھیرے سے اس کا
رخ اپنی جانب کیا ..
کیا ہوا ...۔ عشاء نے آنکھیں پھیلا
ے اس کی جانب دیکھا ..
وہاں آ گئے کافی لوگ ہیں ....۔
کسی میں لگ جاؤ گی ..

سلطان نے ماتھے پر شکنیں لئے
بغور اسے دیکھتے کہا ..
اوکے ..
وہ جو آنکھیں پھیلا ے کھڑی
تھی ایک دم گڑ بر اتی ہوئی
ایک سائیڈ دیکھنے لگی ..
جیسے جیسے لائن آ گے
بڑھتی .. لوگ عشاء کے نزدیک
آجاتے .. سلطان نے اسے اپنے
قریب ایک سائیڈ پر کرتے اپنا
ایک بازو سائیڈ پر لگی ریلنگ پر
رکھ لیا ..
پہلے تو اس نے غور نہیں کیا ..
مگر جب اپنے پاس سے گزرتے
لوگوں کو ایک دوسرے میں لگتے

دیکھا ا تو اپنی طرف دیکھا ..جو
مکمل طور پر سلطان کے
بازوں کے ہالے میں کھڑی
تھی ..
سلطان نے اس طرح اس کے
گرد اپنے بازوں پھیلا ے تھے کے
نہ تو وہ خود اسے ٹچ ہو رہا
تھا اور نہ ہ ہو کوئی دوسرا
انسان عشاء سے ٹچ ہو سکتا
تھا ..
وہ سلطان کے چہرے کی طرف
دیکھتے دھیرے سے مسکرا
دی ...وہ اسے پروٹیکٹ کر رہا
تھا ...

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے
کوئی غلط نگاہ سے دیکھے ..
اور نہ ہی کوئی اس سے بلا
وجہ ا ٹچ ہو ....
وہ کے مضبوط حصار میں
ہمیشہ کی طرح خود کو بہت
محفوظ محسوس کرتی مسکرا
رہی تھی ..
کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد ..
وہ دونوں حال میں انٹر ہوۓ ..
جہاں اندر جانے کے لئے بہت
تنگ سیڑھیاں تھیں ..سیڑھیاں
چڑھتے ہوۓ ..لیفٹ اور رائٹ
سائیڈ پر سرنگوں کی طرح

کھلی کھلی جگہے بنی ہوئیں تھیں ..
اور ہر ایک جگہے پر وہاں کے قدین طرز کے آرٹ پسس اور قدیم تصویر قرینے سے سجای گیں تھی ...
عشاء ہر ایک چیز کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی ..
وہ ان میں سے کافی چیزوں کے بارے میں پڑھ چکی تھی .. اور اب وہ انہیں اپنے سامنے دیکھ کر ہوشی سے نہال ہو رہی تھی ...
یھاں کتنی پرانی چیزیں ہیں نہ ..

اور یہ دیکھو .. یہ بول .. یہ کتنا پرانا ہے ..
میں نے اس کے بارے میں پڑھا تھا ..
وہ ایک مٹی سے بنے باول کو دیکھتے بولی جس پر بہت خوبصورتی سے ڈیزائن بنا ہوا تھا ...
گلاٹا ٹاور کے اندر قدین طرز کی چیزوں کی ایک بھرپور کلیکشن تھی ..
اور وہاں جگہ جگہ ریفریشمنٹ کے لئے چھو ٹی چھو ٹی دکانیں بھی بنی ہوئی تھیں ..

وہ جس بھی چیز کو دیکھتی
خوشی سے نہال ہو جاتی .
سلطان اس کے ساتھ کھڑا ..
اس کے چہرے کے بدلتے ہر
زاویے کو بہت غور سے دیکھ
رہا تھا ..
کبھی وہ مسکراتی ،،کبھی
خوش ہو جاتی ..تو کبھی
حیران ..
اور وہ دھیرے سے مسکراتا
چیزوں کو کم اور اس پاگل سی
لڑکی کو زیادہ دیکھ رہا تھا ...
وہ جہاں بھی جاتی ..سلطان
اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ

ڈالے .. اس کے پیچھے پیچھے
مسکراتا ہوا چلتا ..
چلو .. تمہیں ایک چیز دکھاتا
ہوں ..

وہ چلتا ہوا ..ایک جگہ لگی
بلیک کلر کی سڑھیوں پر چڑھتا
گیا ..

عشاء اس کے پیچھے چلتی ایک
کھلی جگہ پر آ ی ..
جہاں کچھ فاصلے پر گلاٹا ٹاور
کی سب سے انچائی پر لگی
اوٹ ریلنگ تھی .. وہاں سے
پورے ترکی کا نظارہ با آسانی

دیکھا جا سکتا تھا ...وہ چلتا ہوا
ریلنگ کے قریب آیا .. پر وہاں
لوگوں کا بہت زیادہ رش تھا ..
بہت سے لوگ وہاں کھڑے
تصویریں اور ٹک ٹاک بنانے
میں مصروف تھے ..وہ اسے لئے
ایک کونے کی طرف بڑھ ا جہاں
کھڑا ہونے کے لئے تھوڑی سی
جگہ تھی ..
عشاء ریلنگ کے قریب کھڑی
اس نظارے کو خوشی سے
مسکراتے ہوے دیکھ رہی
تھی ..
واؤ ....۔ کتنا خوبصورت سین ہے
نہ ..۔

وہ دیکھو .. وہاں ... وہ اپنی
لیفٹ سائیڈ پر سمندر کی
طرف اشارہ کرتے بولی ...
سو.... beautiful .....
ہمم .. سلطان اس کے چہرے
کی طرف دیکھتے دھیرے سے
بولا ...
اتنے میں وہی دو لڑکے چلتے
ہوئے اس جگہ آئے ..
سلطان عشاء سے کچھ فاصلے
پر کھڑا تھا ..
مگر ان دو لڑکوں کو اس کی
طرف آتے دیکھ کر وہ مضبوط
قدم بڑھاتا اس کے بلکل پیچھے
جا کھڑا ہوا ..

اور اپنے دونوں بازو کو دونوں
طرف سے ریلنگ پر رکھ چکا تھا
..وہ عشاء کے بلکل قریب
تھا ..مگر اس سے اتنے فاصلے
پر تھا کہ وہ اسے ٹچ نہیں ہو
رہا تھا ...
اس نے پہلے حیرانی سے مڑ کر
سلطان کی طرف دیکھا .. مگر
اس کے چہرے پر وہی غصّہ
دیکھ کر اپنے سائیڈ پر دیکھا ..
جہاں وہی دونوں لڑکے اپنے
موبائل میں تصویریں بنانے میں
مصروف تھے ..

وہ کچھ سمجھتے ہوئے پھر
سے سامنے کی طرف متوجہ
ہوئی ..
اور پیکس بنانے لگی ...
اس انچائی پر تیز ہوا اس کے
نازک وجود کو ہلاتی ہوئی گزر
رہی تھی .. اور وہ اپنی دونوں
باہیں ہوا میں پھیلا ے آنکھیں
مندے اس ہوا کو محسوس کر
رہی تھی ..
سلطان ہنوز اسی پوزیشن میں
اس کے گرد دونوں بازو ریلنگ
پر رکھے کھڑا تھا ..مگر تیز ہوا
سے اس کی پونی ٹیل میں سے

اڑتی ہوئی لٹیں سلطان کے
چہرے پر پھیل رہیں تھیں ..
اس پل .. اسی لمحے .. سلطان
کو اس کے لمبے براؤن بالوں
سے لگاؤ ہو گیا تھا ...وہ ہوا
میں لہراتے اس کے چہرے کو
مکمل ڈھامپے ہوے تھے ...ـ
سلطان ایک پل کو سب بھلاے
آنکھیں موندے اس کے بالوں
سے اٹھتی خوبصورت مہک کو
محسوس کر رہا تھا ..
وہ اس لمحے بھول چکا تھا کہ
وہ کیا ہے ..
وہ اس لمحے ..عبدر بن چکا تھا
..

اور سلطان اس کے دور جا چکا تھا ..
کچھ پل اسی خوشبو کو محسوس کرتے سلطان نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولی ..
اور اپنی گردن کو ایک سائیڈ مروڑکر سیدھا کرتے ہوئے واپس اپنی اسی حالت میں آ چکا تھا ...
چلیں .....وہ جھک کر اس کے کان میں دھیرے سے کہتا عشاء کے پورے وجود میں ایک کپکپاہٹ سی دوڑ ا گیا ...

اور وہ گربراتے ہوے اس کے
حصار سے نکلتی ایک سائیڈ
ہوئی ..
ہاں چلتے ہیں ،،، چل ... چلو ..
اس طرف چلتے ہیں ،،،
وہ گربراتے ہوی بول رہی
تھی ..
اور سلطان اس کی اس
گربراہٹ سے لطف اندوز ہو
رہا تھا ...
وہ مسکراتا ہوا اس کے پیچھے
چل دیا ...
گلاٹا ٹاور کو مکمل دیکھنے کے
بعد وہ دونوں ایگزٹ سے باہر
کی طرف آ رہے تھے ..

باہر نکلتے ہی ایک سائیڈ بنی
کچھ سیڑھیاں اترتے سلطان کے
فون کی گھنٹی بجی ..
وہ فون نکال کر چیک
کرتا ...ادھر دیکھنے لگا ..
ایک منٹ .. یہاں روکو ..
کہتا وہ اس سے کچھ فاصلے پر
جا کھڑا ہوا ..
عشاء وہاں کھڑی اس پاس کا
جائزہ لے رہی تھی ..
تب پاس ہی کھڑی ایک لڑکی
اس کی طرف متوجہ ہوئی ..
تم بھی ابھی باہر آ ی ہوئی ..

عشاء نے اس کی طرف مڑ کر
دیکھا جو کہ ایک درمیانے قد کی
سفید رنگ کی لڑکی تھی ..
ہاں .. میں بھی ابھی باہر آ ی
ہوں ..
میرا شوہر ..وہاں سے کچھ
سامان لینے گیا ہے ..
عشاء نے مسکراتے اثبات میں
سر ہلایا ..
مبارک ہو .. اس لڑکی نے
مسکراتے ہوے کہا ..
وہ کس لئے ؟ عشاء نے سوالیہ
نظروں سے اسے دیکھا ..
تم یہاں کسی کے ساتھ آ ی
ہو ؟

ہاں وہ وہاں میرا فرریندڈ کھڑا ہے ..میں اس کے ساتھ آ ی ہوں ..
عشاء نے سلطان کی طرف اشارہ کرتے کہا ..
ہمم تب ہی تمہیں مبارک دے رہی ہوں ...
مبارک کس بات کی ؟؟
الله پاک تم دونوں کے نصیب اچھے کرے اور تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش رہو ..
وہ لڑکی مسکراتے ہوئے عشاء کو دعا دے رہی تھی ..

جب کے عشاء سوالیے انداز سے
اسے دیکھ رہی تھی ...
تمہیں نہیں پتا کیا ..؟
کیا نہیں پتا ؟؟
یہی کے یہاں اس ٹاور میں جو
بھی کپل ساتھ جاتا ہے ..
مستقبل میں ان دونوں کی
شادی ہوتی ہے ..
یہی تو خاص بات ہے اس ٹاور
کی ...
کیاااا ......
عشاء نے حیرانی سے اس
لڑکی کی طرف دیکھا .. جو نے
جانے کیا کھ رہی تھی ...

ہاں .. تم چاہو تو اس بارے
میں انٹر نیٹ سے دیکھ سکتی
ہو ...ویسے تمہارا ہونے والا
شوہر بہت خوبصورت ہے ...
وہ لڑکی سلطان کی طرف
دیکھتے ایک شریر سی
مسکراہٹ لئے عشاء سے کہ
رہی تھی ...
عشاء نے ایک نظر کچھ فاصلے
پر کھڑے ایک ہاتھ پینٹ کی
جیب میں ڈالے دوسرے ہاتھ سے
موبائل کان کو لگاے پوری شان
سے کھڑے اس مغرور شہزاد ے
کو دیکھا ..
جو واقی بہت خوبصورت تھا ..

کہ کوئی بھی لڑکی پہلی نظر
میں اس پر فدا ہو سکتی
تھی ...
ایک تو اس کمبخت پر بلیک کلر
جچتا بھی بہت تھا ...
عشاء نے مسکراتے ہوئے
سلطان کی طرف دیکھا ..
تو اس لڑکی نے عشاء کو
شرارت سے ایک کہنی ماری ...
اس وقت اسے اس لڑکی کی
غلط فہمی دور کرنا کچھ
مناسب نہیں لگا ...
وہ اسے نہیں بتا سکی کہ وہ
صرف اس کا دوست ہے ..

پر اس لڑکی کے مطابق تو اس
کی بات ٹھیک ہی تھی ..
وہ چاہیے اس کا دوست تھا ..
مگر وہ اس کے ہمراہ ٹاور
گھوم کر آ ی تھی تو اس لڑکی
کو غلط کہنا کچھ مناسب تو
نہیں تھا ..
اتنے میں اس لڑکی کا شوہر
ہاتھ میں کچھ کھانے کی
چیزیں پکڑے چلتا ہوا قریب آیا
تو وہ لڑکی عشاء کو الوداع
کہتی وہاں سے چلی گئی ..
اس کے جاتے ہی سلطان لمبے
لمبے قدم اٹھاتا جوں ہی عشاء

کے قریب آیا تو اس کے ہارٹ
کی ایک بیٹ مس ہوئی ..
سلطان کی وہ خوبصورت
خوشبو عشاء کو ہمیشہ سے
ہی بہت پسند تھی ..
مگر اس لڑکی کے کہے گئے
الفاظ سے عشاء کو ایک الگ
ہی احساس ہوا تھا ..
چلو . .. اور وہ اس سے کچھ
فاصلے پر چلتی ہوئی جا رہی
تھی...
کیا یہ بات سچ ہے ؟ کیا واقی
ایسا ہے ؟
اگر یہ بات سچ ہوئی تو ... کیا
یہ اسے پتا ہو گی ؟؟

وہ سلطان کی طرف دیکھتے
دل ہی دل سوچتی مسکرا
رہی تھی ..
آج اس کھڑوس شخص کے
ساتھ اس نے بہت سار ی
خوبصورت جگہیں دیکھیں
تھیں ..
وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا
ترکی اتنا خوبصورت ہے ...
ہلا کہ وہ ترکی سے تعلق
نہیں رکھتی تھی ..
مگر وہ یہیں پلی بڑھی
تھی ..تو یہاں کے رواج اور قواید
و ضوابط سے خوب واقف
تھی ...ـ

شام دھیرے دھیرے اپنے پر پھیلا
رہی تھی ..ہر طرف روشنیوں
کا بسیرا بڑھ رہا تھا ...
سڑکوں کے کناروں پر بنی
دکانوں میں لگی رنگ برنگی
لائٹیں ..ماحول کو مزید پر
کشش بنا رہیں تھیں ...۔
اور وہ اس کے ہمراہ سڑ ک پر
چلتی جا رہی تھی ....۔
پر سارا دن پیدل چلنے کی وجہ
سے اب وہ تھک گئی تھی .. اور
صبح کے مقابلے بہت دھیرے
دھیرے چل رہی تھی ..
اب ہم کہاں جا رہے ہیں؟

ایک بہت مشہور جگہ ہے ..
سلطان نے چلتے چلتے جواب دیا ...
کیا ہم ٹرام سے جا سکتے ہیں ؟؟
عشاء نے تھوڑی بوجھل آواز میں کہا تو سلطان قدموں کے بل گھوم کر اس کر روبرو روکا ..
کیوں ..؟؟... تمہیں تو پیدل چلنا بہت پسند ہے نہ ...
بقول تمہارے ... ہم ہر چیز کو قریب سے ایکسپلور کر سکتے ہیں .. وہ واپس چلتے چلتے بول رہا تھا ..

وہ دیکھو .. وہ سڑک ہے ...
اور وہ کتنے سارے لوگ ...
اور وہاں دیکھو .. وہ ..وہاں
ایک بنچ لگا ہوا ہے ...
وہ ہاتھ سے چیزوں کی طرف
اشارے کرتا اسے چڑانے کے لئے
بول رہا تھا ..
عشاء نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے
اس کی جانب دیکھا ..
ہاں تو .. مجھے پسند ہے ..پیدل
چلنا ...
اور میں تم سے ذیادہ تیز چل
سکتی ہوں ..
کہتی ہوئی وہ اس کے قریب
سے گزرتی اپنی پونی ٹیل کو

جھٹک کر اس سے ایک قدم آ گے
چلنے لگی ..
سلطان کے چہرے پر مسکراہٹ
گہری ہوئی ..
چلتے چلتے وہ ایک چھو ٹی مگر
ترکی کی سب سے مشہور
پلیس کی طرف جا رہے تھے ..
ہم کہاں جا رہے ہیں ؟؟ بتاؤ
تو ...عشاء نے پھر سے پوچھا ..
حافظ مستعفیٰ ..... سلطان نے
مضبوط آواز میں جواب دیا ..
عشاء نے پہلے بھی حافظ
مستعفیٰ کے بارے میں سنا تھا ..
مگر کبھی دیکھا نہیں تھا ..
ہممم ...

وہ چلتے چلتے اس چھوٹی مگر
بہت خوبصورت جگہ کے باہر
کھڑے تھے ...
کہنے کو تو حافظ مستعفیٰ
ترکی کا سب سے مشہور
سویٹ اور چائے کا پائنٹ تھا ..
مگر یہاں سیکورٹی ناہونے کے
برابر تھی .. نہ کوئی بہت
زیادہ تام جھام ..
ایک سادہ سی قدیم دور کی
وہ جگہ بہت خوبصورت
تھی ..
اندر داخل ہوتے ہی لیفٹ
سائیڈ پر بنے کاؤنٹر پر کھڑے
آدمی نے سلطان کیطرف

دیکھتے ہی عاجزی سے گردن
جھکاتے اسے سلام کیا ..
جس کے جواب میں سلطان نے
اسے ہلکا سا اشارہ کیا ..
تو وہ آدمی بجلی کی تیزی سے
سامنے بنی ایک چھو ٹی سی
لوگوں کی لائن کے قریب گیا
اور کچھ ہی دیر بعد واپس آیا
اور اسی جگہ کھڑا ہو گیا ..
چلو اندر چلتے ہیں ..
سلطان عشاء کو اشارہ کرتے
اندر کی طرف بڑھ گیا ..
مگر وہ وہاں کھڑے لوگوں کو
دیکھ رہی تھی جو لائن میں

کھڑے اندر جانے کے لئے اپنی
باری کا انتظار کر رہے تھے ...
کیا ہم یہاں نہیں روکیں گے ؟؟
عشاء نے لائن کی طرف اشارہ
کرتے سلطان سے پوچھا ..
نہیں اس کی ضرورت نہیں ..
چلو ..
سنتے وہ اس کے پیچھے پیچھے
چلنے لگی ..
لیفٹ سائیڈ پر بنی ہوئی بڑی
بڑی شیشے کی الماریوں میں
طرح طرح کی مٹھایاں قرینے
سے سیٹ کی گئی تھیں ..

مٹھائیوں کی اتنی زیادہ ورا یٹی
دیکھ کر وہ حیران ہو رہی
تھی ..
وہ دونوں چلتے چلتے ایک
کشادہ حال میں داخل ہوے
جہاں پر صوفے اور کرسیاں
ایک طرز میں سیٹ کی گیں
تھی ..
صوفوں کی پوشش سرخ رنگ
کی تھی ..
ایک طرف صوفے اور دوسر ی
طرف کرسیاں نہایت عمدہ
طریقے سے سجای گیں تھیں ..
حافظ مستعفیٰ کا اندرونی
منظر قدیم طرز کا تھا ..

دیواروں پر پرانے دور کی
تصویریں آویزاں تھیں .. اور
حال کے توسط میں نہایت
خوبصورت فانوس حال کی
خوبصورتی کو مزید بڑھا رہے
تھے ..
وہ ایک کونے میں لگے صوفے
کی طرف بڑھے سلطان ٹانگ پر
ٹانگ رکھے کسی بادشاہ کی
طرح بیٹھا بہت پرکشش لگ
رہا تھا ..
عشاء اس کے سامنے بیٹھے
چاروں طرف نظریں گھما رہی
تھی ...یہ جگہ کافی پرانے طرز

سے بنائی گئی ہے ..مگر بہت
خوبصورت ہے ..
میں نے بہت سنا تھا اس جگہ
کے بارے میں .. پر یہ اس سے
بھی زیادہ خوبصورت ہے ..وہ
ادھر ادھر دیکھتے بول رہی تھی
..
جب کہ سلطان ٹانگ پر ٹانگ
رکھے کہنی کو گھٹنے پر رکھے
اپنے ہاتھ کی انگلی سے اپنی
beard کو چھوتا بہت غور غور
سے عشاء کی طرف دیکھنے
میں مصروف تھا ..

اور وہ اس کی نظر وں نے بچنے
کے لئے اسے نظر انداز کئے ادھر
ادھر دیکھ رہی تھی ..
کہ اتنے میں وہاں کی مشور
چاے اور ساتھ میں ان گنت لواز
مات ایک بیرے نے پیش خدمت
کئے ..
سلطان نے گرن دھیرے سے
ہلاتے اسے مخاطب کیا .. اور
اثبات میں سر ہلاتا وہاں سے
چلا گیا ...
"کہتے ہیں کہ اگر ترکی آ ے اور
حافظ مستعفیٰ کی چاے اور
مٹھائی نے کھائی تو ترکی کا ٹور
ادھورا رہ گیا "

جو کہ سچ تھا ....

اس نے پیدل گھومنے کی ضد تو
کر لی تھی مگر اب اسے بہت
تھکاوٹ ہو رہی تھی .. جو کہ
اس کے چہرے سے صاف نمایاں
ہو رہی تھی ...
اور سلطان اس کی اس
تھکاوٹ سے بھرپور لطف اندوز
ہو رہا تھا ..
وہ دونوں حافظ مستعفیٰ سے
نکلے تو کافی رات ہو چکی
تھی ..
اور اب عشاء سے مزید چلنا
محال ہو رہا تھا ..

مگر وہ پھر سے کھ کر اس
شخص کو موقع نہیں دینا
چاہتی تھی کہ وہ اس کا مذاق
اڑا ے ..
سو وہ بوجھل قدموں سے چلنے
لگی .. سلطان کو اب اس پر
ہنسی آ رہی تھی ..
وہ اسے مزید تنگ کرنا چاہتا تھا
.. مگر اس کے معصوم چہرے پر
تھکن دیکھ کر اپنے منصوبے کو
پھر کبھی انجام دینے کا سوچ گیا
..
تھوڑا چلنے کے بعد سلطان اسے
لئے قریب ہی بنے پارکنگ ایریا
کی طرف بڑھا ...

اور وہ سوچ رہی تھی کہ کار یہاں تو پارک نہیں کی تھی .. یہاں کیسے آ گئی ..
مگر اب اس میں مزید سوال جواب کرنے کی ہمت نہیں تھی سو وہ کار کے اندر بیٹھتے ہی کرسی کی پشت سے ٹیک لگے آنکھیں موند گئی ..
سلطان نے میں گردن ہلتا ڈرائیو کرتا بار بار اسے دیکھ رہا تھا ..
جو شاید سو گئی تھی ...
گھر کے باہر آہستے سے گاڑی روک کر وہ اسے بغور دیکھ رہا تھا ..

جس کا شاید آج اٹھنے کا کوئی
ارادہ نہیں تھا ..

وہ اپنی سیٹ کو تھوڑا پیچھے
کیے دونوں بازوں کو سر کی
بیک سائیڈ پر ٹیکے ایک گہری
سانس بھر گیا ..

کتنا ہی کچھ آج اس نے
محسوس کیا تھا .. مگر وہ ان
احساسات کو سوچنا نہیں
چاہتا تھا .. سو آنکھیں موند گیا
...

عبدر ...آنکھیں بند کئے اسے
ایک مدھور سی آواز سنائی دی
..
آنکھیں کھولنے پر وہ اسے غور
غور سے دیکھ رہی تھی ..
ہممم ...
بہت شکریہ ..
وہ کس لئے ...؟؟
مجھے آج بہت اچھا لگا ..کافی
کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ..
جو کبھی میں نے کتابوں میں
پڑھا تھا ...
تم نے آج سارا دن میرا خیال
رکھا .. اور شاید میں نے تمہیں
تھکا دیا ..

ایسی بات □□ ؟؟.. ذرا دیکھو تو
.. کون تھکا □□ .؟؟. سلطان ن□
دونوں آ ی برو اٹھات□ اس کی
جانب دیکھا ..
تو بتاؤ تم□یں بدل□ میں کیا
چا□ی□ ؟؟
عشاء دونوں □اتھ باندھت□ اس□
پوچھ ر□ی تھی ..
کس ک□ بدل□ میں ؟؟؟
بھئی تمن□ مجھ□ اتنا گھمایا .. تو
بدل□ میں مجھ□ بھی تو کچھ دینا
چا□□ ن□ ..
سلطان کی سمائل گ□ری
□وئی ...

مسکراتے کتنا پیارا لگتا ہے ..
کھڑوس کہیں کا ..
وہ اسے دیکھتے دل ہی دل
سوچ رہی تھی ..
بتاؤ ... کیا چاہیے ؟؟؟
بس مسکرا دو ....سلطانہ نے
بغور اس کی طرف دیکھتے
کہا ..
جس پر اس کی وہ معصوم
سی مسکراہٹ نمایاں ہوئی ...
تم اتنے برے بھی نہیں
ہو ....کہتی وہ سیدھی ہو کر
بیٹھ گئی ..
مطلب پہلے برا تھا ......؟؟؟
میں نے ایسا کب کہا ؟؟

بس کبھی کبھی rude ہو جاتے
ہو .. پھر مجھے تمہاری سمجھ
نہیں آ تی ...
وہ ہاتھوں کی انگلیاں موڑ
رہی تھی ...
ہممم .....
وہ اپنے بالو ں میں ہاتھ پھیر
تے یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا ..
اچھا اب چلتی ہوں ..
اور تم تھوڑا سلوو ڈرائیو کیا
کرو ..
وہ کس لئے؟
کس لئے مطلب ؟؟..تمہیں ڈ ر
نہیں لگتا ؟؟؟
ڈر کس سے ؟؟

اگر کچھ ہو جائے تو ؟؟
تو ؟
اہ ہ ہ ہ ... وہ اس کے جوابات پر
اپنے ہی سر میں چیت لگا
گئی ..
ٹھیک ہے .. دیہان سے جانا ...
الله حافظ ..
اور .. شکریہ ..
کہتی وہ مسکراتی ہوئی گاڑی
سے اتر کر گھر کی طرف چل
دی ..
اور وہ ہمیشہ کی طرح اسے
دور تک جاتا ہوا دیکھتا رہا ...
..................................../

کتنا ہی کچھ آج اس نے
محسوس کیا تھا ..
وہ خوشبو ...۔ اس کے بال ....وہ
الگ احساس
تھا ....عجیب ....مگر خوبصورت
...
بیڈ پر چیت لیٹے وہ بار بار اس
کے بالوں کی خوشبو کو
محسوس کر رہا تھا ..سلطان
کو پہلے کبھی اتنا عجیب
اھساس نہیں ہوا تھا ...مگر
کچھ تو تھا .. اس کے بالوں میں
..
وہ محسوس کئے بنا رہ ہی
نہیں سکا ...

جو بھی تھا ..مگر اسے اس کے بالوں سے لگاؤ ہو گیا تھا ..
اب وہ اس سے ناراض نہیں تھی ..
یہ سوچتے ہی سلطان کی مسکراہٹ نمایاں ہوئی ..
وہ مسکراہٹ جو عشاء کے اس کی زندگی میں آنے سے پہلے
کبھی اس کے اس پاس بھی نہیں منڈلاتی تھی ..
اب وہ بہت مسکرانے لگا تھا ..
....

وہ نازک سی پری تو انہیں
پلوں میں قید ہو کر رہ گئی
تھی ..جن پلوں میں میں وہ
اس کے ساتھ تھا ..
او پر سے اس لڑکی کی بات
اس کے ذہن میں بار بار گھوم
رہی تھی .
کیا واقی یہ بات سچ ہے ..؟؟؟
سوچتے ہی اس نے اپنا موبائل
آ ن کیا اور دیکھنے لگی ..
مگر جوں جوں وہ انٹرنیٹ
پراس تحریر کو پڑھتی گئی
اس کی آنکھیں مزیدپھیلتی
گیں ...

"ستنبول میں گالاٹا ٹاور ایک
رومانوی افسانے سے منسلک
ہے:
جو جوڑے پہلی بار ایک ساتھ
ٹاور پر چڑھتے ہیں ان کے بارے
میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ
شادی کرنا چاہتے ہیں،
حالانکہ کچھ ورژن اس کے
برعکس بتاتے ہیں،
اور اگر دونوں میں سے کوئی
پہلے چڑھ چکا ہے تو جادو ٹوٹ
جاتا ہے۔"

"

A popular belief is that if a couple climbs the Galata Tower together for the first time, they are destined to get married. "

وہ حیرانی سے اس تحریر کو پڑھ رہی تھی ...
موبائل ایک سائیڈ رکھتے ہی اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا ..
اور گرنے کے انداز میں بیڈ پر لیٹی ...

وہ مسکرا رہی تھی ... وہ اپنے
اندر وہ خوبصورت جذبے
محسوس کر رہی تھی ...ـ

"محبت .. قدیم گلابوں کی
خوشبو کی مانند ہوتی ہے ....
جو انسان کی روح تک کو اپنی
کستوری خوشبو سے مہکا دیتی
ہے ..جو ایک دفع اس کی
خوشبو کا عادی ہو گیا .. وہ
کبھی اس کے خوبصورت گلابوں
کے بنے باغ سے باہر نہیں نکل
سکتا ..

یہ باغ خوبصورت تو ہوتا ہے .. مگر ہر پھول کے ساتھ خار دار کانٹے نسب ہوتے ہیں .. جو چھونے والوں کو زخمی بھی کرتے ہیں .. اور مرہم بھی دیتے ہیں ..."

وہ اس خوبصورت خوشبو کو محسوس کرتی آج بہت کچھ جان گئی تھی ..

مگر وہ ننھی سی جان آنے والی بے رحم اور سخت آزمایشوں سے نہ واقف تھی ..

....

کیا مطلب ہے تمہارا ... کہ اب
تم مزید یہ سب نہیں کر سکتے
....
کیا تم بھول گئے ہو ... تم کیا
تھے ؟
میں نے تمہیں بنایا ..اور تم
مجھے ہی انکار کر رہے ہو ...
احمد جہانگیر ..غصّے کی حالت
میں ابراہیم سے مخاطب تھا ..
میں بہت تھک چکا ہوں احمد
لالے ... مجھ میں اب اور سکت
نہیں ہے ....
ابراہیم دونوں ہاتھ باندھے
کسی مجرم کی طرح اپنی جان
کا عذاب بنی اس نوکری سے

آزادی حاصل کرنے کی ایک
ناکام کوشش کر رہا تھا ...
یہ تھکن .. اور اذیت تم نے خود
اپنے گلے میں ڈالی ہے ..
اور اب تم اس سے بھاگ نہیں
سکتے ..
جاؤ اور جا کر میرے لئے نیا
شکار ڈھونڈو ..
اور اس دفع اگر تم نے دیر
کی....
تو تمہارا وہ حشر کروں گا کہ
کسی کو منہ دکھانے کے لایق
نہیں رہو گے ..دفع ہو جاؤ ..
یہاں سے .. احمد جہانگیر نے
دھاڑتے ہوے کہا ...

ابراهیم اپنا سست وجود
گھسیٹتا ہوا وہاں سے چل دیا ..
وہ جانتا تھا کہ اب اس جنگل
سے چھٹکارا پانا اس کے بس
میں نہیں ہے ..
مگر وہ ایک ناکام کوشش کر
چکا تھا ..
وہ چلتا ہوا خالی سڑک
کےکنارے بیٹھ گیا ..
اپنی زندگی کی سب سے بڑی
غلطی جس کا وہ کبھی بھی
ازالہ نہیں کر سکتا تھا ..
وہ غلطی دن رات اسے
شرمندہ کرتی اس کے وجود کو

ایک غلاظت سے بھرا احساس
دلاتی تھی ...
وہ چاہ کر بھی اس غلطی کو
ٹھیک نہیں کر سکتا تھا ..
مگر اس کی بیٹی ...۔ وہ بس
اسے ایک دفع دیکھنا چاہتا تھا ..
اے الله .. میں بہت گناہ گار
ہوں ..
اتنا کہ مجھے اپنے گناہوں کی
مافی مانگتے ہوے بھی
شرمندگی ہوتی ہے ..
میں بس ایک دفع اپنی بیٹی کو
دیکھنا چاہتا ہوں ..
بس ایک دفع .. چاہے دور سے
ہی ..

مگر میں ایک دفع صرف ایک
دفع اسے دیکھنا چاہتا ہوں یا
رب .. وہ سڑک کے کنارے بیٹھا
دونوں ہاتھ جوڑے آنسووں سے
تر چہرے لئے اپنے رب سے فریاد
کر رہا تھا ..
وہ کہاں ہو گی ؟؟
کس حال میں ہو گی میری
بچی ؟؟؟
روتے روتے آنسوں اس کی کمیز
کے دامن میں جذب ہو رہے تھے
...

انسان کتنا خود غرض ہوتا ہے
نہ .. جب تمام آسائشیں اور

خوشیاں اس کی جھولی میں
ہوتی ہیں ..تو وہ منہ پھیر کر
ناشکری کرتا ہے ..
مگر عمر کے اس حصے میں
جب وہ اپنی کی گئی غلطیوں
کا ازالہ نہیں کر سکتا .. وہ
اپنے رب سے مافی کی طلب
رکھتا ہے ..
مگر تب وہ بے بس ہوتا ہے ..
تب اس کے ہاتھ خالی ہوتے
ہیں ... تب وہ چاہ کر بھی وہ
سب واپس نہیں لا سکتا جس
کو وہ دھتکار چکا ہوتا ہے ..
تب بس شرمندی ،احساس
ندامت ،اور خالی ہاتھوں کے

سوا اس کے پاس کچھ نہیں بچتا ..
کیوں ہم شکر نہیں کرتے ؟
کیوں ہم مزید کی تلاش میں موجودہ کو فراموش کر دیتے ہیں ..
کیوں ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ جو ذات دیتی ہے ..وہ چین لینے کی بھی طاقت رکھتی ہے ..

انسان بڑا ہی ناشکرا ہے .. اور بڑا ہی جلد باز ہے ..کیوں کہ وہ جلد بازی میں بنایا گیا ہے ..
....
......

اب بس بھی کرو مروا ...
میں تھک گئی ہوں بیٹھ بیٹھ کر ...
اور کتنے ٹریٹمنٹ کرواؤ گی ؟؟
وہ واکنگ چیر پر بیٹھی ٹانگوں کو سامنے کی طرف پھیلا ے
چہرے پر بلیک ماسک لگائے بڑی بے زاری سے بول رہی تھی ..
ارے بس یہ والا ماسک لاسٹ ہے ..
اس کے بعد بس ہیر کٹنگ رہ گئی .. پھر بس ..
اہ ہ ہ .. نہیں ... نہیں ...

میں بال نہیں کٹواؤں گی ...
کبھی نہیں .. مروا کی بات
سنتے ہی وہ آرام سے لیٹی
ہوئی ایک دم اٹھ کر بیٹھ
گئی ..
ارے... آرام سے لیٹی رہو ...اور
کم بولو ..
ورنہ چہرے پر جھریاں پڑ جایئں
گی ..
کیا مصیبت ہے .. ہنسو مت ..
کم بولو .. ہلو مت ..
کتنا ظلم ہوتا ہے یہاں پارلر
میں ...
وہ بے زار سی شکل بنائے
شکایت کر رہی تھی ..

ہاہا ہاہا ..... ہاں بھئی ..
ظلم تو ہوتا ہے ..
مگر اس ظلم کے بعد جو انسان بن کر نکلتا ہے نہ .. پھر وہ دیکھنے لایق ہوتا ہے ..
مروا اپنے نیلز پر نیل پالش لگواتی ہنستے ہوی بول رہی تھی ..
ہاں ہاں .. اصلی صورت کو نقلی میں جو بدل دیتے ہیں ..
تو انسان الگ ہی نکلنا ہے ...
وہ مروا کی بات سنتی چہرے کو سیریس بناۓ بس لب ہلاتی بول رہی تھی ..

مروا کو اس کی حالت دیکھ کر
ہنسی آ رہی تھی ...۔
پارلر گرل ..ان دونوں سر پھری
لڑکیوں کو بغور دیکھ رہی
تھی ..
جن میں سے ایک تو موڈرن تھی
.. مگر ایک کو تو پارلر کا نام
تک نہیں پتا تھا ..
ویسے میں نے پہلی لڑکی
دیکھی ہے .. جو آج سے پہلے
کبھی پارلر نہی گئی ...
پارلر گرل عشاء کی طرف
دیکھتے حیرانی سے بولی ..
ارے بھئی .. پارلر تو دور کی
بات ہے .. یہ مدام تو گھر سے

باہر بھی اب نکلنا شروع ہوئی ہیں ..
ویسے انہیں کسی رٹمنٹ کی زیادہ ضرورت بھی نہیں ہے ..
شی از ویری beautiful ...
پارلر گرل نے عشاء کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا ..
ہاں یہ تو ہے .. میری دوست ہے ہی اتنی پیاری ..
بس تھوڑی سی سٹائلنگ کی ضرورت ہے ..
مروا ..میں بال کسی صورت نہیں کٹواؤں گی .. سنا تم نے ...اں نہ .. زیادہ نہیں بس تھوڑے سے ..

یہ دیکھو نیچے سے تھوڑے رف
ہو رہے ہیں .. بس یہی زیادہ
نہیں ..
مروا اس کے لمبے بالوں کو
ہاتھ میں تھامے پارلر گرل کو
اشارہ کرتی ایک سائیڈ ہوئی ..
4 گھنٹو کی محنت کے بعد ..
جب اس نے خود کو شیشے میں
دیکھا تو کچھ پل دیکھتی ہی
رہی ..
وہ وہی تھی .. مگر نکھر گئی
تھی ..
مگر جوں ہی اس کی نظر اپنے
بالوں پر گئی ..

مروا کی بچی .... میں نے تم
سے کہا تھا .. میں بال نہیں
کٹواؤں گی ... یہ کیا کیا ؟؟
وہ اپنے کمر سے نیچے تک آتے
بالوں .. جو کہ اب کمر سے
ادھے لیر کٹ ہو چکے تھے ..
ایک روتی صورت بنائے دیکھ
رہی تھی ..
بہت پیارے لگ رہے ہیں قسم
سے ..
مروا نے اس کی گل پر چٹکی
کاٹتے ہوئے پیار سے کہا ..
آیندہ میں کبھی تمہاری باتوں
میں نہیں آوں گی ..

اور پارلر تو کبھی نہیں آوں
گی ..
وہ معصوم سے غصے سے منہ
بناتی مروا کو تیکھی نظروں
سے دیکھ رہی تھی ...جسے
دیکھتے مروا نے ایک بھرپور
قہقہہ لگایا ..اچھا میری
جان .. آج کے بعد تمہارے بال
نہیں کٹواؤں گی ...
مگر یار قسم سے تم بہت
پیاری لگ رہی ہو ..
وہ خوبصورت تو پہلے بھی
بہت تھی .. مگر پارلر گرل کی
مہارت نے اسے مزید نکھار دیا
تھا ..

وہ تقریبا 4 گھنٹے وہاں مسلسل بیٹھ بیٹھ کر بہت تھک گئی تھی..
آئینے کے سامنے کھڑے وہ غور غورسے چہرے گھماے خود کو دیکھ رہی تھی .. وہ واقی آج کچھ الگ لگ رہی تھی ..
مگر اپنے بالوں پر نظر پڑتے ہی اس کی خوشی ایک دم غائب ہوئی ..اسے اپنے بال بہت پسند تھے .. وہ انہیں کٹوانا نہی چاہتی تھی ..
ایک بھرپور نظر خود پر ڈالتے وہ اپنی مخصوص یونیفارم میں جانے کے لئے تیار تھی ...

وہ سڑک پر بے دیہانی سے چل رہی تھی ..
ٹرام میں بیٹھتے ہی اس نے ٹرام ڈرائیور کو ایک تیکھی نظر سے گھورا ..
اسے اس دن والی اس کی حرکت پر بہت غصّہ تھا ..
ٹرام ڈرائیور اپنی ہنسی کو دباتا شریر سا مسکرا دیا ..
وہ تو بس اپنے مالک کا آرڈر فولو کر رہا تھا ...
وہ اگر سلطان کے خلاف جا کر .. اس دن اسے ٹرام میں بیٹھنے دیتا ..تو شایدآج دفنانے

کے لئے اس کی لاش بھی نہیں
ملتی ..
اپنے بالوں کو ہمیشہ کی طرح
اس نے پونی ٹیل میں قید کیا
ہوا تھا .. مگر اب ان کی
لمبائی کم ہو چکی تھی ..
جو بار بار پھسل کر چہرے پر آ
جاتے .. اور وہ بار بار انہیں
ہاتھ سے پیچھے کرتی بے زار ہو
رہی تھی ..
وہ جھک کر اپنا ٹیب ہاتھ میں
تھام رہی تھی کہ ایک منٹ
پہلے پیچھے کی گئی براؤن
بالوں کی ایک شرر سی لٹ

پھسل کر اس کے چہرے پر آ
ی ..
عشاء نے اسے ہاتھ میں پکڑ کر
ایک تیکھی نگاہ گھمائ ..
کیا مصیبت ہے تمہیں .. دو
منٹ سکون سے پیچھے نہیں
رہ سکتی ..کیوں مجھے ڈسٹرب
کر رہی ہو ..
اہ ہ ... بربراتے ہوئے اس نے
ضرور سے بالوں کی لٹ کو
پیچھے پھینکا ..
اور دور کھڑے مسٹر وحید کے
چہرے پر ایک عجیب سی
مسکراہٹ نمایاں ہوئی..

وہ آج اوربھی زیادہ
خوبصورت لگ رہی تھی ..
اور مسٹر وحید اسے دیکھتے ہی
خود پر ایک الگ احساس
محسوس کر رہا تھا ..
وہ اپنے دماغ میں پلان سیٹ
کرتا مسکرا دیا ..
عشاء . ... عشاء ..
یہ چھوڑو اور میرے ساتھ چلو ..
مروا اس کے ہاتھ میں پکڑا ٹیب
اس سے لے کر نیچے رکھتی
اس کا بازو تھامے مسٹر وحید
کے آ فس کی طرف چل دی ..
کہاں لے جا رہی ہو ؟؟بتاؤ تو
صحیح ..

پتا نہیں پر مسٹر وحید نے سب
وورکرز کو اپنے افس میں بلایا
ہے ..
اففف یہ آدمی بھی نہ ..عشاء
نے برا سا منہ بناتے ہوئے
کہا ..کچھ ہی دیر میں وہاں
موجود سب ہی وورکرز لائن
میں ہاتھ باندھے کھڑے تھے ..
مسٹر وحید کچھ ہی فاصلے پر
کرسی پر براجمان کن آنکھوں
سے عشاء کی طرف دیکھتا
مسکرا رہا تھا .. اور وہ اس
کی مسکراہٹ دیکھ کر .. پزل
ہوتی مروا کے پیچھے چھپ
رہی تھی ..

اپ سب کو یہاں بلانے کا مقصد
یہ ہے کہ سب کو ہونے والی
اناونسمنٹ سے ایک ساتھ ہی آ
گاہ کر دیا جائے ..
ہم نے سسلی میں ہمارے مال
کی ایک نیو برانچ انٹروڈیوس
کی ہے . جو کہ پاس ہو چکی
ہے ..
اس خوشی میں .. میں نے کل
ایک پارٹی رکھی ہے ..
میرے بہت سے خاص دوست
اس پارٹی میں شامل ہوں
گے ..اور میں چاہتا ہوں کہ
میرے سارے و
ورکرز بھی شامل ہوں ..

بے شک اس نے صرف عشاء کے
لئے باقی سب ورکرز کو شامل
ہونے کی دعوت دی تھی ..
کوئی بھی   ورکر غیر حاضر نہ
ہو..
جی سر .. سب نے بیک وقت
کہا ..
اپ سب جا سکتے ہیں .. مسٹر
وحید کے کہتے ہی سب سے
پہلے عشاء ایک سو بیس کی
سپیڈ سے آفس سے باہر
نکلی ..
مسٹر وحید نے اسے جاتے دیکھ
کر ایک تنزیہ مسکراہٹ اپنے
چہرے پر سجا لی ..

کب تک بچو گی .. مجھ سے ؟؟
وہ دل ہی دل کہتا مسکرا
دیا ..
واہ بھی واہ .. شکر ہے کہ یہ
کھروس مسٹر وحید نے بھی
کوئی ایک عدد اچھا کام کیا ..
میں تو بہت بور ہو رہی تھی ..
کوئی انجویمنٹ ہی نہیں ..
کوئی ایکٹیویٹی ہی نہیں ..شکر
ہے .. کوئی ایک پارٹی تو آ ی ..
مروا چہکتے ہوی دونوں ہاتھ
ہوا میں اٹھائے خوشی سے بول
رہی تھی ..
عشاء مروا کی خوشی دیکھ کر
دھیرے سے مسکرا رہی تھی ..

مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ
اس تھوڑی سی انجو یمنٹ کی
قیمت اسے ادا کری پڑ ے گی ..
ڈنر کرتے مروا اسے کل کے پلان
کے بارے ڈسکس کر رہی
تھی ..
کل کیا پہنو گی ؟
کچھ بھی پہن لوں گی . عشاء
کولڈرنک کا گلاس ایک سائیڈ
رکھتے بولی ..
کچھ بھی مطلب ..
تمہیں پتا ہے ... کل بہت بڑ ے
بڑ ے لوگ آئیں گے..
تو ؟
تو مطلب ؟؟

کچھ بہت اچھا سا پہننا پڑے گا
نہ ..
اہ .. مروا .. تم ایسے کھ رہی
ہو جیسے وہ لوگ بس ہمیں
دیکھنے آ رہے ہیں ..
عشاء نے ہنستے ہوئے کہا ...ـ
ارے کیا پتا .. کسی امیر سے
handsom بندے کو میں پہلی
نظر میں ہی پسند آ جاؤں ؟؟
اور وہ مجھے کہے ... ول یو
میری می ....
مروا ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے
پرسوچ انداز میں کھ رہی
تھی ..

جسے سنتے ہی عشاء کی
ہنسی چھوٹ گئی ..
وہ ایک ہاتھ منہ پر رکھے اور
دوسرا ہاتھ ٹیبل پر مار تے زور
زور سے ہنس رہی تھی..
تم بھی نہ مروا ...
کچھ بھی ... ہاہاہاہا ....
ارے ای ایم سیریس ...
اس لئے میں کل کچھ الگ اور
کچھ اچھا سا پہن کر آوں
گی ..
کہ سب کی نظر مجھ پر ہو
گی ..
کہتے ہی وہ بھی عشاء کی
مقابل زور سے ہنس دی ...

میں تمہارے لئے دعا کروں گی ..
کہ کوئی ہنڈوسم سا بندہ .. تمہیں دیکھ کر سیدھا شادی کے لئے پرپوز کرے ..
عشاء شرر سا منہ بنائے بول رہی تھی ..
جیو .. سائیں ... جیو ..
مروا نے دونوں ہاتھ عشاء کی طرف کرتے ..خوش دلی سے کہا ..
جس پر وہ دونوں مسکرا دیں ...
کوئی ایک دعا میرے لئے بھی کر دیجئے گا .. مس عشاء ..

چھوٹی موٹی سی ...
قریب بیٹھے صارف نے معصوم
سی شکل بناتے عشاء سے فریاد
کی ..
ارے .. رہنے دو .. بھئ ..
اس کی ایک دعا کے بدلے کوئی
معصوم سی بیچاری لڑکی
ایویں ہی پھنس جائے گی ...
پہلے اپنا پیٹ کم کرو پھر
کرواتے رہنا دعائیں ..
مروا ہمیشہ کی طرح صارف
کو چڑانے میں لگی تھی ..
ایک تو مس مروا .. اپ سے
مجھ بیچارے کی خوشی
برداشت نہیں ہوتی ..اپ نے

ہی نظر لگائی ہے .. اب میں
پہلے سے کم ہی کھاتا ہوں ..
اچھا ..... پر تمہارا پیٹ دیکھ کر
تو نہیں لگ رہا ..
مروا نے اس سے شرٹ کے
بٹنوں سے باہر آ تے پیٹ کی
طرف دیکھتے کہا ..
اپ دعا نہ ہی کریں تو اچھا
ہے ..
یہ نہ ہو کہ جو رہا سہا میرا
بیچارہ پیٹ ہے .. وہ بھی کسی
دن میرا ساتھ چھوڑ جاے ..
صارف نے اپنے پیٹ پر ہاتھ
پھرتے معصومیت سے کہا ..
ارے .. ہمارے معصوم بھائی ..

جس دن اپ کا یہ پیٹ اپ کا
ساتھ چھوڑ جاے گا نہ .. اس دن
ایک پیاری سی لڑکی اپ کا
ساتھ دینے ضرور آ ے گی ..
مروا گال پر ہاتھ رکھے بڑے
آرام سے صارف کو اس کے پیٹ
کے خلاف کرنے میں لگی تھی ..
الله پوچھے گا اپ سے ..
میری بھی دعا ہے .. جب تک
میں کنوارہ ہوں ..تب تک اپ
کو بھی کوئی نہ ملے ...
صارف نے دونوں ہاتھوں کو دعا
کی صورت اٹھاتے چہرے پر پھیر
کر امین کہا ..

دفع ..دور .. تمہارے منہ میں خاک ...

مروا نے برا سا منہ بناتے صارف کو ڈپٹا ..

جب کہ ان کی نوک جھوک سن کر باقی ورکرز سمیٹ عشاء کا ہنس ہنس کر برا حال ہورہا تھا ..

بس کر دو تم دونوں ..

عشاء نے ہنستے ہوئے مروا کو ایک چپت رسید کی ...

ارے .. میں کیوں رہوں کنواری ..

تم رہو .. تمہارا خاندان رہے کنوارہ ...

موٹا کہیں کا ..

مروا چڑتے ہوی صارف کو ڈپٹ رہی تھی ..

جب کہ عشاء اب اٹھ کر اس کا بازو کھینچتے اسے اپنے ساتھ باہر لے جانے کی کوشش کر رہی تھی ..

چلو .. ماسی افلاطون ...

چھوڑ دو جان بیچارے کی ..

وہ ہنستی ہوئی مروا کا بازو پکڑے اپنے ساتھ لے جا رہی تھی ..

جب کہ مروا ہاتھ اٹھا کر صارف کو بدعائیں دیتی منہ بناتی چل رہی تھی ...

سب ورکرز کا ہنس ہنس کر
برا حال تھا ...
ان کی اسی نوک جھوک کو
سب بہت مزے سے انجوے کرتے
تھے ...
اوف ہوتے ٹائم وہ بہت خوش
تھی .. معمول کے متا بک ..وہ
مسکرا رہی تھی ..
عشاء .. تم سے ایک بات
پوچھوں ...
مروا نے اسے مسکراتے دیکھ
کہا ..
ہمم .. پوچھو ..

میں روز نوٹ کرتی ہوں .. جب
بھی اوف کا وقت ہوتا ہے .. تم
بہت خوش ہو جاتی ہو ..
کوئی خاص وجہ ہے کیا .. ؟
مروا نے اسے کندھا مارتے
شرارت سے کہا ..
ہاں نہ .. سارے دن کی محنت
کے بعد .. چھٹی ملتی ہے .. تو
بندہ خوش بھی نہ ہو ..
عشاء نے بات بناتے ہوئے کہا ..
مان لیتی ہوں .. تم گھر کیسے
جاتی ہو ؟مطلب ٹیکسی سے ؟
نہیں .. وہ تو میں اس کے .....
عشاء جلدی جلدی بولتے
رکی ...

وہ عبدر کا ذکر کسی کے ساتھ
نہیں کرتی تھی ..
مروا کے ساتھ بھی نہیں ..کس
کے ساتھ ؟؟مروا نے واپسی
سوال کیا ..
وہ ..میں ... ام ....
ایک دوست ہے .. وہ واپسی پر
گھر ڈروپ کر دیتا ہے ..
کون دوست ...تم نے کبھی ذکر
نہیں کیا ..
مروا اب تفصیل پوچھ رہی تھی
..
ایک دوست ہے .. کون ہے بھئی
...مجھے بھی تو بتاؤ ....

مروا نے اس کے کندھے پر بازو
رکھتے پوچھا ..
اب عشاء کو سمجھ نہیں اآ
رہا تھا کہ وہ اسے کیا بتاے ..
وہ کون ہے ؟یہ تو وہ خود بھی
نہیں جانتی تھی ...
وہ میرا دوست ہے .. اور وہ
ہمیشہ میری ہیلپ کرتا ہے
اس کے ساتھ سیف ہوتی
ہوں .. اس لئے واپسی پر وہ
گھر ڈروپ کر دیتا ہے ..
عشاء نے بات کو گڈ مڈ
کرتے ..کہا ..اچھا تو مجھے بھی
ملواؤ نہ ... میں بھی دیکھوں ..

کون ہے جس پر ہماری ..
ڈرپوک سی لڑکی اتنا بھروسا
کرتی ہے ...
اچھا بھئی .. ملوا دوں گی ...اب
چلو .. وہ انتظار کر رہا ہو
گا ..
اچھاااا ... تو وہ پہلے ہی
تمہارا انتظار کرتا ہے کیا ؟؟؟؟
مروا نے شرارت سے کندھا
مرتے کہا ...
مروا اااا .. دونوں ہنستی ہوئی
ایک دوسرے کے ہمراہ مال سے
باہر نکلیں ..
عشاء اپنا کوٹ پہنتے مروا کے
ہمراہ سڑک پر کھڑی تھی ...

مروا بضد تھی کہ وہ عبدر کو دیکھنا چاہتی ہے ..
اور عشاء اس کے ساتھ سڑک پر کھڑی .. اسے سمجھانے میں لگی تھی کہ وہ .. عام لوگوں جیسا نہیں ہے .. وہ کم کم ہی کسی سے ملتا ہے ..
وہ ایسے نہیں آئے گا ..تو کیسے آئے گا؟؟
مروا نے بضد ہو کر پوچھا ....
اگر میں نہیں جاؤں گی ..تو آئے گا ..
تو چلو پھر ..مروا عشاء کا بازو تھامے دوبارہ سے مال کے اندر چلی گئی ..

کیا کر رہی ہو ...؟
تمہارے اس کھڑوس سے دوست
کو بلانے کی چھوٹی سی ترکیب
...
اب تم باہر نہیں جاؤ گی تو وہ
اندرآ ے گا ...
مروا نے اسے اپنا پلان بتایا ..
تم بھی نہ ... ایک نمبر کی
وہ... ہو ....
عشاء نے اسے ایک مکا رسید
کرتے کہا ..
اور اگر وہ نہ آیا تو ؟؟
اگر وہ تمہارا خیال رکھتا ہوا تو
ضرور آ ے گا ..

چپ کر کے بیٹھو اب .. اور یہ
پکس دیکھو ..
مروا عشاء کو اپنے فون میں
کچھ پکس دکھانے لگی ..
جب کہ عشاء بار بار انٹرانس
کی طرف دیکھ رہی تھی ..
سلطان گاڑی کی پشت سے
کمر ٹیکے اپنی کلائی پر بندی
گھڑی کو دیکھ رہا تھا ..
جو کہ رات کے 10 بج کر 45
منٹ بتا رہی تھی ..
وہ اتنی دیر تو نہیں لگاتی ...
سلطان کے ماتھے پر شکنیں
نمودار ہوئیں ..

اور وہ ایک گہری سانس بھرتا مروا کے این متا بک مال کی طرف اپنے مضبوط قدم اٹھاتا چل دیا ..
سیڑھیاں اترتے ہی اسے وہ دونوں ہاتھ اپس میں باندھے مروا کے ساتھ بیٹھی اس کے موبائل میں دیکھتی نظر آ گئی ..
ایک پل سلطان وہاں رکے اسے بغور دیکھے گیا ..
مگر وہ اس کی طرف دیکھے بنا ہی .. موبائل کی طرف متوجہ تھی ..

سلطان کو اب اس پر غصہ اآ
رہا تھا ..
وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس سے
کچھ فاصلے پر کھڑا تھا ..

اگر اپ فری ہو گئی ہوں تو
چلیں ...
ہمیشہ کی طرح بلیک کلر کے
ڈریس میں ملبوس .. آنکھوں
پرگوگلز لگائے وہ اپنی
خوبصورت خوشبو کے ساتھ
پوری شان سے کھڑا تھا ..
عشاء نے ایک نظر اس کی
بھرپور پرسونلیتی کی طرف

دوڑائی .. اور ایک جھٹکے سے
اٹھ کھڑی ہوئی ..
مروا اپنے سامنے کھڑے .. 6.4
فٹ کے بھرپورر مردانہ وجاہت
کے شہکار اس شہزادے کو
دیکھ رہی تھی
جو کہ اسے بلکل نظر انداز کئے
بس عشاء کی طرف بغور دیکھ
رہا تھا ..
مرحبا .. مروا نے ایک گربراتی
آواز میں سلام کیا ..
مرحبا ..
سلطان نے بغیر دیکھے بھاری
آواز میں جواب دیا ..
چلیں ...

سلطان نے مروا کی طرف بغیر
دیکھے عشاء کو ایک ای برو
اٹھا کر اشارہ کرتے باہر کی
طرف چل دیا ..
اور وہ مروا کو الوداع کہتی
تیز قدم اٹھاتی اس کے پیچھے
چل دی ..
مروا وہاں کھڑی اس
خوبصورت پرسنالٹی والی بندے
کو دیکھتی ہی رہ گئی ..
سسو،،، ہنڈسوم ...بوس ...دل
ہی دل کہتی وہ مسکرا
دی ...کیسے ہو ؟؟
تم نے اتنی دیر کیوں لگا دی ؟؟

سلطان نے گاڑی سٹارٹ کرتے
سوال کیا ..
وہ میری دوست ... وہ کچھ
دیکھا رہی تھی مجھے ...
تھوڑا تو خیال کیا کرو ..لڑکی ..
وقت دیکھا ہے تم نے ...
اتنی لاپرواہی تو مت کیا
کرو ...
سلطان اسے تھوڑا سا دڈنٹ
رہا تھا ..
جس پر وہ معصوم سا چہرہ
بنائے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبائے
بیٹھی تھی ..اس میں اس
بیچاری کا تو قصور نہیں تھا ..

سوری .. آیندہ دیر سے نہیں آ
وں گی ..
وہ سلطان کی طرف دیکھتے
معصومیت سی بولی ...
وہ جو سامنے دیکھ کر ڈرائیو کر
رہا تھا گردن گھما کر اسے
دیکھا ...
یہ تم نے اپنے بالوں کے ساتھ کیا
کیا ہے ؟؟
وہ جو بات کافی دیر سے پوچھنا
چاہ رہا تھا .. آخر پوچھ ہی گیا
...
سلطان کی پہلی نظر ہی اس
کے بالوں پر گئی تھی ..

عشاء نے ایک پل تو بے یقین
سے اسے دیکھا ..
وہ پہلے تو کبھی ایسے بات
نہیں کرتا تھا ،.. نہ ہی کوئی
ایسی بات پوچھتا تھا .. مگر وہ
تو جیسے بھری ہوئی تھی کسی
سے اپنے بالوں کا دکھ شیئر
کرنے کے لئے ..
یہ سب مروا کے کام ہیں ...
میں نے اسے کہا بھی تھا کہ
مجھے بال نہیں کٹوانے ..
مگر .. اس نے زبردستی کٹوا
دئے ..
اچھے نہیں لگ رہے نہ ..؟؟؟

وہ اپنے بالوں کو ہاتھ میں پکڑے
معصوم سی شکل بناۓ پوچھ
رہی تھی ...
اچھے ہیں ... بہت ...
سلطان نے اس کے بالوں کی
طرف بغور دیکھتے دھیرے سے
کہا ..عشاء نے کن آنکھوں سے
اس کی جانب دیکھا ..
مگر لمبے زیادہ اچھے لگتے
ہیں ...
کہتے ہی سلطان نے اپنا رخ
پھر سے سامنے کی طرف کر لیا
..

اس کی بات سن کر عشاء کے
چہرے پر ایک پیاری سی
مسکراہٹ دوڑ ی ...
مطلب اسے لمبے بال پسند ہیں
...
وہ دل ہی دل سوچتی مسکرّا
رہی تھی ...
پھر وہ دن بھر کی باتوں سے
اس کے کان کھانے میں
مصروف ہو گئ ..
عبدر ...
ہممم ....
مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے ..
.. سن رہا ہوں ..

و□ دراصل ....ـ و□ □ □اتھوں کی انگلیاں مروڑر□ی تھی ..
سلطان ن□ ایک نظر اس ک□ □اتھوں کی طرف دیکھا .. و□ ایسا تب □ی کرتی تھی تب کچھ پریشان □و یا پھر .. کوئی مثلا □و ..
کھل کر کھو .. کیا بات □□ ..
و□ .. و□اں ... ایک مثلا □□ ... کیا ؟؟؟
تم□یں پتا □□ .. یھاں .. الیلگل طریق□ س□ ڈرگز کی ایکسپورٹ □وتی □□ ..
میں ن□ خود اپنی آنکھوں س□ دیکھا □□ ..

یہاں کا اونر اور منیجر کے ساتھ
ساتھ یہاں کے کچھ ورکر بھی
اس کام میں ملوث ہیں ...
عشاء کی بات سن کر سلطان
کے چہرے پر ایک ہلکی سی
مسکراہٹ نمایاں ہوئی ..
اس کی اس بات نے تو سلطان
کا کام تو اور آسان کر دیا تھا ...
جس پائنٹ کو وہ کافی دونوں
سے ڈھونڈھنے کی کوشش کر
رہا تھا ..وہ اتنی آسانی سے
اسے مل جاے گا سلطان نے یہ
نہیں سوچا تھا ...
good گرل ... وہ دل ہی دل
کہتا مسکرایا ...

ہممم .... یہ تو ایک پولیس کیس ہے ...
تم فکر مت کرو ... اس کا حل بھی میں جلد کر لوں گا ...
کیا واقی .... تم اس بات کے خلاف اسٹینڈ لو گے ؟؟؟
اسٹینڈ کیا .. میں تو اس بات کو نیست و نبوت کر دوں گا ..معصوم لڑکی ....
وہ دل ہی دل کہتا شرر سا مسکرایا ...
ہمم .. کیوں نہیں .. جو کام غلط ہے .. اس پر اسٹینڈ لینا ہر کسی کا فرض ہے ....

بلکل ٹھیک کہا تم نے .. پتا ہے
میں بھی یہی کرنا چاہتی
تھی .. پہلے ...ـ میں نے سوچا تھا
پولیس میں رپورٹ کرنی چاہیے
.. مگر میرے پاس کوئی ثبوت
نہیں تھا ..
اس لئے میں چپ تھی ..
تمہیں ڈ ر نہیں لگتا ...
سلطان نے اس کی طرف
دیکھتے پوچھا ...
ڈر کس بات کا ؟؟؟
تمہارے جیسی کوئی بھی لڑکی
اتنا بڑا کیس اپنے سر لینے سے
پہلے ہزار دفع سوچے گی ..تم
نے نہیں سوچا کیا ؟؟؟

میرے جیسی لڑکی مطلب ؟؟
عشاء نے دونوں بازو اپس میں
باندھتے چہرہ موڑے سوال کیا ..
مطلب کوئی بھی لڑکی اتنی
بہادر نہیں ہوتی .. جتنا تم بننے
کا سوچ رہی ہو .. پاگل
لڑکی ..
میں ڈرپوک نہیں ہوں ...
سمجھے ..
میں اپنے الله کے سوا کسی سے
نہیں ڈرتی ..
تم سے بھی نہیں ... وہ اس کی
طرف تھوڑا جھکتے ہوی کھ
رہی تھی ..
ہمم .. اچھی بات ہے ...

وہ شرر سا مسکراتا ہوا چہرہ
دوسری جانب موڑ گیا ..
ہاں بس ایک بات ہے ...
اور وہ کیا ؟
کیا تم کچھ دن انتظار کر سکتے
ہو؟؟
انتظار کس بات کا ؟؟
میرے پاس فلحال اس جاب کے
علاوہ کوئی دوسری جاب نہیں
ہے ..
اور اگر یہ مال سیل ہو گیا تو
جاب بھی چلی جاے گی ...
میں کچھ دنوں تک کوئی
دوسری جاب ڈھونڈھ لوں

گی .. بس تب تک انتظار کر
سکتے ہو کیا ؟
تم فکر کیوں کر رہی ہو ..
میں ہوں نہ ...
سلطان نے اپنی طبیعت کے
برعکس انتیھائی نرمی سے
کہا .. تو ... عشاء کچھ پل بے
یقینی سے اسے دیکھتی رہی ..
کل ایک پارٹی ہے ...
پارٹی کس بات کی ؟؟
پھر عشاء نے مسٹر وحید کی
کہی ساری بات سلطان کے
گوش گزا ر کی ..
جسے سننے کے بعد سلطان کو
تھوڑا عجیب لگا .. اسے اس

شخص کے ارادے کچھ ٹھیک نہ
لگے ....
ظاہر ہے وہ جس دنیا میں رہتا
تھا .. ایسے لوگوں سے اس کا
پلا پڑتا رہتا تھا ..
تو اسے پہچاننے میں دیر نہیں
لگتی تھی ..
اگر اس شخص کی نیت میں
کھوٹ ہوئی تو وہ میرے غضب
سے بچ نہیں سکے گا ..
سلطان نے ایک گہری سانس
خارج کرتے اثبات میں سر
ہلایا ...
اسے گھر ڈروپ کرنے کے بعد وہ
اپنی مخصوص رفتار میں رش

ڈرائیونگ کر رہا تھا .. ایک ہاتھ
سے سٹیرنگ تھامے دوسرے ہاتھ
سے موبائل پر کال ملانے لگا ..
دوسری ہی بیل پر کال رسیو
ہو گئی ..
مرحبا ..سلطان بھائی ..
آج کیسے خیال آ گیا مجھ غریب
کا ..
فون اٹھاتے ہی حادی اپنے
سٹائل میں شروع ہو چکا
تھا ..
ہمم،،،، خیال تو آنا ہی تھا ..
تمہارے لئے ایک انجویمنٹ لایا
ہوں..
کیسی انجویمنٹ ...؟؟

تمہیں ایک اڈریس بھج رہا ہوں
.. جتنی جلدی ہو سکے وہاں
کی ہر ایک ڈیٹیل مجھے
بھیجو ...ـ
اور ہاں ..تھوڑا دیہان رکھنا ..
جلدبازی نہیں ...
وہ میرا شکار ہے .. ہاتھ سے
نکلنا نہیں چاہیے ...ـ
سلطان نے حادی کو تنبی کرتے
کہا ..
اوکے باس ... جو آ پکا حکم ...
اور بہت شکریہ ..
یار میں تو بور ہو گیا تھا ...
اب تھوڑی سی ریفریشمنٹ
ملی ہے ..

حادی نے چہکتے ہوئے کہا ....
lets enjoy ... ...
کہتے ہی سلطان فون بند کرتے ایک سائیڈ پھینک چکا تھا ...
اور حادی سلطان کی بات پر لبیک کہتا اپنے نیے مشن پر نکل چکا تھا ...

....
عشاء مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی ..
کیا پہنو ں ؟؟
یار ایک تو یہ بڑے لوگوں کی پارٹیز کا یہی مثلا ہوتا ہے ..

ہم جیسے مڈل کلاس لوگ بس
ڈریس ہی ڈ سائد کرتے رہ
جاتے ہیں ...
مروا معمول کے متبِک فون پر
عشاء کا سر کھانے میں لگی
تھی ..
اور وہ فون کو سامنے رکھے بیڈ
پہ التی پلتی مارے چہرے کو
ہاتھوں کے پیالے میں بھر ے بے
ذا ریت سے فون کو دیکھ رہی
تھی .. جس میں سے مسلسل
مروا کی آواز آ رہی تھی ...
ایک تو یہ لڑکی .. ہر وقت
ڈرامے .. کرتی ہے ...
ارے یار .. کچھ بھی پہن لو نہ ..

ہاں ہاں .. تم تو کچھ بھی پہن
لو گی .. تمہار پاس اتنا
ہنڈسوم بندے جو ہے ...
مثلا تو سارامیرا ہی ہے نہ ..
میں چاہتی ہوں مجھ بیچاری
پر بھی کوئ ہنڈسوم سا بندہ
رحم کھا لے ...
مروا کی بات سن کر عشاء نے
ایک بھرپور قہقہہ لگایا ..
کچھ بھی بولتی ہو مروا کی
بچی ....
اچھا مجھے ڈ رس کی پک
بھجو .. میں بتاتی ہوں تم کون
سا پہنو ...

وہ مروا کی بھیجی گئی پکس
کو دیکھ کر یہ ڈسائد کر رہی
تھی کہ وہ کیا پہنے ... جب کہ
اب تک وہ اپنا ڈریس ہی
ڈسائدنہیں کر پائی تھی ..
آ ینے کے سامنے کھڑے آج وہ
تھوڑا سا تیار ہو رہی تھی ..
معمول کے برعکس آج اس نے
لائٹ پنک کلرکی لونگ اسکرٹ
او پر سفید رنگ کی شرٹ پر
چھو ٹی سی لائٹ پنک کلر کی
ہی جیکٹ پہنی تھی
ہلکا سا لپ گلوس لگائے .. وہ
یہ سوچ رہی تھی کہ وہ بالوں

کی پونی کرے یا کھلا چھوڑ
دے ..
کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنے
لیر کٹ بالوں کو کمر پر پھیلا لیا
..آگے کی طرف سے دو لٹوں
کوپکڑ کر ایک چھوٹے سے کلپ
میں پیچھے قید کر دیا ...
آج پہلی بار وہ کھلے بالوں کے
ساتھ کہیں جا رہی تھی ..
معمول کے برعکس آج وہ کچھ
زیا ہی خوبصورت لگ رہی تھی
..
وہ مسکراتے ہوئے خوش ہوتی
آینے میں دیکھ رہی تھی ..

اور یہ خوشی اپنے اتنا
خوبصورت لگنے کی نہیں
تھی .. بلکہ وہ اس لئے خوش
ہو رہی تھی کیوں کہ اسے آج
پک اینڈ ڈروپ وہ مغرور سا
شہزادہ کرنے والا تھا ..
فنکشن کا وقت شام 9 بجے سے
رات دیر تک تھا ..
تو وہ 9 بجے تیار ہو کر اب
اس کا انتظار کر رہی تھی ...
وہ صوفے پر بیٹھے موبائل ہاتھ
میں تھامے سکرولنگ کرتی
بالوں کو انگلی پر لپیٹے گول
گول مڑوڑ رہی تھی ..

بہت سادہ اور نامعلوم سا
makeup کئے بھی وہ بہت
خوبصورت لگ رہی تھی ...
اس کی بڑی بڑی براؤن آنکھیں
کاجل سے لت پت آج اس
کھڑوس شخص کو خود میں
قید کرنے والی تھیں ...
اسے عبدر سے ملے تقریبا 7 ماہ
ہو چکے تھے ..
مگر ابھی تک نہ اس کے پاس
اس کا کوئی کونٹکٹ نمبر تھا
اور نہ ہی اس کا اڈریس ..
اور وہ کبھی یہ دونوں چیزے
لینے کی کوشش بھی نہیں
کرتی تھی ...ٹائم پر نظر دوڑ

اتنے ہی وہ اپنا موبائل بیگ میں
ڈالے باہر کی طرف چل دی ..
فلیٹ کی چال سے نکلتے ہی
اسی موڑ پر اسے اس کی بلیک
گاڑی کھڑی نظر اآ چکی
تھی ...
وہ مسکراتی ہوئی گاڑی کا
دروزا کھول کر اندر بیٹھ گئی ..
وہ جو کرسی کی پشت سے
ٹیک لگاے موبائل کان سے لگاے
کسی سے بات کرنے میں
مصروف تھا ..
ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی اس
حسن پری کو دیکھ کر کچھ پل
نظریں ہٹانا بھول گیا ..

خوبصورت تو وہ بہت تھی مگر
آج وہ اسے کھلے بالوں اور
ہلکے سے makeup میں پہلی
دفع دیکھ رہا تھا ...
کچھ پل یوں ہی یک ٹک دیکھنے
کے بعد وہ پلکیں جھپکتا سیدھا
ہوا ..
موبائل سے مسلسل آواز ا
رہی تھی
I call you later...
کہتا ہوا وہ فون بند کر ڈش
بورڈ پر رکھ چکا تھا ...
مرحبا .. مسٹر عبدر ..
مرحبا ..
کیسے ہو ؟

تم کیسی ہو ؟
.....Iyiyiam
{میں بلکل ٹھیک }
... good
کہتا وہ ایک بھرپور نظر اس پر
دوڑاتا گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا
...
عشاء کی سائیڈ ونڈو کھلی تھی
جس سے اندر اتی ہوا سے اس
کے کھلے بال اڑ اڑ کر اس کے
چہرے پر رقص کر رہے تھے ..
جنہیں وہ بار بار اپنے نازک
ہاتھوں سے پیچھے کرتی باہر
دیکھنے میں مصروف تھی ..

مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ
اس کی یہ کھلی زلفیں کسی
کا دیہان بری طرح سے اپنی
طرف کھینچ رہی ہیں ..
وہ نہ چاھتے ہوے بھی بار بار
آنکھیں گھماتا اسے دیکھ رہا
تھا ..
اور بار بار اس کا دھان
ڈرائیونگ سے ہٹ کر اس کے
بالوں پر جا پڑتا ..
تم فری کب ہو گی ؟
آخر اس بھٹکم بھٹکی کو نظر
انداز کرتا وہ سوال کرنے لگا ..
پتا نہیں ..
کیا مطلب پتا نہیں ؟؟

مطلب کہ کوئی مخصوص ٹائم
تو نہیں ہے ..
تو پھر ٹھیک ہے ..
١١ بجے باہر آ جانا ..
میں انتظار کروں گا ...
ٹھیک ہے .. میں آجاؤں گی ..
١١ مطلب .... پورے
١١ ...سلطان نے آ ی برو اٹھاتے
ہوے کہا ..
اور وہ مسکراتے ہوی اثبات
میں سر ہلا گئی ...
سلطان نے گاڑی کی سپیڈ تو
سلوو ہی رکھی تھی مگر تیز
ہوا کی وجہ سے اس کی زلفیں
ہوا میں لہرا رہیں تھیں ..

سلطان نے اپنے سٹرنگ کے
قریب لگے بٹن کو دبایا تو وہ
ونڈو آہستہ سے بند ہو گئی ..
اور اس کی پاگلوں کی طرح
لہراتی لٹوں کو قرار آیا ..
لوکیشن پر پہنچتے سلطان نے
آہستہ سے گاڑی روک دی ..
روکتے ہی عشاء نے ایک نظر
سلطان کی طرف دیکھا ..
شکریہ ..
کہتی وہ مسکراتی ہوئی گاڑی
سے اترنے لگی ..
سنو ....
ہمم ..

عشاء نے ایک پاؤں گاڑی سے
باہر اور دوسرا اندر رکھے مڑ
کر اس کی طرف دیکھا ...
اپنے بال باندھ لو ....
سلطان نے اس کے بالوں کی
طرف بغور دیکھتے کہا ...
کیا ہوا ... اچھے نہیں لگ رہے
کیا ؟؟
وہ واپسی اندر بیٹھی بالوں کو
ایک سائیڈ آ گے کرتی
معصومیت سے پوچھ رہی
تھی ...
سلطان نے ایک ہلکی سی
مسکراہٹ لئے اسے دیکھا ..
بندھے زیادہ اچھے لگتے ہیں ...

کہتا ہوا وہ رخ دوسری جانب کر گیا ..
جب کہ یہ تو سرا سر جھوٹ تھا ..
اس کے کھلے بالوں کو دیکھ کر سلطان کو ایک الگ ہی احساس ہو رہا تھا ..
اور وہ اس احساس کے ہاتھوں مجبور نہیں ہونا چاہتا تھا ..
سو وہ اس دشمن جان سے اپنی قاتل زلفوں کو باندھ لینے کی درخوست کر رہا تھا ..
ٹھیک ہے ... کہتی ہوئی وہ اپنے بیگ سے ربر بینڈ نکل کر بالوں کو پونی ٹیل میں قید کر گئی ..

اب ٹھیک ہے ؟؟

ہمم ...

وہ مسکراتی ہوئی گاڑی سے اتر گئی ..

۱۱ بجے ..

ہاں .. سمجھ گئی ...

وہ اسے پھر سے یاد کرواتا .. بازو کو ونڈو میں رکھے ہاتھ کو ٹھوڑی کے نیچے رکھے بغور اسے حال کی طرف جاتا ہوا دیکھ رہا تھا ...

کہاں تھی تم اتنی دیر لگا دی ...

میں کب سے تمہارا انتظار کر
رہی ہوں ....
اسے دیکھتی ہی سامنے سے اآ
ی مروا ہمیشہ کی طرح بولنا
شروع ہو چکی تھی ..
ہاۓ.... تم کتنی پیاری لگ رہی
ہو ...
ماشاللہ .... مروا نے عشاء کے
دونوں ہاتھ تھامتے ہوۓ پیارسے
کہا ..
جو کہ خود بھی بہت
خوبصورت لگ رہی تھی ...
بلیک کلر کی لونگ میکسی میں
وہ تیکھے نقش والی لڑکی بہت
پیاری لگ رہی تھی ..

تم بھی بہت پیاری لگ رہی
ہو ..
پکا اس دفع کوئی نہ کوئی تم
پر فلیٹ ضرور ہو جاے گا ...
عشاء نے ہنستے ہوے کہا ..
جس پر مروا نے ایک ادا سے
اپنے بال جھٹکے ..
اللہ تمہاری دعا ضرور پوری
فرمایں ....
کہتی ہوئی دونوں مسکراتی
حال کے اندرونی جانب چلی گیں
..
حال بہت خوبصورتی سے سجایا
گیا تھا .. مگر وہاں کی رنگ

برنگی لائٹیں عشاء کو بہت
عجیب سی لگ رہیں تھیں ...۔
پتا ہے مسٹر وحید دو دفع
تمہارا پوچھ چکے ہیں ..
مروا نے کرسی گھسیٹ کر
بیٹھتے ہوئے کہا ..
کیوں ... وہ میرا کیوں پوچھ
رہے تھے ؟؟؟
پتا نہیں پر وہ دو دفع آ ے میرے
پاس ...۔ اور تمہارا پوچھا ..
پتا نہیں ایک اس آدمی کی تو
مجھے سمجھ نہیں آ تی ..
پیچھے ہی پڑ گیا ہے ...
عشاء نے بہ زاری سے جواب دیا
...

عشاء...ـ
سچ پوچھو تو مجھے پہلے دن
سے ہی اس آدمی کی نیت پر
شک تھا ..
وہ عجیب طرح تمہیں دیکھتا
ہے .. اور بڑا دوستانہ بنتا ہے ..
ہمم ....ـ مجھے بھی بلکل
پسند نہیں ....
عشاء نے چڑتے ہوئے کہا ...ـ
ارے .. یار .. اتنی پیاری لگ رہی
ہو .. اور بالوں کو پھر سے
باندھا ہوا ہے ...ـ
کھولو انھیں ..
کہتے ہی مروا نے اس کی پونی
کیطرف ہاتھ بڑھایا ...تو عشاء

نے جلدی سے اپنے سر کو کچھ فاصلے پر کیا ..
نہیں یار .. بال نہیں کھولوں گی ..
پر کیوں ؟ کیا فائدے اتنے پیارے ہیر کٹ کا جب تم نے بالوں کو پونی میں ہی قید کرنا تھا ..
یار .. بندھے مجھے زیادہ اچھے لگتے ہیں ...
اور میں زیادہ کمفرٹبل رہتی ہوں ..
تم بھی نہ ..مروا نے نے میں گردن ہلاتے اس ضدی سی پیاری دوست کو دیکھا ..جو اس

سے بات منوانے میں زیادہ دیر
نہیں لگواتی تھی ..
مرحبا گرلز ..
وہ دونوں چیرز پر بیٹھی ایک
دوسرے سے گپوں میں مشغول
تھیں .. جبھی پاس آ تے مسٹر
وحید نے بھپور آواز میں سلام
کیا .
مرحبا سر .. کہتی دونوں اٹھ
کھڑی ہوییں ..
مسٹر وحید نے عشاء کی طرف
او پر سے نیچے تک ایک
بھپورنگاہ دوڑائی ..
جس سے پزل ہوتی وہ ادر
ادھر دیکھنے لگی ..

اب آ ی ہو تم .. میں کب سے
تمہارا انتظار کر رہا ہوں ..
چلو آ و .. میں تمہیں کچھ
مہمانوں سے ملوانا چاہتا
ہوں ..
مسٹر وحید کی اس بے تکی
سی افر پرعشاء سمیت مروا
نے آنکھیں پھیلا کر وحید کی
جانب دیکھا ..
جو کہ حکم صادر کر کے دو
قدم چل بھی پڑا تھا ..
عشاء مروا کی کلائی تھامے اپنے
ساتھ کھنچتی وحید کے پیچھے
چل دی ..

ارے .. مجھے کیوں لیے جا رہی ہو ؟؟
کیوں کہ تم میری دوست ہو .. جہاں میں جاؤں گی وہاں تمہیں میرے ساتھ جانا پڑے گا ..
اب چپ چاپ چلو ... مجھے اس آدمی کے ساتھ اکیلا مت چھوڑو یار ... پلززز
وہ مروا کا بازو گھسیٹتے ساتھ لے جانے لگی ..
مسٹر وحید خوش دلی سے اسے اور مروا کو مہمانوں سے انٹرو کروا رہا تھا ..

جس پروہ دونوں مصنوعی سے
مسکراہٹ لئے اثبات میں سر
ہلاتی جا رہیں تھیں ..
کافی دیر بعد مہمانو ں سے
جان چھڑانے اور مسٹر وحید کو
مصرف کر کے وہ دونوں پھر
سے اسی جگہے آ چکیں
تھیں ..
بیٹھتے ہی مروا نے ایک زور دار
مکا عشاء کی کمر پر جڑ دیا ..
اہ ہ ہ ... ظالم لڑکی .. کتنی
زور سے ہاتھ چلتے ہیں
تمہارے ..

وہ اپنی کمر کو سہلاتی کن
آنکھوں سے مروا کی جانب
دیکھ رہی تھی ..
یار تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا
تھا ..
کیا ؟؟
تمہارا وہ دوست ... ہاہ .. وہ
کتنا ہنڈسوم ہے یارررررر ....
مروا ٹیبل پر کہنی رکھے ہاتھ
کو ٹھوڑی کے نیچے رکھے پرسوچ
انداز میں بول رہی تھی ..
ہاں .. یہ تو ہے . اس بات میں
کوئی شک نہیں ..
وہ بہت ہنڈسوم ہے .. عشاء
نے تھوڑا اتراتے ہوئے کہا ..

جھوٹی ... تم نے کہا تھا وہ تمہارا دوست ہے ..
مگر اسے دیکھ کر تو نہیں لگ رہا تھا ..
کیا مطلب دیکھ ر نہیں لگ رہا تھا ؟؟
کیا واقی وہ تمہارا دوست ہے ؟
ہاں نہ .. وہ بس میرا دوست ہے ...
یار پھر میری اس سے سٹینگ کروا دے نہ ..
مروا نے چہکتے ہوئے کہا ..
عشاء نے نیم آنکھیں کھولے بغور مروا کی طرف

دیکھا ...کیوں ؟؟ اتنے سارے
لڑکوں میں تمہیں میرا بیچارے
دوست ہی ملا .. کیا غلطی ہے
اس بیچارے کی .. جو تم جیسی
افلاطون کو اس کے گلے ڈال
دوں ..
عشاء نے شریر سے انداز میں
کہا ..
بڑی کوئی ...وہ ہو
تم ....مروا نے منہ بناتے ہوئے
کہا ..
پر یار وہ کتنا ہینڈسوم ہے نا ..
تم نے دیکھا نہیں تھا کیا اس کے
ڈولے شولے تھے ...افففف .....

ہاہاہاہ ... مروا کی بات سنتے عشاء نے زور دار قہقہہ لگایا ...
ہاں نے ... ہر لڑکی کا کرش ہے تمہارا وہ دوست ....
اچھا تمہیں اتنا ہی پسند ہے تو ..ٹرائے کر لو پھر ...ویسے ایک بات بتا دوں .. وہ تھوڑا .... نہیں..... بہت زیادہ کھڑوس ہے ..
کوئی نہیں یار .. اتنا ہینڈسوم بندہ کھڑوس ہی اچھا لگتا ہے ...
کہتے ہی دونوں ایک ساتھ مسکرا دیں ..

مروا ایک بات بتاؤں ؟؟؟ہاں
بتاؤ >....
تمہیں نے ایک لڑکا بہت گھور
گھور کر دیکھ رہا ہے ..
ہیں ..... کہاں کہاں .. کدھر
ہے ... بتاؤ ..
عشاء کی بات سنتے ہی مروا
ادھر ادھر دیکھنے لگی ...
اس نے گرین کلر کی شرٹ
پہنی ہے .. خود ہی دیکھ لو ...
مروا نے اپنے عقب میں نظر
دوڑ ی اور گرین شرٹ والے
لڑکے کو دیکھتے انتیھائی برا سا
منہ بناتے ہوئے عشاء کی طرف

کھا جانے والی نظروں سے دیکھا ..

جو کہ پہلے ہی اپنی ہنسی دبائے ہوئی تھی کھل کے ہنس دی ..

مروا سے کچھ ہی فاصلے پر گرین کلر کی شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے بھار ی بھرکم.. صارف ..کھڑا مروا کو بغور دیکھ رہا تھا ..

ایک یہی ملا تھا تمہیں ...

ہاہاہاہا .... دیکھو ذرا .. کتنی غور سے دیکھ رہا ہے ..

عشاء نے ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے شرارت سے کہا ..

بس کرو ....دیکھنا ...۔ بند کرو ..
موٹے کہیں کے .. اب نظر لگانے
کا ارادہ ہے کیا ؟؟
مروا نے   مڑ کر اپنی طرف
دیکھتے صارف کو ایک تیکھی
آواز میں کہا .. جو چلتا ہوا
سیدھا یہیں آ رہا تھا ..
مس مروا لگتا ہے آج بیوٹی
پارلر والوں کا سارا makeup
اپ نے ہی لگا لیا ہے .. اس لئے
میں دیکھا رہا تھا .. یہاں پر ایک
عدد چڑیل بھی بیٹھی ہے ..
قسم سے چڑیل لگ رہی
ہو ..ہاں تو .. چڑیل لگوں یا
جن .. تمہیں اس سے کیا .. تم

اپنا یہ پیٹ سمبھالو .. موٹے
کہیں کے ...مروا نہ ہمیشہ
کی طرف صارف کے پیٹ پر
حملہ کرتے بات کسی ..
تمہاری ہی نظر لگنی ہے میرے
پیٹ کو .. چڑیل کہیں کی ...
ذرا مجھے بھی بتا دو .. کون
سی کریم لگاتی ہو ؟؟؟
کیوں تمہیں کیوں بتاؤں ؟؟
مجھ غریب کا بھلا ہو جاے گا ..
کوئی لڑکی مجے بھاؤ ہی نہیں
دیتی یار ..
چلو تھوڑا رنگ ہی گورا ہو جاے
...

رنگ گورا کرنے کی بجائے اپنی
ڈائٹ پر دھان دو گے تو لڑکیاں
بھاؤ نہی فون نمبردیں گی ...
اتنے بڑے سانڈھ ہو .. ذرا کم
کھایا کرو .. کوئی شوق سے
مرنے کیوں ا ے گی تمہارے
پاس ؟؟
صارف برا سا منہ بناتا ہوا ..
مروا کو کوستا الٹے قدموں چل
دیا ..جب کے پاس بیٹھی عشاء
کا ہنس ہنس کا برا حال ہو
چکا تھا ..یار تم کیا ہر وقت
اس کی کلاس لیتي ہو .. وہ
ہنستے ہوی اپنی آنکھوں سے
پانی صاف کرتی مروا کو ایک

مکا رسید کرتی بول رہی تھی ..
ہاں تو وہ کم تھوڑی ہے ...اور ویسے بھی میں کسی کا حساب نہیں رکھتی ..
جانتی ہوں .. مس افلاطون ..
سب چھوڑو یار مجھے بہت بھوک لگی ہے ...
عشاء نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے مروا کی جانب دیکھا ..
کوکنگ چور ...
میں جانتی تھی تم کچھ کھا کر نہیں او گی ..

اسی لیے میں نے پہلے ہی
بندوبست کر دیا تھا ہمارے
کھانے کا ..
یو نو .. میں بھی زیادہ دیر
بھوکی نہیں رہ سکتی نہ ..
مروا اسے لئے ڈائننگ پورشن
کی طرف آ ی ..
دونوں نے کھانے سے بھرپور
انصاف کیا ...
مسٹر وحید کی نظریں ہر وقت
عشاء کا تعاقب کر رہیں
تھیں ...وہ ایک پل بھی اس سے
نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا ..

اپنے سامنے بیٹھی اس معصوم
سی پری کو وہ ہر حال میں
حاصل کرنا چاہتا تھا ...
پر یہ مروا .. ہر وقت اس کے
ساتھ رہتی ہے .. اس کا
بندوبست کرنا پڑے گا ..
سوچتے ہی مسٹر وحید نے
وہاں کے ویٹر کو تنبی کی .. وہ
اثبات میں سر ہلاتا .. دور ٹیبل
پر بیٹھی لڑکیوں کی طرف بڑھا
..
مرحبا ..
اپ دونوں میں سے مس مروا
کون ہیں ..
میں ہوں .. خیریت ..

جی آ پ میرے ساتھ آئیں ..
مسٹر وحید نے یہ کچھ
ڈوکومنٹس بھیجے ہیں انھیں
چیک آ وٹ کرنا ہے ..
تم یہاں بیٹھو .. میں ابھی آ تی
ہوں .. کہتی ہوئی مروا اس
لڑکے کے ہمرا چل دی ..
جلدی آنا .. اوکے ...
وہ ٹیبل پر اکیلی بیٹھی ادھر
ادھر نظریں دوڑ ا رہی
تھی ...
ایک نظر گھڑی پر ڈالتے ہی اس
کے چہرے پر ایک مسکراہٹ
دوڑ ی ..
اس نے کہا تھا ۱۱ بجے ..

اور ۱۱ بجنے میں بس 5 منٹ
ہی رہ گیے تھے ...

Episode--9

اور11 بجنے میں بس 5 منٹ
ہی رہ گیے تھے ..
تو وہ پرسکون ہوتی حال
کی سجاوٹ دیکھنے لگی ..
اتنے میں ایک ویٹر پاس سے
گزرتا ایک جھٹکے سے پورا
جوس کا گلاس عشاء کے کپڑوں
پر گرا چکا تھا ..
آہ ہ ہ ہ .. وہ اک دم سے اٹھ
کھڑی ہوئی ..

ام سو سوری مادام ...میں نے
جان بوجھ کر نہیں کیا .
غلطی سے گر گیا ..ام ریلی
سورری ..
وہ ویٹر معذرت کرنے لگا ..
اٹس اوکے .. کہتی وہ اپنا بیگ
ھاتھ میں تھامے سامنے کھڑے
صارف کی طرف چل دی ..
ایکسکیوز می .. صارف
بھائی ..کیا اپ بتا سکتے ہیں ..
واشروم کس طرف ہے .. وہ
دراصل میری ڈریس پر جوس
گر گیا ہے .. مجھے واش کرنا
ہے ..

ہاں .. یہاں سے سیدھا جائیں ..
بالکونی سے لیفٹ پر ..
اوکے تھنک یو .. کہتی وہ
واشروم کی طرف چل دی ...
چلتی چلتی وہ حال کے کونے
کی طرف بڑھ گئی ..
جہاں بالکونی سے لیفٹ مڑتے
ہی واشروم حال تھا ..
ایک سائیڈ لائن میں بننے ہوئے
واشرو مز اور سامنے ہی بڑے
سے شیشے کے نیچے واش بیسن
لگے ہوئے تھے ..
وہ اپنا بیگ ایک طرف رکھ کر
اپنی ڈریس واش کر رہی

تھی ...کے اسے اپنے عقب سے
دروزدے بند ہونے کی آواز ای ..
اچانک پیچھے مڑ کے دیکھنے پر ..
مسٹر وحید دروازے لاک کئے چلتا
ہوا اسی کی طرف آ رہا تھا ..
سر... آ پ ...
وہ جلدی سے اپنے ہاتھ میں
پکڑی اسکرٹ کو چھوڑ کر
سیدھی ہوئی ..
ہاں . میں ... کیسی ہو تم ..
سویٹ ہارٹ ..تم تو ہاتھ ہی
نہیں آ تی ..یار یہ تو نہ انصافی
ہے نہ ..

ایک بندے تمہارے پیچھے اس قدر
پاگل ہے .. اور تم ہو کہ بھاؤ
ہی نہیں دیتی ..
مسٹر وحید دونوں ہاتھ باندھے
ذلیل سی مسکراہٹ لیے بول
رہا تھا ..
سر یہ . آ پ کیسی باتیں کر
رہے ہیں ...
وہ ہاتھوں کو مروڑتی ایک
کونے میں د بکی کھڑی تھی ..
ابھی تو کی ہی نہیں ویسی
بات میں نے اور تم پہلے ہی
گھبرا گئی ..
سنتے ہی عشاء تیزی سے اس
کے عقب سے نکلنے لگی ہی

تھی کے مسٹر وحید نے اسے بازو
سے تھام لیا ..
سر پلیز چھوڑیں مجھے ..کہاں
جا رہی ہو ... جانے من ..
اتنی جلدی کیسے چھوڑ دوں
ابھی تو ہاتھ آ ی ہو ..
وحید نے اسے زور سے اپنی
جانب کھینچا ..
بچاؤ ...ـ کوئی تو ... بچ ..... بچاؤ
...
اہ ہ ہ ..
اسے چلاتے سن کر وحید نے اس
کے منہ پر زور دار ہاتھ رکھ کر
اس کی آواز کو دبا دیا ...

چلا کیوں رہی ہو .. چلاؤ گی تو
میں بہت برا پیش آ وں گا ..
خاموشی سے کھڑی رہو ..
اور مجھے جو چاہیے وہ دے
دو .. میں تمہیں آسانی سے
جانے دوں گا ...
سر پلیز مجھے جانے دیں ..میں
ایسی لڑکی نہیں ہوں..
وہ مسلسل اپنا اپ چھڑانے
کی ناکام کوشش کر رہی تھی
....

گاڑی کی بیک سے کمر ٹیکے وہ
بار بار گھڑی کو دیکھ رہا تھا ..

جو ۱۱ بج کر 15 منٹ بتا
رہی ..
یہ لڑکی بھی نہ .. کہا بھی
تھا .. میں نے ..
وہ ایک گہری سانس بھرتا حال
کی طرف چل دیا ..
حال میں داخل ہوتے ہی اس
کی نظر حال کے وسط میں
کھڑی مروا پر پڑی ... جو کہ
ادھر ادھر نظریں گھوما رہی
تھی ...
مرحبا ... سلطان نے قریب ا کر
سلام کیا ..

مرحبا ... اپ یہاں ...مروا نے
چونک کر پلٹتے.... چہک کر
کہا ..
تمہاری دوست کہاں ہے ؟
اہ ... پتا نہیں میں بھی اسے
ہی ڈھونڈ رہی ہوں ...
ابھی تو یہیں چھوڑ کر گئی تھی
...پتا نہیں کہاں چلی گئی ...
و یسے.. اپ یہاں کیسے ؟
وہ مروا کو نظرانداز کئے ادھر
ادھر نظریں دوڑا رہا تھا ...
لگتا ہے اپ بہت کم بات کرتے
ہیں .....
ہیلو ... میں آ پ سے بات کر
رہی ہوں ...

مروا اسکے سامنے کھڑی اس
سے مخاطب تھی مگر وہ اسے
بلکل نظرانداز کئے آ س پاس
دیکھ رہا تھا ....
وہ کہا ں ہے؟؟ اسے
ڈھونڈھو ...کہتا ہوا وہ دو قدم
فاصلے پر ہوا ..
ایک منٹ میں دیکھتی ہوں ..
مروا سلطان کے ہمراہ چلتی
ہوئی سامنے لگے ٹیبلز کی
طرف گئی جہاں سوائے
مہمانوں کے اور کوئی نہیں
تھا ..
وہ دونوں پورے حال میں اسے
ادھر ادھر ڈھونڈھ رہے تھے ..

ہیلو صارف ... تم نے عشاء کو کہیں دیکھا ہے .. پتا نہیں کہاں چلی گئی ہے ....۔

مروا چلتی ہوئی قریب کھڑے صارف کے پاس آ ی جو کے ایک کان سے فون لگائے کھڑا تھا ..

ہاں .. وہ اس کی ڈریس پر جوس گر گیا تھا ..

وہ واشروم کی طرف گئی تھی ..

وہ فون کان سے لگائے ہاتھ سے اشارے کرتے بتا رہا تھا ..

سلطان کے ماتھے پے پڑی سلوٹوں میں کچھ کمی آ ی ..

رکو .. میں دیکھتا ہوں ..

مروا جو اگے بڑھنے والی تھی
سلطان اسے یہیں رکنے کا کھ کر ..
واشروم حال کی طرف چل دیا ..
جوں جوں وہ قریب آ رہا تھا
واشروم حال سے ہلکی ہلکی
چیخوں کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی ..
سلطان نے اپنے قدم تیز کر لیے ...
وہ چلتا ہوا بالکونی سے گزر رہا تھا جب سامنے سے آ تے ایک ویٹر نے اسے روک لیا ..

سر آپ یہاں نہیں جا سکتے ..
واشروم سروس اویلبل نہیں
ہے ..
اس کی بات سننے بغیر سلطان
پاس سے گزرنے لگا تو اس نے
سلطان کے کندھے پر ہاتھ رکھ
کر روک لیا ..
سلطا ن نے پہلے اس کے ہاتھ
کو....... پھر اسے دیکھا ...
اور ایک پل میں اسے گردن سے
دبوچتے ہوئے دیوار میں دے
مارا ..
ابھی وہ اس سے حساب پورا
کرنا چاہتا تھا مگر چیخوں کی
آواز میں شدت کو سنتے ہوئے

وہ اس ویٹر کو ایک سائیڈ
پھینکتے دروازے کے قریب گیا ..
جو کہ اندر سے لاک تھا ..
سلطان نے پوری شدت سے
پاؤں کی ضربیں دروازے پر مارنا
شروع کر دیں ..
دوسری اور پھر تیسری ضرب
لگنے سے دروازہ دھڑام سے
کھل چکا تھا ..
اور سامنے کا منظر دیکھ
سلطان کی آنکھوں میں مانو
لہو اتر آیا تھا ..
وہ نازک سا وجود اس ادھیڑ
عمر کے شخص کی گرفت میں
مقید تھا ..وحید ایک ہاتھ سے

اس کا بازو اور دو سرے ہاتھ
سے اس کے بال سختی سے
پکڑے اسے دیوار سے لگائے کھڑا
تھا ..
جب کہ عشاء کی وہ پنک کلر
کی چھوٹی سی جیکٹ زمین
بوس ہو چکی تھی ..
اور اس کی پہنی ہوئی سفید
شرٹ ایک سائیڈ کے کندھے
سے پھٹ کر بازو پر لٹک رہی
تھی .. جسے وہ بار بار درست
کرنے کی کوشش کرتی مگر وہ
ظالم انسان اسے بری طرح
جکڑے ہوئے تھا ..

سلطان نے بجلی کی تیزی سے
بڑھتے ہوئے گریبان سے پکڑ کر
وحید کو پوری شدت سے دیوار
میں دے مارا ..
اس کی گرفت سے آزاد ہوتی
وہ اپنی شرٹ درست کرتی
زور زور سے رونے لگی ...
وحید کو ایک پل کا موقع دیے
بغیر سلطان اس پر مکوں کی
برسات کر چکا تھا ..
عشاء کو ایک پل بھی وہاں
روکنا محال ہو رہا تھا ..
اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس
کی سانسیں بند ہو رہی
ہیں ..

وہ بھاگتی ہوئی باہر کی جانب
دوڑ ی ..
How dare you touch her
...
گھٹیا انسان ......
سلطان دھاڑتے ہوئے اسے پوری
شدت سے مار نے میں لگا تھا ..
عشاء کو وہاں سے بھاگتے دیکھ
سلطان نے وحید کو زور سے
واشروم کی طرف دھکیلا وہ لڑ
کھڑا تا ہوا ٹویلٹ پوڈ سے
ٹکرایا تو خون کا ایک فوارہ اس
کی کنپٹی سے پھوٹ پڑا ..
وہ درد سے کراہتا ہوا وہیں
زمین بوس ہو گیا ..

اسے وہیں چھوڑتے سلطان تیزی سے باہر کی جانب گیا .. جہاں کچھ ہی فاصلے پر وہ ڈری سہمی روتی ہوئی مروا کے گلے سے لگی کھڑی تھی ..

ہوا کیا ہے مجھے یہ تو بتاؤ ..عشاء ....پلیز بتاؤ کیا ہوا ہے ..

مروا اسے ساتھ لگائے صورت حال دریافت کر رہا تھی . جب کہ وہ ہچکیوں سے رونے میں مصروف تھی ..

سلطان نے آگے بڑھ کے اسے بازو سے کھینچتے اپنے روبرو کھڑا کیا ..

وہ نظریں جھکائے گہری گہری
سانسیں بھرتی ہچکیوں سے رو
رہی تھی ..سلطان نے اپنا کوٹ
اتار کر اچھی طرح اس کے گرد
پھیلایا ..عشاء نے کوٹ کو
مضبوطی سے پکڑ لیا ..
سلطان اسے اپنے بازوں کے
حصار میں لئے باہر کی طرف
بڑھا ہی کہ مروا ایک دم سے
سامنے نمودار ہوئی ..
کوئی مجھے یہ تو بتاؤ آخر ہوا
کیا ہے ..
یہ اس طرح کیوں رو رہی ہے
.. عشاء پلیز بتاؤ ..

Move ...سلطان نے مروا کی طرف دیکھتے کہا ..
مگر وہ ہنوز اسی پوزیشن میں کھڑی وجہ دریافت کر رہی تھی ..
I said move ....
سلطان نے دھاڑتے ہوئے کہا ..
تو وہ بجلی کی تیزی سے سامنے سے ہٹی ...
وہ نازک سی پری د بکی کھڑی بس روی ہی جا رہی تھی ..
سلطان اسے لئے باہر کی طرف چل دیا ...

گاڑی میں بیٹھ کر وہ سلطان سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی ..

وہ بس یہی سوچ رہی تھی کہ وہ کیا سوچ رہا ہو گا میرے بارے میں ..میں ایسی لڑکی تو نہیں ہوں ..

وہ نظریں جھکائے کسی مجرم کی طرح بیٹھی اپنے دونوں ہاتھ کوٹ کے گرد مضبوطی سے باندھے رو رہی تھی ..

رونا بند کرو .. ادھر دیکھو میری طرف ..

سلطان نے ڈرائیونگ کرتے اس کی جانب دیکھتے کہا ..

مگر وہ اسی پویشن نظریں
جھکائے بیٹھی تھی ..
I said look at me .....
وہ ہچکیاں لیتی سر اٹھانے کی
ہمت نہیں کر پا رہی تھی ..
سلطان نے گاڑی روکتے ٹھوڈی
سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی
جانب کیا ...
تم ٹھیک ہو نہ ..
اتنی سی بات سنتے ہی جو
آہستہ آہستہ رو رہی تھی ..
ایک پل میں بچوں کی طرح
پھوٹ پھوٹ کر روتی سلطان
کے کندھے سے سر ٹیکا گئی ...

میری کوئی غلطی نہیں تھی ...۔
پلیز میرا یقین کرو ..
میں تو بس اپنا ڈریس واش
کرنے گئی تھی .. وہ شخص پتا
نہیں وہاں ...۔ کیسے ....۔
وہ اس کے کندھے سے لگی
روتی ہوئی بچو ں کی طرح
بول رہی تھی ...
میں جانتا ہوں .. تمہاری کوئی
غلطی نہیں .. تمہیں مجھے
صفائی دینے کی ضرورت
نہیں ...
وہ گہری سانسیں بھرتا ...
عشاء کے سر کی پشت پر اس
کے بالوں پر ہاتھ رکھے اسے

چھوٹے بچے کی طرح شانت کر رہا تھا ...
میری کوئی غلطی نہیں تھی ...میں نے کچھ نہیں کیا .... وہ .... وہ .. آدمی ....وہ بہت برا ہے ....
اور روتی ہوئی بول رہی تھی .. جب کہ سلطان کا دل چاہا اس شخص کے اتنے ٹکڑے کرے کہ اس کی لاش کو پہچاننے میں بھی دشواری ہو ...
سلطان اس کے سر کی پشت پر ہاتھ رکھے دھیرے دھیرے تھپک رہا تھا ..

ریلیکس .... تم سیف ہو ..
میری طرف دیکھو ...
سلطان نے اس کا چہرہ
ہاتھوں میں تھامے اپنے مقابل
کیا ..
اس کی روی ہوئی وہ معصوم
آنکھیں اس مظبوط شخص کو
بہت تکلیف دے رہیں تھیں ...
تم محفوظ ہو ... میں تمہیں
کچھ نہیں ہونے دوں گا ...
ہمم .. وہ اپنا سر دھیرے سے
اثبات میں ہلا گئی ...
اس نے اس کے بکھرے ہوئے
بالوں کی طرف دیکھا .. جو کہ

اب پونی سے آزاد ہو چکے
تھے ..
سلطان نے اپنی پینٹ کی جیب
سے اسی کا ایک ربر بینڈ
نکالا ..اور ہاتھ بڑھا کر اس کے
بالوں کو سمیٹ کر پونی میں
قید کر دیا ..
عشاء کی چھوٹی چھوٹی
ہچکیاں ابھی بھی متواتر سے
چل رہیں تھی .. اس کا پھیلا
ہوا کاجل سلطان کے کندھے پر
پھل چکا تھا
آج پہلی دفع وہ معمول کے
برعکس سفید رنگ کی شرٹ
میں ملبوس تھا ..جس پر وہ

بلیک کلر کے کاجل سے اپنی معصومیت کی مہر لگا چکی تھی ...
ریلیکس ہو جاؤ .. کہتا ہوا وہ اس کی گالوں پہ پھسلتے آنسووں کو اپنی مضبوط انگلیوں کے پو ر وں میں قید کر گیا ..
وہ گہری گہری سانسیں بھرتی اثبات میں سر ہلا گئی ..
سارے رستے وہ بس خاموشی سے ہچکیاں لیتی بار بار سلطان کو دیکھ رہی تھی ..

جب کہ وہ اپنی غصے سے سرخ ہوتی آنکھیں لئے ڈرائیو کرنے میں مصروف تھا ..

گھر کے باہر گاڑی رکتے ہی سلطان نے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا ..

گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت نہیں ...گھر پر ہی رہو..وہاں تم سیف ہو ..

سلطان کی بات سنتے وہ بچوں کی طرف اثبات میں سر ہلا رہی تھی ..

اپنا فون دو .. سلطان نے ہاتھ بڑھا کر اس سے اس کا فون مانگا ..

وہ ..... وہ تو ...ـ مر .. میرے پاس نہیں ہے ...
کہاں ہے ؟؟
پتا نہیں ... شا .. شاید وہیں کہیں ...ـ گر گیا ہو گا ...
ٹھیک ہے .. ریلکس ...اب جاؤ اور فلیٹ کو اچھی طرح لاک کر لینا ..
وہ سلطان کو شکرانہ نظروں سے دیکھ رہی تھی ..
دیکھتے ہی اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں پھر سے آنسو نمودار ہوئے .. وہ ایک پل میں نظریں جھکا گئی ..

لڑکی ...... ریلکس ہو
جاؤ ...میں ہوں نہ ... کچھ
نہیں ہونے دوں گا تمہیں ....
وہ بھاری آواز میں کہتا اسے
قدرے پرسکون کر چکا تھا ..
وہ چلتا ہوا اس کے ساتھ فلیٹ
تک آیا ..
سلطان کا کوٹ ابھی تک اس
نے پہن رکھا تھا ..
مگر آج وہ اسے کوٹ واپس
نہیں کر سکتی تھی ..
سو وہ بجلی کی تیزی سے گھر
کے اندر جاتے ہی دروازہ لاک
کر گئی ...

اس کے نظروں سے اوجھل
ہوتے ہی .. اندھیرے میں کھڑے
اس مضبوط شخص پر ایک
جنون سا طاری ہو چکا تھا ...
اس پل ...عبدر.... اس سے
بہت دور جا چکا تھا
اور سلطان اس پر پوری طرح
حاوی ہو چکا تھا ..
اندھیرے میں کھڑا وہ اپنی سرخ
آنکھیں لئے .. اپنی گردن کو ایک
سائیڈ مڑوڑ کر سیدھی کرتا ..
وہ مضبوط قدم اٹھاتا گاڑی کی
طرف بڑھا ..

....

بیواکوف انسان ...۔ میں نے تم
سے بکواس کی تھی کہ وہاں
کوئی نہیں آنا چاہیے ..
تو پھر وہ آدمی وہاں کیسے
آیا ...؟؟؟۔
وحید اس ویٹر کو گریبان سے
دبوچے جھٹکتے ہوئے پوچھ رہا
تھا ...
سر .. وہ .. میں نے اسے روکنے
کی کوشش .. کی تھی .. پر وہ
بہت ...
دفع ہو جاؤ یھاں سے .. آج کے
بعد اپنی شکل مت دکھانا ...۔ وہ
اس آدمی کو دور پھینکتے ہوئے .

لمبے لمبے قدم اٹھاتا .. اپنے آ
فس کی طرف بڑھا ..
کمرے میں داخل ہوتے ہی اس
نے اپنا کوٹ غصّے سے صوفے پر
پھینکا ...کمرے کی لائٹ بند تھی
.. وحید نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ
جلائی مگر وہ شاید خراب ہو
چکی تھی ..
اب اسے کیا مثلا ہے .. کہتا ہ
وہ زور سے دیوار پر ہاتھ مارتا
سیدھا ہوا ...
نہیں چھوڑوں گا ... مار ڈالوں
گا ...
وہ چھٹانک بھر کی لڑکی ...
ہر بار میری گرفت سے نکل

جاتی ہے ....وہ غصہ سے
دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے آ گے
کو جھکا تھا .. کہ اچانک اسے
اپنے پیچھے دروازے لاک ہونے کی
آواز آ ی ..
کمرے میں کافی اندھیرا تھا ..
وہ مڑ کر دروازے کی طرف آیا
.. اور کھولنے کی کوشش کی ..
مگر وہ باہر سے لاک ہو چکا
تھا ..
کوئی ہے .... دروازہ کھولو ..
وہ دروازہ پیٹتے آوازے دینے
لگا ..

میں نے سوچا تھا .. تم ایک گھٹیا انسان ہو ...
وہ دروازے کی طرف رخ کئے کھڑا تھا جب اسے اپنے عقب سے ایک بھار ی آواز سنائی دی ..
وحید نے ایک دم پلٹ کر دیکھا تو ..
اندھیرے کونے میں بہت اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے بس ایک ہیولہ سا نظر آیا ..

پر تم تو چور بھی نکلے ....

کسی کی چیز چرانا بہت بری
بات ہے ...
کون ہو تم ؟؟ سامنے آ و ..
اندھیرے کونے میں واکنگ چیر
پر بیٹھے اس آدمی نے اپنا لیٹر
جلایا تو اس کی روشنی سیدھا
سلطان کے غصّے سے بھرے
چہرے پر پھیل گئی ..
تم ... وحید نے حیرانی سے اسے
دیکھا ..
سلطان نے عشاء کا فون ہاتھ
میں پکڑے وحید کی طرف دیکھا
..تم یہاں کیا کر رہے ہو ؟؟
گھٹیا انسان .. کون ہو تم ؟؟

سلطان ایک شیطانی سی
ہنسی ہنستا چیر کی پشت سے
سے ٹیک گیا ...پہلے میں
نے سوچا تھا .. کہ تمہیں جیل
کی سلاخوں کے پیچھے سڑتا ہوا
دیکھوں گا ...
پر تم نے تو سلطان سے ..ذاتی
دشمنی ..مول لے لی ..
اب تو جان بخشی کا کوئی
رستہ ہی نہیں بچا ...
سول ...ـ سلطان ....
اس نام سے تو ہر کوئی واقف
تھا .. مگر اس چہرے سے
صرف وہی انسان واقف تھا جو

اپنی آخری سانسوں میں یہ
چہرہ دیکھتا تھا ...
سلطان کا نام سنتے ہی وحید
کے ماتھے پر پسینے کے قطرے
نمودار ہوئے ..جنہیں وہ کانپتے
ہاتھوں سے صاف کرتا .. اپنے
سامنے بیٹھے بلیک کلر کی ہڈ
سر پر ڈالے ہا تھ میں لیٹر
گھماتے اس خوفناک انسان کو
دیکھ رہا تھا
اسے مزید ایک پل کا بھی موقع
دیے بغیر سلطان بجلی کی
تیزی سے اس کی طرف بڑھا
اور گردن سے دبوچتے اسے دیوار
میں دھنسا گیا ..

کمینے انسان ... تیری ہمت
کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی
...
وہ آنکھوں میں دہشت لئے اسے
جکڑے ہوے تھا
سلطان کی گرفت اس قدر
مضبوط تھی کہ وہ شخص اپنے
سے ادھے عمر کے نوجوان کی
گرفت سے اپنے اپ کو چھڑا
نہیں پا رہا تھا ...
سلطان نے ایک کے بعد ایک وار
کرتے اس کا سر دیوار میں اتنی
شدت سے مارا کہ وحید کا
چہرہ خون سے لہو لہان ہو
چکا تھا ..

سلطان .. سول ...۔ چھوڑ دو ..
مجھے نہیں پتا ..
تھا ...وہ ....لڑکی ..
اہ ہ ہ ہ ..
نام مت لو اپنی گندی زبان سے
اس کا .. گھٹیا انسان ..
کہتے ہی سلطان نے اسے اٹھا
کر ٹیبل پر پٹک دیا ..
بچا و و ....۔ و ..... وحید پوری
شدت سے چلا رہا تھا ..
مگر وہاں اس کی آواز سننے
والا صرف وہ زخمی بھیڑیا
تھا ..
وہ آج اسے موت کے گھاٹ اتار
کر ہی دم لینے والا تھا ..

سلطان نے اپنی جیب سے اپنا
وہی خوبصورت خنجر نکال کر
وحید کا بازو تھامتے ایک سائیڈ
کیا ..
اس غلیظ ہاتھ سے اس کے
بال چھوے تھے نہ تو نے ...
کہتے ہی سلطان نے بے دردی
سے خنجر اس کی کلائی اور
ہاتھ کی تھیلی پر مارنا شروع
کر دیے ...
وحید درد کی شدت سے چلا رہا
تھا .. جب کہ وہ اسے ٹیبل پر
گرائے پوری طرح اس پر حاوی
ہو چکا تھا ...

سلطان اس کے ہاتھوں کی دونوں نسیں بری طرح کاٹ چکا تھا ..اور خنجر کے ہر وار سے اس کا چہرہ بری طرح بگڑ رہا تھا ...

وحید اپنے بچاؤ کے لئے بہت ہاتھ پیر مار رہا تھا .. مگر وہ مضبوط آدمی اسے کسی قدر بھی موقع نہیں دے رہا تھا ..
اس پر بے دردی سے وار کرتے سلطان پر ایک جنون طاری ہو چکا تھا ..

خنجر کے ہر وار پر وہ معصوم روتا ہوا چہرہ اس کی آنکھوں

کے سامنے لہرا جاتا .. تو اس کا
وار مزید شدت اختیار کر جاتا ..
وحید اپنی آخری سانسیں بھرتا
بے سدھ پڑا درد سے چیخ رہا
تھا ..
سلطان نے اسے اٹھاتے ہوئے
واکنگ چیر پہ دھکیلا .. اور دراز
سے رسی نکال کر اس کے گلے
کے ارد گرد باندھنی شروع کر
دی ..
تجھے تو ایسی موت دوں گا کہ
تیری لاش کو پہچانا بھی
مشکل ہو جائے گا ..

وہ اسے اچھی طرح باندھ کر
گھسیٹا ہوا کمرے کے وسط تک
لے آیا ..
وحید کا چہرہ سلطان بری
طرح بگاڑ چکا تھا ..
خون اتنا تھا کہ اس کا پورا
وجود خون سے لت پٹ تھا جو
کہ سلطان کے ہاتھوں اور
چہرے پر پوری طرح پھیل چکا
تھا ..
سلطان رسی کا ایک سر ا
چھت پر لگے فن ہولڈر کے او
پر سے گھما کر دوسرے ہاتھ
میں پکڑتا پوری شدت سے

رسی کو نیچ□ کی طرف
کھینچن□ لگا ..
جیس□ جیس□ رسی کا ایک سر
نیچ□ آتا وحید کا وجود □وا میں
لٹکتا جاتا ..
اس□ پوری طرح □وا میں لٹکا
کر بچی □وئی رسی کو اس ن□
اپن□ □اتھ میں کس کر پکڑ
لیا .. اور ایک چٹختی نگا□ اس
پر ڈالت□ و□ رسی کو تھام□
زمین پر گرن□ ک□ انداز میں
لیٹ گیا ..
سلطان وحید ک□ لٹکت□ وجود ک□
بلکل نیچ□ زمین پر لیٹا □وا میں
لٹکت□ اس□ اپن□ □اتھ پیر □لات□

دردسے کراہتے بڑے پرسکون
انداز میں دیکھ رہا تھا ..
وحید کا خون اس کے وجود
سے ہوتا ہوا اسکے پاؤں سے
نیچے ٹپکتا سلطان کے جسم کو
بھوگو رہا تھا ..
وہ شل انداز میں لیٹے رسی کو
مضبوطی سے تھامے اس کی
موت سے لطف اندوز ہو رہا
تھا ...
سلطان نے دھیرے سے اپنی
آنکھیں بند کی تو وہ معصوم
چہرہ اس کے روبرو کھڑا تھا ..
اس نے گردن گھما کر اپنے
کندھے کی طرف دیکھا .. جہاں

اس کا وہ کاجل پوری طرح
پھیلا ہوا تھا ..
سلطان کو اپنے کندھے کا وہ
حصہ آ گ کی طرح تپتا ہوا
محسوس ہو رہا تھا ..
وحید کی آخری سانس ہوا میں
خارج ہوئی تو سلطان ایک
گہری سانس بھرتااٹھ کھڑا
ہوا ..... ٹیبل پر پڑا عشاء کا
موبائل اور بیگ ہاتھ میں تھامے
دروازے پر لگے لاک کے ساتھ وہ
رسی مضبوطی سے باندھ کر
دروازہ کھول کر باہر سے لاک
کر گیا ..

اب جو کوئی بھی دروازہ کھولتا مسٹر وحید کی لاش تب ہی زمین پر گرتی ..
وہ اس کا بیگ مضبوطی سے ہاتھ میں تھامے وہاں سے دھویں کی طرف غائب ہوا ..

وہاں سے سب جتنی جلدی ہو سکے صاف کرو ..
مجھے وہاں ایک نشان بھی نہیں ملنا چاہیئے ..
وہ کار کی پشت سے ٹیک لگائے حادی کو سخت تاکید کر رہا تا ..

جو حکم بوس ...فکر مت کرو .. سب مجھ پر چھوڑ دو .. اور پرسکون رہو ..
کہتا ہوا حادی اپنے کام میں لگ چکا تھا ..وہ آج صبح ہی سلطان کو پوری رپورٹ دے چکا تھا .. وہاں انے والا سارا مال وہ ضبط کر چکا تھا .. اور وہاں کی فوٹیج اور وڈیوز پولیس تک پہنچ چکی تھیں .. ان سب میں مسٹر وحید کی موت حادی کو عجیب احساس دلا رہی تھی ..کیوں کہ بقول سلطان کے اسے تو بس پولیس کے حوالے کرنا تھا ..مگر یوں

اچانک سلطان کا اسے مار دینا
حادی کو کچھ سمجھ نہ آیا ..
مگر وہ سلطان ہی کیا جو
کسی کو سمجھ آ ے ..
وہ سر جھٹکتا اپنے کام میں لگ
چکا تھا ..

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

وہ دیوار کے ساتھ زمین پر
بیٹھی اپنا سر گھٹنوں میں دیے
ہچکیوں سے رو رہی تھی ..
اگر وہ نہ آتا تو ؟؟
سوچتے ہی عشاء کے وجود پر
ایک لرزہ طاری ہو گیا ..

پر جس طرح اس نے اسے بچایا
اور سمبھالا .. عشاء کو واقی
ایک پرسکون احساس ہوا تھا ..
وہ اس کے حصار میں ہی خود
کو محفوظ محسوس کر رہی
تھی ..
وہ بوجھل قدموں سے چلتی
ہوئی بیڈ پر گر گئی ..
سلطان کے کوٹ کے گرد
مضبوطی سے بازوں کو باندھے
وہ گہری سانسیں بھرتی سونے
کی ناکام کوشش کر رہی
تھی ..

مگر کچھ ہی دیر بعد وہ نازک
سا وجود تھک ہار کر نیند کی
آغوش میں جا چکا تھا ..

وہ صوفے پر براجمان اپنے
سامنے پڑ ی سفید کلر کی
شرٹ کو بہت غور سے دیکھ
رہا تھا ..
جسے اس غلیظ انسان کے
خون نے بچانے کے لئے اس نے ہڈ
پہنی تھی ..
شرٹ کے کندھے پر لگا وہ کاجل
اسے کسی طرز سکون نہیں
دے رہا تھا ..

اس گھٹیا شخص کو مار کر
بھی اسے سکون نہیں مل رہا
تھا ..
....
....

مسلسل بجنے والی ڈور بیل نے
اس کی نیند میں خلال ڈالا ..
وہ دھیرے سے اٹھ بیٹھی ...
اٹھتے ہی اسے اپنا سر بہت بھار
ی لگ رہا تھا ...
نہ چاہتے ہوے بھی وہ بوجھل
قدموں سے چلتی ہوئی دروازے
تک آ ی ..

مگر ہاتھ بڑھا کر دروز ا کھولنے
کی ہمت نہیں کر پا رہی
تھی ..
عشاء .....دروازہ
کھولو .....میں ہوں ..
مگر مروا کی آواز سن کراس
نے ایک جھٹکے سے دروازہ
کھول دیا ..
اپنے سامنے کھڑی وہی کوٹ
پہنے سختی سے آ پس میں ہاتھ
باندھے .. بالوں کی ہلکی سی
پونی .....اور روی ہوئی صورت
کو دیکھ کر مروا کی آنکھوں
میں آنسو آ گیے ..

اس نے آگے بڑھ کر عشاء کو
زور سے گلے لگا لیا ..
عشاء .. میری جان تم ٹھیک ہو
نہ ؟میں بہت پریشان تھی ..
وہ جو بمشکل خود کو ضبط
کئے ہوئے تھی .. مروا کے گلے
لگتے ہی رو دی ..بہت دیر تک
مروا اسے چپ کرواتی رہی ..
مگر وہ اس کی گود میں سر
رکھے مسلسل رو رہی تھی ..
میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی
.. کہ وہ شخص اتنا گھٹیا بھی
ہو سکتا ہے ...مروا ...میں
بہت ڈ ر گئی تھی ....

مجھے ایسا لگ رہا تھا
جیسے....۔ آج کے بعد میں کبھی
اس دنیاکے سامنے نہیں آ
سکوں گی ...
میں کتنی کمزور تھی ..کتنی بے
بس ...۔ خود کو محفوظ بھی نہ
رکھ سکی ...اگر عبدر وہاں نہ
آ تا تو ؟؟
میں مر جاتی مروا ....وہ
ہچکیوں سے روتی ہوئی بول
رہی تھی ..
ایسے مت کھو عشاء ....جب تک
عبدر تمہارے ساتھ ہے .. تمہیں
کچھ نہیں ہو سکتا ..

میں نے دیکھا تھا ..وہ تمہارا
بہت خیال رکھتا ہے ...
جس طرح وہ تمہیں ڈھونڈھتا
ہوا وہاں آیا اور تمہیں
پروٹیکٹ کیا ..
سچ میں وہ تمہاری بہت کیر
کرتا ہے ..تمہیں پتا ہے مروا ..
مجھے بہت ڈ ر لگ رہا تھا ...یہ
سوچ سوچ کر میرا دماغ پھٹ
رہا تھا ..
کہ وہ میرے بارے میں کیا
سوچے گا ؟؟میں ایسی لڑکی
ہوں ...
مگر .... اس نے کہا .. اسے
مجھ پر یقین ہے ...

مروا تم سوچ بھی نہیں
سکتی کہ اس پل مجھے کتنا
سکون ملا ...
ایسا لگا جیسے کسی نے مجھے
جلتی ہوئی آگ سے نکال پر
برف پر کھڑا کر دیا ....وہ
مجھ پر یقین کرتا ہے ..
اس نے کہا مجھے اسے صفائی
دینے کی ضرورت نہیں ....
وہ میرے لیے ایک ڈھال جیسا
ہے مروا .....
اگر وہ میرے سامنے نہ کھڑا ہو
تو میں کسی قابل نہیں ...
تم فکر مت کرو ... وہ تمہارا
بہت خیال رکھتا ہے ..

تمہیں کچھ نہیں ہونے دے گا ..
مروا اس کا سر اپنی گود میں
رکھے دھیرے دھیرے تھپک رہی
تھی ....
عشاء نے ابھی تک سلطان کا
کوٹ پہن رکھا تھا ..
وہ اسے ایک محفوظ احساس
دلا رہا تھا ..
تم فریش ہو جاؤ .. میں
تمہارے لئے ناشتہ بناتی ہوں ..
چلو جاؤ ...شاباش ....مروا اسے
زبردستی فریش ہونے کو بھیج
کر خود کچن میں آ گئی ...

مروا جانتی تھی کہ عشاء نے
ابھی تک کچھ نہیں کھایا ہو
گا ..
ایک تو وہ ویسے بھی کوکنگ
چور تھی ...
فریش ہونے کے بعد عشاء نے
پھر سے وہی کوٹ زیب تن کیا
اور چلتی ہوئی روم کی واحد
ونڈو کے سامنے جا رکی ..
وہ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ
ڈالے کھڑی تھی ..جب اسے
جیب کے اندر کچھ محسوس
ہوا ..

ہاتھ باہر نکال جب اس نے
مٹھی کھولی ...
تو اس کی وہ سفید موتی والی
رنگ اس کی ہتھیلی پر چمک
رہی تھی ..
اہ ہ ہ ...... یہ تو میری رنگ
ہے ..میں نے کہاں کہاں نہیں
ڈھونڈھا اسے .. مجھے لگا میں
نے اسے کھو دیا ...
مگر یہ اس کے پاس تھی ...
اگر یہ اسے ملی تھی تو اس نے
مجھے واپس کیوں نہیں کی ؟؟
وہ رنگ کو ہاتھ میں تھامے بغور
دیکھتی دل ہی دل سوچ رہی
تھی ...

مگر کچھ سوچ کر ہلکا سا
مسکراتے اس نے اوہ انگوٹھی
واپس اسی جیب میں ڈال
دی ...
مروا کے ساتھ ناشتہ کرتے اور
تھوڑی بہت باتیں کرتے وہ کچھ
پرسکون سی ہوئی ...
عشاء ... ہممم ..
اب آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے ؟
پتا نہیں ... میرا تو گھر سے
باہر نکلنے کو بھی دل نہی
چاہتا ...
وہ بے زاری سے بول رہی
تھی ..تم فکرمت کرو .. اور
ریلکس ہو جاؤ ...

وہ گھٹیا شخص اپنے انجام تک ضرور پہنچے گا .. یہ میری دعا ہے ..مروا اسے ساتھ لگائے پرسکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی ...
مروا کے جانے کے بعد ..وہ بہت دیر تک دھوپ میں بیٹھی رہی ..

ہمیشہ میرے ساتھ ہی کیوں برا ہوتا ہے ؟
میں نے تو کسی کا کچھ برا نہیں کیا .....
نہ کبھی میری وجہ سے کسی کو تکلیف پہنچی ..

پھر ہمیشہ میں ہی کیوں ؟؟
وہ گھٹنوں میں سر دیے چہرہ
آنسوں سے تر کر گئی ..
بار بار وہ سین اس کی آنکھوں
کے سامنے آ تا ..وہ اسے جھٹکنے
کی کوشش کرتی آخر تھک
چکی تھی ....

....

آغا جان .. آ پ جانتے ہیں .
مجھے ان سب میں کوئی
انٹرسٹ نہیں ہے ...
میں جانتا ہوں ..سلطان ..مگر
یزدانی صاحب نے خاص طور پر

..کہا ہے .. کہ اس دفع وہ تم
سے ڈیل سائن کرنا چاہتے
ہیں ...
تو کیا اب ہم ان کے اشاروں پر
چلیں گے ؟
سلطان نے قدرے بے زاری سے
کہا ..
نہیں .. سلطان .. سمجھنے کی
کوشش کرو ..بس میری
خاطر .. اس دفع وہاں تم جاؤ
گے ...
رحیم شاہ سلطان کو ہر حال
میں دبئی بھیجنا چاہتے تھے ..

جو کہ وہ ہر بار انکار کرتا مگر
اس دفع .. نہ چاھتے ہویے بھی
حامی بھر گیا ..
فون بند کرتے ہی سلطان نے
غصّے سے ایک طرف اچھالا ..
ملک یزدانی .. شاہ کے بزنس
پارٹنر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت
اچھے دوست بھی تھے ..
رحیم شاہ کا ارکٹکچر کا بزنس
ملک یزدانی کی وجہ سے پروان
چڑھا تھا ...
بہت مشہور اور جانا مانا ..
یزدانی گروپ اوف
آرکیٹکچر .اوف دبئی . بہت
سال پہلے .. شاہ گروپ اوف

انڈسٹریز ،، سے جڑ کر ایک
بہت بڑا نام بنا چکا تھا ...
رحیم شاہ اور ملک یزدانی کے
ا پس میں بہت گہرے تعلقات
تھے ..
اور اس گہرے تعلق کی ایک
وجہ سلطان بھی تھا ..
ملک یزدانی کی اکلوتی بیٹی ..
صوفیہ یزدانی .. سلطان کے لئے
پاگل جو تھی ..
شاہ یہ بات اچھی طرح جانتا
تھا کہ سلطان کو رتی برابر
بھی اس میں دلچسپی نہیں ..
اس میں کیا . سلطان کو کبھی
کسی لڑکی میں دلچسپی نہیں

ہوئی تھی ..وہ ایک آنا پرست
اور تھوڑا مغرور انسان تھا جو
کسی کو بھی اپنے لایق نہیں
سمجھتا تھا .....
صوفے پر بے ترتیبی سے پڑا ہوا
وہ شخص.. رحیم شاہ کا حکم
ماننا بھی نہیں چاہتا تھا .. اور
انکار بھی نہیں کر سکتا تھا ..
مگر وہ جانے سے پہلے ایک دفع
عشاء سے ضرور ملنا چاہتا
تھا ...
سو کچھ سوچتا ہوا .. وہ لمبے
لمبے ڈگ بھرتا ہاتھ میں بیگ
تھامے چلتا ہوا اس کے فلیٹ تک
آیا ..

ایک سے دوسری بیل بجنے پر وہ
جو سونے کی نہ کام کوشش کر
رہی تھی ..چلتی ہوئی دروازے
تک ای ..
ڈور ہول سے ایک آنکھ بند کر
دیکھتی ہوئی وہ ایک دم چہک
اٹھی ..
اس چھوٹے سے ڈور ہول میں
سے سلطان کا وہ مخصوص
بلیک ڈریس دیکھ کر اس نے
جھٹ سے دروازہ کھولا ..
وہ سامنے دیوار سے لگے سر
پشت سے ٹیکے کھڑا تھا ..
مرحبا ..

عشاء نے سست آواز میں سلام کیا ..
مرحبا ..
کیسی ہو؟
ٹھیک ہوں ..
تم کیسے ہو ؟
وہ نہایت غور سے اس کی بڑی بڑی رو رو کر سوجی ہوئی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ...
ٹھیک تو نہیں لگ رہی .....ـ
وہ اس کا حلیہ دیکھتے بولا ..
اندر نہیں او گے ؟
یہیں ٹھیک ہوں ...وفہ اسے انکمفرٹیبل نہیں کرنا چاہتا تھا ...

سلطان نے ہاتھ بڑھا کر بیگ
اس کی طرف بڑھایا .
یہ تمہیں کہاں سے ملا ؟؟
عشاء نے اپنا بیگ دیکھتے سوال
کیا ..
تمہارے فون میں میں نے اپنا
کونٹیکٹ نمبر سیو کر دیا ہے ...
تم جب چاہو ..جب ضرورت ہو
..
Am just a call away...
وہ اس کے سوال کو نظرانداز
کر گیا ..
بہت شکریہ ...
اپنا خیال رکھنا ..

سلطان نے بہت نرمی سے
کہا ...
ایک نظر اس پر دوڑاتا وہ دو
قدم بڑھا ہی تھا کہ
عبدر ...
اس کی آواز پر قدموں کر بل
گھوم کرروکا ...
ایک منٹ روکو ..
کہتی وہ جلدی سے اندر کی
طرف گئی ..
اور کچھ ہی پل بعد وہ اس کا
کوٹ ہاتھ میں تھامے واپس
ای ..

یہ تمہارا ہے ... وہ کوٹ اس کی طرف بڑھاتی دھیرے سے بولی ..
وہ کوٹ پکڑتا اثبات میں سر ہلاتا پھر سے چل دیا ..
عبدر ....
وہ ابھی کچھ ہی فاصلے پر تھا کہ وہ معصوم سی آواز پھر سے اس کے کانوں سے ٹکرائی ..
ہمم ...
وہ واپس مڑ تا سوالیہ نظروں سے عشاء کی طرف دیکھنے لگا ..

بنا جواز کے اسے روکے کھڑی
وہ پاگل سی لڑکی نہیں چاہتی
تھی کہ وہ اتنی جلدی چلا
جائے ..
سلطان نے ایک نظر اس کے
ہاتھوں کی طرف دیکھا ..
جو کہ وہ ہمیشہ کی طرح
اپس میں الجھا رہی تھی ...
وہ چلتا ہوا قریب آیا .
کوئی پریشانی ہے ؟؟؟
وہ نہ میں گرن ہلا گئی ..
پھر ؟؟
کوئی کام ہے ؟؟
وہ پھر سے نہ میں گردن ہلا
گئی ...

میری طرف دیکھو ...
وہ گردن جھکاے کھڑی تھی ..
سلطان نے دھیرے سے کہا ...
عشاء نے گردن اٹھا کر اس کی جانب دیکھا ..
اگر کوئی بات ہے تو .. مجھ سے شیر کر سکتی ہو ...
سلطان کی بات سنتے اس کی بڑی بڑی آنکھوںمیں آنسو نمودار ہوے تو فورن سے گردن جھکا گئی ...
لڑکی .....
ایسے رویا مت کرو ...
بی بریو ... تم ایک سٹرونگ لڑکی ہو ..۔

ایسے رو گی تو کمزور پڑ جاؤ گی ...
یہ دنیا کمزوروں کے لئے نہیں ہے ...
یہ با ت ہمیشہ یاد رکھنا ....ـ
وہ اثبات میں گردن ہلا گئی ..
good ...
مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے .. .مگر تمہیں جب بھی ضرورت ہو .. مجھے کال کر سکتی ہو ..
ام الویز دیر فار یو
Am always there for
{ you

وہ اس کی ہر بات پر بچوں کی طرف اثبات میں سر ہلا رہی تھی ..

سلطان اس کے سر پر ہاتھ رکھے دھیرے سے تھپک کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا چل دیا ..
صوفے پر بیٹھی وہ اپنے سر کی اس جگہ کو چھو کر دھیرے سے مسکرا رہی تھی ..
جہاں سلطان ہاتھ رکھے چھوڑے بچے کی طرح تھپک گیا تھا ..

....

نہ چاھتے ہوے بھی سلطان کو
دبئی جانا پڑا ... صرف رحیم
شاہ کے کہنے پر ..
ائیگل ... مجھے تو ڈ ر لگا رہا
ہے ..حادی ائیگل کے کان کے
قریب ہوتا دھیرے سے بول رہا
تھا ..
ڈر کس بات کا ؟
ارے یار .. وہ صوفیہ .. ہے نہ ..
مجھے اس بیچاری پر ترس ا رہا
ہے ..
سلطان کے اگے پیچھے گھومتی
رہتی ہے ..

سلطان صرف یزدانی صاحب
کی وجہ سے اس پر رحم کرتا
ہے ..
ورنہ وہ اگر کوئی اور لڑکی
ہوتی تو اب تک اس کی قبر
تیار ہو چکی ہوتی .
پر اس چپکو چھپکلی کو ڈ ر
بھی نہیں لگتا ....
جانتی بھی ہے سلطان کو .. پھر
بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں
اتی ..
ہاں نہ ... مجھے بھی یہی فکر
ہو رہی ہے .. اور جس بے
زاری سے سلطان بھائی وہاں
جا رہے ہیں ..

کہیں اس دفع اس بیچاری کا
قتل ہی نہ کر دیں ..ائیگل
حادی کے کندھے پر بازو رکھے
پرسوچ انداز میں بولی ..
ہاں تو اچھی بات ہو گی نہ ..
جان چھوٹے گی اس چھپکلی
سے ....ـ
زہر لگتی ہے مجھے ...ـ
حادی نے دھیرے سے کندھا
جھتکتے ائیگل کا بازو ہٹایا ..
اچھا تم اسے چھوڑو ...
میرے لئے ایک کپ کوفی بنا دو
نہ .. پلیز ..
حادی نے معصوم سی شکل
بناۓ کہا ..

وہ کس خوشی میں ؟؟
میرے اس سندر سے چہرے کی خوشی میں ..
دیکھو ابھی سیلون سے ہو کے آیا ہوں ...
کتنا سندر لگ رہا ہوں نہ ...
حادی نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے کہا ...
ہاہاہاہا ...... ہاں نہ ...
بلکل بندر کی طرح لگ رہے ہو ...
ائیگل ہنستے ہوے بولی ..
ویسے اتنا تو میں... سیلون نہیں جاتی جتنا تم جاتے ہو ؟؟

تو اب میں سندر لگوں گا تو
کوئی لڑکی مجھ پر مڑ مٹے گی
نہ ...ـ
سمجھا کرو پاگل ...
حادی نے ائیگل کے سر پر چیت
لگاتے کہا ...
اچھاااا .... تو یہ سب لڑکیوں
کو پھنسانے کے لئے ہو رہا
ہے ...
بہت ہی اچھی بات ہے ..
تو مسٹر ڈفر .. جس لڑکی کو
پھنساؤ گے نہ ..اسی سے کہنا
تمہیں کوفی بنا کے دے ..
اوکے ...کہتی برا سا منہ بناتی

ائیگل اپنے بال جھٹکتی سائیڈ سے نکل گئی ...

اور حادی مسکراتا ہوا ہمیشہ کی طرف اسے چھڑانے میں کامیاب ہو چکا تھا ...

....

ملک یزدانی نے ہمیشہ کی طرح سلطان کا استقبال بہت شاندار طریقے سے کیا ..
وہ سلطان کے لئے اپنی بیٹی کی فیلنگز کو اچھی طرح سمجھتا تھا ...اور ویسے بھی وہ

دبنگ پرسنیلٹی رکھنے والا
شخص یزدانی صاحب کو بہت
بھاتا تھا ..
ملک یزدانی شاہ گروپ اوف
انڈسٹریز سے ایک بہت بڑا
پروجیکٹ سائن کر چکا تھا ..
دبئی انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر
رد و بدل کا کام اب شاہ
انڈسٹریز کا تھا ...
ایئر پورٹ کو از سرے نو تعمیر
کرنا اور ایک نئی لوک دیناب
شاہ انڈسٹریز کا کام تھا ...۔
رحیم شاہ بہت خوش تھا ..
سلطان کا پہلا پروجیکٹ اسے
مل چکا تھا ...اور اسے کچھ

عرصے وہیں رہ کر اس
پروجیکٹ پر کام کرنا تھا ..
رحیم شاہ بس اسے کسی طرح
بزنس میں لانا چاہتا تھا ... سو
وہ اب کر چکا تھا ... پر وہ
نہیں جانتا تھا کہ سلطان اپنے
پلانز خود سیٹ کرتا ہے ...اور
یہ پروجیکٹ وہ صرف سائن
کرنے آیا تھا ..
یہاں رہ کر اسے سیٹ کرنے کا
اس کا کوئی پلان نہیں تھا ..

....

وہ کچن میں کھڑی اپنے لئے
کھانا بنانے میں مصروف تھی ..

جب مسلسل بجتی فون کی گھنٹی اس کے کانو تک پہنچی .. وہ گیس بند کرتی .. حال کی طرف آ ی جہاں صوفے پر پڑا فون ملسل شور مچا رہا تھا ...
مرحبا .. عشاء ..
کیسی ہو ؟؟
میں ٹھیک ہوں مروا .. تم بتاؤ ؟؟
میں بھی ٹھیک ہوں ..
مجھے تم سے بہت ضروری بات شیر کرنی تھی ...
مروا جلدی جلدی میں بول رہی تھی ..
ہاں بتاؤ ... سن رہی ہوں .

عشاء ایک کان سے فون لگائے
چلتی ہوئی دوبارہ کچن میں
آچکی تھی ...
عشاء تمہیں پتا ہے ...
مسٹر وحید کا قتل ہو چکا
ہے ..
عشاء کے ہاتھ میں پکڑا گلاس
پھسل کر زمین پر گرا .. جس
کے ٹوٹتے ہی وہ دو قدم فاصلے
پر ہوئی ...
کیاااا....... وہ حیرانی سے فون
کی سکرین کی طرف دیکھتی
دوبارہ کان سے لگا گئی ..
ہاں .. مجھے صارف نے بتایا ..

وہ کھ رہا تھا .. مسٹر وحید
کی ساری پراپرٹی ضبط ہو
چکی ہے ..
اور ...مروا کہتے کہتے رکی ..
اور ؟؟ اور اسے کسی نے بہت
بے دردی کے قتل کر دیا ہے ..پتا
ہے صارف بتا رہا تھا .. کہ اس
کی ڈیڈ باڈی کو سوشل میڈیا پر
شو نہیں کر رہے ..
وہ کیوں؟
کیوں کہ وہ پہچاننے کے قابل
نہیں ہے ..
اسے کسی نے بہت بے رحمی
سے قتل کیا ہے عشاء ..

مرروا کی بات سنتے عشاء
گہری گہری سانسیں بھرتی
دیوار سے لگی .....
بہت اچھا کیا اسے جس نے بھی
قتل کیا ..
اس جیسے گھٹیا انسان کے ساتھ
ایسا ہی ہونا چاہی تھا ،،،میں
نے تم سے کہا تھا نے ..وہ ادمی
اپنے انجام تک ضرور پہنچے گا ..
مروا نے نان اسٹاپ بول رہی
تھی
جب کہ عشاء کے ذہن میں
وہی بات گھوم رہی تھی ......
کہ اس کی لاش پہچاننے کے
قابل نہیں ...

وہ فون کان سے ہٹاتی دیوار
سے لگی نیچے بیٹھتی گئی ...
مروا کی بات پر اسے یقین نہیں
ہو رہا تھا ..
قتل .... پراپرٹی
سیل ...کیسے ؟؟ کون ؟؟کس
نے کیا ہو گا ؟؟آخر کس نے اتنی
بے رحمی سے مارا ہو گا
اسے ؟؟
وہ اپنی ہی سوچوں میں
الجھتی دیوار سے لگی زمین پر
بیٹھی تھی ..
عشاء ... ہیلو ...تم سن رہی
ہو ؟؟ہیلو ...

فون سے مسلسل مروا کی آواز
ا رہی تھی ..
جب کہ وہ شل بیٹھی اپنی ہی
سوچوں میں گم تھی ...
بہت دیر تک وہ نماز کے بعد
دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اپنے رب کا
شکر ادا کرتی رہی ..
بیشک جو ہوتا ہے اچھے کے لئے ہ
ہوتا ہے ...
مگر مسٹر وحید کی موت کی
خبر سن کر عشاء کو بہت
عجیب احساس ہو رہا
تھا ..کون کر سکتا ہے ایسا ؟
وہ بار بار بس یہی بات
سوچتی ..معمول کے متبِک وہ

ونڈو کے پاس بیٹھی دھوپ کو
enjoy کر رہی تھی .. دھوپ
کی کرنوں کے اس کا رنگ مزید
نکھرا لگ رہا تھا ..
وہ آنکھیں مندے بہت کچھ ایک
ساتھ سوچ رہی تھی ..
اس کا اورفن کیئر کا سفر ..پھر
وہاں سے یہاں تک کا سفر ..
عبدر کا اس کی زندگی میں
آنا .. اسے محفوظ رکھنا اس
کی ہیلپ کرنا ..
سارا منظر اس کی آنکھوں کے
سامنے لہرا رہا تھا ..

وہ تو اب تک اتنا بھی نہیں جان پائی تھی کہ اس کا comrade آخر ہے کون ؟؟
جسے وہ اپنا comrade کہتی ہے وہ در حقیقت کون ہے ؟
اک بے رحم انسان ... ایک قاتل ...
مگر وہ اس سے انجان تھی ...۔
کیوں کہ وہ سلطان سے نہیں ..عبدر سے ملی تھی ..
وہ انسان جو اسے پروٹیکٹ کرتا تھا ...جو عشاء کے لئے اس کا comrade تھا ..
وہ اپنی ہی سوچوں میں الجھتی بیٹھی تھی جب فون کی

گھنٹی بجی ..سکرین پر شفا انٹی کا نام جگمگاتا دیکھ عشاء نے ایک مسکراہٹ لئے سبز بٹن دبایا ..
شفا انٹی ہمیشہ کی طرح اپنے نرم لہجے میں عشاء سے مخاطب تھی .عشاء .. تمہیں ایک ضروری بات بتانی تھی ..
جی انٹی کہیں ..
تمہیں پتا ہے ؟؟ ہماری ہنہ کو ایک بہت اچھی فیملی مل گئی ہے ....
شفا انٹی نے چہکتے ہوئے کہا ..کیاااا ....ـ واقی ..

شفا نٹی کی بات سنتے عشاء
اچھل کر بیٹھی ..
ہاں ہاں ... اور وہ کل ہی
سب کا ر وائی مکمل کر کے
اسے اپنے ساتھ لے جا رہے
ہیں ..
واقی ... انٹی میں بہت خوش
ہوں .....
ہنہ کہاں ہے ؟؟ میری اس سے
بات کروا دیں ...
روکو میں کرواتی ہوں .. کہتے
ہی شفا انٹی نے فون ہنہ کے
ہاتھ میں تھمایا ..مرحبا ...
عشاء ...

مرحبا .. میری جان ... کیسی ہو تم ؟؟
میں تم سے ناراض ..معصوم سی آواز میں کہتی وہ عشاء کو ایک گہری مسکراہٹ دے گئی ...
مجھے معاف کر دو گڑیا ... میں واقی بہت مصروف تھی .. اس لئے چکر نہیں لگا سکی ...لیکن میں کل ضرور تمہارے پاس اوں گی ..
تو ٹھیک ہے پھر جب آؤ گی تو میں تم سے بات کروں گی .. ابھی میں تم سے بہت غصہ ہوں ..

ہنے شفا انٹی کو فون پکڑا تی
الٹے قدموں وہاں سے چلتی بنی
..
پریشان مت ہو .. وہ بس تم
سے بہت اداس ہے ..
میں جانتی ہوں انٹی .. اس
میں میری غلطی ہی ہے ..
پر میں کیا کروں انٹی ..
اب لائف اتنی مصروف ہو گئی
ہے .. کہ اپنے لئے بھی ٹائم نکلنا
بہت مشکل لگتا ہے ...
میں تمہارے لئے بہت خوش
ہوں عشاء ..
تم زندگی میں آگے بڑھ رہی ہو
...

جی انٹی .. اور زندگی ہر قدم
پر اپنا الگ رنگ دکھا رہی
ہے ..پتا نہیں ابھی اور کتنے رنگ
دیکھنے باقی ہیں ..
وہ ایک گہری سانس بھرتی
دھیرے سے بول رہی تھی ..
جبکہ اسے نہیں معلوم تھا کہ
یہ تو بس شروعات تھی ...
بیٹا ... یہ زندگی خوابوں خیالو
ں سے بلکل مختلف ہے ...ہم
جیسا سوچتے ہیں .. حقیقت
میں اس کے برعکس ہی پاتے
ہیں ...
مگر میری ایک بات ہمیشہ یاد
رکھنا ..

اپنی زندگی کو کبھی بھی بے
مول مت ہونے دینا ..
کبھی رایگاں مت جانے دینا ..
کیوں کہ اگر ہم زندگی سے
منہ پھیر لیں گے تو زندگی ہم
سے منہ پھیر لے گی ..
اور جب زندگی کسی انسان
سے منہ پھیر لے تو اس انسان
کے ہاتھ میں کچھ نہیں بچتا ...
تمہیں ہر قدم پر بہادری کا
مظاہرہ کرنا ہو گا .. کبھی
بھی کسی کے سامنے خود کو
کمزور مت وضح کرنا ...
انسان کمزوروں کا فائدہ اٹھانے
میں دیر نہیں لگاتے ..

میں سمجھ ر▯ی ▯وں انٹی ..
عشاء ن▯ اثبات میں سر ▯لایا ..
ب▯ت اچھ▯ ... تم سمجھدار
▯و ...میری دعا ▯میش▯ تم▯ار▯
ساتھ ▯▯ ....
ب▯ت شکری▯ انٹی ... میں ضرور
آوں گی .. اپ ▯ن▯ س▯ کھ
دیجی▯ گا ..
▯اں ضرور تم فکر مت کرو ..
اور اپنا ب▯ت خیال رکھو ..
کچھ دیر ادھر کی باتوں
ک▯ بعد و▯ فون رکھ چکی
تھی ..
و▯ ▯ن▯ ک▯ لئ▯ ب▯ت خوش
تھی ..کم س▯ کم اس▯ میر▯

جیسی زندگی تو نہیں ملے
گی ..میں دعا کروں گی .. کہ
اسے بہت اچھی فیملی ملے ..
جو اسے اپنا سمجھے ..

....
شاہ انڈسٹریز سے ڈیل سائن
ہونے کی خوشی میں یزدانی
صاحب نے ایک بہت گرینڈ
پارٹی رکھی تھی ...
پارٹی کا اہتمام یزدانی پیلس
میں نہایت شاندار طریقے سے
کیا گیا تھا ..سلطان کو نہ
چاہتے ہوۓ بھی وہاں جانا پڑا ..

وہ ہمیشہ کی طرح اپنی
مخصوص بلیک کلر کی ڈریسنگ
میں ملبوس اپنی شاندار
پرسنیلیٹی سے پوری پارٹی پر
چھایا ہوا تھا ..
یزدانی صاحب اسے مہمانوں
سے ملونمیں مصروف تھے جب
کہ صوفیہ کی نظریں بس
سلطان کو اکیلا کھڑا پانے کے
لئے بے تاب تھیں ..بہت انتظار
کے بعد آخر اسے وہ اکیلا کھڑا
نظر ا آہی گیا ..وہ بلکونی میں
کھڑا ہاتھ میں ڈرنک تھامے
ہلکے ہلکے سپ لیتا کسی کو
سوچنے میں مصروف تھا ..

ہیلو .. سلطان ..جب اس کے
عقب سے آتی نے پسندیدہ آواز
سے اس کی سوچ میں خلال
پڑا ..
وہ بنا اسے دیکھے اسی
پوزیشن میں کھڑا رہا ..
کیسے ہو ؟؟بہت عرصے بعد ے
اے ہو یہاں ..پتا ہے میں نے
تمہیں بہت مس کیا ...
صوفیا اس کے بلکل نزدیک
کھڑی ہوئی تو سلطان دو قدم
فاصلے پر ہوا ..اس نے ایک نظر
اپنے ساتھ کھڑی اس لمبے قد
کی لڑکی کو دیکھا .. جو کہ
ایک انتہائی بیہودہ لباس پہنے

ہوۓ تھی ..لال رنگ کی وہ
ہاف کٹ میکسی جس کا گلا
اتنا ڈیپ تھا کہ اس کا جسم
صاف نمایاں ہو رہا تھا ..
سلیولیس ڈریس میں اس کی
ایک ٹانگ کپڑوں سے باہرآ رہی
تھی ..
اسے ایک نظر دیکھتے سلطان نے
سر جھٹکتے دوسری جانب رخ
کیا ..تم مجھے اگنور کر رہے ہو
سلطان ...
صوفیا نے تھوڑا چڑتے ہوۓ
تھا ..جب تم اچھی طرح جانتی
ہو ... تو پوچھ کیوں رہی ہو ؟

سلطان تم ہمیشہ میرے ساتھ
ایسا کرتے ہو .. ایک دفع میرے
بارے میں سوچ کر تو دیکھو ...
میری سوچ اتنی فضول نہیں
ہے .. سلطان نے سرد لہجے
میں جواب دیا ..
تم جانتے ہو میں تمہیں کتنا
چاہتی ہوں ....۔
تم اپنا ٹائم ویسٹ کر رہی
ہو ...
تم اچھی طرح جانتی ہو کہ تم
مجھے زہر لگتی ہو .
وہ سرد لہجے میں بول رہا
تھا ..جب کہ وہ اسے نظرانداز

کئے بس اپنی ہی سنا رہی تھی
.
اچھا سب چھوڑرو .. یہ بتاؤ میں
کیسی لگ رہی ہوں ..
وہ اپنی باہیں ہوامیں پھیلاتی
سلطان کی جانب رخ کئے پوچھ
رہی تھی ..جب کہ سلطان نے
ایک نگاہ بھی اسے دیکھنا
ضروری نہیں سمجھا ..
انتیھائی گھٹیا .. ہمیشہ کی
طرح ..کہتا ہوا وہ ڈرنک کا
سپ لینے لگا ..
صوفیہ ایک انتیھائی ڈھیٹ
لڑکی تھی .. جو سلطان کی
اتنی انسلٹ سننے کے بعد بھی

ڈھیٹوں کی طرح بس اپنے بارے
میں سوچتی تھی
سلطان پلیز .. بس ایک دفع
مجھے موقع دیکر تو
دیکھو ..صوفیا تمہیں وہ سب
دے گی جو تمہیں خوش کر دے
گا ...
اس کے اتنے گھٹیا الفاظ سن کر
سلطان نے ایک چٹختی نگاہ اس
پر ڈالی ..تم جانتی ہو تم اس
وقت میرے سامنے زندہ کیوں
کھڑی ہو ..
صرف اپنے باپ کی وجہ سے ..
اگر تم یزدانی صاحب کی بیٹی
نہ ہوتی تو اب تک تمہارا یہ

گھٹیا وجود اس دنیا سے نیست
و نبوت ہو چکا ہوتا ..
کہتا ہوا سلطان وہاں سے
ایک قدم بڑھا ہی تھا کہ صوفیہ
نے اس کا بازو تھامنے کے لئے
ہاتھ بڑھایا .. مگر اس کا ہاتھ
اپنے بازو تک پہنچنے سے پہلے
ہی سلطان نے ایک جھٹکے سے
دور کیا ..
یہ اختیار اس دو ٹکے کی لڑکی
کے پاس نہیں تھا .. مگر کوئی
تھا جو بنا اجازت لئے اس
مضبوط شخص کا بازو نہایت
نرمی سے تھام لیتا تھا اور

سلطان کو کبھی الجھن نہیں ہوئی تھی ..

Don’t ever dare to touch me ...

سلطان نے سرد لہجے میں کہتے ہاتھ میں پکڑا گلاس زور سے دیوار پر دے مارا .. جس کی بکھری کرچیاں صوفیہ کے پاؤں میں پھیل چکی تھیں وہ غصے سے سرخ ہوتی آنکھیں لئے وہاں سے چلا گیا .. صوفیا کے تن بدن میں تو جیسے آگ لگ چکی تھی ..

سلطان ... میں تمہیں ہر حال
میں حاصل کر کے رہوں
گی ..تم چاہے جو بھی کر لو
مگر صوفیا جسے چاہتی ہے
اسے ہر قیمت پہ حاصل کر
لیتی ہے .. وہ غصے سے کہتی
مٹھیاں پنچ گئی ..
مگر وہ یہ نہیں جانتی
تھی ...کہ اگر اس نے حد سے
بڑھنے کی کوشش کی تو
سلطان سب فراموش کرنے
میں دیر نہیں لگائے گا ... وہ
نہیں جانتی تھی کہ وہ کس کو
ا پنے سر لینے کی کوشش کر
رہی ہے ...

....

بہت دنوں بعد آج وہ گھر سے باہر نکلی تھی .. تازہ ہوا جوں ہی اس کے وجود کو چھو کر گزری ایک پرسکون احساس اسے اندر تک محسوس ہوا .. مگر آج وہ وہی پہلے والی عشاء لگ رہی تھی ..ڈری سہمی .. وہ سڑک پر بہت دیہان سے چل رہی تھی .. خزاں کے اس بے رحم موسم میں ہر طرف خوبصورت پھولوں اور درختوں سے علیحدہ

اپنی ہوے پتے زمین پر بکھرے اپنی
آخری سانسیں بھر رہے تھے ...

"خزاں ہمیں سیکھاتا ہے .. کہ
اگر انسان نسبت سے ٹوٹ جاۓ
تو خاک ہو جاتا ہے "

خود جوڑے رشتوں کو اہمیت
دیں اس سے پہلے کہ کوئی بے
رحم سا خزاں کا جھونکا آۓ اور
اپ ہمیشہ کے لئے دھول بن
جایں ....

سڑک پر پیدل چلتی و□ □ن□ □ک□
بار□ میں سوچتی خوش □و
ر□ی تھی ..

کم س□ کم اس□ زندگی میں
اتنی دشواریوں کا سامنا کرن□
ک□ لئ□ ایک سپورٹ درکار □و
گی .. ایک ایسی سپورٹ جو
اگر اپ ک□ ساتھ □و تو زندگی
مشکل ن□یں لگتی ..

و□ اورفن کیئر پ□نچی تو شفا
انٹی سمیٹ □ن□ اس کا ب□
صبری س□ انتظار کر ر□یں تھیں
عشاء کو دیکھت□ □ی و□..

روٹھی ہوئی معصوم سب
بھولے اس کے گلے سے جا لگی
..
شفا انٹی مسکرا دیں .. وہ
جانتی تھیں کہ وہ اسے سامنے
دیکھ ناراض نہیں رہے
گی ..کچھ دیر ہنے اور شفا انٹی
سے باتیں کرنے کے بعد وہ ہنے
کو لئے چلتی ہوئی اس کی
پیکنگ میں اس کی مدد کروانے
.. لگی ..تو اسے اپنا دن یاد ا گیا

وہ مسکراتی ہوئی سب کچھ
.. پیک کر رہی تھی

عشاء .. وہ لوگ آ گیے ہیں ...
دروازے سے اندر جھانکتی گل
فام نے خبر دی تو وہ اثبات میں
سر ہلاتی شفا انٹی کے آفس
کی طرف چل دی ..

ایک 30 سے 35 سال کی سلم
سمارٹ سی خاتون بالوں کو
کندھے پر گرائے ڈارک لپسٹک
لگائے بڑے سٹائل میں کرسی پر
براجمان تھی .. جب کہ اس کے
ساتھ بیٹھا ایک نوجوان جو کہ
لگ بھگ 20 کی عمر کا ہو گا ..
وہ ہنے کی طرف بغور دیکھ

ر□ا تھا ..عشاء سب کو سلام
کرتی □ن□ ک□ ساتھ بیٹھ گئی ..آ
پ ک□ شو□ر ن□یں ا□ .. شفا
.. انٹی ن□ اس خاتون س□ پوچھا

انھیں کسی ضروری کام س□
جانا تھا اس لئ□ .. میں اور میرا
بیٹا آ □ □یں □ماری پیاری س□
گڑیا کو لین□ .. و□ □ن□ کی گال
.. چھو ت□ پیار س□ بولی

□ن□ تھوڑی شرمائ لجھائی سی
عشاء ک□ آغوش میں چھپی
بیٹھی تھی ،.کچھ پیپر ورک کرن□
ک□ بعد جب تمام کام مکمل □وا

تو ہنہ کا وقت رخصت بھی ا گیا .. وہ شفا انٹی کے گلے سے لگی پھوٹ کر رو دی .. ہنہ میری جان .. تم فکر مت کرو .. تم جب کھو گی میں .. تمہیں یہاں لے آیا کروں گی

وہ خاتون کچھ زیادہ ہی نرم مزاج لگ رہی تھی ..جب کہ اس کا حلیہ کچھ اور ہی بتا رہا تھا ..سب سے ملنے کے بعد ہنہ اپنے نیے گھر رخت ہوئی تو شفا انٹی آبدیدہ سی ہو گیں ..

عشاء انہیں سمبھالتی
... پرسکون کر رہی تھی

انٹی .. ایک بات پوچھوں ؟؟
... ہمم .. پوچھو

جب" میں" یہاں سے گئی
تھی .. تب بھی اپ ایسے ہی
روئیں تھیں کیا ..؟؟؟عشاء نے
شرارت سے پوچھا .. تو شفا
ہلکا سا مسکرا دی .. جب کے
پاس کھڑی گل فام عشاء کے
کان میں کچھ کہتی اسے
.. مسکراہٹ دے گئی

تم نہیں جانتی .. جب تم چلی گئی تھی تو شفا انٹی نے پورے ہفتے کسی سے بات نہیں کی تھی .. بس روز تمہیں یاد کرتیں تھیں .. اور بس ایک ہی دعا کرتی تھی ..

اور وہ کیا .؟؟. عشاء نے گل فام کی طرف دیکھتے سوال کیا ..

کہ تم جہاں بھی رہو اللہ کی امان میں رہوں .. تمہاری زندگی میں اتنی خوشیاں ایں کہ سب ہی غم بھول جاؤ ..

اور ...اور ؟؟اور یہ کہ ..تمہیں تمہاری ماں جیسی زندگی نہ ملے ...

گل فام کے الفاظ تھے ... کہ عشاء کو اس کے وجود میں ایک سنسناہٹ سی محسوس ہوئی .. اور وہ دھیرے سے گردن جھکا گئی ..

کچھ دیر اورفن کیئر میں گزا ر کر وہ واپس اپنے فلیٹ تک چلتی ہوئی آ رہی تھی .. چلتے چلتے اسے پھر احساس ہوا ..

وہ بھاری قدم .. وہ آہٹ ...
چلتے چلتے وہ رکی .. ایک دم
پیچھے مڑتے ہی کوئی دکھائی
نہ دیا ..

مگر وہ آواز بہت صاف تھی
مانو کوئی اس کے پیچھے چل
رہا ہو

پہلے پہل وہ نظرانداز کرتی
تھی .. مگر آج اسے ڈ ر لگا
تھا .. فلیٹ اس سے کچھ ہی
فاصلے پر تھا .. وہ تیز تیز چلتی
آخر دوڑنے لگی .. اور دوڑتی
دوڑتی اندر داخل ہوتی فلیٹ

لاک کر گئی .. دیوار سے لگی
وہ گہری سانسیں بھرتی آج
پھر اس دن کی طرح خود کو
ڈر میں گھرا محسوس کر رہی
تھی

اب یہی زندگی تھی ......جو
گزارنی تھی .. ہر حال میں ..نہ
.. چاھتے ہوئے بھی

وہ صوفے پر بیٹھے سامنے لگے
ونڈ چائم کو ایک تار میں دیکھ
رہی تھی ...

ہلکی ہلکی ہوا سے وہ جھلتا
تو اس کے وہ لکڑی اور شیشے
سے بنے پرزے آپس میں ٹکرا کر
ایک بہت مدھر کا ارتعاش پیدا
کرتے ..

فلیٹ میں اتنی خاموشی تھی
مانو یہاں کوئی انسان نہ بستے
ہو ..

اس خاموشی میں وہ مدھر
آواز ایک نغمے سناتی اسے
پرسکون کر رہی تھی ...

کبھی کبھی جب ہم تھک جاتے ہیں .. تو ہمیں اپنی زندگی بہت بے مول محسوس ہوتی ہے ...

اور جب ہم خود کو ایک بے کار اور بے مول چیز سمجھنے لگتے ہیں .. تو اللہ پاک ہمیں ایک ایسا مقصد دے دیتے ہیں جو کسی کی زندگی سوارنے کا ذریہ بن جاتا ہے ....

کوئی بھی اس دنیا میں بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا ...

وقت آنے پر اس بات کا
احساس ہمیں ضرور ہوتا ہے
..

دروازے پر کھٹ کھٹ ہوئی تو
وہ جو ایک جگہ نظریں مرکوز
کئے کسی بت کی طرح بیٹھی
اپنی ہی سوچوں میں گم
.. تھی ..حال میں آ ی

بے زاری سے اٹھتی وہ دروازہ
کھولے کھڑی تھی .. پر سامنے
کھڑی اس نفو س نے اس کے
ویران چہرے پر ایک مسکراہٹ
... بکھیر دی

مرحبا .. عشاء نے مسکراتے ہوئے کہا ..

عشاء کی بچی ... تمہیں تو میں بتاتی ہوں .. کہتے ہی مروا اس کی طرف ہاتھ کئے ڈراؤنی سی صورت بنائے بڑھی تو وہ جو آرام سے کھڑی تھی الٹے قدموں تیز تیز چلتی اس سے دور ہوئی ..

ارے .. ارے روکو تو ..کیا کر رہی ہو .. مروا اسے صوفے پر گرائے مکوں کی برسات کر رہی تھی .. اور وہ ہاتھ او پر

اٹھاے اسے روکنے کی ناکام کوشش کرتی صورت حال دریافت کر رہی تھی ..

میں نے تمہیں اتنی کالز کی .. اتنے میسجز ..اور تم نے ایک بھی جواب نہیں دیا ..ایسا کیسے کر سکتی ہو تم .. ؟

مروا اس کی ایک نہ سنتی پیار بھرا غصّہ اس پر نکال رہی تھی .. کچھ دیر اس کی درگت بنا کر وہ بھی اس کے مقابل لیٹی گہری سانسیں بھر رہی تھی ..

چڑیل کہیں کی .. پہلے میری بات تو سن لیتی ...

عشاء اپنی سانسیں بھال کرتی اس کے مقابل لیٹے چھت کو دیکھتے بولی ..نہیں سننی تمہاری بات ..تم ایک نمبر کی وہ ہو ..

مروا نے چڑتے ہوے کہا .. ارے یار .. میں آج گھر پر نہیں تھی اورفن کیئر گئی تھی اور موبائل فون گھر پر تھا ..

اس لئے تمہاری کال نہیں اٹھا سکی ...

تو پہلے بتانا تھا نہ .. مروا صوفے پر التی پلتی مارے چہرے کو ہاتھوں میں لئے معصومیت سے بولی ..

تم سنتی ہی کہاں ہو .. لال لگام ..

اچھا اچھا سب چھوڑو .. تم بتاؤ .کیسی ہو ؟؟ مروا نے پیار سے پوچھا ..اب یاد آ گیا .. درگت بنانے کے بعد حال

پوچھنا .. ایک تو تمہارے یہ
نیلز .. جنگلی بلی کی طرح
ہیں ..

عشاء مروا کے ہاتھ پکڑے اس
کے ناخنوں کی طرف دیکھتی
غصے سے بولی ... یہ تو اپنی
پہچان ہیں نہ ..

کافی دیر وہ مروا سے گپیں ..
.. لگاتی پرسکون سی ہوئی

عشاء .. مجھے تمہیں کچھ بتانا
تھا .. اور تمہیں منانا بھی تھا ..

کیا بتانا تھا ؟؟ اور کس چیز کے
لئے منانا تھا؟عشاء ٹانگیں
پھیلاے سیدھی ہوتی بولی ..
ایک جاب .. ملی ہے مجھے ...
اور میں چاہتی ہوں تم بھی
.. میرے ساتھ وہاں جاب کرو

مروا نے اپنی بات مکمل کر اس
کی جانب دیکھا ..

وہ نظریں جھکاے ایک اداس
سا چہرہ بنا گئی ..

مروا ... مجھے کسی پر یقین
نہیں رہا .. تم جانتی ہو .. میرا

گھر سے نکلنے کو بھی دل نہیں چاہتا .. وہ بے زاری سے بول رہی تھی ..

میں جانتی ہوں عشاء .. پر .. پہلے میری بات غور سے سن لو ..جہاں میں جانے کا کہ رہی ہوں ..وہ میرے جاننے والے ہیں .. جاننے والے؟ عشاء نے سوالیہ طرز سے دیکھا ..

ہاں نہ .. وہ میرے چچا کے بیٹے ہیں .. انہوں نے حال ہی میں اپنی ایک برانچ اوپن کی ہے ..

رپورٹنگ ..سینٹر .. اور انہیں
ورکرز کی بہت ضرورت ہے ..
تم تو یہ کام اچھے سے جانتی
.. ہو نہ .. ورڈ پر کام کرنا
جانتی تو ہوں .. تو پھر تم اس
کے بارے میں ضرور
سوچنا ..فلحال نہیں .. عشاء
.. نے اٹھتے ہوئے کہا
فلحال کیوں نہیں ..؟ مروا اس
کے پیچھے چلتی کچن تک آئی ..
مروا .. فلحال میرا دماغ کچھ
کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے

...عشاء .. یہ ایک اچھا موقع ہے ..

یگیت بھائی بہت اچھے انسان ہیں .. میں تو انہیں بچپن سے جانتی ہوں .. تم مجھ پر تو یقین کرتی ہو نہ .. مروا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے .. پوچھا

مروا .. مجھے تھوڑا ٹائم دو .. میں اس بارے میں ضرور سوچوں گی .. مگر فلحال اس بات کو چھوڑو .. .. وہ گیس تیز

کرتی رخ چاے کی جانب موڑ گئی ..

مروا جانتی تھی کے اب مزید وہ کوئی بات نہیں سنے گی .. سو وہ اس کی ہیلپ کرتی چھوٹی چھوٹی گپوں میں مصروف ہو گئی ...

....

اپ کا ملایا ہوا نمبر فل حال بند ہے . براہ مہربانی تھوڑی دیر بعد کوشش کریں ..

The number you have dialed is switched off. Please try again later

5 ویں بار نمبر ملانے کے بعد بھی نمبر بند ہونے کی اطلاع سے احمد جہانگیر کے غصّے میں شدت بڑھی ..

یہ کیا آفت ہے .. دھاڑتے ہوئے اس نے فون صوفے پر اچھالا .. یہ داد کا فون بند کیوں جا رہا ہے ..

اتنے دنوں سے نہ کوئی خبر نہ کال ..

شایان کو فون ملاّ و ..احمد جہانگیر نے ..فرکان کو غصہ سے کہا .... وہ کامپتے ہاتھوں سے شایان کا نمبرملا کر اس کے حوالے کرتا دو قدم فاصلے پر ہوا ..

کہاں مر گئے ہو سب کے سب ...داد کا فون کیوں بند جا رہا ہے ..

شایان کے فون اٹھاتے ہی احمد غصّے سے چیخ اٹھا ..شایان کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے .

لالے .. وہ .. وہ ایک ہاتھ سے پسینے صاف کرتے .. وضاحت دینے لگا .لالے .. داد کے آنے کی خبر سلطان تک پہنچ چکی تھی .. اس لئے میں نے کچھ عرصے کے لئے اسے انڈر گراؤنڈ رکھا ہوا ہے .. کالز ابندے کروا رکھیں ہیں ...

تو یہ بکواس تم پہلے نہیں کر سکتے تھے .. پریشان ہو گیا ہوں میں اسے کالز کر کر کے .. اور تم وہاں مزے سے بیٹھے ہو .. وہ غصے سے آ گ بگولہ ہو رہا تھا ..

جب کہ شایان خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتا بات کو کور کرنے کی کوشش کر رہا تھا ..

احمد جہانگیر کا جلالی انداز سن کر اب شایان کو جلد اپنی شامت آ تی نظر ا رہی تھی ...

محمت .. کوئی اچھی خبر سناؤ ..

شایان اپنے سامنے کھڑے جاسوس سے مخاطب تھا ..

جناب .. سلطان ابھی ملک میں نہیں ہے .. تو اگر اپ کا حکم ہو تو اس چڑیا کو اٹھا لیا جائے ؟؟

ہمم ... ابھی نہیں ... سلطان کو آنے دو ... اس کی موجودگی بہت ضروری ہے ..

وہ صوفے پر براجمان ٹانگ پر ٹانگ رکھے ایک انگلی سے ماتھے پر لکیر کھینچتے پرسوچ انداز میں بول رہا تھا ..

جناب .. وہ لڑکی بہت ڈرپوک ہے ..

ہمت نے کہا .. تو شایان کا قہقہہ گونجا ..

بہت اچھی بات ہے .. اسے ڈرپوک ہونا بھی چاہیے ،، اگر وہ ڈرپوک نہ ہو گی تو ہمارے لئے بہت مشکل ہو گی ..

صبر رکھو ..سلطان سے ایسا بدلے لوں گا جیسا آج تک کبھی کسی نے نہ لیا ہو گا ...

وہ مکرو ہنسی ہنستا شاید اپنا انجام بھول چکا تھا ...

....

سائٹ پر کھڑا .. وہ بہت بے زاری سے آ س پاس کام کرتے ورکر ز کو دیکھ رہا تھا ...

کتنے بیواکوف ہیں یہ سب ..
ایک جگہ ہی بند کر رہتے ہیں..

سارا دن پاگلوں کی طرح کام کرتے ہیں . صرف پیسے کمانے کے لئے ..

وہ دونوں بازو اپس میں بندھے زیرے تعمیر ایک دراز بلڈنگ کی کھلی جگہ پر کھڑا سوچ رہا تھا ...

جب دور سے آ تی وہ نہ
پسندیدہ شخصیت اس کی
نظروں کے سامنے لہرائی ..

وہ ہمیشہ کی طرح بیہودہ
لباس میں موجود تھی ..

بلیک کلر کی سلیو لیس شارٹ
شرٹ اور شاٹ سکرٹ پہنے وہ
اپنی لمبی برہنہ ٹانگوں سے
سب کاآ دھان اپنی طرف کھینچ
رہی تھی .. سوائے اس شخص
کے جس کے لئے وہ اتنا تیار ہو
کر آئی تھی ..

ہیلو ... مسٹر بزی مین .. تم تو
بہت کام کرتے ہو ..

وہ چلتی ہوئی سلطان کے
قریب آ ی .. اور ہنستے ہوئے
اس سے مخاطب ہوئی .. مگر
وہ سرا سر نظرانداز کئے
موبائل سکرین پر سکرولنگ
کرنے میں مصروف تھا ..

او .. کم آ ن .. اسے چھوڑو
بھی .. وہ سلطان کے ہاتھ سے
ایک جھٹکے سے موبائل فون
پکڑتے بولی ..

اس پل سلطان کا دل چاہا .. بالوں سے پکڑ کرگھسیٹتا ہوا اسے اسی بلڈنگ سے نیچے گرا دے ..

اپنی حد میں رہو لڑکی ..یہ نہ ہو کہ میں سب فراموش کر دوں ... اور تم اپنے پیدا ہونے پر پچھتاؤ ..

وہ اس کے ہاتھ سے موبائل فون چھینتا ایک سائیڈ سے نکل گیا ..

سلطان .. تم اتنے ضدی کیوں ہو .. کبھی تو میرے بارے میں سوچ لیا کرو .. وہ اس کے ساتھ ساتھ چلتی مزے سے بول رہی تھی

وہ چلتا ہوا گاڑی تک آیا تو وہ اس سے پہلے گاڑی کے قریب کھڑی ہوئی ..سلطان ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا ایک سیکنڈ میں وہاں سے غائب ہوا .. وہ جو سوچ رہی تھی کہ وہ گاڑی انلوک ہوتے ہی اندر بیٹھ جائے گی .. مگر سلطان اسے موقع

دیے بغیر اتنی تیزی سے گیا کہ
اس کی گاڑی کی اڑ تی ہوئی
دھول اس کے بلیک ڈریس پر
پڑی .. غصّے سے مٹھیاں پہنچے
وہ ایک بار پھر ریجیکٹ ہو
چکی تھی

وہ اتنا نک سک سے تیار ہو کر آ
ی تھی مگر اس شخص نے ایک
نگاہ بھی اس پر دوڑانا مناسب
.. نہیں سمجھا

خیر ایسا تیار تو وہ بوہتوں کے
لئے ہوتی تھی .. بہت لوگوں
کے لئے وہ زینت کا سامان بنتی

تھی ... مگر سلطان کو پانا اس
کی ضد تھی .. اور اسی ضد
کی وجہ سے صوفیہ یزدانی ہر
بار اس مضبوط شخص کو
گرانے کی ایک ناکام کوشش
کرتی تھی ..

اس کی اتنی محنت سے کی
گئی تیاری پر وہ اپنی گاڑی کی
دھول ڈالتا اسے نظرانداز کئے جا
چکا تھا ..

اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی
غصّے سے اپنا کوٹ بیڈ پر

پھینکتے فون پر کوئی نمبر ڈائل
کرنے لگا ..

دوسری ہی بیل پر کال کنکٹ
ہوئی ..

مرحبا .. بوس ... کیا حکم ہے
ہمارے لئے ..حادی کی آواز
سلطان کے کانوں سے
ٹکرائی ..کل صبح کی فلایٹ
سے جتنی جلدی ہو سکے یہاں
پہنچو..

سلطان نے غصے سے
کہا ..خیریت باس ... کیا ہوا ..

سب ٹھیک تو ہے ..خیریت بتانے
کے لئے فون نہیں کیا میں نے ..
جو کہا ہے وہ کرو ..کل شام
تک مجھے تمہارا چہرہ یہاں
... میرے سامنے نظر آنا چاہیے

کہتے ہی سلطان نے فون ایک
طرف پھینکا ..حادی کو اتنا تو
اندازہ ہو چکا تھا یہ سلطان کو
... کس بات کا اتنا غصّہ تھا

سو وہ اس کے کہے کے این
.. متبِک دبئی کے لئے نکل پڑا

رحیم شاہ کو اسے جاتے دیکھ
ایک دفع پھر سے اپنے پلان پر
پانی پھرتا نظر اآیا ..

اے .. سلطان ... آخر کب
سمجھو گے تم ...

شام ہونے سے پہلے حادی
سلطان کے روبرو بیٹھا اسے
غصے سے سرخ ہوتے دیکھ رہا
تھا ....

بوس .. کیوں اتنا غصّہ کرتے ہو
ہر ٹائم ... تھوڑا چل کیا کرو نہ
یار ...

میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں ہے کہ یہاں اس چھمک چھلو کو اپنے ارد گرد دیکھتے چل کروں ..

اور اگر تم چاہتے ہو کہ ہماری اس ڈیل پر کوئی اثر نہ پڑے تو سمبھالو یہ سب .. وہ غصے سے کہتا کھڑا ہوا ..

ارے ارے روکو تو .. حادی بھاگ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ گیا ..دیکھو میرے اچھے بھائی .. میں یہاں سب دیکھ لوں گا ..

سب سمبھال لوں گا ... مگر .. بس ایک شرط پر

شرط ؟..تم□یں لگتا □□ تم□اری کسی شرط پر میں یہاں س□ جاؤں گا ؟؟

ار□ یار .. کبھی تو اپن□ بھائی کی بات بھی سن لیا کرو...

حادی معصومیت س□ بولا ..جلدی بولو ... میر□ پاس زیاد□ وقت ن□یں □□

سنت□ □ی حادی کی باچھیں کھل گیں .... بس دو دن رک جاؤ..

صرف دو دن ...وہ کس خوشی میں ...؟

حادی سلطان کے کندھے پر زور دیتے بولا ..

پہلے اپنا ہاتھ ہٹاؤ ورنہ کاٹ ڈالوں گا ... سلطان نے اپنے کندھے پر دیکھتے حادی پر چٹختی نگاہ ڈالی ..

اوپسس ..... سوری .. کہتے اس نے ہاتھ ہٹایا ..

یار ایک تو تم ڈراتے بہت ہو .... قسم سے ...

یار .. کتنا عرصہ ہو گیا ہم
بھائی ..کہیں ساتھ میں گھومنے
نہیں گے ... میرا بہت دل چاہتا
ہے تمہارے ساتھ دبئی
گھوموں .. چلو نہ تھوڑا چل
.. کرتے ہیں

کہتے حادی نے پھر سے سلطان
.. کے کندھے پر ہاتھ رکھا

اور اس کے پھر سے آ ی برو
اٹھا کر دیکھنے پر اگلے ہی پل
اٹھا لیا .... کیوں ...۔ میں
تمہاری گرل فرینڈ ہوں .. جس

کے ساتھ تمہارا گھومنے کو دل بے تاب ہے ؟

وہ بے زاری سے بولا ..ہائے .. صدقے ...کاش تم میری گرل فرینڈ ہوتے یاارررررر .....

قسم سے تم جتنے ہندسوم ہو لڑکیاں کیا لڑکے بھی تم پر مرتے ہیں .. اب مجھے ہی دیکھ لو ..

بکو مت .. ورنہ گرل فرینڈ کی جگہ میں تمہارا گلا دبا دوں گا..

اپنا شوق پورا کر لینا ...بوس ..
پر مہربانی فر ما کر میری یہ
گزارش پوری کر دو ... کافی
دنوں بعد آیا ہوں یہاں تھوڑی
سی ریفریشمنٹ ہی صحیح
...
ٹھیک ہے .. بدلے میں یہ مکمل
پروجیکٹ تمہیں ہی ہینڈل
کرنا ہو گا ...وہ اپنا حکم صادر
کر آرام سے ہاتھ باندھے کھڑا
تھا .ہائے ...اتنا ظلم... صرف دو
دنوں کی مستی کے لئے ؟؟؟اور
.. اگر میں منا کروں تو

تم سے پوچھ کون رہا ہے .؟.
بتا رہا ہوں .. اور کل ملتے ہیں
مجھے ضروری کام ہے .. کہتا
وہ کھڑوس لمبے لمبے ڈگ بھرتا
فلیٹ سے غائب ہوا ...

افففف ... ایک تو یہ
خوبصورت انسان .. کتنے ظالم
ہوتے ہیں ...

حادی بالوں میں ہاتھ پھیرتا
گرنے کے انداز میں بیڈ پر لیٹا

....

....

اس کی لاش پہچاننے کے قابل نہیں ہے.. ساری پروپرٹی سیل ہو چکی ہے.. وہ مر چکا ہے.....

....

....

Episode--10

..... وہ مر چکا ہے..ا□ □ □ □

ایک دم گرم تیل اس کے ہاتھ پر
گرتا اس کی نرم و نازک
ہتھیلی کو جلا گیا ... بہت سی
سوچیں اس کے ذہن میں
گردش کر رہیں تھیں مگر وہ
گیس پر رکھے کھا نے کو یخلت
نظرانداز کئے بس انہیں بے کار
سوچوں کو سوچنے میں لگی
تھی .. اچانک ہاتھ جلنے پر حال
میں آ ی ...

جلتی ہو ئی ہتھیلی کو نل کے
نیچے کئے وہ خود کو کمزور
محسوس کر رہی تھی ..نہیں

میں کمزور نہیں .. میں کسی ڈ
ر یا خوف سے ہار کر .. گھر پہ
نہیں بیٹھ سکتی ...اور میں
کیوں گھر پر چھپ کر
رہوں .... جب میری کسی چیز
... میں کوئی غلطی نہیں ہے
مروا ٹھیک کہتی ہے ... میرے
پاس ایک اچھا موقع ہے ..
.. مجھے اسے گنوانا نہیں چاہیے
نل میں سے گرتا پانی اس
خاموش فلیٹ میں ایک عجیب
سا ارتعاش پیدا کر رہا تھا ...وہ
نل بند کرتی کمرے میں بیڈ پر

پڑے موبائل فون کی طرف آ ئی
.
اور کچھ سوچتے مروا کا نمبر
ملانے لگی ..

مروا .. مجھے وہاں نہیں
رہنا .. مجھے فلیٹ چینج کرنا
ہے ..

اگر تمہاری نظر میں کوئی
فیلٹ ہے تو مجھے ضرور بتانا ..

ہوٹل کی کھلی roof mezze
چھت پر بیٹھی وہ دونوں خوش
گپوں میں مصروف تھیں..

خیریت ؟؟ کوئی مثلا ہے کیا وہاں ؟؟

نہیں ... بس میں وہاں نہیں رہنا چاہتی .. عشاء نے بات گھمائی ... ہاں میں کل تک پتا کرتی ہوں میری نظر میں ایک دو فلیٹ ہیں جو رینٹ پر دستیاب ہیں .. مجھے تمہارے لئے جو ٹھیک لگا اسے فائنل کر .. دوں گی .. تم فکر مت کرو

مروا کوفی کا سپ لیتے اسے .. مطمئن کر رہی تھی

وہ بہت خوش تھی کہ عشاء
آخر اس جاب کے لئے مان گئی
ہے ..

وہ جانتی تھی جلد یہ بدیر وہ
ماننے ہی والی تھی .. کیوں کہ
وہ بنا جاب کے تو نہیں رہ
سکتی تھی ....

آج اس کاانٹرویو تھا .. وہ
سمپل سے مارون کلر کے ڈریس
میں ملبوس .بالوں کو پونی
میں قید کئے ہمیشہ کی طرف
نکھرا چہرہ لئے . مروا کے

ہمراے اس چھوٹی سی کمپنی
میں موجود تھی ..

وہ نروس ہو رہی تھی اور اپنے
ہاتھوں کی انگلیوں کو اپس
میں مڑوڑ رہی تھی ..

نروس مت ہو .. .. یگیت
بھائی .. بہت اچھے ہیں ..
تمہیں اچھی طرح ٹریٹ کریں
گے....ـ ام شور ...

اب جاؤ .. .. وہ اسے افس کے
باہر کھڑی اندر جانے کو کہتی
وہاں سے جا چکی تھی .. جب

کے وہ وہیں کھڑی .. اپنے اندر ہمت باندھ رہی تھی ..

ایک گہری سانس بھرتے وہ اجازت طلب کرتی اندر داخل ہوئی ..مرحبا .. سر .

آدب سے سلام کرتی وہ اپنے مقابل واکنگ چیر پر بیٹھے لیپ ٹاپ کے ٹچ پیڈ پر انگلیاں چلاتے .. ایک خوبرو شخص کو غور سے دیکھ رہی تھی ..

جو دیکھنے میں کافی اٹریکٹو تھا نیوی بلو کلر کے فارمل سوٹ..

میں ملبوس بالوں کو جیل سے
سیٹ کئے سلیقے سے بنی ہوئی
اور اچھا خاصہ کسرتی beard
جسم وہ دیکھنے میں ایک
بھرپور اٹرکٹیو پرسنیلٹی کا
مالک تھا ..

مرحبا ..مس عشاء ؟ رائٹ ؟؟

وہ لیپ ٹاپ کو ایک سائیڈ کرتا
دونوں ہاتھوں کو ٹیبل پر فارمل
انداز میں رکھے اس سے
مخاطب تھا ..

جی سر ...ای ام ...پلیز سٹ .. .. وہ بیٹھنے سے پہلے اپنا ریزومے اسے تھماتی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی ..

وہ بغور اس کی ڈیٹیل کو دیکھ رہا تھا .. جب کہ عشاء اس کے چہرے پر دائیں گال پر پڑنے والے ڈمپل کی طرف متوجہ تھی .. وہ اس کے چہرے کے بدلتے زاویے کے ساتھ کبھی گہرا ہوتا تو کبھی مٹ جاتا ..

ہمم .. اپ کا انٹرو تو کافی اچھا ہے مس ..

ہمیں ورکرز کی اشد ضرورت
ہے .. آپ کے پاس اس کام
کاتجربہ نہیں ہے .. مگر اپ یہ
کام کرنا جانتی ہیں ..

تو مجھے اپ کا ایک چھوٹا سا
ٹیسٹ لینا پڑے گا .. کہے اپ
تیار ہیں ؟؟وہ اس کا ریزومے
ایک سائیڈ رکھتا عشاء سے
سوال کر رہا تھا ...جی سر ام
ریڈی ... وہ کونفڈنس سے
کہتی سیدھی ہوئی ...

اوکے .. تو میں اپ کو ایک رپوٹ
دیتا ہوں جو کہ ہارڈ کوپی میں

ہے .. .. اپ کو اسے رپوٹ فارم
میں تیار کر کے مجھے سنڈ کرنا
.. .. ہے

اوکے سر .. کہتی وہ اس کے
ہاتھ سے رپورٹ پکڑتی اسے
دیکھنے لگی .. اپ اس کام کے
لئے مروا کا کیبن استمال کر
سکتیں ہیں ... اوکے سر .. وہ
اثبات میں سر ہلاتی ہاں سے
چلتی ہوئی مروا کے کیبن میں
آ ی .. اور اسے ساری تفصیل
بتاتی ہوئی اپنے کام میں
مصروف ہوئی ..

عشاء کی ٹائپنگ سپیڈ کافی تیز تھی .. اس نے اس رپورٹ کو سوفٹ کوپی بنانے میں صرف 10 منٹ ہی لگاے ..

اور مسٹر یگیت کو بھجنے کے بعد انتظار کرنے لگی ...

عشاء .. تم نے بلکل پرفیکٹ رپورٹ بنائی ہے .. فکر مت کرو .. تم ضرور سلیکٹ ہو جاؤ گی ..

انشاء اللہ .. کہتی وہ کرسی
پر بیٹھی گول گول گھوم رہی
تھی ،..

کچھ ہی دیر کے انتظار کے بعد
مسٹر یگیت کے پی اے نے اسے
افس پہنچنے کی اطلاع دی ..

ہمم ...ویری امپرسیو ....ـ لگتا
ہے اپ کو کافی پریکٹس ہے ..
مسٹر یگیت اس کی بنائی
رپورٹ کو دیکھتے ہلکا سا
مسکراتے بولا ..

جی سر .. میں یہ کام پہلے کر چکی ہوں پر کسی آ   وفشل کمپنی میں نہیں بس آن لائن ہی .. اس لئے مجھے کافی .. پریکٹس ہے

بہت اچھے .. کونگریٹس ...ـ اپ سیلکٹ ہو چکی ہیں ..ہمیں ایسے ہی ورکرز کی ضرورت ہے ...

بہت شکریہ سر .. کہتی وہ اس کے ایک گال پر پڑنے والے ڈمپل کو بغور دیکھ رہی تھی ...

اھھے .... بہت مبارک ہووو
......
مروا جھولتے ہوے اس کے گلے لگی مبارک باد دے رہی تھی ....اب تم میرے ساتھ رہو گی .. میں بہت خوش ہوں ...

یھاں بیٹھو .. میں تمہیں ایک اچھی سی چاے پلاتی ہوں .

کہتی وہ انٹر کوم پر چاے کا آرڈر دینے لگی ..

بہت مبارک ہو مس عشاء .. وہ اسی واکنگ چیر پر گول

گول گھومتی مسکرا رہی تھی
.
جب اسے اپنے ساتھ والے کیبن
سے جانی پہچانی آواز سنائی
دی ....ـ اس نے گرن اٹھا کر
دیکھا تو .اس کی نظر . ساتھ
والے کیبن میں کرسی پر
بمشکل پورا آ ے صارف پر پڑی
...
اے ہے .. صارف بھائی .. اپ بھی
یھاں ہیں ...کہتی وہ اٹھ کھڑی
ہوئی...

جی جی .. ہم بھی یہاں ہیں .. وہ کیا ہے نہ .. اپ کی دوست کا میرے بغیر کہیں گزارا نہیں ہوتا .. اس لئے مجھے اپنے ساتھ ساتھ ہی رکھتی ہیں ...

ہاہاہاہا ،،،،، جیسے میں جانتی نہیں ...عشاء نے ہنستے ہوے کہا ...

کیا بول رہا یہ آلسی ... مروا تیز تیز چلتی قریب آتے صارف کی ادھ ادھوری بات سنتے بولی ..

وہ میں یہ بول رہا تھا کہ مس مروا بہت اچھی ہیں .. انہوں نے مجھے بے روز گار دیکھنا مناسب نہیں سمجھا ..

اس لئے مجھے ایک بہت اچھی جاب آفر کی ..

اچھاااا ... پر تمہاری شکل دیکھ کر تو نہیں لگتا کہ تم اتنی اچھی بات بھی کر سکتے ہو ...کہتے وہ عشاء کے سامنے ٹیبل پر بیٹھ گئی ..

کر سکتا ہوں بھلے ہی شکل اچھی نہیں پر باتیں اچھی کر لیتا ہوں ..

ہمم مبارک ہو ..عشاء ان دونوں کی ووہی نوک جھوک پھرسے سن کر مسکرا رہی تھی ...

بس کرو تم دونوں .... کتنا لڑتے ہو ...ارے یہ تو پیار ہے نے ..صارف دھیرے سے عشاء کی طرف جھک کر کہتا اپنے کام کی طرف متوجہ ہوا ..

کیا خسر پھسر کر رہا ہے
یہ ..عشاء نے ہنسی دباۓ
صارف کی جانب دیکھا تو
وہ ..انگلیوں کی زپ بناۓ
ہونٹوں پر پھیرتا   نہ میں گردن
ہلا گیا ..

کچھ نہیں بس بیچارہ کھ رہا ..
وہ کافی تھک گیا ہے ...عشاء
نے ہنستے ہوۓ بات بنائی ...

ہمم ... تو جم جایا کرو ..
تھوڑی صحت بناؤ . خالی بھاری
بھرکم وجود کو تو کافی نہیں

ہوتا نہ .. کچھ انرجی بھی
.. چاہیۓ ہوتی ہے

اسی نوک جھوک اور گپوں میں ایک مصروف دن گزا ر کر وہ چلتی ہوئی اپنے گھر کی طرف .. جا رہی تھی

چلتے چلتے وہ اس بنچ کے پاس سے گزری جہاں وہ اکثر عبدر کے ساتھ بیٹھ کر ڈھیروں باتیں کیا کرتی تھی ..وہ رک کر کچھ دیر تو اس بنچ کو دیکھتی رہی ..پھر اپنا بیگ ایک سائیڈ .. رکھتے اپنی جگہ بیٹھ گئی

بہت سی سوچیں اس کے ذہن
.. میں گردش کر رہیں تھیں

اس کا بن بتائے آ کر ساتھ بیٹھ
.. جانا

عشاء کی ہر چھوٹی چھوٹی
.... بات کو غور سے سننا

اور بہت مختصر جواب دینا ..
سب ہی سوچیں اس کے دماغ
میں گھومتی اس چھو ٹی سی
.. لڑکی کو آبدیدہ کر رہی تھیں

وہ نہ چاھتے ہوے بھی یہ
سوچنے پر مجبور ہو گئی ...۔ کہ

وہ اسے بہت مس کر رہی تھی
اس کھڑوس شخص کے ساتھ...
بتایا ہر پل اسے بہت عزیز
تھا ..اور اب اس سے ملے کتنے
ہی دن ہو چکے تھے ...وہ یوں
ہی اس پاس نظریں دوڑانے
لگی ..

شاید وہ اسے کہیں نظر ا
جائے .. یا چلتے چلتے کہیں اس
سے ٹکرا جائے .... یا پھر چپکے
سے اس کے پچھلے بنچ پر آ کر
بیٹھ جائے ..

اسی آس میں وہ بازوں کو آ
پس میں باندھے بنچ کی پشت
سے سر ٹیکے قریب لگے بلب
کی روشنی کو دیکھ رہی تھی
..
ایک آ س تھی .. شاید وہ آ جائے
..
وہ کیوں نہیں آیا ؟ ....وہ کہاں
ہے ؟؟ وہ اسے بہت مس کر
رہی تھی .

کچھ دیر یونہی بیٹھنے کے بعد
کچھ سوچتے ہوئے اس نے موبائل

بیگ سے نکالا .. موبائل سکرین پر "عبدر"کا نام جگمگاتے وہ ... غور سے دیکھ رہی تھی

کیا میں اسے کال کروں ؟؟ پر میں کال پر کیا بات کروں گی ؟ لیکن مجھے پوچھنا تو چاہیے کہ وہ کہاں ہے ؟

اتنے دن ہو گیے ... اس کی .... کوئی خبر نہیں

وہ سکرین پر انگلیاں پھرتی دل .. ہی دل سوچ رہی تھی

پھر کچھ سوچتے اس نے کال
ملائی .. مگر بار بار بیل جانے پر
بھی کال رسیو نہیں ہوئی ..
ایک ... اور پھر دوسری دفع کال
کرنے پر بھی کال نہ رسیو ہوئی
تو اسے ایک عجیب سی الجھن
ہونے لگی ..

کیا وہ ٹھیک تو ہو گا ؟ ... اس
کے ساتھ کچھ برا تو نہیں ہوا
ہو گا ؟؟؟ وہ اس طرح اتنے دن
بغیر کوئی رابطے کئے کیسے رہ
سکتا ہے ؟؟

مگر پھر اپنی ان نگیٹو سوچوں کو جھٹکتی وہ ایک نگاہ بنچ پر اس کی سائیڈ کو دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی ..

چلتے چلتے جب وہ اپنے فلیٹ کے قریب پہنچی تو ...

وہ آواز .... اس کے قدموں کے پیچھے .. دھیرے گہری ہوتی گئی .. وہ آہستہ آہستہ چلتی تیز چلنے لگی ... اور ایک دم مڑ کر دیکھنے پر ایک ہیولہ سا اسے اندھیرے میں دکھائی دیا ..

کون ہے وہاں ؟؟؟ وہ گہری
گہری سانسیں بھرتی اندھیرے
میں دیکھتے بولی .. تو وہ جو
کوئی بھی تھا وہاں سےایک
منٹ میں غائب ہوا ... وہ اپنے
اندر ڈھیروں ہمت باندھتی اس
جگہے چلتی ہوئی گئی جہاں
سے وہ غائب ہوا تھا .. گلی کا
موڑ مڑ تے ہی اسے کوئی
دکھائی نہ دیا ....ادھر ادھ
دیکھتے وہ تیز تیز سانسیں بھر
رہی تھی ..

مگر وہاں کوئی نہیں تھا ...
سو وہ اپنے قدم موڑ تی واپس
چل دی .. بہت سی سوچیں
اس کے سست ہوے ذہن میں
گھوم رہیں تھیں ...
آخر کون ہے ؟؟ جو میرا پیچھا
کر رہا ہے ؟کون ہو سکتا
ہے ؟؟ میری تو کسی سے کوئی
دشمنی بھی نہیں ہے ...
وہ بیگ بیڈ پر رکھے کمرے میں
ٹہلتی سوچ رہی تھی .. مگر
ایک پل میں فون سے دوبارہ
عبدر کا نمبر ڈائل کرنے لگی ..

ایک کے بعد دوسری اور پھر تیسری بیل پر بھی کال رسیو نہیں ہوئی تو عشاء نے غصّے سے موبائل ایک طرف پھینکا ..

....

....

عشاء .. میری جان .. یہ فلیٹ بہت چھوٹا ہے ... تم اس میں کیسے ایڈجسٹ کرو گی ..

دوسرا والا پہلے سے ہی رینٹ پر جا چکا ہے .. اور یہ والا تو بہت ہی چھوٹا ہے .. تم کچھ

دن رک جاؤ میں کسی اور فلیٹ کا ارینجمنٹ کرتی ہوں ...

نہیں مروا .. میرے لئے یہی کافی ہے .. اور ویسے بھی میں اکیلی ہی ہوں .. مجھے کوئی مثلا نہیں ہو گا ..

تم اسے ہی فائنل کر دو ..وہ ایک شروع ہوتے ہی ختم ہونے والے فلیٹ میں کھڑی اسے بغور دیکھ رہی تھی ..

لکڑی کا بنا وہ چھوٹا سا فلیٹ
ایک حال اور ایک کمرے پر
مشتمل تھا .. حال کے ایک کونے
میں ایک انتیہائی چھوٹا سا کچن
تھا .. روم میں اٹیچڈ باتھروم
اس گھر کو مکمل کرتا
تھا ..ایک انسان کے رہنے کے لئے
.. تو یہ گھر ٹھیک ہی ہے
مروا آخر اس کی ضد پر ہار
مانتی وہ فلیٹ اس کے نام پر
بک کروا چکی تھی .. وہ عبدر
کے اس چھوٹے مگر کشادے

فلیٹ کو اب ہمیشہ کے لئے
چھوڑ کر جا رہی تھی ...

اپنی پیکنگ کرتے وقت وہ دن
یاد کرتی وہ دھیرے سے مسکرا
دی .. کتنے ہی آرام سے وہ
اسے یہاں چھوڑ گیا تھا ..وہ
کون تھا ؟ کہاں سے آیا تھا ؟
کیوں اس کی مدد کر رہا تھا ؟

تب یہ سب سوچنے کے لئے
عشاء کا ذہن بہت سست تھا

مگر اب وہ سوچتی تھی .. آخر
وہ ہے کون ؟؟

عشاء کے پوچھنے پر بھی وہ
ہمیشہ ہی بات ٹال دیتا تھا ..
.... یا بتاتا ہی نہیں تھا

اپنا سامان پیک کئے وہ ایک
بھرپور نگاہ گھر پر دوڑاتے چل
دی ...

فلیٹ سے باہر نکلتے وقت اس
جگہہ کو دیکھنے لگی جہاں وہ
.. آخری بار اس سے ملی تھی

کچھ سوچتے ہوے پھر سے اپنا
موبائل نکالتے وہ اس کا نمبر

ملانے لگی .. مگر اس دفع اس کا نمبر بند جا رہا تھا ،،

اہ ہ ہ ہ ..... اس نے ایک جھٹکے سے فون کان سے ہٹایا ..

اگر فون اٹھانا ہی نہیں تھا تو کہا کیوں ؟؟؟غصے سے کہتی وہ اپنے نیے گھر کی طرف چل دی ...

....

....

گھر بہت ہی چھوٹا تھا مگر وہ وہاں اچھے سے ایڈجسٹ کر سکتی تھی ...

سو اپنا کچھ ضرورت کا سامان سیٹ کرتی وہ تھوڑا سا ریلکس ہوئی

....

بچاؤ ...... خدا کے لئے . کوئی تو بچاؤ .....

چلاؤ ... جتنی زور سے ہو سکے .. اتنی زور سے چلاؤ ....

یہاں بس میں ہوں تمہاری یہ
درد بھری آواز سننے کے
لئے ......سول .... سلطان ...
مجھے چھوڑ دو .. مم ،..میں تو
بس ابراہیم کے حکم کے متبِک
کام کرتا ہوں ... وہ مجھے
پیسے دیتا ہے ... اس کے علاوہ
میرا اس کام سے کوئی لینا دینا
نہیں ہے .....

اس زیرِ تعمیر بلڈنگ کی کھلی
چھت پر .. وہ بے بسی سے
گھٹنوں کے بل بیٹھا اپنے سامنے
کھڑے اس خوفناک انسان سے

اپنی جان کی بھیک مانگ رہا تھا
....

اس کے مقابل کرسی پر
براجمان ٹانگ پر ٹانگ رکھے
ہاتھ میں اپنا پسندیدہ خنجر
تھامے وہ اس کی نوک سے ایک
تیز لوہے کی راڈ کو تراشنے
میں لگا تھا ...

سلطان خدا کے لئے ... مجھے
چھوڑ دو ... تم جو کھو گے میں
وہی کروں گا ... بس ایک
دفع ... ایک موقع دے دو ...
صرف ایک موقع ...

وہ آدمی اپنے پاؤں میں پیوست لوہے کی راڈ کو ہاتھ سے نکالنے کی کوشش کرتا درد سے چلا رہا تھا ..

مگر مقابل شخص کو جیسے اس کی یہ چیخو پکار سکون دے رہی تھی ...کچھ اور بولنا ہے ؟؟ تو بول سکتے ہو ... اور یہ تمہارے آخری الفاظ ہوں گے ...

خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو .... رحم کرو ...

وہ قرب سے چلاتا بھیک مانگ
رہا تھا ..

جب کہ سلطان نے ایک جھٹکے
سے وہ تراش کر تیز کی ہوئی
لوگے کی راڈ اس کے دل کے
مقام میں گھومپ دی ...

درد کی شدت سے وہ گھٹنوں
کے بل بیٹھا چلا اٹھا ...

ایک کے بعد دوسری اور پھر
تیسری دفع نکال کے دوبارہ
اسی مقام پر وار کرنے سے
اس کی چیخیں اس بے رحم

انسان کو سکون دے رہیں تھیں ....

وہ سرخ آنکھیں لئے اپنے شکار پر کسی ڈراؤنے خواب کی طرح حاوی تھا ....

جب کہ اس بلڈنگ کی کنارے لگی سیڑھیوں پہ کانوں میں ہیڈ فون لگاے گانے کی تال پر ہاتھ ہلاتا حادی اس سین کو دیکھ کے بھرپور انجوے کر رہا تھا ...

بہت اچھے...بوس .... بس ایک
اور وار ...۔ اور قصہ
خلاص ......وہ سلطان کے اس
آدمی پر وار پہ وار کرنے کو
ناپ تول کرنے کے ساتھ بڑھاوا
دیتا بہت انجونے کر رہا
تھا ....حادی کے ان دو دن رکنے
اور انجوے کرنے کے پیچھے ایک
.. بہت مزیدار مقصد جو تھا
ابراہیم کے کتوں کو پکڑ کر
انہیں موت کے گھاٹ اتا ر نے
سے بڑی انجویمنٹ بھلا سلطان

اور حادی کے لئے ہو سکتی تھی
...
اپنا کام سر انجام دینے کے بعد
وہ اپنے خون سے رنگے ہاتھ
واش کرتا اپنے کرائم پارٹنر کو
ہدایت کرتا وہاں سے چلتا
بنا ... جب کہ اب اس کے پھیلا
ے را یتے کو صاف کرنے کی
ذمیداری اب حادی کی تھی ..
سو وہ اپنے ہیڈ فون سیٹ کئے
.. اپنے کام میں لگ چکا تھا

دبئی کی روشنیوں سے بھری
سڑکوں پر ہر وقت ایک ہجوم

برقرار رہتا تھا ... ہر طرح کے
لوگ اپنی ضروریات کے لئے
.... مارے مارے پھر رہے تھے

وہیں ..وہ مضبوط شخص اپنی
مخصوص بلیک ڈریسنگ میں ہڈ
سر پر ڈالے بے فکر بھیڑ میں
... چلتا ہوا جا رہا تھا

اس کے چہرے پر سوائے ایک
غصے کے اور کوئی تاثر نہیں تھا
... مانو وہ کوئی بہت اچھا کام
سر انجام دے کر آیا ہو .... کوٹ
کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ بے
فکری سے مضبوط قدم اٹھاتا

چل رہا تھا ... چلتا ہوا وہ ایک
اوپن فریزر کے پاس روکا جو کہ
سڑکوں پر عام ہی نسب ہوتے
ہیں ،... کچھ سکے ڈالنے
پر...برآمد ہونے والا .... اپنا من
پسند گریپ ریڈ جوس ہاتھ میں
تھامے چل دیا ...

چلتے ہوے اسے اپنے این سامنے
ایک چھوٹے قد کی لڑکی اپنے
بالوں کو پونی ٹیل میں قید کئے
گھوما تی ہوئی نظر آ ی .. اس
کے اچانک سامنے آ جانے پر
سلطان کی نظریں ایک دم اس

کے بالوں کی بنی پونی پر ٹہریں .. تو اسے کوئی بہت شدت سے یاد آیا ....

اگلے ہی پل اپنی نظریں ہٹاتے وہ اسی طرز سے چلنے لگا .. مگر اب اس کے اس کھڑوس چہرے پر ایک مسکراہٹ نمودار ہو چکی تھی ....

کچھ دیر یونہی بے مقصد چلنے کے بعد وہ ایک جگہے لگے بنچ پر بیٹھا اس باتو ں کی پوٹلی کی معصوم سی باتیں یاد کرتا دھیرے سے مسکرا رہا تھا ....

تب اسے اپنے سامنے ایک گولڈن
کلر کی چمکتی ہوئی دکان میں
ڈ می پر لگا ہوا ایک بلیک کلر
کا اسکارف دکھائی دیا ...

کچھ پل اس اسکارف کو
دیکھنے کے بعد وہ اٹھا اور چلتا
ہوا دکان کے اندر داخل ہوا ..

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس
اسکارف کو ہاتھ میں تھاما وہ
بہت خوبصورت تھا ... مگر وہ
اس سے بھی زیادہ خوبصورت
ہو سکتا تھا ... ..

اس نے سیل .... Pack it
... مین کی طرف اشارہ کیا
اس کی ہدایت کے متا بک کچھ
ہی دیر میں وہ خوبصورت سا
بلیک کلر کا سکارف اسے تھما
دیا گیا ..وہ اسے لئے چلتا ہوا
سیدھا اپنے فلیٹ تک پہنچا .
چینج کرتے وقت وہ اپنا خنجر
کوٹ کی جب سے نکال رہا تھا
جب ذرا آگے تک ہاتھ لے جانے
پر اس کی انگلیاں کسی چیز
سے ٹکرائیں .. سلطان نے اس
چیز کو مٹھی میں بھر کر باہر

نکالا .. تو وہ وہی خوبصورت سفید موتی والی رنگ تھی ..

سلطان نے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ...

اس کا کوٹ اس کے پاس تھا .. اس نے یقینا یہ رنگ دیکھی ہو گی ... مگر لی کیوں نہیں ؟؟

وہ اسے ہاتھ میں تھامے سوچتے ہوئے مسکرا رہا تھا ...

اسے واپس وہیں رکھتے وہ آج ایک لمبے دن کے بعد کچھ تھکن

محسوس کرتا بیڈ پر نیم دراز ہوا ...

آنکھیں بند کرتے ہی وہ معصوم سی یاد اسے پرسکون کرنے حاضر ہو چکی تھی .... سو وہ خود کو اس کے سپرد کرتا ہتھیار ڈال گیا ...

مگر وہ کھڑوس شخص جانتے ہوئے بھی یہ نہیں سوچنا چاہتا تھا کہ ... وہ اس پاگل سی معصوم سی ... پیاری سی لڑکی کو مس کرتا تھا .... مگر وہ اکڑو مغرور اس بات

سے انکار کرتا خود کو سمبھال جاتا ... کیوں کہ وہ ایک ... مضبوط اعصاب کا ملک تھا

مگر وہ ... وہ خود کو نہیں سمبھال پاتی تھی .. وہ نہ چاہتے ہوئے بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتی کہ اس کھڑوس شخص کو لے کر اب اس کے خیالات بدل چکے ہیں .. وہ اسے مس کرتی تھی .. بہت ... مس کرتی تھی

....

....

بہت دنوں بعد وہ اپنے فلیٹ
میں موجود تھا ... بلیک کوفی
ہاتھ میں تھامے وہ بالکونی میں
ریلنگ کے قریب کھڑا موسم کو
انجوے کرنے میں مصروف
تھا .... بال ہمیشہ کی طرح
پیشانی پر بے ترتیبی سے پڑے
تھے .. جنہیں سلجھانا شاید اسے
پسند نہیں تھا ....
رحیم شاہ سے بنا ملے وہ
سیدھا اپنے فلیٹ پر آیا تھا .. وہ
جانتا تھا کر آغا جان اس سے
خفا ہوں گے .. مگر وہ اگر کچھ

دن بعد وہاں جائے گا تو وہ خفا
ہونے کی بجائے خوشی سے اس
کا ویلکم کریں گے ..
آخر تھا تو وہ بھی سب کا
باپ ... کس کو کس طرح گرانا
ہے سلطان کو یہ اچھے سے آ تا
تھا ... سوائے ایک شخص کے

....

....

اس چھوٹے سے بنے کچن میں
ایک انسان بمشکل ہی کھڑا ہو
سکتا تھا .. کچھ ہی ضرورت

کی چیزیں اور تھوڑا سا سامان
وہاں موجود تھا ..

وہ چاے کے لئے پانی گرم کرتی
ایک ہاتھ سے موبائل کان سے
لگاے مروا سے گپوں میں
مصروف تھی ....

کل سے تمہاری جوائننگ ہے ..
آج ریسٹ کر لو جتنا کرنا ہے ..
مس ترکی ... کل سے تمہاری
بھاگ دوڑ پھر سے شرو ع ....
ہمم ...پتا ہے مروا ...ـ مجھے
ایسا کام زیادہ آسان لگتا ہے ..

کیوں کہ میں اس کام میں انٹرسٹڈ ہوں بھاگ دوڑ والے کام سے بہت جلد تھک جاتی ہوں ..ہاں جانتی ہوں .. مگر تم اپنا خیال رکھنا ...

چلو پھر ٹھیک ہے .. کل ملتے ہیں ....

کہتے وہ فون بند کئے کوفی کا کپ ہاتھ میں پکڑے چھوٹے سے حال میں رکھے ایک چھوٹے سے لکڑی کے صوفے پر براجمان ہوئی ...

ایک گہری سانس بھرتی وہ کوفی کے چھوٹے چھوٹے سپ لینے لگی ... مگر یہاں کچھ تو کمی تھی ...

کچھ تو تھا جو یہاں نہیں تھا .. شاید سکون ...وہاں اس فلیٹ میں ایک سکون تھا ...ہر طرف خاموشی اسے الجھا رہی تھی ...

وہ کہاں ہے ؟ میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہا ؟

کیا وہ ٹھیک ہو گا ؟؟ایک تو
اس نے کبھی مجھے اپنا اڈریس
بھی نہیں بتایا ...۔ میں تو یہ
بھی نہیں جانتی کہ وہ رہتا
کہاں ہے ؟؟؟کیا کرتا ہے ؟؟؟
ایک عجیب سی پہیلی ہے یہ
شخص ..اپنی ہی سوچوں میں
گم وہ کوفی پینے میں مصروف
تھی ...
آج اس خاموش فلیٹ میں اسے
الجھن ہو رہی تھی ... غور
کرنے پر اسے یاد آیا ... اس کا
وہ ونڈ چائم ....

اہ ہ ... وہ ونڈ چائم ...وہ تو .. میں لائی ہی نہیں

عشاء کو اس کی آواز بہت پسند تھی .. خاموشی میں ہوا سے جھولتے ہوئے اس کے آ پس میں ٹکرانے والے پرزوں کی خوبصورت آواز اسے بہت پرسکون کرتی تھی

....

وہ اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چلتا ہوا اس کے گھر کی طرف جا رہا تھا ...

کتنے دنوں بعد وہ یہاں آیا تھا ... چلتا ہوا وہ چال میں داخل ہوا اور کچھ گھر چھوڑنے کے بعد وہ مطلوبہ گھر کے سامنے جا رکا ....۔ پر وہاں لگا تالا دیکھ کر سلطان کے ماتھے پر کئی شکنی ابھریں ...

اس نے ہاتھ بڑھا کر تالا ہاتھ میں تھاما ......

وہ کہاں ہے ؟؟؟سلطان نے ایک نگاہ اس پاس دوڑائی ... کچھ پل وہاں رکنے کے بعد وہ واپس چلتا ہوا اپنی کار میں جا

بیٹھا ...۔ ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ پر پڑا موبائل اٹھاتے اسے آ ن کیا ..

جو دبئی میں حادی اس سے لے کر آ ف کر چکا تھا ..

ان کرتے ہی عشاء کی اتنی سار ی کالز دیکھ کر سلطان کوکچھ عجیب سا کھٹکا ...

وہ گم سم بیٹھی چاے پینے میں مصروف تھی .. جب اس کے پاس پڑ ے موبائل فون پر بیپ ہوئی ...۔ ایک ہاتھ سے موبائل آ

ن کر کے دیکھنے پر عبدر کا نام جگمگا رہا تھا ...

وہ کچھ پل آنکھیں پھیلا ے اس کے نام کو دیکھتی رہی ....آج کیسے یاد آ گئی اسے ...سوچتے اس نے مسج بوکس کھولا ....

Where are you ؟

ایک مختصر سا ٹیکسٹ دیکھ کر عشاء کو اتنا تو اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ اس فلیٹ میں ضرورر گیا ہو گا ...؟

کچھ سوچتے ہوئے اس نے کال ملائی ...

دوسری ہی بیل پر کال رسیو ہو گئی ...

مرحبا ... وہی مضبوط آواز سن کر جیسے اسے ایک سکون کا احساس ہوا ... وہ جو سوچ رہی تھی کہ کال کر کے اس کی اچھی کلاس لے گی .. مگر اس کی آواز سنتے ہی سب بھلا گئی ..

مرحبا ... کیسے ہو ؟

تم کیسی ہو ؟ہمیشہ کی طرح وہ الٹا سوال ہی کر رہا تھا ...

ٹھیک ہوں ...کہاں ہو ؟؟

میں اپنے فلیٹ میں ہی ہوں .. عشاء نے اپنے ہاتھوں کے نیلز کو دیکھتے بے فکری سے کہا ...

تم جانتی ہو .. کہ تم وہاں نہیں ہواب بتاؤ ... کہاں ہو ؟؟؟

وہ تھوڑے غصّے میں بات کر رہا تھا ..

اب میں تمہیں ایسے کس طرح بتاؤں کہ میں کہاں ہوں ...تو کس طرح بتاؤ گی ؟؟

میں تمہیں ایک اڈریس سنڈ کرتی ہوں .. وہاں آ جاؤ ..

اوکے ...۔ کہتا وہ کال بند کر چکا تھا ..

اتنی جلدی ..عشاء نے کان سے فون ہٹاتے سکرین کو دیکھا ..اور وہ اسے مطلوبہ اڈریس بھج کر خود تیار ہونے چل دی .

بلیک کلر کی شارٹ فرا ک میں
بلیک ہی جینز پہنے بالوں کی
پونی بنائے وہ بیگ اور موبائل
ہاتھ میں تھامتی مطلوبہ جگہ
کے لئے نکل پڑی ...

Roof mezze 360

کی اس کھلی چھت پر اسے
بہت ہی سکون ملتا تھا ..
وہاں کا منظر بہت ہی
خوبصورت تھا ... کھلی ہوا میں
اڑتی ہوئی اس کے بالوں کی

شریر سی لٹیں بار بار اس کے
چہرے پر آتیں .. وہ انہیں ہاتھ
سے ہٹاتی سہمی ہوئی کرسی
پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی
تھی ..

کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد وہ
تھک کے دونوں بازو ٹیبل پر
رکھتی اپنا سر بازوں پر رکھتی
آنکھیں مند گئی ...

وہ اس کھلی جگہے پر اس
سے کچھ ہی فاصلے پر کھڑا تھا
..

وہ دور سے ہی اسے پہچان گیا
تھا ... خالی ٹیبل پر سر بازوں
پر رکھے وہ آرام سے لیٹی
تھی ...۔ جب کہ اس کے لیئر کٹ
بال واپس لمبے ہو چکے تھے ..
جو کہ کمر سے ایک سائیڈ گرے
... ہوا میں جھول رہے تھے
وہ چلتا ہوا اس کے مقابل
کرسی پر براجمان ہوا .. آہٹ
سن کر عشاء نے سر اٹھا کر
دیکھا تو ہمیشہ کی طرح اپنے
مخصوص ڈریس میں ملبوس
آنکوں پر گوگلز لگائے ٹانگ پر

ٹانگ رکھے آرام سے بیٹھا اسے تک رہا تھا ...

مرحبا ... کیسے ہو ؟ تم کیسی ہو ؟

کبھی میرے سوال کا جواب بھی دے دیا کرو ....

اگر غور کرو تو میں نے تمہارے سوال کا جواب ہی دیا ہے ..

سلطان نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا ....

تمہاری باتیں مجھے سمجھ نہیں آتیں ...

کوشش کرو گی تو آ جائیں گی
..
وہ خفگی سے اس کی طرف
دیکھ رہی تھی جو آرام سے
بیٹھا نہ سمجھ میں آ نے والی
... باتیں کر رہا تھا
وہ فلیٹ کیوں چھوڑا ؟بتایے
... بغیر
میں نے تمہیں اتنی کالز کیں ..
پر تم نے ایک بھی رسیو نہیں
کی .. وہ ناک سکیڑتے بول رہی
... تھی

اس پل سلطان کو حادی پر غصہ شدید آیا تھا ... اس کے منا کرنے کے باوجود بھی حادی نے سلطان کا فون اس سے لے کے بند کر دیا تھا ....

وہ ایک گہری سانس بھرتا ضبط کر گیا ..

یقیناحادی اس وقت اس کے سامنے ہوتا تو وہ اس کا سر پھوڑنے میں دیر نہ لگاتا ....

میں کسی ضروری کام میں مصروف تھا ..

ہمم .. جانتی ہوں .. بہت
مصروف ہو تم ...

میں نے کچھ پوچھا ہے ؟
سلطان نے آی برو اٹھا کر اسے
متوجہ کیا ..

مجھے وہاں ڈر لگتا ہے ..

ڈر کس بات کا ..

تمہیں یاد ہے .. جس دن ہم
ساتھ میں واپس فلیٹ تک جا
رہے تھے تو ایسا لگا جیسے
کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے ...

ایسا روز ہوتا تھا ..

پتا نہیں کون ہے .. میری تو کسی سے کوئی دشمنی بھی نہیں ہے ... سلطان نے غصے سے ہاتھوں کی مٹھیاں پنچ لیں ....

وہ جانتا تھا کہ یہ اس کے دشمنوں کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا ..اس دن وہ اسی کا پیچھا کر رہا تھا مگر عشاء کی وجہ سے وہ سلطان کے ہاتھ سے نِکل گیا مگر اب .....

تمہارا وہم بھی تو ہو سکتا ہے
... .. وہ نارمل انداز میں بولا

میں اتنی بھی پاگل نہیں
ہوں .... کوئی اگر اپ کا پیچھا
کر رہا ہو تو کوئی چھوٹا بچہ
... بھی سمجھ جاے گا

.. وہ خفگی سے بولی

ہمم کافی سمجھدار جو ہو ...
... وہ طنز کر رہا تھا

میں نے تمہیں کہا تھا گھر پر
رہنا ... مطلب میری بات نہیں
... مانی

میں بس ایک دفع باہر گئی تھی
... وہ اس کے غصے سے بھرے
چہرے کی طرف دیکھتے آہستہ
.. سے بولی

.. اورفن کیر

وہ اس کی بات سنتا نیم آنکھیں
کھولے بنا حصو حرکت اسے
.. دیکھ رہا تھا

اب ایسے تو مت دیکھو ...وہ
اس کی نظروں سے گربراتی
ہوئی بولی ..اور کیسے

دیکھوں ؟؟وہ اسی پوزیشن میں تھا ...

اچھا .. مجھے تمہیں کچھ بتانا تھا ..

سن رہا ہو ں ... وہ ہنوز اسی پوزیشن میں اسے دیکھ رہا تھا ..

... مجھے جاب مل گئی ہے

اور وہ کہاں؟؟ سب کچھ جانتے ہوے بھی وہ انجان بن رہا تھا ...پھر عشاء نے گزرے دنوں ہونے والی ہر ایک اکٹویٹی

تفصیل سے سلطان کے گوش گزار کی ...

جسے وہ بغور سنتا بنا پلکیں جھپکے اسے تک ٹک دیکھ رہا تھا ...

بہت دنوں بعد وہ آج اس کی وہی باتیں سن کر تھوڑا ریلیکس ہوا تھا .....

تم تو کافی بہادر ہو گئی ہو ....

ہاں نہ .... اب مجھے بہادر ہونا بھی پڑے گا ...

.. وہ بال جھٹکتے بولی

ہمم ویسے ہی جیسے ڈر کے
... مارے فلیٹ چنج کیا

وہ طنز کر رہا تھا ...جی نہیں
. میں ڈرتی ورتی نہیں ہوں ..
وہ تو بس ....وہ چہرہ دوسری
طرف موڑے سمندر میں دیکھنے
لگی ..مقابل شخص کے چہرے
... پر مسکراہٹ دوڑ ی

وہ پھر سے نان اسٹاپ بولنا
شروع ہو چکی تھی .. اور وہ
ہمیشہ کی طرح بہت غور سے

اس کی ہر ایک بات سن رہا
تھا .. مگر اس دفع وہ اسے
.... بغور دیکھ رہا تھا

ہاتھوں کے بدلتے سٹائل ..
چہرے کا بدلتا ہر زاویہ ..وہ
ٹھوڑی کے نیچے انگلی سے
داڑھی کو رب کرتا دلچسپی
... سے دیکھ رہا تھا

تمہیں پتا ہے ... ہنہ کو ایک
فمیلی مل گئی ہے ..

میں اس کے لئے بہت خوش
ہوں .. کم سے کم اسے زندگی

کی سخت آزمائشوں میں ایک مظبوط سپورٹ درکار ہو گی ..

اور وہ ایک آزاد زندگی گزا ر سکے گی ....

تم آزاد نہیں ہو ؟سلطان نے پوچھا ..نہیں ...عشاء نے دھیرے سے جواب دیا ..

آزادی کیا ہوتی ہے تمہارے نزدیک ؟؟ سلطان نے واپسی سوال کیا ...

ایک آزاد زندگی وہ ہوتی ہے
جس میں ہم ایک محفوظ اور
مضبوط سپورٹ کے ہالے میں
اپنی تمام تر خواہشات اور
زندگی کے ہر اتار چڑھاؤ کو بنا
کسی ڈر کے فیس کرتے ہیں ..
کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ جو
ہمارے ساتھ ہیں .. وہ ہمیں
پروٹیکٹ کریں گے .. ہمارا
ساتھ دیں گے .. ہر قدم پر ..
.. ہر موڑ پر

وہ پرسوچ انداز میں بول رہی
تھی .. جب کہ وہ انتیہائی غو ر

سے اسی پوزیشن میں بیٹھا بس
سن رہا تھا ..

کیا تم آزاد نہیں ہو ؟

شاید نہیں ..... کیوں کہ میں
ہر وقت ایک ڈر میں رہتی
ہوں ...

... کیسا ڈر ؟وہ متزبدب ہوا

میں کہیں باہر خود کو
محفوظ محسوس نہیں کرتی..
ایسا لگتا ہے جیسے ابھی کچھ
ایسا ہو جائے گا جو میں نے
سوچا بھی نہیں ہو گا ... جب

میں اکیلے سڑک پر چلتی ہوں
تو یوں لگتا ہے جیسے پتا نہیں
میں گھر تک محفوظ پہنچ پاؤں
گی یا نہیں ...

لیکن میں افسردہ نہیں
ہوں ...اور نہ ہی مجھے کوئی
فکر ہے ..

کیوں کہ میرے ہونے نہ ہونے
کسی کوکوئی فرق نہیں پڑتا..
اسی لئے ان بیکار کی سوچوں
سے دور ہوں ...

اور اگر کوئی ایسا ہو .. جسے
تمہارے ہونے سے فرق پڑتا
ہو.... تو ؟

وہ جو اپنی بات مکمل کر کے
اپنے سے دور لگے خوبصورت
باسفورس برج کو دیکھ رہی
تھی . سلطان کی بات پر گردن
... گھما کر اس کی جانب دیکھا

تو میں اس کے لئے خود کو
.... محفوظ رکھوں گی

دھیرے سے کہتی وہ دوبارہ رخ
...اسی جانب کر گئ

... وہ دل ہی دل مسکرایا تھا
یہ چھوٹی سی لڑکی ہمیشہ
اسے لاجواب کر دیتی
تھی ...وقت گزرنے کا پتا ان دو
نفوس کو تب لگا جب شام نے
اپنے ہونے کا احساس دلایا .. اور
چاروں طرف خوبصورت
.. روشنیوں نے اپنے پر پھیلائے
شام بہت خوبصورت بھی ہوتی
... ہے .. مگر اداس بھی

ڈوبتا سورج ایک بہت
خوبصورت اجالے اور خوشیوں
سے بھرے دن کو لے ڈوبتا ہے ...

غروب ہمیں سکھاتا ہے ..کہ دنیا
میں سب کچھ عارضی ہے ..
وہ ہم سے بچھڑ جائیں گے جن
سے ہم محبت کرتے ہیں .. اور
ایک دن ہم بھی ان سے بچھڑ
جائیں گے جو ہم سے محبت
کرتے ہیں ....

انسان تب بے بس ہو جاتا
ہے ..جب وہ اپنی پسندیدہ
کسی چیز کو یا شخصیت کو

کھو دے... وہ دھیرے سے بولی
...

تم نے کیا کھویا ہے ؟ اپنی
زندگی میں ....؟

سلطان نے سنجیدگی سے سوال
کیا ....

میرے پاس کھونے کے لئے کچھ
زیادہ تو نہیں تھا ... ہاں مگر
ایک نشانی تھی .. ایک .. صرف
ایک ..

جو میں نے کھو دی ... وہ
افسردگی سے بول رہی تھی ..

کون سی نشانی ؟

ایک رنگ .. وہ مجھے بہت عزیز تھی ...ـ کبی سوچا نہیں تھا میں اسے کھو دوں گی ...

ووسلطان کی طرف کن آنکھیوں سے دیکھ رہی تھی ..

وہ جانتی تھی کہ وہ اس کے پاس ہے ..

مگر وہ نظریں چراتا اپنے عقب میں دیکھ رہا تھا ..

ایسا کیا تھا اس رنگ میں جو تمہیں وہ اتنی عزیز تھی ؟

وہ میری ماں کی تھی ....
آخری نشانی .... وہ اسی طرح
اسے دیکھتے بولی ..

سلطان نے اس کی طرف دیکھا
تو نظریں سیدھا اس کی بڑی
بڑی براؤن آنکھوں سے
ٹکرائیں.. کچھ پل وہ بنا پلکیں
جھپکے بغور اسے دیکھتا رہا ...

اس کا ہاتھ اپنے کوٹ کی جیب
میں اس خوبصورت سی
انگوٹھی سے ٹکرا رہا تھا .. وہ
اسے اپنی انگلی کی نوک پر
رکھے گھما رہا تھا .. مگر نہ

جانے کیوں وہ اسے واپس نہ دے سکا ...

چلو گھر چھوڑ دیتا ہوں .. کہتا ہوا وہ کیز اٹھاتا اٹھ کھڑا ہوا ..

عشاء اثبات میں سر ہلاتے اس کے پیچھے پیچھے چل دی ..

وہ ہوٹل سے باہر نکلے تو کافی شام ہو چکی تھی .. سلطان ایک نظر اپنے چاروں طرف دوڑاتا کار کا دروازہ اس کے لئے کھولے کھڑا تھا .. وہ جانتا تھا کہ جو کوئی بھی ا س کا پیچھا

کر رہا ہے وہ اس پر ہر وقت نظر رکھے ہوئے ہے ....سو اب اسے پہلے سے بھی زیادہ محتاط رہنا ہو گا ...

وہ اسے اپنے نئے گھر کا اڈریس سمجھا رہی تھی .. جو وہ اثبات میں سر ہلاتا ڈرائیونگ میں مصروف تھا ..

مطلوبہ جگہ پہنچ کر سلطان نے ایک نظر اس گھر کو دیکھا .. جو دیکھنے میں ہی کافی چھوٹا لگ رہا تھا ...

بہت شکریہ .. وہ کس لئے ؟؟
.... گھر تک چھوڑنے کے لئے

ہممم .. سلطان نے ہاتھ بڑھا
کر بیک سائیڈ پر پڑے شوپنگ
بیگ کو اٹھایا اور عشاء کی گود
میں رکھ دیا ..

اے .. یہ کیا ہے ؟ وہ بیگ کی
طرف دیکھتی بولی...

اسے کھولنے پر وہ خوبصورت
سا بلیک کلر کا اسکارف نکلا ..

اے .. واؤ .. یہ کتنا خوبصورت
ہے ....یہ کس کے لئے ہے .؟.ـ

وہ ایک احمقانہ سا سو ال ... پوچھ رہی تھی

میرے لئے .. سلطان نے آ ی برو ... اٹھا کر کہا

اہ .. کیا اب تم اسکارف اوڑھو گے ؟؟

اب وہ اسے مزید تنگ کر رہی تھی ..

ہاں اگر تم نہیں اوڑھو گی تو .. مجھے ہی پہننا پڑے گا ...

عشاء نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا ... مگر وہ سیریس منہ بنائے اسے دیکھ رہا تھا ...

یہ بہت پیارا ہے .. وہ اسکارف کی کناروں پر لگے بلیک کلر کے چھوٹے چھوٹے موتیوں پر انگلی پھرتی بولی ...

مگر مجھے اسکارف اوڑھنا نہیں آتا .. جو سچ تھا وہ تو نماز کے لئے بھی عبایا پہنتی تھی جو سر سے لے کر پاؤں تک ایک ساتھ ہی پہنا جا سکتا تھا ...

میں نے کبھی نہیں پہنا اس
لئے ... وہ دھیرے سے بولی ...
.... لاؤ ...میں پہنادیتا ہوں
وہ اس کے ہاتھ سے اسکارف
.. پکڑ کر کھول چکا تھا
اور وہ بے یقینی سے اسے دیکھ
.... رہی تھی
سلطان نے اپنے ہاتھ میں پکڑے
اسکارف کو ہوا پھیلا کر اس
کے کندھوں کے پیچھے سے
.. گھماتے ہوے سر پر رکھا

اور دونوں پلوؤں کو آگے کرتے
لیفٹ والے کو پکڑ کر رائٹ
کندھے پر اور رائٹ والے کو
لیفٹ کند ھے پر رکھ دیا ..اور
اس کے چہرے کے گرد بڑھے
ہوۓ کپڑے کو ہاتھوں میں فولڈ
کرتے گالوں کے اندر کی طرف
کوور کر دیا .. ..اپنا کام مکمل
کر جب اس نے اسے دیکھا تو
.. چند پل نظریں ہٹانا بھول گیا
وہ نکھرا شفاف چہرہ اس
کالے رنگ کے اسکارف میں

کسی چاند کی طرح کھل رہا تھا ...

وہ یک ٹک سلطان کو اور اس کے ہاتھوں کی حرکت کو دیکھ رہی تھی ...وہ یہ توقع تو بلکل نہیں کر رہی تھی .. مگر اس نے یہ سب اتنی جلدی کیا کہ ... وہ کچھ کھ نہ سکی

وہ اسے بنا پلکیں جھپکے دیکھ رہا تھا .. جس سے نظریں چراتی وہ پلکیں جھپکتی کار کے سائیڈ مرر میں اپنا اپ دیکھنے لگی ..

کیسا لگ رہا ہے .؟؟.. وہ
سیدھی ہوتی ایک ہاتھ میں
اسکارف کا پلو پکڑے چہکتے
ہوی پوچھ رہی تھی ...

وہ جو اسے دیکھنے میں
مصروف تھا ... ایک دم حال
میں آیا ...

خوبصورت ......ایک نظر دیکھ
کر کہتا وہ رخ دوسری جانب
موڑ گیا .. وہ نہیں چاہتا تھا
کہ وہ اپنے دل کے ہاتھوں
مجبور ہو جاے .. سو ہمیشہ

کی طرح خود کو سمبھال گیا
...

بہت شکریہ مسٹر عبدر ..یہ
... واقی بہت پیا را ہے

اسے پہنا کرو .. جب بھی باہر
جاؤ ...وہ چہرے موڑے باہر
.. دیکھتے بول رہا تھا

ہاں ضرور .. اب تم نے اوڑھنا
سکھا دیا ہے تو اب ضرور پہنا
.. کروں گی ... بہت شکریہ

شکریہ بہت بولتی ہو تم ...
... اس نے چڑ کر کہا

ہاں نہ .. کسی کے کام کی قدر
کرنی چاہیے ... اور اگر ہم نہ
کریں تو کتنا برا لگتا ہے ...
چاہے سامنے والے کو پسند نہ
بھی ہو .. پھر بھی ہمیں اس کا
... شکریہ ادا کرنا چاہیے

نہ شکری اللہ پاک کو پسند
..... نہیں ہے

بہت بولتی ہوتم .....سلطانہ
.. نے آ ی برو اٹھاتے کہا

.... اور بہت کم بولتے ہو تم

.. کم بولنا اچھی بات ہے

ہاں ہے تو مگر نہ بولنا اچھی بات نہیں ....ـ اور تم .. اتنا سا جواب دیتے ہو ..وہ انگلی اور انگوٹھے کو ساتھ ملا ے اس کی جانب کئے بولی ...اور ہمیشہ کی طرح اس کھڑوس کو مسکراہٹ دے گئی ...چلتی ہوں ..

اپنا خیال رکھنا .. سلطان نے بنا اسے دیکھتے کہا ..

تم بھی .. اور سلوو ڈرائیو کیا کرو ..

وہ مسکرا دیا ....اور ہاں .. وہ
.. باہر نکلتے رکی

اب کیا رہ گیا .. سلطان نے اسے
.. دیکھتے کہا

اس کے لئے بہت شکریہ ... وہ
اسکارف کی طرف اشارہ
کرتی مسکراتی ہوتی چل دی
..

اور وہ نہ میں گرن ہلاتا
ہمیشہ کی طرح اسے گھر تک
... جاتا ہوا دیکھتا رہا

آئینے کے سامنے کھڑی وہ اپنے
.. اپ کو بغور دیکھ رہی تھی
وہ کالے رنگ کا اسکارف اس پر
.. بہت کھل رہا تھا
وہ ادھر ادھر چہرے گھماتے
جائزے لیتے اسے سوچ رہی تھی
...
.. اور مسکرا دی .. جو بھی تھا
وہ اس کا خیا ل رکھتا تھا .. جو
عشاء کو بہت پرسکون
احساس دلاتا تھا ...وہ بنا
اسکارف اتارے کچن میں آ ی

اور بے ترتیب ہوئی چیزوں کو سیٹ کرنے لگی ... وہ خوش تھی .. مسکرا رہی تھی .. وہ جان گئی تھی .... کہ اسے وہ احساس مکمل طور پر گھیر چکا ہے .. جس سے اب جان چرانا اس کے بس میں نہیں تھا ..

سو اب وہ خود کو و خوبصورت احساس کے سپرد کرتی مطمین سی ہوئی ..

مگر محبت .... سننے میں ہی پرسکون دکھائی دیتی ہے ..

حقیقت میں یہ بہت تلخ اور اذیت ناک ہوتی ہے ....

....

وہ بھار ی قدموں کی آہٹ اس فیلٹ کے باہر آ رکی .. مگر وہاں لگا بڑا سا تالا دیکھ کر وہ نقاب پوش کچھ متذد ب ہوا ..

وہ ادھر نظریں گھمانے لگا .. مگر وہاں کوئی نہیں تھا .. جو کہ اس کا وہم

تھا ..وہ کسی خطرناک انسان کے جال میں پھنس چکا تھا .

وہ اپنے مخصوص ڈریس میں ملبوس ہڈ سر پر ڈالے گلی کے کونے میں دیوار سے ٹیک لگائے سرخ آنکھیں لئے اس نقاب پوش کو دیکھ رہا تھا ..جو کہ اس معصوم سی لڑکی کو ڈرانے میں ہمیشہ کامیاب ہوتا تھا .. مگر اب مزید نہیں ...

وہ اپنا نقاب درست کرتا ارد گرد سے لاتعلق اس گلی سے گزر ا ....جب چلتے چلتے اسے

اچانک اپنے پیچھے بھاری قدموں
کی آہٹ سنائی دی .. وہ ایک
پل کو روکا ... مگر اگلی ہی
فرصت میں کچھ سمجھتے ہوئے
دوڑنے کے لئے قدم بڑھائے ہی
تھے کہ اسے اپنے چہرے پر کسی
کا ہاتھ محسوس ہوا ..اس کا
نقاب ایک سائیڈ گرا اور وہ
رومال اس کے چہرے کو ڈھامپ
گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ
مدہوشی کے عالم میں گرتا
چلا گیا ...

مدہوشی کا عالم ٹوٹ تو وہ ایک خالی جگہ جو کہ اندھیرے سے بھری ہوئی تھی ایک مدھم سی روشنی میں زمین پر بندھے ہاتھوں اور پاؤں کے ساتھ پڑا تھا ..

وہ اپنے اپ کو چھڑ انے کی کوشش کرنے لگا مگر باندھنے والے نے مہارت سے باندھا تھا سو وہ کچھ دیر کی کوشش کے بعد وہ تھک کے زمین پر بے سدھ لیٹ گیا .....

ہو گیا تمہارا .... بھاری آواز
اس کے کانوں سے ٹکرائی ...

مڑ کر دیکھنے پر وہ اپنی تمام
تر پرسنیلٹی لئے کرسی پر
براجمان تھا ...

سو ..سلطان ... نقاب پوش کے
ماتھے پر پسینے کی دھاریں
نمودار ہوئیں .. مگر وہ انہیں
پونچھ نہیں سکتا تھا ...

اس لوکا .. چھپی میں مزے آیا ..
مگر میں اب بور ہو گیا

ہوں ..تو اس کھیل کو تمام کرتے ہیں ..

سلطان کرسی اٹھاے اس کے قریب آیا اور گریبان سے پکڑتے اس آدمی کو اپنے مقابل کیا ...

کس نے بھیجا ہے تمہیں ؟... دو طریقے سے بتا سکتے ہو .

ایک آرام اور تحمل سے .. اور دوسرا .. تم بولو گے مگر الفاظ ادا کرنے کے لئے تمہاری زبان موجود نہیں ہو گی ...

تم پر منحصر کرتا ہے ... .. وہ اسے گریبان سے جکڑے تحمل سے پوچھ رہا تھا ..

اور تمہیں لگتا ہے میں تم سے ڈرتا ہوں ...تم جو چاہو کر سکتے ہو سلطان .. وہ اکڑ کر بولا ..

ہمم ... مطلب ..پھنے خان بننے کا شوق ہے ...ٹھیک ہے .. ... جیسی تمہاری مرضی

سلطان نے اپنے کوٹ کی جیب سے اپنا پسندیدہ خنجر نکالا اور

اس کا منہ دبوچتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر ضرب لگانی شروع کر دیں ...خنجر کی تیز نوک سے اس آدمی کے ہونٹ ..کٹ اور خون سے لت پٹ ہو چکے تھے اور وہ دبی آواز میں چلا رہا تھا ....

اس کی آواز سلطان کو پرسکون کر رہی تھی ..

ایک موقع اور دیا ..... چلو بتاؤ اب کس نے بھیجا ہے تمہیں ... اور یہ آخری موقع ہو گا ..

سلطان نے اسے خودسے دور کرتے ہوئے پوچھا ....

اتنی ہمت ہے تو میرے ہاتھ کھولو .. پھر دیکھتے ہیں ..

اس آدمی نے پھر سے اکڑ کر جواب دیا ...

اچھا تو تمہیں زور بازو دکھانا ہے ...میرے پاس اتنا فالتو وقت تو نہیں ہے .. مگر اگر یہ تمہاری خواہش ہے تو ضرورر ... کہتے ہی سلطان نے اس کے ہاتھوں پر بندھی رسی

کو کاٹ دیا .. رسی سے آزاد
ہوتے ہی اس آدمی تیزی نے
اپنے منہ کی طرف ہاتھ بڑھایا
ہی تھا کہ سلطان نے ایک
جھٹکے میں ا س کا ہاتھ اور
،، منہ اپنے گرفت میں لے لئے
،،، آہا ں ... اتنی جلدی نہیں
تم سلطان کی گرفت میں
ہو .. تمہیں لگتا ہے اتنی
آسانی سے مرو گے ...ـ افسوس
...

سلطان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے
منہ میں لگے آرٹیفیشل دانت کو
پوری شدت سے اکھا ڑ ڈالا ...

جو کہ ایک زہر سے بھرا ہوا
آرٹیفیشل دانت تھا .. جسے
جاسوس عموما تب استمال
کرتے ہیں جب وہ کسی قید
سے رہائی نہیں حاصل کر پاتے
اور وہ اپنی پہچان دینے سے
پہلے ہی اس دانت کو چبا کر
جان دے دیتے ہیں ..

مگر سلطان اس سے بے خبر ہو
ایسا بھلا ہو سکتا تھا ..

وہ اس کا دانت ایک طرف پھینکتا اس کی طرف متوجہ ہوا ..

آخری موقع بھی گنوا دیا تم نے ...ـ افسوس ...

مجھے مار ڈالو سلطان ... مگر میرا منہ کبھی نہیں کھلے گا .. یہ تمہاری خواہش ہی رہے گی ...

وہ زمین بوس ہوا اپنی اکڑ پر قایم تھا .. مگر سلطان .. وہ

اسے آسان موت نہیں دینا چاہتا تھا ...

.. دیکھتے ہیں

وہ شیطانی ہنسی ہنستا اپنی جیب سے پلاسٹک پیپر نکل چکا تھا ...

مقابل وہ پلاسٹک پیپر دیکھ کر جان چکا تھا کہ اس کی موت اتنی آسان نہیں ہونے والی ...

اس کے گلے میں گلٹی ابھری .. وہ مرنا نہیں چاہتا تھا .. بس ظاہری اکڑ دیکھا رہا تھا ...

سو ایک پل میں سلطان کے قدموں میں گر گیا ...

سو ...سلطان .... سلطان ... رحم کر ... مجھے چھوڑ دو ...

میں .. میں تمہارے لئے کام کروں گا .. جو تم کہو گے وو کروں گا ...

مجھے ایک موقع دے کر دیکھو .. صرف ایک موقع ...

آ گیۓ اپنی اوقات پر .... سلطان نے اسے گریبان سے دبوچتے ہوۓ کھڑا کیا ...

چل بتا کس نے بھیجا ہے تجھے ؟
.. وہ غصے سے بولا تھا

مج ..مجھے..شایان نے بھیجا ہے
....

میں اس کے لئے کام کرتا
ہوں .. مجھے بس اس لڑکی پر
نظر رکھنے کا حکم ملا
تھا ...مجھے چھوڑد دو سلطان ..
میں تمہارے لئے کام کروں
گا ...سلطان کے ماتھے پر
سلوٹوں میں اضافہ
ہوا ..شایان ....شایان ...

ممم ... تو اب تم ی رست اپناؤ گ ...

مجھ چھوڑ دو سلطان .. بھروس کرو .. میں تمار لئ کام کروں گا ..

و اتھ جوڑ سلطان س درخوست کر را تھا ..

مگر مقابل شخص آج کسی کو بخشن ک موڈ میں نیں تھا ..

ا ..... جو اپن مالک کا ن وا .. و میرا و سکتا ؟

تم جیسے کتوں کو میں اپنے جوتے صاف کرنے کے لئے بھی نہ رکھوں .. اور تم سلطان کے جاسوس بننا چاہتے ہو ..

سلطان نے اپنے خنجر پہ گرفت مضبوط کی . اور اس خالی فلیٹ سے قرب اور چلانے کی آواز اس قدر شدید تھی کہ وہ معصوم لڑکی اگر ان چیخوں کو سنتی تو پہل فرصت میں ہی حواس کھو بیٹھتی ...

وہ بڑھتی ہوئی چیخیں آہستہ آہستہ مدھم ہونے لگیں اور

کچھ ہی پل میں ایک اور انسان
اس دنیا فانی سے بہت بے
رحمی سے کوچ کر چکا تھا ...

مگر اسے اتنی بے رحمی سے
موت کے گھاٹ اتارنے والے کے
چہرے پر کوئی تاثر نہیں
تھا ...اور ہوتا بھی کیوں ؟

یہ تو اس بے رحم انسان کی
روز کی روٹین تھی ...

وہ اس کی لاش کو پیپر بیگ
میں ریپ کرتے ہوئے بہت
پرسکون تھا ..

اس کی لاش کو سمندر میں پھینک کر وہ پرسکون ہوتا اپنے فلیٹ کی طرف چل دیا ..

مگر اب اسے مزید احتیاط کرنی تھی .. کیوں کہ شایان نے اس سے پنگا تو لے لیا تھا مگر اب سلطان کو اس پاگل سی لڑکی کا بہت زیادہ خیال رکھنا تھا ..

شاور لیتے وقت وہ خون کے دھبوں کو جسم سے اتارتے وقت معمولی سی تکلیف محسوس کر رہا تھا ..

وہ تکلیف اس کے بائیں بازو پر بڑے سے کٹ کی تھی .. جو کافی گہرا تھا .. مگر وہ بنا کسی تاثر کے اگنور کرتے ہلکی سی پٹی باندھتے ہی ریلکس ہوا ...

بیڈ پر لیٹے وہ سونے کی کوشش کرتا مسلسل کروٹیں بدل رہا تھا .. مگر نیند تو اس بے رحم انسان سے میلوں دور تھی ..

اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر مٹھی کھولنے پر وہ

سفید موتی والی رنگ اس کی ہتیلی پر جگمگا رہی تھی ..

وہ اسے بغور دیکھ رہا تھا .. پتا نہیں ایسا کیا تھا اس رنگ میں .. جو اس پر سلطان کا دل آ چکا تھا .. وہ اسے اس کی مالک کو لوٹا نہیں پا رہا تھا ..

وہ رنگ کو تھامے چھت کی طرف کئے ایک تار میں دیکھ رہا تھا .... .

تو میں خود کو اس کے لئے محفوظ رکھوں گی ....

... وہ مسکرا دیا
اس کی براؤن تیز آنکھوں میں
... ایک چمک ابھری
مگر وہ خود کو روکنے میں
.... ماہر تھا ... سو وہ کر گیا

....

....

عشاء کی جاب سٹارٹ ہو
چکی تھی .. وہ پہلے دن کے
برعکس اب تیار ہوتے وقت
آیئنے کے سامنے کھڑی .. خود کو

اس خوبصورت حجاب میں کور کر رہی تھی ..

ایسے ... اس طرف تھا ..کہ اس طرف؟

ام .. نہیں اس طرف تھا .. اففف .... اس نے کیسے اوڑھا تھا .. مجھے تو بھول بھی گیا ...

وہ اسکارف کو الٹ پلٹ کر سر پر اوڑھتی تھوڑا کنفوز ہو رہی تھی ...کچھ دیر سر کھپانے کے بعد وہ آخر اچھی طرح اس اسکارف کو سر پر اوڑھ چکی

تھی ..اور مسکرا رہی تھی ..
آخر اس نے اسے حجاب اوڑھنا سکھا دیا تھا ...

وہ اپنا بیگ تھامتی اپنی نیی جاب کے لئے نکل پڑی ..

زندگی کبھی کبھی بہت بے رحم ہو جاتی ہے ... مگر وہ وقت بھی ہمیں گزا رنا ہی پڑتا ہے . نہ چاہتے ہوئے بھی .. ضبط کئے ...خو دکو مضبوط ظاہر کرنا پڑتا ہے .. خواہ ہم اندر سے کتنے ہی کمزور کیوں نہ ہوں ....

ارے واہ .. عشاء .. کتنی پیاری
.. لگ رہی ہو تم .. ماشاء الله
مروا اسے حجاب میں دیکھتے
خوشی سے بولی .. بہت
شکریہ مروا .. وہ خوش ہوئی
.. تھی

ارے یار یہ کب سے شروع
کیا ؟وہ حیران ہوئی تھی

بس آج سے ہی .. کافی
کمفرٹبل ہے.. اور محفوظ بھی
..

.. عشاء نے نرمی سے جواب دیا

ہاں ہے تو .. پر یہ تم پر بہت سوٹ کر رہا ہے .. قسم سے یار .. وہ دل سے تعریف کر رہی تھی ..

... شکریہ مس افلاطون

ہاں نہ .. مس عشاء .. آ و .. تمہیں تمہارا نیا کیبن دکھاتی ہو ..

مروا اس کا بازو تھامے اسے قریب ہی بنے ہوے ورکرز کے کیبن کی طرف لے گئی .. اور

اپنے بلکل ساتھ والے کیبن میں
لیے آ ی ..

یہ ہے تمہارا کیبن ...ـ دیکھو
.. میں نے خود سیٹ کیا ہے

کیسا ہے بتاؤ ؟؟

چھوٹے سے اس کیبن میں....
ایک ٹیبل اسکے سامنے ایک عدد
واکنگ چیر ..اور ٹیبل پر پڑا لیپ
ٹاپ ساتھ میں ایک چھوٹا سا
پنسل ہولڈر جس میں کچھ
مطلوبہ اشیا موجود تھیں ..
کیبن کی سامنے کی دیوار پر ..

مس عشاء خوبصورت الفاظ میں لکھا ہوا تھا ..

کچھ فائلز اور کوور پیجز وہ چھوٹا سا کیبن نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ..

واؤ .. بہت پیارا ہے .. مروا .. بہت شکریہ ... وہ اس کے گلے سے لگی شکریہ ادا کر رہی تھی ..

بس کر پگلی ... اب رلائے گی کیا ؟؟

مروا اسے خود سے لگاے شرا ت
سے بولی .. ان دونوں کے
قہقہوں کے ساتھ پاس والے
کیبن سے صارف کی آواز بھی
شامل ہوئی ..

اے .. صارف بھائی .. کیسے ہیں
اپ ؟؟

میں بلکل فٹ ہوں مس عشاء
...اپ کیسی ہیں ؟ صارف نے
نرمی سے جواب منگا ..

آہا ں .. فٹ تو نہیں ہو کہیں
سے بھی .. کم جھوٹ بولا کرو .

مروا ہمیشہ کی طرح ٹا نگ
اڑانا نہیں بھولی ...

میں بھی ٹھیک ہوں بھائی ..
اپ اسے اگنور کریں .

وہ ہنستی ہوئی کھ رہی تھی
..

ارے بہنا .. اسے اگنور کر کے
میں کدھر جاؤں گا بھلا .. اڑا
لیں اپ مذاق مس مروا . ایک
دن دیکھئے گا .. ایسا فٹ ہو
جاؤں گا پھر اپ کو پہچانوں گا
بھی نہیں ...

ہاں اللہ .. وہ دن دیکھنے کے لئے مجھے زندہ رکھیے گا ...

آ مین .. مروا دعا منہ پر پھرتی ہنس دی ...۔ جب کہ عشاء ان کی نوک جھوک سن کر تھوڑا پر سکون ہوئی ...

اسے اپنا یہ کام بہت پسند آیا تھا .. کمپیوٹر پہ کام کرنا تو اسے ویسے بھی بہت پسند تھا ...بنا کسی بھاگ دوڑ کے ..

سو وہ پرسکون ہوتی اپنے آج
کے کام سرانجام دینے میں
مصروف ہو گئی ..

کچھ کاموں میں مروا اس کی
مدد بھی کرتی اور کچھ میں وہ
دونوں مل کر نمٹا لیتیں ...

یہاں ڈیوٹی کا وقت بھی کم
تھا ... صبح 9 بجے سے دوپہر 2
بجے تک وہ فری ہو جاتی تھی
..

اب اس کے پاس بہت وقت
ہوتا تھا .. سو اب وہ بہت سی

چیزیں سیکھنا چاہتی تھی .. اور ان کاموں کی فہرست میں ... کوکنگ پہلے نمبر پر تھا

وہ بہت دیہان سے یوٹیوب پر چلتی ہوئی کلپ کو دیکھ رہی تھی . جہاں کسی لذیذ دیش کی ریسیپی ایک ادھیڑ عمر خاتون تفصیل سے سمجھا رہی .. تھی

وہ اس ریسیپی کو فولو کرتی شیلف پر موبائل رکھے ایک ہاتھ سے پین میں چمچ ہلاتی دوسرے ہاتھ سے اجزا ڈالتی

تھوڑی کنفوز ہو رہی تھی ..کیا
چیز کس مقدار میں ڈالنی ہے
وہ سر کھجاتے سوچ رہی تھی
..
کچھ دیر اس نے سمجھ میں آ
نے والے کھیل کو کھیلتے آخر وہ
ڈیش بنانے میں کامیاب ہو ہی
گئی تھی ...
مگر پہلا نوالہ منہ میں رکھتے
ہی اگلی فرصت میں باہر ...
اہ ہ ہ ....ـ اتنا نمک .... پانی کا
گلاس ہونٹوں سے لگاے وہ اپنی

جلد بازی اور پھوہڑ پن پر خود کو کوس رہی تھی ...

اے ....مگر میں ہار نہیں مانوں گی ... کوکنگ تو میں سیکھ کر رہوں گی ...وہ چمچ کو ٹیبل پر مارتی عہد کر گئی ....

فائلز میں گھری وہ لیپ ٹاپ پر تیز تیز انگلیاں چلا رہی تھی .. ہر ایک ڈیٹیل کو غور سے دیکھتی وہ ارد گرد سے بے نیاز سی کام میں مصروف تھی ..

لوبی سے گزرتے ہوئے مسٹر یگیت نے ایک نظر اس کام میں ڈوبی لڑکی کو دیکھا جو کے بلیک کلر کے حجاب میں ملبوس اپنی نظریں لیپ ٹاپ پر جمائے بیٹھی تھی ..

وہ واقی بہت قابل لڑکی ہے مس مروا .. ہمیں ایسے ہی ورکرز کی ضرورت ہے ..مسٹر یگیت اپنے ساتھ چلتی مروا سے مخاطب تھا ..

جی سر .. عشاء واقی محنتی ہے .. وہ اپنا کام بہت دھان اور محنت سے کرتی ہے ..

سر مسٹر حلیم خان .. سے میٹینگ آج 12 بجے ہے .. تو کیا اس میٹنگ میں عشاء بھی شامل ہو گی ؟

میرا مطلب کہ اس پروجیکٹ کا آئیڈیا تو اسی کا تھا .. اسے اس میں شامل کریں گے تو وہ زیادہ اچھے سے پریزنٹیشن دے سکے گی ....

اپ ٹھیک کھ رہی ہیں .. کہتے
ہی مسٹر یگیت نے انٹرکام تھما

مس عشاء کو میرے افس ..
میں بھیجیں ..ترک زبان میں
کہتا وہ انٹر کم رکھ چکا تھا

اپنے باس کے سامنے کھڑی وہ
انگلیاں مروڑتی تھوڑی کنفوز
تھی ..مقابل شخص لیپ ٹاپ پر
نظریں جمائے اپنے سوٹ پر لگی
ٹائی کی ناٹ کو ڈھیلی کرتا اب
اس پر نظریں مرکوز کر چکا
تھا ..

مس عشاء .. اپ کا پروجیکٹ
بہت ہی شاندار تھا .. اپ
پہلی دفع یہ کام کر رہی
ہیں .. مگر اپ کافی منفرد
آئیڈیاز رکھتی ہیں ..تو آج کی
میٹینگ میں .اپ نے اس
پروجیکٹ کے متلک ایک
.. پریزنٹیشن دینی ہے

امید ہے اپ یہ کام اچھے سے کر
سکیں گی ..

پریزنٹیشن ....ـ وہ آنکھیں پھیلا
ئے اپنے بوس کی جانب دیکھ
رہی تھی .. سر میں نے آج سے

پہلے کبھی بھی کوئی پریزنٹیشن نہیں دی .. وہ ہاتھوں کو آپس میں الجھا رہی تھی .

میں جانتا ہوں .. مگر یہ اپ کا آئیڈیا تھا اور اس کے متلک اپ بہتر طریقے سے گائیڈ کر سکتی ہیں ..

اپ کوشش کریں مجھے یقین ہے اپ یہ بہت اچھے سے کر سکیں گی ..

جی سر میں کوشش کروں گی ..کہتی وہ الجھتی ہوئی اپنے ... کیبن میں آ ی

یار تو اتنی کیوں پریشان ہو رہی ہے ... ایک سپیچ ہی تو ہے .. اور مجھے یقین ہے تم ... اچھے سے کرو گی

وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی سپیچ کو دیکھ رہی تھی جب مروا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے .. بولی

اور صارف نے بھی ہاں میں
ہاں ملائی ..

تقریبا ڈیڈ گھنٹے رٹا مارنے کے
بعد آخر وہ سپیچ تیار کر ہی
چکی تھی ...

وہ پہلی بار ایسی کوئی ا
وفشل میٹینگ اٹینڈ کرنے والی
تھی تو تھوڑا نہیں بہت زیادہ
نروس تھی ...

پریزنٹیشن دیتے وقت وہ بار بار
کنفوز ہوتی .. مگر مروا کی

طرف دیکھتے ہی ہمت باندھتی
.. پھر سے شروع ہو جاتی

بہت اچھے مس عشاء .. آپکی
پہلی پریزنٹیشن بہت اچھی
تھی .. امید ہے اپ اسی طرح
.. کام کریں گی

اپ کے آئیڈیاز بہت منفرد
.. up ہیں .. کیپ

مسٹر یگیت سے تھوڑی تعریف
سننے کے بعد وہ خوش ہوتی
اپنے کیبن میں ای .. جہاں مروا
جھولتی ہوئی اس کے گلے لگی

اس کی آج کی کاوش پر اسے
مبارک بعد دینے لگی

.. ..

....

اس چھوٹے سے مکان میں اسے
عجیب سی خوشی محسوس
ہو رہی تھی .. بیشک وقت گزر
.. ہی جاتا ہے

وہ مسکراتی ہوئی اپنے روز
مرا کے کاموں میں مصروف
تھی ..جب اسے اپنے دروازے کے
باہر کچھ آہٹ سنائی دی ..
پہلے تو اس نے اگنور کیا مگر

وہ آہٹ ذرا سی دیر بعد پھر سے سنائی دیتی .. تو وہ اپنے ہاتھ میں پکڑا پین ایک سائیڈ رکھتی دروازے کے قریب آ ی ..

کچھ سوچتے ہوئے جب اس نے دروازہ کھولا تو سامنے کا منظر دیکھ کر ایک پل کو عشاء کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا ...

وہ قدرے مضبوط شخص ایک گھٹنے کے بل دروازے کی ایک سائیڈ پر بیٹھا ادھ مدہوشی کے عالم میں تھا ..

اس کے دائیں بازو سے نکلتا خون اس قدر زیادہ تھا کہ وہ لکڑی کی بنی ہوئی ان چھوٹی چھوٹی سیڑھیوں پر پھیل چکا تھا....

MEGA EPISODE -- 11

اس کے دائیں بازو سے نکلتا خون اس قدر زیادہ تھا کہ وہ لکڑی کی بنی ہوئی ان چھوٹی

چھو ٹی سیڑھیوں پر پھیل چکا تھا

ایک ہاتھ سے اپنا بازو پکڑے.. وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا نہ جانے یہاں کیوں آیا تھا ؟؟

عبدر ... یہ کیا ہوا تمہیں؟ ... یہ ... یہ کیسے ہوا .. ؟

تمہیں اتنی چوٹ کیسے آ ی ؟

وہ گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھتی صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی ...

جب کہ وہ بنا جواب دیے نیم کھلی آنکھوں سے عشاء کے چہرے کی طرف بغور دیکھ رہا تھا ..

وہ چھوٹی سی لڑکی اس مضبوط شخص کو سہارا دیتی ہوئی بمشکل حال میں رکھے صوفے تک لائی .. اسے صوفے پر لٹاتے وہ گہری سانسیں بھر رہی تھی ...

یہ سب کیا ہوا ؟ یہ ..کس نے کیا ؟

اتنا خون ... وہ آنکھیں پھیلائے
اس کے بازو اور ہاتھ سے نکلتے
خون کی طرف دیکھتے کچھ
... متزدب سی ہوتی بولی

مگر مقابل شخص نے تو جیسے
چپ کا روزہ رکھ لیا تھا .. بنا
کچھ بولے وہ بازو ماتھے پر
... رکھے آنکھیں موند گیا

کچھ بتاؤ گے بھی ؟ آخر ہوا کیا
ہے ؟

تمہیں اتنی چوٹ کیسے لگی ؟
اور تم یہاں کیسے آئے ...؟

میں تم سے پوچھ رہی ہوں ؟
عبدر ؟....

وہ اس کے قریب بیٹھی بازو سے جھنجوڑتے ہوئے اس سے سوال کر رہی تھی ...

اہ .. پاگل لڑکی .. نظر نہیں آ رہا کیا .. اتنی چوٹ لگی ہے مجھے اور تم سوال پر سوال کر رہی ہو بجائے مدد کرنے کے ...

اگر دیہان کرو تو میں نے مدد ہی کی ہے .. مسٹر ...

مگر تمہیں کہاں نظر آنا ہے ..
اور کبھی میری بات کا سیدھا
جواب بھی دے دیا کرو ..

تم سچ میں پاگل ہو .لڑکی ..
کہتا ہوا وہ دوبارہ سے اپنا
بازو ماتھے پر رکھ گیا ...

اے .. کیا کہا ؟ میں پاگل
ہوں ... ؟

تم پاگل ہو .. وہ بھی پورے کے
پورے .. پتا نہیں کہاں سے اتنی
چوٹ لگوا کر ا گیے ہو اور او پر

سے مجھے باتیں سنا رہے ہو .. ہہ ،....

کھڑوس کہیں کا .. کہتی ہوئی وہ پیر پٹختی کمرے میں گئی اور کچھ ہی پل بعد ہاتھ میں .. میڈیکل بوکس پکڑے باہر آ ی

سلطان کے بازو اور ہاتھ سے نکلتا خون صوفے پر پھیل رہا تھا .. جسے صاف کرنے کے لئے وہ بوکس سے چیزیں نکالنے لگی ..اپنا بازو ادھر کرو .. مجھے دیکھنے دو ..عشاء نے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے کہا ..

سلطان نے ایک نظر اسے دیکھا .. یہ سب یہی چھوڑ دو .. میں خود کر لوں گا ..

خود کر لوں گا .. ہہ ... کیا الٹے ہاتھ سے سب کرو گے .. پتا ہے زخم کی ڈریسنگ اگر ٹھیک سے نہ ہو تو وہ خراب ہو جاتا ہے ...

اور تم کیا ڈاکٹر ہو ؟ زخم کی مرمت کرنے والی ؟

جی ہاں .. اس وقت میں ایک ڈاکٹر ہی ہوں .. لہٰذا میرے

ساتھ اتنی بحث مت کرو ..
کہتے ہی عشاء نے اس کا بازو
پکڑ کر کھینچا تو سلطان کی
.. ایک مصنوعی کراہ نکلی

اہ ہ .. پاگل لڑکی .. بڑی ہی
نکمی ڈاکٹر ہو .. ڈاکٹر
مریضوں کو ایسے کھینچتے ہیں
کیا ؟

سوری .. غلطی سے ہوا .. ..
وہ اپنی جلد بازی پر معذرت
کرتی ..اس کا زخم دیکھنے لگی
.. سلطان کے بازو سے اس کی
شرٹ پھٹی ہوئی تھی جسے

تھوڑا سا مزید پھاڑتے زخم نظر
آنے پر عشاء کے وجود میں ایک
کپکپاہٹ دوڑ ی .. اس نے ایک
دم سے آنکھیں بند کیں ...

ہہ .. مضبوط ڈاکٹر .. وہ زیرے
لب بڑبڑایا ..

مگر خود میں ڈھیروں ہمت
باندھتی وہ زخم کو صاف کرنے
لگی .. ہاتھ میں کوٹن پکڑے وہ
بہت احتیاط سے صاف کر
رہی تھی .. ساتھ میں نیم
آنکھیں کھولے زخم کو دیکھ

رہی تھی .. زخم کافی گہرا تھا
..
اچھے سے ڈریسنگ کرنے کے بعد
وہ اس کی شرٹ کو درست
کرتی اٹھ کھڑی ہوئی ..
سامان واپس اپنی جگہ رکھتی
وہ واپس سلطان کا سر کھانے
حاضر ہو چکی تھی ..اب بتاؤ
گے کہ یہ سب کیسے ہوا ؟ اتنی
چوٹ کیسے لگی ؟اور تم یہاں
کیسے آئے ؟

کتنے سوال کرتی ہو تم ....اس نے چڑ کر کہا ..

اور تم کبھی بھی ٹھیک سے جواب نہیں دیتے ...

جب جانتی ہو تو پوچھ کیوں رہی ہو ؟.

اے ہے .. کیا اب میں اتنا بھی نہیں پوچھ سکتی کہ تم آخر اس حال کو کیسے پہنچے ؟

اب وہ اسے کیا بتاتا کہ اس پاگل لڑکی کو محفوظ رکھنے کے لئے ہی تو وہ اتنی محنت

کر رہا ہے .. شایان کے
جاسوسوں کو اڑھے ہاتھوں
لیتے ہوئے آج اسے اتنی چوٹ آ
ی .. اب وہ اسے کیا بتاتا ....

بس ایک چھوٹا سا اکسیڈنٹ ہو
گیا تھا یہیں پاس میں ہی ..
میں یہاں بس تمہیں جانتا
ہوں اس لیے .. یہاں ..

وہ اپنی بات ادھوری چھوڑے
آنکھیں بند کرتا صوفے کی پشت
سے ٹیک لگا گیا ..

اہ ہ .. اکسیڈنٹ .؟؟

میں نے تم سے کتنی دفع کہا کہ
سلوو ڈرائیو کیا کرو .. پر تم
کبھی میری بات نہیں سنتے ہو
..
آج دیکھ لیا نہ .. اسی لئے کہتی
ہوں کہ اکسیڈنٹ ہونے میں
.. دیر نہیں لگتی

وہ اپنی ہی باتوں میں مگن
اسے ہلکا ہلکا ڈانٹنے میں
مصروف تھی .. جب کہ سلطان
نیم آنکھیں کھولے نامعلوم سا
مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا
تھا .. نہ جانے کیوں مگر اسے

اس کے یہ فکر اچھی لگی تھی ..

اسی لئے کہتی ہوں .. تم پورے پاگل ہو ..

غصے سے کہتی ہوئی وہ کچن میں آ ی .. پاگل کہیں کا .. ایک تو اکسیڈنٹ کروا کر آ گیا اور اوپر سے مجھے پاگل بول رہا ہے ..

ہہ .. وہ زیرِ لب بڑبڑاتی .. ہوئی تیز تیز ہاتھ چلانے لگی ..

شام نے اپنے پر پھیلا ے تو ہر طرف روشنیوں کا بسیرا بڑھ گیا .. وہ حال میں رکھے صوفے پرنیم درست سا لیٹا ہوا چھت کو گھور رہا تھا .. صوفہ اس قدر چھوٹا تھا کہ سلطان کے وسط میں دوسرے انسان کے بیٹھنے کے لئے بہت کم جگہہ بچتی تھی ..

وہ بار بار کچن سے جھانک کر اسے دیکھتی .. اتنے زخمی بازو کے ساتھ وہ صوفے پر تھوڑا انکمفرٹبل ہو رہا تھا ..

کچھ سوچتے ہوۓ وہ کمرے میں بکھری ہوئی چیزوں کو درست کرنے لگی ..

کمرے کی حالت درست کرنے کے بعد وہ حال کی جانب آی .. جہاں وہ نیم کھلی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا ..

تم وہاں اندر آرام کر سکتے ہو .. یہاں بہت کم جگہ ہے ..

میں یہاں ٹھیک ہوں .. شکریہ .. کہتا وہ آنکھیں موند گیا ..

ٹھیک نہیں ہو نہ .. اگر ٹھیک ہوتے تو میں تم سے بلکل نہیں کہتی .. اب ڈاکٹر کی بات مانو اور وہاں بیڈ پر تھوڑی دیر ریسٹ کر لو ..

ڈاکٹر ..ہہ .. وہ زیرِ لب بڑبڑایا ..

آخر اس کی ضد پر ہار مانتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا ہی تھا کہ ہلکا سا لڑکھڑا گیا .. عشاء اس کا بازو اپنے کندھے پر رکھتے سہارا دیتی بیڈ

تک لائی اور اسے وہاں چھوڑ کر واپس کچن میں آ گئی ..

اب وہ سوچ رہی تھی کہ اس کے لئے کیا بنائے .. ظاہر ہے پین کیلر لینے کے لئے پہلے کچھ کھانا تو ضروری ہے نہ ..

پتا نہیں اس نے کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں ؟..

وہ سر کھجاتے ہوے ادھر دیکھنے لگی .. اب وہ اتنی بڑی شیف تو تھی نہیں جو جھٹ سے کوئی ڈ یش تیار کر کے

پیش کر دیتی .. وہ کچھ سوچتے
ہوئے اپنا موبائل نکالا اور سوپ
کی ریسیپی دیکھنے لگی ..
سوپ بنانا اسے بہت آسان
لگا .. سو وہ بازو او پر کئے اپنے
کام میں لگ چکی تھی ..

کچھ دیر کی محنت کے بعد وہ
اپنے پہلی دفع بنائے ہوئے سوپ
کے ساتھ تھوڑی نروس ہوتی
کمرے میں آ ی .. جہاں وہ
ماتھے پر بازو رکھے آرام سے لیٹا
تھا ..

وہ ٹرے ہاتھ میں پکڑے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی .. مگر اسے مخاطب کرنے کی ہمت نہی کر پا رہی تھی .. ٹرے پر اس کی گرفت مضبوط ہوتی گئی .. مگر وہ خاموش کھڑی بس اپنے سامنے اس مضبوط شخص کو اس طرح زخمی پڑا دیکھ رہی تھی ..

سلطان کو اپنے قریب کسی کے ہونے کی آہٹ سنائی دی آنکھیں کھولنے پر وہ بلکل سامنے ہاتھ میں ٹرے تھامے

بالوں کا ہلکا سا جوڑا بنائے اور تھوڑی رف سی حالت میں کھڑی نظر آ ی ..

مسلسل کچن میں کام کرتے گرمی کی وجہ سے اس کے چہرے پر ہلکی سی لالگی چھائی ہوئی تھی .. لونگ سرمئی رنگ کے سویٹر اور مچنگ لونگ سکرٹ میں جوڑے سے نکلی بالوں کی کچھ لٹیں اس کی گردن اور چہرے پر پھیل رہی تھیں .. ہاتھ میں ٹرے تھامے معصومیت کا پیکر وہ

لڑکی اس کے دل میں ایک کلک کر گئی ..

وہ .. وو .. تمہیں پین کیلر لینی چاہیے .. پر اس سے پہلے کچھ کھا لو ..

وہ سوپ کا باول ٹرے سے نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اس کے قریب کھڑی ہو گئی ..

سلطان نے ایک نظر سوپ کو پھر ایک ہلکی سی نظر اس کے ہاتھوں کی طرف دوڑائی جو

کہ وہ ہمیشہ کی طرح آپس میں الجھا رہی تھی ..

شکریہ .. کہتا ہوا اٹھنے کو تھا کہ اس کا دایاں بازو ہلانے پر تھوڑا درد محسوس ہوا ..
عشاء نے بڑھ کر اس کے پیچھے تکیہ درست کیا ..

وہ باول کو بائیں ہاتھ میں پکڑے بیٹھا تھا مگر کھا نہیں سکتا تھا ..

م ...میں .. کھلا دوں ؟

وہ ہاتھوں کو اپس میں الجھا تی ہوئی آخر ہمت جمع کر بول ہی پڑی ..سلطان نے ایک نظر اسے دیکھا .. وہ تھوڑی نروس تھی ..وہ اسے تکلف نہیں کرنے دینا چاہتا تھا .. مگر اس وقت وہ واقی خود کھا نہیں سکتا تھا .. سو بنا کوئی بات کئے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا گیا ..

اس کے ہاتھ سے سوپ کا پیالہ پکڑے وہ کچھ فاصلے پر براجمان ہوئی ..

پہلا چمچ منہ میں بھرتے ہی
سلطان نے زور سے آنکھیں میچ
لیں ...یوں جیسے کسی نے نمک
کا پورا پہاڑ اس کے منہ میں
الٹ دیا ہو ....وہ بے
بسی سے اسے دیکھ رہا
تھا .... اور مزید پینے کی
.. ہمت نہیں کر پا رہا تھا
کیسا ہے ؟...... میں نے آج سے
پہلے کبھی سوپ نہیں
بنایا ..پہلی دفع بنایا ہے .. کیسا
بنا ؟

وہ معصومیت سے پوچھ رہی تھی .. جب کہ مقابل شخص اس کی معصومیت پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا ..

کافی اچھا ہے ... اس نے تعریف کی ..

واقی ؟؟؟ .. اچھا ہے ؟ عشاء نے حیرت سے پوچھا ..

ہاں .. سلطان نے اثبات میں سر ہلایا .. وہ کھل کر مسکرا دی ... اس کی مسکراہٹ دیکھ کر وہ دل ہی دل خوش ہوا تھا

.. ایک کے بعد ایک چمچ .. وہ
پورا باول کچھ ہی منٹوں میں
ختم کر چکا تھا .. اسے پین کلر
دے کر وہ مطمین سی ہوتی
.. واپس کچن میں آ ی

بکھری ہوئی چیزیں سمیٹتی
وہ خوش اور حیران ہو رہی
تھی .. آ ج کیسے پہلی دفع میں
کچھ اچھا بن گیا ؟

بچا ہوا سوپ فریج میں رکھتی
.. وہ مسکرا رہی تھی

سلطان وہاں زیادہ دیر رکنا
نہیں چاہتا تھا مگر دوائیوں کے
زیرِ اثر وہ نیم مدہوشی میں
جا چکا تھا ..

دوائیوں کا اثر تو بہت تھا مگر
پھر بھی وہ مضبوط شخص
مکمل طور پر نیند میں نہیں
تھا ..

اسے اپنے اوپر کچھ سرکتا ہوا
محسوس ہوا .. بمشکل نیم
آنکھیں کھولنے پر وہ اسے اس
کے او پر کمبل درست کرتی
نظر آ ی .

رات کچھ زیادہ ہی طویل
تھی . مگر وہ سونے کی ناکام
کوشش کرتی بار بار سلطان
.. کے بارے میں سوچ رہی تھی

اسے کتنی چوٹ آ ی .. وہ کہیں
اور نہیں گیا .. اسے یہ جگہ
.. محفوظ لگی

وہ اپنی ہی سوچوں میں
مصروف تھی .. کبی اٹھتی کبی
لیٹ جاتی تو کبھی دروازو سے
جھانک کر اسے ایک نظر دیکھ
.. لیتی

رات یونہی بھٹکم بھٹکی میں
گزری .. فجر کے وقت آخر اس
کی آنکھ لگ ہی گئی ..

ایک تیز سورج کی کرن اس کے
شفاف چہرے پر مسلسل پڑ
رہی تھی وہ کسمسا کر اٹھ
بیٹھی .. ٹائم پر نظر دوڑاتے ہی
اس کی نیم کھلی آنکھیں ایک
دم پوری پھیل گیں ..

دیوار پر لگی گھڑی صبح کے 8
بج کر 30 منٹ بتا رہی تھی ..

وہ اٹھتی ہوئی کمرے کے
دروازے تک آ ی .. تھوڑا سا جھک
کر اندر دیکھنے پر خالی بیڈ پر
نظر پڑتے ہی وہ اندر داخل
ہوئی .. ادھر ادھر دیکھنے پر وہ
اسے کہیں دکھائی نہ دیا .. نہ
کمرے میں نہ واشروم میں نہ
.. کہیں بھی

وہ کہاں چلا گیا ..؟؟ اتنی
صبح ؟

وہ مین ڈ ور کی طرف آ ی
باہر نکل کر ادھر نگاہ
دوڑانے لگی .. مگر وہ تو مانو

گدھے کے سر سے سینگھ کی طرح غائب ہو گیا تھا ...

عجیب آدمی ہے قسم سے .. آ ندھی کی طرح آ تا ہے .. اور طوفان کی طرح غائب ہو جاتا ہے .

پتا نہیں میں اسے کبھی سمجھ پاؤں گی یا نہیں ..؟؟؟

وہ بڑبڑاتی ہوئی گھر کے اندر داخل ہو گئی ..

آ فس کے لئے تیار ہوتے ہوتے اس کے پاس اتنا وقت نہیں بچا

تھا کہ خود کے لئے ناشتہ بنا لیتی .. سو وہ ایک نگاہ کچن میں دوڑاتی باہر جانے کو تھی کہ اسے کچھ یاد آیا ..

فریج کھول کر رات کا بچا ہوا سوپ گرم کرتے وہ خوش ہوتی سوچ رہی تھی آخر اس نے پہلی دفع بنایا اور اچھا بنا ..

چمچ منہ میں رکھتی ہی پہلی فرصت میں باہر ....

الله الله ... اتنا زیادہ نمک ...
وہ تقریبا کھانستے ہوئے پانی
تک پہنچی ..

اب اسے اپنے پھوہڑ پن پر بہت
شرمندگی ہو رہی تھی ..

اس نے یہ کیسے کھایا ہو گا ..
الله .. میں کتنی پاگل ہوں ..
کم سے کم ایک دفع ٹیسٹ تو
کر سکتی تھی ...

اتنا برا .. وہ برا سا منہ بناتے
اب شرمندہ ہو رہی تھی ..

وہ نہیں جانتی تھی کہ جس
کھا نے کو اس شخص نے بہت
اچھا کہہ کر کھا لیا تھا اصل میں
وہ کتنا بدمزہ تھا ...
مگر اب پچھتاوے کیا
ہووت ،جب چڑیاں چگ گیں
کھیت ....

....

ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا وہ
اپنے زخم پر لگی پٹی کو کھول
رہا تھا ... زخم کافی گہرا تھا
جو کہ بازو سے لے کر کہنی تک

اور سیدھے ہاتھ کی ہتیلی تک پھیلا ہوا تھا ..

سلطان پر حملہ شایان نے اس کے جاسوس کو موت کے گھاٹ اتارنے کے بدلے کروایا تھا ..

مگر وہ یہ بھی اچھے سے جانتا تھا کہ اگر سلطان اس حملے سے بچ نکلا تو وہ آندھی کی طرح ان سب کو اپنی جھپیٹ میں لے لے گا .. خود کو بچاتے ہوے وہ کب اس کے گھر کے باہر جا پہنچا اسے خود نہیں معلوم ہوا ....

پٹی کھولتے ہوے زخم پر رکھا ہوا کاٹن بلکل ساتھ چپکا ہوا تھا . جو کہ بنا آئل کے لگایا گیا تھا .. وہ آئل لگانا بھول گئی تھی

.. نکمی ڈاکٹر .. وہ مسکرا دیا

....

داد ہاشمی کی موت کی خبر کو جتنا پوشیدہ رکھا گیا وہ اتنی ہی پھیلتی گئی ..

احمد جہانگیر تو مانو کسی
جنگلی کتے کی طرف شایان
اور اس کے آدمیوں پر جھپٹ پڑا
.. اس کے خاص آدمی کی موت
اسی سے چھپائی گئی .. داد کے
بنا تو وہ اپنے کسی کالے دھندے
کو چلانے کا سوچ بھی نہیں
سکتا تھا ..

مجھے سلطان چاہیے ...ـ کسی
بھی قیمت پر .. چاہے جو بھی
کرنا پڑے .. مجھے وہ چاہیے ..

اور اسے میرے پاس تم لاؤ
گے ..وہ اپنے سامنے ہاتھ

باندھے کھڑے ابراہیم سے
مخاطب تھا .. جو کسی مجرم
کی طرح اپنا اپ احمد جہانگیر
کو سونپ چکا تھا .. لہذا اب
اس کا کام کرنا اس پر فرض
تھا ..

کچھ بھی کرنا پڑے ..کر گزرو ..
مگر مجھے وہ چاہیے .. زندہ یا
مردہ .. وہ غصے اور غضب میں
بول رہا تھا

جی سرکار .... ابراھیم نے اثبات
میں سر ہلایا ...

....
....
خزاں کے بے رحم اور خشک
موسم میں ہر طرف پھیلے ٹوٹے
بکھرے پتوں پر دھیرے ے وہ
چلتی ہوئی جا رہی
تھی .سوکھے پتوں کے چرچرانے
کی آواز ایک عجیب سا ارتعاش
پیدا کر رہی تھی .....ـ ڈھلوا ن
دار سڑک پر چلتے چلتے وہ آ س
پاس لگے گہرے زرد درختوں کو
دیکھ رہی تھی جن پر کچھ ہی
.. پھول اور پتے لٹک رہے تھے

زرد موسم بہت ہی خشک تھا .
وہ واک کی خاطر باہر نکلی تھی..

کافی دنوں بعد یوں بے فکر ی سی ارد گرد سے بےنیاز وہ سڑک پر چلتی ہوئی جا رہی تھی .. کوئی منزل نہی تھی نہ کوئی ترتیب .. بس یونہی ، بے مقصد ، بے وجہ ، وہ گہری سانس بھرتی چل رہی تھی .

کبھی کبھی زندگی ہمیں اس موڑ پر لے آتی ہے کہ ہمیں اپنے ساتھ پیش آنے والے ہر

حادثہ اور ہر مشکل میں بھی
ایک بھلائی نظر آ تی ہے .. یوں
لگتا ہے جیسے جو ہوا ہے یا جو
ہونے جا رہا ہے شاید اسی میں
مصلحت ہو ،، کچھ اچھا
ہو، کچھ بھلا ہو .. پھر چاہے
وہ آزمائش کتنی بھی
تلخ، کتنی بھی جان لیوا اور درد
بھری ہی کیوں نہ ہو ..

اور درحقیقت ...تب ہم بڑے ہو
جاتے ہیں ...

زرد رنگ کی فل فروک میں
بلیک کلر کا حجاب پہنے وہ بہ

کر enjoy نیاز سی موسم کو
رہی تھی .. سڑک کے اختتام پر
ایک چھوٹی سی فلار شاپ تھی
.. پھول تو اسے ہمیشہ سے ہی
بہت پسند تھے .. اور وہاں
موجود رنگ برنگے خوبصورت
پھولوں کو دیکھ کر وہ بچوں
کی طرح خوش ہوتی شاپ کے
باہر جا رکی ..

ایک ادھیڑ عمر خاتون جو
دیکھنے میں کافی پرکشش
تھی .. کچھ ٹیولپس کو ایک
ساتھ پکڑے انہیں ایک بوکے کی

شکل میں ترتیب دے رہی تھی
..
... مرحبا انٹی
..مرحبا .. خوش آمدید
وہ عورت بوکے ایک سائیڈ
رکھتی مسکراتی ہوئی اس کی
جانب آ ی ..وہاں کیوں کھڑی
.. ہو؟ پیاری بیٹی .. اندر ا جاؤ
وہ دکان کے باہر کھڑی پھولوں
کو دیکھ رہی تھی .. اندر داخل
ہوتے ہی وہ قریب سجاے گئے
سفید پھولوں کو دیکھتی مسکرا

دی .. یہ بہت خوبصورت ہیں ..

ہاں واقی یہ بہت خوبصورت ہیں .. تم جانتی ہو سفید پھولوں کا کیا مقصد ہوتا ہے ؟

نہی جانتی .. عشاء نے نفی میں سر ہلایا ..

وہ عورت دھیرے سے مسکرا دی ...۔ سفید پھول ،معصومیت ،اور پاکیزگی کی علامت ہوتے ہیں .. یہ مثبت احساس اور ایک نئی

شروعات کی نشاندھی کرتے
ہیں ..
آہا ں .. یہ بہت پیارے ہیں ..
میں انہیں خریدنا چاہتی
ہوں ....ضرور کیوں نہیں ..
میں ابھی تمہارے لئے ایک
خوبصورت سا بکے بنا دیتی ہوں
..
نہیں انٹی .. بکے نہیں .. مجھے
یہ والا گلدان چاہیے . میں انھیں
اپنے سامنے بڑا ہوتا دیکھنا
چاہتی ہوں ..

اہ .. یہ تو بہت اچھی بات ہے .. وہ ایک لائن میں سجائے گئے گلدانوں میں سے ایک چھوٹا مگر ڈیزائن دار گلدان اٹھا لائی . اور بیلچے کی مدد سے کچھ سفید پھولوں کو مٹی سمیت اکھاڑ کر گلدان میں رکھ دیا .. باقی بچی ہوئی مٹی کو وہ ہاتھوں سے گلدان کی خالی جگہ پر بکھیرنے لگی .. وہ اس نظارے کو دلچسپی سے دیکھ رہی تھی ..

میں مدد کر دیتی ہوں .. عشاء
نے مٹی سے بھرے ہوے بوکس
سے کچھ مٹی نکال کر گلدان
کی خالی جگہ میں بھرنا شروع
کر دی .. گلدان کافی بڑا تو
نہیں تھا مگر پھولوں کے نیچے
کی سطح کو مٹی سے بھرنا
ضروری تھا تاکہ پانی ڈالنے کے
لئے کافی مٹی موجود ہو .. اپنے
حجاب کو درست کرتی وہ اپنے
کام میں مصروف تھی جب کہ
وہ عورت نہایت غور سے اس
کے حجاب میں مقید اس

پیارےسے چہرے کو دیکھ رہی تھی ..جہاں گال کے ایک طرف مٹی کی چھوٹی سی مہر ثبت ہو چکی تھی ..

جانتی ہو .. یہ پھول انسان کی روح کو زندہ رکھتے ہیں .. ان کی خوشبو ایک بے حصو بے امید وجود میں تازگی اور پرنوریت بھرتی ہے .. ہم جتنا ان کے قریب ہوتے ہیں اتنا ہی پرسکون اور زندہ دل محسوس کرتے ہیں ..

اپ ٹھیک کھ رہی ہیں .. ان پھولوں سے ہی تازگی اور بہار ہے . ہمیں ان کا خیال رکھنا چاہیے .. جس طرح خود کا رکھتے ہیں .. پھولوں کو کبھی بھی مرجھانے نہیں دینا چاہئے ،، یہ امید ہوتے ہیں .. ایک نئی صبح کی ،ایک نئی امید ..

وہ بیلچے کو ایک طرف رکھتے ہاتھوں سے گلدان میں مٹی کو نیچے دباتے ہوی نرمی سے بول رہی تھی ..

بلکل ٹھیک کہا .. یہ امید ہوتے ہیں .. تمہارا نام کیا ہے پیاری بیٹی؟

میرا نام عشاء ہے .. ..عشاء .. بہت پیارا نام ہے .. جانتی ہو تمہارے نام کا مطلب کیا ہے ؟

افسوس .. میں نہیں جانتی .. ہاں مگر میں نے قران پاک میں ایک دفع پڑھا تھا .. ایک آیت میں .. جہاں عشاء کا مطلب " رات " تحریر تھا ..

ہمم .. بہتر .. مگر تمہارے نام
کا مطلب ہے .. روشنی ،اور
خوشی .. عشاء ..آہا ں .
واقی ؟ اس نے حیرانی سے
پوچھا ...

جی ہاں پیاری بیٹی .. تم اپنے
نام کی طرح ہی خوبصورت ہو
. وہ اس کے گال پر لگی مٹی
کو اپنے اسکارف سے صاف
کرتے بولی .. بہت شکریہ آ
.. پکا . مجھے واقی نہیں پتا تھا

اپ کا نام کیا ہے انٹی ؟ میرا
.. نام " ایرگل خاتون " ہے

ایرگل .. مطلب ؟ ...مطلب "پھولوں کا گلدستہ".

اہ .. ماشاء الله .. اپ کا نام تو اپ کے پھولوں جیسا ہے .. اپ سے مل کر بہت اچھا لگا ایرگل انٹی ..

ہمیشہ خوش رہو پیاری بیٹی .. انسان اپنی خوشیا ں خود تلاش کرتا ہے .. تمہیں جہاں محسوس ہو کہ تم خوش اور آزاد ہو ..وہاں خود کو پابند کر لو ..

ٹھیک کہا اپ نے .. وہ مسکراتی
ہوئی اس کی باتو ں کو دیہان
سے سن رہی تھی .. کچھ دیر
خوش گپوں سے فارغ ہوتی وہ
گلدان ایک بڑے سے بیگ میں
ڈالے ایرگل خاتون کو الوداع
کہتی شاپ سے نکل گئی .. اور
وہ اسے جاتا دیکھ کر مسکرا
رہی تھی ...

اس چھوٹے سے گھر میں جہاں
جگہ بہت ہی کم تھی وہ
گلدان کو صحیح جگہ پر رکھنے
میں کنفوز ہو رہی تھی ..

کوئی ایسی جگہ جہاں اسے دھوپ بھی ملے .. مگر کہاں رکھوں ؟

کچھ سوچتی ہوئی وہ کچن کے قریب بنی ہوئی ایک چھو ٹی سی ونڈو کے پاس آ ی جہاں گلدان رکھنے کی جگہ تو نہیں تھی ..

سو وہ کمرے میں موجود ایک چھوٹا سا ٹیبل اٹھا کر ونڈو کے قریب رکھتی گلدان کو اس پر سیٹ کر چکی تھی ..

وہاں سے ونڈو کھولنے پر دھوپ کی کرنیں پھولوں کو چھو کر گزرتی تھیں ... گلدان میں پانی ڈالتے ہوئے اسے ایرگل انٹی کی بات یاد آ رہی تھی ...

"یہ پھول انسان کی روح کو .. زندہ رکھتے ہیں .. ان کی خوشبو ایک بے حصو بے امید وجود میں تازگی اور پرنوریت بھرتی ہے .. ہم جتنا ان کے قریب ہوتے ہیں اتنا ہی پرسکون اور زندہ دل محسوس کرتے ہیں ."

وہ مسکرا دی .. اسے وہ خاتون بہت اچھی اور نرم دل معلوم ہوئی تھی ...

....

تم جانتی ہو نہ مجھے وہاں جانا پسند نہیں .. عشاء نے آ ی برو اٹھا کر مروا کی جانب دیکھا ..

پکا نہ... اس دفع میں تمہارے بالوں کو ہاتھ تک نہیں لگاؤں گی .. آ ی پرومس ..

وہ ہاتھ پر رکھا کاجو کا ٹکڑا
منہ میں رکھتی معصوم سی
شکل بناتی بولی .. تم جھوٹی
ہو .. تم نے پچھلی دفع کہا تھا .
بس اتنے سے کم کرواؤں گی ..
مگر پھر ؟ ادھے سے بھی زیادہ
.. بال کٹوا دئے تھے

میں تمہاری باتوں میں نہیں
آوں گی ..ہٹو تم .. مجھے کام
کرنے دو .. وہ اسے اپنے ٹیبل
سے نیچے ہٹاتی لیپ ٹاپ کی
طرف متوجہ ہوئی ..

ارے یار ... میں کھ رہی ہوں نہ
.. میری بات کا یقین کرو ..
میری پیاری دوست .. مان جاؤ
نہ ..

مروا اس کی کرسی کو گھما
کر اپنے مقابل کرتی معصوم
انداز میں بولی ... اپنا یہ
معصوم چہرہ ہٹاؤ .. یہاں سے
..
فلحال مجھے بہت کام ہے ..
اس بارے میں بعد میں بات
کریں گے .. .

ایک نمبر کی وہ ہو تم .. مروا
چڑ کر کہتی اپنے کیبن میں پر
کرسی پر گرنے کے انداز میں
بیٹھی ..

ہاں وہ تو ہوں .. عشاء اپنا
حجاب درست کرتی بنا اس کی
طرف دیکھے بولی ..

اگر تم نہ گئی نہ تومیں
تمہاری شکایت .. عبدر بھائی
سے لگاؤں گی ..

ہیں ....؟؟؟؟ عشاء نے اس کی
طرف آنکھیں پھیلا کر دیکھا ..

یہ عبدر بھائی کب سے ہو گیا تمہارا ؟؟؟

ظاہر ہے اب وہ تمہارا .. اہممم ..... وہ ہے ... تو پھر .. ... میرا بھائی ہی ہوا نہ

زیادہ فضول مت بولو .. ایسی کوئی بات نہیں ہے ..وہ بس میرا دوست ہے ..

ہاں نہ .. وہ دوست جو اتنی پروا کرتا ہو .. ہمارا خیال رکھتا ہو اور ہمیں محفوظ

رکھتا ہو .. وہ دوست نہیں
ہوتا پاگل لڑکی ..

وہ کچھ اور ہوتا ہے ..عشاء
کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی ..

مگر وہ مروا کو اس کی ٹانگ
کھینچنے کا موقع نہیں دینا
چاہتی تھی سو بات کو ٹال گئی
..

تم اپنے اس چھوٹے سے دماغ کو
ان فضول سی سوچوں پر خرچ
مت کرو میری جان .. ابھی

یہاں بہت کام ہے اس پر دیہان دو ..

اور ہاں .. عبدر سچ میں میرا دوست ہے .. اس سے زیادہ کچھ نہیں .. اور تم تو اس سے بات کرنے والی تھی نہ .. اب وہ اچانک سے بھائی کیسے ہو گیا ؟؟ ذرا اس بات پر روشنی ڈالنا ...

اہمم .. نہیں بھئی .. جس طرح اس دن وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا تھا .. میری تو آدھی سانس او پر اور آدھی

نیچے ہی رہ گئی تھی .. اس سے بات کرنا تو دور میں تو بھائی کے علاوہ اسے کسی نام سے مخاطب بھی نہ کروں گی اب ..

ہاہاہاہاہاہا ..... مروا کی بات پر عشاء کا پرزور قہقہہ گونجا ..

میں نے تم سے کہا تھا نہ .. وہ تھوڑا نہیں بہت زیادہ کھڑوس ہے .. مگر تب تو تم نے میری بات سنی نہیں .. اب ..

اب کیا ہوا .. وہ مسلسل
.. ہنستے ہوی بول رہی تھی

چپ کرو تم یہ سب تمہاری
وجہ سے ہوا .. نہ وہ غصہ سے
بولتا اور نہ میں اس سے
ڈرتی .. اوکے .. اب اپنا منہ بند
کرو ..

ہاہاہا .. تمہاری شکل دیکھنے
لایق تھی مروا .. وہ منہ پر
ہاتھ رکھتی دبی سی ہنسی
ہنس رہی تھی .

ہاں ہاں .. اڑ ا لو مذاق .. میں بھی اڑ اؤں گی جب وہ تم پر ایسے غصہ کرے گا .. دیکھنا تم ..

مجھ پر . غصہ .. اور وہ بھی .. وہ کھڑوس

کرے تو .. میں دیکھ لوں گی اسے .. وہ اسکارف کا پلو جھٹکتے ہوی اپنے کام میں .. متوجہ ہوئی

ہاں ہاں .. میں بھی یہیں ہوں .. مس افلاطون .. اور پارلر تو

تمہیں لے کر جاؤں گی .. چاہے مجھے تمہیں گھسیٹ کر ہی کیوں نہ لے جانا پڑے .. وہ منہ میں بڑبڑاتی اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئی .

وہ مسٹر یگیت کے بلکل سامنے بیٹھی اس کی دی گئی رپورٹ کو درست کرنے میں لگی تھی ..لیپ ٹاپ پر تیزی سے چلتی اس کی انگلیاں اس خاموش کمرے میں ٹک ٹک کی آواز بلند کر رہیں تھیں ..

وہ بظاھر تو اپنے کام میں مصروف تھا .. مگر نہ جانے کیوں .. کچھ ہی پل بعد اپنے سامنے بیٹھی اس معصوم سی لڑکی کو دیکھنے پر مجبور ہو جاتا ..

وہ اس کی انکھو ں کی طرف بغور دیکھ رہا تھا .. جو کہ کبھی بڑی ہو جاتیں تو کبی وہ انہیں بند کرنے کے انداز میں بلکل قریب کر لیتی ....

اس کی آنکھوں میں چمک تھی ..براؤن کلر کی وہ

خوبصورت آنکھیں اس ایک ڈمپل والے پرکشش انسان کو بھٹکا رہیں تھیں ..

سر یہ کمپلیٹ ہو گئی . اپ ایک دفع چیک کر لیں .. اگر کوئی مسٹیک ہوئی تو اسے پائنٹ اوٹ کر دیں ..

وہ جیسے خواب سے جاگا تھا .. اور آنکھیں جھپکتا ہوا لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظریں مرکوز کر گیا ..

مگر اس کی بنائی ہوئی رپورٹ میں سے غلطی تلاش کرنا مانو ڈھیر میں سے سوئی کو ڈھونڈنے کے مقابل تھا ..

ویری امپریسو .. اپ کی رپورٹ میں سے غلطی نکلنا واقی ایک مشکل کام ہے مس عشاء ..

I appreciate it .....وہ مسکرایا ..

عشاء نے اس کے ایک گال پر گہرے ہوتے ڈ مپل کی طرف

غور سے دیکھا .. جو کبی گہرا ہوتا تو کبی مٹ جاتا ..

بہت شکریہ سر ..

وہ اپنی چیزیں سمیٹتی ہوئی آج تھوڑا لیٹ ہو گئی تھی .. اپنا موبائل فون بیگ میں رکھتی وہ مروا کو الوداع کہتی آ فس سے باہر نکلی ..

اس کا گھر اس کے افس سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا .. جسے وہ چلتے ہوی بھی طے کر سکتی تھی ..

آ فس کے پارکنگ ایریا سے
گزرتے ہوئے اس کی نظر اپنے
بوس پر پڑی جو کے ایک ادھیڑ
عمر شخص سے بحث میں
مصروف تھا . وہ وہاں جانا تو
نہیں چاہتی تھی .. مگر کچھ
سوچتی ہوئی ان کے قریب گئی
..

بیٹا میں نے یہ جان بوجھ کر
نہیں کیا . تمہاری گاڑی اچانک
.. سے میرے سامنے آ گئی

مگر اپ اتنا تو جانتے ہیں نہ
کے پارکنگ ایریا میں بائیک سائیڈ

پر گاڑی چلانا منا ہے .. اپ کو
اس بات کا جرمانہ بھی ہو
سکتا ہے ..

میری گاڑی کو اتنا نقصان تو
نہیں ہوا .. مگر اگر ہم ڈرائیو
کرنے والے ہی ڈرائیونگ کے
قوانین کی پابندی نہیں کریں
گے تو باقی لوگ کیا سیکھیں گے
ہم سے ..

کیا کوئی مثلا ہے .؟؟. کیا بات
ہے سر .؟؟. وہ ان کی ادھوری
بات سنتی قریب آ تے بولی ..

کچھ زیادہ نہیں .. بس انکل غلط جگہ پر ڈرائیو کر رہے تھے اس لئے ہلکا سا نقصان ہو گیا ..

میں بہت معذرت خواہ ہوں بیٹے ..

ارے نہیں انکل اپ معذرت نہ کریں .. بس اتنا دیہان رکھیے گا کہ اگلی دفع بائیک سائیڈ پر ڈرائیو نہ کرے .. ورنہ جرمانہ ہو سکتا ہے ..

میں دیہان رکھوں گا بیٹا .. اللہ پاک تمہیں سلامت رکھیں .. وہ اپنی گاڑی بیک کرتا نکل گیا ..
جب کہ وہ وہاں کھڑی صورت حل کو سمجھتی ہوئی سر کھجا رہی تھی ..

یگیت اسے دیکھ مسکرا دیا .. اور اس کا ڈمپل نمایاں ہوا ..

زیادہ نقصان نہیں ہوا مس .. اپ زیادہ مت سوچیں ..

شکر ہے ان انکل کو یھاں سیکورٹی پولیس نے نہیں دیکھا

.. ورنہ انہیں جرمانہ ہو سکتا
تھا .. وہ اس پاس دیکھتے بولی
..

ہاں بلکل .. مگر کوئی بات
.. نہیں .. ایسا ہو جاتا ہے
جی سر اپ نے ٹھیک کہا
....

اپنے سے کچھ فاصلے پر کھڑے
اس سوٹ بوٹ پہنے خوبرو
شخص کو دیکھ کر کار کے
سائیڈ مرر میں اس نے اپنے بال

سنوارے تھے .. بے شک وہ اس
سے زیادہ ہنڈسوم تو نہیں تھا
..

ہاں مگر وہ وہاں کیوں کھڑی
تھی ؟ وہ بس یہ سوچ رہا تھا

....

اپ گھر جا رہی ہیں .. ؟ یگیت
نے سوال کیا ..

جی سر ..

اگر اپ کو برا نہ لگے تو میں
اپ کو گھر تک ڈروپ کر دیتا

ہوں ... مسٹر یگیت نے بہت ہچکچاتے ہوئے کہا ..

تو مقابل کے چہرے پر ایک عجیب سی کیفیت نمایا ں ہوئی ..ایک ان چاہا خیال اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا گیا ..

وہ بھولی نہیں تھی .. کہ یہ افر ایک دفع پہلے بھی اسے دی جا چکی تھی .. دینے والے کو وہ .. بھولی نہیں تھی

وہ بنا کوئی جواب دیے اپنی ہی سوچ میں گھری بے حس و حرکت کھڑی تھی ..

مس عشاء ...یگیت نے اسے چپ کھڑا دیکھ پکارا .. میں اپ ... سے .. کھ رہا تھا کہ

یہاں کھڑی ہوتم ... .میں .. تمہیں کب سے ڈھونڈ رہا تھا

اپنے عقب سے آ تی جانی پہچانی آواز پر وہ گربراتی ہوئی اس آواز کی جانب متوجہ ہوئی ..

وہ اپنے کوٹ کی جیب میں
ہاتھ ڈالے ماتھے پہ کئی شکنیں
لئے بلکل اس کے مقابل کھڑا تھا
..

اتفاق پر اتفاق وہ بس آنکھیں
پھیلا ے ان دونوں کی جانب
دیکھ رہی تھی ..

اپ کی تعریف .... مسٹر یگیت
نے اپنے سامنے کھڑے بلیک کلر
کی فل ڈریسنگ میں ملبوس
ایک پرکشش پرسنیلٹی رکھنے
والے تھوڑے مغرور انسان سے
سوال کیا ..

اکسکیوز آ س ...... کہتے ہی

سلطان نے اپنے ساتھ حیران اور کچھ پریشان سی کھڑی اس نازک پری کو ایک چٹختی نظر دیکھا .. اور دھیرے سے اس کی کلائی پکڑتے.. اپنے قدم بڑھا گیا ..

وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی حیرانی سے اس کی پیٹھ کو دیکھ رہی تھی ..

وہ کار کا دروازہ کھولے کھڑا تھا جس پر وہ بنا سوال جواب ..

کئے ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں اندر بیٹھ گئی ..

مسٹر یگیت اپنی جگہ کھڑا اس سین کو دیکھ رہا تھا .. مگر ایک نگاہ اپنے ارد گرد دوڑا کرہلکا سا مسکراتا ہوا اپنی کار کی طرف چل دیا ..

وہ بنا کوئی بات کئے خاموشی سے اپنی سائیڈ ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی ..

کیسی ہو؟

سلطان نے اسے چپ اور
پریشان دیکھ کر سوال کیا ..

جس پر وہ بنا کوئی جواب دئے
ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھی
تھی ..

کار ایک جھٹکے سے رکی تھی ..
عشاء نے ہڑبڑا کر دیکھا ..

سلطان نے ایک گہری نظر اسے
دیکھاتھا .. میں نے کچھ پوچھا
ہے شاید ...

اہ .. ام سوری .. کیا پوچھا تم
نے ؟

تم پریشان □و ؟ کوئی مثلا □□ کیا ؟

ا□ .. ن□یں تو .. میں بلکل ٹھیک □وں .. و□ بس میں ... بولت□ بولت□ رکی ..

سلطان ن□ آ ی برو اٹھا کر اس کی جانب دیکھا ..

تم کیس□ □و ؟ تم□اری چوٹ کیسی □□ ؟

اور تم بنا بتا□ کیوں چل□ گئ□ تھ□ اس دن ؟

ہمیشہ ہی بھوت کی طرح آتے ہو .. اور ایسے ہی غائب ہو جاتے ہو ... ..

وہ ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے اسے کے دھڑا دھڑ سوالوں کو دلچسپی سے سن رہا تھا ..

میں تم سے پوچھ رہی ہوں .. وہ اسے مسلسل دیکھ رہا تھا ..بنا جواب دئے ..

اب وہ اسے کے اس طرح دیکھنے سے کچھ ہڑبڑا رہی تھی ..

وہ اسکارف کو حجاب کی صورت اوڑھے بہت پیاری لگ رہی تھی ..

وہ بنا حرکت کئے کسی روبوٹ کی طرح اسی پوزیشن میں تھا .. عشاء نے دھیرے سے اپنی انگلی اس کی جانب بڑھاتے اس کے کندھے پر ہلکی سی ضرب لگائی ..

سلطان نے آنکھیں جھپکی ..

زندہ ہو ؟ ؟؟میں تم سے بات کر رہی ہوں ..

لگتا □□ تم□یں □ینگ □ون□ کی بیماری □□ ..

□م و□ تو □□ . شاید کچھ عرص□ س□ ..

مطلب اب میں اپن□ سوال پھرس□ دو□راوں ؟

کیوں ک□ تم ابھی ریفریش □و□ □و..

و□ مسکرایا تھا ...

تم□اری چوٹ کیسی □□؟ ..

ٹھیک □□ . ..

ایک بات پوچھوں تم سے ؟

عشاء نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا ..

منا بھی کروں گا تو بھی تم پوچھو گی ہی ..

.. ہاں .. یہ بھی ہے

..... تم کیا سپر مین ہو ؟

یا تم میں کوئی خاص پاور ہے .. بہت اگزیکٹ ٹائم پر انٹری ہوتی ہے تمہاری .. ایک دم پرفکٹ ..

یہی سمجھ لو .. وہ کار دوبارہ .. سے سٹارٹ کر گیا

مطلب میں جو چاہوں سمجھ سکتی ہوں ؟

ہمم .. پھر سے مختصر جواب ..

اچھاااا .. پھر ٹھیک ہے .. وہ .. ہنس دی

.. ہنس کیوں رہی ہو

تم نے ہی تو کہا جو چاہوں .. سمجھ سکتی ہوں

تو کیا سمجھا تم نے ؟

تمہیں کیوں بتاؤں .. وہ
.. مسلسل ہنس رہی تھی

وہ مسکرایا .. اور گاڑی اس کے
چھوٹے سے گھر کے باہر آ رکی
..

تم یہاں ٹھیک ہو ؟ کوئی مثلا
تو نہیں .. ؟

اہ .. نہیں .. یہاں سب ٹھیک
.. ہے .. تم فکر مت کرو

ہمم .. اگر کوئی مثلا ہو تو بلا
.. ججھک کھ سکتی ہو

ہاں نہ .. ایک ہی تو سپر مین ہے میرے پاس .. وہ مسکرائی ..

اور ہاں .. اب تو میری بات مان لو ..

اور وہ کون سی ؟

گاڑی سلوو ڈرائیو کیا کرو .. اس دن تمہیں کافی زیادہ چوٹ لگی تھی .. پتا ہے نہ

سلطان کی سمائل گہری ہوئی ..

چلتی ہوں .. اپنا خیال رکھنا .. اور شکریہ .. گھر تک چھوڑنے کا ..

دیہان سے جانا .. وہ ونڈو سے جھک کر کہتی ہوئی چل دی .. اور وہ اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا..

پاگل لڑکی .. وہ مسکرا رہا تھا ..

....
....

سرخ رنگ کی لونگ فروک میں
بالوں کو کندھوں پر پھیلاے وہ
واکنگ چیر پر بیٹھی اپنے سامنے
فائلز کا بنڈل کھولے ہوے
تھی ... کچھ نیے آ نے والےورکرز
اور کچھ نیے پروجیکٹس تھے
.. جنہیں اس نے فائنل کرنا تھا
سرخ رنگ کی لپسٹک سے سجے
ہونٹ وہ بہت خوبصورت لگ
رہی تھی .. آ فس میں آ تے اس
لمبے چوڑے نو جو ان نے اپنے
سامنے بیٹھی اپنی اس پیاری
سی کزن کو ایک بھرپور نگاہ

دیکھا .. وہ واقی بہت
خوبصورت لگ رہی تھی ..

وہ مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا
..

مرحبا .. ائیگل ..

ویسے ایک بات بتاؤں .. بلکل
خون پینے والی چڑیل لگ رہی
ہو .. ایسا لگ رہا ہے .. آج
فائنل ہونے والے بیچارے ورکرز
کا خون کردو گی ..

ائیگل نے ایک نظر اپنے سامنے
کرسی پر پھیل کر بیٹھے ہوے

گرین کلر کا فل سوٹ پہنے
خوبرو انسان کو دیکھا .. جو
ہمیشہ کی طرح اس کا کام
کی طرف سے دیہان بھٹکانے
آیا تھا ..

اور سب سے پہلے تو تمارا
خون کروں گی .. ذرا بتاؤں گے
کہاں سے آ رہے ہو؟ دو دن
سے غائب ہو ..

آغا جان کتنی دفع پوچھ چکے
ہیں تمہارا .. اور تم ہو کہ اپنا
فون بھی بند کر رکھا ہے ..

فون کیا کنگھی کرنے کے لئے
رکھا ہوا ہے تم نے .. اگر
استمال نہیں کرنا تو بھا ڑ میں
پھینک دو ..

ارے .. ارے .. سانس تو لے لو
چڑیلوں کی رانی ..

تم تو ریڈیو کی طرح نہنان
اسٹاپ شروع ہو گئی ہو ..

آرام سے پوچھ لو ..

اور آرام سے کیسے پوچھوں ذرا
بتا دو ؟

پوچھو .. کہ حادی ڈارلنگ .. تم کہاں تھے ؟ میں پریشان ہو .. رہی تھی تمہارے لئے

پریشان ہوتی ہے میری .. جوتی ... بھاڑ میں جاؤ تم

اور میں کیوں تمہاری فکر کرنے .. لگی بھلا

فکر تو تم کرتی ہو .. مس ڈریکولا .. مان لو .. وہ بالوں .. میں ہاتھ پھیرتا ناز سے بولا

اچھا ابھی بتاؤں کتنی فکر کرتی . ہوں

وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھتی حادی کی کالر اپنے ہاتھ میں دبوچ چکی تھی .. ایک جھٹکا لگنے پر وہ جیسے ہوش میں آیا تھا ..

ارے ارے .. . کیا کر رہی ہو .. .

بتا رہی ہوں کتنی فکر ہے مجھے تمہاری ..وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے کرسی سے ہٹا چکی تھی ..

چھوڑو مجھے .. چڑیل کہیں کی اب بچے کی جان لو گی کیا .. .

میں .. تو مذاق .. ا□ □ □ □ □
.....

حادی کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ اس کے کندھے پہ اپنے دانت گاڑھ چکی تھی ..

یا خدا .. کوئی تو بچا لو مجھے اس ویمپائر سے .. وہ اسے کندھوں سے پکڑ کر ہٹانے میں لگا تھا جب کہ وہ تو آج اس سے سارے حساب لینے والی تھی ..

ائیگل .. سچی ب□ت ،، ب□ت درد □و ر□ا □□ .. □ٹو بھی .. پاگل خاتون .. اب کیا سچ میں میرا خون پیو گی .. ا□ □ □ ..

و□ ایک جھٹک□ س□ پیچھ□ □وئی .. و□ حیران سا کھڑا اپن□ کندھ□ کی طرف دیکھ ر□ا تھا .. ج□اں و□ اپن□ دانتوں ک□ نشان گاڑھ چکی تھی ..

جنگلی بلی .. دیکھ لو ذرا .. کیا حالت کر دی میر□ بیچار□ کندھ□ کی ..

ہے .. بچ گئے ہو اس دفع تو ..
خیر مناؤ .. وہ اپنے شولڈر کٹ
بالوں کو جھٹکی ہوئی واپس
اپنی کرسی کی طرف بڑھی ..
جب کہ وہ کاٹ کھانے والی
.. نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

اب بتاؤ .. کہاں آوارہ گردی کر
.. رہے تھے دو دن سے

وہ آیا تو ائیگل کی ٹانگ کھینچنے
تھا .. یہ بتانے کہ وہ دو دن سے
اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ
گھومنے نکلا تھا .. جو کہ بس
... اسے تنگ کرنے کے لئے تھا

مگر اس کا جلالی روپ دیکھ کر .. اپنا ارادہ بدل گیا ..

وہ میں .. کسی کام سے گیا تھا ..

کس کام سے گیے تھے یہی پوچھ رہی ہوں نہ گدھے کہیں کے ..

اور تمہیں کیوں بتاؤں بھلا .. ؟ میرا کوئی پرسنل کام بھی تو ہو سکتا ہے نہ ..

اچھا تو مطلب ٹھیک سے ڈوز ملی نہیں تمہیں ... ٹھیک سے بتاؤں کیا ؟

دیکھ لوں گا تمہیں بعد میں ..
.. فلحال تو مجھے کام ہے

روکو ذرا ... وہ اپنی کرسی سے
اٹھ کھڑی ہوئی .. تو وہ جو
آرام سے کھڑا تھا تیزی سے
افس سے باہر کی طرف
بڑھا .. دیکھ لوں گا .. تمہیں ..
وہ انگلی کا اشارہ کرتے اپنی
ٹائی کی نوٹ کستا وہاں سے نو
.. دو گیارہ ہوا

گدھا کہیں کا .. وہ نفی میں
سر ہلاتی دوبارہ سے اپنے کام
میں لگ چکی تھی ....

....
....

ارے ایسے نہیں.. ماموں .. ذرا
دھیان دو .. اسے مکمل کرنے کے
لئے پہلے ٹیبل بنانے پڑیں گے ..
پھر اس سار ی انفور میشن کو
باری باری ان ٹیبلز میں لکھنا
ہے.. ایسے یہ مکمل ہو گی ..
.. سمجھے

وہ صارف کے کیبن میں ایک
سائیڈ سے جھکی ہوئی اسے
سمجھانے میں لگی تھی .. جب

کہ وہ اس کے نیے لقب ..ماموں کو سوچ رہا تھا .. ..

اب میں .. ماموں بھی بن گیا ہوں .. .. اور کوئی لقب ہے محترمہ .. جو مجھے اپ کی طرف سے ملنا باقی ہے ؟

تو بتا دیں .. تا کہ میں وہ سب نام یہاں لکھ کر چپکا لوں ..

وہ منہ پر ہاتھ رکھتی مسکرا دی ..

ہنسو .. ہنسو .. ہنسنے کے علاوہ کیا آ تا ہے آپکو ..

وہ ایک ناراض سی نظر اس پر دوڑاتا اپنے کام میں متوجہ ہوا ..

آج سے تو یہی نام ہے تمہارا .. باقی آیندہ انے والے ناموں کو میں فلحال کے لئے روک لیتی ہوں.. ماموں ..

ہٹیں اپ .. میں خود کر لوں گا کام .. وہ اس سے اپنی فائل پکڑتا ایک طرف ہوا ..

وہ ہنستی ہوئی واپس اپنی کرسی پر بیٹھ چکی تھی ..

یہ عشاء کہاں رہ گئی .. ابھی
تک نہیں آ ی .. ویسے لیٹ تو
نہیں ہوتی وہ .. وہ اپنی کلائی
پر بندھی گھڑی کو دیکھتے بولی
..

اس کی بات مکمل ہوئی ہی
تھی کہ اس کی نظر سامنے
سے آتی ہوئی عشاء پر پڑی ..
جو کہ اپنے ہاتھ میں فائلز کا
.. پیکٹ پکڑے ہوئے تھی

مرحبا .. سب کو .. وہ سلام
کرتی مروا کے برابر میں اپنے
کیبن میں آ ی .. اور فائلز کا

پیک ٹیبل پر رکھتی مروا کی
طرف متوجہ ہوئی ..

اتنی دیر کہاں لگا دی تم نے ؟
اور یہ کیا ہے ؟ وہ پیکٹ کی
طرف دیکھتے بولی ..

اہ .. انہی کی وجہ سے لیٹ
ہوئی ہوں .. مسٹر یگیت نے
کچھ رپورٹس دی تھیں انھیں
.. کوپی کروانا تھا .. اس لئے

اہ .. اچھا . تم نے ناشتہ کیا ؟
.. مروا نے سوال کیا

نہیں یار .. جلدی میں نہیں
کیا . آج یہ کام بھی کروانا تھا
اس لئے گھر سے جلدی نکل ای
تھی ..
.. جانتی تھی میں .. کوکنگ چور
وہ انٹر کام پر آرڈر دیتی اسے
کن آنکھوں سے دیکھ رہی تھی
..
تم اپنا خیال ذرا بھی نہیں
رکھتی ہو عشاء .. دیکھو پہلے
سے بھی زیادہ کمزور ہو گئی
ہو .. اور دیکھو رنگ بھی پھیکا

پڑ ر□ا □□ .. اور سکن بھی ڈرا .. □ □و ر□ی □□ تم□اری

□اں □اں .. جانتی □وں .. اور .. میں ایس□ □ی بلکل فٹ □وں

تم بات کو و□اں تک ن□ ل□ جاؤ مس ڈرام□ کوئین .. و□ مروا کی بات کا مطلب سمجھتی □وئی اس کی گال پر چٹکی .. کاٹتی □وئی مسکرا دی

ار□ یار .. تم ابھی تک و□یں اٹکی □وئی □و .. اب تو مان .. جاؤ ن□

.. . ایک شرط پر .. بتاؤ بتاؤ

میرے بال نہیں کٹواؤ گی ..
.. ذرا ..سے .. بھی ... نہیں

اوکے .. پکا .. ڈن .. اب تو چلو
.. گی نہ

عشاء نے آخر ہار مانتے ہوئے
.. اثبات میں سر ہلا دیا

آئی ی ی ی .... وہ خوش
ہوتی عشاء کے گلے میں باہیں
.. ڈالتی جھول گئی

.. ڈرامے گرل .. کہیں کی

اوہ .. کیا بات ہے ؟ کوئی لڑائی چل رہی ہے کیا تم دونوں کی .. ؟ بہت خاموشی ہے ..

عشاء صارف کے کیبن سے خاموشی کو دیکھتی ہوئی مروا سے سوال کر رہی تھی ..

ہاہاہا .. کچھ نہیں یار .. بس .. ماموں بنا لیا ہے میں نے اسے .. تو اس لئے تھوڑا منہ پھلایا ہوا ہے ..

کیا ... ماموں ؟ .. تم بھی نہ حد
کرتی ہو .. وہ کھل کر ہنس
دی .. دو نوں کو ہنستا دیکھ
.. صارف نے برا سا منہ بنایا

را کنگ چیر پر سر چیر کی
پشت سے ٹیکے بلیک کلر کے
تھری پس سوٹ میں وہ بہت
.. ڈیشنگ لگ رہا تھا

ایک ہاتھ بالوں میں الجھائے وہ
کسی سوچ کو بہت دیہان سے
سوچنے میں مصروف تھا .. جب
ایک جھٹکے سے دروازہ کھلنے
کی آواز پر کسی کے بھاری قدم

اس کے قریب آتے مقابل
کرسی کے سامنے آ ر کے .. وہ
جو کوئی بھی تھا بنا اجازت کے
مسٹر یگیت کے افس میں داخل
ہوتا اس کے سامنے کرسی پر
براجمان ہو چکا تھا ..

وہ اپنی سوچ میں خلل
محسوس کرتا اپنا چہرہ سامنے
کئے مقابل ہستی کو دیکھ رہا
تھا ..

جو کہ .. ہمیشہ کی طرح ..
اپنی مخصوص بلیک کلر کی
پینٹ شرٹ میں ملبوس لونگ

کوٹ پہنے ٹانک پر ٹانگ رکھے
پوری شان سے بیٹھا تھا ....

چہرے پر ہمیشہ کی طرح ایک
غصہ نمایاں تھا ..

یگیت اسے دیکھ کر مسکرایا تھا
..

مرحبا .. معزز مہمان ..

آپکی کی آمد کا تہہ دل سے
مشکور ہوں ..

بہت خوشی ہوئی .. اپ نے اپنے
مبارک قدم مجھ غریب کے
غریب خانہ میں رکھے ..،

تو بتائیں کیا لیں گے اپ ..
ہمیشہ کی طرح .. بلیک
کوفی ؟

یا کچھ اور؟

وہ ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے مقابل
شخص کو خوش آمدید کھ رہا
تھا ..میں سمجھتا تھا تم نے او و
.. ر ایکٹنگ چھوڑ دی ہو گی

مگر کچھ خاص فرق نظر نہیں
.. آ رہا .. مسٹر یگیت الپ

آ ے گا بھی کیسے .؟. میری نظر
میں وہ انسان نہیں جو اپنی

عادت بدل ل□ ..□ماری عادات
□ی □میں مخصوص بناتی
□یں .کیوں ٹھیک ک□ا ن□ ؟
سلطان-□-اعلی .

□مم .. ی□ تو وقت پر منحصر
□□ .. وقت بدلن□ میں دیر ن□یں
لگتی ..

ٹھیک ک□ا .. وقت بدلن□ میں
دیر ن□یں لگتی .. ی□ تم س□
ب□تر کوئی ن□ی جانتا ..

یگیت اپن□ الفاظ ک□ اختتام پر
سلطان کی طرف بڑھا ..

کیا یار .. آج بھی گلے نہیں لگے گا ؟

وہ اسے ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھے دیکھ چڑتے ہوئے بولا ..

تم جانتے ہو .. مجھے یہ سب .. .. پسند نہیں

... اہ .. یہ رہی نہ تیری عادت

وہ سلطان کے بڑے ہوئے ہاتھ کے مکے پر بمپ کئے مسکرا دیا ...یار تو ذرا برابر بھی نہیں

بدلے .. اتنے سالوں بعد بھی ..
.. حیران ہوں میں

وہ اس کے قریب ٹیبل پر بیٹھ گیا

آج یھاں کیسے آنا ہوا ؟ ہماری یاد کیسے ا گئی ؟ وہ ٹیبل پر پڑے انگوروں کی باسکٹ میں سے .. ایک اٹھا کر کھاتے ہوے بولا

میں نے تجھے یہ فرم کھولنے کی اجازت اس لئے نہیں دی تھی کہ تم یھاں اپنے معصوم ورکرز

کو بلوچے لفٹ کی آ فر کرتے
پھرو ..
ہاں ... بس ایک یہی بات سوچ
رہا تھا میں .. کہ کیا واقی اس
دن میں نے تجھے دیکھا تھا وہاں
.. اب یقین ہو گیا .. ... دال
میں کچھ کالا لگ رہا تھا .. پر
اب تو پوری دال ہی کالی لگ
رہی ہے ....
زیادہ اوور ایکٹنگ مت کر..
ورنہ الٹے ہاتھ کی پڑے گی ..
اپنی کرسی پر بیٹھو .. اور اپنی
ٹائی درست کرو ..

ایک نمبر کے چچھور ے لگ رہے ہو ..

سلطان نے تیکھی نگاہ اس پر دوڑائی ..

کیا واقی .. چھچھور ا لگ رہا ہوں ..؟

بال ٹھیک نہیں ہیں ؟.. یا میکپ کی کمی ہے ؟ وہ اپنے سامنے لگے مرر میں دیکھتے خود کو سنوارنے لگا ..

شکل ہی ایسی ہے بچے ......
مت سنوارو .. ورنہ مزید بگڑ جاۓ گی ..

سلطان اپنے موبائل فون میں سکرولنگ کرتے بولا ..

میرے ہی آفس میں بیٹھ کر مجھ میں ہی نقص نکال رہے ہو ..واہ ....خیر کوئی نہیں .. .. بس تمہیں ہی اجازت ہے

سر کیا میں اندر ا سکتی ہوں ؟ مروا دروازے پر کھڑی اجازت طلب کر رہی تھی ..

.. یس پلیز کم ان

مروا کے ہمراہ ..عشاء اور
صارف اپنے ہاتھوں میں اپنی
اپنی بنائی گئی فائلز پکڑے اندر
داخل ہوے ..

وی آ ر سوری سر .. اگر اپ
بزی ہیں تو ہم بعد میں آ جایئں
گے .. وہ وہاں بیٹھے ایک نہ
معلوم شخص کو دیکھتے بولی ..
جس کی پیٹھ ان کی طرف اور
منہ اپنے سامنے کھڑے یگیت کی
طرف تھا ..

نہیں اٹس اوکے .. اپ بیٹھیں ..
وہ انہیں کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے اپنی جگہ
.. براجمان ہوا

باقی سب کے برعکس .. عشاء اس شخص کی پیٹھ کو بغور دیکھ رہی تھی .. اب ایسا نہیں
. تھا کہ وہ اسے پہچانتی نہ ہو

وہ ڈریسنگ . اور وہ بلیک سٹائل تو صرف ایک انسان کا
.. ہے

وہ کچھ متذبد ب سی ہوئی قریب پڑے ٹیبل پر فائل رکھنے جھکی تو اس کی نظر موبائل پر سکرولنگ کرتے اس شخص کے ہاتھ پر پڑی .. جہاں وہ بلیک کلر کی تاج والی انگوٹھی جگمگا رہی تھی ..

تم .. یہاں .. وہ بے اختیار بول پڑی ..

جس پر سلطان نے گرن موڑے اس کی جانب دیکھا .. جو آج اسی کی طرح بلیک کلر کی شارٹ فراک پر بلیک حجاب

ہوئی بہت up میں ڈریس نفیس اور خوبصورت لگ رہی تھی ..

مرحبا .. سلطان نے دھیرے سے سلام کیا ..

مرحبا ..عشاء سمیت وہاں کھڑے باقی دونوں نے بھی بیک وقت کہا ..

کیوں میں یہاں نہیں آ سکتا ؟

نہیں .. میرا مطلب .. ہاں .. مطلب .. آ تو سکتے ہو .. مگر ..

مگر ؟اس نے ایک نظر مسٹر
یگیت پر گھمائی جو کے فائلز
کو ہاتھ میں پکڑے دھان سے
.. دیکھنے میں مصروف تھا

مروا اور صارف عشاء کے قریب
پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے ان
دونوں کی گفتگو پر دیہان دے
.. رہے تھے

کچھ نہیں .. خوش آمدید ......ـ
وہ مصنوعی سا مسکراتی
ہوئی اس سے کچھ ہی فاصلے
.. پر کرسی پر بیٹھی

مروا اور صارف اپنی فائلز کی
ڈیٹیل مسٹر یگیت کو سمجھانے
میں لگے تھے .. جب کہ وہ
مسلسل سلطان کو دیکھنے میں
.. مصروف تھی

ہمیشہ ہی بلیک کلر پہنتا
.. ہے .. بور نہیں ہوتا کیا

ویسے یہ کلر اس پر جچتا بھی
تو بہت ہے .. ہاں مگر ہے
تھوڑا سا کھڑوس .. وہ ٹیڑھی
نگاہ سے اس کی طرف دیکھتی
.. دل ہی دل سوچ رہی تھی

جب کہ وہ موبائل سکرین پر نظریں جمائے اسے بلکل نظر انداز کر رہا تھا ..

عشاء اپنی فائل کی ڈ ٹیل مسٹر یگیت کو سمجھا رہی تھی اور سلطان اس کے چہرے کی طرف بغور دیکھ رہا تھا ..

وہ بار بار اٹکتی .. اور پھر سے متوجہ ہوتی .. مگر اس کا دیکھنا ایک تار میں اسے بھٹکا رہا تھا ..

اپنا کام مکمل کئے وہ اس سے کچھ ہی فاصلے پر ٹیبل کے قریب کھڑی تھی ..

ہاں نہ .. یہی عبدر بھائی ہیں .. عشاء کے وہ ہیں ..

آہا ں .. کیا واقی ؟ صارف مروا کے قریب ہوتا وضاحت طلب کر رہا تھا .

ہاں نہ . دیکھو ذرا . کتنا ہنڈسوم ہے نہ .. اور کتنا فٹ ہے .. ذرا اس کے مسلز دیکھو .. یوں لگتا ہے مکا مار

کر اگلے بندے کا دم نکال دے گا ..

مروا سلطان کی تعریف کر تے صارف کو چڑا رہی تھی ..

ہاں ہاں .. تمہیں ہر انسان فٹ لگتا ہے .. میرے علاوہ ..

تم فٹ کدھر سے ہو بھلا . جو مجھے لگو گے .. ماموں ..

ہش .. تم بہت ظالم ہو .. چپ رہو .. صارف مروا کو کہنی مارتا ایک سائیڈ ہوا ..

وہ بہت دیہان سے اس کے
قریب کھڑی اس کو تسلی سے
دیکھنے میں مصروف تھی ..

کیا دیکھ رہی ہو ؟

سلطان نے اسے اپنے او پر تاکے
جھانکی کرتے دیکھ پوچھا ..

وہ اس کے اچانک سوا ل پر
تھوڑا ہڑبڑا گئی ...

ہاں ...ـ و .. وہ .. یہ ..یہ
انگور .. دیکھ رہی تھی ،،

کافی فریش ہیں نہ .. وہ
ہڑبڑا تی ہوئی اپنی چوری

پکڑی جانے پر بہانے بناتی سامنے میز پر پڑے ہوئے انگوروں کی باسکٹ کو دیکھتے ہوئی بولی ..

ہمم ..سلطان نے اپنی ہنسی دباتے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ سے موبائل پر نظریں مرکوز کیں ..

مروا اور صارف دبی سی ہنسی ہنستے ایک دوسرے سے کانا پھوسی کرنے میں مصروف تھے ..

وہ اپنے سر میں چیت لگائی
.. خود کو ڈپٹ گئی

الله الله کر کے وہ مسٹر یگیت
.. کے آ فس سے باہر نکلی تھی

مروا اور صارف اس کے ہمرا ہ
تھے

اہ .. میں اپنی فائل تو اندر ہی
بھول گئی .. وہ سر میں چیت
لگاتی واپس روم میں جاتی
جاتی رکی .. وہ اسی کی
.. طرف آ رہا تھا

عشاء نے ادھر ادھر دیکھا .. پھر اپنے قدم بڑھاتی اس کے قریب سے گزر گئی ..

تم فری کب ہو گی ؟ وہ رکی تھی ..

بجے .. اس نے بنا مڑ کے 2 دیکھےجواب دیا ..

ہمم .. میں انتظار کر رہا ہوں .. وہ اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتے کہتا ہوا چل دیا ..

سنو .. اپنے عقب سے اتی مدھم
سی آ واز نے اس کے قدم روک
دئے .. وہ ایڈیوں کے بل گھوم
.. کر اس کی جانب متوجہ ہوا

وہ .. مجھے آج .. کہیں جانا
تھا .. تو اس لئے .. اگر تم جانا
.. چاہو تو جا سکتے ہو

کہاں جانا ہے ؟.. آ ی ول ٹیک
یو .. اس نے سرسری سی افر
کی ..بازار جانا تھا ....کچھ کام
.. تھا

اوکے .. میں ویٹ کر رہا ہوں .. کہتا ہوا وہ باہر کی طرف چل دیا ..

جب کہ وہ اس اچانک افر پر پھولے نہ سماتی ہوئی زبان دانتوں تلے دباتی ..اپنی فائل لینے آ فس چلی گئی ..

وہ فائل ہاتھ میں پکڑے لوبی کے سامنے سے گزری تو ایک منٹ کو رکی . وہ ایگزیٹ لوبی میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے موبائل فون پر سکرولنگ کرنے میں مصروف تھا ..

وہ مسلسل اسے ہی دیکھتی اپنے کیبن میں آ ی ..

مروا .. ذرا یہ فائل آج فائنل کر دو گی .. مجھے کچھ کام ہے .. اس لئے .. ورنہ میں خود کر لیتی ..

ارے اس میں پوچھنے والی کونسی بات ہے بھلا .. لاؤ ..

وہ اس کے ہاتھ سے فائل لیتی اسے دیکھنے لگی ..

بہت شکریہ .. وہ مسکراتی ہوئی اپنی چیزیں سمیٹنے

لگی .. کچھ پینڈنگ ورک تھا
جسے اس نے 5 منٹ میں ہی
مکمل کر کے مسٹر یگیت کو
کرنا تھا .. سو وہ اپنی email
چیزیں ایک سائیڈ رکھتی لیپ
ٹاپ پر نظریں جما گئی ..

کچھ ہی پل بعد وہ اپنی کرسی
سے تھوڑا جھک کر لوبی پر نظر
دوڑ ے رہی تھی . جہاں وہ
اسی پوزیشن میں کھڑا تھا ..

صارف نے اسے اپنی کرسی سے
پیچھے کو جھکے دیکھا اور مروا
کی طرف اشارہ کیا ..

.. ہش .. میڈم

کیا ہے ؟ وہ فائل کو دیکھتی
.. بولی ،،...ذرا وہاں دیکھو

مروا نے اپنے ساتھ بیٹھی اپنی
دوست کو دیکھا جو کرسی سے
پیچھے کو جھک کر کہیں دیکھنے
اور مسکرانے میں مصروف تھی
.. مروا نے اپنی چیر سے تھوڑا
پیچھے ہوتے اس کی نظروں کی
سمت دیکھا جہاں وہ مغرور
شہزادے لوبی کی دیوار سے
ٹیک لگائے آرام سے موبائل فون
. میں جھانک رہا تھا

وہ کیا دیکھ رہی ہے ؟ صارف نے پوچھا ..

انگور.. ماموں .. انگور .. مروا نے ہنسی دباتے کہا...

صارف دبی سی ہنسی ہنستا اثبات میں سر ہلا گیا ..

اپنا کام مکمل کرتی وہ سب کو الوداع کہتی باہر کی طرف چل دی..۔ جہاں اب وہ نہیں تھا ..

اے .. کہاں گیا ؟ ابھی تو یہی کھڑا تھا ..

وہ چلتی ہوئی روڈ پر آ ی
جہاں پارکنگ ایریا میں اسے
اس کی بلیک کار دور سے ہی
نظر آ گئی تھی .. وہ مسکراتی
ہوئی اس کی طرف چل دی .

دل ایک سو بیس کی سپیڈ
سے دھڑک رہا تھا ..

وہ دروازہ کھول کر اندر بیٹھ
چکی تھی .. کار سٹارٹ ہوئی
تو وہ اپنا بیگ ایک سائیڈ رکھتی
اس کی جانب متوجہ ہوئی ..

تم آج یہاں کیسے ؟

کیوں مجھے یہاں آنے پر پابندی ہے کیا؟

اے .. کبھی تو میری بات کا سیدھا جواب دے دیا کرو ..

اس جواب میں الٹا کیا ہے ؟

تم الٹے ہو .. وہ بھی پورے کے پورے ..

.. وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

ہمم .. تو دوسروں سے مختلف رہنے میں کیا حرج ہے ؟

اچھاااا ... مطلب تم مختلف رہنا چاہتے ہو ؟ وہ آ ی برو اٹھا کر بولی ..

بلکل .. اس نے کار کی سپیڈ سلوو رکھی تھی ..

جانتے ہو الٹی چیزیں کون سی ہوتی ہیں ...؟

تم تو مس ورلڈ ہو .. مجھ سے زیادہ نالج رکھتی ہو .. ذرا بتاؤ ..

وہ کار موڑتا بولا ...الٹی چھپکلیاں ہوتی ہیں .. جو ہر

وقت الٹا رہتی ہیں ،الٹا دیکھتی
ہیں اور الٹا ہی سوچتی ہیں
...
اس کا مطلب تم چھپکلی کی
.. پر جاتی سے تعلق رکھتے ہو

نہیں ..معذرت .. میرا جینڈر
اور ہے .. میں چھپکلی نہیں ہو
سکتا .. .. ہاں .. تم ضرور ہو
سکتی ہو .. وہ ڈرائیونگ پر
نظریں جمائے بول رہا تھا

ہاں تو کوئی بات نہیں ..
چھپکلیوں کا بھی میل ورزن

ہوتا ہے .. تم بھی ہو سکتے ہو فکر مت کرو ..

وہ ہنسی دباتے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا گیا ..

پاگل لڑکی .. وہ دل ہی دل سوچتا مسکرا دیا ..

وہ وہاں .. اس مال کی طرف .. وہاں جانا ہے .. وہ انگلی کے اشارے سے کچھ ہی فاصلے پر بنے ہوے ایک شوپنگ مال کی طرف اشارہ کرتی بولی ..

وہ کار پارکنگ ایریا کی طرف موڑ گیا ..

شوپنگ مال میں داخل ہوتے انہیں لوگوں کی بھیڑ دکھائی دی .. کافی گہما گہمی کا سا سما ں تھا ..

وہ ایک سائیڈ سے شروع ہوتی اپنی ضرورت کی اشیاء کی طرف گئی .. وہ ہر ایک چیز کو نہایت غور سے دیکھتی .

مانو جیسے اسے چیزیں لینے کا بہت ہنر ہو .. ہاں مگر کسی حد تک تھا بھی ..

سلطان اس سے ذرا فاصلے پر پیچھے پیچھے چلتا چہرے پر ماسک لگاے آ س پاس دیکھنے میں مصروف تھا .. وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے کوئی پہچان لے .. جگہ جگہ اس کے جاسوس تو بھرے پڑ ے تھے .. مگر وہ کسی کی پہچان میں نہیں آنا چاہتا تھا ..

مختلف شیلفز پر اشیا بہت
سلیقے سے سجای گیں تھیں ..
وہ چلتی ہوئی ایک طرف آ ی
جہاں .. ایک قطار میں کچھ
فراے پین لگے تھے جو کہ نیے
ڈیزائن کے تھے ..

وہ ان میں سے ایک اٹھاتی
سلطان کی طرف متوجہ ہوئی
..

دیکھو .. یہ نیے ڈیزائن کے
ہیں .. کافی مضبوط بھی .. وہ
سر کھجاتے ہوے دیکھ رہا
تھا .. ظاہر ہے وہ تو پہلی دفع

ایسی شوپنگ کو کمپنی دے رہا تھا .. اسے چیزوں کا کچھ زیادہ علم تو نہیں تھا ..

یہ بس ایک لگے کھینچ کر اور سامنے والے انسان کا سر کھل جاے .. وہ پین ہاتھ میں .. گھوماتی ہوئی بول رہی تھی

تو اب تم اس سے لوگوں کو .. مارو گی ؟ ہتھیار اچھا ہے

ہاہاہا .. وہ بے اختیار ہنس دی .. .. ہاں نہ

تم پر ٹر اے کر کے دیکھوں ؟ اثر
دار ہوا تو خرید لوں گی ..

تو مطلب میں تمہارے
پروڈکٹس کی ٹیسٹنگ کے لئے
سر خم کروں ؟

ہاں اگر تمہیں اچھا لگے تو ..
وہ معصومیت سے آنکھیں
جھپکتے ہوی بولی ..

سلطا ن نے دھیرے سے جھک کر
سر اس کے قریب کیا ..

ٹر اے .. کر کے دیکھ لو پھر ..

وہ مسکراتی ہوئی ہنسی چھپانے کے لئے منہ پر ہاتھ رکھتی چہرہ دوسری جانب موڑ گئی ..

پہلی دفع آ ے ہو .. اس لئے چھوڑ رہی ہوں .. اگلی دفع ٹیسٹنگ کر لوں گی .. وہ اس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو ہاتھ سے تھوڑا سا خراب کرتی ...مسکراتی ہوئی فرا ے پین کی طرف متوجہ ہوئی ..

وہ دل سے خوش ہوا تھا .. مگر
چہرے پر بنا کسی تاثر کے اس
.. سے کچھ فاصلے پر ہوا

اپنی مطلوبہ اشیا خریدتے وقت
وہ اسے یخلت نظرانداز کئے
ہوی تھی .. اسے اپنے پیچھے
مسلسل اس کے قدموں کی
آہٹ سنائی دے رہی تھی ..
.. مگر وہ آہٹ بہت قریب تھی

اس نے مڑ کر دیکھا تو ..ایک
28 سے 29 سال کا نوجوان
بہت غور سے اس کی طرف
.. دیکھتا مسکرا رہا تھا

وہ ایک پل میں اس سے کچھ
فاصلے پر ہوتی ادر ادھر دیکھنے
لگی .. کہاں چلا گیا یہ ؟

وہ اس سے فاصلے پر ہوئی تو
وہ قریب آ تے ایک عجیب سی
.. ہنسی ہنس دیا

turkish word.... {merhaba güzel }

{hello beautiful }

وہ قریب جھکتے بولا .. عشاء
اس سے قدرے فاصلے پر ہوئی
.. benimle gelir misin....

Will you come with me ?

وہ ترک زبان میں اسے عجیب طرح بات کر رہا تھا.. جبکہ وہ اسے نظرانداز کرتی ..اگلی .. شیلف کے قریب چلی گئی

وہ آدمی وہاں کھڑا اسے دیکھتا .. عجیب طرح مسکرا رہا تھا

اس سے قریب لگی شیلف کے اس پار وہ ماتھے پر کئی شکنیں .. لئے کھڑا تھا

کچھ پل بعد وہ چلتا ہوا واشروم حال کی طرف آیا .. اندر داخل ہونے سے قبل اس نے

ایک نگاہ آ س پاس دوڑائی ..
اور اپنی گردن کو مڑوڑ کر ایک
سائیڈ کرتا اندر داخل ہو گیا ..
وہ آدمی واش بیسن کے قریب
کھڑا ہاتھ دھونے میں مصروف
تھا .. جب کہ اس سے کچھ
فاصلے پر دیوار کے ساتھ ٹیک
لگائے کھڑا وہ آنکھوں میں
دہشت لئے اسے دیکھ رہا تھا ..

}Sanırım kendi dilini sevmiyorsun.{

لگتا ہے تمہیں تمہاری زبان{
پیاری نہیں ہے }

وہ ہاتھ دھوتے رکا تھا .. مڑ کر
دیکھنے پر ایک بلیک کلر کے
لونگ کوٹ میں ملبوس شخص
آنکھوں میں دہشت لئے اسے
دیکھ رہا تھا .. ہاتھوں پر پہنے
کالے رنگ کے دستانے اس کی
پرسنیلٹی کو نمایاں کر رہے تھے
..

کون ہو تم ؟ کیا چاہیے
تمہیں ؟ وہ آدمی غصے سے بولا
..

تمہاری زبان .... اگر آرام سے میرے حوالے کر دو تو تمہارا ہی فائدہ ہے ..

کیا بکواس کر رہے ہو تم ؟ ہوش میں تو ہو ؟ وہ چلایا تھا ..

ہمم .. مطلب زور ے بازو آزمانا ہے تمہیں ..

ٹھیک ہے .. وہ ایک دم آگے بڑھتا اسے گریبان سے پکڑتا دیوار میں دھنسا گیا ..

وہ آدمی اپنے بچاؤ کے لئے ہاتھ چلا رہا تھا سلطان کو خود سے دور کرنے کے لئے وہ دونوں ہاتھوں سے اس کی گردن دبوچے ہوئے تھا ..

سلطان نے اس کا سر پکڑتے پورے زور سے اسے ایک طرف اچھالا .. تو وہ لرخراتا ہوا ٹوائلٹ کے دروازے سے لگا ..اسہ کی کنپٹی سے خون نکل کر اس کا چہرہ بھگو رہا تھا ..

وہ اٹھ کر سلطان کے قریب آیا
ہی تھا کہ اپنی گردن پر دباؤ
محسوس کرتا اپنی جگہ شل
ہو گیا ..

سلطان نے پوری شدت سے
اسے واشروم میں دھکیلتے پوڈ
پر دے مارا .. اور اپنی جیب سے
اپنا پسندیدہ ہتھیار نکال کر
قریب آیا .. گریبان سے اسے
پکڑتے ہوے اس کا جبڑا دبوچتے
وہ خفناک لگ رہا تھا ..

اگلی دفع اس کے لئے اپنی
گندی زبان سے الفاظ ادا کرنے

سے پہلے یہ ضرور سوچو گے تم ..

اس کی زبان پکڑ کر باہر نکلا لتے سلطان نے اپنے خنجر کی تیز نوک سے اس کی زبان کے بیچو بیچ ایک لائن کھینچ دی ...

درد کی شدت سے وہ آدمی چلا اٹھا .. مگر اس کا منہ سلطان کی گرفت میں تھا اس لئے وہ زیادہ آواز نہیں نکل پایا ..

اس کی زبان دو حصوں میں لٹکی ہوئی خون کی ندیاں اس

کی ٹھوڑی سے نیچے گلے تک بہا
رہی تھی ..
سلطان نے اسے گردن سے
دبوچتے ایک سائیڈ پر زور سے
اپنے خنجر کے پشت سے ضرب
لگائی .. کسی نس پر ایک خاص
ضرب لگانے پر وہ آدمی بیہوش
ہوتا ایک سائیڈ گر گیا ..
اسے ایک سائیڈ پھینکتے وہ
گہری سانس بھرتا .. اپنے قدم
موڑتا واش بیسن پر اپنے کنجر
اور دستانوں کو پانی سے صاف
کرنے لگا ..

وہ اپنی چیزیں ایک کاٹ میں رکھے بلنگ کاؤنٹر پر آ ی ..

اور ان کا بل کروانے کے لئے انہیں کاٹ سے نکال کر ٹیبل پر رکھنے لگی ..

اس کی سبھی چیزوں کو سکین کرنے کے بعد وہ کاؤنٹر مین اپنی جیب سے ایک کارڈ نکل کر سکین کرتا اس کی چیزیں پیک کرنے لگا ..

بل پلیز .. وہ اس آدمی سے مخاطب تھی ..

اپ کا بل پے ہو چکا ہے مدام ..

پے ہو چکا مطلب ؟ کس نے کیا ہے ؟

وہ اپ کے ساتھ جو تھے انہوں نے .. ایک مسکراہٹ کے ساتھ وہ اسے چیزیں اسے تھما گیا ..

عشاء حیرانی سے اپنے آ س پاس دیکھ رہی تھی .. نہ جانے وہ کہاں چلا گیا تھا ؟ اور اس نے بل کیوں پے کیا ..؟؟

اہ .. مجھے اس کے ساتھ آنا ہی نہیں چاہیے تھا ..

آ ں ....ـ یہ کتنا امبریسنگ ہے .. وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھتی تھوڑا عجیب محسوس کر رہی تھی ..

وہ اپنی چیزیں ایک طرف رکھتی واپس مال کی طرف گئی .. جہاں مینز کولیکشن تھی .. اب اس کے لئے کچھ خریدنا ضروری تھا .. اس نے بل تو پے کر دیا .. مگر ایسے بلکل

اچھا نہیں لگتا .. مجھے اس کے
لئے کچھ خریدنا چاہیے ..

وہ سامنے لگی مختلف کلرز کی
شرٹ دیکھنے لگی ..

سب کی سب فارمل شرٹز
تھیں.. وہ ہمیشہ فارمل شرٹز
ہی پہنتا ہے .. مگر صرف بلیک
کلر میں ..

اس نے ایک شرٹ کو پکڑ کر
دیکھا جو کے بلیو کلر کی تھی ..
دیکھنے میں ہی اسے وہ پسند آ
ی تھی ..

یہ کلر میرے خیال سے اس پر
بہت سوٹ کرے گا ..

مگر اس کا سائز کیا ہو گا ؟

اب وہ کنفوز ہو رہی تھی .
جب کہ اس سے کچھ فاصلے پر
کھڑی ایک سیل گرل اسے کنفوز
ہوتی دیکھ کر قریب آ ی ..

کیا میں آپکی کچھ مدد کر
سکتی ہوں ؟

عشاء نے اس کی طرف دیکھا ..

ہاں ضرور .. مجھے یہ شرٹ

خریدنی ہے مگر مجھے سائز نہیں پتا ؟ تو میں کیا کروں ..

وہ مسکرا دی .. کوئی بات نہیں اپ بتائیں .. جس کے لئے خریدنی ہے . اس کی ہائیٹ کیا ہے ؟ اور شیپ؟ اس حساب سے پتا چل جائے گا ..

وہ سر کھجاتے ہوی سوچنے لگی ..

اس کی ہائیٹ تو ....۔ کافی زیادہ ہے .. میرا مطلب ......۔ اتنی ہے ..

وہ ہاتھ کا اشارہ کرتی اپنے سے 6 5 انچ او پر کئے بول رہی تھی .. اور شیپ ... وہ کافی لمبا چوڑا ہے .. اور کافی فٹ بھی .. اور ...

وہ اپنے حساب سے بول رہی تھی جب کہ اس کے سمجھانے کے انداز سے وہ سیل گرل ہنس رہی تھی ..

میں سمجھ گئی مدام .. اپ میں xl ایسا کریں یہ شرٹ خریدیں .. مجھے یقین ہے اپ کے اس لمبے چوڑے اور فٹ

انسان کو ضرور ٹھیک فٹ ہو گی ..

وہ سر کھجاتی ہوئی ہنس دی ..

.. اوکے .. بہت شکریہ آ پکا

سائز ہاتھ میں پکڑتے xl وہ اس کا شکریہ ادا کرتی کاؤنٹر پر ای .. وہ اسے پیک کروا رہی تھی جب وہ اسے دور سے اپنی طرف آ تا دکھائی دیا ..کہاں تھے تم ؟

بھوت کی طرح غائب ہو جاتے ہو ..

چلیں ..فری ہو گئی ہو تو ..

وہ اس کی بات کو نظرانداز کرتا بول رہا تھا ..

ہاں .. چلو .. سلطان اس کے ہاتھ سے چیزیں پکڑتے باہر کی طرف چل دیا .. وہ ایک شوپنگ بیگ ہاتھ میں پکڑے اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی ..

تم نے کیوں بل پے کیا ؟

وہ ہاتھ آپس میں باندھے اب سوال کر رہی تھی ..

جب کہ وہ بنا جواب دئے بیلٹ لگا کر کار سٹارٹ کر چکا تھا ..

میں تم سے پوچھ رہی ہوں . ؟؟؟؟

تمہیں رول نہیں پتا کیا ؟

کون سا رول ؟ وہ سوالیہ انداز میں بولی ..

تم نے کہا .. میں تمہارا دوست ہوں ؟

ہاں تو .. ؟

تو .. اپنے چھوٹے سے دماغ پر ذرا
زور دو ...

وہ سوالیہ انداز میں اس کی
طرف دیکھ رہی تھی ..

اگر ایسے دیکھو گی تو میں
ڈرائیو نہیں کر سکوں گا ..اسے
مسلسل اپنی طرف دیکھتے ..
وہ سامنے دیکھتا بولا ..

وہ پلکیں جھپکتی سامنے دیکھنے
لگی ..

اگلی دفع تم پہ کر دینا ..
حساب برابر .. ..

ٹھیک ہے .. اگلی دفع میری باری ہو گی اور یہ یاد رکھنا ..

وہ مسکرایا تھا ..کار گھر کے سامنے جا رکی .. تو عشاء نے اپنی گود میں رکھا شوپنگ بیگ اس کی جانب بڑھایا ..

یہ کیا ہے ؟ تمہاری آنکھیں مجھ سے زیادہ تیز ہیں .. وہ اس کی آنکھومیں دیکھتی بولی ..

وہ مسکراہٹ چھپا گیا ..

اس کی چیزیں گھر تک رکھنے
میں سلطان نے اس کی مدد
کی تھی ..

بہت شکریہ .. مسٹر عبدر ..وہ
ہاتھ جھاڑتی حال میں اس کے
مقابل کھڑی تھی ..

جب کہ وہ ونڈو کے قریب رکھے
سفید پھولوں کو دیکھنے میں
مصروف تھا ..

یہ میں کچھ دن پہلے لائی تھی
.. خوبصورت ہیں نہ؟

سلطان نے انگلی سے پھول کی کھلی ہوئی پتی کی چھوا ..

ہمم .. ..مختصر جواب ..

وہ ان پھولوں کو دیکھتا کسی گہری سوچ میں تھا ..

عشاء نے تھوڑا جھک کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا .. وہ کچھ الگ احساس تھا .. جو آج اس کے چہرے پر صاف نمایاں ہو رہا تھا ..

تم ٹھیک ہو ؟ وہ اسے مسلسل ایک جگہ کھڑے ان پھولوں کی

طرف دیکھتے ہوی پوچھ رہی تھی ..

خیال رکھنا .. چلتا ہوں .. وہ ایک سیکنڈ میں دروازے سے باہر بھی جا چکا تھا ..

اتنی جلدی .. وہ اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی ..

اس کے کار موڑ کر گلی سے باہر نکلتے تک وہ اسے دیکھ رہی تھی ..

کبھی کبھی لگتا ہے جیسے میں اسے سمجھ گئی ہوں .. مگر

میری یہ خوش فہمی یہ
شخص اگلے ہی پل ختم بھی
کر دیتا ہے ..

پتا نہیں کبھی میں اسے مکمل
سمجھ بھی پاؤں گی یا نہیں ..

وہ ہاتھوں کو آ پس میں باندھے
دروازے میں کھڑی سوچ رہی
تھی ..

....
....

اپنے سامنے بیڈ پر رکھی وہ بلیو
کلر کی شرٹ کو بغور دیکھنے
میں مصروف تھا ...

سلطان نے آج سے پہلے کبھی
یہ رنگ نہیں پہنا تھا .. سفید
اور بلیک رنگ کے علاوہ مانو
اس کے لئے کوئی رنگ تھا ہی
نہیں اس دنیا میں ...

وہ شرٹ کو ہینگ کرکے اپنے
وارڈ روب میں رکھتا مسکرا
رہا تھا .. .وارڈروب کا دروازہ
بند کرتے اس کی نظر اپنے

سامنے لگے شیشے میں خود پر پڑی ..

جہاں اس کے ہمیشہ غصے سے بھرے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی .. وہ کچھ پل خود کو یوں ہی دیکھتا رہا .. اس مسکراہٹ کے پیچھے کی وجہ .. بہت معصوم اور پیاری تھی ..

وہ بالکونی میں کھڑا ہاتھ میں موبائل تھامے سکرولنگ میں مصروف تھا ..

جب موبائل کی گھنٹی نے اس کا دیہان بھٹکا یا .. حادی کا نام جگمگاتا دیکھ سلطان نے یس کا بٹن دباتے فون کان سے لگایا ..

مرحبا ..بوس .. مرحبا .

یار ویسے ایک بات ہے .. تم بہت ہی ظالم انسان ہو ..

کبھی خود سے فون کرکے بھی نہیں پوچھتے ..

ہمم .. کوئی کام تھا ؟

ہاں .. کوئی کام ہی ہو تو میں تمہیں فون کر سکتا ہوں ؟ ..
مسٹر اینگری برڈ ... کافی دنوں .. سے کوئی خبر ہی نہیں
آخر کدھر مصروف ہو ؟

حادی نان اسٹاپ بول رہا تھا ..
جب کہ سلطان فون سامنے کئے آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا ....

فلحال تو چھٹی کرو .. کچھ عرصے کوئی کام نہیں ..

ریلیکس کرو .. اور مجھے بھی کرنے دو ..

کیا..... کیا ؟   کیا کہا ؟ ریلیکس ؟

سلطان صاحب آپکی طبیعت وغیرہ تو ٹھیک ہے نہ ؟؟

یا پھر میرے ہی کان بج رہے ہیں ....تم نے کہا ریلیکس ؟؟؟؟

زیادہ بکو مت .. جو کہا ہے وہ کرو .. فلحال کوئی کام نہیں ..

کہتے ہی وہ فون..... got it
بند کئے ایک سائیڈ رکھ چکا
تھا .. جب کہ حادی فون کی
سکرین کو حیرانی سے دیکھ
رہا تھا .. ایسا تو کبھی نہیں ہو
سکتا تھا کہ سلطان ریلیکس
کرے ..

کوئی نیا کانڈ نہ کرے ... کسی
کو موت کے گھاٹ نہ اتارے ..
وہ بے دہانی سے کندھے اچکا کر
اپنے کام کی طرف متوجہ
ہوا ..جب کہ سلطان بھی اب

کچھ عرصے ریلیکس کرنا چاہتا تھا ..

نہ جانے کیوں مگر اب وہ یہ سب ایک طرف رکھنا چاہتا تھا .. بس کچھ عرصے کے لئے ..

....

وہ اپنے دونوں پاؤں پھیلائے اپنے سامنے بیٹھی پارلر گرل کے حوالے کئے ایک محتاط سی نظر اسے اپنا کام کرتے دیکھ رہی تھی ..

نہ جانے کیوں مگر اسے یوں
کسی کو اپنے پاؤں میں بیٹھا کر
اتنی خدمت کرنا کچھ اچھا سا
نہیں لگ رہا تھا ...

اس نے مروا کی طرف ایک
مسکین سی صورت بناتے
دیکھا .. جو کے چہرے پر چار
کول ماسک لگائے سیریس انداز
میں لیٹی کانوں میں ہیڈ فون
لگائے گانا سننے میں مصروف
تھی ..

عشا کو شرارت سوجھی .. اس نے آگے بڑھ کر مروا کے ہاتھ سے اس کا موبائل پکڑا ..

اور جلدی سے کوئی نمبر ملانے لگی ..

وہ آنکھیں گھماۓ اسے دیکھ رہی تھی .. جب کہ کچھ منٹ بعد موبائل سے آ تی صارف کی آواز پر وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھی ..

صارف بھائی مروا آ پ کو بہت یاد کر رہی تھی .. مگر فون

نہیں کر پا رہی تھی .. اس لئے
میں اس کی مشکل آسان کر
دی ..

عشاء جلدی جلدی اپنی بات
مکمل کئے مروا سے کچھ فاصلے
پر ہوئی .

مروا نے جھک کر چپل اٹھا کر
اس کی طرف پھینکی .. جس
سے بچتی ہوئی دبی سی
ہنسی ہنس رہی تھی ...

اچھا .. میری اتنی یاد آ رہی
تھی تو خود کال کر لیتی نہ ..

ویسے تو میرے سر پر سوار رہتی ہے .. ہر وقت .. مس افلاطون .. آج کیوں یاد کر رہی .. بھلا ۔.... بتاؤ تو

عشاء کی بچی فون بند کرو .. ورنہ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں ..وہ منہ پر لگے ماسک کی وجہ سے سیریس منہ بناۓ بس لب ہلاتی بول رہی تھی ..

صارف بھائی مروا کھ رہی ہے کہ وہ اپ کو بہت مس کر رہی ہے ..

بکواس نہ کرو .. بند کرو
اسے .. وہ اٹھ کر عشاء کی
طرف بڑھی ہی تھی کہ وہ
پہلے ہی اٹھ کر اس سے فاصلے
پر ہوئی .. ادھر دو موبائل ..
.. عشاء کی بچی

ویسے مس مروا .. میں بھی
آپکو مس کر رہا تھا .. پتا ہے
یہ چھٹی کا دن بڑی مشکل سے
.. گزرتا ہے .. اپ کے بنا

فون سے آ تی آواز پر مروا نے
ایک تیکھی نظر اس پر دوڑائی
..

تمہیں تو میں بتاتی ہوں ..
موٹے کہیں کے .. ذرا آ و کل
آفس میں .. تمھاری سارا دن
کثرت نہ کروائی تو میرا نام
بدل دینا ..

اور مس کرو اپنی مستقبل
میں پھنسنے والی بیچاری بیوی
کو .. سمجھے تم ..

عشاء سے فون پکڑ کر بند
کرتی وہ اپنا چہرے پر لگے
ماسک کو بری طرح بگاڑ چکی
تھی .. جب کہ عشاء کا ہنس
ہنس کر برا حال ہو چکا تھا ..

وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتی وہ سائیڈ کھڑی تھی ..

اور تم ذرا ادھر آنا .. وہ اپنے چہرے سے بچا ہوا ماسک اتارتی عشاء کی طرف بڑھی ...

ہاہاہاہا ....ـ دیکھ لیا نہ ... وہ بھی تمہیں مس کرتا ہے .. اب تو مان جاؤ نہ .. وہ کرسی کی دوسری جانب بھاگتی ہوئی کھڑی تھی ..

مانے گی میری جوتی .. اس
موٹے کو اپنے سر ڈال کر میرا
مرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ..
.. اور تم ..... ادھر آ و

مجھے یہاں لا کر خود مزے ے
گانے سن رہی ہو اور میں بور
ہو رہی ہوں کوئی فکر ہے
.. تمہیں .. .. اب ہوئی نہ فکر

وہ ہنستی ہوئی اس کا ماسک
.. پوری طرف خراب چکی تھی

قسم سے ایک نمبر کی وہ ہو
.. تم

سارا ماسک خراب کر دیا
میرا .. اب میرے چہرے پر
جھریاں پڑ جائیں گی .. وہ
شیشے میں چہرہ گھما کر دیکھ
رہی تھی .. جب کہ وہ کھڑی
منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی
تھی ..

چڑیل ہو تم .. پوری کی پوری
..

ہاہاہا ... تمہیں اس بات میں
کوئی شک ہے ؟؟؟ .. عشاء
واپس اپنی جگہ بیٹھی بولی ..
جب کہ پارلر گرل ان دونوں

سر پھری لڑکیوں کی دیکھتی
سر پر ہاتھ رکھے ایک سائیڈ
بیٹھی تھی...

یہاں آکر ادھم مچانا تو ان
دونوں کی خاصیت تھی .یہ تو
وہ اچھی طرح جانتی تھی ..

وہ پارلر گرل کی طرف متوجہ
ہوئی جو کہ واپس سے اس کے
پاؤں پکڑے مساج کرنے میں
مصروف تھی .. یار ایک بات
کہوں .. وہ اپنے پاؤں میں بیٹھی
لڑکی سے مخاطب تھی ..جی
کہیں ..

قسم سے مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا .. تم اس طرف ہر کسی کا پیڈی کیور کرتی ہو .. ہر کسی کے پاؤں کی مساج کرنا .. تمہیں عجیب نہیں لگتا مجھے بہت عجیب لگ رہا ہے .. .. بلکے بلکل اچھا نہیں لگ رہا

ایسا کرو . مجھے بتاؤ یہ کیسے کرتے ہیں .؟؟ میں خود کر لوں گی ..

وہ اس کے ہاتھ سے پاؤں دور کرتی سیدھی ہوئی ..

لو .. اب اسی کی کمی تھی .. میری پاگل سی دوست .. یہ ان کا کام ہے .. اور یہ یہی کرتی ہیں .. ظاہر ہے اس کام کے تو .. پیسے ملتے ہیں نہ

تو کیا پیسے دے کر ہم کسی کو بھی اپنے پاؤں میں بیٹھنے کا کھ دیں گی .؟؟

اے .. اب تم کیسے سمجھو گی ؟ مروا اپنے ماتھے پر چیت لگاتی پزل سی صورت بنائے اپنے سامنے بیٹھی اپنی پاگل سی دوست کو دیکھ رہی تھی ..

پارلر گرل بھی عشاء کی طرف بغور دیکھ رہی تھی ..

اچھا سب چھوڑو .. ایسا کرو .. مجھے بتاؤ یہ کیسے کرتے ہیں .. بس یہ میں خود کر لوں گی ..

اٹس اوکے مدام .. میں کر لوں گی .. وہ لڑکی اپنا کام دوبارہ شرو ع کرنے کے لئے آگے بڑی ہی کہ عشاء اس کے برابر بیٹھ چکی تھی ..

نہیں ..نہیں .. تم بس مجھے بتا دو .. کیسے کرتے ہیں ..

بتا دو بھئی .. یہ جان نہیں
... چھوڑے گی تمہاری تب تک
مروا اب ماتھے ر ہاتھ رکھے
.. پارلر گرل سے مخاطب تھی
جو کہ اسی کی طرف حیران
سی عشاء کو پیڈی کیور
سمجھانے میں لگی تھی.. وہ
اس کے برابر بیٹھی اپنے ہاتھو ں
سے اپنے پاؤں پر مساج کرتی
.. مسکرا رہی تھی

مروا نیم آنکھیں کھولے اپنی پاگل دوست کو دیکھ رہی تھی ..

....

....

سلطان سے آخری ملاقات کو تقریبا ایک ہفتے سے زیادہ ہو چکا تھا ..

وہ اپنے کیبن میں بیٹھی اپنے ہاتھ میں اپنے اسکارف کا پلو پکڑے غور سے اسے دیکھنے میں مصروف تھی ..

اسکارف کے گرد لگے بلیک کلر
کے موتی بہت خوبصورت تھے ..
وہ ان پر انگلی پھیرتی بہت
غور سے کسی کو سوچنے میں
مصروف تھی .. مروا نے ایک
دفع اسے مخاطب کیا .. مگر وہ
..دیہان دیے بغیر .. بیٹھی تھی

دوسری دفع مروا کے بلانے پر
بھی وہ اپنے ہی خیال میں
.. ڈوبی بیٹھی تھی

مروا نے ایک نظر اسے دیکھا ..
جو کہ بہت گہری سوچ میں

ڈوبی تھی .. اسے یوں دیکھ کر
.. مروا کو ایک شرارت سوجھی

وہ دھیرے سے اپنی کرسی اس
کے قریب کرتی اپنے گھٹنے پر
بازو رکھے ہاتھ کو ٹھوڑی کے
نیچے رکھے اس کے قریب ہوئی
..
اس کی یاد آ رہی ہے نہ ؟ ..
وہ جو پہلے سے ہی اسے
سوچنے میں مصروف تھی ..
مرو کے الفاظ اس کے کان میں
پڑے مگر وہ دیہان دیے بغیر ..
.. اثبات میں سر ہلا گئی

ہمم ... ہے کہاں وہ ویسے ؟
مروا بہت دھیرے بول رہی
تھی ...

نہیں جانتی نہ .. اچانک آ تا
ہے .. اور اچانک ہی غائب
.. لاپروا بھی ہے

وہ پاس بیٹھی اپنی ہی سوچ
میں بے نیاز سی .. اسکارف کے
کناروں پر انگلی پھیرتی بہت
پرسوچ اندز میں بول رہی
تھی .. اس بات سے بے خبر کہ

مروا اب اس کی کیا حالت کرنے
والی ہے ؟

تم اسے پسند کرتی ہو نہ .؟؟
مروا نے موقع کا فائدہ اٹھاتے اپنا
آخری وار کیا ؟

وہ ہنوز اسی پوزیشن میں
.. بیٹھی تھی

ہاں .. شاید .... پر .. وہ ..
ابھی الفاظ عشاء کے منہ میں
ہی تھے کہ وہ اپنی بات اور
اپنی پوزیشن پر غور کرتی ایک
دم سے سیدھی ہو کر بیٹھی ..

ہاہ ہ ہ ہ ہ ہ ... اللہ IIIII
....

میں جانتی تھی نہ .. میں جانتی تھی ...ـ کہ تم اسے پسند کرتی ہو .. اب دیکھا تم نے خود بتا دیا ..

تم کتنی چھپی رستم ہو .. .. مجھے بھی نہیں بتایا نہ

بڑی کوئی وہ ہو تم .. اب .. بتاؤ .. اب آ ی نہ لاین پر

بڑی چالاک بنتی ہو نہ مس چلاکو .. آج پکڑ لی نہ تمہاری چوری ..

مروا اس کی کمر پر ایک دھپ رسید کرتی اپنے پلان میں کامیاب ہو چکی تھی ..

اب بتاؤ ذرا .. وہ اپنے کف فولڈ کرتی عشاء کی طرف بڑھی ..

تم بہت افلاطون ہو .. چڑیل کہیں کی ..

اور اپنا منہ بند رکھو کیا کر رہی ہو .. وہ مروا کو اونچی

آواز میں بولتے سن کر اس کے
منہ پر ہاتھ رکھ چکی تھی ..
اب نہیں چپ رہوں گی .. اب
تو تمہیں بتانا ہی پڑے گا سب
تفصیل سے .. تم اسے یاد کرتی
ہو ... اور .. تم اس سے .....
چپ ہو جاؤ .. کیا منہ میں
سپیکر فٹ کیا ہے ؟ کتنا انچا
بولتی ہو ..اور ایسی کوئی
بات نہیں ہے ..جیسا تم سوچ
رہی ہو ..

ام ... ام ......ام ... وہ اپنے منہ
پر رکھے اس کے ہاتھ کے نیچے
سے بمشکل آواز نکل رہی تھی
اور عشاء کی طرف کہا جانے
والی نظروں سے دیکھ رہی
تھی ..

عشاء اسے لئے ایک سائیڈ پر آ ی
.. ہاتھ تو ہٹاو .. مروا نہ اس
کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹاتے ہوے
کہا .. اب تو تم نہیں بچ سکتی
..

میں نے اپنے ان گناہ گار کانوں
سے سنا ہے .. تم نے کہا تم

اسے یاد کر رہی ہو . اور اسے پسند ..

اہ ہ ہ .. عشاء نے پھر سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا ..

چپ کر جا میری ماں .. خدا کے لئے .. یہ ہمارا گھر نہیں ہے .. سب لوگ سن رہے ہیں .. کیا کر رہی ہو ؟؟؟

اچھا تو اب تو میں تم کو نہیں چھوڑنے والی .. واپسی پر تمہارے گھر ہی جاؤں گی .. اور پھر تفصیل سے سنوں گی

سب .. اور تم بتاؤ گی سب ..
بنا کسی جھوٹ کے .. آ ی
سمجھ .. ورنہ تم جانتی ہو پھر
.. ..مروا انگلی کی نوک اس
کی طرف کئے وارننگ کے انداز
.. میں بولی

اچھا اچھا .. افلاطون ...۔ گھر
چل کر بات کریں گے . اب اپنے
... .. منہ پر تالا لگا لو

مروا اپنی انگلیاں اپنی آنکھوں
کی طرف اور پھرعشاء کی
آنکھوں کی طرف کرتی وہاں
.. سے نو دو گیارہ ہوئی

آ ہ ہاۓ .. ربا ..... یہ کیا کر دیا میں نے ؟؟؟؟

میری جان کا عذاب بنا دے گی اب یہ افلاطون اس بات کو ..کتنی پاگل ہوں میں .. ا□ □ □ □ .. وہ اپنے سر میں ایک دھپ رسید کرتی خود کو ڈپٹ رہی تھی ...

سارا دن مروا اسے کن آنکھوں سے دیکھتی .. اور عشاء اس سے نظریں چراتی اپنے کام میں مصروف تھی ..

آج وہ شدت سے چاہ رہی تھی کہ سارا دن آ فس میں ہی گزارے .. مگر اب اوف کا وقت تھا .. اور وہ اپنی چیزیں سمیٹ رہی تھی جب مروا اپنے کیبن سے ادھ جھکی اس کے کیبن میں لٹکی مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی ..

چلیں گھر ؟؟ وہ مسکراتی ہوئی اسے بازو سے پکڑے عشاء کے ساتھ اسے کے گھر کی طرف نکل گی ..

عشاء کو آج اپنی شامت دور
سے ہی نظر ا رہی تھی ..

وہ نہیں چاہتی تھی کہ .. عبدر
کو لے کر اس کی فیلنگز وہ
کسی کے ساتھ بھی شیئر
کرے .. مگر آج تو اس نے اپنے
پیر پر خود کلہاڑی مار لی
تھی .. سو اب جان بخشی کا
کوئی رستہ نہیں بچا تھا ..

مروا اسکے گھر داخل ہوتے ہی
دھڑام سے صوفے پر گر گئی ..

میں چائے بناتی ہوں ،.. عشاء اپنا بیگ ایک سائیڈ رکھتی وہاں سے فرار ہونے کی ایک نہ کام کوشش کرنے لگی ہی کہ مروا نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھا لیا .. مجھے کچھ نہیں پینا .. بس تم یہاں بیٹھو اور مجھے بتاؤ ؟

کیا بتاؤں ؟ کچھ ہو گا تو بتاؤں گی نہ ..

اچھا اور تھوڑی دیر پہلے تو بہت کچھ تھا .. بہت رومانٹک انداز میں کسی کو یاد کیا جا

رہا تھا .. اور ہاں کچھ اور بھی
کہا تھا تم نے ..

... اے .. مروا .. تم بھی نہ

ہاں ہاں .. مجھ سے مزید
چھپانے کی ضرورت نہی ہے ..
بتاؤ ..یار میں تمہاری دوست
ہوں .. کیا تم اپنی بات مجھ
سے بھی شیئر نہیں کرو
گی ؟؟

اتنا بھی بھروسہ نہیں ہے مجھ
پر ؟

یار ایسی بات نہیں ہے .. میں
.. بس .. وہ بولتے رکی

.. ہمم .. بتاؤ

یار میں خود نہیں جانتی .. یہ
.. کیا فیلنگ ہے

اب وہ ہار مانتی ہوئی اس کے
.. مقابل بیٹھ گئی

مجھے بتاؤ .. میں بتاؤں گی کہ
... کیا فیلنگ ہے

عبدر .. بہت الجھا ہوا انسان
ہے .. میں اسے سمجھ نہیں
.. پاتی

کبھی کبھی یوں لگتا ہے .. کہ
اس سے زیادہ اور کوئی نہیں
جو میرا اپنا ہو .. اور کبھی
کبھی تو وہ بلکل ایک الگ
انسان کے روپ میں آ جاتا
ہے ..میں اسے سمجھ نہیں
پاتی ..

یار یہ لڑکے ایسے ہی ہوتے ہیں
.. ایک پل میں کچھ ہو جاتے
ہیں .. انھیں سمجھنے کے لئے
ہمیں بس ایک طریقہ اپنانا پڑتا
ہے ..

اور وہ کون سا ؟ عشاء نے مرو
ا کی جانب دیکھا ..

پیار .... ایک پیار ہی ایسی
چیز ہے .. جس سے ہم سامنے
والے انسان کو دل سے جان اور
سمجھ پاتے ہیں ..

مگر پیار ہو دل سے .. تو ہی
...

کیا تم واقی اسے چاہتی ہو ؟
مروا نے سوال کیا ...

عشاء تھوڑا ہچکچا رہی
تھی ...وہ اپنے ہاتھوں کو

ہمیشہ کی طرح آپس میں الجھا رہی تھی ..

مروا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اس کے ہاتھوں کو آزاد کیا ..

اگر تم واقی اسے چاہتی ہو تو .. پورے دل سے چاہنا ..

خلوص دل سے کی گئی محبت کبھی بھی رایگان نہیں جاتی ..

ہاں وہ مجھے اچھا لگتا ہے .. مگر میں اسے سمجھ نہیں پاتی ..

میں تو یہ بھی نہیں جانتی کہ وہ کون ہے .. کہاں سے آیا ہے کہ میں تو یہ بھی evan؟ نہیں جانتی کہ وہ رہتا کہاں ہے؟

عبدر میری زندگی میں .. ایک سچویشن میں آیا odd بہت تھا .. اس نے میری جان بچای تب جب میں تنہا تھی .. جب میری مدد کرنے والا کوئی نہیں تھا .. اس نے مجھے سہارا دیا ..اور تب سے وہ میرے ساتھ ہے.. تب سے وہ

.. ہمیشہ میری مدد کرتا ہے
میں جب اس کے ساتھ ہوتی
ہوں تو خود کو بہت محفوظ
محسوس کرتی ہوں .. یوں
لگتا ہے جیسے مجھے کوئی
خطرہ نہیں .. کوئی ڈ ر نہیں
..
وہ میرے سامنے ایک ڈھال کی
طرف کھڑا ہے .. وہ نہ کھڑا
ہو تو سچ میں ایسا لگتا ہے یہ
دنیا مجھے نوچ کھا ے گی ..

مگر .. میں چاہ کر بھی یہ بات اس سے نہیں کھ سکتی کبھی بھی ...

میں سمجھتی ہوں .. مروا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے پیار سے بولی ..

عبدر ایک اچھا لڑکا ہے .. وہ واقی تمہارا بہت خیال رکھتا ہے ..

بس میری ایک بات یاد رکھنا .. اسے چاہنا تو پورے دل سے محبت کرنا .. میں ہمیشہ

تمہارے ساتھ ہوں .. ہر کام
میں ..
اور آج کے بعد مجھ سے کچھ
چھپانا نہیں .. سمجھی ... ورنہ
جان لے لوں گی .. مروا اس کے
گلے پر گرفت مضبوط کرتی کن
آنکھیں سے اسے دیکھ رہی تھی
..
اچھا اچھاااا ... سمجھ گئی ..
سمجھ گئی .. وہ اس کے
ہاتھوں سے اپنی گردن چھڑاتی
اس کے کندھے پر سر رکھ کر
مسکرا دی .... وہ اب خود

کو بہت ہلکا محسوس کر رہی
تھی .. مروا اس کے سر میں
چیت لگاتی اب اس کا سر
کھانے اور اس کی ٹانگ کھینچنے
میں لگ چکی تھی ...

....

....

انٹی اپ کو پتا ہے .. مجھے
ہمیشہ سے ہی پھول بہت
پسند ہیں .. ان کا خیال رکھنا
اور اپنے سامنے انہیں کھلتے
دیکھنا .. اس کام میں بہت مزے
آ تا ہے ..

وہ آج کافی دنوں بعد ایر گل انٹی کی شاپ میں آ ی تھی ..

وہ اس کے ساتھ بیٹھی کیاری میں لگاے پھولوں کی گوڈی کرنے میں مصروف تھی ..

ہاتھ میں بیلچہ پکڑے وہ ایکسٹرا مٹی کو نکال رہی تھی اور کیاری میں موجود چھوٹے چھوٹے ایکسٹرا گھاس کو نکال کر باہر ایک سائیڈ پر رکھ رہی تھی .. ایر گل انٹی اسے ہر کام کرتے بہت غور سے دیکھ رہی تھی ..

یہ پھول جب کھلتے ہیں تو
میری زندگی میں بھی بہار کا
سماں نمودار ہو جاتا ہے .. یہ
مجھے میرے بچوں کی طرح ہیں
.. ان کا خیال رکھ کے بہت
.. سکون ملتا ہے

وہ پیروں تک آتی فراک پہنے
سر پر ترکش سٹائل میں حجاب
باندھے اس کے دونوں پلو پیچھے
کی طرف کئے عشاء کے ساتھ
.. گوڈی کرنے میں مصروف تھی

ایر گل انٹی سے اب وہ بہت
باتیں کرنے لگی تھی .. اس کی

باتیں عشاء کو بہت اچھی
لگتی تھی .. وہ بہت دیہان سے
... اس کی ہر بات سنتی تھی

انٹی اپ سے ایک بات پوچھوں ؟
عشاء نے بیلچے ایک طرف
.. رکھتے کہا

ایک نہیں تم ہزار باتیں پوچھ
.. سکتی ہو ..پیاری بیٹی

وہ مسکراتی ہوئی اس کی
.. جانب متوجہ ہوئی

اپ کے شوہر نہیں ہیں کیا ؟
اور بچے ؟

اہ .. نہیں .. میں نے شادی
نہیں کی ... وہ اپنی عادت کے
.. متا بک مسکرا رہی تھی

اہ .. مگر کیوں ؟ کیا میں جان
سکتی ہوں ؟

میری پیاری بچی .. اس دنیا
.. میں سب کو سب نہیں ملتا

کبھی کبھار ہمیں اپنی من پسند
چیزیں اور انسان چھوڑد دینے
.. پڑتے ہیں

میری قسمت میں یہ نہیں لکھا
.. تھا .. اس لئے

وہ کیاری میں مزید پھولوں کو
لگاتی مسکرا رہی تھی ..

کیا اپ اکیلی رہتی ہیں ؟

کوئی بھی اکیلا نہیں ہوتا پیاری
بیٹی .. میرا رب ہر کسی کے
ساتھ ہمیشہ ہوتا ہے ..

بیشک .. اپ نے بلکل ٹھیک
کہا .. جب انسان ہر طرف سے
تنہا ہو جاے تو ایک وہ ہی ہے
جو کبھی ساتھ نہیں
چھوڑتا ..جو ہمیں کبھی نہیں
بھولتا ..

بلکل ٹھیک کہا .. تم بہت پیاری ہو عشاء .. اور سمجدار بھی ..

میری دعا ہے کہ تمہیں زندگی میں اتنی خوشیاں ملیں کہ تم اپنا بیتا ہر دکھ بھول جاؤ ..

آ مین .. اور میری دعا ہے کہ اپ کا چہرہ اپ کے ان پھولوں کی طرح ہمیشہ کھلا رہے ..

وہ چلتی ہوئی شاپ کے ساتھ بنے اس چھوٹے مگر بہت سلیقے سے سجائے گئے گھر میں آ ی .. ا یر گل انٹی .. آپ کا گھر بہت

پیارا ہے .. . وہ جگہ لگے پھولوں کو دیکھتی خوش ہو رہی تھی ..

یہاں بہت سے لوگ آتے ہیں .. اپنی مطلوبہ چیز {پھول} لیتے ہیں .. اور چلے جاتے ہیں ..

تم پہلی لڑکی ہو جو یہاں میرے گھر میرے ساتھ آ ی ..

مجھے بہت اچھا لگا ..

اور مجھے بھی .. پتا ہے مجھے پھول اور ان کا خیال رکھنے والے لوگ بہت پسند ہے .. وہ ہاتھ

میں ترکش کہو ے تھامے چلتی
ہوئی چھو ٹی سی بالکونی میں
آ ی .. وہاں پڑی ہوئی دو
کرسیوں کے بیچ میں ایک میز
جس پر بہت خوبصورت پھولوں
کا گلدستہ رکھا تھا .. وہ
بالکونی پوری طرح پھولوں اور
پھولوں کی بیلوں سے سجای
گئی تھی ..

یہاں ایک سکون ہے .. ایک
ایسا سکون جو روح کو
پرسکون کرتا ہے .. وہ بالکونی
میں ریلنگ کے قریب کھڑی چاہ

کا کپ ہاتھ میں تھامے ایک
گہری سانس بھرتی بول رہی
تھی ..
ایر گل خاتون بہت غورسے
عشاء کی ہر حرکت کو دیکھتی
مسکرا رہی تھی .اسے اس کے
روپ میں اپنا بیتا کل یاد اآ رہا
تھا .. وہ بلکل ایسی ہی
تھی .. زندگی کو گہرائی سے
جانے والی ..سکون کی تلاش
میں رہنے والی .. اور ایک آزاد
اور ہم خیال لڑکی ..

اپ نے شادی کیوں نہیں کی انٹی ؟

عشاء نے پھر سے اپنا سوال دوہرایا ..

ہر کسی کے نصیب میں محبت نہیں ہوتی میری بچی ...

کیا اپ کو کبھی کسی سے محبت ہوئی تھی ؟ وہ اس کے قریب بیٹھتی اس سے مخاطب تھی ..

ہاں .. بہت .. بہت محبت ..
یوں سمجھو کہ محبت کی انتہا
..

پھر کیا ہوا ..؟

Episode --12

پھر کیا ہوا ؟؟

ایر گل نے ایک گہری سانس
خارج کرتے آسمان کی طرف
دیکھا ...

کبھی کبھی .. زندگی ہمیں اس
موڑ پر لے آتی ہے .. کہ ہمیں

اپنی سب سےمن پسند چیز یا انسان کو چھوڑ دینا .. یا آزاد کر دینا پڑتا ہے ..

جانتی ہو کیوں ؟

عشاء نے نفی میں سر ہلایا ...

ابھی تم جوان ہو .. تمہاری زندگی میں مشکلات بھی آیں گی اور خوشیاں بھی .. تمیں بہت سی چیزیں فراموش بھی کرنی پڑیں گی .. اور بہت کا انتخاب بھی کرنا پڑ ے گا ..

مگر میں اتنا تو جانتی ہوں ..
کہ تم میری اس بات کا مطلب
ایک دن ضرور سمجھ جاؤ گی
...

کہ کیوں اور کب ہماری
زندگیوں ایسا وقت آتا ہے کہ
ہمیں اپنے من پسند انسان یا
چیز کو چھوڑد دینا پڑتا ہے .. ؟؟

آزاد کر دینا پڑتا ہے ... اور کیوں
چھوڑ دینا پڑتا ہے ؟

تم ضرور سمجھو گی .. اور
میں انتظار کروں گی .. وہ

عشاء کے قریب ہوتی اس کے سر پر ہاتھ رکھتی مسکرا دی ..

وہ کچھ کچھ تو سمجھی تھی .. مگر ابھی بہت کچھ سمجھنا باقی تھا ..

انٹی .. ہماری عمر تو بڑھتی ہے .. مگر ہمیں یہ نہیں پتا چلتا کہ ہم بڑے کب ہوے یا کب ہوں گے ؟

جب ہم خیالوں کی دنیا سے
باہر نکل کر حقیقت کو اپنایں
اور حقیقی زندگی کے متا بک
چلیں تب ...

جب ہم اپنی خواہشات کو اپنے
من پسند لوگوں کے لئے چھوڑ
.. دیں ..تب

جب ہم اپنا دکھ اپنا درد کسی
کے سامنے کھول کر بیان کرنے
کی بجائے صرف اپنے رب سے
کریں اور خود کو مضبوط
رکھیں تب ...

جب ہم یہ سمجھ لیں کہ
زندگی میں بس پا لینا ہی سب
نہیں ہوتا .. اور جب ہم یہ
سمجھ لیں کہ جو ہوا ہے
ہمارے ساتھ یا جو ہونے جا رہا
ہے اسی میں مصلحت ہے اور
زندگی کی تلخ آزمایشوں کو
سہنے کی طاقت رکھیں ...ـ تب
ہم بڑے ہو جاتے ہیں ..

وہ ہر بات کو غور سے سنتی
اثبات میں سر ہلا رہی تھی ..

عشاء .. ایک بات یاد رکھنا ...
اپنے ماضی کو یاد کر کے کبھی
.. اپنے حال کو خراب مت کرنا
جو انسان ماضی کی یادوں
میں رہ جاتے..... وہ موجودہ
زندگی سے محروم رہ جاتا ہے
...
.. میں سجھ رہی ہوں انٹی
ایر گل انٹی سے ڈھیروں باتیں
کرنے اور ان سے کچھ مزید
پھول خرید کر وہ تقریبا شام
کے وقت گھر جانے کے لئے نکلی

تھی .. اور وہ اسے جاتا ہوا
.. دیکھ کر مسکرا رہی تھی

گھر پہنچ کر ونڈو کے قریب پڑے میز پر اس نے وہ پھولوں کا چھوٹا سا گلدان رکھا اور انہیں
... پانی دیا

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب وہ چھت کو بغور دیکھتی ایر گل انٹی کی باتوں کو یاد
... کرتی مسکرا رہی تھی

جو انسان ماضی کی یادوں میں رہ جاے..... وہ موجودہ

زندگی سے محروم رہ جاتا ہے ...

بلکل ٹھیک کہا انہوں نے .. جب تک ہم اپنی زندگی میں اپنی تمام بری یادوں کو بھلا کر آگے نہیں بڑھتے تب تک ہم زندگی سے محروم رہتے ہیں ...

اپنی زندگی کو کھل کر جینا چاہیے .. اور اب میں بھی ایسے ہی کروں گی .. اپنی زندگی کی ہر چھوٹی چھوٹی خوشیوں کو کھل کر جیوں گی ..

ہاں .. زندگی آسان تو نہیں ہو گی .. مگر مجھے کبھی ہمت نہیں ہارنی ...

ایک مصروف دن کے بعد وہ آرام سے بیڈ پر لیٹی اپنے سب سے پسندیدہ خیال کو سوچنے میں مصروف تھی .. وہ کھڑوس .. ہمیشہ ہی میری ہر خوشی کا سبب بنتا ہے ..

وہ اس کی باتیں یاد کرتی مسکراتی کبی شرماتی ..

وہ کم عمری کی محبت میں گرفتار ہو چکی تھی .. مگر وہ ہر رشتہ دل سے نبھانا جانتی تھی ....

....

....

بہت دنوں بعد آج وہ شاہ محال کے لئے نکلا تھا .. وہ جانتا تھا کہ اب تک آغا جان کا موڈ بہت خوش گوار ہو چکا ہو گا .. اور وہ یوں اچانک بن بتائے اسے اپنے سامنے دیکھ کر یقینا خوش ہوں گے ..

جو کہ سچ بھی تھا .. پورچ میں روکتی گاڑی کو دیکھ کر لان میں چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے ایک ادھیڑ عمر کا خوبرو شخص گاڑی سے اترتے شخص کو دیکھ کر دل سے خوش ہوا تھا ..

گھر کی یاد آ ہی گئی تمہیں آخر ...

مرحبا آغا جان .. سلطان رحیم شاہ کے گلے لگا جسے کمر پر تھپکی دیتے شاہ اپنی ہر شکایات بھول چکا تھا ..

میرے شیر .. بہت یاد کیا تمہیں .. کیسے ہو ؟

وہ اسے لئے لان میں چلتا ہوا .. پرنور دکھائی دے رہا تھا

رحیم شاہ سے باتیں کر کے اور انہیں خوش دیکھ کر سلطان شریر سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے چائے پینے میں مصروف تھا ..

آہا ں .. یہ آج سورج کدھر سے نکلا ہے بھلا ؟؟؟

سلطان بھائی .. اپ .. مرحبا ..

سیڑھیاں اترتی ائیگل حال میں رحیم شا□ ک□ سامن□ بڑ□□□ سلطان کو دیکھ کر تیز تیز اترتی نیچ□ آ ی .

مرحبا ائیگل .. کیسی □و ؟

میں تو بلکل فٹ .. اپ بتائیں .. .. کافی عرص□ بعد دیکھا اپ کو

اور سچ بتاؤں اپ پ□ل□ س□ بھی .. زیاد□ فٹ لگ ر□یں □□ ...

.. شکری□ ..ائیگل

کیا خبر ہے سلطان .. رحیم شاہ نے اسے کن آنکھوں سے دیکھا ..

گیدڑ اپنے بلوں میں چھپے بیٹھیں ہیں آغا جان .. باہر نکلنے کی دیر ہے بس .. ایک ایک کو دیکھ لوں گا ..

ہممم .. بہت اچھے .. اس غلیظ انسان کا سر میں مرنے سے پہلے اپنے قدموں میں دیکھنا چاہتا ہوں .. یہی میری آخری خواہش ہے ..

فکر کیوں کر رہے ہیں آغا جان ... سر کیا .. اس کے جسم کا ہر حصہ میں اپ کے قدموں .. .. میں رکھوں گا

تمہاری عمر دراز ہو .. میرا رب تمہارے بازوں میں مزید طاقت عطا فرماییں .. جیتے رہو میرے شیر ..

رحیم شاہ دل سے خوش ہوا تھا ..

بہت ہی خطرناک باتیں کرتے ہیں اپ لوگ قسم سے ..

قریب بیٹھی ائیگل ان کے خطر ناک ارادے سن کن آنکھوں سے دونوں کو دیکھ رہی تھی .. جس پر رحیم شاہ کا قہقہہ بلند ہوا ..

جب کہ سلطان معمول کے متبک بنا کسی تاثر کے ٹانگ پر ٹانگ رکھے آرام سے بیٹھا تھا ..

حادی کہاں ہے .. نظر نہیں آ رہا ؟

آپ نے بلایا اور میں آیا ..

سلطان کی بات مکمل ہونے
سے پہلے حادی سیڑھیاں
پھلانگتا ایک سو بیس کی سپیڈ
سے نیچے آ رہا تھا ..

آج ساک شات درشن ہو ہی
گے اپ کے ....تم تو ہمیں بھول
ہی گئے ہو برخوردار .. آغا جان
دیکھ لیں ذرا ..

خود جان چھڑا کر سار کام
مجھ پر ڈال کر جناب کتنے آرام
سے بیٹھے ہیں ..

آغا جان جس بات کو بھول چکے
تھے حادی نے ایک بار پھر سے
انہیں یاد دہانی کروا دی تھی ..
رحیم شاہ نے آنکھیں دکھاتے
سلطان کی طرف دیکھا .. جو
کہ بے نیاز سا چائے کے سپ لینے
میں مصروف تھا ..
اپ جناب کا پروجیکٹ میں
سمبھال رہا ہوں اب کچھ تو
حوصلہ افزائی بنتی ہے نہ ..
مگر نہیں .. قیامت ہی ہو اگر
اپ جناب کے منہ سے ایک دو

الفاظ مجھ غریب کی تعریف میں نکل جایئں ..

حادی نان اسٹاپ بولنا شرو ع ہو چکا تھا . جب کہ سلطان کا دل چاہا کہ اس کے چلتے ہوے منہ پر ٹیپ لگا دے ..

بولتے بولتے اچانک حادی نے سلطان کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں غصے لئے اسے نیم آنکھیں کھولے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا ..

حادی کا ہوا میں اٹھا ہاتھ جو
کہ کسی بات کو مکمل کرنے
کے لئے اٹھا تھا .. دھیرے سے
نیچے اپنی جگہ آ چکا تھا ..

مگر سلطان مسلسل اسے
دیکھنے میں مصروف تھا .. جس
پر حادی نے انگلیوں کی زپ بنا
کر ہونٹوں پر پھیرتے چہرہ
نیچے کیا ..

ائیگل کی دبی ہنسی حادی کے
کانوں تک پہنچی تو اس نے کھا
جانے والی نظروں سے ائیگل
کی طرف دیکھا ..

اب چلاؤ زبان .. بڑی چلتی ہے
نہ قینچی کی طرف .. اب بولو
ذرا .. ائیگل اس کی ٹانگ کھینچ
رہی تھی ..

تمہیں میں بعد میں دیکھ لوں
گا .. چڑیل کہیں کی ..

کچھ دیر خوش گپوں کے بعد کھا
نے کھاتے ہی سلطان ہمیشہ
کی طرف اپنے کمرے کی
بالکونی میں کھڑا .. تازہ ہوا کا
مزے لینے میں مصروف تھا ..

دروازے پر کھٹ کھٹ کی آواز نے اس کی سوچ میں خلال ڈالا ..

کم ان .. کہتا وہ دونوں ہاتھ .. اپس میں باندھے کھڑا ہوا

حادی اس کے قریب کچھ ہی فاصلے پر کھڑا اسے کن آنکھوں سے دیکھ رہا تھا ..

جو کے بلیک کلر کے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھا شرٹ کی ہاف سلیوز میں اس کے مسلز نمایاں ہو رہے تھے ..

چہرے پر ایک مخصوص غصہ
اور بے ترتیبی سے پیشانی پر
بکھرے بال وہ ہمیشہ کی
طرف اٹریکٹو لگ رہا تھا ..

یار قسم سے میں لڑکیوں کی
فیلنگز سمجھتا ہوں .. کیوں وہ
تم پر پہلی ہی نظر میں مڑ
متی ہیں .. حادی نے اسے او پر
سے لے کر نیچے تک دیکھتے کہا
..
اور لڑکیوں سے زیادہ تو مجھے
تم پر غصّہ آ تا ہے .. دور ہو کر
کھڑے رہو .. سلطان ایک منٹ

میں اس سے کچھ فاصلے پر ہوا
..
جس پر حادی کا ایک بھرپور
قہقہے گونجا ... اتنا کیوں ڈ ر
رہے ہو ؟ میں لڑکی تھوڑی
ہوں یار ...
لڑکیوں سے دو قدم زیادہ ہی
ہو ... چچھور ے . ایک نمبر کے
..
سلطان نے اپنے بازو کی سلیوز
... .. کو تھوڑا آگے کرتے کہا

قسم سے یار .. تم ہو ہی اتنے ہنڈسوم . اب میں کیا کروں ؟...

اب اگر ایک لفظ بھی بولا تو تمہاری اس چلتی زبان کو کھینچ پر گھٹنوں میں باندھ دوں گا .. پھر کرتے رہنا تعریف جی بھر کے ..

کام کی بات بتاو.. کیا خبر ہے؟ .. سلطان نے چڑتے ہوے کہا

یار کبھی نے مجھے بہت ترس آ تا ہے .. تمہاری مستقبل

میں ہونے والی بیوی پر .. اگر
.. کبی ہوئی تو
کیسے گزارا کرے گی بیچاری
تمہارے ساتھ .. اتنے ان
.. رومانٹک اور کھڑوس ہو تم
.. تھوڑے کھڑوس بھی ہو تم
اچانک اس پاگل سی لڑکی کی
کہی بات سلطان کے خیال
میں ابھری .. وہ اپنی
مسکراہٹ چھپانے کے لئے چہرے
.. دوسری جانب موڑ گیا

مگر اگلے ہی پل ماتھے پر کی شکنیں لئے حادی کی طرف بڑھا .. جو کہ اپنی شامت دیکھ کر اچھلتا ہوا بیڈ پر چڑھا ..

اچھا ا...چھاا ا .. اب بس چپ رہوں گا .. کول ڈاؤن برو .. کول ڈاؤن ....

تمہاری بکواس ہو گئی ہو تو کام کی بات کر لیں .. وہ واپس بالکونی میں کھڑا تھا ..

تمہارے لئے ایک بری خبر ہے ..
حادی چلتا ہوا اس کے قریب آیا ..

ابراہیم نے اپنے کتے بھجے ہیں تمہارے لئے .. احمد جہانگیر تک داد ہاشمی کی موت کی خبر پہنچ چکی ہے .. اور ہمیشہ کی طرح .. وہ پنجرے میں قید گیدڑ کی طرف بھڑک اٹھا ہے .. اب اسے تم چاہیے ہو .. ہر قمت پر ..

ہاں ... یہ تو بہت اچھی خبر ہے .. یعنی اس کھیل میں اب مزید مزہ آنے والا ہے ..

ہممم .. دیکھتے ہیں .. یہ چھپے ہوئے کتے کب ظاہر ہوں گے .. تم نے دیکھے ہیں وہ بدنصیب لوگ .. جو خود چل کر اپنی موت کی طرف اتے ہیں .. صرف وفاداری نبھانے کی خاطر ..

وہ دونوں بازو اپس میں بندھے ایک عجیب سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے تھا ..

اب آگے کیا کرنا ہے ؟ حادی نے
.. مزید پلین دریافت کرنا چاہا

فلحال تو ہمارے پالتوں کو یہ
کام کرنے دو .. اور کچھ عرصہ
بس کام پر دھان دو .. آغا جان
.. تم سے کافی نراش ہیں

. ہوتے کہاں ہو تم آج کل ؟

اہ .. بھائی جان .. اپنی
اکلوتی .. نکچڑی .. اور چڑیل
کزن کو تنگ کرنے کی چھوٹی
سی کوشش کر رہا ہوں ..

تاکہ وہ پاگل مجھے سمجھ سکے ..

تم نہیں سدھرنے والے ..
سلطان نے نہ میں گردن ہلای ..

جانتے ہو نہ ائیگل کو .. اگر اسے زیادہ تنگ کرو گے تو وہ جان سے پہلے مارے گی اور پوچھے گی بعد میں ..

ہاں نہ .. بس تھوڑا سا اور .. اب مجھے مرنے کا کوئی شوق تھوڑی ہے ...

سلطان .. بس دھان رکھنا .. وہ لوگ کبھی بھی اپنی اوقات دیکھا سکتے ہیں ...

اور کیا تم مجھے سمجھا رہے ہو؟ سلطان نے آ ی برو اچکا کے حادی کی طرف دیکھا ..

ایک بھیڑیے کو بھلا میں کیا سمجھا سکتا ہوں.. وہ تو ہوتا ہی سر پھرا ہے ..

اب جاؤ اور جا کر اپنا اگلا پلین تیار کرو .. اور اپنا چھوٹا سا دماغ کام پر لگاؤ .. .

ویسے میں سوچ رہا تھا آج ...
میں یہیں پر سو جاتا ہوں ..
اپنے بھائی کے ساتھ .. وہ بیڈ پر
.. گرنے کے انداز میں لیٹا
اور دونوں باہیں بیڈ پر پھیلا لیں
..
سلطان ایک گہری سانس بھرتا
بیڈ کی طرف بڑھا ..اور اسے
اپنی طرف آتے دیکھ وہ جو آرام
سے لیٹا تھا ایک دم اچھل کر
.. دروازے کی طرف بھاگا

....
....
وہ مروا کے ہمراہ مسٹر یگیت کے افس میں کھڑی اپنے کام کی تفصیل اپنے بوس کو بتا رہی تھی ....
اب وہ پہلے کی طرف کسی بھی کام میں نروس نہیں ہوتی تھی .. بلکہ پورے کونفڈنس سے ہر کام کرتی تھی ..

مسٹر یگیت اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا .. اور مسکرا رہا تھا ..

مگر اگلے ہی پل اس کے چہرے کے ساتھ ایک غصے سے بھرا چہرہ دیکھ کر ایک دم اس کی سمائل ا ڑی تھی ..

مگر شکر ہے وہ بس ایک خیال ہی تھا .. وہ اپنی ٹائی کی نوٹ ڈھیلی کرتا اپنی مسکراہٹ کو دبانے کے ساتھ ساتھ عشاء کی طرف ایک محتاط نظر سے دیکھ رہا تھا ..

وہ اچھی طرح جانتا تھا
کہ ..سلطان کا اس سے کچھ
کنکشن ضرور ہے .. اور اگر
سلطان کا اس سے کسی بھی
طرح کا کنکشن ہے تو یگیت
الپ کو اس سے 500 میل کی
دوری پر رہنا تھا .. پھر چاہے
وہ ا سے اچھی لگتی ہو یا نہی
...
اپنی قابل ورکرز کا کام دیکھ
کر یگیت الپ دل سے خوش
ہوا تھا ..

ماشاء اللہ .. اپ جیسے محنتی ورکرز جہاں ہوں وہ کمپنی تو دنوں میں ترقی کرے گی .. .. اپ دونوں نے بہت قابل تعریف کام کیا ہے ..

اپنی اور مروا کی اتنی تعریف سن کر وہ مسکرا رہی تھی جب کہ اس کی نظریں اپنے بوس کے ایک گال پر گہرے ہوتے ڈمپل پر تھی ..

وہ فائلز ہاتھ میں تھامے مروا کے ہمراہ لوبی کے سامنے سے گزری تو اچانک ہی اس کی

نظر لوبی کی دیوار سے ٹیک لگا
کر کھڑے ایک کان سے موبائل
لگائے اس کھڑوس پر پڑی ..

وہ تقریبا 2 3 ہفتوں بعد اسے
دیکھ رہی تھی ..

وہ ایک ٹانگ پیچھے دیوار کے
ساتھ لگائے کھڑا تھا ..

میں آ تی ہوں .. تم یہ فائلز
میرے کیبن میں رکھ دو .. وہ
مروا کو فائلز پکڑتی مسکرائی
..

گڈ لک .. مروا نے لوبی میں دیکھتے اسے شرار ت سے کہنی مار ی ..جس پر وہ آنکھیں پھیلا .. ے مروا کو دکھتی آگے بڑھی

وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی تھی جب کہ سلطان کا منہ دوسری طرف تھا .. اور وہ مسلسل موبائل کان سے لگاے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا ..

موبائل کان سے ہٹاتے وہ پیچھے مڑ ا تو اسے اپنے بلکل سامنے

دیکھ کر دونوں ہاتھ آ پس میں باندھے ..

مرحبا .. پیھل عشاء نے کی تھی ..

... مرحبا

کیسی ہو ؟

میں بلکل فٹ .. تم کیسے ہو ؟

اے ... تم کون سا بتانے والے ہو .. وہ دونوں ہاتھ آ پس میں باندھتے بولی ..

مطلب سمجھ دار ہو گئی ہو کافی ..

وہ تو میں ہمیشہ سے ہی ہوں ..بس ایک تمہیں نظر نہیں آتی ...

پھر لگتا ہے مجھے 8 نمبر کا چشمہ لگوانا پڑے گا .. اتنی سمجھداری دیکھنے کے لئے ..

میرے خیال سے 10 نمبر والا ٹھیک رہے گا .. وہ ناک سکیڑتے بولی ...

ویسے تم یہاں کیسے ؟ وہ اے بھرتی دوسری بات پر آ ی

تم□ار□ اس کھڑوس بوس س□
.. کچھ کام تھا .. اس لئ□
آ□ا ں .. سیدھا جواب .. خواب
تو ن□یں دیکھ ر□ی میں ؟؟
.. و□ مسکرایا
اور ایک بات .. میر□ بوس
کھڑوس تو بلکل بھی ن□یں
□یں .. بلک□ و□ ب□ت اچھ□ □یں
..
.. تم کھڑوس □و
اچھا اور ؟

اور وہ بہت سمجھدار ہیں ..
سلطان کی سمائل گہری
ہوئی ..

سمجھدار .ہممم .. اور ؟

.. اور وہ بہت انٹلیجنٹ ہیں

ہمم .. اور ؟ وہ دونوں بازو آ
پس میں باندھے کھڑا اس کے
.. کر رہا تھا enjoy جوابات

اور ... اور پتا ہے وہ یونیک ہیں
...

اچھا ...ـ وہ کیسے ؟ اس نے آ
.. ی برو اٹھا کر پوچھا

کیوں کہ ان کی ایک گال پر
ڈمپل پڑتا ہے .. اور پتا ہے جن
لوگوں کی ایک گال پر ڈمپل
... پڑتا ہو وہ یونیک ہوتے ہیں

.. اب کہ وہ ہنسا تھا

اسے یوں ہنستا دیکھ وہ دل
سے خوش ہوئی تھی .. وہ
پہلی دفع یوں کھل کر ہنس
رہا تھا ..

کھڑوس کہیں کا .. کنجوس
بھی ہے .. ہنستا کتنا پیارا لگتا
ہے . اسی لئے ہنسنے میں

کنجوسی کرتا ہے .. وہ دل ہی دل سوچ رہی تھی ..

وہ تو تمہاری ایک گال پر بھی پڑتا ہے.. سلطان نے عشاء کی دائیں گال کی طرف اشارہ کرتے کہا ..

ہیں ؟؟؟ وہ حیران ہوتی سلطان کے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو سیدھا کر کے اس میں اپنی دائیں گال دیکھنے لگی .. جسے سکیڑنے سے ایک ہلکا سا ڈمپل نمایا ں ہو رہا تھا ..

اے ... یہ تو میں نے کبھی غور ہی نہیں کیا .. وہ منہ پر ہاتھ رکھے حیرانی سے موبائل کی سکرین میں دیکھ رہی تھی ..

لوگوں کے ڈمپلز پر نظر رکھنا چھوڑو دو .. اپنا بھی نظر آ جائے گا ...ـ .. سلطان نے اسے اپنا چہرہ دیکھتے کہا ..

جب کہ اس کا ہاتھ سلطان کے موبائل پر اس کے ہاتھ کی انگلیوں سے ٹکرا رہا تھا ..

وہ بار ی بار ی اپنی دونوں گالوں کو سکڑتی .. پر بس ایک گال پر ہی ہلکا سا ڈمپل نمایاں ہوتا ..

اہ ہ ہ .. اس کا مطلب میں بھی یونیک ہوں ..

وہ مسکرا رہی تھی ..

بلکل .. وہ دل ہی دل بڑبڑ ایا ...

سلطان کے فون کی گھنٹی بجی مگر وہ اسے بند کرتا اپنی پوکٹ میں رکھ چکا تھا ...

تم کسی ضروری کام سے آئے تھے .. تو وہ ہو گیا کیا ؟

.. ہمم .. مختصر جواب

ٹھیک ہے .میں چلتی ہوں .. آج تو ویسے بھی بہت سارا کام ہے ..

سلطان کے فون پہ بیل کو بار بار بجتے دیکھ .. اب وہ سمجھ گی تھی کہ اسے بہت سے ضروری کام ہیں .. اسے وہاں سے جانا ہی مناسب لگا ..

جب کہ وہ موبائل کو بلکل
اگنور کئے ایک تار میں اسے
دیکھ رہا تھا ..

سلطان نے نظریں جھکا یں تو
اس کی الجھتے ہاتھوں پر پڑیں
..

.. چلتا ہوں .. خیال رکھنا

کہتا ہوا وہ ایک قدم قریب ہوا
.. اور اس کے کندھے سے نیچے
کو سرکاہوا   اسکارف کا
پلو ..اٹھا کر اس کے کندھے پر
رکھ کر درست کرتا .. ایک

گہری سانس بھرتا وہاں سے
.. ایک منٹ میں غائب ہوا

جب کہ وہ وہیں کھڑی .. اپنے
کندھے کی طرف دیکھتی
.. مسکرا دی

اپنے کیبن میں کرسی پر بیٹھتے
وہ مسکرا رہی تھی .. جب کہ
مروا اس کے کیبن میں ادھ
نیچے لٹکی اس کی شریر سی
.. سمائل دیکھ رہی تھی

ہاں .. میری معصوم سی دوست .. من میں لڈو پھوٹ رہے ہیں کیا ...

اس کی سمائل ایک دم غائب ہوئی ...۔ اور گردن گھما کر دیکھنے پر وہ اسے اپنے کیبن میں لٹکی نظر آ ی ..

تم بھی نہ .. بندر ہو .. جب دیکھو یہاں لٹک رہی ہوتی ہو ..

جاؤ اپنا کام کرو .. پتا ہے نہ آج کتنا کام ہے ..

ہاں ہاں .. ہو لو خوش اکیلی اکیلی ہی .. بھئی اب ہم سنگل ہیں تو اور کر بھی کیا سکتے ہیں .. کہتی وہ اپنی کرسی پر بیٹھی ..

تو اپ بھی مینگل ہو جایئں نہ .. اپ کے پاس بھی تو موقع ہے ..وہ بھی اتنا بڑا .. مقابل کیبن سے آ تی صارف کی آواز پر عشاء کے کان کھڑے ہوے ..

مجھے مینگل ہونا ہے ..رہ ماموں .. ٹرینگل نہیں ..

لہذا اپنا بھاری بھرکم موقع اپنے پاس ہی رکھو ..

ہاہاہاہا .. عشاء کا بے اختیار قہقہہ گونجا ..

ہنس لو ہنس لو .. تمہارے پاس اتنا ہنڈسم اور باڈی بلڈر بندے جو ہے ..

مثلا تو میرا ہے نہ .. کوئی نہیں او پر والا جب بھی دے گا .. چھپر پھاڑ کر دے گا .. آ مین ..

وہ منہ پر ہاتھ پھیرتی صارف کو بلکل نظر انداز کر گئی ..

الله کر کے اپ ہمیشہ کنواری
.. ہی رہیں

.. صارف نے اپنی بھڑاس نکالی

اے .. کوؤں کے کہنے پر ڈ ھول
... نہیں بجتے.. رہے ماموں

اور تم ہو نہ کنوارے .. اور موٹے
.. جلنے کے علاوہ اور کوئی کام
نہیں ایسی پھیکی بدعائیں ..
.. الله بھی نہیں قبول کرتے

چپ ہو جاؤ تم دونوں .. ورنہ
میں اپنا کام کر کے اوف ہو
جاؤں گی پھر بیٹھے رہنا شام

تک ایک دوسرے کا خون پینے کے
لئے ... عشاء کانوں پر ہاتھ
رکھتی اب ان دونوں کو ڈپٹ
رہی تھی ..

مگر یہ دونوں .. اور
خاموشی .. ہو ہی نہیں سکتا
..

کچھ دیر انہیں نان اسٹاپ
بولتے سن کر عشاء نے دل ہی
دل کہا ..

ایک لمبے اور مصروف دن کے
بعد جب وہ گھر آ ی تو دوپہر

کے 3 بج رہے تھے .. اور وہ
تھکی ہاری سی کچن میں
کھڑی ایک ہاتھ کمر پر رکھے
دوسرے ہاتھ سے چاے بنانے میں
.. مصروف تھی

اہ .. ایک تو اتنی گرمی لگ
رہی ہے یہاں . اور یہ چاے آج
بنے میں اتنے نخرے کر رہی
... ہے .. اہ ہ

وہ چڑتی ہوئی ماتھے پر آ ے
.. پسینے کو پونچھتی بولی

حال میں اکلوتے صوفے پر بیٹھی وہ چائے کو انجوئے کر رہی تھی .. کہ اس کی نظر اپنے سامنے ونڈو کے قریب رکھے .. پھولوں پر پڑی

اے .. انھیں تو میں نے کل سے پانی ہی نہیں دیا .. .. کتنی .. بدھو ہوں میں

وہ کپ ایک سائیڈ رکھتی پانی کا جگ اٹھائے پھولوں کی طرف آ ی .. جن میں سے کچھ مرجھا چکے تھے مگر کچھ تازہ دم تھے .. وہ انہیں پانی دیتے

تھوڑی افسردہ تھی .. وہ
مرجھائے ہوئے پھولوں کو دیکھ
کر ہمیشہ ہی افسردہ ہو
جاتی تھی ..

اس کے متا بک پھول اگر مرجھا
جایئں تو انسان کی زندگی بھی
مرجھا جاتی ہے .. اسی لئے
انہیں کھلتا ہوا رکھنا چاہیے تا
کہ ہماری زندگی میں بھی
بہار رہے ...

صفائی کرتے اسے مروا کی
بہت یاد آ رہی تھی .. اور وہ

اس کے ساتھ کہیں گھومنے کا پلین سوچنے لگی ..

ایک ہاتھ میں ڈسٹر پکڑے دوسرے ہاتھ میں

موبائل اٹھاتے ہی نمبر ڈائل کر وہ کان سے لگاگئی ..

ایک سے دوسری بیل .. اور پھر تیسری بیل پر کال کنیکٹ ہوئی ..

مرحبا .. مس افلاطون .. کیا کر رہی ہو ..؟؟؟

وہ بولتی ہوی ساتھ ساتھ ڈسٹنگ کر رہی تھی

مرحبا ..

ایک بھاری آواز عشاء کے کانوں سے ٹکرائی تو اس نے ایک جھٹکے سے فون کان سے ہٹا کر سکرین پر دیکھا ..

جہاں عبدر کا نام جگمگا رہا تھا ..

اہ .. اب اسی کی کمی تھی .. وہ زور سے آنکھیں میچتی ڈسٹر

زمین سے اٹھاتی کال ڈیسکنکٹ کر گئی ..

وہ جو سونے کی ناکام کوشش کر رہا تھا . فون کی گھنٹی نے اس کی رہی سہی نیند بھی خراب کر دی تھی .. بیڈ پر الٹا لیٹا وہ بنا شرٹ کے تکیے کے نیچے بازو رکھے غور غور سے نیم آنکھیں کھولے موبائل کی سکرین کو دیکھ رہا تھا ..

الله .. اب یہی باقی رہ گیا تھا .. لگتا ہے چشمے کی ضرورت اسے نہیں مجھے ہے ..

وہ اپنے سر میں چیت لگا گئی ..

موبائل ایک سائیڈ پھینکتے وہ پھر سے ڈسٹنگ کرنے میں مصروف ہوئی ..

فون کی گھنٹی پھر سے بجی جس پر وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے اب ہاتھوں کو آپس میں الجھا رہی تھی ..

پہلے تو کبی کال اٹھائی نہیں .. آج غلطی سے ہو گئی تو آج ہی

اٹھانی تھی .. کچھ سوچتے ہوئے .. اس نے سبز بٹن دبایا

تم ٹھیک ہو ؟ وہ تھوڑی سست آواز میں بول رہا تھا .. جیسے ابھی نیند سے جگا ہو ..

ہاں .. میں ٹھیک ہوں .. وہ بس غلطی سے نمبر ڈائل ہو گیا تھا .. میں مروا کو کال کرنے والی تھی مگر ..

غلطی سے... سلطان نے اس کی بات دوہرائی ..

ام سوری .. شاید تم سو رہے تھے ..

ہمم ... تو اب اس خراب ہوئی نیند کا ازالہ کیسے کرو گی ؟

عشاء نے اس کی بات سنتے موبائل سامنے کر کے ایک مکا کسا ..

ام سوری ..

کافی نہیں .. اب وہ بیڈ پر سیدھا ہو کر بیٹھا بالوں میں ہاتھ پھرتے اسے تنگ کرنا چاہتا تھا ..

تو اور کیا کروں پھر .. لوری سنا دوں ؟ تا کہ تم پھر سے سو جاؤ .؟؟

وہ بالوں کو ہاتھ سے خراب کرتا مسکرا رہا تھا ..

تم نے میری نیند خراب کی .. اب میں تمہارا مصروف دن خراب کروں گا .. حساب برابر ..

کیا مطلب اب اس بات کا ؟ وہ صوفے پر گرتے بولی ..

اب صفائی ہو گئی ہو تو ذرا تیار رہو . میں آ رہا ہوں ..

عشاء نے پھر سے موبائل سامنے کر حیرانی سے سکرین پر دیکھا .. اسے کیسے پتا چلا کہ میں صفائی کر رہی ہوں؟

اتنی دیر میں وہ کال ڈس کنکٹ کر چکا تھا ..

اے .. کہیں یہ سچ مچ کا بھوت تو نہیں ہے ؟ .. اور اب ؟؟

اب کیا کروں .. کیا تیار ..اس نے کہا تیار رہوں ؟؟؟

وہ سر کھجاتی کمرے میں آ ی ...

وارڈروب کھولتے وہ مسکرا رہی تھی .. کہتے ہیں جو ہوتا ہے اچھے کے لئے ہوتا ہے ...

ہنسی دباتی وہ ڈریس نکالے اب تیار ہو رہی تھی ..

پیلے رنگ کی فل لونگ فروک جس پر پھولوں کی بیلوں کا ڈیزائن بہت نفیس طریقے سے بنا ہوا تھا ..

میچنگ حجاب اوڑھتے وہ خوش تھی .. آخر کتنے ہی دنوں بعد اس کے ساتھ کہیں باہر جا رہی تھی ..

وہ کلائی پر گھڑی باندھ رہا تھا اور خود کو آئینے میں دیکھتے کچھ الگ محسوس کر رہا تھا .. آج معمول کے برعکس وہ اس بلیو کلر کی شرٹ میں ملبوس تھا جو کہاس پیاری سی لڑکی نے اس کے لئے خود پسند کی تھی ..

بلیو شرٹ اور بلیک ڈریس پینٹ پہنے بالوں کو پیشانی پر بے ترتیبی سے گراے ایک سپرے پرفیموم کی کرتا وہ گاڑی کی طرف بڑھا ..

وہ حال میں صوفے پر بیٹھی سامنے لگی گھڑی کی طرف غور غور کر دیکھ رہی تھی جو کہ شام کے 5 بج کر 7 منٹ بتا رہی تھی ..

وہ ونڈو کے پاس رکھے پھولوں کی طرف آ ی اور ونڈو کھول دی .. تازہ ہوا سے پھولوں کی

کھلی ہوئی پتیاں ہوا میں لہرا رہیں تھیں .. جب اسے ونڈو سے پار اپنے گھر سے کچھ فاصلے پر سڑک پر کھڑی اس کی گاڑی نظر آ ی ..

وہ اپنا موبائل ہاتھ میں پکڑتی گھر کو لاک کرتی اس کی طرف چل دی ..

لگائے gogals وہ آنکھوں پر اسے اپنی طرف آ تا دیکھ رہا تھا ..

مگر وہ کار میں بیٹھنے کی بجائے
اس کی طرف والی ونڈو پر
نوک کر رہی تھی .. سلطان نے
ونڈو نیچے کی ..

باہر آ جاؤ .. وہ اسے باہر آ نے
کا کھ کر کچھ فاصلے پر ہوئی .

کس لئے ؟ وہ ونڈو پر بازو
رکھے ہاتھ کو ٹھوڑی کے نیچے
رکھے پوچھ رہا تھا ..

آ و تو .. بتاتی ہوں .. اور ہا
ں .. یہ اس طرف پارک کر

دو .. یہاں نہیں یھاں سے اور
.. بھی لوگوں نے گزرنا ہے

سلطان گاڑی ایک سائیڈ پارک
کرتا اپنی شرٹ درست کرتا
کف فولڈ کرتا اس کی جانب
آیا .. عشاء اسے دیکھ دل سے
.. خوش ہوئی تھی

جتنا اس نے سوچا تھا . وہ
شرٹ اس سے بھی زیادہ اس
پر جچ رہی تھی ... بےترتیبی
سے پیشانی پر بکھرے بال .. وہ
.. بہت پیارا لگ رہا تھا

وہ اس کے قریب آ رکا .. مگر مقابل بنا آنکھیں جھپکے اسے دیکھنے میں مصروف تھی ..

وہ ہلکا سا مسکراتا دونوں بازو آپس میں باندھے کھڑا تھا ..

اپنی پوزیشن پر غور کرتی وہ ایک دم سیدھی ہوئی ..

تم بہت اچھے لگ رہے ہو .. ہربراہٹ میں.. چلنے کا کہنے کی بجائے .. وہ اپنے دل کی بات کھ گئی ..

اگلے ہی پل غور کرنے پر اب وہ پلکیں جھپکتی ارد گرد دیکھ رہی تھی ..

بہت شکریہ .. سلطان نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے اپنی تعریف قبول کی ..

چل ... چلیں ..

کدھر؟

یہاں .. پیچھے .. وہ جگہ بہت خوبصورت ہے .. وہاں پید ل چلنے کا اپنا ہی مزہ ہے .. تو چلو وہاں چلتے ہیں ..

سلطان نے ہاتھ کا اشارہ کرتے
اسے آگے چلنے کا کہا

وہ تیزی سے اس کے سامنے سے
ہٹتی ایک سائیڈ ہوئی ..

وہ مسکراہٹ دباتا اس کے
پیچھے پیچھے چل دیا ..

کچھ ڈھلوان دار گلیوں سے
گزرتے ہوے آخر وہ سمندر کی
طرف ایک کھلی سڑک پر تھے ..
جہاں سڑک کے کناروں پر لگے
درخت اور ان کے نیچے ایک
قطار میں لگے ہوے بنچ ،،اس

سمندر کے کنارے کو مزید
پرکشش بنا رہے تھے ..
ٹیولپس کے پھولوں کی کیاریاں
کناروں پر ایک پرکشش منظر
نمایاں کر رہیں تھیں
ٹھنڈی اور پرسکون ہوا سے
زمین پر بکھرے پتے ا ڑ کر ادھر
سے ادھر گرتے .. کچھ درختوں
پر لگے پتے ہوا کے تیز جھونکے
سے اپنی ٹہنیوں سے علیحدہ
ہو کر زمین بوس ہو رہے تھے
..

وہ گہری سانس بھرتی اس کے بلکل ساتھ چل رہی تھی ..

تمہیں کون سا موسم پسند ہے ؟

عشاء نے ایک چھوٹا سا سوال کیا ..

کوئی بھی نہیں .. وہ اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چل رہا تھا ...

کوئی بھی نہیں مطلب ؟ کوئی تو ہو گا ...ـ سردی؟ گرمی؟ بہار ؟ خزاں ؟ کچھ تو ..

مگر وہ بنا کچھ بولے چل رہا تھا ..

اے .. میں بھی کس سے پوچھ رہی ہوں ... وہ دل ہی دل بڑبڑائی ..

مجھے بہار پسند ہے .. اس کے واپس سے پوچھنے پر وہ ایک تیکھی نگاہ اس پر دوڑاتی تھوڑا قریب ہوتے بولی ..

کوئی خاص وجہ ؟

ہاں نہ .. بہت خاص .. یہ موسم دلوں کو جوڑتا ہے .. یہ

بکھری ہوئی زندگیوں اور امیدوں کو سمیٹتا اور نیے سرے سے شروع کرتا ہے ..

اور سب سے زیادہ پھولوں کی وجہ سے .. بہار میں پھول کھلتے ہیں .. انہیں کھلتے دیکھنا پروسیس setisfaing بہت ہے ...

پتا ہے بہار کی آمد سے .. ان سوکھے اور روٹھے ہوے بے جان درختوں پر ایک نئی امید کھلتی ہے تو یہ بہت خوش ہوتے ہیں ..

اور تمہیں کیسے پتا کہ یہ
خوش ہوتے ہیں ؟ وہ اس کے
قریب ہوتے بولا ..

کیوں کہ جب ایک مرجھاۓ ہوۓ
درخت پر پھول اور پتے کھلیں
تو وہ خوشی سے لہراتا ہے ...
مطلب وہ خوش ہو رہا ہوتا
ہے ... سمپل ..

ہاں اور وہ تمہیں بتاتا بھی ہے
that its happy ..

وہ ناک سکیڑتے اس کی طرف
دیکھ رہی تھی ..

جی ہاں .. یہ پھول بہت کچھ بتاتے ہیں .. بس سننے کے لئے انسان کے کان درست ہونے چاہییں ..

وہ ایک جھرجری لے کر اس سے ایک قدم آگے چلنے لگا ..

پیدل چلتے اس پرنور سڑک پر اسے بہت پرسکون احساس ہو رہا تھا .. بہت سے لوگ وہاں واک کی غرض سے آئے تھے ..

سڑک کے ایک کنارے پر ایک خوبرو آدمی ہاتھ میں ڈفلی پکڑے .. مستعفیٰ سسلی ... .. گانا گانے میں مصروف تھا

جس کے این سامنے کچھ لوگ اس کی تصویر بنانے میں مصروف تھے جب کے اسی بھیڑ میں ایک طرف ایک کپل اس کے گانے کی تال پر ترکش ڈانس .. کرنے میں مشغول تھا

ایک درمیانے قد کی کھلی سفید رنگت کی لڑکی جس نے سلیو لیس ریڈ کلر کی فروک پہنی

تھی اس کے ساتھ ایک نوجوان
براؤن رنگ کے اور کوٹ میں
ملبوس اس کو اپنے ساتھ
گھمانے اور سٹیپ میچ کرنے کے
ساتھ مسکرا رہا تھا ..

شاید وہ ان دونوں کی پہلی
ڈیٹ تھی ..

کیوں کہ ترکی میں سرخ رنگ
کا ڈریس ایک لڑکی تب ہی
پہنتی ہے جب وہ اپنے پارٹنر کے
ساتھ پہلی دفع آ ۓ یا پھر وہ
کسی اچھے پارٹنر کی تلاش میں
ہو ..

وہ چلتی ہوئی ان دونوں کو
ڈانس کر تے دیکھ رہی تھی
جب کہ سلطان اپنا رخ سمندر
کی طرف کئے پینٹ کی جیبوں
میں ہاتھ ڈالے ہنوز اسی
پوزیشن میں چل رہا تھا ..
عشاء چلتی چلتی اس سے آگے
کچھ فاصلے پر لگے درخت کے
قریب آ ی جہاں ایک لمبی
ٹہنی پر صرف ایک ہی پتا لٹک
رہا تھا جو کہ سائز میں کافی
بڑا تھا .. اس نے ہاتھ بڑھا کر

اسے توڑنا چاہا مگر وہ اس کے کافی اونچائی پر تھا ..

تو وہ ... انگور کھٹے ہیں .. کھ کر آگے بڑھ گئی ..

وہ اس کے پیچھے چلتا اس کی ہر ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا .. جب کہ عشاء کے متا بک وہ اسے نظرانداز کئے چل رہا ہے ..

چلتے چلتے سلطان کے قدم اس کے قدموں سے ملے ..

مگر وہ بنا اس کی طرف
دیکھے چلتی گئی .. سلطان نے
اس کے بازو پر ہلکی سی
کہنی کی ضرب لگائی .. جس
پر اس نے اس کی طرف دیکھا
اور اگلے ہی پل اس کے ہاتھ
میں پکڑے اس بڑے سے پتے کی
طرف دیکھا ..

وہ اسے توڑ لایا تھا .. عشاء نے
مسکراتے ہوئے اس سے وہ لے
لیا .. شکریہ ..

وہ سمندر کے کنارے کھڑی
سامنے کے خوبصورت منظر کو

اپنے موبائل میں قید کر رہی تھی .. .. جب موبائل گھماتے اس کی نظر سلطان پر پڑی جو فون کان سے لگائے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا ..

عشاء نے کیمرہ اس کی جانب کئے ایک کلک کیا . اور وہ مغرور شہزادہ اس کے موبائل میں قید ہو چکا تھا ..

وہ دھیرے سے مسکراتی ہوئی واپس سمندر کی جانب رخ کر گئی .. جب کہ اس بے نیاز

شخص کی سمائل گہری ہوئی
..
وہ اپنی دونوں باہیں پھیلائے
ہوا کو محسوس کرتی ارد گرد
سے بے نیاز تھی ..
تم سے ایک بات پوچھوں .وہ
ہاتھ میں پکڑتے پتے کے درمیان
میں انگلی پھیرتی بولی .... وہ
اس کے مقابل چلتی ہوئی جا
رہی تھی .. جب کہ شام نے اب
دھیرے دھیرے دن کو اپنی آغوش
میں لے لیا تھا .. اور ہر طرف
روشنیاں اپنی پوری اب و تاب

سے چمکنا شروع ہو چکی تھیں ..

ہمم ..

تم کہاں رہتے ہو ؟

تمہیں کیوں جاننا ہے ؟

بس ایسے ہی .. تم نے کبھی نہیں بتایا ..

تم کیا کرتے ہو ؟

تمہیں یہ جانے کی ضرورت نہیں .. وہ سیریس انداز میں بولا .

یہ تو ایک نارمل سی بات ہے .. دیکھو اب تم جانتے ہو نہ کہ میں کہاں رہتی ہوں؟ میں کون ہوں .. میں کیا کام کرتی ہوں؟؟

تم اچھی طرح جانتے ہو .. مگر میں نہیں جانتی .. تم کون ہو .. ؟ تم نے کبھی اپنے بارے میں نہیں بتایا ..

وہ پتے کو ہاتھ میں گھما رہی تھی ..

کہا نہ .. تمہیں یہ سب جاننے کی ضرورت نہیں ہے ..

پر کیوں ؟

اس کیوں کا کوئی جواب نہیں ..

ہوتا ہے نہ .. اگر تم دینا چاہو تو .. میں تو بس ایک سمپل سا سوال پوچھ رہی ہوں ..

وہ بنا جواب دئے چل رہا تھا ... اب بتا بھی دو .. تم ہمیشہ ہی ایسے کرتے ہو ..

میں ایک بات بار بار دوہرانے کا عادی نہیں ہوں .. تم اگرایک بار میں ہی سمجھ جاؤ تو بہتر ہے .. اب کی بار اس نے تھوڑے غصے سے جواب دیا ..

کیوں ؟ کیا میں نہیں جان سکتی ؟ تمہارے بارے میں ؟

نہیں ؟

پر کیوں ؟.. تم نے تو کہا نہ کہ ہم دوست ہیں .. تو کیا میں اتنا حق بھی نہیں رکھتی ؟ کہ میں جان سکوں ؟

اب سلطان کے ماتھے پر پڑی سلوٹوں میں اضافہ ہوا تھا ..

وہ ایک بات بار بار کہنے کا عادی تو بلکل بھی نہیں تھا .. مگر اس کے ایک ہی بات بار بار پوچھنے پر اب اسے غصہ آ رہا تھا ..

بتاؤ نہ .. کیا میں اتنا حق بھی نہیں رکھتی ..

ہاں .. نہیں رکھتی .. سلطان نے قدرے غصے سے اس کی طرف دیکھتے کہا ..

پر مجھے جاننا ....

Keep quite ....

ابھی بات عشاء کے منہ میں ہی تھی کہ سلطان نے دھاڑ کر کہا ،..

وہ دو قدم فاصلے پر ہوئی ..

نہیں رکھتی تم کوئی بھی حق .. میرے بارے میں جاننے کا .... یا سمجھنے کا .. سمجھی

وہ انگلی کی نوک اس کی جانب کئے قدرے غصے سے اس سے مخاطب تھا ..

ایک بار پھر وہ اپنے اسی روپ
میں آ چکا تھا .. اور مقابل نے
اسے سمجھنے میں پھر غلطی
کر دی تھی ...

وہ خاموش کھڑی اپنی آنکھوں
میں آ ی نمی کو چھپانے کے لئے
چہرہ دوسری جانب موڑ گئی
..

شاید ہمیں گھر
جاناچاہیے.کافی دیر ہو چکی
ہے .. وہ دھیرے سے بولی ...

وہ اس سے کچھ قدم آگے چلنے
لگی .. وہ اپنی آنکھوں میں
غصہ لئے ایک گہری سانس
بھرتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا
.. اس کے پیچھے قدم بڑھا گیا

وہ کافی تیز چل رہی تھی ..
ترکی کی گلیوں میں بنی ہوئی
سڑکیں ڈھلوان دار ہونے کی
وجہ سے وہاں سے نیچے آ تا
انسان کافی تیز ی سے چلتا ہے
..
گھر کے قریب پہنچتے وہ بنا اس
کی طرف دیکھے زن سے گھر

کے اندر داخل ہوتی دروازہ
لاک کر گئی ..

وہ گہری سانسیں بھرتی
دروازے کے ساتھ لگی دھیرے
دھیرے نیچے بیٹھتی گئی ..

اس نے اسے سمجھنے میں پھر
غلطی کر دی تھی .. اور اس
دفع کی غلطی میں وہ بہت
آگے نکل چکی تھی ..

اور اب اس کی یہ غلطی اسے
بہت تکلیف دے رہی تھی .

وہ بجھل قدموں سے چلتی ہوئی بیڈ پر گر گئی ..جانے کب تک وہ بن آواز روتی رہی ..

میں تو سمجھتی تھی میں اسے کچھ کچھ سمجھنے لگی ہوں .. مگر وہ .. ایک عجیب پہیلی ہے .. کیا وہ بس میرے ساتھ ہمدردی کر رہا ہے .. ہاں ایک یتیم لڑکی جو تنہا ہے .. وہ اس کی مدد ہی تو کر رہا ہے .. اسے بھلا مجھ سے اور کیا غرض ہو گی ..

اور میں ہی شاید پاگل ہوں .. .. جو خود کو اتنا اہم سمجھ لیا

مگر میرے پاس تو اتنا حق بھی نہیں ..

وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ کر رو دی

....

اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ اپنا غصہ ڈریسنگ مرر کے سامنے رکھی چیزوں پر نکال رہا تھا ..

ایک دم سے کانچ کی بنی
شیشیاں زمین پر گرتی اس
خاموش فلیٹ میں عجیب سا
.. شور پیدا کر رہی تھیں

وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے
دونوں ہاتھ رکھے خود کو دیکھ
.. رہا تھا

نہیں رکھتی تم کوئی بھی حق
..

اپنی کھی بات اس کے کانوں
میں گونجی ہی کہ وہ اپنے
سامنے لگے مرر پر مکوں کی

برسات کر چکا تھا .. شیشے کی
کرچیاں اس کے ہاتھوں میں
پیوست ہو چکی تھی ..

وہ دونوں ہاتھوں کو اپنے
چہرے اور بالوں میں سے گزا
رتا گہری سانسیں بھر رہا تھا
..

کچھ ہی پل میں وہ اپنے کمرے
کا حال بے حال کر چکا تھا ..
مگر غصہ تھا کہ ختم ہونے کا
نام ہی نہیں لے رہا تھا ..

وہ آنسووں سے بھری آنکھیں اسے کے غصے میں تیل ڈالنے کا کام کر رہیں تھیں ..

کیوں ؟؟ کیوں تم وہ سب جاننا چاہتی ہو جو تم سے نہیں پاؤ گی ...کیوں تم سلطان کو جاننا چاہتی ہو ؟ آخر کیوں؟

بالکونی میں رکھے گلدان کو اس نے پوری شدت سے ہاتھ کی ضرب لگاتے دور پھینکا ..

نہیں چاہتا .. کہ جس طرح .. یہ دنیا سلطان سے نفرت کرتی

ہے .. تم بھی ویسے ہی مجھ
... سے نفرت کرو

تمہاری آنکھوں میں خود کے لئے
.. نفر ت نہیں دیکھ سکتا

کیوں نہیں سمھتی تم .. ؟؟

کیوں تم مجھے تلخ ہونے پر
مجبور کرتی ہو .. وہ دونوں
ہاتھوں سے ریلنگ کو مضبوطی
سے تھامے کھڑا
تھا ....تم
مجھ سے نفرت کرو .. یہ میں
برداشت نہیں کر سکتا

....

....

وہ لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتی .. بہت بوجھل سی تھی

ماتھے پر پڑی شکنیں اور آنکھوں کے گرد مسلسل رونے کے نشانات .. وہ آج بہت تھکی اور بے زار سی لگ رہی تھی

....

تم کیا کھاؤ گی ؟ میں کھانا آرڈر کر رہی ہوں .. مروا اپنے

موبائل میں انگلیاں چلاتے اس سے مخاطب تھی ..

مگر وہ بے دہانی میں ٹچ پیڈ پر بے ترتیبی سے انگلیاں چلا ہی تھی ..

عشاء .. کہاں گم ہو .. مروا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہوش دلائی ..

ہاں .. کیا ہوا ... وہ آنکھیں جھپکتی سیدھی ہوئی ..

کیا بات ہے عشاء .. تم پریشان
اور اداس سی لگ رہی ہو..
کوئی بات ہے کیا ؟

نہیں میں ٹھیک ہوں .. بس
تھوڑا سا سر درد ہے ..

مروا نے اس کا ماتھ چھوا جو
کہ کافی گرم ہو رہا تھا ..

سر درد کے ساتھ بخار
بھی ہے تمہیں تو ..

کیا تم نے کچھ کھایا؟ وہ جانتی
تھی کہ اب مروا بات کی تہ
تک پہنچ کر رہے گی سو وہ

اسے ٹالنے کے لئے اثبات میں سر
ہلا گئی .. ہاں .. کھایا تھا .. اب
.. فلحال بھوک نہیں لگ رہی

عشاء .. کیا بات ہے ؟ تم ٹھیک
نہیں لگ رہی .. وہ اس کے
.. قریب بیٹھتی بولی

میں بلکل ٹھیک ہوں مس
افلاطون .. تم ایسے ہی
.. پریشان ہو رہی ہو

اچھا .. مان لیتی ہوں .. مگر
لے لو .. leave تم .. آج کی

تمہارا سارا پینڈنگ کام میں دیکھ لوں گی .

گھر جا کر ریسٹ کرو اور میڈیسن لو ..

.. ارے نہیں .. میں ٹھیک ہوں

میں نے کہا نہ .. تم جاؤ اور ریسٹ کرو .. مروا اس کا بیگ .. سمیٹتی اٹھ کھڑی ہوئی

وہ بھی اس وقت آزادی چاہتی تھی .. کہیں ایسی جگہ جانا جہاں اسے سکون ملے .. سو زیادہ تردو د کرنے کی بجائے وہ

مروا کی بات پر اتفاق کرتی مان چکی تھی ..

اور ہاں .. میڈیسن ٹائم پر لینا .. اور اگر میری ضرورت ہوئی تو کال کر دینا میں آ جاؤں گی .. مروا نے اسے جاتے ہوئے روک کر کہا .. جس پر وہ ایک نامعلوم سی مسکراہٹ لئے اثبات میں سر ہلاتی چل دی ......

وہ یونہی بے دھیانی میں سڑک پر چل رہی تھی ..

آس پاس سے بے نیاز .. چہرے پر بنا کسی تاثر کے .. سلطان کی کھی بات مسلسل اس کے سست دماغ میں گھوم رہی تھی ..

نہیں رکھتی تم کوئی بھی حق ..

اچانک سنائی دیتے اس کے الفاظ ....وہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی سڑک کے کنارے ایک سائیڈ بیٹھ گئی ..

بہت دیر سے ضبط کئے آنسو
پلکوں کی بار توڑ کر ان نازک
سے گالوں پر پھسل گیے .. مگر
وہ چہرے پر بنا کوئی تاثر لئے
.. بن آواز بیٹھی تھی

اور میں کتنی پاگل ہوں .. اس
سے محبت کر بیٹھی .. جس کے
لئے میں کوئی اہمیت نہیں
.. رکھتی

جو بس میرے ساتھ ایک ہمدرد
...بن کر رہتا ہے

وہ گھر نہیں جانا چاہتی تھی ..
گھر کے باہر کھڑی وہ ایک قدم
بھی آگے نہیں بڑھا پا رہی
تھی .. سو اپنے قدم موڑ تی ..
.. وہ واپس چل دی

چلتے چلتے گلی کے کونے پر بنی
ہوئی وہ اس فلور شاپ کے
.. باہر جا رکی

اپنی حالت درست کرتی وہ
اندر داخل ہوئی . تو اپنے بلکل
سامنے وہ اس ادھیڑ عمر
خوبصورت سی خاتون کو اپنی

شاپ کی صفائی کرتے دیکھ
رہی تھی ..

مرحبا انٹی ...

ارے .. مرحبا .. میری بچی ..
کیسی ہو تم .. ؟

کتنے دنوں بعد آ ی ہو ..ایر گل
نے آگے بڑھ کر اسے گلے
لگایا ..میں ٹھیک ہوں انٹی اپ
کیسی ہیں ؟

تمہارے آ نے سے اب میں بلکل
ٹھیک ہوں ..وہ مسکرا رہی
تھی ..عشاء کے چہرے پر بھی

ایک پھیکی سی مسکان نمایا ں ہوئی ..

اپ کیا کر رہی تھیں ..؟ اور یہ کیا یہاں تو کافی نئے مہمان آۓ ہیں .. وہ اپنے سامنے پڑے بہت سے نئے پھولوں کی طرف دیکھتے بولی ..

ہاں .. آج نئے پھول آۓ ہیں .. بس انھیں سیٹ کرنے کے لئے جگہ صاف کر رہی تھی ..

میں مدد کرتی ہوں .. تھوڑی جگہ صاف کرنے کر بعد وہ

پھولوں سے بھرے گلدانوں کو ایک قطار میں سیٹ کرنے میں ایر گل کی مدد کرنے لگی .. وہ بار بار عشاء کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی ..

وہ اتنا تو جان گی تھی .. کہ یہ لڑکی کافی چلبلی ہے .. اور باتیں کرنا اسے شاید بہت پسند ہے ..

مگر آج وہ اسے کچھ خاموش سی لگی ..

ایر گل اس سے چھو ٹی چھو ٹی
باتیں کر رہی تھی جن کا وہ
بہت مختصر جواب دیتی ..
بظاھر تو وہ نارمل بہیو کر
رہی تھی مگر ..

لیکن جب انسان اندر سے
اداس ہو تو اس کی آنکھیں
اس کی اداسی کو بھرپور
طریقے سے ظاہر کرتی ہیں ...

"آنگن کی وہ چہکتی چڑیا
جب خاموش رہتی ہے ...

تو بہت کچھ کہتی ہے ....."

انٹی کے الفاظ پر اس نے اس کی طرف دیکھا .. جو بہت گہری نظروں سے عشاء کی طرف دیکھ رہی تھی ...

وہ پھیکا سا مسکرا دی ..

کیا بات ہے میری بچی ؟ آج بہت خاموش ہو ..

بس یوں ہی .. خاموش رہنے کو دل چاہ رہا ہے ..

وہ گلدان میں مٹی بھرتی دھیرے سے بولی ..

میری بچی .. کیا تم مجھ سے
ذکر نہیں کرو گی ؟

ایر گل نے اس کی ٹھوڑی کو
... پکڑ کر اپنی جانب کیا

.. بس تھوڑا اداس ہوں

وہ بہت گہری نظروں سے
عشاء کی آنکھوں میں دیکھ
.. رہی تھی

اتنی محبت ہے اس
سے ؟ ...کہ تم مجھ سے اس
کی شکایت بھی نہیں لگانا چاہ
.. رہی

اس نے حیرانی سے ایر گل کی
طرف دیکھا .. جو ہمیشہ کی
طرح مسکرا رہی تھی ..

ایک بات تو تھی .. کہ وہ خاتون
چہروں اور ان پر نمایاں ہوئے
تاثرات کو پڑھنے میں ماہر تھی
..

عشاء کی آنکھیں آنسووں سے
تر ہو گیں جنہیں وہ کافی دیر
سے روکے ہوئے تھی .. اس کی
بڑی بڑی براؤن آنکھوں میں
سے درد کے وہ انسو پھسل کے
گالوں پہ بہ نکلے ....

وہ ایک جھٹکے سے ایر گل کے سینے سے جا لگی ..

ہم کیوں کسی سے اتنی آ س لگا لیتے ہیں .. کہ جب وہ ٹوٹتی ہے تو ہمیں تکلیف ہوتی ہے...

کیوں ہم اپنی سوچ میں اتنا آگے نکل جاتے ہیں .. کہ ہم ایک موڑ پر خود کو اکیلا کھڑا پاتے ہیں جہاں ہمیں جس کی ضرورت ہو وہ ہم سے دور ہوتا ہے

کیوں انٹی ؟ کیوں ہم ا پنے من پسند انسان کا تھوڑا سا تلخ رویہ بھی برداشت نہیں کر پاتے ؟

اہ ہ .. میری بچی ...۔ میں .. جانتی ہوں

ادھر دیکھو میری طرف .. وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے .. اپنے مقابل کئے ہوئے تھی

کیوں کہ ہم جس سے محبت کرتے ہیں .. اسے اجازت سونپ دیتے ہیں .. ہمارے ساتھ

تلخ رویے اپنانے کی .. ہمیں
تکلیف دینے کی ..

کیوں بھلا ؟

کیوں کہ ہم ان سے اپنا یہ دل
جوڑ بیٹھتے ہیں ..

اور جن سے دل جڑ جایئں ..
انہیں اجازت ہوتی ہے ..ہم
خود دیتے ہیں ..

اگر ہم خود انہیں اجازت دیتے
ہیں .. تو ان کے ایسے رویے پر
ہمیں اتنی تکلیف کیوں ہوتی
ہے ؟

کیوں کہ محبت میں ہمارا یہ دل .. بہت نازک اور بہت لاڈلا بن جاتا ہے .. جب اسے تلخ رویہ برداشت کرنا پڑے تو تکلیف ہوتی ہے ..

مگر جانتی ہو اس کا ھل کیا ہے ؟

... عشاء نے نفی میں سر ہلایا

اپنی اس محبت کو مضبوط بناؤ .. اس قدر مضبوط .. کہ مقابل محبوب .. تمہارے اس دل کو

تکلیف دینے سے پہلے ہزار دفع سوچے ..

اپنی محبت کو اتنا مضبوط بناؤ کہ وہ تمہیں کبھی بھی تکلیف نہ دے سکے .. اگر تم کمزور بنو گی تو محبت کے ساتھ اس شخص کو بھی کھو دو گی ..

ارے .. محبت کرنے والوں کے جگرے تو بہت بڑے ہوتے ہیں .. وہ تو اعلی ظرف رکھتے ہیں ..

اپنے دل پر ہاتھ رکھو .. اور جانو .. کیا یہ واقی اسے چاہتا ہے .. اگر ہاں کا جواب ملے .. تو اپنا یہ خوبصورت سا دل بڑا کر لو .. اور اپنی اس محبت کو فولاد کی طرف مضبوط بناؤ ..

وہ عشاء کی ناک پر انگلی سے چھو ٹی سی ضرب لگاتی مسکرا دی ..

گل انٹی کی باتیں تو اسے ہمیشہ ہی اچھی لگتی تھیں .. مگر آج اسے واقی سکون ملا

تھا .. ایر گل کی باتوں نے اسے
.. قدرے پرسکون کر دیا تھا

وہ عشاء کے آنسو اپنے اسکارف
سے صاف کرتی پانی کا گلاس
اس کی طرف کئے کھڑی تھی ..
جسے مسکراتے ہوئے اس نے
.. تھام لیا

کیا میں آپکو ماں کھ سکتی
.. ہوں

ایر گل انٹی کے گلدانوں میں
.. مٹی بھرتے ہاتھ رکے تھے

اس نے عشاء کی طرف مڑ کر دیکھا ..
مجھے بہت خوشی ہو گی .. مسکراتے ہوی کھ کر وہ دوبارہ سے اپنے کام میں لگ چکی تھی ..
اپ بہت اچھی ہیں ماں ...
ایر گل نے سب چیزیں ایک طرف رکھتے عشاء کا سر اپنی گود میں رکھا .. اور اس کا حجاب ایک سائیڈ اتار کے ان کے بالوں میں دھیرے انگلیاں چلانے لگی ..

اپ جانتی ہیں .. جب بھی اس شخص سے میرے دل کو تکلیف ملتی ہے میں ارادہ کرتی ہوں کہ دوبارہ اس سے مخاطب نہیں ہوں گی .. مگر ..

اسے اپنے سامنے دیکھ اس کی آواز سن کر یہ دل سب بھول جاتا ہے ...

ایر گل کی مسکراہٹ گہری ہوئی ..

تب تو وہ انسان بہت خوش
نصیب ہے .. کہ اسے سچے دل
سے چاہنے والی ملی ..

میری بچی .. میری ایک بات
ہمیشہ یاد رکھنا ..

وہ اس کی گود میں سر رکھے
آرام سے لیٹی تھی ..

میرا پاک رب .. اپنے چند خاص
بندو ں کو ہی سچی محبت سے
نوازتا ہے ..

سچی محبت جانتی ہو کیا
ہوتی ہے ؟

وہ بہت غور سے اس کی بات سن رہی تھی ..

سچی محبت .. جس میں بے شمار آزمائشیں ہوں .. جس میں تکلیف ہو .. اور تکلیف کے بعد بھی ہم اس شخص کو غلط نہ کھ سکیں .. جب ہم برداشت کرنا سیکھیں ..

سچی محبت میں اپنا سب کچھ اس کے حوالے کر دینا پڑتا ہے .. یہ محبت انسان کی روح مانگتی ہے .. اور جو اپنی روح

اس کے حوالے کر دے یہ اس کی
ہو جاتی ہے ...

سچی محبت.. صبر ، خلوص ،
اور انتظار مانگتی ہے ..

اور میرا رب اس رستے پر چلنے
والے اپنے چند خاص بندوں کو
بہت آزماتا ہے ..

وہ آزمائشیں تلخ بھی ہوتی
ہیں . اور آسان بھی .. کبھی وہ
ہمیں ہمارا من پسند انسان حد
سے زیادہ فراہم کرتا ہے .. تو

کبی اس کے ایک دیدار کے لئے
..... ہمیں بے انتہا   تڑپاتا ہے

مگر ان سب میں .. ایک چیز جو
انسان کو کبھی نہیں چھوڑنی
چاہیے .. وہ ہے "صبر".. تم
.. صبر کا دامن تھام کر رکھو

وہ تمہاری من پسند چیز تم تک
لاے گا .. کہ تم حیران ہو جاؤ
.... گی

عشاء کی آنکھیں تر تھیں .. وہ
دل سے ان سب باتوں کو خود
.. میں نقش کرتی جا رہی تھی

میں سمجھ رہی ہوں ... اپ کی ہر ایک بات .. وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی ..

عشاء کا حجاب اس کے گلے میں تھا اور اس کے لمبے براؤن بال اس کی کمر پر پھیلے ہوئے تھے ..

تم سمجدار ہو میری بچی .. وہ اس کے چہرے پر آ ی بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے ہوی پیاری سے بولی ..

تم سے ایک بات پوچھوں ؟

اپ ایک نہیں ہزار باتیں پوچھ سکتی ہیں ..

جس پر دونوں کی مسکراہٹ گہری ہوئی ..

تم کہاں رہتی ہو ؟ فیملی میں کون کون ہے ؟

جو بات کافی دنوں سے ایر گل پوچھنا چاہ رہی تھی آخر پوچھ ہی گئی ..

میں یہیں پاس ہی میں رہتی ہوں استقلال سٹریٹ سے تھوڑے ہی فاصلے پر ..

ہمم . اور گھر میں کون کون ہے ؟

.. میرے گھر میں

.. بس میں ہوں

وہ اپنے بالوں کا جوڑا بناتی ہوئی بولی .

میں سمجھی نہیں.. ایر گل اب تھوڑا کنفوز ہو رہی تھی ..

اپ کے میری زندگی میں آ نے سے پہلے تو میں یتیم تھی .. مگر اب نہیں ہوں ..

... ٹھیک کہا نہ .. ماں

ایر گل کی آنکھوں میں آنسووں کی برسات امڈ آ ی .. اس نے بڑھ کر عشاء کو زور سے گلے لگا لیا ...

آج کے بعد تم کبھی بھی خود کے لئے وہ لفظ استمال مت کرنا .. تم میری بیٹی ہو اب .. سمجھ گی نہ ..

اسی لئے تو کہا نہ .. اب نہیں ہوں .. اب میری اتنی پیاری سی ماں جو ہے میرے ساتھ . وہ ایر گل کی ٹھوڑی کو پیار سے دباتے بولی ..

ایر گل نے بڑھ کر محبت سے عشاء کے ماتھے پر لب رکھ دئے ..

.. میری پیاری بیٹی

جانتی ہو آج میں نے یخنی پلاؤ بنایا ہے .. بہت دنوں سے دل چاہ رہا تھا .. تو آج بنا لیا .. میں نہیں جانتی تھی کہ میرا رب آج میری بیٹی کو میرے پاسس بھیجنے والا ہے ..

یخنی پلاؤ کا نام سنتے ہی عشاء کے پیٹ سے ایک زور دار

آواز گونجی .. اس نے ایک دم اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا .. اور .. دونوں بیک وقت ہنس دیں

وہ اس چھوٹی سی خوبصورت بالکونی میں پلیٹس اور گلاس سیٹ کر رہی تھی .. وہ اپنا حجاب اتار کر ایک سائیڈ ہینگ کر چکی تھی ..

ایر گل کچن میں کھڑی اس کی جانب دیکھ کر مسکرا رہی تھی ..

جو کے پلیٹس کو ترتیب سے
رکھتی اپنے بالوں سے بنے جوڑے
میں سے فصل کر آ گے آ تی
لٹوں کو پیچھے کرتی .. اب اس
کے چہرے پر ایک سکون تھا ..
جو ایر گل کو اندر تک پرسکون
کر رہا تھا ..

کھا نے کھاتے وقت عشاء
ہمیشہ کی طرح پھر سے نان
اسٹاپ بول رہی تھی ..

اپ کے ہاتھوں میں واقی جادو
ہے ماں .. میں یہ کھا نے کے لئے

دنیا کے دوسرے کونے سے بھی یہاں آ سکتی ہوں ..

جس پر گل کا قہقہے بلند ہوا .. ہاں نہ .. یہ واقی اتنا اچھا ہے ..

میری محنت وصول ہو گئی .. جو میری بیٹی کو یہ اتنا پسند آیا ..

وہ دونوں میز کے گرد زمین پر رکھی چھوٹی گدیوں پر بیٹھی کھانے میں مصروف تھیں ..

ترکی میں یہ رواج اپنایا جاتا ہے
کہ کھانے کی میز کے گرد
کرسیوں کی بجائے چھوٹی
چھوٹی گدیوں کا استمال کیا
جاتا ہے .. جو کہ زمین پر مل
بیٹھ کر کھانے کھانے اور اپس
میں پیار و محبت بڑھنے کی
علامت مانا جاتا ہے ..

وہ نہ جانے کتنی ہی دیر ایر گل
سے باتیں کرتی اس کے ساتھ
چھوٹے چھوٹے کاموں میں اس
کی مدد کرواتی گھر جانا تو
جیسے بھول ہی گئی تھی ..

بالکونی میں کھڑے جب اس نے باہر دیکھا تو شام ہر طرف اپنے پر پھیلا چکی تھی ..

اے .. کافی وقت ہو گیا .. مجھے اب چلنا چاہیئے ..

وہ حجاب اوڑھتی ایر گل کی طرف دیکھتی مسکرا رہی تھی ..

اور اب آنے میں اتنی دیر مت لگانا .. ٹھیک ہے

تمہاری ماں تمہارا ہمیشہ انتظار کرے گی ..

میں جلد ہی آوں گی ماں ..
وہ ایر گل سے گلے ملتی اسے
الوداع کہتی شاپ سے باہر
نکلی اور وہ اسے جاتا ہوا
دیکھ کر اپنی آنکھوں میں آ ے
آنسوں اپنے اسکارف سے صاف
کرتی دل سے مسکرا دی ..

اس کی خالی اور تنہا زندگی
میں اتنی رونک اور بہار اآ جائے
گی ایر گل نے کبھی نہیں سوچا
تھا .. وہ تو تنہا رہنا سیکھ گئی
تھی .. زندگی کی مشکلا ت کو
ہنس کر سے دینے والی ایک

مضبوط خاتون .. اپنی زندگی
میں اپنے ہی جیسی انسان پا
کر بہت خوش تھی .. بہت
.. پرسکون

اتنی پیاری بچی .. اسے چھوڑنے
والے تو یقینا بدنصیب ہوں
گے ...وہ دل ہی دل سوچ رہی
.. تھی

وہ سڑک پر چلتی خود کو بہت
پرسکون محسوس کر رہی
تھی .. اس کے اندر کی ساری
تکلیف اور سارا درد تو اس

سکون دا گود میں ہی کہیں رہ گیا تھا...

آخر اب کوئی تھا جو اسے اپنا کھ کر پکارتا تھا ..

بیٹی ".. یہ لفظ جتنا عام" تھا .. عشاء کے لئے اتنا ہی خاص تھا ..اسے آج تک کبھی کسی نے بیٹی کھ کر نہیں پکارا تھا .. شفا انٹی بھی ہمیشہ اسے اس کے نام سے پکارتی تھیں ..

اپنے لئے یہ لفظ بہت محبت سے سن کر اسے بہت اچھا لگا تھا .. .. وہ خوش تھی

گھر آ تے ہی شاور لے کر وہ تازہ دم ہوتی .. بیڈ پر لیٹے ان سکون دا باتوں کو سوچنے لگی .....

باتوں کے ذریعےدل کے زخموں پر مرہم لگانا تو کوئی ایر گل خاتون سے سیکھے ..

وہ گہری سانسیں بھرتی دھیرے دھیرے نیند کی آغوش میں جا رہی تھی ..

تمہیں اپنی محبت کو مضبوط بنانا ہو گا .. اتنا مضبوط کہ وہ تم سے تلخ رویہ اپنانے سے پہلے ہزار دفع سوچے ..

آنکھیں موند تے ہی وہ نرم آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی .. تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی

....

....

اس کی نیند تو اس مسکراہٹ
میں قید ہو کر رہ گئی تھی
جسے اس معصوم سے چھیننے
میں اس نے بس چند پل ہی
لگائے تھے ..

سلطان اس سے زیادہ بے چین
.. پہلے کبھی نہیں ہوا تھا

وہ اس کے ساتھ تلخ رویہ اپنانا
نہیں چاہتا تھا ... مگر وہ جو
کچھ جاننا چاہتی تھی . وہ اسے
بتا کر اسے خود سے دور نہی
کر نے چاہتا تھا ..مگر اپنا یہ

رویہ سلطان کو بہت بے چین کر رہا تھا ..

نیند تو اس بے رحم انسان سے قوسوں دور تھی ..آخر وہ ہار مانتا اپنی مخصوص ہڈ سر پر ڈالے موبائل بند کرکے ایک سائیڈ پھینکتا .. چل دیا ..

وہ دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے سرخ آنکھیں لئے سڑک پر چل رہا تھا .. بے دیہانی میں چلتے چلتے وہ زور سے کسی شخص سے ٹکرایا .... وہ آدمی دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھائے

سلطان کو ڈپٹ رہا تھا .. جب
کہ وہ جو پہلے سے ہی غصے
سے بھرا ہوا تھا .. آگے بڑھ کر
اس آدمی کو گلے سے پکڑ کر
ہوا میں اٹھا لیا ..

تیری ہمت کیسے ہوئی مجھ
سے ٹکرانے کی ... اپنی عمر
سے تقریبا ادھے عمر کے شخص
سے وہ آدمی اپنا اپ چھڑا نہیں
پا رہا تھا .. آ س پاس سے
گزرتے لوگوں میں سے کچھ
آدمی سلطان کی طرف لپکے
اور اس آدمی کو اس کی

گرفت سے چھڑانے کی کوشش
کرنے لگے .. مگر چھڑانا دو ر
کی بات وہ سلطان کی مضبوط
گرفت کو ڈھیلا بھی نہیں کر
سکے تھے ..

وہ کسی زخمی شیر کی طرح
اسے دبوچے ہوئے تھا .. اس
آدمی کے گلے سے بمشکل آواز
نکل پا رہی تھی .. ..

... تم بہت اچھے لگ رہے ہو

وہ مدھر سی آواز اس کے
کانوں سے ٹکرائی .. اس کے

ہاتھ کی گرفت اچانک سے
ڈھیلی ہوئی تو وہ آدمی اسے
ایک سائیڈ دھکیلتا اس سے کچھ
فاصلے پر ہوا ...

سلطان ایک گہری سانس بھرتا
اپنی گردن کو مروڑ کر ایک
سائیڈ کرتا اس پاس کھڑے
لوگوں کی طرف ایک نگاہ
دوڑاتا وہاں سے چل دیا ..

پتا نہیں کون ہے .. لگتا ہے
پاگل ہے ..

مت جاؤ اس کے پیچھے .. نہ
جانے کیا کر دے وہ .

اپنے پیچھے کھڑے کچھ آدمیوں
کی آوازیں اس کے کانوں تک
پہنچی.. وہ سر جھٹکتا کلب کے
اندر داخل ہو چکا تھا ..

کلب کی رنگ برنگی روشنیوں
میں بہت سے لوگ بے ہودا سا
لباس پہنے ڈانس فلور پر جھول
رہے تھے .. وہ ایک نگاہ اپنے آ
س پاس دوڑاتا سامنے بنے ہوے
کاؤنٹر پر آیا .. سٹول پر بیٹھے

وہ دونوں بازو ٹیبل پر رکھے ہوۓ تھا ..

ہمم ... تو آج آ ہی گئی تمہیں یہاں کی یاد ..

اپنے عقب سے آتی جانی پہچانی آواز پہ سلطان نے اپنے سائیڈ پر دیکھا . جہاں اس کی نظر سر پر ہڈ ی پہنے ہاتھ میں ہالف کٹ الکوحل کی ڈرنک سے آدھابھرا گلاس پکڑے یگیت پر پڑی.. سلطان نے ایک نظر اسے دیکھ پھر سے رخ سامنے کیا .

یگیت نے اپنے سامنے کھڑے بیرے
کو اشارہ کرتے مخاطب کیا ..
اور سلطان کی طرف اشارہ
کیا ..

تو اس نے کاؤنٹر پر رکھی ایک
گولڈن کلر کی چمکتی ہوئی
کانچ کی بوتل میں سے تھوڑی
سی الکوحل گلاس میں ڈالے
.. سلطان کی طرف بڑھائی

جسے ہاتھ سے ایک سائیڈ کرتے
سلطان نے اس کے ہاتھ سے
وہ بوتل پکڑی اور لبوں سے لگا
لی .. وہ بنا سانس لئے کچھ

ہی پلوں میں پوری بوتل گٹک
چکا تھا ..

خالی بوتل کو اس نے ایک
طرف پھینکا .. اپنا سٹول کاؤنٹر
کے قریب کرتے سلطان نے ایک
ہاتھ ٹیبل پر زور سے دو دفع
مارا .. تو وہ بیرا اثبات میں سر
ہلاتا اپنے پیچھے بنے ریک سے
اسی کے ساتھ کی ایک اور
الکوحل کی بوتل سلطان کے
حوالے کر گیا . سلطان نے اسے
پکڑتے ایک جھٹکے سے بوتل کے
منہ پر لگا لکڑی کا ڈھکن

انگوٹھے کی ضرب لگاتے دور پھینکا .. اور ایک گہری سانس بھرتے بوتل پھر سے لبوں سے لگا گیا ..

یگیت اس کی طرف بہت غور سے دیکھ رہا تھا ..

انتیھائی رف حلیے .. آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے سرخ آنکھیں اور بے ترتیب ہوے بال وہ بہت رف مگر پرکشش لگ رہا تھا .. اسے بنا سانس لئے ادھی بوتل اپنے اندر اتارتے دیکھ یگیت نے ہاتھ بڑھا کر اس کے لبوں

سے بوتل کو جدا کیا اور کندھے پر ہاتھ رکھے تھپک گیا ..

تھوڑآ رام سے بھائی .. ...ـ

سلطان نے اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹایا اور پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گیا ..

کچھ ہی منٹ میں وہ دوسری بوتل خالی کئے ایک طرف پھینکتا زور سے آنکھیں مچتے کاؤنٹر پر جھکا ..

کیا بات ہے یار .. کوئی شکار ہاتھ سے نکل گیا ؟

یا پھر کوئی اور بات ہے .. وہ ہاتھ میں پکڑے گلاس میں الکوحل کو گھماتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہا تھا ..

سلطان کاونٹر سے تھوڑا پیچھے ہوا ..

میں سونا چاہتا ہوں ..

ہمم .. پھر ؟ یگیت نے اس پر نظریں جمائی ..

اور وہ مجھے سونے نہیں دیتی .. وہ گہری سانس بھرتا بول رہا تھا ...

اہ ہ ہ ..یہ بات ہے .. شک تو پہلے تھا مجھے .. مگر اب یقین ہو چکا ہے تجھے اس طرح دیکھ ..

یگیت نے اس.... calm down کے کندھے پر ہاتھ رکھا ..

سلطان نے اس کا ہاتھ زور سے ایک طرف جھٹکا .. اور زور سے ٹیبل پردو دفع ہاتھ مارا ..

بیرے نے تیسری بوتل اس کے حوالے کی . جسے ایک منٹ میں وہ لبوں سے لگا گیا ..

آرام سے بھائی .. یہ بہت
ہیوی ہے .. یگیت نے اب آگے
بڑھ کر اس کے بوتل جدا کی
اور کندھے پر ہاتھ رکھے دھیرے
سے سہلایا ..

اب اگر تو نےیہ ہٹا نے کوشش
کی تو تیری سانسیں تیرے جسم
سے جدا کر دوں گا .. سلطان
نے سرخ ہوتی آنکھیں لئے اسے
دیکھتے اس کا ہاتھ زور سے اپنے
کندھے سے جھٹکا ...

تو چاہے میری جان میرے جسم
سے جدا کر دے یار ..

مگر ذرا آرام سے .. یہ واقی
بہت ہیوی ہے ..وہ اس کے
ہاتھ میں پکڑی بوتل کی طرف
اشارہ کرتے بولا ..

سلطان غصے سے اسے دیکھ
رہا تھا .. اس نے ہاتھ میں
پکڑی بوتل پر گرفت مضبوط
کرتے اپنی نظریں دوسری جانب
کیں ..

آہا ں .. تو سلطان .. اب ڈ ر
رہا ہے .. یگیت نے اس کے
غصے میں تیل ڈالا ..

ایسی کوئی چیز نہیں اس دنیا میں جو سلطان کو ڈرا سکے ..

اچھا .. تو جا پھر.... جا اس کے پاس .. اور بتا اسے ..

وہ مسکراتے ہوئے ڈرنک کا سپ لینے لگا ..

.... وہ نفرت کرے گی مجھ سے

اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا ...

ایک گہری سانس بھرتے اس نے پھر سے بوتل لبوں سے لگائی ..اور چند پلوں میں وہ

بنا سانس لئے تیسری بوتل بھی
اپنے جسم میں اتار چکا تھا ..

تو مطلب تھوڑا نہیں بہت
زیادہ ڈرتے ہو تم .. یگیت
شریر سا مسکرا رہا تھا ..

سلطان ایک دم اٹھ کھڑا ہوا ..
اور اپنے ہاتھ میں پکڑی بوتل
زور سے یگیت کے پاؤں میں دے
ماری .. جس کی اڑتی ہوئی
کرچیوں سے بچنے کے لئے اس
نے چہرے کے سامنے ہاتھ کیا ..

سلطا ن نے اپنی جیب سے والٹ
نکال کے چند ترکش کرنسی کے
نوٹ کاؤنٹر پر پھینکے وہ وہاں
سے چل دیا ..

یگیت اپنی ڈرنک کا آخری سپ
بھرتا اٹھ کر اس کے پیچھے بھاگا
تھا ..

وہ سڑک پر دونوں ہاتھ پینٹ
کی جیبوں میں ڈالے چل رہا تھا
جب کہ اس سے کچھ فاصلے پر
یگیت بھی اسی کی طرف چل
رہا تھا ..

جا یہاں سے .. سلطان نے چلتے کہا ..

اور نہ جاؤں تو ؟ یگیت نے بڑھ پر اس کے کندھے پر بازو رکھا ..سلطان نے ایک جھٹکے میں اس کا بازو پکڑ کر ایک سائیڈ مروڑا .

اہ ہ ہ ہ .. یار قسم سے بہت ظالم انسان ہے تو .. سلطان نے اسے ایک جھٹکے سے دور کیا .

اپنی شکل گم کر یہاں سے .. ورنہ تیرا حشر کرنے میں دیر نہیں لگاؤں گا .. تو چاہے جان لے لے یارا .. مگر تجھے اس طرح اکیلا نہیں جانے دوں گا ..

تم کیا میرا خیال رکھ رہے ہو ؟ ہاں نہ . ....اور وجہ جان سکتا ہوں .. یار وہ بہت ہیوی ڈوز تھی .. اور تو نے تو تین تین گٹک لیں . میں نے تو ابھی ہالف بھی نہیں پی تھی اور یوں معلوم ہو رہا ہے جیسے کسی نے سینے میں آگ لگا دی

ہو .... اگر تجھے یہاں کچھ ہو گیا تو .. تجھے کیا ایسے ہی مرنے کے لئے چھوڑ دوں میں ؟

اور جہاں پہلے ہی آگ کا سمندر بھڑک رہا ہو .. وہاں یہ چھوٹی موٹی چیز کیا خاک اثر کرے گی ..

جو کہ سچ تھا .. سلطان جیسے مضبوط شخص پر اتنی ہیوی الکوحل کا رتی برابر بھی اثر نہیں ہوا تھا .. وہ نارمل انداز میں چلتا ہوا جا رہا تھا ..

اسی لئے تو میں تجھے جنگلی
کہتا ہوں .. قسم سے پورا کا
پورا جنگلی ہے تو .. مجال ہے
جو کوئی چیز تجھ پر اثر کر جائے
..

اپنی شکل گم کر یہاں سے ..
سلطان نے سرخ آنکھیں لئے
اسے دیکھا تھا ..اتنا غصّہ ... اے
ہے .. یہ غصہ مجھ پر اتارنے کی
بجائے .. جا .. جا کر بتا دے اسے
سب ..

جس کا تجھ جیسا کمینہ یار ہو
بھلا اسے دشمنوں کی ضرورت

ہو سکتی ہے ؟ اپنے بیکار مشورے اپنی جیب میں سمبھال کر رکھ .. سلطان اسے گریبان .. سے جکڑے ہوئے تھا

ارے .. کول برو .. اب میں تجھے تیرے جیسے جنگلی مشورے ہی دوں گا نہ .. جیسا دیس ویسا .. بھیس

جا یہاں سے .. سلطان اسے ایک جھٹکے سے دور کرتا چل دیا . ..میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں

بس اسی وجہ سے تیرا یہ حال ہے .. اکیلا رہنا چھوڑ اور ہمت کر میرے بھائی ..

مگر وہ بنا جواب دیے تیز تیز چلتا اپنی مطلوبہ بلڈنگ میں داخل ہو چکا تھا .. سلطان کو اندر جاتے دیکھ یگیت بلڈنگ کے باہر کھڑا اسے جاتے ہوئے دیکھ کر افسوس کر رہا تھا ..

اہ ہ ہ .. کیا قصور ہے اس بیچاری معصوم سی لڑکی کا ..

جو یہ جنگلی اس کے لئے اپنے
پتھر دل میں فیلنگز رکھتا ہے ..

اگر ایسا ہے تو .. میں دل سے
دعا کرتا ہوں .. کہ او پر والا
اس معصوم کی حفاظت کرے ..
وہ ایک گہری سانس بھرتا
واپس چل دیا ..

اپنے فلیٹ میں داخل ہوتے ہی
وہ اپنے جوتے اور موزے اتار کر
ایک طرف پھینکتا اپنے کمرے
میں آیا ...

سائیڈ ٹیبل سے سگریٹ کا
بوکس اور لیٹر اٹھا کر وہ
بالکونی میں آیا .. ایک کے بعد
ایک سگریٹ پھونکتا وہ اپنے
اندر کا سارا غصہ ہوا میں
تحلیل کر دینا چاہتا تھا .. مگر
نہ تو اس کے اندر کا غصّہ ختم
ہو رہا تھا اور نہ ہی کسی
بھی قسم کا نشہ اس پر غالب
ہوا تھا ..اچانک اسے اپنے سینے
میں شدید جلن محسوس ہوئی
.. وہ اپنی ہڈ اور شرٹ اتار
کر ایک سائیڈ پھینکتا اپنے

مضبوط سینے پر زور زور سے ہاتھ پھیرنے لگا ..

بیڈ پر بیٹھتے دراز سے نیند کی گولیاں نکال کر 4 5 تھیلی پر رکھتے وہ حلق سے اتارتا بیڈ پر اندھے منہ لیٹ گیا .. بازو تکیے کے نیچے رکھے وہ زور سے آنکھیں میچے ہوئے تھا ..

تم بہت اچھے ہو ..

تمہارے ساتھ خود کو بہت محفوظ محسوس کرتی ہوں ...

وہ الفاظ اس کے کانوں میں سوئیوں کی طرح چبھ رہے تھے ..اس نے اپنے کانوں پر زور سے ہاتھ رکھے ..

عبدر .. وہ مدھم سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی .

سلطان نے دھیرے سے آنکھیں کھول کر اپنی دائیں جانب دیکھا .. جہاں اندھیرے میں اسے وہ بڑی بڑی براؤن آنکھیں چمکتی ہوئی نظر آئیں ..

تم ......۔ تم یہاں .. کیوں آ ی
ہو ؟

آخر کیوں مجھے سکون سے
سونے نہیں دیتی تم؟

وہ دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے
غور غور سے نیم آنکھیں کھولے
.. اندھیرے میں دیکھ رہا تھا

تم مجھے ہمیشہ تکلیف دیتے ہو
... کتنے سخت دل ہو .. بولنے
سے پہلے ایک دفع بھی نہیں
سوچتے .. کہ مجھے کتنی تکلیف
.. ہو گی

سلطان نے ایک دم ہاتھ بڑھا کر
اس کے کان کی لو کے نیچے سے
گزار کر اس کے بالوں میں رکھا
.. وہ نیم آنکھیں کھولے گہری
.. سانسیں بھر رہا تھا

میں ..... میں تمہارے ساتھ تلخ
.. نہیں ہونا چاہتا تھا

قسم سے .. نہیں چاہتا تمہیں
.. تکلیف دینا

وہ اپنے ہاتھ کو دھیرے دھیرے
حرکت دیتے اس کے بالوں کو
.. سہلا رہا تھا

میں تو بس تمہیں جاننا چاہتی تھی .. مگر میں تو اتنا حق بھی نہیں رکھتی نہ .. اس کی براؤن آنکھوں میں ایک نمی ابھری..

تم ہی تو رکھتی ہویہ حق .. .. پاگل لڑکی ... صرف تم

مگر میں ...... میں ..نہیں چاہتا تم مجھ سے نفرت کرو ...

کیا سچ میں؟

سلطان نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا .. تو ان براؤن

آنکھوں میں پھر سے وہ چمک
ابھری ..
سلطان کو اچانک اپنی گال پر
ایک نازک سے ہاتھ کا لمس
محسوس ہوا .. دھیرے سے
آنکھیں کھول کر دیکھنے پر وہ
اسے مسکراتی ہوئی نظر آ ی
..
سو جاؤ . اب .... وہ دھیرے
دھیرے اس کی گال کو اپنے
ہاتھ سے سہلا رہی تھی ..

وہ مسکرایا تھا .. اور کچھ ہی پلوں میں اس کی آنکھیں دھیرے سے بند ہوئیں .. اور وہ مضبوط شخص اس نازک سے لمس پر چند پلوں میں ہی نیند کی آغوش میں جا چکا تھا ..

وہ اپنا ایک بازو تکئے کے نیچے رکھے .. دوسرا ہاتھ بیڈ پر ایک سائیڈ سیدھا رکھے آخر گہری نیند میں جا چکا تھا ..

.. ..

....

آج چھٹی کا دن تھا .. جس پر
وہ اس دنیا سے بے نیاز مست
سونے میں مصروف تھی .. مگر
وہ نہیں جانتی تھی کہ اتنی
پرسکون نیند کا یہ شاید اس کا
آخری دن ہو ..

بیڈ پر اڑھی ٹیڑھی وہ ایک
ہاتھ بیڈ سے نیچے لٹکائے مست
سو رہی تھی ... اس چھوٹے
سے بند کمرے میں کوئی ایک
بھی ونڈو نہیں تھی .. سو اسے
دن چڑھے کا علم نہ ہوا ..

کچھ دیر بعد آخر اس سو ی
ہوئی راجکماری کی نیندا
کھڑی.. تو وہ کسمسا کر اٹھ
بیٹھی .. وہ بیڈ سے نیچے پاؤں
لٹکائے بیٹھی سامنے شیشے میں
خود کو دیکھ رہی تھی .. جہاں
بکھرے بالوں کے ساتھ جمائ
لیتی اسے اپنی ہی حالت پر
ہنسی آ ی تھی ..

ایک گہری سانس بھرتی وہ
کچن میں آ ی مگر فریج کھولنے
پر اس کے پھوہڑ دماغ کو یاد آیا

کے گھر کی گروسری تو ختم
ہو چکی ہے ..
اے .. اب اسی کی کمی
تھی ...ـ .. وہ آنکھیں ملتی
فریش ہونے چل دی ..
وہ آ ئنے کے سامنے کھڑی حجاب
اوڑھنے میں مصروف تھی جب
وہی بلیک کلر کا حجاب او ڑھتے
اس کے چہرے پر ایک پھیکی
سی مسکراہٹ نمایاں ہوئی ..
اور اگلے ہی پل آنکھوں میں
آنسو بھی ..

وہ گہری سانس بھرتی .. گروسری مال کی طرف نکل پڑی ..

ہاتھ میں پکڑی چند چیزوں میں سے اسے کنفیوزن ہو رہی تھی کہ کون سی خریدے .. اپنی مطلوبہ چیزیں خریدتے وقت اسے مسلسل اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی آواز ا رہی تھی .. مگر وہ نوٹ کئے بنا اپنی چیزیں لیتی گھر کی طرف چل دی ..

جوں ہی وہ اپنی گلی میں داخل ہوئی .. اچانک ..وہ بھاری قدم .. وہ آہٹ .. اسے اپنے پیچھے سنائی دی .. عشاء کے قدم ایک پل کو رکے تھے .. مگر وہ پیچھے مڑ کے دیکھنے کی بجائے تیز تیز چلنے لگی ..

وہ آہٹ مزید قریب آ رہی تھی .. وہ تیزی سے گھر داخل ہوئی اور گہری سانسیں بھرنے لگی ..

وہ چیزیں ایک طرف رکھتی .. ونڈو کے قریب آ ی .. مگر ہاتھ

بڑھا کر کھولنے میں عجیب
محسوس کر رہی تھی ..

اچانک سے ونڈو کھولنے پر اسے
اپنے گھر کے سامنے ایک بلیک
کلر کی گاڑی دکھائی دی ..

مگر یہ اس کی گاڑی تو نہیں
تھی .. پھر کس کی ہے ؟

گاڑی میں سے دو نقاب پوش
نکل کر عشاء کے گھر کی
طرف آ رہے تھے .. وہ ایک دم
سے ونڈو بند کرتی دروازے کو
لاک کر گئی ..

وہ ہٹے کٹے مرد چہرے پر ماسک پہنے اس کے دروازو کے باہر کھڑے تھے ..

وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں پہنچی .. اور بیڈ پر پڑے موبائل پر جلدی سے عبدر کا نمبر ملانے لگی ..

اپ کا ملایا ہوا نمبر فلحال بند ہے .. براہ مہربانی تھوڑی دیر بعد کوشش کریں ..

فون سے آتی آواز پر وہ ایک بے بسی سے سکرین کو دیکھ رہی

تھی ..دو سے تین دفع دوبارہ
ڈائل کرنے پر ایک ہی جواب
اس کے کانوں سے ٹکرا رہا تھا
..

جب کہ اب مین ڈ ور پر زور
دار کھٹ ہوئی .. وہ ایک
.. دم دو قدم پیچھے ہوئی

عبدر پلیز .. فون اٹھا لو ..
.. پلیز .. پلیز

بس ایک دفع .. ... وہ پھر سے
.. اس کا نمبر ملانے لگی

اپ کا ملایا ہوا نمبر فلحال بند ہے ..

اہ ہ ہ ہ.. اس نے ایک جھٹکے سے فون کام سے ہٹایا ..

کبھی تو وقت پر فون اٹھا لیا کرو .. .. پلیز ایک دفع اٹھا لو ..
اس کی آنکھوں میں آنسووں کی بر سات نمودار ہوئی ..

اتنے میں ایک زور دار آواز سے دروازہ کھلا تھا

eeEPISODE--13

اور دو ہٹے کٹے آدمی اپنا ..
چہرے ماسک سے ڈ ھکے تیزی
.. سے اندر داخل ہوے

عشاء نے ایک سیکنڈ کی سپیڈ
سے اپنے کمرے کا دروازہ لاک
کیا .. .. اس کا دل دو سو کی
.. سپیڈ سے دھڑک رہا تھا

اہ ہ ہ ہ ہ...ـ چھوڑو مجھے ..
.. کو ن ہو تم لوگ

وہ دروازہ توڑ کر اسے دبوچ
چکے تھے .. ایک آدمی نے کلورو

فام سے بھیگا رومال اس کے
چہرے پر رکھا .. اس کی آواز
حلق میں ہی کہیں دب گی
تھی ....
....

اپ کا ملایا ہوا نمبر فلحال بند
ہے .. براہ مہربانی تھوڑی دیر
بعد کوشش کریں ..

ہاہاہا ... اپنی چڑیا کی جان
عذاب میں ڈال کر وہ توشاید
بڑے مزے سے پھر رہا ہے .
صوفے پر براجمان ٹانگ پر ٹانگ
رکھے وہ اپنے سامنے زمین پڑی

ہوئی اس نازک سی لڑکی کو دیکھتے بولا .. جو کہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی ..

وہ ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے بڑے آرام سے اسے اپنے سامنے پڑے دیکھ رہا تھا ..

کچھ سوچتے ہوئے اس نے ایک نمبر ملایا تھا ..

دوسری ہی بیل پر کال کنیکٹ ہوئی ..

مرحبا .. حادی کی آواز شایان کے کانوں سے ٹکرائی ..

مرحبا .. مرحبا .. سالے صاحب ..

کدھر مصروف ہو تم لوگ ..
ارے بھئی کوئی شور شرابہ ..
کوئی خون خرابہ .. نہ کوئی ہنگامہ ..

وہ واکنگ چیر پر بیٹھا ہاتھ میں فائل پکڑے ایک کان سے موبائل لگائے شایان کی آواز کو ایک پل میں پہچان گیا تھا ..

بول کتے ...ـ آج کیسے یاد آ گئی اپنے جیجا کی ...

لگتا ہے خاطر توا زے میں کچھ
کمی رہ گئی تھی پچھلی دفع ..

وہ فائل ایک طرف پھینکتا چیر
پر سیدھا ہو کر بیٹھا ..

آہا ں .. ٹھیک کہا .. کمی تو رہ
گئی تھی .. مگر وہ کمی اب
میں پوری کروں گا .. ذرا بتا دینا
اپنے عزیز بھائی کو .. اپنی چڑیا
کی جان بچانا چاہتا ہے تو اسی
جگہ پہنچ جائے جہاں میری
خاطر میں اس نے کمی چھوڑی
تھی ..ذرا باقی کا حساب میں
پورا کر لوں ...

کیا بکواس کر رہے ہو .. .. ؟؟

بکواس تو بیٹا اب کروں گا میں ..

کھ دو اپنے سلطان سے .. اگر اسے زندہ دیکھنا چاہتا ہے تو .. اسی جگہ پہنچ جاۓ .. جتنی دیر وہ آنے میں لگاۓ گا .. اس کا خمیازہ اس چڑیا کو بھگتنا پڑے گا ..

ایک زور دار قہقہہ لگاتے وہ فون بند کر چکا تھا ..

حادی نے کان سے فون ہٹا کر سکرین کو دیکھا ..

اب یہ کتا کیا نیا کانڈ کرنے والا ہے ..

اس نے سلطان کانمبر ملایا جو کہ بند جا رہا تھا .. د و تین دفع ملانے پر بند اب حادی کو کچھ عجیب سا کھٹکا ..

وہ اپنا کوٹ بازو پر رکھتا تیزی سے آ فس سے باہر نکلا ..

کچھ دیر کی ڈرایونگ کے بعد وہ سلطان کے فلیٹ میں تھا ..

وہ بجلی کی تیزی سے اندر
داخل ہوا .. دھڑا م سے دروازہ
کھولنے پر .. کمرے میں گھپ
اندھیرے اور سگریٹ کے دھویں
.. نے اس کا استقبال کیا

حادی نے ساری لائٹیں جلائیں ..
اور اس کی نظر بیڈ پر الٹا لیٹے
شرٹ لیس اس مضبوط شخص
پر پڑی .. جو کہ گھوڑے گدھے
کیا پوری دنیا فراموش کئے سو
.. رہا تھا

حادی گہری سانس بھرتا اس کے قریب آ بیٹھا .. شکر ہے .. ... میں تو سمجھا

وہ اس کے ساتھ بیڈ پر دونوں بھاہیں پھیلا ے دھڑام سے لیٹ گیا ..مگر شایان کی باتیں اس کے ذہن میں گھوم رہیں تھیں ..اس نے ہاتھ بڑھا کر سلطان کو ہلایا ..

سلطان .. اوے .. بھائی .. اٹھو ....

کیا یار .. نشہ کر کے سویا ہے کیا .. وہ اسے مسلسل جھنجھوڑ رہا تھا .. جب کہ وہ بنا حرکت کئے اسی پوزیشن میں سو رہا تھا ..

آخر حادی نے اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرتے .. بیڈ پر گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسے کندھوں سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھا کر بیٹھا دیا ..

اٹھ میرے بھائی ... ذرا ہوش میں آ ... وہ سلطان کے چہرے کو زور زور سے تھپک رہا تھا ...

سلطان کی ایک دم آنکھیں کھلیں .. اس نے حادی کے ہاتھوں کو ایک جھٹکے سے دور کیا ..

کیا مثلا ہے تمہیں ... اتنی صبح صبح یہاں کیوں ٹپک پڑے ہو ..پتا ہے کتنی مشکل سے سویا تھامیں ..

ڈنگر کہیں کا .. کہتے ہی وہ .. پھر سے اوندھے منہ لیٹ گیا ..

اچھااا .. تو میں ڈنگر ہوں .. اور اپ جناب خود کیا ہیں .. ؟

ایک تو میں اتنا پریشان تھا
تمہارے لئے .. کہاں سے بھاگا
ہوں .. یہ دیکھنے کہ تم ٹھیک
ہو کہ نہیں . اور میں
ڈنگر.. ..ہٹلر کہیں کا ..
...جا ..سویا رہ .. مر جا کے
اور مہربانی کر کے اپنا فون آ
ن کر لے .. تیرے سالے مجھے
.. فون کر کے تنگ کر رہے ہیں
اس کتے کا فون آیا تھا .. پتا
.. نہیں کیا بک رہا تھا

کس کا فون تھا .. سلطان نے لیٹے ہی پوچھا ...

شایان کا فون تھا .. پتا نہیں کیا بکواس کر رہا تھا ...

اس کتے نے اب کوئی نیا کانڈ کر دیا ہے شاید ..

کیا بک رہا تھا وہ ؟ سلطان نے بے زاری سے پوچھا ...

تو حادی نے شایان کی کہی باتیں سلطان نے گوش گزار کیں ..

پتا نہیں کسی چڑیا کی بات کر رہا تھا .. اگر بچانا چاہتے ہو تو اسی جگہ آ جاؤ .. میرے تو سر سے گزر گیں اس کی ساری بکواس ..

اس کی آخری بات سنتے سلطان ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا ..

اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل آ ن کیا .. جہاں اس نازک وجود کی اتنی ساری مسڈ کالز دیکھ کر سلطان کے ماتھے پر اچانک کئی شکنیں ابھریں ..

بجلی کی تیزی سے اٹھتا وہ
شرٹ پہنتا گہری سانسیں بھر
رہا تھا .. نمبر ڈائل کرنے پر
اس کا نمبر بند جا رہا تھا ..

اسے اچانک اتنا ہایپر دیکھ کر
حادی نے آگے بڑھ کر اسے
کندھوں سے تھا ما ..

کیا ہوا سلطان .. سب خیر تو
ہے ؟

اس نے ایک جھٹکے سے اسے
خود سے دور پھینکا اور اپنے
وارڈروب کی طرف آیا ..اپنا

پسندیدہ ہتھیار اور روا لور
نکال کر اپنی پینٹ کی ہک میں
.. لگاتا وہ باہر کی جانب بھاگا

حادی اپنا وجود سمبھلتا اس کے
.. پیچھے بڑھا تھا

ایک تو مجھے تمہاری سمجھ
. نہیں آتی .تیز لگام

اب کچھ بتاؤ گے بھی ؟ آخر ہوا
.. کیا ہے ؟

وہ بہت رش ڈراونگ کر رہا تھا
.. اچانک ایک چھوٹے سے گھر کے
قریب اس نے گاڑی روک دی اور

بجلی کی تیزی سے گھر کی
طرف گیا .. مگر اندر داخل
ہوتے ہی وہاں کی بکھری
ہوئی چیزوں کو دیکھ کر
سلطان کو اپنے سینے میں
شدید جلن محسوس ہوئی ..
وہ زور سے آنکھیں میچتا دیوار
پر پوری شدت سے مکر جڑ گیا
..
ایک کے بعد ایک مکا وہ اپنے
ہاتھ زخمی کر چکا تھا ..
اہ ہ ہ ....ـ وہ اپنا غصہ دیوار پر
نکال رہا تھا جب حادی نے اسے

کمر سے دبوچ کر دیوار سے دور کیا ..

سلطان .. ہوش میں آ و .. آخر ہوا کیا ہے ...

کون ہے وہ جس کے لئے تم اتنے پاگل ہو رہے ہو ؟

وہ اسے جھنجھوڑ رہا تھا ..مگر وہ خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرتا ایک دفع پھر ڈرایونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا ..

اگر اسے کچھ ہوا .... آ گ لگا دوں گا سب کو ....

وہ سٹیرنگ پر گرفت مضبوط
کرتا غصے کی حالت میں چلا
رہا تھا ...

وہ اتنی رش ڈرایونگ کر رہا
تھا کہ .. حادی خود کوسیٹ
بیلٹ میں کوور کئے ہونے کے
باوجود سیٹ کو دونوں ہاتھوں
سے مضبوطی سے پکڑے بیٹھا تھا
..

کسی بھی گاڑی کو وہ ایسے
کراس کرتا کہ حادی کی آ دھی
جان او پر اور آ دھی نیچے ہی
رہ جاتی ..

کلب کے باہر گاڑی ایک جھٹکے سے رکی ..

سلطان ایک منٹ روکو ..وہ اسے کلب کے اندر جاتے دیکھ بازو سے تھامے کھڑا تھا .. پہلے تھوڑا شانت ہو جاؤ یار .. کچھ گڑبڑ نہ ہو جائے ..

آخر مجھے بتاؤ گے بھی ؟ کون ہے جس کے لئے اس قدر ہاپپر ہو رہے ہو؟ ہمیں کوئی پلین سیٹ کرنا چاہیے ؟

اس سب کا وقت نہیں ہے
حادی .. اس کتے کا کوئی
بھروسہ نہیں .

اگر اسے کوئی نقصان پہنچا ..
قسم سے .. ایک ایک کو آ گ لگا
دوں گا ..

کہتا ہوا وہ اپنا بازو چھڑاتا
کلب کے اندر داخل ہوا تو مین ڈ
ور پر کھڑے انٹری مین نے
سلطا ن کو بنا اینٹری کے اندر
جاتے دیکھ روکنے کی کوشش
کی مگر حادی نے اسے ایک

طرف دھکیلتے سلطان کے
پیچھے قدم بڑہاے . ..

وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا ایک
ہاتھ میں ریوالور پکڑے ہوے تھا
.. لوبی میں پہنچتے ہی سامنے
کھڑے نقاب پوشوں کو دیکھتے
ہی سلطان نے فائرنگ شروع
.. کر دی

ایک کے بعد ایک سامنے آنے والے
شخص کے جسم میں وہ روالور
.. کی گولیاں اتار چکا تھا

جب کہ حادی اس سے کچھ
فاصلے پر تھا ..

سلطان نے دروازے کو پاؤں سے
ایک زور دار ضرب لگائی تو وہ
دھڑام سے کھل چکا تھا ..

اندر داخل ہوتے ہی سامنے کا
منظر اس کے سینے میں مزید
آگ بھڑکانے کی لئے کافی تھا ..

وہ ہٹا کٹا آدمی اس نازک وجود
کو بازو سے پکڑے کھڑا تھا ..
جب کہ وہ حواسوں میں نہیں
تھی لڑ کھڑا تی ہوئی وہ

مکمل اس آدمی کے سہارے
کھڑی تھی ..
شایان کے ہاتھ میں ایک تیز
دھار والا خنجر تھا جو وہ عشاء
کی گردن پر رکھے ہوئے تھا ..
بڑی جلدی آ گئے تم تو .. مجھے
تو لگا تھا ابھی برات کو آنے میں
کافی دیر ہے .. میں تو لنچ
کرنے جا رہا تھا .. وہ مکرو
ہنسی ہنستا سلطان کے غصّے
میں مزید اضافہ کر گیا ..
اتنے میں ایک ہٹا کٹا آدمی
سلطان کی طرف لپکا .. اس

نے ہاتھ میں پکڑا ہوا لوہے کا ڈنڈا سلطان کی طرف اچھالا جس سے بچتا ہوا وہ ایک سائیڈ ہوتا اسے پیچھے سے اپنی گرفت میں دبوچ چکا تھا ..

اسے چھوڑ دے .. اگر اسے کچھ ہوا .. تو تو اپنا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ گا .

سلطان نے ہاتھ کی ضرب لگاتے اس آدمی کو دیوار میں دھنسا دیا .. جو اب حادی کے حوالے ہو چکا تھا ..

ارے ارے .. اتنی جلدی بھی کیا
ہے ..
کیا بھول گیا تو .. ہماری دنیا
میں ہر چیز کا بدلہ ہوتا ہے ..
جیسے خون کا بدلہ خون ..
عزت کا بدلہ عزت .. اور
بےعزتی کا بدلہ بےعزتی ...
عبدر ... وہ بمشکل اپنی آنکھیں
کھولتی اسے دیکھ رہی تھی ..
عشاء نے اپنا ہاتھ سلطان کی
طرف بڑھایا ..

وہ اپنے اپ پر قابو کھوتا آگے بڑھا ہی کہ شایان کے اپنے خنجر کی نوک اس گردن پر رکھ دی ..

اے .. اے ... وہیں روک جاؤ ... اگر اسے زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو ..

On your knees ....

سلطان کے دماغ میں اپنے کہے الفاظ گھوم گیے ..

تیری تو میں ....قریب کھڑے حادی نے شایان کے الفاظ سنتے

ہی اپنے قدم بڑھاے ہی تھے کہ سلطان نے ہاتھ کا اشار کرتے اسے روکا ..

وہ حیرانی سے سلطان کی طرف دیکھ رہا تھا ..

روالور پھینک دو .. کوئی ہوشیاری نہیں ... ورنہ تیری اس چڑیا کی جان تومیں اپنے ہاتھوں سے نکالوں گا ..

Leave her

سلطان نے غصے سے مٹھیاں... پنچتے کہا ..

ہاں تو جلدی کرو .. گھٹنوں کے بل .. اور بچا لو جان اس کی..

وہ مسلسل ادھ مدہوشی کے عالم میں لڑکھڑا رہی تھی ..

گہری گہری سانسیں بھرتی وہ اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہی تھی ..

سلطا ن نے روالور ایک طرف پھینکا ...

شاباش ... اب چلو .. گراو خود کو .. میرے سامنے ..

ہاہاہا ... وہ مکرو ہنسی ہنستا انتیهائی منحوس لگ رہا تھا ..

سلطان اسی پوزیشن میں کھڑا اسے قہر آلود نظروں سے دیکھ رہا تھا ..

شایان نے اپنے خنجر پر گرفت مضبوط کی تو اس کی نازک گردن پر ایک طرف سے چند ننھے ننھے خون کے قطرے اس کی دودھیا گردن پہ نمودار ہوے ..

اہ ہ ہ. ہ.. .. عشاء کے منہ
سے کرہ نکلی ہی کہ سلطان
نے ایک گھٹنا زمیں پر رکھتے
.. مٹھیاں پینچ لیں

شایان سمییت حادی اسے
حیران کن نگاہوں سے دیکھ
رہے تھے .. حادی تو اپنے
سامنے اپنے بھیڑیے جیسے بھائی
کو جھکتے دیکھ اپنے اندر ایک
طوفان اٹھتا محسوس کر رہا
تھا .. مگر وہ سلطان کا جلالی
روپ دیکھ کر ایک قدم بھی آگے
نہ بڑھا سکا ..وہ ایک گھٹنے کے

بل زمین پر بیٹھا تھا .. شایان جانتا تھا کہ سلطان کے لئے یہ لڑکی ضروری ہے وہ اسے ضرورر بچائے گا .. مگر اس قدر ضروری ہو گی وہ یہ نہیں جانتا تھا ..

شایان نے حیرانی سے پہلے سلطان کو اور پھر اپنی گرفت میں قید اس معصوم سی چھو ٹی سی لڑکی کو دیکھا جو بار بار

.. عبدر کا نام پکار رہی تھی

شایان کی نظر ایک سیکنڈ کے لئے ہٹی ہی تھی کہ سلطان نے تیزی سے اپنے سے کچھ فاصلے پر پڑے روالور کو اٹھا کر نشانہ کستے فائر کیا .. جو سیدھا شایان کے کندھے پر جا لگا ..

عشاء اس کی گرفت سے آزاد ہوئی ہی تھی کہ وہ لڑ کھڑا تی ہوئی زمین بوس ہوتی کہ سلطان نے بجلی کی تیزی سے بڑھ کر اسے اپنے مضبوط بازوں میں تھام لیا ..

اپنی جگہ شل کھڑے حادی نے شایان کو اپنی گرفت میں جکڑا ..

سلطان نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا .. اس کی آنکھیں نیم کھلی تھی .. اور گردن پر خون کے نشانات ..

عبدر ...عشاء کے منہ سے نکلے الفاظ پر حادی نے آنکھیں پھیلاے سلطان کی طرف دیکھا ..

میں یہاں ہوں ...یہیں ہوں .. کچھ نہیں ہونے دوں گا

تمہیں ...وہ اس کے بال چہرے سے ہٹاتے دھیرے سے بولا

حادی گاڑی نکالو .. فورن ..وہ دھاڑا تھا .. حادی نے اپنی گرفت میں پکڑے شایان کو گردن کی ایک خاص نس پر ضرب لگاتے ایک سائیڈ پھینکا جس پر وہ بیہوش ہوتا ایک طرف گر پڑا ..

وہ تیزی سے باہر کی طرف بھاگا تھا ..

سلطان نے اسے اپنے بازوں میں
اٹھایا اور تیزی سے باہر کی
جانب قدم بڑھا دئے ..

وہ گہری سانسیں بھرتی
بیہوشی کے عالم میں جا چکی
تھی .. جب کہ اس کے گلے کے
گرد لپٹا وہ بلیک حجاب اس کے
کندھے سے نیچے لٹک رہا تھا ..

وہ گاڑی میں بیٹھتے اس کا سر
اپنی گود میں رکھے دھیرے
دھیرے اس کے گال تھپک رہا تھا
..

آنکھیں کھولو..... پلیز ... ہوش میں آ و ..

وہ اس کے گال تھپکتا بول رہا تھا .. جب کہ ڈرایونگ سیٹ پر بیٹھا حادی بار بار سلطان کو کبھی اس لڑکی کو دیکھتا .. جو نہ جانے کون تھی .. مگر سلطان کے لئے .. شاید وہ سب کچھ تھی ..

سلطان نے ڈ یش بورڈ پر پڑی پانی کی بوتل میں سے ہاتھ گلا کر کے اس کے چہرے پر اچھی طرح پھیر دیا ..

میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا .... .. وہ گہری سانس بھرتا اس کے چہرے کی طرف دیکھتا بول رہا تھا ..

Drive fast .. you dumb ....

حادی کے سلوو ڈرائیو کرنے پر سلطان نے دھاڑ کر کہا .. جس پر وہ ایک نظرر اسے دیکھتا .. فاسٹ چلانے لگا ..

بھائی .. یہاں رش کافی زیادہ ہے .. اس لیے ..

اگر تم نہیں چلا سکتے تو ہٹو
وہاں سے میں خود چلا لوں
گا .. وہ غصے سے کہتا اپنی
جگہ سے اٹھا ہی کہ حادی نے
ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا ..

چلا رہا ہوں .. چلا رہا ہوں ...
... کول ڈ اؤن

وہ اسے باہوں میں بھرے چلتا
ہوا سیدھا پرائیویٹ رومز کی
طرف آیا .. جہاں کچھ نرسز
اس کی باہوں میں مریض دیکھ
کر اس کے پیچھے لپکیں ..

سلطان نے اسے دھیرے سے
سٹیچر پر لیٹا دیا..

اتنے میں کچھ نرسز عشاء کے
گرد مختلف استمال کی چیزیں
سیٹ کرنے لگیں ..

وہ ہسپتال کے بنچ پر دونوں
ہاتھوں سے سر کو تھامے بیٹھا
تھا جس میں سے درد کی شدت
سے ٹیسیں اٹھ رکھیں تھیں ..

اس کے این سامنے دیوار سے
پشت لگا کر کھڑا حادی اسے

غور غور سے دیکھنے میں مصروف تھا ...

تو آخر آپ جناب کی مصروفیت کا راز بھی پتا چل ہی گیا ..

سلطان نے سرخ آنکھیں لئے اسے دیکھا ..

تیری بکواس نہیں سنی مجھے ...

مت سن .. مگر ابھی جو آنے والی ہے .. اس کے ہر سوال کا جواب تو دینا پڑے گا تمہیں ..

کون آ نے والی ہے؟؟؟ سلطان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا ..

اس کے الفاظ کے اختتام پر کوریڈور سے اندر اتی ائیگل کی آواز سلطان کے کانوں میں پڑی ..

تیرا دماغ سٹک گیا ہے کیا .. ائیگل یہاں کیا کر رہی ہے؟

جناب جب تیری خیریت دریافت کرنے میں آ فس سے نکلا تھا تب ان مس کو بتانا ضروری تھا ..

تب سے فون کر کر کے میرا دماغ کھا گئی ہے کہ سلطان بھائی ٹھیک تو ہیں ..

اب اسے یہاں بلانا ہی مناسب تھا ..

سلطان نے ماتھے پر ایک زور دار ضرب لگائی ..

بھائی اپ ٹھیک ہیں ... کیا ہوا اپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں ..؟

ہاں میں بلکل ٹھیک ہو ائیگل ..

تو ہوا کیا ہے اپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں ..

سلطان بھائی تو بلکل ٹھیک ہیں ائیگل .. مگر وہ ٹھیک نہیں ہے .. حادی نے اپنے سامنے کمرے میں نرسز کے ہالے میں پڑ ی عشاء کی طرف اشارہ کیا ..

ائیگل نے اندر جھانک کر دیکھا تو اس کی نظر عشاء پر پڑی ..

وہ کون ہے ؟ ائیگل نے سوالیہ
نظروں سے دونوں کی جانب
دیکھا ..

سلطان ایک تیکھی نگاہ حادی
پر ڈال کر اسے اشارہ کرتے
وہاں سے مین کاونٹر کی طرف
چلا گیا ..

اب حادی ائیگل کو بیتی کہانی
سنا رہا تھا ...جس پر ائیگل کی
آنکھیں پھٹی کی پھٹی ہی رہ
گئی ..

کچھ دیر بعد وہ چلتا ہوا کمرے میں داخل ہوا ..

وہ بیڈ پر لیٹی ابھی تک بیہوشی کے عالم میں تھی .. وہ سٹول گھسیٹ کر اس کے قریب بیٹھا تھا

سلطان غور غور سے اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا ..

جہاں نقاہت کے نشانات صاف دکھائی دے رہے تھے ..

اس کی سفید گردن پر ایک چھوٹی سی بینڈ ایڈ .. ..

سلطان نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن پر بکھرے بالوں کو ایک سائیڈ کیا ،..

وہ دونوں دروازے سے تھوڑا جھک کر اپنے سامنے کا منظر آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہے تھے ..

ائیگل ... ہمیں ہماری بھابی مل گئی ..

مبارک ہو ... حادی اس کے سر کے اوپر سے سر نکالے کھڑا تھا ..

اور تم اتنے یقین سے کیسے کہ
سکتے ہو کہ وہ ہماری بھابی
ہے ؟

.. کیوں کہ میں نے دیکھا تھا

ائیگل .. کیا تم سوچ سکتی ہو
کہ سلطان کسی کے سامنے
خود کو جھکا دے گا ..

یہ کیا بکواس کر رہے ہو ؟
ایسا بھلا کبھی ہو سکتا ہے ؟

سلطان نے خود کو اس لڑکی
کے لئے جھکا دیا .. میری
آنکھیوں کے سامنے .. ان پاپی

آنکھوں سے دیکھا تھا میں نے ..
اور پتا ہے .. وہ سلطان کو
.. عبدر کھ کر پکار رہی تھی

کیااااا ؟؟؟؟ حادی کی بات کے
اختتام پر ائیگل نے حیرانی سے
.. اس کی جانب دیکھا

.. جی ہاں .. محترمہ

اب تو مجھے بھی یقین ہو گیا
ہے کہ وہ ہماری بھابی ہی
... ہیں

کہتی ہوئی وہ شریر سا
.. مسکرا دی

ویسے ہمیں شرم کرنی چاہیے .. ہم ان کی پرائویسی میں دخل اندازی کر رہے ہیں .. ائیگل نے ہنسی دباتے ہوئے کہا ..

میں تو نہیں کر رہا .. تمہیں ہی عادت ہے ..

حادی اس سے کچھ فاصلے پر ہوا ....ـ بتمیز .. ائیگل نے ایک تیکھی نظر اسے دیکھا ...

....

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے
خود کو ایک بہت کشادہ کمرے
میں ایک بہت بڑے سے بیڈ پر
پڑا پایا ..

کمرہ کسی پرانے طرز کا تھا ..
مانو کسی بہت بڑے محل میں
کسی شہزادی کا کمرہ ہو ..
جو بڑے بڑے پرانے طرز کے
پردوں سے سجایا گیا تھا ..

وہ سر پر ہاتھ رکھتی اٹھ بیٹھی
چاروں طرف نظریں دوڑانے ..
پر اسے کمرے میں بہت نفیس
چیزیں دکھائی دیں ..

اتنے میں دروازے کھلنے کی آواز پر وہ سہم کر بیڈ کے ایک کونے میں جا لگی ..

اس کی نظر اپنے سامنے سے آ تی ایک ۲۳ سے ۲٤ سال کی تیکھے نقش والی لڑکی پر پڑی .. جو کے کھانے کی ٹرے ہاتھ میں تھامے .. مسکراتی ہوئی اس سے کچھ فاصلے پر آ بیٹھی ..

تم کون ہو ؟ عشاء نے اسے دیکھتے پوچھا ..

مجھے اپنا دوست ہی سمجھوتم
.. وہ ٹرے سے چیزیں نکال کر
.. بیڈ پر سیٹ کر رہی تھی

میں کہاں ہوں؟ .. عشاء نے آ
.. س پاس دیکھتے کہا

تم شاہ محال میں ہو .. ائیگل
نے چاے کا کپ اس کی طرف
.. بڑھایا

.. عشاء نے نفی میں سر ہلایا

ارے .. پریشان مت ہو ..
...محفوظ ہاتھوں میں ہو تم

کیا تم عبدر کو جانتی ہو ؟

اہ ... سلطان بھائی .. انہیں کون نہیں جانتا بھلا .. وہ .. مسکرا رہی تھی

سول .. سلطان ؟؟؟؟ عشاء نے .. حیرانی سے اسے دیکھا

میں تمہیں سب بتاتی ہوں .. پر پہلے کچھ کھا لو .. تاکہ یہ میڈیسن میں تمہیں کھلا سکوں .. .. سلطان بھائی کا آرڈر ہے

اہ .. میرا مطلب عبدر بھائی کا .. آرڈر ہے

عشاء حیرانی سے اس کی ہر ایک بات سن رہی تھی ..

مجھے بھوک نہیں ہے .. پلیز یہ سب نہیں چاہیے ..

مجھے بس اس سے بات کرنی ہے ... وہ کہاں ہے؟

سلطان بھائی کسی کام سے گئے ہیں .. تھوڑ ی دیر تک آ جاییں گے .. تم فکر مت کرو ..

مگر پلیز .. کچھ کھا لو .. پلیز پلیز ... ورنہ میری کلاس لگ جاے گی سلطان بھائی سے ..

مجھے سچ میں بھوک نہیں
ہے .. اور تم یہ بار بار سلطان
کیوں کھ رہی ہو؟

.. کیا اس کا نام عبدر نہیں ہے

میری چھوٹی سی پیاری سی
دوست .. ابھی تمہیں بہت کچھ
جاننا باقی ہے .. تو اپنے اس
پیارے سے چہرے پر تھوڑی
مسکراہٹ لاؤ .. .. تم اس
وقت .. سلطان بھائی ..
اہمم .. میرا مطلب عبدر بھائی
کے گھر میں ہو .. اور تم
.. محفوظ ہو

تمہیں یہاں کسی بھی قسم
کی کوئی بھی تکلیف نہیں ہو
.. گی

.. یہ کھا نے کھا لو .. پلیز

ائیگل اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ
رکھے اسے پیار سے سمجھا رہی
.. تھی

اچھا . میں آتی ہوں . تب تک
.. تم یہ کھا لو .. اوکے

کہتی ہوئی وہ کمرے سے جا
چکی تھی .. جب کہ وہ گہری
سانسیں بھرتی .. آ س پاس

دیکھتی ایک بار پھر اسے سمجھنے میں غلطی کر چکی تھی ..

تو اس کا مطلب .. تم نے مجھے اپنا نام بھی غلط بتایا تھا .. سلطان ..

وہ دل ہی دل سوچتی پھوٹ پھوٹ کر رو ددی ....

وہ بیڈ سے نیچے اتر کر بیڈ کے کنارے بیٹھی گھٹنوں میں سر دیے بن آواز رو رہی تھی ..

جس انسان پر میں نے اتنا
بھروسہ کیا .. اس نے مجھے
.. اپنی پہچان تک جھوٹی بتائی
اور میں پاگل .. کیا سے کیا
.. سمجھ بیٹھی تھی
کتنی پاگل ہوں میں .. کتنی بے
بیوقوف .. وہ ہچکیوں سے رو
رہی تھی

....

....

یہ کیا کھ رہے ہو سلطان ...
... ہوش میں تو ہو

رحیم شاہ سمیت حادی بھی
حیرانی سے سلطان کو دیکھ
رہا تھا ..

میں بلکل اپنے ہوش و حواس
میں کھ رہا ہوں آغا جان ..

تم جانتے بھی ہو اس کا انجام
کیا ہو گا .. وہ لڑکی .. کون ہے
؟ کہا ں سے آ ی ہے ؟ میں تو
یہ تک نہیں جانتا ..بچی ہے وہ
.. ابھی

آغا جان .. اب وہ اکیلی نہیں
رہ سکتی .. میں اسے کسی

صورت اکیلا نہیں چھوڑد سکتا ..
اور اسے اپنے ساتھ محفوظ رکھنے کا بس یہ ایک ہی طریقہ ہے .. اور میں فیصلہ کر چکا ہوں ..
سلطان ... تمہیں کیا لگتا ہے .. تم اسے محفوظ رکھ سکو گے ...تو یہ تمہاری بھول ہے .... تمہاری دنیا میں ان سب کی کوئی جگہے نہیں ہے ... یہ تم اچھے سے جانتے ہو

رحیم شاہ غصّے سے چلا رہا تھا
.. جب کہ سلطان کمر کے
پیچھے دونوں ہاتھ باندھے بڑے
آرام سے چہرے پر بغیر کسی
.. تاثر کے کھڑا تھا

میں فیصلہ کر چکا ہوں آغا
جان .. اور میرا فیصلہ آخری
اور اٹل ہے ... آج شام .. ٹھیک
7 بجے .. میں اس سے امام
نکاح کروں گا .. .. اپ کی
.. شرکت میرے لئے اہم ہے

وہ ابھی بچی ہے سلطان .. تم
ایسا فیصلہ کیسے کر سکتے ہو
..
بچی نہیں ہے وہ آغا جان .. ...
.. نکاح کے قابل ہو چکی ہے

سلطان کی بات کے اختتام پر
شاہ صوفے پر بیٹھتے غصے سے
سلطان کی طرف دیکھ رہا
تھا .. وہ جانتا تھا . کہ اب اس
کا فیصلہ بدلنے والا تو کسی
قیمت نہیں ہے .. .. سلطان نے
آگے بڑھ کر رحیم شاہ کے
دونوں ہاتھوں کو تھام لیا ..

آغا جان .. میری وجہ سے .. آج وہ اس حال کو پہنچی ہے .. صرف میری وجہ سے .. اب میں اسے یوں تنہا نہیں چھوڑ سکتا .. ایک میں ہی ہوں جو اسے بچا سکتا ہوں ..

سلطان ... میرے شیر ... وہ تمہارے لئے پریشانی بن سکتی ہے .. مجھے بس اسی بات کی فکر ہے ..

اپ کو کسی بات کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں .. میں ہوں نہ .. میں سب سمبھال لوں

گا .. بس آپ میرے اس فیصلے کو قبول کریں ..

آخر کو ہار مانتے رحیم شاہ نے ایک بار پھر اپنے اس ضدی شیر کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے تھے ..

سلطان رحیم شاہ کے ہاتھ پر بوسہ دیتا .. ڈرائنگ روم سے باہر آیا ..

جہاں ائیگل کھڑی انہی کی باتیں سن رہی تھی ..

ائیگل .. اس نے کچھ کھایا ؟ سلطان نے سوال کیا ..

نہیں بھائی .. وہ بس اپ سے بات کرنا چاہتی ہے .. کافی پریشان ہے .

اسے سمبھالو . فلحال .. مجھے کچھ ضروری کام کرنے ہیں ..

اسے بتاؤ .. اور تیار کرو .. یہ تمہاری زمیداری ہے ..

اپ فکر نہ کریں بھائی .. میں سمبھال لوں گی ..

ائیگل ... اس سے پیار سے بات کرنا ... اور پیار سے سمبھالنا ....

.. اپ فکر مت کریں بھائی
سلطان اثبات میں سر ہلاتا
.. وہاں سے چلا گیا
آ ہ ہ ہ ہ.. ہاہ ہ ہ .. مبارکاں
..
ہمارے ویر کی شادی ہے
بھئی ... حادی اچھلتا ہواڈرائنگ
.. روم سے باہر نکلا تھا
ائیگل .. ائگلل .. میں بہت
خوش ہوں .. وہ خوشی سے
ائیگل کو دونوں بازوں سے پکڑے
.. گھوم رہا تھا

ارے .. ارے .. روکو .. پاگل کہیں کے ..

نکاح .. سلطان بھائی کا ہو رہا ہے اور خوش تم ہو رہے ہو .. بات کچھ سمجھ نہیں آ ی ..

ائیگل اس سے اپنے بازو چھڑاتی .. ایک سائیڈ ہوئی ..

ارے پگلی .. ذرا سوچو... اب .. سلطان .. بھائی جو کہ اتنے سڑو .. اتنے کھڑوس .. اور اتنے سخت ہیں .. انہیں لائن پر لانے والی آ ے گی .. اور کنا

خوبصورت منظر ہو گا نہ وہ ..
جب ہمارا یہ سر پھرا
سلطان .. اپنی بیوی کے آگے
.. پیچھے .. پھرتا نظر آئے گا

ہا ہ ہ ہ .. میرے پیٹ میں تو
ابھی سے گدگدی ہو رہی
ہے .. حادی اپنے ہی سٹائل
میں اچھلتا ہوا اپنی خوشی کا
اظہار کر رہا تھا ..

ائیگل کا ہنس کا برا
حال ہو چکا تھا ..

ویسے یہ بات تو تم نے بلکل
ٹھیک کہی ... مزہ تو آۓ گا ..

اب سب چھوڑو اور جا کر
سلطان بھائی کی مدد کرو ..

اور میں ذرا ہماری ہونے والی
بھائی کے سر پر دھماکا کرتی
ہوں ..

ائیگل سیڑھیاں چڑھتی ہوئی او
پر کی طرف گئی .

ائیگل نے دروازے سے اندر جھانک
کر دیکھا تو وہ اسے کہیں
دکھائی نہ دی .. وہ چلتی ہوئی

بیڈ کے قریب آ ی تو وہ بیڈ کے
کنارے زمین پر بیٹھی گھٹنوں
میں سر دیے بن آواز رو رہی
تھی ..

ارے ... ارے .. کیا ہوا
تمہیں ..تم رو کیوں رہی ہو ؟

ائیگل اس کے قریب بیٹھتی اسے
چپ کروانے میں لگی تھی ...

تم سب جھوٹے ہو .. سب کے
سب .. وہ ہچکیوں سے روتی
ہوئی بول رہی تھی ..

اے ... میری معصوم سی ہونے والی بھابی .. ادھر دیکھو میری طرف ...

سلطان بھائی .. بہت اچھے ہیں .. قسم سے .. انہوں نے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا ... اور نہ وہ تمہیں کسی بھی قسم کا کوئی بھی نقصان پہنچنے دینا چاہتے ہیں ..

وہ تمہاری بہت فکر کرتے ہیں .. ...ـ سچ میں

تم جھٹ بول رہی ہو .. اگر
وہ میری فکر کرتا تو یوں
مجھے خود سے دور نہ کرتا ..
مگر اس نے کبھی میری بات کا
کوئی سیدھا جواب نہیں دیا ..
.. اور ہمیشہ مجھ پر غصہ کیا

ہمیشہ مجھے خود سے دور
کیا .. وہ میری فکر نہیں کرتا ..
وہ بچوں کی طرف رو رہی
تھی ..

ہاں ہ ـ... معصوم سی لڑکی ..
وہ تمہیں خود سے دور کرتے
تھے نہ .. تو اب یہ کام بھی

ہمیشہ کے لئے ختم ہونے والا
ہے ..

عشاء نے سوالیہ نظروں سے
اس کی جانب دیکھا ..

سلطان بھائی تم سے نکاح کرنا
چاہتے ہیں ... اور تمہیں
ہمشاااا کے لئے اپنے پاس رکھنا
چاہتے ہیں ..

ائیگل اس کے بالوں میں ہاتھ
پھیرتی بولی ..

وہ آنکھیں پھیلا ے . حیرانی سے
اسے دیکھ رہی تھی ..

تمہارا نام کیا ہے ؟ .. بتاؤ تو ..
اسے چپ دیکھ ائیگل نے پھر سے
پوچھا ..

عشاء ..

اے .. عشاء . دیکھو ذرا .. مجھے
تو اپنی ہونے والی بھابی کا نام
تک نہیں پتا .. وہ ہنس رہی
تھی جب کہ عشاء غصے سے
اس کی طرف دیکھ رہی تھی
..
اے .. عشاء .. ادھر آ و . میں
تمہیں سب تفصیل سے بتاتی

ہوں .. وہ اس کے ہاتھ تھامے اس سے مقابل زمین پر بیٹھ گئی ..

جانتی ہو .. تم پہلی لڑکی ہو .. جو سلطان بھائی کی زندگی میں آ ی .. میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی . کہ سلطان بھائی جیسا سخت انسان اس کی زندگی میں بھی کوئی آ سکتا ہے ..

ہاں اس نے تم سے بہت کچھ چھپایا .. صرف اس لئے کہ تم اس سے دور نہ ہو جاؤ ..

سلطان بھائی کی زندگی عام لوگوں جیسی نہیں ہے عشاء ..

وہ تمہاری بہت فکر کرتے ہیں .. تمہیں محفوظ رکھنا چاہتے ہیں .. اسی لئے وہ تم سے نکاح کرنا چاہتے ہیں تاکہ تم ہمیشہ ان کے ساتھ رہو ..

مجھے نہیں کرنا اس نے نکاح .. وہ بہت برا ہے ..

وہ چھوٹے بچوں کی طرح روٹھ رہی تھی .. جب کہ ائیگل کو

اپنے سامنے بیٹھی اس پیاری
سی معصوم سی لڑکی پر بہت
پیار آ رہا تھا . جو کہ ابھی تک
سلطان کو سمجھ نہیں پائی
تھی ،،

دیکھو عشاء .. تم اب کہیں
بھی اکیلی سیف نہیں ہو .. یہ
.. بات تم اچھی طرح جانتی ہو

سلطان بھائی بس تمہیں
.. محفوظ رکھنا چاہتے ہیں

مجھ پر یقین کرو .. پیاری لڑکی
.. وہ عشاء کے آنسو صاف

کرتی پیار سے بولی .. جس پر وہ ائیگل کے گلے سے لگ کر .. پھوٹ کر رو دی

مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں ..

ارے .. پریشان کیوں ہو رہی ہو .. میں ہوں نہ تمہارے ساتھ .. مجھ سے دوستی کرو گی نہ .. میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں .. اور اگر سلطان بھائی نے تمہیں کچھ کہا تو ہم دونوں مل کر ان کی پٹائی کریں گے ..

ائیگل جانتی تھی کہ اس وقت عشاء کو صرف پیار اور محبت سے ڈیل کرنا ہی بہتر ہے .. اس لئے وہ اسے کسی چھوٹے بچے کی طرف ٹریٹ کر رہی تھی ..

پلیز .. اب کچھ کھا لو .. تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ..

میری ایک بات مانو گی .. عشاء نے دھیرے سے کہا .

ہاں بولو .. ضرورر مانو گی ..

.. مجھے کچھ دیر اکیلا رہنا ہے
ٹھیک ہے .. مگر تم یہ کھانا
ضرورر کھا لینا .. اوکے .. ائیگل
اس کے سر پر تھپکی دیتے
وہاں سے چلی گئی ..

جب کہ وہ اپنی قسمت پر روئے
یا ہنسے .. اسے کچھ سمجھ
نہیں اآ رہا تھا ..

اس نے سلطان کو بہت چاہا
تھا .. مگر وہ اسے ایسے ملے
گا .. اس نے کبھی نہیں سوچا
تھا ..

یا اللہ .. تو تو سب جانتا ہے .. سب کی مدد کرتا ہے .. میں نہیں جانتی میں کیا کروں.. کیا فیصلہ کروں ؟

میری مدد کر میرے اللہ .. وہ رو رہی تھی اور اپنے رب سے فریاد کر رہی تھی ..

وہ تمہاری من پسند چیز تم تک لاۓ گا . کہ تم حیران رہ جاؤ گی ..ایر گل خاتون کے الفاظ اس کے کانوں سے ٹکراۓ تھے ..

وہ گہری سانسیں بھرتی بیڈ کی پشت سے سر ٹیک گئی ..

زندگی کچھ ہی لمحوں میں کیا سے کیا ہو جاتی ہے .. نہ ہم اسے روک سکتے ہیں .. اور نہ ہم خود کو روک سکتے ہیں .. ہاتھ باندھے ایک سائیڈ پر بیٹھ کر تماشا دیکھنے کے علاوہ ہم کچھ نہیں کر سکتے ..

بلکل ایسے ہی وہ ہاتھ باندھے ایک سائیڈ پر بیٹھی اب تماشا دیکھ رہی تھی .. اپنی قسمت پر خوش ہو کے اس نے جسے

چاہا وہ اسے مل رہا ہے .. یا
افسوس کرے .. کہ کن حالات
میں اور کیسے وہ اسے میسر
ہو رہا ہے ؟

شام نے اپنے پر پھیلائے تو شاہ
محال کے ڈرائنگ روم میں
کھٹ کھٹ کی آوازوں نے گھر
کر لیا تھا ..

وہ اندھیرے میں بیڈ کی پشت
سے سر ٹیکے بیٹھی تھی ..
آنکھوں سے شاید آنسو خشک
ہو چکے تھے .. ایک ویران چہرہ

پر بنا کسی تاثر کے وہ عجیب سی حالت میں بیٹھی تھی ..

ائیگل .. کیا تم نے اس سے بات کی؟

سلطان ڈرائنگ روم سے باہر اتی ائیگل سے مخاطب تھا ..

جی سلطان بھائی .. میں نے اسے بہت سمجھایا ہے .. مگر ..

مگر ؟

مگر اپ کو ایک دفع اس سے بات کر لینی چاہیے .. اور میں

نے بہت پوچھا .. اس سے اس کی فیملی کے بارے میں کچھ .. اس کے بابا کے بارے میں .. ظاہر ہے . نکاح کے وقت تو ضرورت پڑے گی ہی .. مگر .. وہ بس چپ تھی

میں دیکھتا ہوں .. کہتا ہوا وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اس کے کمر کے باہر کھڑا تھا ..

ایک منٹ روک کر سوچنے پر وہ دروازہ کھول کر ااندر داخل ہوا .. .. کمرے کی سبھی لائٹیں بند تھی . سلطان نے

لائٹیں ان کر اسے دیکھا تو وہ
ہنوز اسی پوزیشن میں بیڈ کی
پوشت سے ٹیک لگائے بیٹھی
تھی .. وہ اسے اپنی طرف آتا
دیکھ رہی تھی ..

وہ اس سے کچھ ہی فاصلے پر
بیڈ پر براجمان ہوا ..

کیسی ہو ؟

زندہ ہوں ... عشاء نے بنا کسی
تاثر کے کہا ..

میرے خیال سے ائیگل نے تمہیں
بتا دیا ہو گا ..

ہاں .. بتایا اس نے .. بہت کچھ .. وہ کچھ بھی .. جو جاننے کا میں حق نہیں رکھتی ..

سلطان نے ایک دم سے ہاتھوں کی مٹھیاں پنچ لیں ..

پاگل لڑکی .. ..وہ دل ہی دل سوچتا مسکرا دیا ..

وہ بیڈ سے نیچے ہوتا اس سے کچھ ہی فاصلے پر بیٹھ گیا..

میں جانتا ہوں .. تمہارے بہت سے سوال ہوں گے .. تمہارے لئے بہت کچھ نیا ہو گا ..

میرے لئے سب کچھ نیا ہے ..
میں جہاں اس وقت ہوں..۔
وہاں کا ہر ایک انسان میرے
لئے نیا اور اجنبی ہے .. میں
نہیں جانتی میرے قریب اس
وقت کون بیٹھا ہے ؟

وہ آنکھوں میں غصے لئے اسے
دیکھ رہی تھی .. جب کہ وہ
اس کے برعکس ہلکا سا
مسکرا رہا تھا ..

ام سوری .. میں نے تمہیں بہت
ہرٹ کیا ..

میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں
تھا .. وہ اس کی آنکھوں میں
دیکھتے بول رہا تھا ..

مگر وہ زیادہ دیر ضبط نہ کر
سکی .. اور اس کی پلکوں پر
روکے ہوئے آنسو اپنی حد توڑ
کر بہ نکلے .. وہ مسلسل اس
کی طرف دیکھ رہی تھی ..
اس کی آنکھوں سے بہتے
آنسو سلطان کو بہت تکلیف
دے رہے تھے ..

ام سوری .. اس نے ہاتھ سے
اس کی گالوں پر پھسلتے

آنسوں کو اپنی انگلیوں کے پوروں میں سمیٹ لیا ..

تم بہت برے ہو .. سچ میں .. بہت برے ہو..

وہ گہری سانسیں بھرتی ہچکیوں سے رو رہی تھی ..

مجھے معاف کر دو .. آیندہ تمہیں کبھی ہرٹ نہیں کروں گا .. آ ی پرومس .. وہ اپنی عادت کے برعکس بہت نرمی سے بات کر رہا تھا...

عشاء نے اپنے چہرے کا رخ دوسری جانب کیا ..

وہ اس کے ساتھ زمین پر بیٹھا گھٹنے پر بازو رکھے مسلسل اس کی طرف دیکھنے میں مصروف تھا ..

عشاء ... سلطان نے پہلی دفع اس کا نام پکارا تھا ..

پہلی دفع اس کے منہ سے اپنا نام سن کر اس نے چہرہ گھما کر اس کی جانب دیکھا ..

مجھ سے نکاح کرو گی .. ؟؟؟

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ..

وہ دھیرے سے نفی میں گردن ہلا گئی ..

وہ غصے سے ناک سکیڑے اس کی جانب دیکھ رہی تھی ..

اسے اتنا تنگ کرنے اور اتنا رلانے کے بعد وہ کتنے مزے سے اس سے پوچھ رہا تھا .. کیا وہ اس کے نکاح کرے گی ..

عشاء کا دل چاہا اس پر مکوں کی برسات کر دے .. مگر وہ ناک سکیڑے بس غصے سے دیکھ رہی تھی ..

اس کے معصوم سے انداز میں انکار کرنے پر وہ مسکرا دیا ..

جانتی ہو .. غصے میں تمہارے گال بہت گلابی ہو جاتے ہیں ..

تم بہت برے ہو ...

مان لیا ... سلطان نے مسکراتے ہوے کہا ..

تمہارے بابا کا نام کیا ہے ؟
سلطان نے عشاء سے سوال
.. کیا ...میں نہیں جانتی

.. نہیں جانتی مطلب ؟

تم جان کر کیاکرو گے ؟

نکاح کے لئے ضرورت پڑے
.. گی..پاگل لڑکی

مجھے نہیں کرنا تم سے نکاح
.. ..

مگر مجھے تو کرنا ہے ...وہ
.. مسکرا دیا

سلطان نے دھیرے سے اس کی
ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر اس کا
چہرہ اپنی جانب گھمایا ..

عشاء نے معصوم سے غصے سے
اس کا ہاتھ جھٹکا تھا ..

میں نے تم سے کچھ پوچھا
ہے ... سلطان نے ماتھے پر
شکنیں لئے اس کی طرف دیکھا
..

میں نہیں جانتی ..

ہاں .. ایک دفع .. شفا انٹی نے
ذکر کیا تھا مجھ سے .. ..

شاید .. ابراہیم .. نام تھا ان کا ..

سلطان کے چہرے پر عجیب سی کیفیت نمایاں ہوئی ...

ابراہیم .. اس نے زیر لب .. دوہرایا ..

مگر اپنے ذہن میں آنے والے خیالوں کو جھٹک کر وہ اس کی جانب متوجہ ہوا .. .. جو کہ پھر سے آنسوں سے چہرے تر کئے ہوی تھی .. مگر اس دفع سلطان نے اس کے آنسو

نہیں پونچھے تھے .. وہ جانتا تھا کہ اس بات کے ذکر اسے تکلیف ہو گی ..

کچھ دیر میں رسم ہو گی .. تیار رہنا ..

سلطان ....

وہ کمرے سے باہر جانے کے لئے دو قدم بڑھا کہ مدھم سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی ..

سلطان نے رخ اس کی جانب کیا ..

تم نے کبھی مجھے اپنا نام بھی
ٹھیک نہیں بتایا .. ..

وہ رو رہی تھی .. مگر وہ
اسے اس وقت کسی کشمکش
میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا .. سو
اپنے قدم موڑتا وہاں سے چلا گیا
..

وہ پھر سے گھٹنوں میں سر
دیے بن آواز رونے میں مصروف
ہو گئی

کچھ ہی دیر بعد ائیگل ہاتھ
میں ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا

دوپٹے پکڑے کمرے میں داخل ہوئی ..

عشاء .. چلو .. رسم شروع کرنی ہے .. وہ ایک گہری سانس بھر گئی .

ائیگل اس کے قریب بیٹھ گئی .. .. ایک بات بتاوں

تم خوش قسمت بھی ہو اور نہیں بھی .. ہو ..اس لئے کے تم سلطان بھائی کی زندگمیں شامل ہونے جا رہی ہو .. اور نہیں اس لئے .. کے ان کی

زندگی بہت مشکل ہے .. جس
کے اثرات تم پر بھی پڑیں گے ..

مگر تمہیں ہمت دکھانی ہو
گی .. آخر سلطان کی بیوی بننے
جا رہی ہو تم .. اس کی طرح
بہادر .. اور مضبوط بننا ہو گا
تمہیں ..

اور ایک تم ہی ہو جو اسے
سمبھال سکتی ہو عشاء ..

وہ اپنے آنسوں صاف کرتی اس
کی باتوں کو سن رہی تھی ..

اپنے گلے کے گرد لپٹا حجاب اس
نے سر پر درست کیا .. اور
ائیگل اسے لئے ڈراینگ روم میں
آ ی .. جہاں ایک عدد قاضی کے
ساتھ کچھ گواہان اور ساتھ
میں وہ مغرور شہزادہ ہمیشہ
کی طرف بلیک سوٹ میں
ملبوس اپنی پوری شان سے
بیٹھا تھا ..جس کے ساتھ بیٹھے
انسان کو دیکھ کے عشاء کے
قدم تھم گیے تھے ..

یگیت الپ ..سلطان کے ساتھ بیٹھا عشاء کی طرف دیکھ .. مسکرا رہا تھا

عشاء کو اس پر شدید غصّہ آیا .. مطلب یہاں ایک میں ہی بیواکوف تھی بس .. وہ آنکھیں مند تی اپنا غصہ اپنے اندر اتار گئی

وہ اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھی تھی .. رحیم شاہ اسے .. بہت غور سے دیکھ رہے تھے

عشاء بنت ابراہیم ...آپکا نکاح .. مہر عبدر باری ولد مہر داود علی خان کے ساتھ .. باعوض 50 لاکھ ترکش لیرا حق مہرسکہ رایج الوقت   تے پایا ہے .. کیا آپکو قبول ہے ..

مولوی صاحب نے امام نکاح کے الفاظ بولنے شر و ع کئے تو عشاء کو اپنے وجود میں ایک سنسناہٹ سی محسوس ہوئی ..

امام صاحب کے الفاظ کے اختتام پر سب خاموشی سے عشاء کی طرف دیکھ رہے تھے ..

جو نہ جانے کن خیالوں میں گم بیٹھی تھی ..

سلطان نے اس کی طرف دیکھا وہ اپنے ہاتھوں کو اپس میں الجھا رہی تھی .....

عشاء بنت ابراہیم ...آپکا نکاح .. مہر عبدر باری ولد مہر داوود علی خان کے ساتھ .. باعوض 50 لاکھ ترکش لیرا

حق مہر سکہ رایج الوقت تے
پایا ہے .. کیا آپکو قبول ہے
الفاظ پھر سے دوہرا ے گئے ..
اس کی سانسیں تیز ہو رہی
تھیں .. دل تھا جو پاگلوں کی
طرف دھڑک رہا تھا .. .. ائیگل
نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا
..
عشاء بنت ابراہیم ...آ پکا
نکاح .. مہر عبدر باری ولد
مہر داود علی خان کے ساتھ ..
باعوض 50 لاکھ   ترکش لیرا

حق مہر سکے رایج الوقت تہ پایا ہے .. کیا آپکو قبول ہے

تیسری دفع امام صاحب نے اپنے الفاظ دوہرایے تو سلطان کا دل چاہا اس کی جگہ خود قبول ہے بول دے ..

قب ... قبول ...ـ قبول ہے ..

بمشکل اس کے منہ سے الفاظ ادا ہوے تو سلطان کی اٹکی سانسیں بھال ہوئیں ..

تین دفع رضامندی حاصل کرنے کے بعد ..

.. اب سلطان کی باری تھی

مہر عبدر باری ولدمہر داود
علی خان .. آ پکا نکاح عشاء
بنت ابراہیم کے ساتھ باعوض
50 لاکھ ترکش لیرا حق مہر
سکہ رایج الوقت تے پایا ہے ..
.. کیا آپکو قبول

قبول ہے . امام کے الفاظ پورے
ہونے سے پہلے ہی وہ قبول کر
. چکا تھا

تینوں دفع وہ اپنی رضا مندی کا
اظہار ایک قدم پہلے ہی کر

چکا تھا .. حادی نے ائیگل کو ایک کہنی ماری ..

دیکھ لو ذرا .. یہ وہی سلطان ہے نہ ..

اب تو پھنس گیا بیچارہ .. بہت مزہ آنے والا ہے ائیگل ..

ائیگل نے مسکراہٹ دبای ..

کچھ اہم کاروائی اور دونوں کے دستخط لینے کے بعد امام نکاح کی رسم پوری ہوئی تو دعا کے لئے ہاتھ اٹھے ..

وہ ہاتھ اٹھائے مانگنا تو بہت
کچھ چاہتی تھی .. مگر آنسوں
کے علاوہ اس کے منہ سے کچھ
ادا نہ ہو سکا تھا .. آخر
ہچکیوں کی آڑھ میں وہ اپنے
.. .. رب سے مخاطب تھی

اللہ جی .. عبدر کو مجھ سے
.. محبت ہو جائے

کانپتے ہونٹوں کے ساتھ اس
کے منہ سے بس ایک ہی دعا
نکلی .. اور اس دعا کے بعد
جیسے اس کے ہونٹ سیل گئے
تھے .. آنسووں سے بھری تھیلی

کو اس نے آ مین کے کر چہرے پر پھیرا تھا ...

سرخ رنگ کے اس دوپٹے کو سر پر اوڑھے وہ شیشے کے سامنے بیٹھی خود کو دیکھ رہی تھی .. کچھ ہی پل میں وہ کیا سے کیا ہو گئی تھی ..

مگر یہی زندگی تھی .. جو اب ہر حال میں گزارنی تھی ...

دروازے پر کھٹ کھٹ ہوئی تو وہ اپنے سر سے دوپٹہ اتار کر ایک طرف رکھ گئی .. وہ

حجاب کو سر پر اوڑھے ہوے
تھی ..

وہ بھاری قدموں سے چلتا ہوا
اس سے کچھ فاصلے پر
براجمان ہوا ..

عشاء اس کی طرف پشت کئے
بیٹھی تھی ..

وہ اپنی جگہے سے اٹھ کر اس
کے ساتھ آ بیٹھا .. وہ اس سے
کچھ فاصلے پر ہوئی .. سلطان
نے اس فاصلے کو تھوڑا قریب
ہوتے ختم کیا تووہ بیڈ سے اٹھ

کر اس کے قریب سے گزی ہی
کے سلطان نے اس کی کلائی
تهامی ..

عشاء نے اپنی کلائی چھڑانے
کی کوشش کی مگر اس کی
مضبوط گرفت میں ناکام رہی
.. وہ اس کے مقابل کھڑا تھا

چھوڑو مجھے .. وہ مسلسل اپنا
بازو اس کی گرفت سے چھڑا
رہی تھی ... سلطان نے اپنے
ہاتھ کی گرفت ڈھیلی کی تو
عشاء نے ایک دم سے اس کے

سینے پر ہاتھ رکھے زورر سے
اسے خود سے دور دھکیلا ..

دور رہو مجھ سے .. سلطان نے
غصے سے مٹھیاں پنچ لی .

ہمیں چلنا چاہیے .. وہ اسے
دیکھ رہا تھا ..

مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ ..
سلطان اس کی طرف بڑھا وہ
اپنے قدم پیچھے کرتی دیوار سے
جا لگی ..

مقابل کی آنکھوں میں غصے کی
لہر دیکھ کر وہ گہری سانس

بھر گئی .. .. سلطان نے قریب آ
تے زوررسے دیوار پر ہاتھ
رکھا ....۔ مجھے مجبور مت
کرو .. لڑکی ..

اب اپنی ضد کو ایک طرف
رکھو .. اور چلو ..

وہ غصے سے اس کی طرف
دیکھ رہی تھی .. اور اگر نہ
چلوں تو ؟؟

تو میں اپنے طریقے سے لے جا
سکتا ہوں ....

اور کیا ہے تمہارا طریقہ ؟ وہ ناک سکیڑتے بولی ..

تمہیں کچھ خاص پسند نہیں آۓ گا .. لہذا ضد چھوڑو اور چلو .. ..

کیوں ہر وقت تمہاری مرضی ہی چلے گی .. ؟ مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ .. نہیں رہنا تمہارے ساتھ .. تم بہت برے ہو .. تم جھوٹے ہو .. ..

سلطان نے زور سے دیوار پر ہاتھ مارا .. غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں .. ..

وہ دیوار سے لگی سہمی کھڑی تھی .. اب اگر تم نے ایک لفظ بھی بولا .. تو میں واقی برا بن جاؤں گا .. اور اتنا برا .. کہ تم پچھتاؤ گی .. ..

عشاء کے گلے میں گلٹی ابھری .. مجھے مجبور مت کرو ..

وہ اس کی کلالی مضبوطی سے
تھامتا چل دیا .. وہ آنکھوں میں
آنسو لئے اس کے پیچھے پیچھے
چلتی اس کی چوڑی پشت کو
دیکھ رہی تھی ..

یہ وہ عبدر تو نہیں تھا .. یہ وہ
نہیں تھا جس سے اس نے
محبت کی تھی ..

وہ اسے لئے ڈراینگ روم میں
آیا .. جہاں رحیم شاہ سمیت
سب اسی کا انتظار کر رہے تھے
..

عشاء نے ایک جھٹکے سے اس سے اپنا بازو چھڑایا .. سلطان نے ایک تیکھی نگاہ اس پر دوڑائی ..

حادی نے ائیگل کو کہنی ماری .. مزے آنے والا ہےگل ...وہ دونوں شریر سا مسکرا دیے ..

اجازت دیں آغا جان .. سلطان نے رحیم شاہ کے قریب ہوتے کہا .. وہ کن آنکھوں سے اپنے ضدی سلطان کو دیکھ رہے تھے

.. جو اپنا ہر فیصلہ ایسے ہی
.. دھماکے دار کرتا تھا

یہ حماقت تو تم کر بیٹھے
ہو ..مگر اب دیہان
رکھنا ..رحیم شاہ نے اس کے
کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا ..
جس پر سلطان نے زور سے
آنکھیں میچ لیں .. سلطان کو
بس اس ایک بات سے چڑ
تھی .. کہ کوئی اسے بلاوجہ
چھوئے یا اس کے کندھے پر ہاتھ
رکھے .. مگر وہ آغا جان کی

عزت کرتا تھا سو ضبط کر گیا ..

اپ فکر نہ کریں .. میں .. دیکھ لوں گا .. عشاء اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہاتھوں کی انگلیاں آ پس میں الجھا رہی تھی ..

ائیگل قریب آ تی اس کے ہاتھوں کو تھامے کھڑی تھی ..

بہت مبارک ہو عشاء... میں تمہارے لئے بہت دعا کروں گی .. .. ایک بات بتاؤں .. وہ

اس کے کان کے قریب ہوئی ... سلطان بھائی .. تم سے ڈرتے ہیں .. صرف تم سے .. اس بات کا فائدہ اٹھانا اب تمہارا کام ہے ..

وہ مسکراتی ہوئی فاصلے پر ہوئی ...۔ وہ چہرے پر غصے لئے اپنے آ س پاس سب لوگوں کو دیکھ رہی تھی .. جن میں بس دو چہرے ہی اسے جانتے تھے .. سلطان اور یگیت ..

اور عشاء کو اپنے اس ایک ڈمپل والے بوس کو دیکھ کر بہت

غصہ آ رہا تھا .. جو کہ اسے
دیکھ کر شریر سا مسکرانے
میں مصروف تھا ..

سب سے اجازت طلب کرنے کے
بعد وہ گاڑی میں بیٹھا اس کا
انتظار کر رہا تھا . جب کہ
ائیگل اس کے قریب کھڑی نہ
جانے کیا باتیں کر رہی تھی ..

وہ گاڑی کا پچھلا دروازہ
کھولتی پچھلی سیٹ پر
براجمان ہو گئی .. وہ کھڑوس
مسکرا دیا ..

میرے خیال سے میں ڈرائیور
نہیں ہوں .. اس نے آ ی برو
اٹھا کر فرنٹ شیشے سے اسے
دیکھتے کہا ..

وہ دونوں بازو اپس میں باندھے
اسے نظر انداز کئے بیٹھی تھی ..
آگے بیٹھو ... وہ اسی ..
پوزیشن میں بیٹھی تھی ..

آ پ کو چلنا ہے تو چلیں ....
ورنہ مجھے نیچے اتار دیں ..
مجھے نہیں جانا اپ کے ساتھ .

وہ کچھ ہی دیر میں تم سے
آپ پر آ ی تھی .. سلطان نے
گہری نگاہ اسے دیکھتے اپنی
مسکراہٹ دبای .. اسے اچھا لگا
تھا .. سو وہ مزید کچھ کہے
بغیر ڈرایونگ میں مصروف ہو
چکا تھا ...وہ اسے نظرانداز کئے
سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے
ونڈو سے باہر دیکھ رہی
تھی ..سلطان ڈرایونگ کرتا بار
بار مرر سے اسے دیکھتا .. اس
کی وہ باتوں کی پوٹلی آج
بہت خاموش تھی . اور اب

اسے اس خاموشی سے الجھن ہو رہی تھی ..

تم ٹھیک ہو؟ آخر خاموشی کو وہ توڑ ہی گیا .. مگر جواب میں بس خاموشی ہی ملی ..

تم سے پوچھ رہا ہوں لڑکی ..

عشاء نے ایک تیکھی نگاہ اس کی طرف دوڑائی ..

وہ اسے دیکھ رہا تھا .. ہمم .. مختصر جواب ..

وہ ہمیشہ ہی مختصر جواب دیتا تھا .. مگر جب وہ مختصر

جواب میں اس سے بات کرتی
تو اسے بہت الجھن ہوتی تھی
..
گاڑی ایک جگہ رکی .. وہ اسے
ایک شاپ میں جاتا دیکھ رہی
تھی .. تھوڑی دیر بعد وہ کچھ
بیگ ہاتھ میں تھامے واپس
ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا .. کچھ
گھنٹوں کی ڈرائیونگ کے بعد
آخر وہ اپنی مطلوبہ جگہ
پہنچ چکے تھے .. وہ اس کے
پیچھے بوجھل قدموں سے چلتی
ہوئی جا رہی تھی .. وہ اس

جگہ پہلے بھی آ چکی تھی .
مروا کے ساتھ .. مگر وہ نہیں
جانتی تھی کہ یہ یہاں رہتا ہے
..
فلیٹ پر پہنچ کے سلطان نے
چابی گھمائ تو وہ ایک بہت
پرکشش فلیٹ میں داخل
ہوئی . وہ فلیٹ کافی
خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ..
لکڑی کا بنا فرش بلکہ وہ پورا
فلیٹ ہی لکڑی سے بنایا گیا
تھا .. مگر حال میں پر بے ترتیب
ہوئی چیزوں کو دیکھتے اس نے

اہ بھری ... جیسے کسی نے ہر چیز اپنے ہاتھوں سے بے ترتیب کی ہو . اور امید بھی کیا ہو سکتی تھی .. وہ دل ہی دل بڑبڑائی ...

سلطان نے ٹیبل پر چیزیں رکھتے اس کی جانب دیکھا .. جو بے زا ر سی صورت بناے اپنے اسکارف کا ایک پلو ہاتھ میں پکڑے ارد گرد دیکھ رہی تھی ..

کچھ کھا لو .. وہ ٹیبل پر پڑے ے بیگز میں سے کھانا نکال رہا تھا ..

مجھے بھوک نہیں ہے .. .. میں
نے پوچھا نہیں ہے ..

وہ اس کے قریب آیا .. عشاء
ایک پل میں کچھ فاصلے پر
ہوئی تھی .. کہا نے . مجھے
بھوک نہیں ہے ..

کیوں تم ضد کرتی ہو ..
تمہاری اس ضد کی وجہ سے
مجھے مجبورن تم پر غصہ کرنا
پڑتا ہے ..

اب ایک بار میں ہی بات مان لو ..تو اچھا رہے گا .. وہ غصّے سے بول رہا تھا ..

کیوں .. اپ کے باپ کا راج ہے کیا .. جب چاہیں گے جو چاہیں گے کریں گے .. وہ جو غصے سے اسے دیکھ رہا تھا اس کے جواب پر .. ایک دم ہنس دیا ...

فلحال تو یہی سمجھ لو .. وہ ہنستا ہوا اسے دیکھ رہا تھا .. جب کہ اس کے اس طرح ہنسنے پر عشاء کو اور غصّہ

سس رہا تھا .. وہ اسے اپنے
چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے پورا
زور لگا کر دور دھکیلتی کمرے
کی طرف چل دی .. جب کہ وہ
اس کے اتنے زور لگا کر دھکیلنے
پر اپنی جگہ سے ایک انچ ہی
ہٹا تھا ..

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو
کمرے کی حالت دیکھ کر ایک
پل کو رکی .. ہر طرف ٹوٹی
بکھری چیزیں اور فرش پر پڑی
شیشے کی چھو ٹی چھو ٹی
شیشیا ں .. اور بے ترتیب ہوا

بیڈ .. اور او پر سے وہاں سے
سگریٹ کی بہت زیادہ سمیل آ
رہی تھی .. وہ ایک منٹ بھی
وہاں رک نہ سکی اور تیزی سے
واپس باہر کی طرف آ ی جہاں
وہ کلائی پر بندھی گھڑی دیکھتا
اسی کا انتظار کر رہا تھا .. وہ
جانتا تھا کہ وہ کچھ ہی منٹوں
میں واپس آ ے گی .. اسے باہر
آ تا دیکھ وہ دونوں بازوں
باندھے کھڑا تھا .... وہ کمرہ ہے
یا کچرے کا ڈھیر .. تم ایسے
رہتے ہو .. بہت گندے ہو .. وہ

غصے میں تھی .. جب کہ وہ مسکرا رہا تھا .. اگر اپنی جلد بازی کو تھوڑا کم کرو تو میں بتانا چاہوں گا تمہارا کمرہ اس طرف ہے ..

وہ دوسرے کمرے کی طرف اشارہ کرتے بولا ..

بہت شکریہ .. ویسے بھی وہ کبار کا ڈھیر اپ کو ہی مبارک ہو .. وہ اپنا اسکارف ایک طرف جھٹکتی ایک دم سے اس کی نظروں کے سامنے سے غائب ہوئی ..

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ..
.. مسکرا رہا تھا

بالکونی میں کھڑا وہ ہاتھ میں
سگرٹ پکڑے گہرے گہرے کش
لے رہا تھا .. سلطان نے کبھی
نہیں سوچا تھا کہ یہ سب اتنی
جلدی ہو گا .. مگر آج جو کچھ
بھی ہوا تھا .. وہ اس پر اب
قدرے مطمین تھا .. بس اب اس
ضدی لڑکی کو اس کی وہ
پیاری سی مسکراہٹ واپس
کرنی تھی . جو وہ اس سے لے
چکا تھا .. بلیک کلر کا ٹراوزر

پہنے وہ بنا بازوں کے ٹاپ میں
ملبوس تھا .. اس کے مضبوط
بازو پر ایک گہرا چوٹ کا نشان
واضح ہو رہا تھا .. اس سلیو
لیس ٹاپ میں اس کی چوڑی
بھرپور مردانہ چھاتی نمایاں
ہو رہی تھی .. پیشانی پر
ہمیشہ کی طرح بکھرے بال
ہاتھ میں سگرٹ پکڑے وہ
گہری سانسیں بھر رہا تھا ..
اب اسے اس پاگل سی معصوم
کو محفوظ رکھنا تھا .. بہت
محفوظ .. مگر وہ اسے یہاں پر

انکمفرٹیبل نہیں کرنے چاہتا
تھا ... اب وہ اس کی زمیداری
بن چکی تھی . جسے اب
.. ہمیشہ کے لئے اسے نبھانا تھا

وہ بیڈ پر چیت لیٹا آج بہت
سکون محسوس کر رہا تھا ..
نہ جانے کیوں مگر وہ اپنے اس
.. فیصلے سے قدرے مطمین تھا

مگر اسے اپنے سینے میں شدید
جلن محسوس ہو رہی تھی ..
وہ ٹاپ اتار کر ایک سائیڈ
پھینکتا .. سینے پر زور زور سے
ہاتھ پھیرنے لگا .. سونے کی

کوشش اب نہ کام ہو چکی تھی ..

سو وہ اب اوندھا لیٹا اس کی معصوم غصے سے بھری باتیں یاد کرتا مسکرا رہا تھا

....

...

وہ صبح اٹھی تو اسے شدید بھوک محسوس ہو رہی تھی ..

مگر اس کا کمرے سے باہر جانے کو بلکل بھی دل نہیں چاہ رہا تھا ،،

نہ جانے کیوں مگر اسے یہاں
بہت ہی عجیب محسوس ہو
رہا تھا .. یوں لگ رہا تھا جیسے
وہ عبدر کے گھر نہیں بلکہ پتا
نہیں کس اجنبی شخص کے
گھر میں ہے .. اور اب اسے
یہیں رہنا تھا .. وہ عبدر تو
بلکل نہیں تھا ..

مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ
اس کے سامنے اس کے قریب
وہ "عبدر باری" ہی تھا .. جو
اس کے ساتھ اتنی نرمی سے
پیش آ تا تھا .. ورنہ سلطان کو

تو ابھی تک اس نے دیکھا بھی
نہیں تھا .. اور وہ اس کے
سامنے اپنا وہ روپ ظاہر بھی
نہیں کرنا چاہتا تھا ...... آخر
بھوک سے ہار مانتی ہوئی وہ
کمرے سے باہر نکلی تھی ..
بالوں کو کمر پر پھیلا ے .. وہ
اسکارف گردن کے گرد لپیٹے
کچن کی طرف آ ی جہاں سے
کھٹ کھٹ کی آواز پہلے ہی آ
رہی تھی .. اس نے تھوڑا جھک
کر اندر جھانکا .. جہاں وہ
شیلف کے قریب شرٹ لیس

کھڑا کوفی کی کیٹل میں دودھ ڈال رہا تھا .. عشاء نے اسے دیکھتے ہی بے اختیار آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا .. تو کیا اب یہ ایسے ہی رہے گا یہاں پر . اے ....۔ وہ دروازے سے باہر ہوئی ..

تو بھوک لگ ہی گئی تمہیں .. اپنے پیچھے آ تی اس کی آواز پر وہ رکی تھی .. وہ مسکراتا ہوا کوفی کا کپ ہاتھ میں تھامے اس کے قریب آیا .. مگر وہ چہرے دوسری جانب کئے کھڑی

تھی .... کوفی .... وہ اس
کی طرف کپ بڑھائے کھڑا تھا .
جب کہ عشاء ایک دفع بھی اس
کی طرف نہ دیکھتے ہوئے اس
کے ہاتھ سے کپ پکڑتی تیز تیز
چلتی کمرے میں جا چکی
.. تھی .. وہ مسکرایا تھا
اہ ہ ... پاگل کہیں کا .. کوئی
ایسے بھی کسی لڑکی کے
سامنے آتا ہے بھلا .. وہ
جھرجھری لے کر بالکونی میں آ
ی تھی .. کوفی لبوں سے لگاتے
ہی پہلی فرصت میں باہر .. ..

اے .... اتنی بکواس .. اتنی کڑ
وی .. وہ کپ کی طرف بے
بسی سے دیکھ رہی تھی .. جب
کہ وہ ہاتھ باندھے انتظار کر
رہا تھا کہ کب وہ کوفی کا کپ
باہر پھینکنے آئے گی .. ظاہر
ہے اب اتنی کڑوی کوفی وہ
کیسے پی سکتی تھی .. مگر
خود کی طرف دیکھتے وہ
مسکرا دیا .. وہ باہر نہیں آئے
گی .. سوچتا ہوا وہ فلیٹ سے
باہر نکلا .. .. وہ
بالکونی میں زمین پر بیٹھی

بھوک کی شدت سے اب نڈھال ہو رہی تھی .. اس نے کل صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا ... اب اس سے یہ بھوک برداشت نہیں ہو رہی تھی .. دروازے پر کھٹ کھٹ ہوئی تو اس کا دھان بھٹکا ... وہ بوجھل قدموں سے چلتی ہوئی دروازے تک آ ی ہاتھ بڑھا کر کھولنے سے پہلے وہ سوچ رہی تھی .. دروازہ کھولنے پر وہ اس سے بس چند انچ کے فاصلے پر کھڑا تھا .. مگر اس دفع شرٹ پہنے ..

اگر ضد پوری ہو گئی ہو تو اب کچھ کھا لو .. وہ پوری آنکھیں پھیلا ے غصے سے اسے دیکھ رہی تھی .. اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں غصہ تھا .. اور کر enjoy سلطان اس غصے کو رہا تھا ..

وہ ڈائننگ ٹیبل پر پڑ ے بے شمار لوازمات کو دیکھ کر خود کو نہ روکتی ہوئی شرو ع ہو چکی تھی .. جب کہ وہ اس کے بلکل سامنے بیٹھا وہ زہر بھری کوفی پینے اور اسے دیکھنے میں

مصروف تھا ... کہا نے سے
اچھی طرف انصاف کرنے کے
بعد وہ ترکش کہوے تھامے
بیٹھی تھی جب کے اس کے
بالوں کی کچھ لٹیں اس کے
چہرے سے گرد لہرا رہیں تھیں
..
آپ نے مجھ سے نکاح کیوں کیا ؟
.. وہ اسے دیکھ رہی تھی
ہر بات کا جواب نہیں ہوتا
... ..

وہ کوفی کا سپ لیتے بولا ..
.. ہوتا ہے.. اگر دینا چاہو تو

کون ہیں اپ؟وہ کن آنکھوں
... سے اسے دیکھ رہی تھی

کیا یہ جاننا ضروری ہے ؟

ہاں میرے لئے ضروری ہے ..
.. میں جاننا چاہتی ہوں

آخر کون ہیں اپ ؟ کیوں کر
رہے ہیں یہ سب ؟

کیوں ؟ آخر ؟ ...سلطان نے ایک
.. گہری سانس بھری

تمہیں محفوظ رکھنا چاہتا ہوں ..

مگر کیوں؟ کیا لگتی ہوں میں آپکی ؟؟ جو اپ میرے لئے اتنا سب کر رہے ہیں ..

بیوی ہو میری .. وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا ...

کیوں بنایا اپ نے مجھے اپنی بیوی ؟ .. آخر کیوں؟

سوال بہت پوچھتی ہو تم ... جن سے مجھے غصہ دلاتی ہو ..

تو اپ سیدھا جواب دیں تو
غصّہ نہ آۓ .. مگر اپ ہمیشہ
الٹا جواب دیتے ہیں ... ..وہ
لوگ کون تھے جنہوں نے مجھے
کڈنیپ کیا تھا .. میری تو کسی
سے کوئی دشمنی نہیں ہے ؟

مگر میری تو ہے ؟ .. کتنے
لوگوں سے دشمنی ہے آپکی
آخر .

اس پوری دنیا سے .. تمہارے
علاوہ ..

وہ کرسی ایک طرف کرتا دو قدم چلا ہی کہ عشاء نے بڑھ کر اسے بازو سے تھام لیا ..

اپ ایسے بغیر جواب دیے نہیں جا سکتے .. میں جاننا چاہتی ہوں .. اپ کون ہیں ؟ آپکو بتانا ہو گا ...

سلطان نے غصے سے اس کی طرف دیکھا .. جو ہمیشہ کی طرف اپنی ضد سے اسے غصہ دلا رہی تھی ..

سلطان نے اپنے قدم اس کی
طرف بڑھا ے تو وہ دو قدم
پیچھے ہوئی .. .. ایک بات بار
بار مت کیا کرو ... میں نہیں
چاہتا کہ تمہارے ساتھ تلخ رویہ
اپناوں .. وہ اس کی گردن پر
بکھرے بالوں کی طرف دیکھ
رہا تھا ..

سلطان نے ہاتھ بڑھا کر اس
کی گردن پر بکھرے بالوں کو
ہاتھ سے چھوا تھا .. عشاء نے
ایک دم اس کا ہاتھ جھٹکا ..
سلطان نے غصے سے اپنے جبڑے

پنچتے ہوئے اس کے بالوں کو ایک طرف سے زور سے اپنی مٹھی میں قید کیا ..

آہ ہ .. ....اس کے منہ سے ایک کراہ نکلی ہی کہ اگلے ہی پل اس نے ایک دم اپنا ہاتھ اس کے بالوں سے جدا کیا ..

وہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی .. جب کہ مقابل اپنی ہاتھ کی مٹھیاں زور سے

پنچتا لمبے لمبے قدم بھرتا
فیلٹ سے باہر جا چکا تھا

وہ گہری سانسیں بھرتی
دیوار سے لگتی نیچے بیٹھتی گئی
..

ہرلمحہ اس شخص کا الگ
روپ اس کے سامنے آ تا .. وہ
اب نہیں جانتی تھی کہ اسے
کس سے محبت ہے ؟ وہ انسان
آخر کون ہے ؟ اس کا کون سا
روپ ہے جس سے وہ پاگل سی
محبت کرتی تھی .. ... وہ اپنے
بالوں پر ہاتھ رکھتی ..رو دی ..

وہ نہیں جانتی تھی .. کہ اس کا عبدر آخر کہاں چلا گیا تھا؟؟؟..............................

....

سلطان کے ساتھ اس فلیٹ میں رہتے اسے ایک ہفتے سے زیادہ ہو چکا تھا .. مگر اس نے پھر کبھی اس سے نہیں پوچھا تھا .. نہ ہی وہ اس سے مخاطب ہوتی تھی .. وہ جب اس سے بنا کوئی بات کے چپ چاپ اپنے کمرے میں چلی جاتی

تو سلطان کو اپنے سینے میں
شدید جلن کا احساس ہوتا ..

وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس
سے ناراض رہے ... مگر عشاء
کے لئے وہ اجنبی ہی تھا ..

وہ صوفے پر بیٹھا گود میں لیپ
ٹاپ رکھے تیز تیز انگلیاں چلا
رہا تھا .. جب کہ وہ اس سے
کچھ فاصلے پر بالکونی میں
زمین پر بیٹھی آسمان کی
طرف غور سے دیکھ رہی
تھی .. پیروں تک آ تی اسکرٹ
پہنے وہ بالوں کو کمر پر گرائے

دونوں بازو گھٹنوں کے گرد رکھے
دیوار کے ساتھ سر ٹیکے بیٹھی
تھی .. وہ اپنے کام میں
.. مصروف ایک نظر اسے دیکھتا
.

مگر وہ اسے نظرانداز کئے
.. بیٹھی تھی

وہ اس سے بات کرنا چاہتا
تھا .. اس کی خاموشی سلطان
کو تکلیف دے رہی تھی .. آخر
وہ ہار مانتا .. لیپ ٹاپ ایک
سائیڈ رکھتا بالکونی میں آیا ..
.. موسم کافی خوشگوار تھا

سلطان نے ایک گہری سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا .. وہ اسے یخلت نظرانداز کئے ہوی تھی ..

چلو ....ـ سلطان نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا .. عشاء نے اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا .. .. مگر نگاہیں پھیر لیں

ضدی لڑکی .. اپنی ضد .. چھوڑو .. اور چلو

.. مجھے کہیں نہیں جانا

مطلب میری بات نہیں مانو گی ....

سلطان اس کے قریب ایک گھٹنے کے بل بیٹھا .. اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا .. .. عشاء نے نفی میں سر ہلایا

تو مطلب میں اپنا طریقے اپناوں .. سلطان نے ای برو اٹھا کر کہا .. اور کہتے ہی اسے بازو سے تھام کر اپنے مقابل کھڑا کیا .. میں نے کہا مجھے کہیں نہیں جانا .. اپ کیوں ہر بات پر اپنی ہی چلاتے ہیں ..

کیوں کہ میں حق رکھتا ہوں ...۔
اور میرے خیال سے ایک شوہر
اپنی مرضی کر سکتا ہے .. وہ
اس کی کلائی تھامے باہر کی
طرف بڑھا اور وہ اس کے
پیچھے چلتی رونی صورت بنائے
اسے دیکھ رہی تھی .. حجاب
اوڑھ لو .. وہ فلیٹ لاک کرتا
بولا .. عشاء نے غصے سے اپنی
گرد سے اسکاف اتار کر سر پر
اوڑھ لیا...

اب وہ اس کے ہمراہ سڑک پر
چل رہی تھی .. مگر غصّہ ابھی

بھی ناک پر پوری شان سے
منڈلا رہا تھا ..
مگر موسم میں خوشگواریت
اور ٹھنڈک نے اس کے موڈ میں
کافی حد تک سکون بھر دیا
تھا .. وہ ایک گہری سانس
بھرتی اس سے کچھ فاصلے پر
چل رہی تھی .. وہ دونوں
چلتے چلتے استقلال سٹریٹ کی
بھیڑ میں پہنچے .. ہر طرح کے
لوگ وہاں اپنی ضرورت
کے لئے پھر رہے تھے .. وہ وہاں
پہلے بھی اس کے ساتھ آ چکی

تھی . مگر وہ عبدر کے ساتھ آ
ی تھی .. اس اجنبی کے ساتھ
نہیں .. وہ چلتی ہوئی اس
سے فاصلے پر ہوئی بے دیہانی
سے چل رہی تھی .. جب
سلطان نے بازو سے پکڑ کر
اسے اپنی طرف کھینچا .. ایک
دم ہوش میں آنے پر اس نے
اپنی سائیڈ پر دیکھا .. وہ ٹرام
لائن پر چل رہی تھی .. اور
ٹرام اس سے کچھ فاصلے پر
ہی تھی .. لگتا ہے تمہیں اپنی

جان پیاری نہیں ہے ... وہ اس کا بازو تھامے ہوئے تھا ..

ہاں نہیں ہے پیاری .. عشاء نے ایک جھٹکے سے بازو چھڑایا .... مگر افسوس .. میرے ہوتے ہوئے اس سے پیچھا نہیں چھڑ ا سکو گی ...

اور وہ کیوں ..میں جب چاہوں اس سے پیچھا چھڑا سکتی ہوں .. اور اپ مجھے روک نہیں سکتے ..

سلطان نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا.. وہ توازن برقرار نہ رکھتی سیدھا اس کی چوڑی مظبوط چھاتی سے ٹکرائی .. اس نے دور ہونا چاہا مگر سلطان نے اسے دونوں بازوں سے مضبوطی سے تھام لیا ....

اب اس پر میرا حق ہے .. یہ ہمیشہ یاد رکھنا .... تم اسے لے نہیں سکتی .. جب تک میں نہ چاہوں ...

اپ بہت برے ہیں ... وہ غصے سے ناک سکیڑتے بولی ..

جانتا ہوں ... مگر تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا ..

اپنا برتاؤ ٹھیک کرو ...ـ پلیز ... بی نارمل ...ـ تم ویسی ہی رہو جیسی پہلے تھی .. .. وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ..

اور یہی بات اگر میں اپ سے کہوں تو ؟ ،...ـ بی نارمل ....ـ

اپ ویسے ہی رہیں جیسے پہلے تھے .. تو ؟

عشاء کی ہائیٹ سلطان سے کافی کم تھی .. وہ گردن نیچے جھکائے اس کی طرف دیکھ رہا تھا جب کہ اس کے مقابل وہ اپنی گردن فل او پر اٹھائے اس کی آنکھوں میں دیکھتے بول رہی تھی .... تم وہ بات نہ کیا کرو ..جو مجھے پسند نہیں ... . تمہاری ضد مجھے تلخ ہونے پر مجبور کرتی ہے ...

سلطان کے وجود سے اٹھتی وہ
خوبصورت خوشبو عشاء کے
غصّے کو اپنے اندر ہی کہیں
سما گئی تھی .. اس کی
آنکھوں میں آنسو نمودار ہوے
جو پلکوں سے پھسل کر
رخساروں پر بہ نکلے ..سلطان
نے وہ آنسو انگلی کے پوروں
میں سمیٹ لئے ...وہ اس سے
فاصلے پر ہوئی ... اور پھر سے
... سامنے دیکھ چلنے لگی

اپ جانتے ہیں ... مجھے
استقلال سٹریٹ اپنا گھر لگتی

ہے ..... پتا نہیں کیوں.. مگر یہاں کی رونک .. اور چل پہل دیکھ کر لگتا ہے میں اپنے گھر میں ہوں .. ایک سکون ملتا ہے ... سلطان کی سمائل ... گہری ہوئی

تمہیں بھیڑ پسند ہے ؟ سلطان نے سوال کیا ..

ہاں .. پسند ہے .. بس کبھی کبھی نہیں ..

اپ کو پسند ہے ؟ سلطان نے نفی میں گردن ہلای ..

کیوں ؟ ... اب اس کیوں کا کیا جواب دوں ؟

وہ دونوں چلتے چلتے حافظ مستعفیٰ کے باہر کھڑے تھے .. وہاں آج تھوڑی بھیڑ تھی .. اور رش کافی زیادہ تھا .. سلطان اس کا بازو تھامے بھیڑ سے رستہ بناتے ہوئے اندر داخل ہوا .. اور چلتا ہوا سیدھا حافظ مستعفیٰ کے کشادہ حال کی طرف آیا ..

وہاں آج رش قدرے زیادہ تھا .. وہ اسے لئے ایک کونے میں آیا

اور اس کے مقابل صوفے پر براجمان ہوا .. عشاء کو بے اختیار ہی یہاں اپنا پچھلی دفع کا سفر یاد آیا ..

وہاں کا بکلاوا بہت مشہور تھا .. جو کہ عشاء کو بھی کافی پسند تھا ... کافی دیر وہ اس کے سامنے اس کی نگاہوں سے پزل ہوتی بیٹھی رہی

....

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا جب وہ چھت کو دیکھتی آج کچھ سکون محسوس کر رہی

تھی .. نہ جانے کیا تھا اس
شخص میں . کہ وہ چاہتے ہوئے
بھی اس سے زیادہ دیر غصّہ
نہیں رہ سکتی تھی .. اس کے
منانے پر کیوں وہ سب بھلا دیتی
تھی .. اس کے قریب آنے پر ..
اس کی وہ خوبصورت خوشبو
محسوس کرتی وہ اپنا سارا
غصہ اور تکلیف دھویں میں
تحلیل ہوتا محسوس کرتی تھی
..
سچی محبت .. جب ہم اس کا
تلخ رویہ اور تکلیف برداشت

کرنے کے بعد بھی اسے غلط نہ
کھ سکیں .. ..

کچھ یاد کرتی وہ گہری سانس
بھر گئی .. .. فجر کے
بعد وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے
.. بہت کچھ مانگنا چاہتی تھی

میرے پاک رب .. بے شک اپ جو
کرتے ہیں اچھے کے لئے کرتے
ہیں ... اپ تو جانتے ہیں نہ ..
میں عبدر سے کتنی محبت
کرتی ہوں .. مگر میں نے کبھی
نہیں سوچا تھا کہ وہ اس طرح
مجھے مل جائے گا .. میں اس

کے لئے سب برداشت کر لوں
گی .. مگر اس کا تلخ رویہ
نہیں .. مجھے بہت تکلیف ہوتی
ہے میرے رب .. اس کے آنسو
رخساروں سے پھسل کر اس
... کی ہتیلی میں گر رہے تھے

اس کا دل میرے لئے تھوڑا نرم
.. کر دیں میرے الله جی

میں سب بھلا دوں گی .. ہر
تکلیف .. ہر درد .. میں سب
بھول جاؤں گی .. مگر اس کے
دل میں میرے لئے محبت پیدا کر
دیں .. وہ کیوں اتنا سخت دل

ہے ؟ کیوں اتنا کٹھور ہے ؟ کیوں وہ اپنا آپ مجھ سے چھپا کے رکھتا ہے؟

میرے اللہ جی .. مجھے میرا عبدر چاہیے .. بس وہی چاہیے .. اپ اسے میرے پاس واپس بھیج دیں ... وہ روتی .. ہوئی سجدہ ریز ہوئی

وہ اس کے دروازے کے باہر زمین پر بیٹھا دروازے سے سر ٹیکے ہوئے گہری سانس بھر گیا ...

اس کے الفاظ تھے .. کہ سلطان
کو اپنے دل پر پھوار سی پڑتی
محسوس ہوئی .. وہ نہ چاھتے
ہوے بھی مسکرا دیا ..

مگر وہ اس کے قریب نہیں جا
سکتا تھا ... سلطان کو اچھے
سے معلوم تھا .. اگر وہ اس کے
قریب گیا .. تو اسے بہت تکلیف
سے گزرنا پڑ ے گا ... وہ نازک
سی پر ی اس کی سر پھرے
طوفان جیسی محبت کو
برداشت نہیں کر پاے گی... وہ

چاہ کر بھی اس کے قریب نہیں
جا سکتا تھا ...

....

... .

Episode--14

آج بہت دنوں بعد وہ کچن میں
آ ی تھی .. وہاں پر چیزوں کو
دیکھتی وہ سر کھجا رہی
تھی .. لگتا ہے مجھے جو تھوڑی
بہت کوکنگ آ تی تھی وہ بھی
بھول گئی ہے .. مگر وہ اہ

بھرتی ہاتھ چلانے لگی .. ہلکا
پھلکا ناشتہ جو اسے اچھے سے
بنانا اتا تھا وہ بنانے میں
مصروف ہوئی گئی .. وہ بار
بار اس کے کمرے کی طرف
دیکھ رہی تھی ... ابھی تک
نہیں اٹھا ..

وہ آخر کچھ دیر انتظار کرنے کے
بعد چلتی ہوئی اس کے کمرے
کے باہر اآ رکی .. کچھ
ہچکچاتے ہوئے اس نے ہینڈل
گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا ..
عشاء نے تھوڑا سا جھاک کر

دیکھا .. بیڈ خالی تھا .. وہ
کمرے میں آ ی ...مگر وہ وہاں
نہیں تھا ...۔ عشاء نے ایک نظر
اس کے پھیلے ہوئے کمرے کی
طرف دیکھا ... ہر چیز بکھری
پڑی تھی .. وہ بالوں کا جوڑا
بنائے ایک طرف سے شرو ع
ہوتی .. اس کے کمرے کی ہر
چیز کو اس کی جگہ پر سیٹ
کرنے میں مصروف ہو گئی ..
کچھ ہی دیر بعد وہ کمرے اپنا
اصلی حالت میں آ چکا تھا ..
اس نے ایک کونے میں کوٹ

ہینگر پر سلطان کا وہ بلیک
کوٹ لٹکا دیکھا جو وہ کافی
دفع پہن چکی تھی .. وہ کوٹ
اتار کر اپنے گرد پھیلا چکی تھی
... کوٹ سے آ تی اس کی وہ
خوبصورت خوشبو اسے بہت
پسند تھی .. وہ مسکرا دی ..
جیب میں ہاتھ ڈالنے پر اس کی
انگلیوں سے کچھ ٹکرایا .. اس
نے اپنی مٹھی کھولی تو اس کی
وہ سفید موتی والی انگوٹھی
اس کی ہتیلی پر جگمگا رہی
تھی .

ہاۓ ... چور کہیں کا .. وہ
انگوٹھی کی طرف دیکھتے
بڑبڑائ ...

مگر ایک مسکراہٹ لئے وہ
اسے واپس اس کی جگہہ رکھ
گئی .. فلیٹ کا دروازہ کھلا تو
وہ جلدی سے کوٹ اتار کر دروا
زے کی طرف بھاگی ..

سلطان نے اسے اپنے کمرے سے
نکلتے کن آنکھوں سے دیکھا ..
وہ نظریں چراتی کچن کی
طرف گئی .. اس نے آج بہت
محنت سے ناشتہ بنایا تھا ..

سلطان نے کبھی صبح کے وقت ناشتہ نہیں کیا تھا بلکی وہ ہمیشہ اسے ناشتہ کرتے دیکھ کر اپنی کوفی کو enjoy کرتا تھا ..

وہ ٹیبل پر سب سیٹ کر رہی تھی ..

یہ سب تم نے بنایا ہے ..
سلطان نے بیٹھتے ہوئے پوچھا ..
عشاء نے اثبات میں گردن ہلا دی ...

پہلی دفع آج وہ اس کے ساتھ ناشتہ کر رہا تھا .. سلطان کے

چہرے پر ایک شریر سی
.. مسکراہٹ تھی

شکر ہے آج میں نے سب پہلے
ہی ٹیسٹ کر لیا تھا .. وہ دل
... ہی دل سوچ رہی تھی

میں مروا سے ملنا چاہتی
ہوں .. پانی کا گلاس نیچے
... رکھتی وہ دھیرے سے بولی

ہمم ....ـ کیا میں جا سکتی
ہوں ... وہ اجازت طلب کر
رہی تھی .. اس کی ضرورت

نہیں ... وہ یہاں خود آ جائے گی ...

مطلب ... عشاء نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا ...

میں نے کوئی مشکل بات تو نہیں کہی .... میرا مطلب وہ یہاں کیسے آ ے گی ؟

وہ تو نہیں جانتی نہ کہ میں کہاں ہوں ؟

یہ تو تمہیں لگتا ہے نہ ... وہ نیپکن سے ہاتھ پونچھتا سیدھا ہوا ،... سلطان کی باتیں اس

کے سر کے او پر سے گزر رہیں
تھیں ..اگر تمہیں اس سے ملنا
ہے تو وہ تھوڑی دیر میں یھاں ا
جائے گی .. اب وہ حیرانی سے
اپنے سامنے آرام سے بیٹھے اس
پاگل شخص کو دیکھ رہی
تھی ،،...........................

مرر کے سامنے کھڑی وہ اپنے
بالوں میں کنگھی کر رہی
تھی .. اپنے اپ کو شیشے میں
دیکھتے وہ عجیب محسوس کر
رہی تھی .. وہ کتنا بدل گئی
تھی .. اس کے معصوم چہرے پر

جو مسکراہٹ ہمیشہ برقرار رہتی تھی . اب اس مسکراہٹ کی جگہ غصے اور بے ذا ریت نے لے لی تھی ...

عشاء ... عشاء .. کہاں ہو تم ؟؟؟ اسے حال سے جانی پہچانی آواز سنائی دی تو وہ اپنے بالوں کو کیچر میں مقید کرتی باہر آی .. جہاں اپنے سامنے کھڑی اپنی اکلوتی دوست کو دیکھ کر وہ دوڑ کر اس کے گلے سے جا لگی ..

اے .. عشاء .. کہاں چلی گئی
تھی تم یار .. پتا ہے میں نے
تمہیں کتنا ڈھونڈھا ؟؟ میں
.. بہت پریشان ہو گئی تھی یار

وہ اس کے گلے لگی ہچکیوں
.. سے رو رہی تھی

مروا اسے لئے اس کے بیڈ روم
میں آ ی ..سب سے پہلے تم
رونا بند کرو .. وہ اسے بنا
کوئی بات کئے مسلسل روتا
دیکھ بولی .. مروا میں نے
تمہیں بہت یاد کیا .. میں اکیلی
... تھی .. اکیلی ہوں

پر .ت .. تم یہاں کیسے آ
ی ؟ .. میں یگیت بھائی کے
ساتھ آ ی ہوں ....جانتی ہو
جب تم دو د ن آ فس نہیں آ ی
اور نہ میری کسی کال اور
کسی مسج کا جواب دیا تو میں
بہت پریشان ہو گئی تھی ..
میں تمہارے گھر گئی .. مگرر
وہاں کی حالت دیکھ میں بہت
پریشان ہو گئی تھی . پھر
یگیت بھائی نے مجھے سب بتایا
..

سر سب جانتے تھے .. بس ایک
میں ہی پاگل تھی ..

یہ سب چھوڑو .. پھیلے بتاؤ
ذرا ...۔ تم نے شادی کر لی اور
مجھے بلایا تک نہیں .. بہت
چھپی رستم نکلی تم تو .. یار
یہ تو نے انصافی ہے نہ .. اپنی
اکلوتی دوست کو بھی اپنی
شادی پر نہیں بلایا تم نے ...

تمہیں کیا بتاؤں .. مجھے تو خود
ابھی تک یقین نہیں ہو رہا ..
کہ میرا اس کھڑوس سے
نکاح ہو چکا ہے ..

کیا مطلب یقین نہں ہو رہا ..
یار نکاح ہوا ہے تمہارا .. کوئی
چھوارے نہیں بٹے ہیں مفت میں
جو تمہیں یقین نہیں ہو رہا ..
وہ اب اپنے سٹائل میں آ چکی
تھی .. جب کہ اس کے مقابل
عشاء اب تھوڑی سنجیدہ تھی
..

کیا ہوا ہے عشاء .. کیا تم
خوش نہیں ہو ؟

میں نہیں جانتی مروا .... میں
نہیں جانتی کہ یہ شخص کون
ہے ؟ یہ میرا عبدر نہیں ہے

مروا .... میں نہیں جانتی یہ کون ہے .. مروا نے اسے گلے سے لگایا .. تم خود کو تھوڑا وقت دو عشاء .. انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جاۓ گا .. جس طرح تمہارا نکاح اور یہ سب ہوا .. کچھ بھی نارمل نہیں تھا .. تم پریشان مت ہو .. بس خود کو تھوڑا وقت دو ..

وہ بس میرے ساتھ ہمدردی کر رہا ہے ... اسے مجھ سے محبت نہیں ہے .. وہ رو دی ...

ارے تم ایسے کیوں کھ رہی
ہو .. ادھر دیکھو میری
طرف ..ہر خراب ہوئی چیز کو
ٹھیک ہونے میں وقت لگتا ہے
عشاء ...اس رشتے کو وقت
دو .. مجھے یقین ہے سب ٹھیک
ہو جائے گا .. وہ مروا کے گلے
سے لگی نہ جانے کتنی دیر اس
سے باتیں کرتی رہی .. وہ
کبھی اسے سمجھاتی . تو کبھی
تنگ کرتی .. کبھی اپنی چلبلی
باتوں سے اسے ہنسا دیتی ..

مگر وہ عشاء کا موڈ بہت حد تک ٹھیک کر چکی تھی ..

یگیت بھائی کہاں ہیں ؟ عشاء نے سوال کیا ؟

وہ عبدر بھائی کے ساتھ ہی رکے تھے باہر .. شاید باہر ہی ہیں .. ارے میں بھی کتنی پاگل ہوں .. تم کب سے آ ی ہو اور میرے پھوہڑ دماغ کو کچھ یاد ہی نہیں ..

وہ اس کے ہمراہ کچن میں ای کچھ دیر وہ دونوں خوش ..

گپوں میں مصروف رہیں .. تو مروا کا جانے کا وقت بھی آ گیا ..

تم یہاں آیا کرو گی نہ .. مجھ سے ملنے .. وہ مروا کے ہاتھ تھامے محبت سے پوچھ رہی تھی ..

ارے یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے بھلا ؟ تم یہاں ہو اور میں نہ ہوں .. مطلب خرگوش اپنے سامنے پڑی گاجر نہ کھا ے .. اس کے جواب پر وہ ہنس دی ..

مروا کے جانے کے بعد وہ خود کو بہت پرسکون محسوس کر رہی تھی

.. ..
.....

بہارو پھول برساؤ میرا محبوب آیا ہے ....

ہاۓ یار تجھے دیکھنے کے لئے تو آنکھیں ترس گیں تھیں .. شکر ہے اس ہنڈسوم چہرے کا دیدار تو ہوا...

ہو گیا تیرا ....ـ وہ حادی کے
سامنے کرسی پر بیٹھا بے زار
سی شکل بنائے ہوئے تھا ...ارے
ابھی کہاں ..

تیری شادی کیا ہوئی بھول ہی
گیا بھائی کو ... حادی واکنگ
چیر پر بیٹھا سلطان کو چڑانے
میں لگا تھا ..

تیری یہ فضول بکواس ختم ہو
گئی ہو تو کام کی بات کر لیں
...

جی جی .. حکم کریں .. جناب ..

کل تک میرا وفس تیار ہو جانا چاہیے .. میں جوائن کر رہا ہوں ... سلطان کے الفاظ پر حادی نے آنکھیں پھیلائے اس کی جانب دیکھا ..

ہیں؟؟؟؟ ......میرے کام بج رہے ہیں کیا ...تم نے کہا تم جوائن کر رہے ہو ؟؟؟؟؟؟؟

قیامت .. بھائی ..قیامت ..اپنے پیچھے سے سس تی آواز پر

دونوں نے گردن گھما کر دیکھا .. جہاں یگیت الپ پینٹ کی .. جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا

سلطان نے ماتھے پر ہاتھ رکھ .. لیا .. اسی کی کمی تھی اب

ارے حادی ..لگتا ہے ہماری بھائی اب اس جنگلی کو مینرز سیکھا رہی ہے .. دیکھو تو .. کتنا پیارا اور ہینڈسوم لگ رہا ہے .. بال بھی اچھے لگ رہے ہیں .. اور اب تو جناب افس بھی جوائن کرنے والے ہیں .. مطلب بھابی کی سنگت کا

بہت مثبت اثر پڑ رہا ہے .
یگیت نے حادی کے گلے میں
باہیں ڈالتے شریر سا مسکراتے
کہا ...

تم دونوں کی بکواس سننے
نہیں آیا میں یہاں .. ایک نمونے
کم تھا کیا جو تم بھی ٹپک پڑے
.. ہو ... اس نے بیزاری سے کہا

ہاۓ .. بس یہیں پر کمی رہ
گئی .. بھائی نے ابھی ٹھیک سے
مینرز نہیں سیکھاۓ .. زبان تو
ویسی کی ویسی ہی ہے ...
.. زہر بھری

لگتا ہے پچھلے زمانے میں سامپ
تھا تو .. یگیت نے بات
اڑائی ..سامپ نہیں کالا بچھو ..
وہ زیادہ ز ہریلا ہوتا ہے .

سلطان ایک دم سے اپنی کرسی
پیچھے دھکیلتا اٹھا کے وہ دونوں
اک پل میں اس سے دور ہوتے
.. کونے سے جا لگے

اپنی بکواس دونوں مل کر
کرو .. اور تم .. چوزے .. enjoy
کل تک میرا آ فس پرفیکٹ
طرف ریڈی ہو جانا چاہیے ..

ورنہ تمہاری اس چلتی زبان
سے پوچھا لگواؤں گا وہاں ...

حادی نے ہاتھ ہوا میں اٹھاتے
اثبات میں سر ہلایا .. سلطان
نے اپنے ہاتھ میں پکڑا پین زور
سے یگیت کی طرف اچھالا ..
جو سیدھا اس کے ماتھے پر جا
لگا ..

ایک تیکھی نگاہ ان دونوں پر
ڈالتا وہ لمبے لمبے قدم بھرتا
وہاں سے جا چکا تھا ..

ارے سچ میں قیامت قریب
ہے .. یہ جنگلی اب انسان بنے
گا .. سوچ کر ہی میرے پیٹ
میں مڑوڑ اٹھتا ہے ..

لگتا ہے بھابھی کی سنگت کا
واقی مثبت اثر ہو رہا ہے ..
یگیت نے اس کے کندھے پر بازو
رکھتے کہا .. ہاں نہ .. میرے
بھی یہی خیالات ہیں .. آ فس
کے کام سے چیڑنے والا انسان ..
اب کام سمبھالے گا ..یا تو بیڑا ڈ
و با ے گا ،یا پروان چڑھاے گا .
الله کرے سی چنگیا ں ..

.. دونوں بیک وقت ہنس دیے
سلطان نے بہت سوچا تھا ..
اسے کام سے چڑ تو تھی .. مگر
اب اس پر ایک عدد زمیداری آ
چکی تھی .. جسے نبھانے کے لئے
اب وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ
سب کرتا تھا جو وہ کبھی کرنے
کا سوچ بھی نہیں سکتا ہے ..
رحیم شاہ تو یہ خبر سن کر
پھولے نہیں سما رہا تھا .. اسے
یقین نہیں ہو رہا تھا کہ
سلطان اب اس کا کاروبار

سمبھالے گا .. جس کی خواہش
.. وہ ایک عرصے سے کر رہا تھا

مگر جو بھی تھا .. اب وہ قدرے
مطمین تھا .. شاہ محال میں
گرینڈ تقریب کا اہتمام کیا گیا
تھا .. جس کا چیف گیسٹ
.. سلطان {عبدر باری } تھا

بہت دنوں سے غیر مری سی
حالت لئے آج وہ تھوڑی سی
نارمل ہوئی تھی .. کیوں کہ
سلطان کے کہنے پر وہ اس کے
ساتھ شاہ محال جا رہی تھی ..
سادہ سی سرخ رنگ کی

اسکرٹ پہنے .. گولڈن کلر کا
ٹاپ پہنے سرخ حجاب اوڑھے وہ
کسی پرستان کی پری لگ رہی
تو اسے ویسے makeup .. تھی
بھی کرنا نہیں آ تا تھا .. سو
ایک ہلکی سی لپسٹک لگائیے
وہ تیار تھی . مگر لپسٹک
دیکھتے ہی اسے عجیب سا
احساس ہوا جسے ایک منٹ
میں وہ پونچھ چکی تھی ..
حجاب کا پلو وہ اپنے کندھے پر
رکھ رہی تھی جب اس کی
نظر اپنے کمرے کے دروازے میں

کھڑے اس مغرور شہزادے پر پڑی .. ہمشہ کی طرح وہ بلیک کلر کے سوٹ میں ملبوس تھا .. مگر آج پہلی دفع وہ فارمل فل سوٹ میں تھا .. سفید شرٹ پر بلیک ٹائی لگاے بالوں کو بے ترتیبی سے پیشانی پر پھیلا ے وہ کمر پر ہاتھ باندھے اسے دیکھ رہا تھا .. عشاء نے ایک بھرپور نگاہ اس پر دوڑائی .. وہ بہت ہنڈسوم لگ رہا تھا .. بہت فٹ اس کا کسرتی جسم اس شرٹ میں

نمایاں ہو رہا تھا .. اسے ایک
نگاہ دیکھتے ہی اس پاگل سی
لڑکی کو ایک دفع پھر اپنا دل
اس مضبوط شخص کی آغوش
میں جاتا دکھائی دے رہا تھا ..
وہ ایک پل میں سب بھلا چکی
تھی .. مگر اپنے آپ کو نارمل
کرتی وہ اپنا حجاب درست
کرنے لگی ..

چلیں ...وہ اس سے کچھ فاصلے
پر کہتی غور سے اسے دیکھ
رہی تھی ..

سنیں ...۔ وہ دو قدم بڑھا کے
اس کی آواز سنتے قدموں کے
بل گھوم کر روکا .... لگتا
ہے اپ کو بال بنانے نہیں آتے ..
وہ اس کی پیشانی پر بکھرے
بالوں کی طرف دیکھتے بولی ..
سلطان نے اپنی پینٹ کی جیبوں
میں ہاتھ ڈالے نفی میں سر ہلا
دیا ...۔ وہ ایک قدم قریب ہوتی
اس کی پیشانی پر بیترتیب ہوے
بالوں کو سیٹ کر رہی تھی ..
سلطان اس سے کافی انچا

تھا .. اس نے گردن جھکای تھی
..
وہ اسے بہت گہری نگاہوں
سے دیکھ رہا تھا .. عشاء اس
کے بال درست کرتی ایک سائیڈ
ے نکل گئی . جب کہ وہ
مسکرائے بغیر نہ رہ
سکا ...ساری ناراضگی بھلائے آج
وہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر
بیٹھی چور ی اپنے اس
ہنڈسوم ہزبنڈ کو دیکھ رہی
تھی ...جو ہمیشہ کی طرح ایک
دفع پھر اس کا نازک سا دل چرا

چکا تھا .. چور کہیں کا ... وہ
زیر ِ لب بڑبڑائ .... تقریب
کافی بڑی اور چہل پہل سے
بھری تھی .. ائیگل کے ساتھ
کھڑی مروا کو دیکھتے وہ
خوشی سے چہکتے ہوی دونو ں
سے باتیں کرنے میں مصروف
تھی .. جب کہ اسے آج اتنا
خوش دیکھ کر سلطان قدرے
مطمین تھا ... ..

بھابی ایک بات بتاؤں .. اپ کا
شوہر نامدار ایک بہت ان
رومانٹک ،پتھر دل اور کسی

بھی قسم کے جذبات سے عاری
انسان ہے .. آپ اس کے ساتھ
کیسے گزارا کرتی ہیں .. ؟؟
شاہ محال کے حال میں وہ
سب آج بہت دنوں بعد ساتھ
بیٹھے خوش گپوں میں مصروف
تھے جب کہ ان سب سے بے نیا
ز سلطان ایک کونے میں بیٹھا
کشن گود میں رکھے موبائل
فون پر سکرولنگ کرنے میں
مصروف تھا .. حادی کی بات پر
سلطان نے تیکھی نگاہ اسے
دیکھا ..

عشاء کی مسکراہٹ گہری ہوئی .. حادی بھائی .. میری قسمت ہی ایسی ہے اب . اس میں میں کیا کر سکتی ہوں .. عشاء کی بات سنتے حادی کا قہقہہ گو نجا .. ارے اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے سلطان بھائی تم سب سے اچھے ہیں . اور وہ بہت ریسپونسبل ہیں .. تمھاری طرح فارغ اور لاپروا نہں . سمجھے .. ائیگل اپنے بھائی کی سائیڈ لیتی میدان میں اتری .. ہاں .. بھائی

کی چمچی .. جیس□ خود تو بڑی
بزنس مین □و ن□ .. معذرت ..
میں بزنس ومن □وں .. اپن□
اس ڈفر دماغ کو اتنا ن□ چلایا
کرو ک□ ی□ ر□ا س□ا بھی □اتھ
س□ جا□ .. حادی اور ائیگل کی
نوک جھوک و□ دلچسپی س□
سن ر□ی تھی .. ب□ اختیار □ی
اس□ مروا اور صارف کی یاد ای
.. اور تم .. ایکسٹرا چڑیل .. □ر
وقت بس اپن□ اندر کی بھڑاس
نکالتی ر□تی □و .. .. ار□ بھائی
ایسی بات ن□یں □□ .. ائیگل

بہت اچھی ہے .. جن تو آپ لگ
رہے ہیں .. عشاء نے ان کی
لڑائی میں حصہ لیا .. ارے بھابی
.. اپ بھی اب اس چڑیل کی
طرف ہو گیں .. پارٹی بدل
لی... ہاے .. ایک چڑیل کم تھی
جو اب ایک اور اآ دھمکی ہے ..
سلطان نے اپنے ساتھ بیٹھے اس
چوزے کو دیکھا جو اب سلطان
.. کی بیوی پر حملہ کر رہا تھا

کیا کہا تو نے ؟؟ سلطا ن نے
حادی کی بات کے اختتام پر ایک
تیکھی نگاہ اسے دیکھا .. میرے

ہاتھ کے نیچے بیٹھا میری ہی
بیوی کو باتیں سنا رہا ہے ...
بیٹا ایک ہاتھ پڑے گا .. اور پھر
جب تیری آنکھ کھلے گی تو..تو
نماز کا حساب دے رہا ہو گا ..

عشاء نے مسکراہٹ دبای ..

سلطان کی بات پر ہادی جو
اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھنے کی
کوشش کر رہا تھا .. ایک پل
میں کھسک کر فاصلے پر ہوا ..

واہ بھئی . واہ .. سب خطرناک
لوگ ایک طرف .. اور میں

بیچارے بچے ایک طرف ..الله
.. پوچھ گا تم سب سے

ائیگل نے اس کی چلتی زبان کو
چپ دیکھتے زور دار قہقہے
لگایا .. ہاۓ چھوٹا سا . ڈفر سا
بچے ... اب بول ... ان سب کو
نان اسٹاپ اونچی آواز میں
بولتے دیکھ سلطان نے ایک دم
کام پر ہاتھ رکھا .. کتنا بولتے
ہو تم سب .. گھر کم چڑیا گھر
زیادہ لگ رہا ہے .. وہ ایک دم
سے اٹھ کر گود میں رکھا کشن
حادی کی طرف زور سے اچھالتا

اپنے کمرے کی طرف بڑھا کے
اسے جاتے دیکھ عشاء نے مکا
.. کسا .. کھڑوس کہیں کا
جس پر ائیگل اور حادی کا
بیکوقت قہقہہ گنجا .. یہ ایسا
ہی ہے کیا ؟ ہمیشہ سے .؟ اتنا
بے زار اور کھڑوس .. ہمیشہ
غصہ ناک پر بیٹھاہوا رکھتا ہے .
سڑ و کہیں کا .. عشاء نے
غصے سے ناک سکیڑی .. ارے
بھابی اپ تو بڑی جلدی جناب
کی خوبیوں سے واقف ہو گیں
ہیں .. . ویسے بلکل ٹھیک کہا

اپ نے .. یہ ایسا ہی ہے .. اور
ہاں یہ بہت ان رومانٹک بھی
ہے .. اور تھوڑا نہیں بہت زیادہ
سر پھرا بھی ہے .. اس سے
تھوڑا بچ کے رہنا .. حادی نے
.. بات ا ڈ ای .. ارے چپ کرو تم

چلو عشاء ہم کمرے میں چلتے
ہیں .. اس کو کرنے دو
بکواس .. اگنور کرو .. ائیگل
.. اسے لئے کمرے میں آ ی

یہاں بیٹھو میں بتاتی ہوں
تمہیں ..ـ وہ اسے اپنے مقابل
بیڈ پر بٹھاتے قریب بیٹھی ..

عشاء .. سلطان بھائی بہت سخت مزاج ہیں .. مگر وہ دل کے بہت اچھے ہیں .. تمہاری بہت فکر کرتے ہیں ..

بس فکر ہی کرتا ہے .. اور کچھ نہیں .. وہ بہت عجیب ہے ائیگل .. مجھے اس کی سمجھ نہیں آتی ..

تم اسے سمجھو گی تو سمجھ آ جائے گی .. بس اس کے ساتھ تھوڑی نرمی سے برتاؤ کیا کرو .

نرمی ؟؟ ہاہ ... میں کیا خاک
نرمی سے بات کروں .. وہ تو
ایک پل کے اندر پتا نہیں کس
روپ میں آ جاتا ہے .. کھڑوس
کہیں کا ..

ہاہاہاہا ... اب اس میں میں
کچھ نہیں کر سکتی .. وہ ایسے
ہی ہیں ... دروازے پر کھٹ
کھٹ ہوئی تو عشاء نے جلدی
سے بیڈ پر لیٹے آنکھیں بند
کیں ... سنو .. اگر وہ ہوا تو
اسے کہنا مجھے یہیں سونا ہے
تمہارے ساتھ .. ائیگل زور سے

ہنس دی ...ٹھیک ہے .. مگر
دروازہ کھولنے پر حادی کھڑا
بتیسی دیکھا رہا تھا ..

کیا ہے .. تمہیں اس وقت بھی
چین نہیں ہے ..

وہ مجھے تم سے کچھ کہنا تھا
بلکہ بتانا تھا .. ہممم .. جلدی
بولو ..

وہ میں دو تین دن کے لئے جا
رہا ہوں . تو آغا جان کو بتا دینا
.. ائیگل دروازہ بند کرتی اس
کے مقابل ہاتھ باندھے کھڑی

تھی .. اب بتاؤ گے کہاں غائب
ہو جاتے ہو دو تین دن ..
کہاں آوارہ گردی کرتے ہو ؟؟

ارے ائیگل .. اب بندے کی
پرسنل لائف بھی تو ہوتی ہے
نہ .. اب سب کچھ تو تم سے
شیئر نہیں کر سکتا نہ .. وہ
بالوں میں ہاتھ پھیرتا شریر سا
.. مسکرایا

آہا ں .. تو اب تمہاری پرسنل
لائف بھی ہے ... اور کون ہے
.. .. وہ ذرا بتانا

ہے نے .. ایک بہت ہی خوبصورت .. پیاری سی آنکھوں والی حسینہ ... وہ آنکھیں بند کئے بولا ..

ائیگل نے لب پنچے .. دفع ہو جاؤ یہاں سے .. اور جا کے مرو اس کے پاس.۔ اور آغا جان نے پوچھا تو سیدھا بتاو ں گی ..کہ کہاں کہاں عیاشی کرتے پھر رہے ہو تم .. وہ بال جھٹکتی کمرے میں آ ی .. حادی کو اپنا پلین اب کامیاب ہوتا دکھ رہا تھا .. وہ

سیٹی بجاتا بالوں میں ہاتھ پھیرتا چل دیا ....

عشاء .. اٹھو .. ارے یار .. تم بھی حادی کی طرح سوتی ہو گھوڑے گدھے بیچ کر .. ائیگل اسے کندھوں سے پکڑے جھنجھوڑ رہی تھی .. ہممم ... وہ کسمسآتی ایک طرف رخ کر گئی . ارے میری پیاری سی دوست .. اٹھو.. ناشتے کا وقت ہو رہا ہے .. اور آغا جان سب کے ساتھ مل کر ناشتہ کرتے ہیں .. اب جلدی اٹھ جاؤ ...

پلیز .. ائیگل کی بات سنتی وہ
ایک دم اٹھ بیٹھی .. ایک زور
دار جمائ لیتی وہ اس کی
طرف نیم آنکھیں کھول کر دیکھ
رہی تھی .. اب اٹھو اور جلدی
سے ریڈی ہو کر نیچے آ جاؤ ..
آغا جان کو لیٹ ناشتے پر آ نے
والوں سے سخت چڑ ہے ..
اوکے .. تمہاری ڈریس ..سلطان
بھائی کے کمرے میں ہے .. اور
ان کا کمرہ .. یہاں سے او پر
لیفٹ پر ہے .. اب جلدی جاؤ ..

اس تک انفورمیشن پہنچاتی وہ
زن سے واش روم میں گھس
گئی .. جب کہ وہ ایک گہری اہ
بھرتی .. وہاں سے چل دی ..
کون سا کمرہ ہے اس کا ..
وہ ؟؟کہ وہ والا ..وہ اس بڑے
سے محل میں کنفوز ہوتی
کھڑی تھی .. کچھ سوچتے ہوئے
اس نے لیفٹ والے کمرے کا
دروازہ کھول کر اندر جھا نک
کر دیکھا .. کمرہ کافی بڑا
تھا .. کنگ سائز بیڈ کے ایک
ساتھ پڑا دیوان بہت خوبصورت

لگ رہا تھا .. وہ آہستہ سے
دوازہ کھول کر اندر داخل ہوئی
.. .وارڈرب سے ڈریس نکالتے
اس نے آ س پاس دیکھا وہ شاید
وہاں نہیں تھا .. تشکر بھری
سانس بھرتی وہ فریش ہونے
چل دی .. وہ کافی فریش لگ
رہی تھی . بالوں میں برش
کرتے اس کی نظر ٹیبل پر
پڑی .. جہاں اس .. کھڑوس
کی تصویر فریم شدہ پڑی
تھی .. وہ اسے دیکھ مسکراتی
بالوں میں برش کر رہی

تھی ..ایک دم دھڑام سے
دروازہ کھلا اور وہ اندھی
طوفان کی طرح کمرے میں
داخل ہوا تھا .. اپنی جیکٹ اتار
کر اس نے زور سے بیڈ پر دے
ماری .. اور بنا پیچھے دیکھے
شرٹ کے بٹن کھولنے لگا .. ایک
منٹ . ایک منٹ ... روکو
ذرا ..اس کی آواز پر اس نے
مرر کی طرف دیکھا .. وہ گرین
کلر کی لونگ فروک میں بالوں
کو کمر پر گرائے برش ہاتھ میں
پکڑے کھڑی تھی .

سلطان کے ماتھے پر پڑی
سلوٹوں اور سرخ آنکھوں کو
دیکھتی وہ اتنا تو سمجھ گئی
تھی کہ وہ اس وقت بہت غصہ
میں ہے .. لہذا وہ اپنا حجاب
پکڑتی زن سے کمرے سے باہر
گئی تھی ..

پاگل کہیں کا . جب دیکھو تب
غصے میں رہتا ہے .. پتا نہیں
اتنا غصہ آ تا کہاں سے ہے اس
کے پاس ....

شاہ انڈسٹریز کے باہر ایک
کونے میں کھڑی گاڑی میں وہ

دونوں بڑے آرام سے کسی کا انتظار کر رہے تھے ..

کیا بولتے ہو جناب .. ختم کر دیں .. اسے ؟؟

اے .. نہیں . پاگل ہو کیا .. اسے مارنا ہی تو نہیں ہے .. بس تڑپانا ہے .. اسے مارنے کے آرڈرز ابھی نہیں ملے ہیں .. ایک آدمی کان سے موبائل لگائے کسی سے با ت کرنے میں مصروف تھا .. جب کہ دوسرا اپنے ہاتھ میں روولور پکڑے اس میں گولیاں بھر رہا تھا ..

خطرناک چہروں والے وہ دو
بھائی .. آج کچھ بڑا کرنے کی
سوچ رہے تھے ..

ایک مصروف دن کے بعد وہ آخر
گھر کے لئے نکلا تھا .. سلطان
نے پارکنگ میں کھڑی اپنی گاڑی
کی طرف آتے ایک نگاہ اس
پاس دوڑائی .. وہ ہمیشہ کی
طرح رش ڈرائیو کر رہا تھا .
مگر اس کی نظر بار بار اپنے
پیچھے ایک سفید رنگ کی گاڑی
پر تھی جو کے کب سے اس کا
پیچھا کرنے میں صروف تھی ..

اس نے گاڑی کی سپیڈ
بڑھائی .. تو وہ سفید گاڑی ایک
دم سے اس کی گاڑی سے
ٹکراتی پاس سے گزری .. گاڑی
کچھ اتھل پتھل ہوئی .. سلطان
نے اپنی پینٹ کی حک سے
روالور نکالا .. اور اس چلتی
ہوئی گاڑی کے ٹائر پر نشانہ
کسا .. وہ گاڑی اس کے سامنے
ایک دم رکی تو سلطان کی فل
سپیڈ سے چلتی گاڑی اس سے
ٹکرائی .. وہ ایک پل میں گاڑی
سے اترتا دروازہ کھولے اس کے

پیچھے بیٹھا تھا .. مقابل گاڑی
سے نکلتے وہ خطرناک چہروں
والے دو آدمی اس پر اندھا دھند
فایرنگ کر رہے تھے .. مگر ان
کا نشانہ سلطان پر نہیں تھا ..
بلکہ وہ ہر جگہ فائر کر رہے
تھے سوائے سلطان کے ..سلطان
ان کی چال کو پہچان کر ہنس
دیا .. اس کے ماتھے سے سٹیرنگ
لگنے کی وجہ سے خون کی ایک
لکیر بہتی ہوئی اس کی
beard میں جذب ہو رہی تھی
.. وہ ایک گھٹنے کے بل بیٹھا

تھا .. وہ آدمی فائرنگ کرتے
اچانک گاڑی میں بیٹھے اور ایک
.. پل میں وہاں سے غائب ہوے
وہ بس اسے ڈرانے کے لئے آے
تھے . مگر وہ نہیں جانتے تھے
کہ وہ کسے ڈرانے کی کوشش
کر رہے ہیں ..سلطان ان کے
چہرے دیکھ چکا تھا .. سو اب
اسے انہیں پہچاننے میں
ددشواری نہ ہوتی .. فلیٹ میں
داخل ہوتے وہ تیزی سے اپنے
کمرے کی طرف بڑھا .. مگر وہ
صوفے پر بیٹھی اس کا انتظار کر

رہی تھی .. وہ اس کے ماتھے
سے نکلتے کون کو دیکھ چکی
تھی .. وہ ایک دم اٹھتی اس کے
قریب آ ی ..

یہ کیا ہوا اپ کو ؟؟ یہ چوٹ ..
اس کی بات ادھی سنتے وہ
ایک سائیڈ سے نکلا عشاء نے
اس کا بازو تھام لیا . .. وہ اس
وقت کوئی صفائی نہیں دینا
چاہتا تھا .. میری بات کا جواب
دیں ؟؟ یہ اپ ...آپکو اتنی چوٹ
کیسے لگی ؟ کیا ہوا ہے؟

میں ٹھیک ہوں .. اتنی چوٹ
نہی ہے...ـ لیکن یہ لگی
کیسے ؟؟.. اور .. اپ نےکہا تھا
اپ جلدی آ جایئں گے .. اور اتنی
دیر لگا دی .. جانتے ہیں میں
کتنی پریشان ہو گئی تھی ..
اور او پر سے آپکو اتنی چوٹ ..
اس کی بات مکمل ہونے سے
پہلے سلطان نے اسے بازوں سے
تھاما ...

.. .. ریلیکس ...ـ کچھ نہیں ہوا

.. ہوا ہے نہ .. اپ کو چوٹ

یہ میری روز کی روٹین ہے ... وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا .. میرے لئے پریشان نہ ہوا کرو ... وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی .. اسے ایک سائیڈ کرتا وہ کمرے میں جا چکا تھا ..

یہ میری روز کی روٹین ہے ... اس کی بات سوچتی وہ گہری سانسیں بھر رہی تھی .. کیا انسان ہے یہ؟؟ کہاں پھنس گئی ہوں میں .. میرے رب .. آخر کیا غلطی تھی میری .. جو

اس سر پھرے انسان سے مجھے
.... محبت ہونی تھی

مجھے کہیں جانا ہے .. وہ
ناشتہ کرتی اس کے ماتھے پر
چھو ٹی سی بینڈ ایڈ کی طرف
دیکھتی بولی ..

کہاں ؟

ایک جگہ جانا ہے ؟ کیا اپ
میرے ساتھ چلیں گے ؟

وہ اسی زہر بھری کوفی کے
سپ لیتے اسے دیکھ رہا تھا ..
ٹھیک ہے .. بی ریڈی .. میں

ایک کام سے جا رہا ہوں .. 10 منٹ تک آ جاؤں گا .. کہتا وہ اس کی نظروں سے غائب ہوا .. وہ اے بھرتی اب تیار ہونے چل دی ...

اس کی بڑی سی گاڑی ان چھو ٹی چھو ٹی گلیوں میں سے بمشکل گزر رہی تھی ..آخر کہاں جانا ہے ؟ کچھ بتاؤ گی بھی ؟ وہ اسے چپ بیٹھے دیکھتا بولا .. بس وہاں ذرا آگے روک دو ...وہاں سے آگے پیڈل جانا پڑ ے گا ..

وہ گاڑی روکتا اب اس کے
پیچھے پیچھے چل رہا تھا .. کچھ
ہی دیر میں وہ گلی کے اختتام
پر بنی چھوٹی سی فلور شاپ
کے باہر کھڑی تھی ...۔ .. وہ
باہر کھڑی اپنا حجاب درست
کر رہی تھی .. سلطان نے اسے
کن آنکھوں سے دیکھا ..

وہ آگے بڑھا ہی کہ عشاء نے
اسے بازو سے تھام لیا ..

سنیں ...۔ ان کے سامنے تھوڑی
نرمی سے بات کرنا ..

کون ہیں وہ ؟ سلطان نے اسے
سیریس ہوتے دیکھ پوچھا ..

وہ میری ماں ہیں .. سلطان نے
آنکھیں سکیڑتے اسے دیکھا ..

اس دنیا میں .. میں انہیں اپنی
ماں کہتی ہوں .. وہ مجھے
بہت زیادہ عزیز ہیں .. تو پلیز
ان کے سامنے تھوڑے نارمل
انداز میں بات کرنا .. وہ
مسکرایا تھا .. تم کیا مجھے اتنا
بد لیحاظ سمجھتی ہو .. کہ
میں خود سے بڑ وں کے سامنے
ایسے بات کروں گا ..

نہیں .میرا مطلب وہ نہیں
تھا .. تو کیا مطلب تھا .؟ وہ
قریب ہوا تھا . کو .. کچھ
نہیں . چلیں .. وہ اندر داخل
ہوئی ..

ایر گل انٹی اپنے سامنے کسی
ایک خاتون کو پھولوں کا بکے بنا
کر دے رہی تھی .. مرحبا ..
عشاء کی آواز سنتے ہی وہ
خوشی سے اس کی طرف
بڑھی .. مرحبا میری بچی ..
کیسی ہو ..؟

ایر گل انٹی نے اسے گلے سے
لگایا . میں ٹھیک ہوں ماں ..
اپ کیسی ہیں .. ؟؟ تمہارے آ
.. نے سے اب میں بلکل ٹھیک

وہ ہمیشہ کی طرف مسکرا
رہی تھی .. عشاء نے اپنے پیچھے
کھڑی اس خاتون کی طرف
اشارہ کیا .. ایر گل اب اسے
فارغ کرتی عشاء کی جانب
متوجہ تھی . مگر اس کے پیچھے
ایک خو برو نو جوان کو دیکھ کر
انٹی نے اس کی طرف اشارہ
کیا .. انٹی یہ عبدر ہیں .. میر..

میرے .وہ اٹک رہی تھی .
شوہر ..اسے اٹکتے دیکھ
سلطان نے مظبوط آواز میں
کہا ...

وہ ہچکچارہی تھی ... ماشاء
الله .. ماشاء الله ..
مرحبا ..سلطان جھکا تھا .. گل
نے بڑھ کر اس کی پیشانی چو
می تھی .. ارے بتایا نہیں کہ
تمہارا شور ساتھ آ رہا ہے ..
وہ اپنے کپڑے درست کرتی
عشاء سے مخاطب تھی .. جب
کہ سلطان اس پھولوں کی

شاپ کو دیکھنے میں مصروف تھا ..

ارے .. اپ یہاں بیٹھیں .. وہ اس کے قریب بیٹھی جب کے سلطان کے فون کی گھنٹی بجی تو وہ شاپ سے باہر نکلا ..

تمہاری شادی کب ہوئی میری بچی .. مجھے بتایا بھی نہیں ... وہ اس کے ہاتھ تھامے بیٹھی تھی ... اہ .. میں خود نہیں جانتی .. کب ہوئی کیسے ہوئی .. سب اتنا جلد بازی اور گڑ

بڑی میں ہوا کہ .. میں خود نہیں جان پائی ..

اہ .. میرا رب جو کرتا ہے .. اچھے کے لئے کرتا ہے .. تم خوش ہو نہ میری بچی ؟؟؟ ایر گل نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا .. .وہ ایک گہری سانس بھر گئی .. اس بات کا جواب میں پھر کبھی اپ کو دوں گی .. فلحال نہیں ..

میری جان .. اگر محبت کرتی ہو تو برداشت کرنا سیکھو ...

میں دعا کروں گی .. میرا رب تم دونوں کو سلامت رکھیں .. اور تمہارری محبت .. اس کا دل جیت لے ..

وہ مسکرا دی .. وہ تیزی سے اندر داخل ہوا .. ہمیں چلنا چاہیے .. اتنی جلدی .. ہم ابھی تو آئے ہیں .. عشاء نے اسے غصے سے دیکھا .. ہمیں ابھی چلنا ہو گا .. سلطان نے گہری نگاہ اس پر دوڑائی ..

کوئی بات نہیں عشاء .. اپنے شوہر کی بات مانو .. میں تو

یہیں ہوں .. پھر کسی دن آ جانا .. ایر گل ہمیشہ کی طرف نرمی سے بات کر رہی تھی .. جب کہ عشاء کو اب اس پاگل انسان پر غصہ آ رہا تھا .. ..

چلو.. کہتا وہ دو قدم بڑھا .. عشاء گل سے ملتی ابھی باہر نکلی کہ سلطان نے مضبوطی سے اس کی کلائی تھامی اور تیز تیز چلنے لگا .. گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ ایک نگاہ اس پاس دوڑاتا چل دیا .. اتنی بھی

کیا جلدی تھی اب .. ہم ابھی تو آ ے تھے .. تم کیا ہر وقت گھوڑے پر سوار رہتے ہو .. ہر وقت جلد بازی ... .. وہ گاڑی موڑ رہا تھا .. جب کہ وہ نان اسٹاپ بول رہی تھی .... سیٹ .. بیلٹ پہنو .. ابھی

مجھے نہیں پہننا .. وہ غصے سے بولی .. سلطان نے بڑھ کر اس کے گرد سیٹ بیلٹ باندھا .. پتا ہے کتنے دنوں بعد آ ی تھی میں .. اور وہ کیا سوچ رہیں ہوں گی .. اپ ہمیشہ اپنی

مرضی ... اہ ہ ہ ... ایک د م
سے گاڑی پر ہوتی اندھا دھند
فایرنگ سے عشاء نے اپنے کانوں
پر ہاتھ رکھ لیا .. نیچے جھکو ..
وہ اسے نیچے جھکاے .. اپنی
پینٹ کی ہک سے روولور نکال
رہا تھا .. گاڑی سے باہر مت
نکلنا .. یہیں بیٹھی رہو ..

وہ باہر نکلنے لگا عشاء نے اس
کی جیکٹ پکڑی .. کہاں جا
رہے ہیں اپ .. پلیز مت جایئں
..

گاڑی سے باہر کسی صورت
مت نکلنا .. وہ دروازہ کھول کر
اس کے پیچھے بیٹھا .. سامنے
کھڑی گاڑی سے ماسک پہنے
آدمی اس پر فائر کر رہے
تھے .. دونوں طرف سے فائرنگ
کی آواز پر وہ ڈ ری سہمی
دبی چیخیں مار نے میں
.. مصروف تھی

سلطان نے جھک کر نشانہ
کستے فائر کیا وہ اس آدمی کی
ٹانگ پر لگا .. وہ ایک سائیڈ گرا
ہی کہ سلطان اندھا دھند اس

کی طرف بھاگا .. وہ آدمی اپنی
ہاتھ میں پکڑی گن سے فائر کر
رہا تھا .. جس سے بچتا سلطان
.. اب اسے دبوچ چکا تھا

جب کہ اب دوسرا آدمی
سلطان کو کندھوں سے پکڑے
ہوۓ تھا . وہ گاڑی کے کونے
میں لگی یہ منظر اپنے سامنے
دیکھ رہی تھی .. سلطان کے
کندھے پر لگتے خنجر سے اس
نازک وجود کی ایک زور دار چیخ
نکلی تھی .. وہ خود پر قابو

کھوتی .. گاڑی سے نکل کر
سلطان کی طرف بھاگی ..

سلطان نے اپنی جیب سے خنجر
نکال کے اپنی گرفت میں مقید
آدمی کے گلے کے بچو بیچ دے
مارا .. جب کہ وہ بھاگتی
ہوئی سلطان کو پکڑے ہوے
آدمی کو پیچھے سے جھنجھوڑ
رہی تھی .. نہ جانے اس میں
اتنی ہمت کہاں سے آی تھی ..

اس آدمی نے اسے بازو سے
پکڑتے ایک طرف دھکیلا ..

اور اس کے قریب آ تا اسے
گردن سے دبوچ چکا تھا ..

اس آدمی کو دور پھینکتا
سلطان اپنے سامنے کا منظر
دیکھ خود پر قابو کھو چکا تھا ..
وہ تیزی سے اس آدمی کی
طرف بھاگا .. اسے عشاء سے
دور کرتے وہ ہاتھ میں پکڑا
خنجر پاگلوں کی طرح اس کے
جسم میں اتارنا شروع ہو چکا
تھا ..

تو نے اسے ہاتھ کیسے لگایا ..
ذلیل انسان .. خنجر کی نوک

سے سلطان نے اس کے سینے پر ایک لمبی لائن کھینچی وہ آدمی درد سے چلا رہا تھا .. جب کہ وہ سلطان کا یہ روپ دیکھتی .. پوری شدت سے چلا اٹھی

ن .. نہیں .. پلیز مت مارو ... مت مارو ... وہ گہری سانسیں بھر رہی تھی .. مگر سلطان .. اسے کہاں دیکھ رہا تھا

وہ تو آج اسے ہاتھ لگانے والے اس انسان کے ٹکرے کرنے والا .. تھا

سلطان نے خنجر کی نوک اسکے
رخسا ر میں ایک دم گھومپ
دی .. اس نازک وجود کی ایک
زور دار چیخ پر سلطان نے ایک
د م اس کی جانب دیکھا .. جو ڈ
ر کر گاڑی کے کونے میں چھپی
بیٹھی تھی .. سلطان کی سرخ
ہوتی آنکھوں اور خون سے
بھرے ہاتھوں اور چہرے کی
طرف دیکھتی وہ زور زور سے
چلانے لگی .. مگر وہ آج اپنے
اسی روپ میں آ چکا تھا .. اس
آدمی کے سینے میں ایک کے بعد

ایک خنجر گھومپتا وہ کسی
جنگلی بھیڑیے کی طرح اس پر
حاوی تھا .. وہ اب مزید وہ
سب برداشت نہیں کر سکتی
تھی .. وہ اپنی جگہ سے اٹھتی
زور زور سے چیخیں مارتی
سڑک پر اس منظر سے دور
بھاگنے لگی .. اس آدمی پر وار
کرتا وہ بھول چکا تھا کہ وہ
اس نازک سی لڑکی کو کس
قدر ڈرا چکا ہے .. اس آدمی
کی آخری سانس خارج ہوئی
تو سلطان اپنے خون سے رنگے

ہاتھ اور چہرہ لیے .. اس کی
طرف بھاگا تھا .. وہ اس سے
کچھ فاصلے پر سڑک پر اندھا
دھندبھاگ رہی تھی .. ..
سلطان نے گاڑی گماتے اس کی
جانب بڑھائی .. اور اس سے
کچھ فاصلے پر ایک دم
روکی .. وہ گاڑی سے نکل کر
اس کی طرف بڑھا .. عشاء کو
اپنے سامنے خون سے لت پت
سرخ آنکھیں لئے کھڑے اس
سلطان سے نفرت ہوئی تھی ..

وہ اس کی کلائی تھامتا تیز تیز قدم بڑھانے لگا ..

چھوڑو مجھے ....۔ چھوڑو .....۔ وہ مسلسل روتی ہوئی اس سے اپنا بازو چھڑا رہی تھی مگر ہمیشہ کی طرح ناکام رہی .. فلیٹ میں دخل ہوتے ہی سلطان نے اسے ایک جھٹکے سے صوفے پر دھکیلا تھا .. وہ سہمتی ہوئی ایک کونے سے جا لگی ..

میں نے تم سے کہا تھا گاڑی سے باہر مت نکلنا .. وہ غصے سے

دھاڑ رہا تھا .. جب کہ اس کا
یہ روپ دیکھ کر .. وہ مزید ڈ ر
رہی تھی ... سلطان نے قریب آ
تے اسے باز سے پکڑ کر اپنی
جانب کھینچا .. چھوڑو مجھے ..
.. چھوڑو ... تم نے
تم .. تم نے اسے مار دیا ...ـ مار
دیا .. وہ ہچکوں سے بول رہی
تھی .. تم بہت برے ہو .. تم
درندے هو .. ایک بے رحم انسان
ہو.. چھوڑو مجھے .. سلطان نے
ایک جھٹکے سے اسے

جھنجھوڑا .. دیکھو میری
... طرف ... یہ ہے سلطان

دیکھو میری طرف .. وہ اس کا
منہ دبوچے اپنی جانب کیے
.. غصے سے دھاڑ رہا تھا

جانا چاہتی تھی نہ تم .. میرے
.. بارے میں .. دیکھو مجھے

یہ ہے میری پہچان ... عشاء کو
سلطان سے نفرت ہوئی تھی ..
اس کے خون سے رنگے ہاتھ اور
چہرے کی طرف دیکھتی وہ
چیخ رہی تھی ... تم ایک ظالم

انسان ہو .. بلکہ تم انسان ہو
ہ ہی نہیں .. تم جانور ہو .. دور
رہو مجھ سے .. وہ اس کے
سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود
.. سے دور دھکیل رہی تھی

دیکھو سلطان کو .. دیکھو ....ـ ..
.. یہ خون .. یہ غضب .. یہ
پاگل پن ... یہ ہ ہے سلطان کی
پہچان ...دیکھو اب
مجھے ....وہ چلا رہا
تھا ....ـ مجھے نہیں رہنا
تمہارے ساتھ .. ایک پل بھی
نہیں .. کبھی نہیں .. چھوڑو

مجھے .. چھوڑ و .. میں ایک پل بھی تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی ... عشاء کے الفاظ تھے کہ سلطان کے سینے میں آگ بھڑک اٹھی تھی ..

کیا کہا تم نے ..میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ... سلطان نے اس کا حجاب اتار کر دور پھینکا .. اور اسے بازو سے کھینچتے ہوئے کمرے میں لا کر بیڈ پر پھینکا تھا .. وہ سہمتی ہوئی ایک کونے میں جا لگی ..

کہیں نہیں جاؤ گی تم .. یہاں
اسی گھر میں رہو گی .. میرے
سامنے .. اگر یہ بات تم نے
دوبارہ کھی تو ..بہت پچھتاؤ
گی .. اپنی بات کی زمیدار تم
خود ہو گی .. وہ اس کی
طرف بڑھا .. عشاء نے اسے
پورا زور لگا کر خود سے دور
دھکیلا اور بھاگتی ہوئی اپنے
کمرے میں جا کر دروازہ لاک کر
گئی ..

وہ دروزے سے لگی بیٹھی
ہچکیوں سے رو رہی تھی ..

اس کی سرخ آنکھیں اور خون
سے بھرے ہاتھ اس آدمی پر اس
کا بے دردی سے ہر وار سوچتے
ہی عشاء کا وجود لرز رہا تھا
..
اہ ہ ہ ... وہ بیڈ کی چادر ایک
جھٹکے سے کھینچ کر دور پھینک
چکا تھا .. سلطان نے ایک منٹ
میں اپنے کمرے کا حال بےحال
کر دیا تھا .. اس کے کمرے سے آ
تی غضب ناک آوازوں سے وہ
معصوم مزید ڈ ر چکی تھی ..
وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی

تھی .. مگر اس سر پھرے انسان کی قید سے بھلا کیسے بھاگ سکتی تھی ..

وہ اپنے کمرے کا دروازہ لاک کئے کونے میں لگی لرزتی ہوئی دبی آواز میں رو رہی تھی .. جب کہ اس مضبوط شخص کا غصہ ابّ قدرے نارمل ہو چکا تھا ..

رات کا ناجانے کون سا پہر تھا .. بالکونی میں وہ سگریٹ سلگائے کھڑا تھا جب اسے اچانک مین ڈ ور پر کھٹ کھٹ کی آواز

سنائی دی .. باہر نکل کر
دیکھتے ہی سلطان نے ایک
گہری سانس بھری تھی . وہ بے
واکوف لڑکی وہاں سے بھاگ
گئی تھی .. سلطان نے کھلے
دروازے کو دیکھ کر ایک گہری
سانس بھری .. اور بالوں میں
ہاتھ پھیرتا باہر کی جانب
بڑھا .. وہ تیز تیز سڑھیاں
اترتی ہوئی نے جانے کیا سوچ
کر وہاں سے نکلی تھی .. مگر
اس وقت اس کے دماغ کو بس

یہی سوجھا تھا .. وہ بس یہاں
سے بھاگ جانا چاہتی تھی ..

سلطان نے لفٹ کا سہارا لیا
اور وہ سیڑھیوں پر خوار ہو
رہی تھی .. وہ بلڈنگ سے باہر
نکلی اور جہاں اسے بھاگنے کا
رستہ ملا اس طرف قدم بڑھا
گئی .. چلتے ہوئے موڑ سے
گزرنے پر اسے اچانک کسی نے
پیچھے سے دبوچ کر اس کے
چہرے پر ہاتھ رکھا تھا .. ..ام ..
ام.....ـ وہ اس کی طرف پشت

کئے ہوئے اپنا آپ اس سے چھڑا ہی تھی ..
کہاں جا رہی ہو .. تمہیں لگتا ہے کہ تم یہاں سے جا سکتی ہو .. سلطان اسے دبوچے اس کی گردن کے قریب ہوتا دھیرے سے بولا .. اس نے اپنی گرفت ڈھیلی کی تو وہ ایک جھٹکے سے اس سے فاصلے پر ہوئی ..
مجھے نہیں رہنا یہاں .. ایک پل بھی نہیں .. تم ایک بے رحم انسان ہو .. ایک جانور ہو تم ..وہ ایک دفع پھر اسے غصے

دلا چکی تھی .. سلطان نے
غصے سے آگے بڑھ کر اسے
بازو سے کھینچتے اپنے دایں
کندھے پر اٹھا لیا ..

اب اسی جانور کے ساتھ رہنا
پڑے گا تمہیں .. بہت شوق تھا
نے تمہیں .. میرے بارے میں
جاننے کا .. اب جانو .. سنو ..
اور دیکھو .. مگر تم یہاں سے
اب جا نہیں سکتی .. وہ
سیڑھیاں چڑھتا غصے سے بول
رہا تھا جب کہ وہ اپنے ہاتھ
پاؤں مارتی خود کو اس کی

مضبوط گرفت سے چھڑا رہی
تھی .. مگر ہمیشہ کی طرح
ناکام ...

سلطان نے فلیٹ میں داخل
ہوتے ہی اس نیچے اتارتے
دروازہ لاک کیا .. وہ ایک پل
.. میں اس سے فاصلے پر ہو ی

ویسے جا کہاں رہی تھی تم ؟؟
.. وہ بھی رات کے اس وقت

میں کہیں بھی جاؤں گی مگر
.. تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی

سلطان نے ایک دم قریب آ تے دیوار پر زور سے ہاتھ رکھے تھے .. وہ سہم کر دیوار سے جا لگی ..

مجھے مجبور مت کرو .. یہ نہ ہو کہ میں سب فراموش کر دوں . اور تم پچھتاؤ .. .. تم ... یہاں سے .. کہیں نہیں جا سکتی .. .. وہ غصے سے لب پینچے اسے دیکھ رہا تھا .. عشاء کی بڑی آنکھوں میں نمی اتری .. تم بہت برے ہو .. بہت برے ... میں نہیں رہنا چاہتی

تمہارے ساتھ .. مجھے ڈر لگتا
ہے تم سے . تم انسان نہیں
جانور ہو .. تم نے .. تم نے کتنی
بے دری سے .. اس .. آدمی
کو .. وہ ہچکیاں لیتی بول رہی
تھی .. جب کہ اس کے الفاظ
سلطان کو بہت تکلیف دے رہے
تھے .. وہ پوری شدت سے دیوار
پر بازوں کی ضرب لگاتا اسے
.... ساکت کر گیا

تم تو جاننا چاہتی تھی نہ ..
کون ہوں میں .. تو اب سنو ..
ہاں نہیں ہوں میں انسان ..

ہر اس انسان کی جان میں
اپنے ہاتھوں سے نکالوں گا جو
تمہیں تکلیف پہنچا یں گے ...
چاہے اس کے لئے مجھے کچھ
بھی کرنا پڑے .. آگ لگا دوں گا
سب کو .. ہاں نہیں ہے مجھ
میں رحم .. مجھے صرف جان
لینا آ تا ہے .. جو میں ایک سو
ایک طریقے سے ضبط کر سکتا
ہوں ..

ایک درندے ہوں .. بلکل .. ٹھیک
کہا تم نے .. ایک جانور .. اور
اگر تم نے دوبارہ یہاں سے

بھاگنے کی کوشش کی .. تو یہ
جانور اپنی ہر حد بھول جاۓ
گا .. اپنی بات کے اختتام پر وہ
اسے بازو سے پکڑ کر کھنچتا ہوا
اس کے کمرے میں پھینک کر
دروازہ باہر سے لاک کر چکا تھا
..
سلطان نے ایک گہری سانس
بھرتے اپنی گردن کو مروڑ کر
ایک سائیڈ کیا .. زمین پر پڑا اپنا
موبائل اٹھاتے کوئی نمبر ملاتا
.. اپنے کمرے کی جانب گیا

اس کی نیند تو اس شخص نے
اپنی مٹھی میں ہی کہیں قید
کر لی تھی .. ساری رات وہ ڈ
ری سہمی ایک کونے میں لگی
بیٹھی اس منظر کو یاد کری
کبھی روتی تو کبی اپنی قسمت
پر ماتم کرتی ..

وہ اتنا تو جان گئی تھی کہ وہ
اب اس ظالم کی قید میں
پھنس چکی ہے .. اب فرار کا
کوئی رستہ نہیں بچا تھا . سوائے
اپنی جان لینے کے

....

سورج کی ایک تیز کرن اس کے
چہرے پر پڑی وہ کسمسا کر
سیدھی ہوئی .. وہ بالکونی
میں دیوار سے لگی بیٹھی تھی
..
جب اسے حال سے کچھ جانی
پہچانی آوازیں سنائی دیں ..
اتنے میں اس کے کمرے کا
دروازہ کھلا اور ائیگل چلتی
ہوئی اس کے قریب آ ی ..
عشاء اسے دیکھتے ہی اس کے
گلے سے جا لگی .. مجھے بچا لو

پلیز .. پلیز ائیگل .. مجھ ..
.. مجھے

.... calm down .. عشاء
شانت ہو جاؤ .. کیا حال بنا لیا
ہے تم نے اپنا .. وہ اس کے رونے
ہوئے چہرے بکھرے بالوں اور
آنکھوں کے گرد ہلکوں کی
.. طرف دیکھتے بولی

ائیگل .. مجھے یہاں سے لے
جاؤ .. پلیز .. مجھے اس کے
ساتھ نہیں رہنا .. وہ بہت برا
انسان ہے . وہ . وہ ایک بے
رحم انسان ہے .. میں .. میں

اس .. اس کے ساتھ ... نہیں ..
وہ روتی ہوئی بمشکل اپنی
بات پوری کر رہی تھی .. جب
کہ ائیگل کو اپنے سامنے بیٹھی
اس چھوٹی سی لڑکی کو اس
طرح دیکھ کر بہت تکلیف ہو
رہی تھی ..

یہ کیا کر دیا اپ نے سلطان
بھائی .. وہ دل ہی دل بڑبڑائ
..

عشاء .. پہلے رونا بند کرو ..
میری طرف دیکھو .. کچھ نہیں
ہوا ہے .. بس سلطان بھائی

تھوڑے غصے میں آ گئے تھے ..
.. سب ٹھیک ہے
تھوڑے غصے میں ... کیا ا ا ا ا
کھ رہی ہو ائیگل .. اس نے
میری آنکھوں کے سامنے ..
اس .. اس آدمی کو .. اتنی بے
رحمی سے ... قتل .. کر دیا .
وہ ایک قاتل ہے .. مجھے یہاں
نہیں رہنا .. ایک پل بھی
نہیں .. پلیز مجھے یہاں سے لے
جاؤ . پلیز .. وہ دونوں ہاتھ
جوڑے بیٹھی تھی .. ائیگل نے
ایک گہری سانس بھرتے اس کے

ہاتھوں کو تھاما .. تم فکر مت کرو .. ہم یہاں سے آج شاہی محل جایئں گے ...اگر تم رونا بند کرو گی تو .. اب چپ .. بس چپ ہو جاؤ .. ائیگل اس کی حالت دیکھ اب اتنا تو جان گئی تھی کہ وہ اب یہاں روکنے والی نہیں ہے..

تمہارا دماغ ٹھیک ہے ائیگل .. جانتی ہو کیا کھ رہی ہو .. سلطان نے دھاڑتے ہوے کہا ..ائیگل دو قدم فاصلے پر ہوئی ..

میں جانتی ہوں بھائی .. مگر اس وقت اسے یہاں سے لے جانا ہی ٹھیک رہے گا .. وہ بہت ڈر گئی ہے . بہت نہیں .. بہت زیادہ .. اپ بات کو سمجھیں ..

وہ یہاں سے کہیں نہیں جاے گی .. سلطان نے انگلی کی نوک ائیگل کی طرف کرتے کہا ..

میں جاؤں گی ،.. مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ .. اپنے عقب سے آ تی آواز پہ سلطان نے اس

کی طرف دیکھا .. وہ انتیھائی
رف حلیے میں اسکارف گلے
میں ڈالے کھڑی تھی ..سلطان
نے اس کی طرف قدم بڑھا ے
تو ائیگل ایک منٹ میں عشاء
کے سامنے جا رکی .. بھائی .
پلیز .. اسے میرے ساتھ جانے
دیں اس وقت ..

میں نے کہا نہ .. تم یہاں سے
کہیں نہیں جاؤ گی ..

اگر .. اگر تم نے مجھے یہاں سے
جانے نہ دیا تو .. تو .. تو میں
اپنی جان لے لوں گی .. وہ

ٹیبل پر پڑی چھری کو اٹھا کر
اپنی کلائی پر رکھتی غصے سے
بولی .. سلطان کے ماتھے پر
سلوٹوں میں اضافہ ہوا .. اس
نے ایک جھٹکے سے بڑھ کر
چھری اس کے ہاتھ سے لیتے
اسے دبوچا تھا ..

میرے ہوتے ہوے ..سلطان نے
دھاڑ کر کہا .. اس پاگل لڑکی
کی آنکھوں سے نکلتے آنسو
دیکھ ائیگل آگے بڑھی کہ
سلطان کی ایک تیکھی نگاہ

سے دیکھنے پر اپنی جگہے سا کٹ رہ گئی ..

سلطان بھائی .. پلیز .. اس وقت اس کا یہاں سے جانا ہی ٹھیک ہے .. سلطان نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا ..

ائیگل آگے بڑھ کر عشاء کو تھامتی اس کے کمرے تک لائی

تم اپنی ضرورت کی چیزیں سمیٹو .. ہم یہاں سے جایئں گے .. ٹھیک ہے ..

عشاء اثبات میں سر ہلاتی اپنی کچھ چیزیں سمیٹنے لگی ..

بھائی.. اسے جانے دیں .. اپ تو بات کو سمجھیں .. وہ اس وقت بہت ڈ ر گئی ہے .. اسے یہاں سے لے   جانا ہی ٹھیک ہے .. سلطان نے بے بسی سے ائیگل کی طرف دیکھا ..

میں اپ سے وعدہ کرتی ہوں . میں اسے سمجھا دوں گی .. بس کچھ وقت دیں اسے .. آخر اس کی ضد پر ہار مانتے

سلطان نے اپنے کندھے جھکاے
تھے ...
ائیگل ... اسے کسی بھی قسم
کی تکلیف نہیں پہنچنی
چاہیے .. اسے تمہاری زیمیدار
ی بھیج رہا ہوں .. اگر اسے
کچھ بھی ہوا .. سلطان انگلی
کی نوک ائیگل کی طرف کے
گہری نگاہوں سے اسے دیکھ
رہا تھا .. اپ فکر نہ کریں
بھائی .. میں اسے سمبھال لوں
گی ..

عشاء ن□ ایک چٹختی نظر
سلطان پر ڈالی اور ائیگل کا
بازو پکڑ□ زن س□ درواز□ س□
با□ر نکل گئی ....

و□ اس□ جاتا ب□ بسی س□ دیکھ
ر□ا تھا ... و□ ن□یں چا□تا تھا ک□
و□ پاگل لڑکی اس س□ دور
جائ□ .. اس س□ نفرت کر□ ..
مگر .. ایک ن□ ایک دن تو
سلطان کو اس ک□ سامن□ آنا
□ی تھا ..

و□ شا□ محل میں داخل □وئی
تو رحیم شا□ پر نظر پڑی . جو

کے لان میں بیٹھا چاۓ پینے میں
مصروف تھا .. وہ ائیگل کے
ہمراہ چلتی ہوئی ان کے قریب
آ ی .. رحیم شاہ نے ایک تیکھی
نگاہ اس پر دوڑائی .. مرحبا آغا
.. جان

مرحبا .. ائیگل .. سب خیر ؟؟
جی آغا جان .. بس عشاء کو
کچھ دن کے لئے یہاں لائی
ہوں .. سلطان بھائی کو کچھ
.. ضروری کام ہیں .. اس لئے

ہممم .. بہتر .. وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی .. سنو لڑکی ..

عشاء نے رحیم شاہ کی آواز پر گرن اٹھا کر دیکھا ..

میرے شیر کا خیال رکھا کرو .. میں نہیں چاہتا کہ اسے تمہاری وجہ سے کسی بھی قسم کی کوئی تکلیف ہو ..

وہ اثبات میں سر ہلا گئی .. ہاں جیسے اپ کا شیر تو بہت خیال رکھتا ہے میرا .. پاگل

جانور کہیں کا .. وہ دل ہی دل بڑبڑاتی .. ائیگل کے ہمراہ اندر چلی گئی ....

اہ ہ ہ .. اتنی لاپرواہی کیسے کر سکتے ہو تم لوگ ... جانتے بھی ہو وہ دونوں کتنے اہم تھے ہمارے لئے ... آخر کس کی اجازت سے تم دونوں نے ان کو وہاں بھیجا تھا ...

شایان غصے کی حالت میں اپنے سامنے کھڑے ان دو خطرناک چہروں والے آدمیوں سے مخاطب تھا ..

ہمیں جو آرڈر ملتا ہے .. ہم
اسکے مطابق چلتے ہیں
شایان صاحب .. ابراہیم کا
حکم تھا .. سو وہ ہم کر گزرے
..
دماغ ہے کہ نہیں تم دونوں
میں .. جانتے بھی ہو تم لوگ
کس کو ہلکے میں لے رہے
ہو ...سلطان ہے وہ .. سلطان
...
کچا چبا جائے گا تم دونوں
کو ...اور ڈکار بھی نہیں لے گا

اس کے ہاتھ لگو گے تو جان سے
جاؤ گے .. تم لوگوں کو یہاں
اس کی جاسوسی کے لئے بھیجا
گیا ہے .. اسے مارنے کے لئے
نہیں .. بے واکوف ...شایان نے
غصے سے کرسی کو ٹانگ مارتے
دور پھینکا .. آج تم دونو ں کی
وجہ سے میرے دو اہم جاسوس
جان سے جا چکے ہیں .. اس کا
خمیازہ بھگتنا پڑ ے گا ... وہ
دونوں ایک دوسرے کی طرف
دیکھتے کندھے اچکا گیے .. وہ
اپنے باقی کاموں اور باقی

دشمنوں کی طرح سلطان کو
بھی ہلکے میں لے رہے تھے ..
مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ
شخص کیا سے کیا کر ر سکتا
ہے ....
....

سلطان کے بڑے سے کمرے میں
اس کے بیڈ پر لیٹی وہ دبی آواز
میں آنسو بہانے میں مصروف
تھی ...۔ وہ منظر اس کو
آنکھوں کے سامنے سے ایک پل
کے لئے بھی نہیں ہٹ رہا
تھا ... جب اس آدمی پر وار

کرتے اچانک سلطان نے اس کی
طرف دیکھا تھا .. وہ بہت
ظالم معلوم ہو رہا تھا ..
پاگلوں کی طرح وہ اس آدمی
کی ہر ایک سانس نکال رہا تھا
.. وہ منظر سوچتے ہی اس کی
آنکھوں سے نکلتے انسو تکئے
کے غلاف میں جذب ہو رہے
تھے .. اسے اپنے اندر شدید
تکلیف محسوس ہو رہی
تھی .. اسے سلطان سے نفرت
ہوئی تھی .. ... مگر وہ نہیں
جانتی تھی کہ اس کا یہ روپ

بھی اس پاگل سی لڑکی کی
حفاظت کرنے کے لئے اپنی جان
بھی داؤ پر لگا سکتا ہے
.. ..
اسے شاہ محل آئے تقریبا ایک.
ہفتہ ہو چکا تھا .. مگر اس کا
سامنا ایک دفع بھی سلطان سے
نہیں ہوا تھا .. ائیگل اور حادی
سارا دن افس میں گزارتے جب
کہ وہ اکیلی اس محل کے
کسی کونے میں پڑی اس ظالم
انسان کی یادوں سے چھٹکارا

نہیں حاصل کر پا رہی تھی ....

وہ اسے خود سے دور تو بھیج چکا تھا .. مگر اسے اپنے سامنے اپنے قریب نہ پا کر سلطان کو اپنے سینے میں شدید جلن کا احساس ہوتا تھا .. وہ ڈرنکنگ کا عادی تو بلکل نہیں تھا .. مگر کچھ دنوں سے آ فس سے سیدھا کلب اور وہاں سے ادھی رات تو کبی پوری رات کے بعد واپس آتا .. وہ نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ وہ کیوں اتنا بے چین

رہنے لگا ہے .. مگر وہ ظالم یاد اسے کسی طرز بھی سکون نہیں دے رہی تھی .... وہ دونوں بازو کاؤنٹر پر رکھے اپنا سر بازوں پر رکھے نہ جانے کتنی ڈرنک کر چکا تھا ...سلطان کا نمبر بار بار ملانے پر بھی کال نہ رسیو ہونے پر اب حادی کو کچھ پریشانی ہو رہی تھی ..

پتا نہیں کب یہ انسان بنے گا ...؟ نہ کبھی وقت پر کال اٹھاتا ہے اور نہ کبھی انسانو

کی طرح بات کرتا ہے .. وہ
بڑبڑاتا ہوا اس کے فلیٹ میں
آیا .. مگر فلیٹ کو خالی دیکھ
حادی نے پھر سے اس کا نمبر
ملایا .. مگر وہ جناب کال اٹھا
لیں مطلب قیامت ... کچھ
سوچتے ہوئے حادی نے یگیت کا
نمبر ملایا جو کہ دوسری بیل پر
ہی کال کنکٹ ہوئی ..

مرحبا .. بڈی ... کیسا ہے ؟؟

مرحبا .. مرحبا .. ایک دم
فٹ .. تو بتا آج کیسے یاد آ
گئی .. اس جنگلی نے کہیں

کوئی نیا کانڈ تو نہیں کر دیا کیا ؟؟؟

ہاہاہاہا ....ـ بات تو تو نے سو ٹکا ٹھیک کی ہے .. مگر تیرے اس جنگلی کی خبر ہو تو ہی نہ ہے ..

کچھ آئیڈیا ہے کہاں ہو سکتا ہے ؟.. سالے کو کالز کر کر کے تھک گیا ہوں .. مگر مجال ہے کہ میری کال اٹھا لے .. حادی نے بات مکمل کی ..

اے .. تو مطلب جناب غم بھلانے
گیے ہیں .. صدقے اوے....
کیا مطلب ؟ یگیت کی بات پر
حادی نے وضاحت طلب کی ...
یار .. آج کل دیکھ رہا ہوں میں
.. وہ بہت کلب جانے لگا ہے ..
چل آ جا وہا ں . میں بھی آ رہا
ہوں... اوکے .. حادی فون جیب
.. میں ڈالتا نکل پڑا
وہ دونوں کلب کی رنگ برنگی
لائٹوں کو دیکھ آنکھیں پھاڑ پھاڑ
کر ہر طرف اسے ڈھونڈ رہے

تھے .. جب اچانک کاؤنٹر پر پڑا
ہوا انہیں وہ نظر آیا ..

حادی نے بڑھ کر اس کا منہ او
پر کیا .. سلطان کی آنکھیں
خون کی طرح سرخ ہو رہی
تھیں .. وہ نیم آنکھیں کھولے
حادی کا بازو جھٹکتے پھر سے
او ندھے منہ کاونٹر پر جھکا ..

ابے یار .. اس نے تو بہت پی
رکھی ہے ... ابے اٹھ .. سالے
کتنی پی لی ہے تو نے ... کوئی
ہوش ہے کہ نہیں ... حادی
اسے کندھوں سے پکڑ کر

جھنجھوڑ رہا تھا .. جب کہ وہ نشے کی حالت میں بھی ایک دم اس کے ہاتھ اپنے کندھوں سے جھٹکتا سیدھا ہوا ..

دیکھ ذرا اسے .. ہوش کوئی ہے نہیں پھر بھی مجال ہے کہ ہاتھ لگانے دے .. یگیت نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیتے کھڑا کیا ..

دور رہو مجھ سے .. سلطان نے اسے کندھوں سے پکڑ کر خود سے دور دھکیلا ...

کمینے انسان .. حالت دیکھ
اپنی .. کیا حالت بنا لی ہے ..
اور ہاتھ خود کو ایسے نہیں
لگانے دیتا جیسے میں تیری عزت
لوٹ لوں گا ... یگیت نے قہقہے
لگاتے کہا ..

سلطان نے اسے ایک سائیڈ دھکا
دیا اور اپنے قدم کسی قدر
سمبھالتا ہوا کلب سے باہر نکلا
... ... دیکھ لے بھائی

اب اس نازک پری کو ہاتھ کون
لگائے ... سالے ایسے دور کرتا ہے
جیسے نئی نویلی دلہن اپنے

شوہر کو کرتی ہے .. یگیت بر
بڑ اتا ہوا اس کے پیچھے گیا تھا
جب کہ حادی اپنے پیٹ پر ہاتھ
رکھے ہنسنے میں مصروف
تھا .. یگیت کے پیچھے بھاگا ..وہ
دونوں تیز تیز سڑک پر چل رہے
تھے جب کہ وہ اتنی جلدی ان
کی نظروں سے غائب بھی ہو
گیا تھا .. .. گلی کا موڑ مڑتے
ہی یگیت کی نظر کونے میں
پڑی .. جہاں وہ گلی کے کونے
سے لگا زمین پر اڑھا ٹیڑھا پڑا
تھا ..

دیکھ ذرا اسے ... یگیت نے بڑھ کر اسے اٹھانے کی کوشش کی سلطان نے دنوں ہاتھوں سے اس کی گردن دبوچی تھی .. کمینے .. انسان .. دور .. دور رہ مجھ سے .. اسے پوری شدت سے دور دھکیلتے وہ اسی حالت میں تھا ...

جنگلی کہیں کا ... نہ جانے .. کتنی پی رکھی ہے اس نے

یار حادی .. مجھے تو اس سے ڈر لگتا ہے .. جب ہوش میں ہوتا ہے تو خطرناک اور جب

مدہوش ہوتا ہے تو جانور بن
جاتا ہے .. یار ائیگل کو
سمجھا .. کہ بھابی کو تھوڑا
سمجھایں . اور وآ پس لایں ..
نہیں تو اس جنگلی نے ایسے
ہی پی پی کر اپنا حال بے حال
کر لینا ہے .. یگیت دونوں ہاتھ
اپنی کمر پر رکھے بے بسی سے
اپنے سامنے پڑے اس مضبوط
شخص کو اس قدر بے بس
دیکھ رہا تھا .. جس پر اتنی
ہیوی ڈوز بھی اثر نہیں کرتی
تھی آج اس طرح نڈھال تھا نہ

جانے کب تک اور کتنی ڈرنک کر چکا تھا .

ہاں یار ... میں ائیگل سے بات کرتا ہوں .. بھابی کا اس کے پاس ہونا ہی بہتر ہے .. ایک واحد وہ لڑکی ہی ہے جو اس جانور کو سمبھال سکتی ہے ...

حادی .. دیکھ اسے .. یہ وہی سلطان ہے . جسے لڑکی نام سے ہی نفرت تھی .. اور اب .دیکھ . کیا حالت بنا لی ہے اس نے .. پورا دیوداس لگ رہا

□□ .. یگیت ن□ اس ک□ سر س□
.. □ڈ اتاری

آ□ا ں . □مارا سلطان
دیوداس .. . بساط عشق میں
ڈوبا .. □ا□ ڈوبا .. حادی ن□
گنگنات□ □و□ اس ک□ چ□ر□ پر
□اتھ رکھا تو سلطان ن□ ایک
جھٹک□ س□ اس کا □اتھ جھٹکا ..
جس پر دونوں کا بھرپور
ق□ق□□ گونجا ....کمینوں
دفع □و جاؤ یہاں س□ .. سلطان
مد□وشی ک□ علم میں
بڑبڑایا ..... تجھ□ ل□ کر □ی

دفع ہوں گے میری جان ...
یگیت نے پینٹ کی جیبوں میں
ہاتھ ڈالے کہا ...

اب اسے کون اٹھا ے گا ؟ حادی
نے یگیت کی طرف دیکھا ..
ظاہر ہے یار .. مجھ میں تو
اتنی ہمت نہیں .. مجھے اپنے
اس ہنڈسم چہرے کا کباڑا نہیں
کروانا .. چل شاباش

بسم ا للہ کر .. حادی یگیت کے
کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے تیار
کر رہا تھا .. ہاں کمینے جلتی
آگ میں مجھے ہی دھکیل ..

کہتے ہی وہ آگے بڑھا اور اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرتا ایک جھٹکے سے اسے اپنے کندھے پر اٹھا چکا تھا ..

یا علی مدد .. یگیت نے اسے اٹھاتے بے اختیا ر کہا .. سلطان اب اس کے کندھوں پر لٹکا تھا .. اپنی آنکھیں بمشکل کھولتے سلطان نے اس کے کندھے سے اترنا چاہا مگر حادی نے اسے پیچھے سے دبوچ لیا ..

ذرا آرام سے بھائی ....ارے حادی پکڑ اسے .. قسم سے اتنا

بھاری .. دیکھ کر تو نہیں لگتا
مگر .اتنا وزنی سانڈھ ہے یہ ..
توبہ .. وہ اسے لئے اس کے
فلیٹ کی سیڑھیوں تک پہنچے ..
مگر دونوں نے سیڑھیوں کی
طرف دیکھتے تھوک نگلا .. نہ
بھئی .. سیڑھیاں نہیں لفٹ
بھائی لفٹ .. یگیت اسے درست
کرتا لفٹ کے سہارے اس کے
فلیٹ تک لایا تھا ...اسے بیڈ پر
ایک دم گراتے وہ دونوں
ہاتھوں سے اپنی کمر پکڑے کھڑا
تھا .. ہائے ربا ...ـ لگتا ہے کمر کا

کباڑا ہو گیا .. سالے جنگلی
.. سانڈھ کہیں کا

پڑا رہے اب مر یہاں پر . وہ
اسے کمرے میں چھوڑ کر حال
میں آیا جہاں حادی بڑے مزے
سے اپنے موبائل پر انگلیاں چلانے
میں مصروف تھا .. سالے
کمینے .. کتنے آرام سے بیٹھا
ہے .. اور یہاں میری کمر کا
کباڑا ہو گیا ہے .. یگیت نے اس
کی کمر میں ایک دھپ رسید
.. کی

تم جا کر آرام کر و میں یہیں
.. ہوں آج اس کے پاس ہی

دونوں کی مستی ختم ہوئی تو
حادی نے یگیت سے کہا .. ارے
نہیں .. میں بھی یہیں ہوں ..
اسے یہاں ایسے نہیں چھوڑ کر
جا سکتے ... میں تو کبھی
نہیں ،، یگیت نے دونوں ہاتھ
ہوا میں لہراتے کہا ... دونوں
.. بیک قت ہنس دیے

مگر وہ زخمی بھیڑیا اپنے سینے
میں ہوتی جلن اور اپنے اندر

بھری تکلیف کو سہتا گہری
... سانسیں بھر رہا تھا
کہا تھا تم سے .. کہا تھا ... میں
نے .. تم .. تم . نہیں سہ پاؤ گی
... نہی ....مجھ سے نفرت
.... کرو گی
نہیں .. نہیں برداشت کر
سکتا ... ... صرف یہ نہیں
برداشت کر سکتا ....کیوں
.. نہیں سمجھتی تم
آخر کیوں ؟؟؟؟ وہ بیڈ پر
اوندھا پڑا .. گہری سانسیں

بھرتا مدہوشی میں بول رہا تھا ... ایک دم سینے میں شدید جلن ہونے پر وہ تڑپ کر اٹھا تھا .. اپنی شرٹ اتار کر ایک طرف پھینکتا ... زور زور سے سینے پر ہاتھ رگڑنے لگا .. مگر آگ تھی جو کم ہونے کا نام .. نہیں لے رہی تھی

وہ بس اس وقت اسے اپنے سامنے دیکھنا چاہتا تھا .. نہ جانے کیوں .. وہ جانتاتو تھا .. .. مگر وہ خود کو روک رہا تھا

دوبارہ سے اسی حالت میں بیڈ پر گرتے وہ بس سونا چاہتا تھا ...

سلطان نے دھیرے سے آنکھیں بند کیں ..

انسان نہیں جانور ہو تم ... بے رحم ... درندے ہو تم .. دور رہو .... مجھ سے

سلطان نے زور سے آنکھیں میچیں .. اور کانوں پر ہاتھ رکھ لئے .... وہ الفاظ سیسے کی

طرح اس کے کانوں میں گھوم رہے تھے ...

میرے پاس وآ پس آ جاؤ .... وہ بازو آنکھوں پر رکھتا آخر بول ہی گیا ....بس ایک دفع .....ـ وآ پس .. آ جاؤ .....

سلطان تمہارے سامنے کبھی نہیں آ ے گا ..

کبھی نہیں ... .. گہری سانسیں بھرتا وہ مدہوشی میں بڑبڑا رہا تھا ..وہ مضبوط شخص

خود کو بے بس محسوس کرتا
آخر بول ہی پڑا تھا ....

وہ ائیگل کے ہمراہ بیڈ پر لیٹی
اس کی چلبلی باتیں سننے اور
ہنسنے میں مصروف تھی ...۔
مگر وہ دل سے نہیں ہنس
رہی تھی .. وہ بہت تکلیف
محسوس کر رہی تھی .. نہ
جانے کیوں .. مگر اسے بہت
تکلیف ہو رہی تھی .. وہ غصے
میں اسے چھوڑ کر تو آ گئی
تھی .. مگر وہ پاگل اس سے
بہت محبت کرتی تھی . اور

محبت کرنے والوں سے جدائی بہت تکلیف دیتی ہے ..

عشاء .. سلطان بھائی برے انسان نہیں ہیں .. وہ دل کے بہت اچھے ہیں .. وہ جس کی فکر کرتے ہیں .. اس کے لئے اپنی جان بھی وار دیتے ہیں ... تم انہیں سمجھنے کی کوشش تو کرو .. ایک دفع ..

ائیگل .. وہ بہت ہایپر ہو جاتا ہے .. ایک منٹ میں .. پتا نہیں اس میں اتنا غصہ آتا کہاں سے ہے ؟

وہ بہت ظالم انسان ہے .. اس نے میری آنکھوں کے سامنے .. ایک انسان کو قتل کر دیا ائیگل .. وہ .. وہ اس وقت بلکل کسی جانور کی طرح لگ رہا تھا .. اور وہ ..

وہ تمہیں بچا رہے تھے عشاء .. اگر تم نے غور کیا ہو تو ...ائیگل نے ای برو اچکا کر اسے دیکھا .. مگر ..

اگر سلطان بھائی انہیں نہ مارتے تو وہ تمہیں مار چکے

ہوتے عشاء ... وہ تمہیں
محفوظ رکھنا چاھتے ہیں
پاگل ....ـ اور تم .. انہیں اکیلا
چھوڑ آ ی .. ائیگل نے اسے کن
آنکھیں سے دیکھا .. عشاء نے
نظریں دوسری جانب کیں ..
بچانے کے اور بھی بہت سے
طریقے ہوتے ہیں .. مگر .. یوں
کسی کی جان لینا .. یہ طریقہ
.. تو .. وہ رکی تھی

عشاء .. انہیں تمہاری ضررت
ہے .. وہ ائیگل کی بات
نظرانداز کرگئی .. ائیگل نے ایک

گہری سانس بھری .. اب میں تمہیں کس طرح
سمجھاوں ؟؟؟

میں سونا چاہتی ہو ں
ائیگل ... .اہ .. ٹھیک ہے ..
ویسے بھی کافی رات ہو چکی ہے .. تم سو جاؤ .. ہم صبح بات کریں گے . وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتی کمرے سے جا چکی تھی ..

جب کہ اب وہ اس ظالم انسان کی یادوں کو سر پر سوار ہوتے

پوری رات برداشت کرنے والی
تھی ....

وہ ٹیبل پر پاؤں رکھے لیپ ٹاپ
گود میں رکھے صوفے پر بیٹھا ..
ٹچ پیڈ پر تیز انگلیاں چلا رہا
تھا .. جب کہ یگیت اس کے
کچھ فاصلے پر بیٹھا اسے ایک تار
میں دیکھنے میں مصروف تھا ..
سلطان نے ایک نظر اسے
دیکھا .. اور پھر سے اپنے کام
کی طرف متوجہ ہوا ..

یار ویسے بڑا ہی کوئی کنجوس انسان ہے تو .. کم سے کم ایک شکریہ تو بول ہی سکتا ہے ..

آخر یگیت نے بات شروع کی ..

وہ کس خوشی میں ؟؟ وہ لیپ ٹاپ پر دیکھ رہا تھا ..

تجھ جیسے اتنے بڑے سانڈھ کو اٹھا کر لایا تھا میں رات ...پتا ہے کتنی مشکل سے ابھی تک کمر درد کر رہی ہے ..

کس نے کہا تھا اتنی محنت کرنے کو ؟؟؟

تو کیا تجھے مرنے کے لئے چھوڑ دیتا .. اور تم .. تم اب بھابی کے غم میں اتنا پینے لگے ہو کہ تمہیں اٹھا کر لانا پڑتا ہے جناب ..

بکواس بند کرو اپنی .. بہت زبان چلتی ہے نہ .. لگتا ہے مزید ضرورت نہیں اس کی تجھے ..

ہاہاہاہا .. یکگت نے زور دار قہقہہ لگایا .. یار ویسے پتا ہے رات تو میری باہوں میں ..

تھا .. اور پتا ہے .. میری محبوبہ .. لگ رہا تھا .. قسم سے

سلطان نے ایک تیکھی نگاہ اس .. پر دوڑائی

دل تو کر رہا تھا ...ـ تھا تجھے باہوں میں اٹھا ے رکھوں .. پر اتنی بھاری محبوبہ زیادہ دیر ... اٹھائی نہیں گئی

تجھے کوئی کام دھندھا نہیں ہے کیا .. کچھ زیادہ ہی فارغ نہیں ہو گیا تو .. چل شاباش .. نکل . یہاں سے

سلطان نے لیپ ٹاپ ایک سائیڈ رکھتے یگیت کی طرف قدم بڑھاے ...

ارے ارے .. رکو .. ابھی تو چاے پانی بھی نہں پیا میں نے .. مہمان کو خالی پیٹ رخصت کرو گے اب تم ..

تو اپنی باتوں سے اپنا پیٹ بھر .. سلطان اسے بازو سے پکڑے فلیٹ سے باہر لے جا رہا تھا ..

قسم سے ذرا بھی مینرز نہیں ہیں تجھ میں ... بھابی سے

کہوں گا .. اس جنگلی سے دور
ہی رہیں .. کبی نہ آ یں واپس
.. بیچاری کہاں پھنس گئی ہے

ایک پل میں سلطا ن کے ماتھے
پر کئی شکنی نمودار ہوئیں ..
یگیت اب اپنا اپ بچاتا جلدی
... سے سڑھیاں اترتا بھاگا تھا

وہ واپس اپنے کام پر لگ چکا
تھا .. مگر اس ظالم لڑکی کی
یاد اسے کسی طرز سکون نہیں
دے رہی تھی

....

اٸیگل ... کیا کر رہی ہو ؟؟؟

اے ... پاگل انسان .. کیا جن کی طرح آتے ہو .. دور ہٹو .

حادی نے کچن میں کھڑی اپنی پیاری سی کزن کے قریب ہوتے .. کہا .. جس پر وہ بھڑک اٹھی

ارے .. اتنا کیوں بھڑک جاتی ہو ....ـ صبح صبح سانپ کھا لیا ہے کیا ؟؟؟

اگر اب تم نے اپنی شکل یہاں سے گم نہ کی تو میں تمہیں کھانے میں دیر نہیں لگاؤں

گی ... نکلو یہاں سے .. وہ
چھری کی نوک اس کی طرف
کئے بولی .. حادی نے ایک پل
میں چھری اس کے ہاتھ سے لے
کر اسے اپنے جانب کھینچا .. ..
کیا کر رہے ہو ڈفر کہیں کے ..
.. چھوڑو مجھے

چھوڑ دوں ؟؟؟ وہ دھیرے سے
اس کے چہرے سے بال ہٹاتا بولا
..ائیگل نے ایک گہری نگاہ اسے
.. دیکھا

جاؤ .. جا کر اپنی اس پیاری
آنکھوں والی حسینہ کو پکڑو ..

اس کے پیٹ میں ایک مکا رسید کرتی وہ اس سے فاصلے پر ہوئی ..

حادی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے اب اس ظالم لڑکی کو بے بسی سے دیکھ رہا تھا .. یار کیا ہر وقت ہٹلر بنی رہتی ہو .. کبی تو پیار سے بات کر لیا کرو مجھ سے ..

پیار .. ہاہ ... نکلو یہاں سے ورنہ مار ڈ ا لوں گی .. وہ پھر سے اپنے ہاتھ میں چھری پکڑے اس کی طرف کھا جانے والی

نظرو ں سے آ ی تو حادی
.. اچھلتا ہوا کچن سے نکلا تھا

ہاں ... پیار سے بات کروں ....
.. مار نے ڈ ا لوں تمہیں

ڈفر کہیں کا .. وہ اپنے کام میں
متوجہ ہوئی کہ عشاء کچن
میں داخل ہوتی ان کی نوک
.. جھوک سن کر رکی تھی

وہ مسکراتی ہوئی ائیگل کے
قریب آ ی .. تم دونوں ہر وقت
.. ایسے ہی لڑتے رہتے ہو

ہا .. وہ ہے ہی ایسا .. ہمیشہ دماغ کھاتا رہتا ہے ..

ویسے ایک بات کہوں ائیگل .. عشاء نے کچن کی شیلف پر بیٹھتے کہا .. ہمم .. کھو

ام ..مجھے لگتا ہے .. حادی بھائی .. تمہیں .. بہت پسند کرتے ہیں .. ..ائیگل کے ہاتھ رکے تھے ...

اور تمہیں یہ کس نے کہا بھلا ؟؟؟

ضروری تو نہیں .. کوئی کہے
ہی .. محبت تو ہمیں سامنے
والے انسان کی آنکھوں میں ہی
نظر آ جاتی ہے ...

اور مجھے لگتا ہے .. حادی بھائی
بھی تم سے .. وہ بولتے رکی .
اور شریر سا مسکراتے ائیگل
کی طرف دیکھنے لگی ..

ہمم ... اتنی ہی نظریں تیز
ہیں تمہاری ..

ہاں نہ .. بہت تیز ہیں .. عشاء
نے سلاد کا ٹکڑا منہ میں رکتے

کہا .. اچھا۔ .. تو پھر تمہیں
اپنے شوہر کی آنکھوں میں کیا
نظر اتا ہے ؟؟؟

وہ ہاتھ میں پکڑا گاجر کا ٹکڑا
ایک سائیڈ رکھتی رخ دو سری
جانب کر گئی .. .. میری چھو
ٹی سی دوست .. ادھر دیکھو
...

تمہیں کیا نظر آ تا ہے اس کی
آنکھوں میں یہ میں نہیں جانتی
.. مگر میں دیکھتی ہوں .. وہ
اس کی ٹھوڑی کو ہاتھ میں
پکڑے پیار سے بولی ..

مجھے سلطان بھائی کی آنکھوں
میں تمہارے لئے .. فکر ..
حفاظت .. اور محبت نظر آتی
ہے .. میں دعوے کے ساتھ تو
نہیں کھ سکتی کہ وہ تم سے
محبت کرتے ہیں .. مگر میں اتنا
یقین سے کھ سکتی ہوں . کہ
وہ تمہاری بہت فکر کرتے ہیں
.. تمہیں محفوظ رکھنا چاہتے
ہیں .. اور چاہتے ہیں کہ تم ان
... کے پاس رہو .. ان کے قریب
عشاء نے بے بسی سے اسے
دیکھا ...

ائیگل ... ائیگل ....۔ میں سلطان بھائی کے فلیٹ جا رہا ہوں .. آغا جان کو بتا دینا .. حادی تیزی سے کچن میں داخل ہوتا فون بند کر رہا تھا ..

سب خیر تو ہے .. اتنی جلدی میں اور اس وقت ... ائیگل نے پوچھا ..

ہاں وہ سلطان بھائی پر حملہ ہوا ہے ..

عشاء کے ہاتھ سے چائے کا کپ گرا ...

اسے چوٹ لگی ہے .. مجھے
دیکھنا چاہیے .. کہیں زیادہ مثلا
تو نہیں .. تم ایسا کرو .. آغا
جان کو اطلاع کرو .. بعد میں
بتانے پر وہ بہت غصہ کرتے
.. ہیں جانتی ہو نہ

وہ کچن کی شیلف سے اتر کر
دنوں ہاتھوں کو آ پس میں
الجھا تی گہری سانسیں بھر
رہی تھی .

ہا .. حادی بھائی .. مجھے ..
اس کے پاس جانا ہے .. پلیز ..
مجھے بھی اپنے ساتھ لے

جایئں ...ـ وہ لب کاٹتی تیز تیز
.. بول رہی تھی
ہاں ضرورر .. چلو .. وہ ہلکا
سا مسکراتا ائیگل کو آنکھ مارتا
باہر کی طرف بڑھا .. جب کہ
وہ حجاب اوڑھتی تیزی سے
اس کے پیچھے گئی تھی .. ائیگل
پیچھے کھڑی دونوں ہاتھ آ پس
میں بندھے نہ میں گردن ہلاتی
مسکرا رہی تھی .. وہ اتنا تو
جان گئی تھی کہ یہ پاگل سی
چھو ٹی سی لڑکی اس کے اس
مضبوط اور سر پھرے بھائی سے

بہت محبت کرتی ہے .. مگر وہ
خوش تھی .. آخر وہ مان تو
گئی تھی ...

حادی بھائی .. کیا .. کیا انہیں
زیادہ چوٹ آ ی ہے ؟؟ وہ اپنی
اتھل پتھل ہوتی سانسیں
سمبھالتی .. سب بھلا گئی تھی
..

نہیں جانتا .. بس اتنا ہی پتا چلا
کہ ان کی گاڑی پر حملہ ہوا ..
وہ آ فس سے واپس گھر جا رہا
تھا ...

گاڑی بلڈنگ کے باہر جا رکی تو
وہ تیزی سے اندر داخل
ہوئی .. حاد ی اس کے پیچھے
.. پیچھے چلتا مسکرا رہا تھا

عشاء نے فلیٹ کا دروازہ کھولا
تو ہر چیز ٹوٹی بکھری اپنی
جگہ سے قدرے دور پائی .. وہ
چلتی ہوئی سلطان کے کمرے
کے باہر جا رکی .. حادی نے
اسے اندر جانے کا اشارہ کیا ..
وہ ہاتھ آ پس میں الجھا تی
دھیرے سے دروازہ کھولتی اندر
داخل ہوئی .. ایک دم دھویں

کی سمیل اور اندھیرے نے اس
کا استقبال کیا .. وہ اپنا حجاب
اتار کے اسکارف گلے میں ڈالتی
کمرے کی لائٹ جلا چکی تھی ..
جہاں اس کی نظر سامنے بیڈ
پر الٹے لیٹے ایک ہاتھ سیدھا کئے
.. اس مضبوط شخص پر پڑی
... وہ شاید سو رہا تھا
عبدر .... مدھم سی آواز اس
کے کانوں سے ٹکرائی .. سلطان
نے دھیرے سے اپنا چہرا گھما
کر اس کی جانب کیا ... اس
کی سرخ آنکھیں اور رف حلیے

دیکھ عشاء کو عجیب سا احساس ہوا تھا ..

وہ بازو کے او پر سے آنکھیں نکالے سرخ آنکھیں لئے اسے غور سے دیکھ رہا تھا .. وہ اس کے سامنے پاؤں تک آ تی اسکرٹ پہنے حجاب کو گلے میں ڈالے انگلیوں کو آ پس میں الجھا رہی تھی ..

تو .. تم .. تم ٹھیک ہو؟؟؟؟ ہمت جمع کرتی وہ بول پڑی ..

تمہیں کیا فرق پڑتا
ہے ؟.... سلطان نے بے بسی
سے اسے دیکھا...

وہ گہری سانس بھرتی گھٹنوں
کے بل اس کے بیڈ کے قریب
بیٹھی ..

اپ ... خود کو شوہر کہتے
ہیں ... اور اتنا بھی نہیں جانتے
کہ اگر بیوی غصے ہو کر جائے تو
اسے منا کر واپس لاتے ہیں ...
ویسے تو بڑا کہتے ہیں .. بیوی
ہو میری .. بیوی ہو میری...
وہ غصے سے ناک سکیڑے اسے

دیکھ رہی تھی ... جب کہ اس
کی بات سنتے اس کے سنجیدہ
چہرے پر مسکراہٹ نمایاں
ہوئی ...

نکمے شوہر ... کہتی ہوئی وہ
اٹھ کھڑی ہوئی ...

سلطان کے رائٹ ہاتھ پر
چوٹ لگی تھی .. جہاں پر
بندھی پٹی دیکھ وہ متزبدب
سی ہوئی .

یہ .. یہ چوٹ کیسے لگی ؟؟

جیسے ہمیشہ لگتی ہے ..
.. ویسے ہی

کبھی تو سیدھا جواب دے دیا
... کریں میری بات کا

تمہیں سیدھی باتیں سمجھ
کہاں آ تی ہیں ... وہ سیدھا
.. ہوا

مجھے سیدھی باتیں ہی سمجھ
آ تی ہیں .. اور اپ کی ہر بات
الٹی ہوئی ہے .. چھپکلے کہیں
.... کے

کہتی وہ بال جھٹکتی زن سے کمرے سے باہر نکلی تھی ..

اور وہ سر پھرا انسان دل سے خوش ہوتا مسکرا دیا ... آخر وہ لوٹ آ ی تھی ...وہ گہری سانس بھر گیا ...

حادی نے اسے غصے میں باہر آتے دیکھ .. جھک کر اسے دیکھا .. کیا ہوا .. زندہ تو ہے اپ کا شوہر ...

وہ اس کی طرف تیکھی نگاہ ڈالتی کچن میں گئی ... زندہ تو ... ہے مگر الٹا ہے پورا کا پورا

حادی کا قہقہہ گونجا ... سو ٹکا .. بھابی ..

سلطان کی خیریت دریافت کر حادی وہاں سے جا چکا تھا .. جب کہ وہ کافی دیر سے کچن میں کھڑی .. اپنے نکمے شوہر کے لئے کھانا بنا رہی تھی .. وہ ہر چیز کو پہلے ٹیسٹ کرتی .. پھر اس میں کم یا زیادہ ایڈ

کرتی .. اب وہ مزید اپنا مذاق نہیں بنوانا چاہتی تھی ..

کچن کے دروازے سے آ تی آواز پر اس نے مڑ کے دیکھا جہاں وہ بلیک کلر کا ٹراوثر شرٹ پہنے دونوں بازو آ پس میں باندھے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا ..

وہ بہت رف لگ رہا تھا .. اس کے ہنڈسوم چہرے پر ایک تھکن اور بے زاری صاف دکھائی دے رہی تھی اور او پر سے اس کی ان پیاری آنکھوں میں وہ سرخ

لالی .. عشاء کو بے اختیار ہی اس پر پیار آیا تھا ...

وہ ٹیبل پر چیزیں سیٹ کر رہی تھی جب کہ وہ اسے ہر کام کرتا غور سے دیکھ رہا تھا ..

تم شیف بھی بن گئی ہو اتنی جلدی .... عشاء نے تیکھی نگاہ اسے دیکھا ..وہ اس کے مقابل بیٹھی تھی ..

تھوڑی بہت .. فلحال اسی سے گزارا کریں ..

وہ نوالہ بنا کر سلطا ن کی طرف بڑھا گئی ... وہ کن آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا ..

میں بچہ تھوڑی ہوں .. خود کھا سکتا ہوں ...

الٹے ہاتھ سے کھانا نہیں کھاتے .. کیا آپکو اتنا بھی نہیں پتا ؟؟...اچھاا .. کیوں نہیں کھاتے .. ذرا بتانا پسند کرو گی .

چپ کریں .. اپ میرے ساتھ اتنی بحث مت کیا کریں ..

غنیمت جانے کے آپ کو اپنے
ہاتھ سے کھلا رہی ہوں ..
اب نخرے کرنا بند کریں ..
سلطان کی مسکراہٹ گہری
ہوئی ..اس نے عاجزی سے دل
کے مقام پر ہاتھ رکھتے اس کے
ہاتھ سے نوالے منہ میں لیا ...
وہ دل سے خوش تھا .. یہ چھو
ٹی سی لڑکی اسے ہمیشہ ہی
شانت کر دیتی تھی.. سلطان
کے ہر مسلے کا ھل اس کے
پاس تھا .. کیسا بنا ہے ؟؟ وہ

پلیٹ میں سے نوالے بھرتی بولی
..
بہت اچھا .. ہمیشہ کی
طرح ... وہ شریر سا مسکرایا
..
اپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں ..
وہ نیم آنکھیں کھولے اسے
.. دیکھتے بولی
مذاق کیوں اڈا وں گا بھلا ؟؟
ہاں .. اس دفع میں نے سب
ٹیسٹ کیا تھا ٹھیک ہے نہ .. وہ
تو تب .... سلطا ن کا قہقہہ

گونجا .. اسے یوں ہنستے دیکھ
عشاء نے اپنی مسکراہٹ
دبای .. پاگل کہیں کا .. کتنا
پیارا ہنستا ہے ..

وہ پاگل لڑکی ایک دفع پھر سب
بھولاے اپنا دل ہار چکی تھی ....
وہ برتن اٹھا ے کرسی دھکیلتی
اس کے پاس سے گزری ..
سلطان نے اس کی کلائی تھامی
...

Episode--15

سلطان نے اس کی کلائی تھامی ...

وہ اس کے مقابل کھڑا اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ...

وہ اس کے ہاتھ سے برتن لے کر ایک سائیڈ رکھتا ٹیبل پر بیٹھا ..

وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی ...

عشاء .. سلطان نے اس کی کلائی پر گرفت مضبوط کرتے اس کا نام پکارا .. اس نے گردن اٹھا کر اس کی جانب دیکھا ..

میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا ......

.. جانتی ہوں

بس اپ .. غصہ تھوڑا کم کیا کریں .. اپ کو کیا مجھ پر ترس نہیں آتا .. پاگلوں کی طرح اتنی اونچی آواز میں بولتے ہیں .. اب میں ڈروں نہیں تو اور کیا کروں ..

وہ مسکرا دیا ... اب نہیں کروں گا ... اونچی آواز میں بات .. ہمم .. تو ٹھیک ہے ...

میں بھی نہیں جاؤں گی کہیں
..

وہ رخ دوسری جانب کئے بولی
.. سلطان نے ایک گہری سانس
بھری ... وہ اس کے ہاتھ سے
اپنی کلائی چھڑاتی کچن میں
جا چکی تھی جب کہ وہ وہیں
ٹیبل پر بیٹھا .. تشکر بھری
.... سانس بھر رہا تھا

پاگل کہیں کا ... وہ دل پر ہاتھ
رکھتی مسکرا دی .. اب وہ اتنا
تو جان گئی تھی کہ اب یہی
اس کی زندگی ہے .. اسے

سلطان اور عبدر دونوں کو اپنانا تھا .. کیوں کہ اس کی ماں {ایر گل} کہتی ہیں .. محبت کرنے والوں کے جگرے تو بہت بڑے ہوتے ہیں .. وہ تو اعلی ظرف رکھتے ہیں..

اب اس چھو ٹی سی لڑکی کو بھی اپنا دل بڑا کرنا تھا .. اب سب کچھ برداشت کرنا سیکھنا تھا ... وہ جان گئی تھی کہ چاہے جو ہو جائے .. وہ عبدر سے دور نہیں رہ سکتی .. وہ

اس سے محبت کرتی تھی ..
بہت محبت کرتی تھی ...

اور محبت کرنے والوں کے دل تو
بہت بڑے ہوتے ہیں

....
....

اگلا پلین کیا ہے ..؟؟؟؟
خطرناک چہرے والے آدمی نے
اپنے ساتھ صوفے پر اندھے پڑے
آدمی سے پوچھا تھا ....

ابراہیم آ رہا ہے .... وہ خود
سمبھال لے گا سب ... تم دونوں

بس اپنے آپ پر قابو رکھو .. سلطان اور اس کی بیوی کو تڑپانا ہے ..مارنا نہیں ...سمجھے .. اور اب تم دونوں کسی بھی طرح کی کوئی ایسی حماقت نہ کرنا کہ ہمارے آدمی اس آدمی کے ہاتھوں مارے جایئں ...

یار ایک تو مجھے تم لوگوں کی سمجھ نہیں آ تی .. ایک عام انسان سے اتنے ڈرتے کیوں ہو؟ .. کام تمام کرو اس کا ساتھ اس کی بیوی کا بھی ..

کیوں بات کو اتنا لٹکا رہے ہو ؟؟ اس آدمی نے اپنے رخسار پر لگی ٹانکوں کی ایک لکیر پر انگلی پھیرتے کہا ...

ہاہاہا ...... تم سلطان کا کام تمام کرنے کی بات کر رہے ہو ... دماغ سے پید ل انسان .. تمہیں انسانوں اور جانوروں میں شاید فرق معلوم نہیں ہے ... ذرا اس کے ہاتھ لگو ایک دفع پھر بتانا کہ وہ انسان ہے ..یا جانور .... تیرے وجود کے اتنے ٹکرے کرے گا کہ گنتے

گنتے بھی ہفتوں لگ جائیں گے .. ارے وہ جانور ہے .. پورا کا پورا .. تجھے زندہ جلا کر تیری آگ پر ٹکا بھون کر کھا ے گا وہ ...

شایان نے صوفے پر اوندھے لیٹے سلطان کی تعریف میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ...

ہا ہ ... جو کام تم سب نہیں کر سکے .. وہ میں اور میرا بھائی کریں گے .. تم شاید جانتے نہیں ہو .. بہرام ..اور اکرام کو ... لوگوں کے وجود سے اپنے

پسندیدہ حصے نکال کے کھانے
والے دو بھائی ..... وہ خطرناک
چہرے شیطانی مسکراہٹ لئے
بول رہا تھا . جب کہ شایان
اپنے سامنے بیٹھے اس ایکسٹرا
کونفیڈنٹ ..انسان کو دیکھ کر
... ہنس دیا

دیکھتے ہیں پھر .. مگر اب
ایسی کوئی حماقت نا کرنا تم
دونوں .. جب تک آرڈرز نہ ملیں
.. شایان نے اسے سمجھاتے
تھوڑا شانت کیا

....

اپنے آ فس میں واکنگ چیر پر
بیٹھا وہ پاؤں سے کرسی کو
حرکت دیتا ہاتھ میں پکڑا فون
گھما رہا تھا .. مگر اس کے
خیالوں کا مرکز کہیں اور ہی
تھا ... پیشانی پر ہمیشہ کی
طرح بکھرے بال .. اور ہنڈسم
... چہرے لئے ..وہ خوش تھا
مگر جب سلطان خوش ہو ..تو
مطلب اب کوئی نیی آفت اس
کے سر چڑھنے والی ہے ....
وہ ایک گہری سانس بھرتا
کلائی پربندی گھڑی پر ایک

نظر ڈالتا .. اپنا موبائل جیب
میں ڈال کر آ فس سے نکل چکا
تھا ... سلطا ن بھائی ..
رکھیں .. ایک منٹ .. کوریڈور
سے بھاگتی ہوئی ائیگل اس کی
طرف آ رہی تھی .. وہ قریب
کھڑی زور زور سے سانس لے
رہی تھی .. بھائی .. وہ ....اپ
کا شیڈول ..میں نے ریسٹ کیا
ہے .. کل سے جتنی بھی میٹنگز
ہوں گی وہ 12 بجے کے بعد
ہوا کریں گی .. اور ہمارا وہ

اظلم حیات پروجیکٹ .. کل اس کا افتتاح ہے ...

ہمم ... بہتر .. سلطان اس کی پوری بات سن کر جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا .. ایسا کرو .. حادی کو کل کی میٹنگز اٹینڈ کرنے کا کھو .. میں کل اوپننگ سرمنی میں شامل ہوں گا ..

ہیں ؟؟؟؟ کیا واقی .. اپ کل .. واقی ..ائیگل آنکھیں پھیلاے سلطان کی بات غور سے سن رہی تھی ...

وہ اثبات میں سر ہلاتا وہاں
سے چل دیا .. جب کہ وہ پیچھے
کھڑی اس اچانک تبدیلی پر
پھولے نہیں سما رہی تھی .. .
ہمارا سر پھرا سلطان اب
نارمل زندگی کی طرف آ رہا
ہے .. ہا ہ .. میری چھوٹی
سی پیاری سی بھابی .. تمہارا
کتنا شکر ادا کروں .. وہ دل پر
ہاتھ رکھے عشاء کی دل سے
مشکور تھی .. جو کہ سچ تھا ..
سلطان اب نہ چاہتے ہوئے بھی
اپنی ہر زمیداری نبھانا چاہتا تھا

.. وہ اس کے لئے خود محنت کر
کے کمانا چاہتا تھا .. اور اپنی
بیوی کی ہر ضرورت خود پوری
کرنا چاہتا تھا ... مگر وہ ضدی
مغرور انسان خود کو کس قدر
روکے ہوئے تھا اس کے قریب
جانے پر .یہ بس وہی جانتا
تھا .. وہ بس اسے محفوظ
رکھنا چاہتا تھا .. جس کے لئے
اسے اس سے فاصلے پر ہی
رہنا تھا .. اگر وہ اس نازک
سی لڑکی کے قریب جاتا تو ..
شاید وہ اپنی خوشیاں کھو دیتی

... وہ سمبھال نہ پاتی ... وہ
مضبوط شخص ہمیشہ کی
طرح خود کو روک گیا تھا

....

....

سلطان نے فلیٹ میں داخل
ہوتے چاروں طرف نگاہ گھمائ
وہ کہیں نہیں تھی .. وہ اپنا
کوٹ اتار کر صوفے پر رکھتا
ٹائی کی نوٹ ڈھیلی کرتا اس
کے کمرے کی طرف گیا ... ...
تھوڑا اندر جھانک کر دیکھنے پہ
وہ اپنے کمرے کی بالکونی میں

رکھے گلدان میں پانی ڈال رہی
تھی .. وہ خوبصورت سرخ
گلاب کی پتیوں کو ہاتھ سے
چھو تی مسکرا رہی تھی.. اس
نے یہاں پر بھی پھول ڈھونڈھ
لئے تھے ..

وہ دروازے سے ٹیک لگائے
مسکراتے اسے دیکھ رہا تھا ..

اس کی کمر پہ پھیلے لمبے
براؤن بال اس کھڑوس کو بہت
پسند تھے ....

اے .. اپ کب آۓ .. وہ نارمل انداز میں بات کر رہی تھی ..
بس ابھی .. کیا کر رہی ہو ؟؟
اپ اپنے گھر میں پھولوں کا بلکل بھی خیال نہیں رکھتے .. سب پھول مرجھا گیے تھے .. میں بس انہیں ٹھیک کر رہی تھی ..
انسانو کے ساتھ ساتھ اب پھولوں کی ڈاکٹر بھی بن گئی ہو ؟؟

جی وہ تو میں بچپن سے ہی
ہوں .... وہ اس کے قریب سے
گزرکر حال میں آ ی .. وہ اس
کے پیچھے پینٹ کی جیبوں میں
ہاتھ ڈالے چلتا ہوا حال میں آیا
..
آ پ جانتے ہیں ... کسی نے کہا
تھا ... یہ پھول ایک بے حصو بے
امید وجود میں ایک امید ..
تازگی اور پرنوریت بھر دیتے
ہیں .. انسان جتنا ان کے قریب
رہتا ہے اتنا ہی زندہ دل
محسوس کرتا ہے ... وہ صوفے

کی پشت سے ٹیک لگائے کھڑی
تھی ..

کافی بڑی باتیں کر لیتی ہو ...
وہ ٹائی اتارتا صوفے پر دھڑام
سے بیٹھا .... اب آپ کیا جانے ..
.... اہ ... وہ دھیرے سے بڑبڑائ

یہی کہ تمہیں پھول پسند
ہیں .. وہ اس کی بات سنتا
دھیرے سے بولا ... وہ حیرانی
سے اسے دیکھ رہی تھی ...
... ویسے ایک بات بتاؤں

بس ایک بات ؟؟ طبیعت ٹھیک
ہے تمہاری ؟؟وہ اس کی
آنکھوں میں دیکھتا سیریس
شکل بناتے بولا ..

اپ نے . ایک ایکسٹرا چالاک
قسم کے آدمی ہیں ....
پلس ..بھوت .. جو کہیں بھی
....کبھی بھی ٹپک پڑتا ہے

بس ؟؟؟ سلطان نے اپنے رخسار
پر ہاتھ جماتے کہا .. اتنی سی
تعریف ؟؟؟

تعریف میں کہنے کو تو بہت
کچھ ہے .. مگر اپ سے
برداشت نہیں ہو گا ... کیا ہے
نہ .. اگر میں نے اپ کی تعریف
میں اپنے اس منہ سے چند
الفاظ اپ کے گوش گزار کئے تو
اپ .. پھر سے ایک جنگلی جانور
کی طرف گلا پھاڑ کر اتنا انچا
بولیں گے .. اور مجبورن مجھے
یہاں سے جانا پڑ ے گا .. اور
مجھے میرے کانوں کے پردے
بہت عزیز ہیں .. اپ کی اطلاع
..... کے لئے

وہ ایک مسکین سی مسکراہٹ اسے کی طرف اچھال کر کچن کی طرف بڑھی ... اپنی اتنی تعریف سن کر سلطان کی سمائل گہری ہوئی .. وہ اپنی شرٹ کا بٹن کھولتا بالوں میں ہاتھ پھیرتا مسکرا دیا .... پاگل لڑکی ....

وہ کوکنگ کرنا سیکھ رہی تھی .. مگر ابھی تک اسے اچھے سے کوکنگ کرنی نہیں آ ی تھی ....

اپ کل فری ہیں کیا ؟؟؟

کوئی کام تھا ؟؟ وہ اس کا بنایا
ہوا کھانا جو کہ بس گزارہ لایق
تھا .. بڑے مزے سے کھانے میں
مصروف تھا .. جب کہ اس کے
مقابل عشاء اپنی پلیٹ میں
چمچ ہلاتی بے زاری سے اپنے
بناے کھانے کو دیکھ رہی تھی
....
میں اورفن کیئر جانا چاہتی
ہوں ... بہت عرصے سے وہاں
نہیں گئی .. اور ہنہ سے بھی
ملنا ہے .. وہ یقینا مجھ سے
بہت ناراض ہو گی ... سلطان

نے ایک گہری سانس بھرتے
اثبات میں سر ہلایا ... . وہ
بلکل نارمل طرح سے سب
بھلاے اب سلطان کو اپنا چکی
تھی .. مگر اس کا وہ روپ یاد
کرتی وہ آج بھی لرز جاتی
تھی .. مگر وہ اب برداشت
کرنا سیکھ گئی تھی .. سب
کچھ اپنے رب پر چھوڑ کر وہ
اپنی زندگی کی اس حقیقت کو
اپنانا شروع ہو چکی
تھی ....شام نے اپنے پر پھیلاے
تو وہ اپنے کمرے سے نکل کر

ادھر ادھر دیکھنے لگی .. وہ
فلیٹ بہت بڑا تو نہیں تھا مگر
کافی کشادہ تھا .. وہ شاید گھر
پر نہیں تھا .. وہ چلتی ہوئی
اس کے کمرے کی طرف گئی ..
سلطان کا کمرہ ہمیشہ کی
طرح بکھرا پڑا تھا .. جسے
دیکھتے اس نے اہ بھری ... یہ
آدمی پتا نہیں کب انسان بنے گا
.. کہیں یہ مجھے بھی پاگل نہ
کر دے .. وہ ایک جھرجھری لے
کر اس کے کمرے میں پھیلاوے
کو درست کر رہی تھی ...

وارڈروب کھولتے ہی اس کی
نظر اس کی ڈریس کولیکشن
پر پڑی .. سب کے سب ڈریس
ہی بلیک کلر کے اور فارمل ...
وہ جس بھی ڈریس کو اٹھاتی
وہ یا تو بلیک کلر کا ہوتا یا
سفید کلر کی شرٹز .. اے ..
پورا کا پورا .. گینگسٹر ہے ...
دیکھو تو ذرا ... وہ اس کی
شرٹز کو ادر ادھر کرتی دیکھ
رہی تھی جب اس کی نظر اس
بلیو کلر کی شرٹ پر پڑی ...
وہ مسکرا دی .. مگر اس دن

والا اس کا رویہ یاد کرتی ایک د
م غصے سے وارڈروب بند کرتی
بیڈ سے کچھ فاصلے پر بنی
شیلف کے قریب آ ی .. جہاں
پوری شیلف پر بس ایک ہی بک
تھی ..

The Sultan of Byzantium – "Selcuk Altun"

وہ بک جو عشاء نے اسے
sugest کی تھی .. وہ
مسکراتی ہوئی وہ کتاب ہاتھ
میں تھامے مرر کےقریب سے

گزری ... مرر پر کافی سارے
پرفیومز پڑے تھے جو کہ ایک
... ہی کمپنی کے تھے

...Bleu De Chanel.....

ڈارک بلیو کلر کی وہ پرفیوم
کی بوتل اس نے اٹھا کر ناک
سے لگائی ... اسے ہمیشہ سے
ہی سلطان کے وجود سے آ تی
یہ خوشبو بہت پسند تھی ..
جب بھی وہ یہ خوشبو اپنے اس
پاس محسوس کرتی وہ خود کو
ایک محفوظ احساس کے ہالے
میں کھڑا پاتی ... وہ ..اسے ایک

سائیڈ رکھتی اس سے کچھ
فاصلے پڑی ہوئی وہ بلیک کلر
کی تاج والی انگوٹھی کو ہاتھ
میں اٹھا ے دیکھ رہی تھی ...
وہ اسے بہت پسند آ ی تھی ..
عشاء نے کچھ سوچتے ہوے اپنی
مسکراہٹ دباتے وہ انگوٹھی
اپنی مٹھی میں قید کی اور
کمرے کا دروازہ بند کرتی
صوفے پر بیٹھی کتاب کے ورک
پلٹنے لگی .. اتنے میں ایک دم
دھڑام سے دروازہ کھلا اور وہ

غصے چہرے پر سجائے .. گھر داخل ہوا ..

عشاء ..... عشاء .. وہ اس کا نام زور سے پکار تا تیز تیز سانسیں بھرتا حال کی طرف آیا ..

وہ اپنا نام اس قدر زور سے سنتی گردن گھمائے اس کی طرف دیکھ رہی تھی ....

جی .. م .. میں یہاں ہوں ... اس کی آواز پر وہ حال کی طرف آیا اور اپنے سامنے اسے

بیٹھے دیکھ سلطان نے ایک
گہری سانس بھری ....ـ اور اپنے
اعصاب نارمل کرتا قریب آیا ..

کیا ہوا .؟. سب خیریت
ہے .؟.ـ اپ اس طرح ..... وہ
اپنی مٹھی میں پکڑی انگوٹھی
کو دباتی اس کی طرف دیکھ
رہی تھی .... اتنے میں وہ اپنے
اعصاب نارمل کر چکا تھا . ...

نوتھنگ.. جسٹ .... تم . ٹھیک
ہو ؟؟

جی ... مجھے کیا ہونا ہے .. وہ حیرانی سے آنکھیں گھماتے بولی وہ اپنی جیکٹ..... good ... اتارتا کمرے کی طرف بڑھا .. سنو ...عشاء نے اس کی آواز پر گردن گھما کر دیکھا ..

جب میں گھر پر نہ ہوں تو ڈور اندر سے لاک کر لیا کرو ...

Understood ....

اوکے .. وہ اثبات میں سر ہلا گئی .. وہ تشکر بھری اہ بھرتا کمرے میں داخل ہوا .. جہاں

اسے ہر چیز اپنی جگہ پر نظر آی .. وہ ریلیکس ہوتا مسکرا دیا ...

تمہاری بیوی ہے بہت خوبصورت ... کیا کہتے ہو .. ایک دفع پھر اٹھا لوں .... یار قسم سے میرا دل آ گیا ہے تیری بیوی پر ... اے ..... اور او پر سے وہ آج لگ بھی بہت خوبصورت رہی ہے ... شایان کی بے ہودہ سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی .... وہ بلکونی میں کھڑا سگریٹ

سلگاے .. شایان کی کل شام
والی ایک رینڈم کال کو سوچ
رہا تھا ... سلطان کو ایک د م
اپنے سامنے دھواں دکھائی دیا تھا
.. وہ کیسے اس کے گھر تک
پہنچ سکتا تھا .. وہ پاگلوں کی
طرح دوڑتا ہوا گھر تک پہنچا
تھا .. مگر اسے اپنے سامنے
سلامت دیکھ اس کی جان میں
جان آ ی تھی ..

چلیں ... عشاء کی آواز پر اس
نے مڑ کر دیکھا .. وہ سفید
رنگ کا سویٹر پہنے بلیک جینز

اور بلیک حجاب اوڑھے تیار
کھڑی تھی ... .. سلطان نے اسے
او پر سے نیچے تک غور سے
دیکھا .. وہ بہت پیاری لگ رہی
تھی .. مگر اسے کچھ کمی لگ
رہی تھی .. وہ اپنے کمرے میں
گیا اور کچھ ہی دیر بعد ہاتھ
میں اپنا وہ بلیک کوٹ پکڑے
باہر آیا .. اس نے بڑھ کر کوٹ
عشاء کے گرد اچھی طرح پھیلا
دیا .. مگر عشاء کو اس کے
ہاتھ میں پکڑا سیگریٹ کا
دھواں بہت منحوس لگا تھا ..

آپ ... سموک کرتے ہیں ..
عشاء نے آنکھیں سکیرتے اس کی جانب دیکھا ..

... ہمم .... مختصر جواب

.... مت کیا کریں

کوئی خاص وجہ .... سلطان نے گہرا کش بھرتے کہا ..

مجھے نفرت ہے اس سے ...
عشاء نے اس کی طرف غور سے دیکھا ...

وہ ایک گہری سانس بھرتا اس کے قریب آیا .. وہ دو قدم

پیچھے دیوار سے جا لگی ..
سلطان نے جھک کر اس کے
قریب ہوتے .. پاس پڑے ٹیبل پر
سگریٹ کو بجھایا .. وہ اسے
دیکھ رہا تھا .. .. وہ بلکل اس
کے مقابل بس کچھ ہی فاصلے
پر جھکا اسے دیکھنے میں
مصروف تھا ...

اور کچھ ....

سلطا ن کی آواز پر اس نے
پلکیں جھپکتے نفی میں سر
ہلایا ......وہ جیب سے چوینگ
گم نکال کر چباتے ہوے اس

سے فاصلے پر چل رہا تھا ..
جب کہ وہ مسکراتی ہوئی اس
کے ساتھ ساتھ چلتی اسے دیکھ
رہی تھی ...

وہ اس کے ہمراہ اورفن کیئر
میں داخل ہوئی .. تو سلطان
نے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر
اسے اندر جانے کا اشارہ کیا ..

اپ بھی ساتھ چلیں .... عشاء
نے افرر کی ..

میں کیا کروں گا وہاں جا کر ..
تم جاؤ .. اور جلدی فارغ ہو کر

باہر آ جانا .. .. اوکے .. مگر .
... وہ مڑا پر روکا

آج جلدی میں مت رہنا ... میں آرام سے گھر جاؤں گی .. کسی ہر بڑی میں نہیں .. وہ مسکرا دیا ...

شفا انٹی اپنے سامنے اسے دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی .. پتا ہے میں نے تمہیں کتنا یاد کیا .. اور کچھ ٹائم سے تمہارا فون بھی بند جا رہا ہے .. میں پریشان ہو گئی تھی عشاء .. سب ٹھیک تو ہے

نے .. سب بلکل ٹھیک ہیں انٹی ..
وہ بس .. وہ رکی تھی ...ـ تم
نے حجاب اوڑھنا شروع کر دیا ..
ماشاء الله .. بہت ہی پیاری
لگ رہی ہو ... یہ کب شروع
کیا ؟؟

شفا انٹی کی بات پر اسے اپنا
وہ مغرو ر شوہر یاد آیا .

بس مجھے یہ اچھا لگتا ہے ..
.. سیف فیل ہوتا ہے .. اس لئے

یہ چھوڑیں انٹی .. ہنہ کیسی
ہیں .. وہ آ تی ہیں کیا یہاں ؟؟

ارے کہاں .. بس دو دفع آ ی
تھی ..وہ بھی بس کچھ دیر کے
لئے ہی . اور اب تو کافی
عرصے ہو گیا نہیں آ ی.. میں
نے اس کے گھر فون کیا بہت
دفع مگر ان کا فون بھی بند
موصول ہوتا ہے ... کبھی کبھی
مجھے بہت عجیب احساس ہوتا
ہے عشاء ..ارے انٹی اپ فکر نہ
کریں.. میرے پاس اس کا
ایڈریس ہے نہ میں .. آج جاؤں
گی اس کے پاس .. وہ بہت
خوش ہو گی ..

ہممم .. چلو یہ تو اچھی بات
ہے ..اس بہانے مجھے بھی اس
کی خیریت معلوم ہو جائے
گی .. وہ دونوں کافی دیر تک
گپوں میں مصروف رہیں .. گل
فام اور انٹی سے مل کر وہ
.. بہت خوش تھی
مگر اس نے انہیں اپنے ساتھ
پیش آ نے والے کسی حادثے کا
ذکر نہیں کیا تھا اور نہ ہی اپنے
نکاح کا ... عشاء ترکی سے
تعلق نہیں رکھتی تھی .. وہ
ہمیشہ سے ہی اسلام سے

بہت اٹچھیڈ تھی .. بقول شفا انٹی کہ .. ہمیں اپنے نبی کی سنت کے مطابق چلنا چاہیے . جو کہ رحیم شاہ کی فطرت اور عادت تھی ...

ترکی میں ددو طرح کی شادیاں ہوتی ہیں .. ایک ترکش طرز سے ان کی رسومات کو مد نظر رکھتے ہوئے .. اور ایک امام نکاح جو کہ نبی پاک کی سنت کے .. مطابق کیا جاتا ہے .. جو لوگ اسلام سے حقیقی تعلق رکھتے

ہیں وہ امام نکاح کو زیادہ
... .. ترجیح دیتے ہیں

کچھ ہی دیر بعد وہ شفا انٹی
کے ہمراہ اب واپس جانے کے
لئے نکلی .. وہ انہیں الوداع
کہتی باہر آ ی جہاں وہ
شہزادہ گارکی پشت سے ٹیک
لگاۓ کھڑا فون میں جھانک رہا
تھا ...

چلیں .. عشاء نے قریب آ تے کہا
... وہ گہری سانس بھرتا اب
ڈرائیونگ سیٹ پر برجمان ہو
چکا تھا .. وہ اب اسے ہنے کے

گھر کا ایڈریس سمجھا رہی
تھی ..
ایک ڈھلوان دار گلی کی نکر پر
گاڑی رکی . اور چھوٹے سے گھر
کے باہر وہ کھڑی غور
سے دیکھ رہی تھی .. گھر کے
باہر چند سیڑھیاں جن کے گرد
پھولوں کی بیلیں ایک طرز سے
لپٹیں تھیں .. وہ سیڑھیاں
چڑھتی دروازو کے قریب گئی
مگر وہاں لگا تالا دیکھ .. اس
پاس نگاہ دوڑانے لگی ..

بات سنیں .. انکل ... ایک آدمی
ساتھ والے گھر کے باہر پھولوں
کو پانی دینے میں مصروف تھا ..
جب کہ سلطان اسی سٹائل
.. میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا

.. مرحبا .. مرحبا بیٹی

انکل اپ جانتے ہیں اس گھر
میں جو رہتے تھے وہ کہاں
ہیں؟

اہ . بیٹی .. وہ تو کافی عرصہ
.. پہلے یہاں سے جا چکے ہیں

جا چکے ہیں .. مگر کہاں ؟؟
.. وہ تو میں نہیں جانتا بیٹی

.. اہ .. بہت شکریہ اپ کا

وہ دوبارہ گاڑی میں بیٹھی مگر
.. وہ الجھ رہی تھی

کیا ہوا ..؟؟؟ سلطا ن نے اسے
. الجھتے دیکھ پوچھا

پتا نہیں اس کے گھر کا ایڈریس
.. تو یہی تھا .. مگر

کیا پتا کہیں اور ہو .. اور
.. تمہارے پاس غلط ایڈریس ہو

نہیں میں نے اس عورت سے خود ایڈریس لیا تھا .. وہ یہی تھا ..

تو پھر وہ کہیں اور جا چکے ہوں گے ...

مگر .... اس نے بے بسی سے سلطان کی طرف دیکھا ...

ریلیکس .. اور اب ؟؟ اور کہاں جانا ہے؟؟

کہیں نہیں .. بس گھر .. وہ چپ تھی .. سارے رستے وہ بس خاموش رہی ... وہ ہنے

سے بہت اداس تھی وہ بس اسے دیکھنا چاہتی تھی .. وہ بھی تو اداس ہو گی ...

وہ فیلٹ میں داخل ہوتی سیدھا اپنے کمرے کی طرف گئی ...

سلطان نے اسے اداس دیکھتے گہری سانس بھری

....
....

وہ چاہتے ہوۓ بھی خود کو روک نہیں پا رہا تھا
اس کا معصوم سا اداس چہرہ سلطان کو تکلیف دے رہا تھا ...
وہ دو دن سے اسی بے دیہانی کی حالت میں گھوم رہی تھی ... مگر آج سلطان نے اس کے لئے گھر میں چہل پہل کا انتظام کیا تھا ... حادی ائیگل اور یگیت ..مروا ..سمیت آج

سب اس کے فلیٹ میں موجود
تھے ..اور وہ چھو ٹی لڑکی سب
بھلاے اپنی بیسٹ فرنڈ مروا
سے خوش گپوں میں مصروف
تھی ...۔ ائیگل مروا اور عشاء
ایک طرف ہوتی اپنی ٹیم بنا
چکی تھیں .. جب کہ حادی اور
یگیت ایک طرف .. سلطان ان
سب سے بے نیاز سا ایک طرف
بیٹھا تھا .. وہ تھوڑی دیر
بعد اپنے سامنے بیٹھی حجاب
اوڑھے اپنی بیوی کو دیکھ رہا
تھا .. مروا نے ایک نظر اسے

پھر عشاء کی دیکھا جو ائیگل
سے باتیں کرنے میں مصروف
تھی .. مروا نے اسے ایک دم
کہنی ماری .. کیا ہے .... عشاء
نے اس کی طرف دیکھا .. مروا
جھک کر اس کے کان میں کچھ
کہتی اسے مسکراہٹ دے گئی
...

ویسے بھابی .. اپ کا بہت
شکریہ .. اپ کی وجہ سے
ہمارے یہ فارمل اور کھڑوس
انسان نے آج خود ہمیں اس
محل میں آ نے کی دعوت دی ..

ورنہ مجال ہے کہ یہ انسان ہمیں یہاں گھسنے دے .. عشاء نے ایک نظر اسے دیکھا جو حادی کی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا .. ارے نہیں حادی بھائی .. اپ کا جب دل کرے اپ یہاں سب آ سکتے ہیں ... حادی نے سلطان نے طرف دیکھا ..

انہیں اگنور کریں .. عشاء کی بات پر سب کا قہقہہ گنجا ...

اہم .. اہمم ... دیکھ لیا .. اب ہمیں اجازت مل گئی ہے ..

جناب .. اب ہماری یہ صورتیں تجھے حفظ ہو جائیں گی ..
یگیت نے حادی کو کہنی مار تے سلطان سے کہا ..

زیادہ فری مت ہو .. ورنہ اٹھا کر باہر پھینک دوں گا ...

ارے بھابی ...ـ اسے تھوڑے مینر ز سیکھا دیں ... پلیز ...

مہمانوں سے ٹھیک سے بات بھی نہیں کرنی آ تی اپ کے شوہر نامدار کو ..

سلطان نے چٹختی نگاہ حادی کی طرف دیکھا ...

اور نہ ہی ابھی تک اس نے کوئی چاے پانی پوچھا ہم سے .. عشاء نے مسکراہٹ دبای ..

آجا کمینے ..سیدھا تیرے منہ میں ہی بنا دیتا ہوںچاے .. بڑی زبان چلتی ہے نہ تیری.... ائیگل نے ہنسی دبای ...

سب کے سب ایک جیسے ہیں .. پاگل .. وہ انہیں شور مچاتے

دیکھ کہتا ہوا اپنے کمرے میں چل دیا ..

اور اپ ان پاگلوں کے سردار .. عشاء نے اسے جاتے دیکھ دھیرے سے کہا .. جب کہ وہ سن چکا تھا ..

ارے مروا .. صارف بھائی کی کوئی خبر نہیں .. کیا بات ہے >> سب ٹھیک تو ہے نہ .. عشاء نے مروا کو کہنی مارتے کہا .. ہاں یار .. وہ یگیت بھائی نے اسے سوغو ت بھیج دیا ہے کچھ عرصے کے لئے .. وہاں ہیڈ

منیجر کی بہت ضرورت تھی ..
اور صارف کافی قابل ہے تو
.. اس لئے اب وہ وہاں ہے
اہ ہ ہ .. مروا .. تیرا کیسے گزارا
... ہوتا ہے اس کے بغیر
میرا گزارا بہت اچھی طرح
ہوتا ہے .. جان چھٹی اس موٹے
.. سے .. مروا نے منہ بناتے کہا
جھوٹی کہیں کی .. جانتی ہوں
میں .. اس سے تین پانچ کئے
بغیر تجھے کہاں سکوں اتا تھا

بھلا .. مروا کا بھرپور قہقہہ گونجا ...

وہ سب رخصت ہوے تو وہ اہ بھرتی اب تھوڑا ریلیکس فیل کر رہی تھی ...

بلکو نی میں پڑے پھولوں کو دیکھتی وہ بڑے پیار سے انہیں پانی دیتی اور انہیں چھو کر مسکراتی .. وہ اپنے بالوں کا جوڑا بناے اپنے کام میں مصروف اپنے سے کچھ فاصلے پر صوفے پر براجمان اس مضبوط شخص کا دیہان بھٹکا رہی تھی ..

وہ بار بار اپنے کام سے نگاہ ہٹا کر اسے دیکھتا .. گردن کے گرد لپٹا اسکارف اور اس کے ساتھ جھولتی کچھ شریر سی بالوں کی لٹیں اس کے معصوم سے چہرے پر لہرا رہی تھی ..عشاء نے پانی ڈالتے تھوڑا سا پانی اپنی ہتیلی میں بھر کر چہرے پر چھڑکا .. سلطان نے صوفے کی پشت پر سر رکھے اسے غور سے دیکھتے ایک گہری سانس بھری ..

وہ اپنا کام بند کرتا اس کے قریب آیا ..

کیا کر رہی ہو ؟ وہ اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھا اسے گلدان میں سے مٹی ہٹاتے دیکھ رہا تھا ..

یہاں اس والے میں مٹی کا فی زیادہ ہے .. اسے نکال رہی ہوں .. گیلی مٹی سے اس کے ہاتھ خراب ہو رہے تھے .. سلطان نے اس کے ہاتھ سے گلدان لے کر اس کے ہاتھ پکڑتے پانی سے صاف کئے ..

.. میں کر دیتا ہوں

وہ اسے حیرانی اسے دیکھ رہی
تھی .. وہ اپنے کف فولڈ کرتا ..
دونوں ہاتھوں سے گلدان میں
سے ایکسٹرا مٹی باہر نکال
دوسرے خالی گلدان میں بھر
رہا تھا .. عشاء اپنے گھٹنے پر
سر رکھے اسے غور سے دیکھ
رہی تھی ...

وہ سفید رنگ کی شرٹ میں
ملبوس اوپر کے دو بٹن کھولے
کف فولڈ کئے اپنے کام میں
مصروف تھا .. اس کی پیشانی

پر بال ہمیشہ کی طرح بکھرے
تھے .. اسے انہیں سلجھانا پسند
نہیں تھا ..۔ عشاء نے اس کے
بالوں کو ہاتھ بڑھا کر درست
کیا . اپ کو کیا اپنے بالوں کو
سلجھانا نہیں آتا ؟؟؟.

سلطان نے ایک نظر اسے
دیکھا .... پسند نہیں ..

وہ کیوں ؟ .. عشاء کے سوال
پر اس نے کندھے اچکا دئے ..

کیا ہمیشہ ایسے ہی رکھتے
ہیں انھیں ؟؟

ہمم .. وہ اپنے کام میں مصروف تھا ..

اچھے لگتے ہیں ...۔ عشاء نے اس کی طرف دیکھتے کہا ..

وہ مسکرایا .. وہ اپنی بات پر غور کرتی پلکیں جھپکتی وہاں سے اٹھ گئی ..

سنو ...سلطان کی آواز پر عشاء نے گھوم کر اسے دیکھا ..

باہر چلو گی ...؟

جی ضرورررر ر ر ر ...۔ وہ چہکتی ہوئی بولی ...

وہ اپنے ہاتھ واش کرتا کوٹ
پہنے اسے لئے اب اپنے فلیٹ کی
بلڈنگ کی پچھلی سائیڈ پر تھا ..
ایک کھلی سڑک .. جس کے
دونوں طرف درختوں کی
قطاریں تھیں .. وہ خوش
تھی .. تیز ہوا سے درخت اپنے
پورے زورو شور سے لہرا رہے
تھے.. سڑک پر گرے ہوئے پتوں
پر وہ دونوں ایک دوسرے کے
ہمراہ چلتے ہوئے جا رہے.. وہ
اس سے کچھ فاصلے پر آ گے
چلتی اپنی دونوں باہیں ہوا

enjoy میں پھیلا ے موسم کو
کر رہی تھی .. جب کہ آج وہ
مضبوط شخص خود کو کمزور
محسوس کر رہا تھا ...

کتنا پیارا موسم ہے نہ ..

ہمم ... وہ کوٹ کی جیبوں
میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا ..

وہ اس کے مقابل کھڑی تھی ..
اس سے کچھ ہی فاصلے پر ..
سلطان اس کے چہرے کی
طرف بغور دیکھ رہا تھا ... اس
کی بڑی بڑی براؤن آنکھیں میں

چمک تھی .. وہ آج بہت خوش
تھی... وہ مسکرا رہی تھی
جب کہ سلطان کی نظریں اس
کے داییں رخسار پر پڑتے
ہلکے سے ڈمپل کی طرف
تھیں ... عشاء کی ہائیٹ
سلطان سے کافی کم تھی ..
وہ اس کے کندھوں سے تھوڑا
سا نیچے تک آتی تھی .. وہ اس
سے کچھ ہی فاصلے پر اس کی
طرف رخ کئے آنکھیں بند کئے
آسمان کی طرف منہ کئے

مسکراتی ہوئی گہری سانسیں .... بھر رہی تھی

مجھے یہ موسم بہت پسند ہے ... وہ مسکرائی اس کا ڈمپل نمایاں ہوا .. اور وہ مضبوط شخص خود پر قابو کھو چکا تھا ..

سلطان نے اپنے قدم بڑھا کر اس کے قریب ہوتے جھک کر دھیرے سے اپنے لب اس کے ڈمپل پر رکھ دئے ...

اس کی بند آنکھیں ایک دم
کھلیں تھی .. وہ بڑی بڑی
آنکھیں ایک دم مزید بڑی ہوئیں
.. اسے اپنی ہارٹ بیٹ ایک دم
.. روکتی محسوس ہوئی

گربراتے ہوے وہ اس سے کچھ
فاصلے پر ہوئی .. مگر مقابل
شخص آنکھیں کھولنے کی ہمت
نہیں کر پا رہا تھا .. وہ اسی
جگہے آنکھیں بند کئے کھڑا تھا
...
وہ اپنے قدم موڑ تی .. اس سے
کچھ فاصلے پر ہو ی .. وہ

چلتی گئی .. اور دھیرے دھیرے
بھاگتی ہوئی گھر کی طرف
چل دی .. سلطان نے دھیرے
سے آنکھیں کھولتے اسے دیکھا ..
وہ مسکرا دیا .. مگر وہ اسے
روک نہ سکا .. اور نہ ہی اس
کے پیچھے جانے کی ہمت کر
سکا .. ایک گہری سانس بھرتا
وہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ
رکھ کر اپنے سے کچھ فاصلے پر
لگے بنچ پر بیٹھ گیا .... سلطان
نے آہستہ سے اپنا سر بنچ کی

پشت سے ٹیک دیا ... وہ دل سے مسکرایا تھا ..

بھاگتی ہوئی وہ فلیٹ میں داخل ہوتی دروازہ بند کر چکی تھی ..

اپنی اتھل پتھل ہوئی سانسیں سمبھلتی وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپاۓ زمین پر بیٹھی تھی ... اسے اپنا دل ایک سو بیس کی سپیڈ سے دھڑکتا معلوم ہو رہا تھا ...

اے ...اللہ .... پاگل کہیں کا ... . وہ ایک د م ہنس دی

کیا مجھے وہاں سے ایسے آنا چاہیے تھا .. نہیں ... ہاں .. ... مگر...وہ

وہ مسکراتی شرماتی اس کی توقع تو بلکل نہیں کر رہی تھی .... صوفے پر دھڑام سے گرتے وہ اپنے رخسار کو چھوتی .... مسکرا دی

وہ ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھا تھا .. جب فون کی گھنٹی

بجی ... سلطان نے آغا جان کا نام جگمگاتے دیکھ فون کان سے لگایا ...

مگر اگلے ہی پل رحیم شاہ کے الفاظ پر سلطان کے چہرے پر غصہ نمودار ہوا ..

میں آ رہا ہوں ... اس خبیث انسان کو میں خود دیکھ لوں گا ...فون رکھتا وہ تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

....

....

میں .. میں جانتا ہوں رحیم ...
میں بہت گناہ گار انسان
ہوں ... اپنی زندگی میں میں
نے صرف اور صرف گناہ کئے
ہیں ... اور یہ گناہ مجھے کسی
طرز بھی سکون نہیں انے دیتے
...

اپنی یہ بکواس بند کر و ..
جیسے میں تمہیں جانتا نہیں
ہوں ...

تجھ جیسا دو چہرے رکھنے والا
سانپ کبھی کسی کا نہیں ہو
سکتا .. مجھے دکھ ہوتا ہ ہے یہ

سوچتے کہ تو کبھی میرا دوست
تھا .. اپنی زندگی کے اس حصے
... پر میں لعنت بھیجتا ہوں
اور تو کیا سوچ کر واپس آیا ہے
... کیا تو اپنا انجام بھول چکا
ہے ؟؟؟ تو جانتا ہے نہ سلطان
کو ... تجھے یہاں دیکھ کر وہ
خود پر قابو کھو دے گا .... اور
اپنے انجام کا زمیدار تو خود ہو
گا .. رحیم کی بات ابھی مکمل
ہوئی کر شاہ محل کے ڈرائنگ
روم کا دروازہ دھڑام سے کھلا
تھا ..

وہ اندھی طوفان کی طرف
اندر داخل ہوتا اپنے سامنے
زمین پر بیٹھے اس ادھیر عمر
ایک پرکشش شخص کو دیکھ
کر اس پر جھپٹ پرا تھا ..

خبیث انسان .. تیری ہمت
کیسے ہوئی .. اپنا یہ غلیظ
وجود اس دہلیز تک لانے کی ...
... کیا تو اپنا انجام بھول گیا ہے

سلطان اسے گریبان سے پکڑے
جھنجھوڑ رہا تھا ..

جب کہ اس کے مقابل وہ آنسووں سے تر آنکھیں لئے ہاتھ جوڑے سلطان کی طرف دیکھ رہا تھا ...

مجھے معاف کر دو .. مجھے بس .. بس کچھ وقت کی مہلت دے دو سلطان ... اس کے بعد .. تم جیسے چاہو مجھے ختم کر سکتے ہو .. میں خود اپنے آپ کو تمہارے حوالے کر دوں گا ... بس کچھ وقت ...

خاموش ... اپنی بکوواس بند رکھو .. کچھ وقت کی مہلت ..

تاکہ تو کسی اور معصوم کی
... زندگی برباد کر سکے

... سلطان نے دھاڑتے ہوئے کہا

خدا کے لئے سلطان .. مجھے اور
گنہگار مت کرو .. میں بس ..
صرف اپنی بیٹی کے لئے آیا ہوں
.. .. صرف اس کے لئے

میں بس ایک دفع اسے دیکھنا
چاہتا ہوں .. مجھے بس اتنی
سی مہلت دے دو .. سلطان نے
اس کی بات کے اختتام پر اپنی
پینٹ کی ہک سے روالور نکال

کر اس کی کنپٹی پر رکھا .. ایک لفظ اور بول .. اور تیری آخری سانس بھی میں اپنے ہاتھ سے نکالوں گا ....وہ آنکھوں میں دہشت لئے ابراھیم سے مخاطب تھا ..

سلطان .. رحیم شاہ نے آگے بڑھ کر اسے تھاما ..

آغا جان مت روکیں مجھے ... اس غلیظ آدمی کی بات آخر آپ سن کیوں رہے ہیں ...

ایک منٹ .. بس ایک منٹ روکو حوصلہ کرو .. رحیم اسے اپنی گرفت میں لئے ابراہیم کی طرف مخاطب ہوا ..

بیٹی ... کون سی بیٹی ... تجھے تو میں اچھی طرف جانتا ہوں .. گھٹیا انسان .. تیری بیٹی .. ہو ہی نہیں سکتی

ہے .. میری بیٹی ..ہے ..
رحیم .. وہ.. وہ اس دنیا میں ہے .. اور میں ایسا بد نصیب باپ ہوں کہ اپنی اکلوتی بیٹی

کو دیکھنے کے لئے برسوں سے ترس رہا ہوں ..

یہ کیا بکواس کر رہا ہے .. تیرا وجود اس قابل نہیں کہ تو کسی کو اپنی ولاد کہ سکے .. سلطان نے غصے سے کہا ..

رحیم .. بس ایک دفع . مجھے تھوڑی سی مہلت دے .. میں بس .. صرف ایک دفع اپنی بیٹی کو ڈھونڈنا چاہتا ہوں ... بس ایک دفع .. ابراہیم رحیم شاہ کے پیروں میں گرا .. زور زور

سے روتا ہوا درخواست کر رہا تھا ....

آغا جان ... سلطان نے دھاڑ کر کہا ..

روک جا سلطان ... روک جا ... رحیم شاہ اسے روکے کھڑا تھا ...

تیرا مجھ پر ایک احسان تھا .. جا اس کے بدلے ایک موقع دیا تجھے .. اپنا یہ غلاظت بھرا وجود اٹھا اور دفع ہو جا یہاں سے .. تیرے پا س صرف تب

تک مہلت ہے .. جب تک تو اپنی کی گئی بکواس کو ختم نہیں کرتا ...

تجھ پر اب بھروسہ تو کبھی مر کر بھی نہ کروں میں ... اور اگر تیری وجہ سے یہاں کوئی .. کسی کا نقصان ہوا .. تو تو جانتا ہے ..۔ تو سلطان کے ترکی میں ہے .. یہاں کی گلی گلی اور دیوار تجھے نوچ کھاۓ گی ...

دفع ہو جا یہاں سے ... وہ اپنے آنسو پونچھتا اپنے گلے سے گرا

رومال اٹھا کر کندھے پر رکھتا شاہ محل سے نکل گیا ...

یہ کیا تھا آغا جان ... اپ نے ایسا کیوں کیا .. اپ جانتے ہیں نہ اس دھوکے باز انسان کو .. اور یہ بھی جانتے ہیں کہ میں کتنے عرصے سے اس کا انتظار کر رہا ہوں .. پھر .. اپ نے اسے جانے کیوں دیا ..

سلطان ... میری بات غور سے سنو ... میں اچھی طرح جانتا ہوں اسے ... اس کی رگ رگ سے واقف ہوں ... کرنے دو اسے

اپنا کام ہے .. اور جہاں تک بات ہے اسے مارنے کی تو .. اب وہ یہاں ہے .. تیرے ملک میں .. اور جب تک تو نہ چاہے وہ یہاں سے جا نہیں سکتا .. شاہ نے اس کے کندھے پر تھپکی دی

....

وہ حال میں پڑے صوفے پر لیٹی نہ جانے کب سو گئی تھی .. اچانک اس کی آنکھ کھلی .. اس نے اپنے اس پاس دیکھا .

پھر گھڑی کی طرف دیکھا ..
.. جو رات کے 9 بجا رہی تھی
کہاں ہے یہ پاگل
شخص ...ابھی تک گھر نہیں آیا
..
وہ بہت دیر تک اس کا انتظار
کرتی رہی .. مگر وہ نہیں آیا
تھا .. آخر رات کے 11 بجے کے
بعد اس نے اٹھ کر فلیٹ کا
دروازہ لاک کیا .. اور سلطان
کے کمرے کی طرف چل دی ..
اس نے کبھی اتنی دیر تو نہیں
لگائی آنے میں .... سب ٹھیک تو

ہو گا نہ ... وہ کچھ متزبدب
سی ہوتی بیڈ پر لیٹ چکی تھی
... سردی کی شدت بڑھی تو
اس نے بیڈ پر پڑا کمبل خود پر
تان لیا .. جس میں سے آتی وہ
اس خوبصورت خوشبو اسے
بہت سکون دے رہی تھی .. وہ
.... شرماتی ہوئی مسکرا دی

صبح کے 10 پھر شام کے 5 سے
رات ہونے کو تھی مگر سلطان
کا کوئی اتا پتا نہیں تھا .. اب
وہ پریشان ہوئی تھی .. وہ آخر
بنا بتائے ایسے کیسے جا سکتا تھا

.. کہیں اسے کچھ .. ایک دم سوچتے اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا ..

اللہ جی .. میرے عبدر کی حفاظت کرنا .. وہ جہاں بھی ہے اس وقت .. اسے اپنے حفظ و امان میں رکھنا ..

اس کے پاس تو فون بھی نہیں تھا .. اور او پر سے یہاں اس گھر میں کوئی لینڈ لائن بھی نہیں تھی .. آخر انتظار کرتی وہ تھک کر صوفے پر ڈھیر ہو چکی تھی ...

کچھ پلوں میں وہ نیند کی
آغوش میں جا چکی تھی ...
رات تقریبا 12 بجے کے وقت
وہ اپنے فلیٹ کے باہر کھڑا
تھا .. مگر دروازہ اندر سے لاک
تھا .. وہ مسکراتا ہوا اپنی
جیب سے چابی نکال کر آہستہ
سے دروازہ کھول کر اندر داخل
ہوا ..

وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا
اس کی وہ چھوٹی سی بیوی
شاید گہری نیند سو رہی
تھی .. سلطان ایک گہری

سانس بھرتا گھٹنوں کے بل اس
کے قریب زمین پر بیٹھا اسے تک
رہا تھا .....ـ وہ اس کا انتظار
کرتی وہیں سو گئی تھی ...

اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے
ناک پر انگلی سے چھوٹی سی
ضرب لگائی .. مگر وہ شاید
گہری نیند میں تھی ..

وہ صوفے پر پڑا تکیہ زمین پر
اس کے بلکل نیچے رکھتا اس پر
سر رکھے لیٹ چکا تھا .. وہ
بازو سر کے نیچے رکھے زمین پر
لیٹا اسے دیکھ رہا تھا .. وہ

سوتی ہوئی بہت معصوم لگ
رہی تھی ...وہ مسکرا دیا

....

بالکونی سے آتی دھوپ اس کے
چہرے پر مسلسل پر رہی تھی
جس پر وہ کسمسا کر آنکھیں
کھولتی اٹھ بیٹھی .. وہ اپنے
پاؤں نیچے رکھنے کو تھی کہ اپنے
بلکل نیچے لیٹے ہوئے اس
شخص کو دیکھ کر وہیں تھم
گئی ...

اہ ہ ... اوہ ہ ہ ہ /.....ـ
ہیلو ....ـ ہوش میں ہیں

اپ ....ـ اٹھیں .. وہ اس کے
سینے پر ہاتھوں سے چھو ٹی
چھوٹی ضرب لگاتی اونچی آواز
... میں بول رہی تھی

دیکھو تو ذرا .. کیسے آرام سے
سو رہا ہے ... اُٹھیں ... عبدر ..
وہ اسے جھنجھوڑ رہی تھی ..
اس کی آنکھیں ایک دم کھلی ..
اس کی اتنی اونچی آواز پر
سلطان نے ایک دم اپنے کانوں
... پر ہاتھ رکھے تھے

پاگل لڑکی .. کیا اب میرے
.. کانوں کے پردے پھاڑ و گی

صبح صبح اتنا کون چلاتا ہے ..
وہ نیم آنکھیں کھولے اسے خود
پر آدھا جھکے دیکھ رہا تھا ...

اپ کو کوئی ہوش ہے کہ نہیں
کہاں سے آئے ہیں اپ ..کل ..
سے غائب ہیں .. نہ کوئی خبر
نہ اطلاع ... اور اب مزے سے
سو رہے ہیں ...؟وہ اس کے
سر کے نیچے سے تکیہ کھینچتے
غصے سے بولی ...

وہ اٹھ کر بیٹھا اپنے ماتھے پر
انگلیاں پھیرنے لگا ..

سانس تو ل□ لو .. چھوٹی چڑیل ...
ا□ .. کیا ک□ا .. اپ ن□ .. میں چڑیل □وں .. اور آ پ کیا □یں بھلا ؟؟؟ میں ن□ تو درواز□ اندر س□ لاک کیا تھا .. آپ کیس□ آ □ .؟؟. □و□ ن□ آپ بھی بھوت .. ... و□ بھی اتن□ بڑ□
اگر اپن□ اس چھوٹ□ س□ دماغ پر زور دو تو پتا چل□ .. ک□ گھر کی ایک عدد چابی بھی □وتی □□ ...و□ اس ک□ ماتھ□ پر

انگلی سے ضرب لگاتا مسکرایا
..
کیا اپ مجھے بتا کر نہیں جا
سکتے تھے ؟؟؟ پتا ہے کتنا
پریشان ہو گئی تھی میں ...
.. ایک تو اپ ہیں بھی ویسے
کیسا ہوں میں ؟؟ وہ ٹانگوں
کے گرد بازو باندھتے بڑے مزے
سے اس کی ڈ انٹ سن رہا تھا
...
.. عجیب ... پاگل .. اور
اور؟

... اور سر پھرے

اور ؟

اہ ہ ہ .. اس کے مزے سے سننے پر عشاء نے دونوں ہاتھوں کو اس کے گلے کی طرف کرتے خود کو روکا ...

پاگل کہیں کے .. وہ اٹھ کر کچن میں جا چکی تھی .. جب کہ وہ اسی جگہ بیٹھا اپنی تعریف پر بالوں میں ہاتھ پھیرتا مسکرا دیا ..

وہ کچن میں اس کے قریب
کھڑا تھا عشاء ایک تیکھی نگاہ
اس پر ڈالتی اپنے کام میں
مصروف تھی ...

میں شاہ محل گیا تھا .. کچھ
ضروری کام تھا ... وہ کھیرے کا
ٹکڑا منہ میں رکھتا بولا ..

تو اپ مجھے بتا کر بھی تو جا
سکتے تھے .. میں پریشان ہو
گئی تھی .... سلطان نے ایک
ہاتھ شیلف پر رکھتے سر نیچے
کئے اس کیجانب دیکھا ..

لڑکی ... میرے لئے اتنا پریشان مت ہوا کرو .. مجھے کچھ نہیں ہو گا ...

کیوں .. اپ امر ہیں کیا .. اپ کو کچھ کیوں نہیں ہو سکتا ؟؟ وہ دونوں بازو اپس میں باندھے کھڑی تھی ...

اور اپ کے لئے پریشان نہ ہوں تو کیا ہمارے پڑوسی کے لئے پریشان ہوا کروں ؟؟؟

وہ ہنس دیا ... اس کی باز جیسی تیکھی آنکھوں میں چمک

تھی .. وہ ایک پل کو اس کی پیاری آنکھوں میں دیکھتی رخ دوسری جانب کر گئی ...

ایسا ہی سمجھ لو .. میں امر ہوں ... مجھے کچھ نہیں ہو سکتا ...

اچھاااا ..... تو لگتا ہے اپ کو ڈیمو دینا پڑے گا اب ...

.. وہ کیسے .. ؟ وہ قریب ہوا

عشاء نے ساتھ پڑا فرائی پین اٹھا کر اس کی جانب گھمایا .. یہ ایک زور سے لگاؤ سر میں ..

پھر دیکھ لوں گی اپ کو کچھ
ہوتا ہے کہ نہیں ...

ٹرائے کر کے دیکھ لو .. وہ
جھکا تھا ...

ہٹیں اپ یہاں سے ... مجھے کام
کرنے دیں . ...

اور نہ کرنے دوں تو ؟؟

تو پھر اگر خراب کھانا بنا تو
اسے کھانا بھی پڑے گا ..اور میں
کبھی کبھی بہت زیادہ خراب
کھانا بھی بنا لیتی ہوں ..

پاگل لڑکی .. وہ مسکراتا ہوا
کچن سے باہر نکلا تھا .. جب
کہ وہ شریر سا مسکراتے اسے
جاتا دیکھ رہی تھی

....

تمہیں یہاں اتے ایک دفع بھی
شرم نہیں ای .. تم کیا سوچ کر
یھاں آ ے .. کیا تمہیں لگتا ہے
تمہارے کسی بھی گھٹیا سوال
کا جواب میں دوں گی .. شفا
انٹی اپنے سامنے بیٹھے اس ادھیر
عمر شخص کو دیکھتی خود پر
قابو کھو چکی تھی ..

شفا .. خدا کے لئے .. سمجھنے
کی کوشش کرو .. میں بس
ایک دفع اسے دیکھنا چاہتا
ہوں .. میں بہت مشکل سے
اس آدمی کی قید سے نکل کر
آیا ہوں .. بہت مشکل سے ..
ایک دفع بس ایک دفع مجھے
میری بیٹی کا چہرہ دیکھنے
.. دو ...میں بس

اپنی بکواس بند کرو .. تم ایک
انتیھائی گھٹیا انسان ہو .. تم نے
.. تم نے سب برباد کر دیا ..
تمہاری وجہ سے .. وہ ہنستی

کھیلتی زندگیاں برباد ہو گیں ..
... صرف تمہاری وجہ سے
میں یہاں تمہارا یہ گھٹیا وجود
برداشت نہیں کر سکتی .. دفع
ہو جاؤ یہاں سے ..وہ اٹھ کر
اپنی کرسی سے فاصلے پرہوئی
.. .. شفا خدا کے لئے ... مجھ
بس چپ .. چپ ہو جاؤ ابراہیم
.....تم پر مر کر بھی بھروسہ
نہ کروں میں .. میں سوچ بھی
نہیں سکتی تھی کہ تم اتنا بھی
گر سکتے ہو ....ـ اب تمہیں اور
کوئی شکار نہیں ملا تو تم اس

معصوم کو اپنا شکار بنانا چاہتے
ہو ..

شفا بس کرو .. خدا کے لیے بس
کر دو ... تم ایسا کیسے سوچ
سکتی ہو ... میں اپنی ہی بیٹی
کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا
ہوں ؟؟ تم ...تم ایک دفع میری
بات ..

کس حق سے تم اس اپنی بیٹی
کھ رہے ہو ؟؟ بتاؤ کس حق
سے .. کیا اتنا کافی نہی کے وہ
ساری حقیقت جانتے ہوئے بھی
زندہ ہے .. اور اپنی زندگی گزار

رہی ہے ... .. تم اسے مزید اس دنیا کے سامنے شرمندہ کرنا چاہتے ہو ...

غصے سے بولتے ہوۓ شفا انٹی کے گلے سے رندھی ہوئی آواز نکل رہی تھی .. وہ خود پر قابو کھو چکی تھی ..

نکل جاؤ یهاں سے .. ورنہ تمهارے ساتھ بہت برا ہو گا ابراہیم . بہت برا ... وہ اسے دھکے دے کر اپنے افس سے باہر نکال رہی تھی .. جب کہ وہ جانتا تھا کہ اس کا یہی رد

عمل ہو گا .. آخر اس گناہ گار
انسان پر اب دوبارہ کون
بھروسہ کر سکتا تھا .. کون
سمجھتا کہ وہ اب ویسا نہیں
رہا ہے ... اس نے یہ ذلت اور
یہ شرمندگی اپنی زندگی میں
خود چنی تھی .. وہ اپنا بجھل
وجود لئے .سڑک پر قدم گھسیٹا
ہوا چل رہا تھا ... یا اللہ .. بس
ایک دفع میری بیٹی کو مجھ سے
ملا دیں .. بس ایک دفع .. وہ
گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا

ہاتھ جوڑے رب سے فریاد کر رہا تھا ....

وہ آدمی احمد جہانگیر کی قید سے بمشکل نکل تو آیا تھا مگر اس کی اس ریھائی کا وقت زیادہ نہیں تھا ... اسے یہاں صرف سلطان کے لئے بھیجا گیا تھا . مگر وہ جس موقے کا صدیوں سے انتظار کر رہا تھا اب وہ اسے مل چکا تھا ..اپنی بیٹی کو ڈھونڈھنے کا ...۔ اب وہ اپنی تمام تر جان لگانا چاہتا تھا

بس ایک دفع اپنی بیٹی سے ..
ملنا چاہتا تھا ....

کیا کر رہے ہیں اپ؟؟؟ وہ حال
میں صوفے پر بیٹھے لیپ ٹاپ
گود میں رکھے اس شخص کو
دیکھتی صوفے سے جھک کر
پوچھ رہی تھی ....

سلطان نے ایک نظر اسے
دیکھا .. وہ بالوں کی پونی ٹیل
کئے کفتان پہنے اس سے کچھ
فاصلے پر براجمان ہوئی ...

ایک پروجیکٹ فائنل کر رہا
ہوں .. اس پر اب کام شروع
... کرنا ہے

اہ .. تو اپ آرکیٹیکچر ہیں ....۔
وہ مسکرا یا .. پروڈیوسر کہنا
زیادہ بہتر ہے ... وہ نظریں
.. لیپ ٹاپ پر جماۓ بولا

ہممم .. تو مسٹر پروڈیو
.... سر .... ایک بات پوچھوں

بس ایک .. ؟؟؟سلطان نے
صوفہ کی پشت پر سر رکھتے
کہا .... ہممم ...اپ کا مین

کام تو آرکیٹیکچر پروڈیو سر کا ہے .. تو میرے خیال سے ..اپ .... پارٹ ٹائم|"مافیا "بھی ہیں

سلطان کی انگلیاں رکیں ... وہ بہت نارمل انداز میں بول رہی تھی .. اس دن کے .. برعکس

تمہارے چھوٹے سے دماغ کے لئے .. فرسٹ اوپشن ہی بہتر ہے ....

اچھاااا .. میرا دماغ چھوٹا .. اور اپ کا .. ایکسٹرا لارج .. اور

کچھ زیادہ ہی سر پھرا .اور مافیا ٹائپ .

کیا بات ہے .. صبح صبح بہت بہادر بن رہی ہو ..

میں بہادر ہی ہوں ... وہ بالوں کی لٹ انگلی کے گرد لپیٹتی بولی ...

ہم ..اس کی بات پر سلطان نے اپنی جیب سے اس کا وہ موبائل نکال کر اس کی طرف بڑھایا ..

اہ ہ .. یہ آپکو کہاں سے ملا ...۔ وہ موبائل پکرتی بولی ..

مل ہی گیا بس ... اے .. کتنی دفع یہ کھویا بیچارہ .. اور اپ ہر دفع اسے ڈھونڈ۔ لا .... وہ رکی تھی ....۔ ایک پل میں اس کی آنکھوں کے سامنے کچھ ... جھماکا ہوا

سلطان ...۔ عشاء نے وہ نام پکارا .... سلطان نے ایک ٹیڑھی ... نگاہ اسے دیکھا

ک....۔ کیا .. مسٹر ... وحید ..کو بھی اپ نے ..... وہ کن آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی ... وہ ایک گہری سانس بھرتا لیپ

ٹاپ پر انگلیاں چلا رہا تھا ...۔
میں اپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں ...

سلطان نے اسے دیکھتے آنکھیں سکیڑیں ..... تمہیں کیا لگتا ہے .... وہ ای برو اٹھاتے بولا

مگر کیوں؟ ... کیوں اپ انسانوں کی جان لیتے وقت ایک دفع بھی نہیں سوچتے ...کیا آپکو ..

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ..سلطان ایک دم اس کے

قریب ہوا ... ہر اس انسان کی جان میں اپنے ہاتھوں سے نکالوں گا .. جو میری بیوی کو تکلیف پہنچایں گے ،،

سلطان کی آنکھوں میں ایک عجیب سی کیفیت دیکھتے وہ فاصلے پر ہوئی ...

وہ واپس اپنی جگہ اپنے کام میں مصروف ہوا .... عشاء کو عجیب آیہاس تو ہوا تھا .. مگر اس گھٹیا شخص کا یہی انجام ہونا چاہیے تھا ... وہ ایک گہری سانس لیتی خود کو نارمل

کرتی موبائل ان کر سکرولنگ کرنے لگی ...

کچھ پوچھوں اپ سے ؟؟ وہ پھر اس کی جانب متوجہ ہوئی ..

یہ تم نے پوچھنے سے پہلے اجازت لینی کب سے شروع کر دی ... وہ اپنے کام میں مغن تھا ...

.... بس کچھ عرصے سے ہی

.. اور اس کی وجہ

وہ اسلئے کہ کب اپ کا کیا موڈ ہو میں نہیں سمجھ پاتی .. اس لئے ... ہمم .. اگر سمجھنا چاہو تو زیادہ مشکل نہیں ہے ...

ہمم ... کیا میں بھی کچھ بناؤں ؟؟ میرا مطلب کوئی نقشہ ؟

وہ موبائل گھومآتی بولی ...

تمہیں بنانا اتا ہے ؟؟

بنانا تو نہیں آ تا ... مگر ڈرا کر لیتی ہوں ....

ہمم ... کیا بنانا چاہتی ہو ؟؟؟؟

ایک گھر ..... بس ایک نقشہ .. جو جب میں گھر کے بارے میں سوچوں تو میرے ذہن میں اتا ... ہے .. بس ووہی

... وہ آنکھیں بند کر بولی

ٹھیک ہے .. بناؤ ... اگر مجھے اچھا لگا تو .. اس پر کام کروں گا ...

کیا واقعی ..... اگر اپ کو اس کی سمجھ آ ی تو کیا اپ اسے

بھی شامل کریں گے اپنے کام
میں ..

ہمم . ضرورر ... وہ خوش
ہوتی مسکرا دی .. وہ اسے
مسکراتے دیکھ خوش ہوا تھا ..
ٹھیک ہے ... میں کل بناؤں
گی .. کہتی ہوئی وہ اپنے
کمرے کیطرف چل دی ....

وہ اسے جاتا دیکھ نے میں گردن
ہلاتا اپنے کام کی طرف متوجہ
ہوا ....
......

وہ اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑا ایک کان سے موبائل لگائے کھڑا تھا ... ...

مرحبا .. ییگی ... کال کنکٹ ہوئی تو سلطان نے مضبوط آواز میں کہا .. مرحبا .. یارا .. کیسا ہے ؟؟؟

ٹھیک ہوں .. تو بتا ..

میں تو بلکل فٹ فاٹ ..

ہممم بہتر .. بتا کیا خبر ہے .. وہ کام کی بات پر آیا ..

آہاں .. یار .. پتا لگایا میں
نے ...۔ ان دو جڑواں بھائیوں کا
کالا کٹھا تو بہت وسیح
ہے ...بہرام اور اکرام .. دو
بھائی سالے ایک نمبر کے گھٹیا
انسان ہیں ... کنٹرکٹ پر کام
کرنا ان کا پیشہ ہے .. اور ہاں
..
کچھ عرصے سے وہ ابراہیم کے
ساتھ کام کر رہے ہیں ....
ہمم .... اور کچھ .... ہاں
نے .. تجھے مارنے نہیں بلکہ

تڑپانے کا ارادہ ہے اب سالوں کا ..

خوب ... بچوں کو جان پیاری نہیں .. افسوس .. اب بچوں کو بھی مارنا پڑے گا ..

اہ ...سلطانہ نے اہ بھری

چل تو نظررکھ .. اور اپنا کام ذرا دیہان سے کر .. ان بچوں کو اب انڈے سے نکالنے کا وقت ... قریب ہے

بلکل ... جو حکم .. یارا ... اپنا خیال رکھ ...

ہمم .. سلطان کال بند کرتا اب
سکرین پر جگمگاتی ان دو
خطرناک چہروں والے آدمیوں
کی تصویر کو غور سے دیکھ رہا
تھا ... ہاہ ... انڈے میں ہیں ...
وہ شریر سی مسکراہٹ لئے
.... دیکھ رہا تھا

وہ چھوٹی سی لڑکی اب بڑی
ہونے لگی تھی .. اس نے کبھی
نہیں سوچا تھا کہ اس کی عام
سی زندگی اتنی جلدی اتنی
آزمایشوں سے بھر جائے گی..
مگر اب وہ ہیپر ہونے کی بجائے

.. اب سمجھتی اور برداشت
کرتی تھی .. وہ بس عبدر کے
ساتھ رہنا چاہتی تھی .. وہ
اس سے اب کوئی بھی ایسی
بات نہیں کرتی تھی جس کی
وجہ سے وہ غصے میں ا کر اس
پر چلائے ... اپنے کمرے میں بیڈ
کے قریب وہ گھٹنوں کے بل
بیٹھی ز مین پر پڑے سفید چارٹ
پر پنسل سے اڑھی ٹیڑھی لائین
.. کھینچنے میں مصروف تھی
کبھی بناتی تو کبھی مٹاتی .. اب
اسے یقین ہو رہا تھا کہ نقشہ

بنانا اتنا بھی آسان نہیں ہے ..
وہ آنکھیں بند کرتی اپنی
آنکھوں کے سامنے آنے والی
تصویر کو پیپر پر بناتی بالوں کا
جوڑا بناۓ ٹراوثر شرٹ پہنے اپنے
کام میں مصروف تھی ..

کبی وہ رنگوں کا استمال کرتی
تو کبی ان بنائی گئی تصویروں
میں رنگ بھرتی آخر اپنا چھوٹا
سا پروجیکٹ مکمل کرنے میں
کامیاب ہو گئی تھی .. اپنے
رنگوں سے بھرے ہاتھوں سے

اس نے پیپر کو ایک کونے سے
تھاما ..

وہ صوفے پر بیٹھا کب سے اس
کے کمرے کی طرف بار بار نگاہ
دوڑاتا اپنے فون میں سکرولنگ
کرنے میں مصروف تھا .. وہ
چلتی ہوئی ایک ہاتھ ہوا میں
اٹھائے ایک ہاتھ میں پیپر پکڑے
اس کے قریب ای .. وہ فون
میں مصروف تھا . عشاء نے
ہاتھ کی پشت سے اس کے بازو
پر ہلکی سی ضرب لگائی ..
سلطان نے گردن گھما کر

دیکھا .. وہ ہاتھ میں پیپر پکڑے
اس کی جانب بڑھا ہ کھڑی
تھی ..۔ وہ اس سے پیپر لے کر
اس کا بنایا گیا وہ ڈریم ہاؤس
تسلی سے دیکھ رہا تھا ... آہا
ں .... وہ گرد ن ہلاتا .. اس کے
بناے گیے اس چھوٹے سے گھر کو
دیکھتا مسکرا رہا تھا .. اس نے
بس گھر کا اندونی حصہ ہی
بنایا تھا .. ہمم .. اچھا بنا لیتی
ہو .

کیا واقی ..۔ اچھا بنا ہے .. وہ
دونوں ہاتھ خود سے دور کئے

بیٹھی تھی جو کہ رنگوں سے
... بھرے ہوئے تھے

ہممم ... بس اتنا ہی ..
سلطان نے اسے دیکھا .. جی ..
بس جب بھی سوچوایک
گھر .. تو یہی سب خیال میں
... ... اتا ہے .. میرے متابِک

بہتر ... وہ اسے فولڈ کر رہا تھا
جب کہ وہ اپنے ہاتھ واش
کرتی اس سے کچھ فاصلے پر
ہاتھ میں موبائل پکڑے اس میں
... جھانکنے لگی

اپ اب تک کتنے پروجیکٹ کر چکے ہیں .. ؟؟ ایک چھوٹا سا سوا ل ...

.. دو .. مختصر جواب

کیا .. بس دو .. مگر .. اپ نےکیا اب یہ کام شروع کیا ہے ؟

ہمم .. وہ اسے نظرانداز کئے بیٹھا تھا ..

وہ ایک گہری سانس بھرتی اس کے چہرے کی طرف غورر سے دیکھ رہی تھی ...بال ہمیشہ کی طرح پیشانی پر

بکھرے تھے .. وہ بلیک کلر کے
.. ترووثر شرٹ میں ملبوس تھا

سلطان .... اپ کا نام یہ کیوں
ہے ؟؟؟

اور کون سا والا ریل ہے ؟؟؟؟
وہ اب ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے
تفشیش شروع کر چکی تھی
...

عبدر .. میرا نام عبدر باری
ہے .. ریل .. اور میں نے تم سے
کبھی جھوٹ نہیں بولا اپنے نام
کے مطلق یا کسی بھی کام کے

مطلق .. وہ اسے دیکھ رہا
تھا .. اس نے واقی کبھی جھوٹ
نہی بولا تھا .. بس چھپایا تھا
...
کیا اپ کو ... کبھی کسی سے ..
محبت ہوئی ؟؟... وہ ہمت
جمع کرتی آخر بول ہی پڑی
...
نہیں ... سلطان نے اپنے الفاظ
پر فون پر گرفت مضبوط کی ..
تو اس کے سامنے بیٹھی اس
نازک سی پری کے اندر کچھ ایک
چھناکے سے ٹوٹا تھا ...

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی ... کتنے آرام سے اس نے کہا تھا .. مگر .. عشاء کو ... بہت تکلیف ہوئی تھی

اس کے بعد وہ بس خاموشی سے بیٹھی رہی بنا کوئی بات کئے ....
.... اس کی آنکھوں کے سامنے ماضی کا سارا منظر دھیرے دھیرے لہرا رہا تھا ... مگر کیا وہ سب بس ایک ہمدردی تھی .. بس ایک ہمدردی ... میں اس پر صرف

ایک زمیداری ہوں .. جس کی
وہ بس حفاظت کر رہا ہے ..
وہ مجھ سے پیار نہیں کرتا ...
مگر میں ... میں تو .... میں تو
اس سے محبت کرتی ہوں ..
اور میری وجہ سے اسے اتنی
مشکل ہوتی ہے .. صرف میرا
خیال رکھنے کے لئے .. وہ وہ
سب کرتا ہے جو اس نے اپنی
زندگی میں پہلے کبھی نہیں کیا
...
ایک آنسو اس کی آنکھ سےنکل
کر رخسار تک کا سفر طے کرتا

تکیے میں جذب ہوا تھا .. وہ خاموش تھی ... اسے اس سے کوئی گلا نہیں تھا ... کوئی گلا ہوتا بھی کیوں ...

ہم کسی کو خود سے محبت کرنے پر مجبور تو نہیں کر سکتے نہ .. یہ تو ایک خاص اور قیمتی جذبہ ہوتا ہے .. جو دلوں میں وحی کی طرح نازل ہوتا ہے ....

بہت دیر وہ اس کشمکش سے جھوجتی رہی مگر نیند نے آخر

اس معصوم پر ترس کھا ہی لیا تھا ....

وہ دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے جھک کر اپنے سامنے پڑا اپنا نیا پروجیکٹ دیکھنے میں مصروف تھا ... صبح سے تین میٹنگز اکھٹی اٹینڈ کرنے پر اب سلطان کے چہرے پر ایک بے زاری بھٹک رہی تھی ... میٹینگ کے دوران اگر کوئی کلاینٹ اس کی افر پر نکھرے کرتا تو سلطان کا دل چاہتا کہ اسے گردن سے پکڑ کر دبوچ لے آخر کیسے کوئی

سلطان کے پروجیکٹ پر نخرے
کر سکتا تھا .. مگر وہ خود پر
کسی حد تک ضبط کرتا بس کھا
جانے والی نظروں سے حادی
کی طرف دیکھا . جو اسے غصے
میں دیکھ تھوک نگلتا ہوا کر
کلائنٹس کو سمبھالتا ....ایک
لمبے اور مصروف دن کے بعد
وہ آخر فلیٹ میں داخل ہوتا
ایک گہری سانس بھر گیا ..
کچن سے آتی کھٹ کھٹ کی
آواز پر وہ چلتا ہوا کچن میں آیا
.. جہاں وہ ا یپریل پہنے کچھ

بنانے میں مصروف تھی .. وہ
دونوں ہاتھ باندھے دیوار سے
ٹیک لگاۓ اسے دیکھ رہا تھا ...
مگر اس لڑکی کا دیہان کہیں
اور ہی تھا .. غائب دماغی سے
ہاتھ چلاتی وہ شیلف پر چوپنگ
پیڈ پر ایک لمبی سی گاجرکو
کاٹنے میں مصروف تھی .. مگر
اس کا دیہان کہیں اور ہی تھا
.. سلطان نے ایک نظر اسے پھر
اس کے ہاتھوں کی طرف دیکھا
جو کہ اس بیچاری گاجر کو اڑھا
تیرا کاٹ رہیے تھے .. وہ چلتا

ہوا قریب آیا .. مگر اس پاگل
سی لڑکی کا دیہان شاید گھاس
چرنے چلا گیا تھا جو اس کی آمد
سے بے خبر وہ نظریں سامنے
کئے گاجر کا قتل کرنے میں
مصروف تھی .. سلطان اس کے
بلکل پیچھے کھڑا ہوتے اس کے
دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت
میں لیتے اس ادھی بے دردی
سے کٹی ہوئی گاجر کو ترتیب
سے کٹ لگانے لگا .. وہ ایک د م
جیسے خواب سے جاگی تھی ..
عشاء نے گردن گھما کر دیکھا

وہ اس کے کندھے سے کافی او نچا تھا ..

لگتا ہے بیچاری گاجر کے قتل کا کیس بھی مجھے ہی ہنڈل کرنا پڑے گا ... اسے ...ایسے کاٹتے ہیں ..وہ اس کے ہاتھوں کو پکڑے چھری سے ترتیب سے کاٹ کر رہا ..

م.. میں .. کر لوں گی ... اس نے ہاتھ چھرڑ انا چاہا ..

ہممم ...وہ تو دیکھ ہی رہا ہوں .... جتنی بے دردی سے تم

اس کی جان نکال رہی ہو .. لگتا ہے اپنی انگلیاں عزیز نہیں ہیں تمہیں .... گاجر کا آخری ٹکڑا کٹا تو سلطان نے اس کے ہاتھوں کو اپنی گرفت سے آزاد کیا .. وہ ایک پل میں اس سے .... فاصلے پر ہوئی

ذرا دیہان دو لڑکی ... بنا انگلیوں والی بیوی کے ساتھ رہنا تھوڑا مشکل ہو جاے گا .. وہ جھک کر کہتا اسے غصے سے سرخ ہوتے دیکھ مسکراتا ہوا ... کچن سے غائب ہوا تھا

وہ باتوں کی پوٹلی آج خاموش
تھی .. سلطان کو اس کی
خاموشی کچھ عجیب لگ رہی
تھی ... وہ ایسے چپ ہونے
والی مخلوق توبلکل نہیں
تھی ...... آخر اس کو بے دیہانی
میں بیٹھا ...دیکھ سلطان نے
.. اس کی طرف ہاتھ بڑھایا

چلو ...... کہاں ؟؟؟ کہیں بھی
..سلطان نے کندھے اچکا کر
کہا ... دل نہیں چاہ رہا .. وہ
صوفے پر بیٹھی .. سلطان نے
جھک کر اس کی کلائی تھامی

اور چلتا ہوا باہر کی جانب بڑھا
...
وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ایک
گہری سانس بھرتی اب اس کے
ہمراہ سڑک پر چل رہی
تھی ...۔ وہ دونوں
Hegie shopie...mosque
کے باہر کھڑے تھے .. وہ
خوبصورت سی وسیح مسجد
سیاحوں کا مرکز ہمیشہ سے
ہی تھی .. بہت سے لوگ
وہاں کھڑے اس کا دیدار کرنے

میں مصروف تھے .. کچھ وہاں
کھڑے تصویریں بنانے میں اور
کچھ کپلز ایک دوسرے کے
ہمراہ مسجد کے اندر جا رہے
تھے ..

اندر چلو گی .. سلطان نے اس
کی طرف دیکھتے پوچھا ..
.. نہیں ... پھر کبھی

عشاء نے اپنا رخ موڑتے کچھ
فاصلے پر نسب سفید رنگ کے
ٹیولپس کو دیکھا .. سفید ،سرخ
اور رنگ برنگے ٹیولپس ایک
ساتھ لگے بہت خوبصورت لگ

رہے تھے .. وہ ان کے قریب جا
رکی ... سلطان نے ایک نظر
اسے دیکھا .. وہ ہمیشہ ہی
پھول دیکھ کر خوش ہو جاتی
تھی .. مگر آج خاموشی سے
کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی ..
وہ اس کے قریب جانے کے لئے
بڑھا کہ اسے اپنی پشت پر
کسی تیز نظروں کا ارتکاب ہوا
.. سلطان نے اپنے قدم روکے ..
وہ نارمل انداز میں ادھر ادھر
دیکھتا اپنے پیچھے ان نظروں کو
ڈھونڈھنے کی کوشش کر رہا

تھا ....اچانک اس کے موبائل پر بیپ ہوئی .. سلطان نے ایک نظر دیکھا

She is beautiful ....

ایک ان نون نمبر سے آیا یہ پیغام پڑھتے ہی اس کی گرفت مضبوط ہوئی ...ـ وہ اس کے قریب آیا اور اس کی کلائی تھامتا چل دیا .. وہ ہمیشہ کی طرح بنا نوٹ کئے اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی .. جب اچانک اس کی نظر سلطان کے غصے سے بھرے چہرے پر پڑی ..

و□ محتاط نگا□یں ادھر ادھر دوڑ □ ا ر□ا تھا .. عشاء کو ایک پل لگا سمجھن□ میں .. و□ اس ک□ قریب □وتی اس ک□ بازو کو پکڑ□ چل ر□ی تھی ...۔ و□ ب□ت تیزی س□ اس□ لئ□ و□اں س□ گھر آیا تھا ...

عشاء ن□ ایک نظر اس□ دیکھا اور گ□ری سانس بھرتی اپن□ کمر□ کی طرف چل دی .. اس کی وج□ س□ اس□ ب□ت محتاط ر□نا پڑتا تھا .. ن□ چا□ت□ □و□

بھی .... وہ اس کی زمیداری
.... جو تھی
سارا دن بے دیہانی میں الجھے
دماغ کے ساتھ بھٹکتی آخر وہ
تھک چکی تھی ...سو اپنی
سوچوں کا بوجھ اٹھا ے وہ آج
اکیلی اس فلیٹ سے باہر نکلی
تھی .. نہ جانے کیا سوچ کر ..
مگر وہ بس اکیلے کسی شانت
جگہے بیٹھ کر سکوں ڈھونڈنا
چاہتی تھی ....ایک پورے دن کے
بعد وہ گھر داخل ہوا .. اور
ہمیشہ کی طرح سب سے پہلے

اسے ایک نظر دیکھنے کچن اور
پھر کمرے میں گیا مگر وہ نہیں
تھی .. سلطان نے اپنے کمرے اور
پھر بالکونی ہر جگہ تیز تیز
نظریں دوڑائیں .. مگر وہ وہاں
نہیں تھی ... اس کی سانسیں
ایک دم تیز ہوئیں .. اپنی جیب
سے موبائل نکال کر وہ اس کے
نمبر پر کال کر رہا تھا .. ایک
دفع کال کرنے پر بیل جا رہی
تھی مگر وہ کال اٹھا نہیں رہی
تھی .. سلطان نے دوسری دفع
کال ملائی بیل جانے پر نو آ نسر

.. وہ اپنی گردن پر زور زور سے ہاتھ پھیرتا غصے سے لب پنچے ہوئے تھا .. آخر مسلسل بجتا موبائل اس نے اٹھا کر دیکھا .. اور ہلکا سا مسکراتے یس کا بٹن دبایا ..

ہیلو ... سلطان کی آواز اس کے کانو سے ٹکرائی عشاء نے ایک دم آنکھیں بند کیں .. جی ..

عشاء .. سلطان نے غصے سے پکارا .... جی ..

کہاں ہو تم ؟ وہ ایک گہری
سانس بھرتی اپنے سامنے
جگمگاتے ہوے اس وشال بریج
کو دیکھ رہی تھی ..

میں تم سے بات کر رہا ہوں
لڑکی ... آخر تم ہو کہاں ؟؟
کوئی ہوش ہے تمہیں ؟؟؟ بنا
بتاے آخر کہاں چلی گئی ہو ؟؟

وہ غصے سے بول رہا تھا.. اور
وہ بس سن رہی تھی ..

میں لوکیشن بھج رہی ہوں ..
دھیرے سے کہتی وہ کال ڈس

کنکٹ کر گئی .. سلطان نے
حیرانی سے فون کی سکرین کو
دیکھا .. جہاں اب اس کا مسج
جگمگا رہا تھا ..

وہ بنا کچھ سوچے فلیٹ سے
اندھا دھند بھاگا تھا .. اپنی گاڑی
کو نظر انداز کرتا وہ سڑک پر
بھاگتا ہوا جا رہا تھا ..

آخر بھاگتا ہوا وہ مطلوبہ
جگہ پہنچا .. ادھر ادھر نگاہ
دوڑانے پر وہ دونوں بازو اپس
میں باندھے سر پر بلیک کلر کا

حجاب اوڑھے سامنے باسفورس
.. بریج کو دیکھتی نظر ا گئی

سلطان نے جھک کر گھٹنوں پر
ہاتھ رکھے ...اور ایک گہری
سانس بھرتا اس سے کچھ ہی
.. فاصلے پہ براجمان ہوا

تمہیں کیا مجھے پریشان ..
کرنے میں بہت مزے اتا ہے ؟؟؟
وہ غصے آنکھوں میں لئے اسے
.. دیکھ رہا تھا

جب کہ وہ بنا اسے دیکھ اپنے
سامنے کچھ ہی فاصلے پر

باسفورس بریج کو دیکھ رہی تھی ...

یہاں کیوں بیٹھی ہو ؟؟ وہ بھی اس وقت ...

بس ایسے ہی ...

کیا تم مجھے بتا کر نہیں آ سکتی تھی ؟؟؟

اپ کون سا بتا کر جاتے ہیں کہیں ؟؟؟

ہمم ..تو اب تمہیں میرا مقابلہ کرنا ہے ...؟؟

اپ کا مجھ سے کیا مقابلہ بھلا ....

یہ تو ہے ... اسی لئے اپنا یہ چھوٹا سا دماغ کم استمال کرتی ہو ...وہ بنا جواب دیے بیٹھی تھی ..

اب بتاؤ ... یہاں کیوں بیٹھی ہو ؟؟؟

اپ کیوں اتنی فکر کرتے ہیں میری ...؟؟

سلطان نے بے بسی سے اسے دیکھا ..

اپ کو نہیں کرنی چاہیے ؟؟؟
اور وہ کیوں ؟؟... کیوں کہ اپ
پر بہت سی زمیداریاں ہیں ..
اور میں ایک ایکسٹرا زمیداری
کے طور پر ..اپ کے سر آ
دھمکی ہوں .... .. مجھے نہیں
ہونا چاہیے تھا ..
سلطان نے دونوں بازو اپس میں
باندھتے اس کی جانب دیکھا ...
نہ اپ کی ز ندگی میں اور نہ
ہی اس دنیا میں ....

اتنی سکون دا اور خوبصورت جگہ پر بیٹھ کر .. اتنی فضول باتیں سوچنا تو نہ انصافی ہے .. .. میرے خیال سے

سلطان نے اپنی ٹانگ کو حرکت دیتے کہا ..

.. فضول تو نہیں ہے .. سچ ہے

اچھا ....ـ اور ان سب کی وجہ .....ـ سلطان نے ای برو اٹھا کر کہا ..

وجہ تو ہے .... اور وہ کیا ؟؟؟ میری وجہ سے اپ کو بہت

کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے ..
اور اپ کو وہ سب کرنا پڑتا ہے
جو اپ نے شاید اپنی زندگی میں
کبھی نہیں کیا ہو گا ...

ہممم .. تو یہ وجہ ہے ...
سلطان نے گردن اثبات میں
ہلای ..بات تو ٹھیک کہی ...

وہ کتنا خوبصورت ہے نہ ..
عشاء نے باسفورس برج کے
طرف اشارہ کرتے کہا ..

ہمم .. ہے تو ....سلطان
نے اس کے چہرے کی طرف غور

سے دیکھتے کہا .. میں وہاں
.. سے نیچے گرنا چاہتی ہوں

وہ ہنسا تھا ... کوئی خاص
وجہ ؟؟

ہے نے ... جب میں وہاں سے
نیچے گروں گی تو .. مسکراؤں
گی ... سلطان نے گرن کو ٹیڑھا
.. کرتے اسے دیکھا

کیوں کہ تب میں دیکھوں
گی ...مجھ سے جڑی اپ کی وہ
ہر پریشانی اور ہر ٹینشن اپ
سے دور ہوتی ... پھر اپ

ویسی ہی زندگی گزر سکھیں گے .. جیسے مجھ سے قبل گزارتے تھے .. ایک نارمل لائف ...یہ میری ایک چھو ٹی سی خواہش ہے

ہمم .... انٹرسٹنگ ... سلطان نے اس کی بات سنتے مسکرا کر کہا ....

چلو ... وہ اس کی کلائی تھامتا چل دیا ... کہاں ؟؟ وہ اس کے پیچھے چلتی حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی ..

تمھاری یہ چھوٹی سی خواہش
پوری کرنے .. وہ بھیڑ میں سے
چلتا ہوا جا رہا تھا .. جب کہ
وہ ماتھے پر ہاتھ مارتی اس
سر پھرے انسان کو دیکھ رہی
تھی .. وہ اسے لئے باسفورس
بریج کے ایک کنارے کی طرف آیا
.. جہاں سے نیچے دیکھنے پر
کافی زیادہ گہرائی میں سمندر
کی سطح اپنے پورے زور و شور
سے لہرا رہی تھی ...
عشاء نے ایک نظر گہرائی میں
دیکھتے تھوک نگلا ..

ی□اں کیوں لا□ ؟؟ و□ اس□ دیکھ
ر□ی تھی .. تم ن□ ک□ا ن□
ابھی .. تم□اری خوا□ش □□ ..
تو شو□ر □ون□ ک□ ناط□ میرا
فرض بنتا □□ ..اپنی بیوی کی
□ر خوا□ش کو پور□ دل س□
پورا کرنا .. کم آ ن ...

Go on ....

سلطان ن□ گردن س□ اس□
اشار□ کرت□ کودن□ کو ک□ا ..
جس پر عشاء ن□ غص□ ن□ ناک
سکیری ...

اس نے تھوڑا سا جھک کر نیچے دیکھا .. اور ایک د م گہری سانس بھرتی کچھ فاصلے پر ہوئی .

میں مدد کر دوں .. سلطان نے قریب ہوتے کہا ..

ابھی تو میں نے بس خواہش کی ہی ہے .. اور خواہشات اتنی جلدی پوری تو نہیں ہوتی نے ...

کیوں نہیں ہوتیں .. میرے ہوتے تمہاری ہر خواہش تمہارے

منہ سے ادا ہوتے ہی پوری ہو گی ..

Dear wife ....

اپ کچھ زیادہ ہی فاسٹ نہیں ہیں ... وہ دونوں ہاتھ اپس میں باندھتے بولی ... سلطان نے اثبات میں سر ہلایا ..

عشاء نے ایک پل میں کانو پر ہاتھ رکھے ... اہ ہ ہ .. کتنا شور ہے یہاں ... وہاں سے گزرتی بھاری گاڑیاں اور ٹرک اور دیگر وہیکلز کی زور

دار آوازوں پر اس نے کانوں پر ہاتھ رکھے تھے .. اگر یہاں سے گر کر نہ مری تو کانوں کے پردے پھٹنے سے ضرور مر جاؤں گی ...

یہ ترکی کی سب سے شور والی جگہ ہے ... وہ مسکرایا تھا ..

اب خواہش کچھ کم ہوئی ہو تو گھر چلیں ... وہ قریب ہوتا اس کے کانوں میں ائیر پوڈز لگاتا بول رہا تھا ...

عشاء نے بچوں کی طرح اثبات میں سر ہلایا ... وہ نہ میں گردن ہلاتا اس کا بازو تھامے اب گھر کی طرف چل دیا

....

ماں .. اپ کو پتا ہے .. جہاں میں رہتی ہوں وہاں پر زیادہ پھول نہیں ہیں .. تو اس گھر میں رونک کی بہت کمی ہے ...میں آج آپ سے بہت سارے پھول خریدنے والی ہوں ..

وہ ایر گل کے ہمراہ اس کی چھوٹی سی شاپ میں بیٹھی پھولوں کی طرف دیکھتی بول رہی تھی .. وہ آج بہت دنوں بعد وہاں آ ی تھی .. سلطان اسے وہاں چھوڑ کر .. کسی ضروری کام سے گیاتھا ....

میری بچی .. تمہیں جتنے پھول چاہیں .. اتنے لے سکتی ہو .. اور تم ان کا مجھ سے بھی زیادہ اچھے سے خیال رکھو گی اتنا تو میں جانتی ہوں ...

و□ مسکرا دی ... عشاء .....
جی ... ایر گل ک□ پیار س□
پکارن□ پر عشاء ن□ اس کی
.. آنکھوں میں دیکھا

تم خوش □و ن□ .... و□ ایک ا□
... بھرتی سیدھی □وئی

ن□یں جانتی ... □وں بھی .. اور
.... ن□یں بھی

یک طرف□ محبت ب□ت تکلیف
دیتی □□ .. ن□ ی□ کھل کر جین□
... دیتی □□ ..اور ن□ □ی مرن□

اہ .. میری بچی .. ٹھیک کہا ..
یک طرفہ محبت کسی عذاب
سے کم نہیں ہوتی ... یہ پل پل
تڑپاتی ہے .. اظہار کرنے پر
بھی اور دل میں رکھنے پر بھی
...
ماں ....ہم ...اپنے من پسند
انسان کو .. اس وقت آزاد کرتے
ہیں .. جب ہم دیکھیں .. کہ
ہمارے ان کی زندگی میں نہ
ہونے سے ان کی مشکلات اور
پریشانیاں ان سے دور ہو جائیں
گی ...جب ہم محسوس کریں

کہ ہمارے ان کی زندگی میں نہ ہونے سے وہ ایک آسان اور محفوظ زندگی گزار سکیں گے .. بنا کسی ٹینشن اور فکر کے .. آزاد رہ کر ..

تب ہم انہیں آزاد کر دیتے ہیں .. کیوں کہ ہم جسے دل سے چاہتے ہیں اس پر بوجھ نہیں بننا چاہتے ....

وہ دھیرے سے بول رہی تھی .. جب کہ ایر گل خاتون آنکھوں میں آنسو لئے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ رہی تھی .. جو

اتنی سی عمر میں ہی بہت
کچھ سیکھ گئی تھی بہت کچھ
سمجھ گئی تھی .. بہت کچھ
.... سہ رہی تھی

اے .. میری بیٹی ... تم نے بلکل
ٹھیک کہا ... بلکل تب ہی ..
میں جانتی تھی .. تم ایک دن یہ
.. بات ضرورر سمجھو گی

مگر میں اندازہ لگانے میں غلط
تھی .. تم نے بہت چھوٹی عمر
میں ہی سیکھ لیا ہے .. تم
بہت گہرا ی سے چیزوں کو

جانتی اور سمجھتی ہو .. عشاء تم بہت سمجھدار ہو ..

مجھے فخر ہے ..کہ میرے رب نے مجھے تم جیسی بیٹی عطا کی .. ایر گل نے بڑھ کر اسے سینے سے لگا لیا ...

ماں ......بہت تکلیف ہوتی ہے ..... ہاں میں جانتی ہوں کہ میری وجہ سے اس پر بہت پریشانیاں ہیں .. مگر .. میں اسے چھوڑنے کی ہمت نہیں کر پا رہی ...

اس کے میری زندگی میں آنے
سے پہلے . میں اس تلخ اور بے
رحم جذبے سے آشنا تک نہ
تھی .. مگر اتنے کم وقت میں
ہی ... اس شخص نے مجھے
اپنے ساتھ باندھ لیا ہے ... میں
چاہ کر بھی اس سے دور نہیں
ہو پا رہی ... یوں لگتا ہے
کہ .. اگر میں اس سے دور
ہوئی تو .. میرا وجود خالی ہو
جاۓ گا .. ہر قسم کے
جذبات ،احساسات سے ...
شایدمیں سانس تک نہ لے

سکوں گی ... میں نہیں جانتی
کیوں اس شخص سے مجھے
اس قدر محبت ہو گئی اور کب
ہو گئی .. مگر .. خود کو اس
سے جدا نہیں کر پا رہی ..
بہت کمزور ہوں میں .. وہ
ہچکیوں سے روتی ہوئی اس
کی گود میں سر رکھے اپنے اندر
کا دکھ اپنی ماں کے سامنے بیان
کر رہی تھی ..

میری بچی ....مجھے امید ..
ہے .. کہ کبھی .. وہ تم سے
اس قدر محبت کرے گا کہ تم

سمبھال نہیں پاؤ گی ... تم
اپنی قسمت پر رشک کرو گی
...
وہ وقت نہیں آئے گا ماں ...
میں جانتی ہوں اسے .. وہ بہت
سخت دل ہے .. نہ وہ محبت
کے اس نرم جذبے کو اپنے دل
میں جگہ دے سکتا ہے .. نہیں
.. وہ بہت مضبوط اور کٹھور
ہے .. اور اس جذبے کے لئے تو
انسان کو موم ہونا پڑتا ہے ..
وہ آنسو صاف کرتی دھیرے
سے بولی ..

وہ وقت آئے گا .. جانتی ہو
کیوں ؟؟ عشاء نے اس کی
طرف دیکھا ...کیوں کہ میرا
رب کہتا ہے .. سچے دل سے
کی گئی محبت کا جواب محبت
سے ہی ملتا ہے ..اور سچے دل
سے کی گئی محبت کبھی بھی
... رایگان نہیں جاتی

اور جس دن وہ تم سے محبت
کرے گا نہ .. اس دن تمہاری یہ
ماں فخر کرے گی اپنی بیٹی
پر .. جس نے ایک سخت اور
.. کٹھور شخص کو موم کر دیا

وہ ایر گل کی بات سن تو رہی تھی .. مگر وہ جانتی تھی اس سر پھرے انسان کو .. وہ کیسے موم ہو سکتا ہے بھلا .. جس انسان کے لئے کسی کی جان اس کے جسم سے جدا کرنا ایک کھیل ہو وہ بھلا اس نرم و نازک جذبے کو کس طرح اپنے اندر سما سکتا تھا ...

عشاء کی گالوں پر بکھرے آنسو خشک ہو رہے تھے .. وہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھے بہت پرسکون محسوس کر

رہی تھی .. مگر جب سکون
ملتا ہے تو انسان ہر چیز سے
بے نیاز ہو جاتا ہے .. وہ بھی
ہر چیز سے بے نیاز دھیرے
دھیرے نیند کی آغوش میں جا
چکی تھی .. ایر گل نے اسے
سوتے دیکھ ایک اہ بھری ..
میری پیاری بیٹی .. میں تمھارے
لئے دعا کروں گی .. تمہیں اتنی
خوشیاں ملیں کہ تمہارے ان
چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے وہ
سمبھلنی مشکل ہو جائیں .. تم
اپنا ہر دکھ بھول جاؤ .. وہ اس

کے بالوں میں انگلیاں چلائی دل ہی دل سوچ رہی تھی.. جب اس کی نظر شاپ کے دروازے سے اندر آ تے اس مغرور شخص پر پڑی ..

وہ ایر گل سے کچھ فاصلے پر ہی رک گیا .. اسے اس کی گود میں آرام سے سوتے دیکھ سلطان نے اس خاتون کی طرف دیکھا ...

تمہاری بیوی بہت بہادر ہے عبدر باری ... اس کا خیال رکھنا ...

وہ اثبات میں سر ہلاتا قریب آیا .. سلطان نے اسے جگانے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر رک گیا ...

اس نے ہاتھ بڑھا کر دھیرے سے اس کے چہرے پر رقص کرتی بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے اڑیس دیا ..

اور بڑھ کر اسے ایر گل خاتون کی گود سے اپنی مضبوط باہوں میں بھر لیا .. سلطان نے اتنے آرام سے اسے اپنی آغوش میں لیا کے وہ سوتی ہوئی راجکماری ایک منٹ کے

لئے بھی نے
کسمسائی ... ..اجازت دیں ..
سلطان نے گردن جھکاتے ایر گل
سے اجازت طلب کی ..

ہمیشہ خوش اور سلامت رہو
میرے بچو .. خیر سے جاؤ ..

خدا حافظ .. کہتا ہوا وہ اسے
لئے شاپ سے نکلا تھا .

اسے جاتا دیکھ ایر گل کی
مسکراہٹ گہری ہوئی ..
اے ..میری معصوم بچی .. اتنا
سب جان گئی .. مگر اس کی

آنکھوں میں خود کے لئے محبت
نہ دیکھ پائی ....
سلطان نے گاڑی کا دروازہ
کھولتے فرنٹ سیٹ پر بیٹھے
اسے اپنی آغوش میں تھوڑا سا
درست کیا .. اور سٹیرنگ پر
اپنی گرفت مضبوط کی ...

وہ سوی ہوئی شہزادی
سلطان کے سینے پر سر رکھے
گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہی
تھی .. اس نے ایک نظر اسے
دیکھا .. اس کی پلکوں پر
ٹھہری نمی سلطان کی آنکھوں

میں لہرا گئی ...اس نے گاڑی
کی سپیڈ سلوو کرتے اس کا
سر تھوڑا درست کرتے اپنا ایک
بازو اس کے سر کی پشت پر
رکھا ... اور اس کا سر اپنے
سینے پر رکھتے ایک ہاتھ چہرے
کے گرد رکھے وہ بہت دیہان
سے ڈرائیو کر رہا تھا ..

اسے اپنے سینے میں جہاں جلن
اپنا ڈیرا جما چکی تھی .. وہاں
ایک سکون اور ٹھنڈی پھوار سی
پڑتی محسوس ہو رہی تھی ..
مگر وہ مضبوط شخص خود کو

نارمل کئے سیریس انداز میں
ڈرائیو کر رہا تھا ...

گھر پہنچنے تک اس کی نیند
کھلنا تو دور کی بات وہ ایک پل
کے لئے ہلی بھی نہیں تھی ..
محبوب کی آغوش ہوتی ہی
اتنی پرسکون ہے ..

وہ اسے بازوں میں بھرے فلیٹ
میں داخل ہوا .. اور اس کے
کمرے میں دھیرے سے بیڈ پر
لیٹاتے سلطان نے ایک گہری
نگاہ اسے دیکھا تھا ...

وہ بہت معصوم لگ رہی تھی .. اس کے قریب بیٹھتے وہ مضبوط شخص آج اپنی ایک چھوٹی سی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا .. سلطان نے اس کے بالوں کو تھام کر چہرے کے قریب کرتے ایک گہری سانس بھری .. اور ایک سکون اسے اپنے اندر تک اترتا ہوا محسوس ہوا تھا ...

مگر اگلے ہی پل وہ اپنی گردن کو مڑوڑ کر ایک سائیڈ کرتا واپس اپنی حالت میں اآ چکا تھا

.. اسے ایک نظر دیکھتے وہ
کمرے سے نکل کر حال کی
طرف آیا .. اور اپنا پینڈنگ کام
دوبارہ سے شروع کرنے کے لئے
لیپ ٹاپ کھولے اے ..بھرتا اپنے
کام میں لگ چکا تھا

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے
خود کو اپنے کمرے اپنے بیڈ پر
پایا .. آنکھیں ملتی وہ پاؤں
لٹکائے یہ سوچنے میں مصروف
ہو گئی کہ وہ یہاں کیسے ای
.. وہ تو ایر گل کے پاس تھی

اپنا سر جھٹکتے وہ ایک بھرپور
جمائ لیتی حال کی طرف ای ..
جہاں اس کی نظر صوفے پر بے
ترتیب پڑے گود میں لیپ ٹاپ
رکھے صوفے کی پشت سے سر
ٹیکے اس شخص پر پڑی .. وہ
شاید سو رہا تھا ...

عشاء نے جھک کر ایک نظر اسے
دیکھا .. سوتے ہوئے بھی اس کے
ماتھے پر پڑی سلوٹیں دیکھ کر
وہ مسکرائی تھی .. کھڑوس
کہیں کا .. سوتے ہوئے پرسکون
نہیں رہ سکتا .. عشاء نے ہاتھ

بڑھا کر اس کی پیشانی پر بکھرے بالوں کو درست کیا .. اور مسکراتی ہوئی کچن میں ای .. مگر وہاں پڑا کھانا دیکھ کر واپس باہر ای ... جہاں وہ آنکھیں کھولے اب اسی کو دیکھ رہا تھا ..

اے ..الله .. اتنی جلدی کون اٹھتا ہے بھلا .. بھوت کہیں کا ... سلطان نے آنکھیں زور سے بند کر کے کھولتے لیپ ٹاپ ایک طرف کیا ..

یہ سب آپ لائے تھے ..عشاء نے کچن کی طرف اشارہ کرتے کہا .....

نہیں تو ... سلطان نے نفی میں سر ہلایا ..

اہ.. تو پھر کون لایا ؟؟؟

بہوت .. سلطان نے اسے کن آنکھوں سے دیکھتے کہا ..
آہاں ...ہوہـ دونوں ای برو اٹھا کر اثبات میں گردن ہلاتی واپس کچن میں ای ..

پاگل کہیں کا

....

آج بہت دنوں بعد ائیگل نے حادی کا پسندیدہ رنگ پہنا تھا .. براؤن کلر کی لونگ فراک پہنے شولڈر کٹ بالوں کو کندھوں پر گرائے وہ ہائی حیل پہنے اپنی حیل کی آواز سے ٹک ٹک کی آواز پیدا کرتی افس میں داخل ہوئی ..

وہ سیدھا اپنے افس میں جانا چاہتی تھی .. مگر کچھ دنوں سے حادی اسے بلکل اگنور کر

رہا تھا .. جسے سبق سیکھانے
کے لئے وہ اس کے افس کی
طرف بڑھی ..

بنا اجازت دھڑام سے دروازہ
کھلا تو حادی جو دروا ز ہ کی
طرف پشت کئے کان سے فون
لگائے کھڑا تھا ایک تیکھی نظر
گھمائ .. مگر مقابل کو دیکھتے
ہی اس کی مسکراہٹ گہری
ہوئی .. اسے ائیگل پر براؤن
کلر ہمیشہ سے ہی بہت پسند
تھا .. اور او پر سے اس کی وہ
چھو ٹی گہری آنکھوں

والی پیاری سی کزن اس کلر
میں بہت زیادہ پیاری لگتی تھی
.. مگر وہ اپنے اعصاب نارمل
کرتا واپس سے رخ دوسری
جانب کر گیا .. خود کو اتنا
اگنور ہوتے دیکھ ائیگل نے غصے
سے ایک گہری سانس بھری ..
اور تیزی سے حادی کی طرف
بڑھتی اس کی کمر میں ایک
.. زور دار دھپ رسید کی

اہ ہ .. کیا پاگل ہو گئی ہو ..
مدام ... صبح صبح اور کوئی
.. کام نہیں

تم نے ... کچھ زیادہ ہی ایٹیٹیوڈ
دکھانے لگے ہو .... لگتا ہے
تمہیں اپنے اس سندر سے
چہرے کی کوئی پرواہ نہیں ہے
..ائیگل نے اس کے چہرے کی
.. طرف انگلی کئے گھمائی

لو جی .. میں بات کروں تو بھی
تمہیں غصّہ آتا ہے .. اور نہ
کروں تو بھی بھڑک جاتی ہو ...
اور اب تو میں نے کچھ کیا بھی
نہیں اور صبح صبح تم اپنا دیدار
.. میری کمر کو کروا چکی ہو

آخر کیا چاہتی ہو مدام .. وہ دھیرے سے جھک کر اس کے چہرے کے قریب ہوا ...

بہت دن ہو گئے ہم کہیں گھومنے نہیں گئے .. اور تمہارے ڈفر دماغ کو اتنا بھی یاد نہیں رہتا ..

اہ .. تو یہ بات ہے .. مگر .. بہت معذرت ، ایکسٹرا چڑیل .. .. آج ہم کہیں نہیں جا سکتے

اور وجہ ؟؟ ائیگل نے دونوں بازو اپس میں باندھے ..

و□ کیا □□ ن□ .. ا□م ...ـ و□
مجھ□ آج .. کسی ک□ ساتھ
... ک□یں اور جانا □□

کس ک□ ساتھ جانا □□ ذرا بتاؤ
.. گ□ .. و□ قریب □وئی

ار□ بتایا تو تھا ن□ .. و□ پیاری
آنکھوں والی حسین□ .. تو ...
آج .. ا□ممم ... حادی ن□ شرما
کر چ□ر□ جھکایا تھا

جب ک□ اس کی بات سنت□
ائیگل ک□ گال غص□ س□ سرخ
□و ر□□ تھ□ ...ـ بھاڑ میں جاؤ

تم اور بھاڑ میں جائے تمہاری
وہ جوکر ... بلڈی باسکٹ ...
غصے سے کہتی ہوئی وہ اس
کے پاؤ پر زور سے پاؤں مارتی
.. زن سے افس سے باہر نکلی

اے ہے ... پاگل خاتون کہیں
کی .. وہ اپنا پاؤں ہاتھ سے
سہلاتا شریر سا مسکرا دیا ..
اب تو اس کا پلین کامیاب ہونے
میں دیر زیادہ نہیں تھی
....

وہ ہمیشہ ہی اسے مذاق میں
ڈانٹتی اور لڑتی تھی .. مگر

حادی کا یوں کسی لڑکی کا
اس کے سامنے ذکر کرنا ائیگل
کو بہت برا لگا تھا .. وہ اسے
چاہتی تھی .. مگر کہ نہیں
پاتی تھی .. مگر اب اسے بہت
تکلیف ہوئی تھی ... وہ نہیں
چاہتی تھی کہ وہ ڈفر اس سے
دور جاے یا کسی اور کا ذکر
اس کے سامنے کرے .. وہ چاہے
اس سے جتنا مرضی لڑے
جھگڑے مگر صرف ائیگل کے
ساتھ رہے.... چھوڑوں گی نہیں
.. ایک دفع ہاتھ آ جاے تمہاری

وہ پیاری آنکھوں والی چڑیل ..
اس کی جان تو میں اپنے
ہاتھوں سے لوں گی .. وہ اپنے
ہاتھ میں پکڑی پنسل کو چھری
کے انداز میں پکڑے غصے سے
ٹیبل پر مار تی بولی

....

سلطان نے جس موقے کا بہت
دنوں سے انتظار کیا تھا وہ آج
اس کے ہاتھ لگ چکا تھا ..
یگیت کے مسج پر اس نے ایک
مغرور سی شیطانی مسکراہٹ
چہرے پر سجای .. امومن جس

وقت وہ افس سے گھر جاتا
تھا ..آج اس کا رخ ایک انجان
جگہ پر تھا .... ایک اونچی
بلڈنگ کے سب سے او پر والے
حصے میں ایک کھلی جگہ پر
وہ ییگی کے ساتھ کھڑا تھا ...
سلطان نے اپنا کوٹ اتار کر ایک
سائیڈ رکھتے اپنی ٹائی اتار کر
شرٹ کے اپر والے دو بٹن کھولے
اور اپنے کف فولڈ کرتا ایک پاؤں
بلڈنگ کے کنارے پر رکھتے جھک
کر نیچے ایک اندھیری گلی میں
دیکھ رہا تھا ...

بہت مشکل سے ہاتھ لگا ہے یہ گندہ انڈا .

اس نے تو مجھے خوار کر دیا .. بھائی ...کہاں کہاں نہیں بھاگا ہوں میں اس کے لئے .. اتنا اگر میں کسی لڑکی کے پیچھے بھاگتا تو یقینا اب تک میری اس سے شادی ہو چکی ہوتی ... یگیت نے سگریٹ کا ایک گہرا کش لگاتے کہا ..

کوئی نہیں بیٹا .. شکار جتنا تڑپاے .. اسے مارنے میں بھی اتنا ہی لطف اتا ہے ...... سلطان

نے اپنی شہادت کی انگلی میں
وہ خطرناک سی تاج والی
انگوٹھی گھما تے کہا ..

اتنے میں گلی کے ایک چھوٹے
سے گھر کا دروازہ کھلا اور ایک
آدمی اپنا چہرہ ڈھکے ایک نگاہ
ادھر ادھر دوڑاتا چل دیا ..

اے .. سانپ بل سے نکل ہی آیا
آخر .. چل ییگی .... ہو جا
شروع .. سلطان نے اسے اشارہ
کیا تو وہ سگریٹ ایک طرف
پھینکتا سیڑھیوں کی طرف
سرپٹ دوڑ ا ...

وہ آدمی بہت محتاط ہو کر
اس تنگ سی خالی گلی میں
چلتا ہوا جا رہا تھا . گلی کے
کناروں پر لگے اونچے بلب اپنی
روشنی سڑک پر پھیلا ے ہویے
تھے .. اچانک اپنے پیچھے اسے
کسی کے قدموں کی آہٹ
سنائی دی .. اس آدمی کے قدم
تیز ہوے مگر پیچھا کرنے والے
.. نے اپنے قدم مزید تیز کر لئے
...وہ آدمی بھاگنے کے لئے بڑھا
ارے رک جا ذرا چمک چلو .. اتنی
بھی کیا جلدی ہے .. یگیت ایک

قہقہے لگاتے اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا .. وہ آدمی بھاگتا ہوا ایک دم رکا تھا .. اپنے سامنے کھڑے انسان کو دیکھ اس کی اڑ ی حوایاں مزید فق ہوئیں ...سلطان نے اپنی شرٹ کے بازو ایک ادا سے او پر کئے

اتنے میں ایک زورر دار ضرب اس کے سر کی پچھلی پشت پر لگی اور وہ آدمی زمین بوس ہوا ...

نیم اندھیرے میں اس کی آنکھ کھلی تو اپنے سامنے ایک

ہنڈسوم چہرے والے آدمی پر پڑیں ...

Welcome to Sultan’s turkey ....

سلطا ن نے مسکراتے ہوئے اپنے سامنے پڑے ایک انمول آدمی سے کہا .. جس کے بدلے اب اسے اپنے بہت سے الجھے ہوئے کام سلجھانے تھے ...

تم نے آخر مجھے ڈھونڈھا کیسے .. وہ اپنے بندھے ہاتھوں

اور پاؤں سمیت زمین پر پڑا
... بول رہا تھا
میرے گھر میں آ کر مجھ سے
ہی پوچھ رہا ہے ...
انٹرسٹنگ .. سلطان نے اپنے
ہاتھ میں پکڑا خنجر صوفے کے
ہنڈل پر رکھا تھا ....احمد
جہانگیر تیری قبر تیار کر رہا
ہے سلطان .. اور بہت جلد تو
.. اس میں دفن ہونے والا ہے
سلطان نے دونو ای برو
اچکے .. اے .. کیا واقی

Sound’s good ..

سالے حرامی اسی قبر میں تجھ سمیت تیرے ہر کتے کو دفنایں گے ہم .اور سب سے نیچے تیرا وہ سب سے بڑا کتا ہو گا ....
ایک ہی قبر ہو گی تم سب غلیظ لوگوں کی .. وہ کیا ہے نہ .. تم جیسے گھٹیا لوگوں کے لئے زمین اتنی وافر مقدار میں موجود نہیں ہے ... یگیت نہ

اسے بالوں سے پکڑ کر
جھنجوڑتے ہوئے کہا ...
ہاہاہا .... اپنی الٹی گنتی
شروع کر دو سلطان ..... بہت
جلد تو اپنے انجام تک پہنچے گا
...
ہاں نہ .. الٹی گنتی تو ہو گی
اب ... مگر دیکھتے ہیں وہ نمبر
پہلے کس کا اتا ہے .. سلطان
نے بڑھ کر اس کے چہرے پر ایک
سائیڈ خنجر کی نوک سے ایک
لمبی لائن کھینچ دی ...

اس آدمی ایک دبی سی چیخ
نکلی .. مگر وہ بھی ایک خاص
کتا تھا سو ضبط کر گیا ...

تیرے وجود پر ایسے توہفے اب
اتنے ہوں گے کہ گنتے گنتے بھی
تجھے صدیوں لگ جایئں گےسالے
حرامی ....

....

وہ نہ جانے کب سے صوفے پر
اڑھی ٹیڑھی پڑی اپنے اس
نکمے شوہر کا انتظار کر رہی
تھی .. جو کہ ہمیشہ کی طرح
اسے بنا بتاے غائب تھا ..

یا اللہ .. میں کیا کروں اس
پاگل آدمی کا .. اتنا بڑا ہو گیا
ہے .. پھر بھی اتنا نہیں پتا کہ
گھر وقت پر آ تے ہیں ...ـ نہ
جانے اب کہاں ہو گا .. اور کیا
نیا کام سر انجام دے رہا ہو
گا ....؟؟؟ وہ مسلسل اسے
کال کر رہی تھی مگر اس کا
فون بند موصول ہو رہا تھا .اہ
ہ ہ ...... اس نے زور سے
.... موبائل ایک طرف پھینکا

وہ صوفے پر سیدھی ہو کر
لیٹی ......

روشنی کی ایک ہلکی سی
کرن اس اندھیرے کمرے میں
پڑی ... صبح ہو چکی تھی ..
مگر وہ اس کا وہ نکما شوہر
ابھی تک گھر نہیں آیا تھا ....

بھائی .. میں یہاں سب سمبھال
لوں گا .. تجھے گھر جاناچاہیے
اب .. بھابی فکر مند ہو رہی
ہو گی ...

سلطان نے یگیت کی بات پر
ایک گہری اہ بھری ..

سن ییگی ... اس کتے کی کسی
کو کانوں کان خبر نہیں ہونی
چاہیے ..... سونے کی چڑیا ہے یہ
.... لیہذا اس کی خاطر توزے
... بھی ویسی ہی ہونی چاہیے

ارے .. تو کیوں فکر کرتا ہے ..
میں ہوں نہ .. سالے کی ایسی
خاطر کروں گا جیسی سسرال
اپنے داماد کی بھی نہیں کرتے
ہوں گے .. یگیت نے مسکراہٹ
.. اچھالی

چل دیہان رکھ .. چلتا ہوں ..
سلطان ییگی کے کندھے پر

تھپکی دیتا وہاں سے چل دیا ..
جب کہ اب وہ مسکرا رہا
تھا .. کیوں کہ اب گھر جا کر
اسے اپنی اس چھو ٹی سی
بیوی کی معصوم سی ڈ ا نٹ
بھی سننی تھی ....

وہ فلیٹ کے باہر کھڑا .. اپنے
کف نیچے کرتا اپنے بٹن بند کرتا
چابی گھما کر آہستہ سے
دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا ..
جب کہ وہ جاگ رہی تھی
دروازے کھلنے کی آ وا ز پر
سیدھی ہوئی ...سلطان نے

آہستہ سے قدم حال میں
رکھا .. جہاں ایک دم اس کی
نظر صوفے پر پڑی .. جہاں
صوفے کے سر سے اسے دو بڑی
بڑی آنکھیں پوری کھلی ہوئی
نظر ا رہی تھی .. وہ صوفے کے
پیچھے سے بس آنکھیں نکالے
اسے غصے سے دیکھ رہی
تھی .. سلطان نے ایک دم اسے
یوں چڑیل کی طرف آنکھیں
نکال کر دیکھتے آنکھیں
جھپکیں ...ـ وہ اسی پویشن
میں اسے غصے سے دیکھ رہی

تھی .. جب کہ سلطان نے ہلکا سا مسکراتے دونوں ہاتھ اپس میں باندھے . وہ اس کے قریب آیا ..

وقت مل گیا اپ کو گھر آنے کا ..۔ بڑی جلدی آ گئے ویسے .. وہ آنکھیں دیکھاتی بولی ..

سلطان اب نہ میں گردن ہلاتا اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھا اسے کن آنکھوں سے تک رہا تھا ..

کہاں سے آوارہ گردی کر کے کے آ رہے ہیں ذرا بتانا پسند

کریں گے ؟؟؟وہ دونوں بازو
اپس میں باندھتی غصے سے
پوچھ رہی تھی ...

وہ مسکرایا تھا .. اپ سے پوچھ
رہی ہوں میں .. بجائے بتانے کے
اپ مسکرا رہے ہیں ....

ضروری کام سے گیا تھا ..

اچھاااا .. جب بھی آپ ضروری
کام سے جاتے ہیں . اپ کے فون
کو بند ہو جانے کی بیماری ہو
جاتی ہے کیا ... پتا ہے میں نے

کتنی کالز کیں .. مگر اپ نے
ایک بھی نہیں اٹھائی ..
اگر فون استمال نہیں کرنا ہوتا
تو مجھے دے دیں . میں اسے
کوکنگ میں استمال کر لوں گی
..
سلطان کی مسکراہٹ گہری
ہوئی.. وہ معصوم ڈ انٹ اسے
اچھی لگ رہی تھی .. وہ دونوں
بازو سر کے پیچھے رکھے صوفے
کی پشت سے ٹیک لگائے بڑے
آرام سے اسے غصے سے سرخ
ہوتے دیکھ رہا تھا ..

اب بتائیں گے کہاں سے آ رہے
ہیں ؟؟ وہ اسی پوزیشن میں
اسے غور سے دیکھ رہا تھا .
عشاء نے انگلی کی نوک دھیرے
سے اس کے کندھے پر لگائی ..
لگتا ہے پھر سے ہینگ ہو گیے
ہیں اپ ....

وہ ہنسا تھا ... اے ....ـ بھاڑ میں
جایئں اپ .. اسے یوں ہنستے
دیکھ وہ غصے سے کہتی اپنی
جگہے سے اٹھی ہی کہ سلطان
نے اس کی کلائی تھامی ..

چلو پھر ... وہ اس کی ..
کلائی تھامے دروازے کی طرف
چل دیا ..

کہاں لے جا رہے ہیں
مجھے .. ؟؟؟اس نے بازو چھڑانے
کی کوشش کی .. بھا ڑ میں ..
ابھی تو تم نے کہا .. تو چلو
ساتھ چلتے ہیں .. وہ کیا ہے نہ
میں وہاں اکیلا بور ہو جاؤں
گا .. وہ مسکراتا ہوا بڑھا ہی
تھا کہ عشاء نے ایک دم زور
لگاتے اسے روکا ..

اس کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے .. زر ا ایک دفع اپنے کمرے کا چکر لگا لیں.. کباڑ اور بھا ڑ میں زیادہ فرق نہیں ہے .. وہ غصے سے بولی ...

اہ ہ ... یہ تو تم نے آسانی کردی .. چلو پھر .. وہ اسے لئے کمرے میں تیزی سے داخل ہوتے چابی گھوما کر دروازہ لاک کر گیا .. چھوڑیں مجھے ...

مجھے کیوں لائے ہیں یہاں . اپ کا یہ کباڑ اور بھا ڑ آپکو ہی

مبارک ہو ... دروازے کھولیں ..
سلطان نے اس کی کلائی
چھوڑی تو وہ دروازے کی طرف
بڑھی مگر وہ بند ہو چکا تھا
جسے کھول بس اس کباڑ کا
اونر ہی سکتا تھا ..

اب تم بھی اس بھا ڑ کا ذرا مزے
لو .. کہتا ہوا وہ بیڈ پر بیٹھتا
اپنے جوتے اتار رہا تھا .. عشاء
نے ایک تیکھی نگاہ اس کی
طرف دوڑائی ... سلطان نے اپنا
کوٹ اتار کر ایک طرف پھینکا
اور شرٹ کے بٹن کھولنے کے لئے

ہاتھ بڑھا ے تو وہ جو کھڑی
اسے بغور دیکھ رہی تھی ایک
دم سے چہرہ دوسری طرف کر
گئی .. کیا کر رہے ہیں اپ ..
اپ کو شرم نہیں آ تی . کسی
لڑکی کے سامنے کون ایسے
شرٹ اتارتا ہے بھلا .. پاگل
.... کہیں کے

شکر مناؤ کہ کسی لڑکی کے
سامنے نہیں اپنی اکلو تی بیوی
کے سامنے ہی کوشش کر رہا
ہوں وہ شریر سا مسکرایا

دروازے کھولیں مجھے اپنے کمرے
میں جانا ہے .. وہ غصے سے
بولی ... جب کہ وہ اس کی
بات نظر انداز کرتا فریش ہونے
چل دیا .. عشاء نے مڑ کر دیکھا
تو وہ وہاں سے جا چکا تھا ..
وہ تیزی سے اس کے بیڈ پر پڑی
شرٹ اور کوٹ کی طرف ای ..
ہر جگہ دیکھنے پر بھی اسے
چابی کہیں نہیں ملی .. وہ ایک
گہری سانس بھرتی وہاں سے
واپس مڑ ی ہی کہ اس کی
نظر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ہوئی

اس کی اسی انگوٹھی پر پڑی
جسے وہ چرا چکی تھی .. مگر
وہ اسے کہاں سے ملی .. وہ تو
میں نے بہت سمبھال کر رہی
تھی .. وہ آنکھیں پھیلائے اسے
ہاتھ میں پکڑے دیکھ رہی
تھی ...۔ مجھے لگتا ہے یہ انسان
واقی ایک بھوت ہے ... وہ
آنکھیں پھیلا ے اپنی ہتھیلی پر
جگمگاتی اس انگوٹھی کو دیکھ
رہی تھی .. واشروم کا دروازہ
کھلنے پر وہ سو کی سپیڈ سے
اسے واپس رکھتی صوفے پر

دیوار کی طرف منہ کرتی لیٹ چکی تھی ..

وہ اسے یوں رخ موڑے دیکھ شریر سا مسکرایا .. بالوں کو خشک کرتے سلطان نے ٹا و ل ایک طرف پھینکا .. اور بیڈ پر دھڑام سے گرا ..

کچھ پل وہ یوں ہی پڑی رہی .. وہ اسے دیکھ رہا تھا ..

کیسا لگ رہا ہے بھا ڑمیں آ کر ؟؟سلطان نے مسکراتے پوچھا ..
دل کر رہا ہے اپ کا گلا دبا

دوں ... وہ اس کی جانب
پشت کئے غصے سے بولی ...
ہاہاہا .. سلطا ن کا بھرپور
قہقہہ گونجا .....وہ کھل کر
ہنسا تھا ...

امر انسان اتنے پد ی سے
ہاتھوں مر نہیں سکتے کیا اتنا
....بھی نہیں جانتی ؟؟؟

آ ہ بڑے امر کہیں کے .. ایک دن
انھیں پدی ہاتھوں سے آپکی
... جان لوں گی .. دیکھنا پھر

آہا ں .. کافی بہادر ہو گئی ہو
.. سلطان نے بالوں میں ہاتھ
... پھیرتے کہا

ابھی دیکھی ہی کہاں ہے اپ
نے میری بہادری .. اب چپ
کریں مجھے سونے دیں .. ایک تو
اپ کے چکر میں رات بھر نہیں
سو پائی .. اوراب اپ میری
نیند خراب مت کریں. اپنی پٹر
پٹر ذرا بند کریں ...ـ کہتی ہو ی
وہ زور سے آنکھیں بند کرتی
... کانوں پر ہاتھ رکھ گئی

جیسی آپکی آ گیا چڑیلوں کی دیوی جی ....۔ وہ اپنی موچھوں پر انگلی پھیرکہتا بیڈ پر اوندھا لیٹا تھا ..

بھوت کہیں کا ...۔ وہ بڑبڑائ

....

وہ بار بار رخ بدلتا .. جب کہ وہ کچھ ہی دیر میں مست ہو کر سو چکی تھی .. آخر اس بھٹکم بھٹکی سے پیچھا چھڑاتا وہ ایک گہری سانس بھرتا صوفے کے قریب آیا تھا ...

وہ ٹیبل پر بیٹھتا جھک کر اس سوی ہوئی چھوٹی سی لڑکی کو نیحیات غور سے دیکھ رہا تھا .. وہ سوتے ہوی بہت معصوم لگ رہی تھی .. سلطان نے انگلی سے اس کے ناک پر ہلکی سی ضرب لگائی .. مگر وہ گہری نیند سو رہی تھی ....وہ مسکرایا تھا .. مگر ایک پل میں سیریس چہرے بنائے اسے دیکھ رہا تھا ....

کیوں ؟؟؟ اس کے ذہن میں اچانک سوال ابھرا ...

آخر کیوں؟ وہ سب کیوں
سوچتی ہوجو کبھی میں
سوچنے کا تصور بھی نہیں کر
سکتا ..... تم مجھ پر بوجھ
نہیں .. اور نہ کبھی ہو سکتی
ہو .. آخر اپنے اس چھوٹے سے
دماغ کو کیوں اتنا خرچ کرتی
ہو ....ـ تمہیں لگتا ہے .. تمہارے
بعد میں ایک نارمل زندگی گزر
سکتا ہوں ...
اے .. پاگل لڑکی .. آخر کب
سمجھو گی تم ؟؟وہ اسکے
بالوں کو پکڑ چہرے کے قریب

کرتا ایک گہری سانس بھر
گیا .. وہ خوبصورت
خوشبو ..اسے بہت پسند تھی
...
مگر وہ اسے بہت سیریس
چہرہ بنائے ماتھے پر سلوٹیں لئے
دیکھ رہا تھا ....۔ وہ بہت
چھوٹی تھی .. آغا جان نے ٹھیک
کہا تھا .. وہ بہت چھوٹی ہے ..
مگر ....۔ وہ روکا تھا .. اسے
اچانک اپنے سینے میں شدید جلن
کا احساس ہوا .. سلطان نے
اپنے سینے پر زور سے ہاتھ رگڑا

... مگر وہ جلن .. آخر کیوں
تھی .. اور آخر کب اور کیسے
.. ختم ہو سکتی تھی

نہ جانے کیا سوچ کر اس
مضبوط شخص نے وہ نازک سا
ہاتھ تھاما اور دھیرے سے اپنے
سینے پر رکھ دیا ...آنکھیں مندتے
ہی اسے ایک ٹھنڈک کا احساس
ہوا ... وہ کچھ متزبدب سا ہوا
.. سلطان نے حیرانی سے اس
چھوٹی سی لڑکی کی طرف
دیکھا ... آخر ایسا کیسے ہو
سکتا ہے ؟؟؟

کیسے ؟؟؟ اس کا وہ چھوٹا سا
ہاتھ سلطان کے مضبوط ہاتھ
کی ہتھلی کے نیچے ہی کہیں
دبا تھا .. وہ سکون محسوس
کر رہا تھا .. مگر کیسے ؟؟؟
ایک انسان .. ایک عام انسان
کے چھونے سے کسی کو کیسے
سکون مل سکتا ہے ... ؟

وہ شخص جسے کسی کے
چھونے سے کوفت ہوتی تھی ..
وہ نازک سا ہاتھ اپنے سینے پر
رکھے کوفت نہیں بلکہ ایک

سکون اپنے اندر تک اترتا
.... محسوس کر رہا تھا

وہ مضبوط شخص کمزور پڑ
رہا تھا ....ـ نہیں .. وہ کمزور
نہیں پڑ سکتا تھا ... نہیں .. وہ
ایک د م اس کا ہاتھ واپس اس
کی جگہ آرام سے رکھتا سر
.. جھٹکتا بالکونی میں آیا

وہ عجیب محسوس کر رہا
تھا .. ظاہر ہے ..ایک ایسا جذبہ
جسے اس کٹھور شخص نے
کبھی زندگی میں محسوس
نہیں کیا تھا وہ بھلا اس کی

گہرائی کو کیسے جان سکتا
تھا ؟؟ وہ کیسے جان سکتا تھا
کہ محبت اور محبوب انسان
کی ہر تکلیف کا حل اور ہر
درد کا مرہم ہوتے ہیں ...۔ مگر
وہ مضبوط آدمی ایک دفع پھر
خود کو روک گیا تھا .. ایک دفع
پھر خود کو سمبھال گیا تھا ..
وہ تو اس کام میں ماہر تھا ..
سو وہ کر گیا .. مگر آخر کب
تک .. یہ تو آنے والا وقت ہی بتا
ے گا ....

اس کی آنکھ کھلی اس نے
کمرے میں چاروں طرف دیکھا
مگر وہ کمرے میں نہیں تھا ..
وہ آنکھیں ملتی ایک گہری
سانس بھرتی اس کے کمرے سے
باہر آ ی... چاروں طرف دیکھنے
پر بھی وہ اسے کہیں نظر نہیں
آیا .

اہ ... پھر کہیں چلا گیا .. یا خدا
.. گدھے کے سر سے سینگھ کی
طرح غائب ہو جاتا ہے یہ
انسان ...

عشاء نے حال میں پڑے ٹیبل پر
پڑا اپنا موبائل اٹھایا جسے ان کر
کے دیکھتے ہی اس کا مسج
جگمگا رہا تھا ...

I will be home by 9 pm. Don't worry. Little wife.

اس کا مسج دیکھتے وہ
مسکرائی .. اور موبائل ایک
طرف رکھتی اپنی بھوک کا
بندوبست کرنے کچن کی طرف
چل دی .... ارے . جانتی
ہو ... اب میں اتنا زیادہ بور
ہوتی ہوں نہ کہ کیا بتاؤں .. نہ
تم ہو یہاں اور نہ ہی کوئی اور

.. نہ کوئی مستی نہ کوئی
ہنسی مذاق .. یار میں تنگ آ
گئی ہوں .. تم کیوں چلی
گئی ... وہ موبائل سامنے ٹیبل
پر رکھے ہاتھ میں ترکش کھولے
پکڑے موبائل سے آتی مروا کی
آواز مزے سے سن رہی تھی ..
اہ ہ .. سیدھا کھو نہ صارف
بھائی کی یاد آ رہی ہے تمہیں
..
اپنی بکواس بند کرو تم .. مروا
کی آواز پر اس نے اپنی
مسکراہٹ دبای .. اور میری

افلاطون دوست اب تو مان جاؤ
کہ تم اسے مس کرتی ہو .. اور
مجھے اچھی طرح پتا ہے ....
لہذا تم مجھ سے چھپا نہیں
سکتی ..اب ڈرامہ بند کرو اور
.. مجھے ٹھیک سے بتاؤ

کچھ دیر کی خاموشی ہوئی ..
... وہ افلاطون اب چپ تھی

ویسے با ت تو تم نے ٹھیک
کھی .. وہ موٹا بہت یاد اتا ہے
یار .. جب تک اس کی کلاس
نہیں لے لیتی تھی مجھے سکوں
نہیں ملتا تھا .. اب .. اب تو

سارا دن پیٹ میں درد ہوتا رہتا ہے .. عشاء کا بھرپور قہقہہ گونجا ....

اے .. میری نادان دوست .. ہم ہمیشہ اس انسان یا چیز کی تب قدر کرتے ہیں جب وو ہم سے دور ہو جاے ..

کیوں کہ ا نسان ہے ہی ناشکرا ....

ہاں اب تم مجھے لیکچر مت دو .. تم تو مزے کر رہی ہو .. اپنے

اس ہنڈسوم اور فٹ شوہر کے ساتھ ..

ہاں نہ .. کچھ زیادہ ہی مزے .. ایک نمبر کا بہوت ہے وہ .. نکما شوہر کہیں کا .. دو دو دن غائب رہتا ہے .. نہ فون اٹھاتا ہے .. مروا نے اپنی مسکراہٹ دبای ..

جانتی تھی وہ اپنے بوس کو ...... وہ ایسا ہی ہے .. وہ تو گھر بس عشاء کی وجہ سے ہی آتا تھا .. ورنہ گھر تو وہ ہفتوں بعد دکھائی دیتا تھا ...

اے میری معصوم سی دوست ..
.. وہ دل ہی دل بڑبڑائ

مروا سے کافی دیر خوش گپوں
سے فارغ ہوتی اب وہ اپنا
پسندیدہ کام پھولوں کی دیکھ
... بھال کی طرف ای تھی

اپ پر اتنی زمیداریاں ہیں ..
اور میں ..ایک ایکسٹرا زمیداری
بن کر اپ کے سر آ دھمکی
... ہوں

مجھے نہیں ہونا چاہیے تھا نہ آپکی زندگی میں ،نہ ہی اس دنیا میں ...

سلطان نے ایک گہری اہ بھری .. اور کرسی کی پشت سے سر ٹیک گیا ... وہ اپنی انگلی میں وہ انگوٹھی گھما رہا تھا ...

اس کے الفاظ اسے بہت بے چین کر رہے تھے ...

وہ مضبوط شخص اب ایک چھوٹی سی لڑکی کی اتنی

گہری باتوں پر خود کو بہت
.... کمزور محسوس کر رہا تھا

وہ چٹان جیسا مضبوط انسان
خود کو نہیں روک پا رہا تھا ..
کیا میں کبھی اسے کھ پاؤں
گا ..... ؟؟؟؟ کیا اسے بتا پاؤں گا
؟؟؟ وہ کیوں نہیں
سمجھتی ؟؟؟ آخر کیوں ؟؟؟

وہ آنکھیں بند کئے بہت دیر سے
اس کی باتوں کو سوچ رہا
تھا .. موبائل کی گھنٹی نے اس
کی سوچ میں دخل اندازی کی
..

سکرین پر جگمگاتا اس کا نام دیکھ کر وہ مسکرایا تھا ..

مرحبا ... سلطان نے فون کان سے لگاتے مضبوط آواز میں کہا ..مرحبا .. وہ میں نے کہنا تھا کہ .... آپ اتے ہوئے ائیگل کو بھی ساتھ لے آنا .. مجھے اس سے کچھ کام ہے .. اس نے اپنی ...بات مکمل کی

.... وہ تو جا چکی ہے

اے .. جا چکی ہے ... عشاء نے اداس سا منہ بنایا ..

اچھا ٹھیک □□ .. اپ کب تک آئیں گ□ .. ؟؟

.. تھوڑی دیر تک

... □مم . اوک□

کیا کر ر□ی □و ؟؟ و□ مسکرایا تھا ..

کچھ ن□یں .. گھر میں ب□ت گھٹن محسوس □و ر□ی تھی تو بلڈنگ کی پچھلی جگ□□ اسی جگ□□ .. ا ی □وں ..

سلطان ک□ ماتھ□ پر سلوٹیں نمودار □وئیں ..

لڑکی .. میں نے پہلے بھی کہا
تھا .. اکیلی کہیں مت جایا
کرو .. تم آخر کب میری بات
ماننا شروع کرو گی ؟؟؟وہ
سیدھا ہوا ..

تب جب آپ گھر جلدی آنا
شروع کریں گے.. اس نے اپنے
ہاتھ کی طرف دیکھتے بے فکری
سے کہا ...

وہ موبائل سکرین کی طرح اہ
... بھرتے دیکھ رہا تھا

وہیں رہو ..میں آ رہا ہوں ..
.. اور کہیں مت جانا
کہتا ہی وہ.. understood
ٹیبل سے گاڑی کی کیز اٹھاتا
.. باہر کی طرف چل دیا

اوکے . وہ فون بند کرتی ایک
گہری سانس بھرتی ایک قدم
بڑھی ..موسم بہت خوبصورت
تھا ہوا میں ایک ٹھنڈک اور
.. خنکی تھی

ایک دم اسے کچھ محسوس
ہوا ... اپنے پیچھے کسی کی
آہٹ سنائی دی .. پیچھے مڑ کر

دیکھنے سے پہلے ہی اس کے
منہ پر ایک زور دار ہاتھ اسے
محسوس ہوا ...

ام ... ام...ام...... وہ اس ہاتھ
کے نیچے سے آواز نکالنے کی
کوشش کر رہی تھی مگر اس
آدمی کی گرفت سے خود کو
چھڑا نہیں پا رہی تھی .. وہ
اسے گھسیٹتا ہوا پیچھے کی
جانب کھینچ رہا تھا .. عشاء نے
ایک پل میں کچھ سوچتے ہوئے
ہاتھ میں پکڑا ہوا موبائل ایک
طرف پھینکا .....

وہ مسلسل اپنے ہاتھوں سے
اس آدمی کو دور کر رہی تھی
مگر ناکام ....

Episode--16

وہ مسلسل اپنے ہاتھوں سے
اس آدمی کو دور کر رہی تھی
مگر ناکام ....

گاڑی پارکنگ ایریا میں پارک
کرتے وہ تیزی سے بلڈنگ کے
پیچھے حصے کی طرف بڑھا ..نہ
جانے کیوں مگر سلطان کو

عجیب احساس گھیرے ہوئے
تھا .. اس کی چھٹی حصص
کچھ غلط ہونے کا اشارہ کر
رہی تھی .. وہ تیزی سے وہاں
پہنچا مگر وہ وہاں نہیں
تھی .. سلطان نے تیز تیز
نگاہیں اس پاس دوڑائیں .. اور
بھاگتا ہوا اپنے فلیٹ کی طرف
بڑھا .. مگر وہ وہاں بھی نہیں
تھی .. اس مظبوط شخص کی
سانسیں ایک دم ہی تیز ہوئی
تھیں .وہ واپس اسی جگہ
اسے ہر طرف پاگلوں کی طرح

ڈھونڈ رہا تھا .... سلطان اسے
بار بار کال کر رہا تھا مگر اس
کے نمبر پر بیل جانے کے باوجود
وہ کال نہیں اٹھا رہی
تھی ....اچانک اسے سڑک کنارے
پڑا بجتا اس کا موبائل نظر آیا ..
سلطان نے اسے اٹھاتے اس پر
گرفت مضبوط کرتے ایک گہری
سانس بھری .. اس کی
لاپرواہی کی وجہ سے وہ
معصوم ایک دفع پھر مصیبت
میں گھر چکّی تھی ...

عشاء ا ا ا......۔ عشاء ا ا ا ا
ا ..... وہ ہر طرف اونچی آواز
میں پاگلوں کی طرح اس کا نام
پکار رہا تھا .. کہ اس پاس کے
لوگ بھی اسے حیران کن
نگاہوں سے دیکھ رہے تھے ...۔
سلطان کو اس کی سانسیں
اتھل پتھل ہوتی محسوس ہو
رہی تھیں .. اس کے موبائل کی
گھنٹی بجی .. سکرین پر
جگمگاتا ان نون نمبر دیکھتے
ہی اسے نے موبائل کان سے
لگایا .....

کیوں بھئی .... کچھ ڈھونڈھ
رہے ہو کیا .؟؟.. ایک مکرو
سی آواز اس کے کانوں سے
ٹکرائی تو سلطان کے ماتھے پر
سلوٹوں میں اضافہ ہوا ....

کون ہو تم ؟؟ اور کہاں ہو؟
...

ارے .. اتنی بھی کیا جلدی ہے ...
ڈھونڈ سکتے ہو تو ڈھونڈ لو ...
وہ آدمی مکرو سی ہنسی
ہنستا اس کے غصے مزید آگ
بھڑکا رہا تھا .. سلطان نے ایک
د م سے آنکھیں بن کیں تواسے

ایک مخصوص آواز سنائی دی ..
وہ ایک پل میں جان گیا تھا کہ
اس کی بیوی کہاں ہے .. وہ
تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف
بڑھا ... سٹیرنگ پر گرفت
مضبوط کرتے وہ اندھا دھند
سڑکوں پر گاڑی دوڑ ا رہا
تھا ..... تیز ہوتی سا نسوں اور
پاگلوں کی طرح بھڑکے ہوئے
غصے کو چہرے پر سجائے وہ
اس کی بیوی کو ہاتھ لگانے
والے کے ٹکرے کرنے والا تھا ...
فل سپیڈ سے دوڑتی ہوئی

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی
تھی ..سلطان نے اپنی پینٹ کی
جیب سے ریوالور نکال کر لوڈ
کیا اور کار کے دروازے کو ایک
زور دار پاؤں کی ضرب لگاتے
کھول کر وہ بھاگتا ہوا
باسفورس برج کے کنارے کی
طرف بڑھا ... جہاں اس کی
توقع کے این مطابق .. وہ ہٹا
کٹا آدمی اس نازک سے وجود
کو دبوچے ہوئے کنارے سے کچھ
ہی فاصلے پر کھڑا تھا .وہ اپنے
آپ کو اس کی گرفت سے

چھڑانے کی بھرپور کوشش کر
رہی تھی . مگر ناکام ...
سلطان نے روولور آسمان کی
طرف کئے فائر کیا ..تو اس
آدمی نے ایک د م ہی اپنے سے
کچھ فاصلے پر کھڑے اس
... خطرناک شخص کو دیکھا تھا

اس نے آخر کیسے اسے ڈھونڈھ
لیا تھا ؟؟؟

اس آدمی نے اسے دیکھتے اس
کے چہرے پہ براجمان غصے پر
نگاہ دوڑاتے تھوک نگلا تھا .. وہ
توقع بھی نہیں کر رہا تھا کہ

وہ اسے اتنی جلدی ڈھونڈھ لے
گا ..

سلطان نے ...... leave her
دھاڑ کر رہا ....

میں نے تمہیں کہا تھا نہ .. وہ
مجھے ڈھونڈھ ہی لے گا .. گھٹیا
انسان .. وہ زور سے ہنسی
تھی .. وہ بنا ڈ رے اس سے
مخاطب تھی .. آخر سلطان کی
بیوی تھی ....

موت تو تمہیں دونوں صو رتوں
میں ملے گی ... اسے ابھی

چھوڑ دو تو آسانی سے ... اگر
وقت لگاؤ گے تو .. اتنا تڑپاؤں
گا کہ تمہاری سات نسلیں یاد
رکھیں گی .. سلطان نے غصے
لفظ چباتے ہوئے کہا .. اس
آدمی نے اپنے ماتھے پرآ ے پسینے
کو پونچھتے ایک نگاہ اس پاس
دوڑائی .. مگر کچھ سوچتے ہی
وہ اسے گھسیٹتا ہوا برج کے
کناررے کی طرف بڑھا ..

موت تو مجھے اب ملنی ہی ہے
.. مگر .. تمھاری جان بھی لے
کر ہی جاؤں گا .. وہ زور سے

ہنسا .. اور اپنی گرفت میں
مقید اس نازک سے وجود کر
کنارے کے قریب لے جا کر اس
نے اپنی گرفت ڈھیلی کی ....
تو عشاء نے خو د سے کچھ
ہی فاصلے پر کھڑے اپنے محبوب
شوہر کو دیکھا . اور اس کی
مسکراہٹ گہری ہوئی ...وہ
.. اسے دیکھ مسکرا رہی تھی
جب میں وہاں سے نیچے گروں
گی نہ ..تو مسکراؤں گی .. تب
میں دیکھوں گی ... مجھ سے
جڑی اپ کی ہر پریشانی اور

مشکل اپ سے دور ہوتی ...
اس آدمی نے اسے اپنی گرفت
سے آزاد کیا تو ایک پل میں وہ
نازک سا وجود گہرے نیلے
سمندر کی سطح کی طرف
بڑھا .....

Noooooooooo ....

ایک زور سار آواز کے ساتھ ہی
اس مضبوط شخص کی
سانسیں ایک دم رکیں تھیں .....

اگلے ہی پل وہ اپنے روولور پر
گرفت مضبوط کرتے اندھادھند
اس آدمی پر فایرنگ کرتا اس
کی طرف دوڑ ا تھا .. چند
لمحوں میں وہ پوری میگزین
اس آدمی کے جسم میں اتار
چکا تھا .. اس کا بے جان ہوتا
وجود ایک طرف گرا ہی کہ
سلطان نے بھاگتے ہوے اپنا
کوٹ اتار کر پھینکتے کنارے پر
چڑھ کر سمندر کی طرف
چھلانگ لگائی .. اس مضبوط
شخص کا وجود سمندر میں گرا

ہی کہ ایک زور دار آواز کا
ارتکاب ہوا ... وہ گہری
سانس بھرتا پاگلوں کی طرح
اسے اس نیلے سمندر کی
گہرائی میں ہر جگہ ڈھونڈ
رہا تھا .سلطان کو اپنے جود
سے اپنی روح کھینچتی ہوئی
محسوس ہو رہی تھی ...ـ اس
مضبوط شخص کو اپنی
سانسیں اپنے جسم سے نکلتی
ہوئی محسوس ہو رہیں
تھیں ....ـ ایک سے دوسری اور
پھر تیسری جگہ گہرائی میں

اترنے پر اس کے ہاتھ سے کچھ ٹکرایا .. وہ نازک سا بازو مضبوطی سے تھامتا وہ سطح کی طرف بڑھا ..ایک گہری سانس خارج کرتا وہ اسے تھامے کنارے کی طرف بڑھا ......

اسے گھاس پر لیٹا تے ہی سلطان نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملاتے اس کے گلے سے تھوڑا نیچے رکھتے زور زور سے دبانا شروع کیا ...

اٹھو .. پلیز ... ہوش میں آ و ... عشاء .. پلیز اٹھو ..

وہ گہری سانسیں بھرتا اسے
ہوش میں لانے کی کوشش کر
رہا تھا .. وہ نازک سا وجود بے
جان ہو رہا تھا .. اس کے
ہونٹ نیلے پڑ رہے تھے ..
سلطان کو اسے یوں بے جان
دیکھ کر اپنے بازوں میں طاقت
کم ہوتی محسوس ہو رہی
تھی ...

ایک زور دار جھٹکا لگنے پر اس
نے ایک د م منہ سے ڈھیر سارا
پانی خارج کیا اور ایک طرف
اوندھی ہوتی زور زور سے

کھانسنے لگی .. اسے ہوش
میں دیکھ سلطان اس سے
کچھ ہی فاصلے پر گھٹنوں کے
بل بیٹھا تھا ... وہ اپنی متشر
ہوتی سانسیں بہال کرنے کی
کوشش کر رہا تھا ... وہ گہری
سانسیں بھر رہی تھی .. اسے
دیکھتے اس مضبوط شخص کا
وجود دھیرے دھیرے لرز رہا
تھا ... وہ اڑ ی ہوائوں اور فق
ہوئے چہرے کے ساتھ اسے بے
بسی سے دیکھ رہا تھا ..

سلطان نے اسے بازو سے تھام کر اپنے مقابل کیا ....

اے ے .. میں زندہ ہوں ...وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھے گہری سانسیں بھر رہی تھی ... کیا سچ میں .. میں .. زندہ ہوں ...؟؟ سلطان ..... میں وہاں .. وہاں سے دوبارہ کبھی نہیں گرنا چاہوں گی ... وہ جگہہ ...

وہ بہت اونچائی پر ہے .. اور مجھے انچائی سے ڈ ر لگتا ہے ..آج پتا چل گیا .. وہ اپنی

ہی دھن میں بول رہی تھی
جب کہ سلطان اسے ہوش میں
دیکھ اپنے حواس اعتدال میں
لانے کی کوشش کرتا ..اسۃ کی
معصوم سی دہائی سن کر خود
پر قابو کھوتا ایک جھٹکے سے
کھینچ پر اسے اپنے سینے میں
چھپا گیا .. ایک زور دار جھٹکا
لگنے سے وہ ایک د م ساکت رہ
گئی ..

اگلے ہی پل وہ اس کی
مضبوط آغوش اور وہ خوشبو

محسوس کرتی ایک سکون لئے
... آنکھیں موند گئی

مجھے معاف کر دو .. پلیز ..
مجھے .... مجھے معاف کر دو
عشاء ... یہ سب میری وجہ
سے ہوا .. صرف میری ... وہ
اٹک اٹک کر بول رہا تھا.. وہ
ایک پل میں اس کے سینے پر
ہاتھ رکھتی فاصلے پر ہوئی ...
تم .. تم ٹھیک ہو نہ . وہ اس کا
چہرہ تھامے محبت سے پوچھ
رہا تھا ..

اسی بات کا تو دکھ ہے نہ ..
آخر کیوں ٹھیک ہوں میں ...۔
کیوں بچایا آ پ نے مجھ .؟؟.
اچھا بھلا ٹپکنے والی تھی میں ..
اور آ پ .. آ پ نے کیوں بچایا
مجھے ؟؟ وہ ناک سکیڑے غصے
میں بول رہی تھی ..

پاگل لڑکی .. تمہیں اس وقت
بھی مذاق سوجھ رہا ہے ..
سلطان نے اسے بازو سے تھام
کر سیدھا کیا ..

مذاق کیوں کروں گی بھلا
میں ؟؟ اچھا ہوتا نہ .. مر جاتی

میں .. اپ کی جان چھوٹ جاتی مجھ سے ...

تم پاگل ہو گئی ہو لڑکی .. سلطان نے اسے دونوں بازوں سے تھام کر ہلایا ... پاگل میں نہیں .. پاگل آپ ہیں ...

کیا تھا اگر آپ مجھے مرنے دیتے تو ؟؟ کیوں بچایا اپ نے مجھے بتائیں ..

کیوں کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے ..پاگل لڑکی .. سلطان نے

اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا
...،
کیوں؟؟ آخر کیوں ہے آ پ کو
میری ضرورت ؟؟؟
آخر میں تمہیں کس طرح
سمجاوں ؟؟بتاؤ ؟ کیوں نہیں
سمجھتی تم ؟؟ .. میری طرف
دیکھو عشاء ... وہ اس کا
چہرہ تھام کر اپنے مقابل کئے
.. بولا
اپ نے مجھے کیوں بچایا ؟؟
کیوں ہے آپکو میری

ضرورت ؟؟؟ وہ غصے سے بولی
..
کیوں کہ تم میری روح میں
بستی ہو ....وہ لب پینچتے بولا
.....
عبدر ادھورا ہے تمہارے بنا .....
مجھے صرف تم چاہئے ہو ...
میرے پاس .. میرے روبرو ..
صرف تم ...پاگل لڑکی .....آخر
تم کیوں نہیں سمجھتی .؟؟.
ویسے تو تمہیں ہر بات سمجھ
آ جاتی ہے .. بس ایک میری ہی
بات تمہارے اس چھوٹے سے

دماغ کے پلے نہیں پڑتی .... وہ
اسے کے ماتھے سے پیشانی ٹیکے
.... محبت سے بول رہا تھا

اپ کی باتیں ہوتی ہی سر پھر
ی ہیں ... میں کیسے سمجھوں
انہیں .. اپ خود سمجھا یں گے
.. تو ہی سمجھوں گی نہ

وہ پاگل لڑکی اسے آج کسی
قیمت بخشنے والی نہیں
تھی ... میں .. میں کیسے مان
لوں ؟؟؟؟ اس دن ... آ پ
نے .کہا تھا اپ کو ... کبھی
کسی سے محبت نہیں ہوئی ..

تو بتائیں ..کیسے مان لوں
میں؟؟؟

ہمم .. تو مطلب .. اب میں
اپنے طریقے سے سمجھا وں
پھر.. سلطان نے اس کی
آنکھوں میں دیکھا .

جی .. سمجھا یں .. میں
سمجھنا چاہتی ہوں ... بتائیں .

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں ؟؟
.... میں اپ سے کچھ

اس کی بات مکمل ہونے سے
قبل ہی ..سلطان نے جھک کر

دھیرے سے اس کے لبو ں کو
اپنی گرفت میں لیا .... وہ بڑی
بڑی آنکھیں ایک د م مزید بڑی
ہوئیں .....وہ ایک ہاتھ اس کے
سر کی پشت پر رکھے اب
اچھی طرح اس پاگل لڑکی کو
سمجھا رہا تھا ....

اس مظبوط شخص کے.. جان
لیوا لمس پر اس نازک سے
وجود کی آنکھیں گڑ بڑا تے ہوے
بند ہوئی تھیں ...

وہ اپنے وجود میں ایک گہری
سنسناہٹ محسوس کر رہی

تھی .اسے اپنی دھڑکنیں کچھ
پلوں کے لئے ساکت ہوتی
محسوس ہوئیں ...اس کے ارد
گرد سنائی دیتی آوازیں کچھ
.... پلوں کے لیے مدھم ہوئیں

ایک گہری سانس بھرتے
سلطان نے اسے آزاد کیا .. وہ
اس کی پیشانی سے سر ٹیکے
.. گہری سانسیں بھر رہی تھی

سمجھ گئی؟.. یا اور سمجھاؤں
؟؟ .. سلطان نے شریر سا
.. مسکراتے کہا

سم ... سمجھ . سمجھ گئی ..
وہ ایک جھٹکے سے اس کے
سینے میں چہرہ چھپا
گئی ..سلطان کا بھرپور قہقہہ
گونجا .... اس پاگل شخص
ہنسی سنتی وہ اپنے چہرے
.. ہاتھو ں میں چھپا گئی

سلطان نے اس کے گرد اپنا
حصار تنگ کرتے جھک کر اس
کے بالوں میں چہرہ چھپایا تو
وہ چھوٹی سی لڑکی حیا سے
... سمٹی تھی

میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا ....میں تمہارے پاس ہوں....پاگل لڑکی .. آخر تم نے ... تم نے سلطان کو ہرا دیا ... میں ہار گیا تم سے عشاء ... اور میں اپنی یہ ہار خوشی اور پورے دل سے تسلیم کرتا ہوں .... وہ اس کی آغوش میں چھپی شریر سا مسکراتی ... پورسکون ہوئی تھی

اپ بہت برے ہیں .... کوئی ایسے بھی سمجھاتا ہے ...بھلا ؟؟

اس میں میری کوئی غلطی
نہیں ... اب تمہیں سیدھی
باتیں سمجھ کہاں آ تی ہیں ..
وہ اس کے کان سے قریب ہوتا
دھیرے سے بولا ..اپ بہت برے
ہیں سچ ہیں ... . وہ اس کے
سینے پر ہاتھ رکھتی فاصلے پر
ہوئی ...وہـ مسلسل ہنس رہا
تھا ...

اپ سے ..ایک بات کہوں ... وہ
... سیدھی ہوئی

بس ایک بات ؟؟ وہ
مسکرایا ..سلطان نے اس کے

دونوں ہاتھ تھام کر اپنے
کندھوں پر رکھے ...تو وہ نازک
سی لڑکی دل سے خوش ہوئی
تھی ...

میں نے .. باسفورس کے اس
کنارے سے دوبارہ کبھی نہیں
گرنا چاہوں گی ... آ پ کو پتا
ہے .. وہ بہت زیادہ اونچا ہے
اور .. اور وہ پانی .. وہ بہت
ٹھنڈا تھا .. وہ پھر سے نان
اسٹاپ بولنا شروع ہو چکی
تھی .. جب کہ وہ اسے گہری
نگاہ دیکھتے اسے اپنے سامنے

زندہ سلامت دیکھتا تشکر
.. بھری آہیں بھر رہا تھا

تمہیں ڈ ر نہیں لگا .. سلطان
نے اسے بازو سے تھا متے
پوچھا ...ـ ڈ ر کس بات کا لگنا
تھا بھلا ؟؟ اب میں اتنا تو جانتی
ہی ہوں کہ اپ میرے لئے
ضرور آئیں گے .. چاہے میں
جہاں بھی ہوں .. اپ مجھے
ڈھونڈ ہی لیں گے ..

تو اب ڈ ر نہیں لگتا .. بلکہ
کافی انجوا ے کرتی ہوں .لائکـ
.... این ایڈ وینچر

آہا ں .. اتنی بہادری ....
جی .. اتنی ہی .. آخر سلطان
کی بیوی ہوں .. بہادر تو اب
.. بننا پڑے گا نہ .. وہ مسکرایا

سلطان .. ہمم ... آ پ نے
مجھے ڈھونڈا کیسے ؟؟؟

ابھی تو تم نے کہا نہ .. میں
تمہیں ڈھونڈھ ہی لوں گا تم
چاہے جہاں بھی ہو .. تو بس
.. ڈھونڈھ لیا

اہ . بتائیں نہ ... کیسے ؟؟؟ وہ
دونوں سمندر کنارے گھاس پر

ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے تھے...

یہ بریج .. ترکی کی واحد سب سے شور والی جگہ ہے .. اس آدمی کے فون سے میں نے یہ آواز سنی تھی اور .. وہ روکا .. سلطان نے اپنی جیکٹ اتار کر اس کے گرد اچھی طرح پھیلا دی ...ـ اے .. بہت سردی ہے یہاں .. اپ کو بھی تو لگے گی نہ .. اس کے معصوم سے انداز میں فکر کرنے پر سلطان نے اسے کھینچ کر اپنی آغوش میں

قید کیا .. اب نہیں لگے گی ... کہتا ہوا وہ اسے لئے پیچھے گھاس پر لیٹ گیا ... وہ اس کے دل کے مقام پر سر رکھے اس کے پاگلوں کی طرف دھڑکتے دل کی آواز سنتی حیا سے سمٹ رہی تھی . ایک گہری سانس بھرتی وہ بہت مطمئن ہوئی تھی ...

مجھے معاف کر دو عشاء .. یہ سب میری وجہ سے .. سب تمہیں برداشت کرنا پڑتا ہے .. میں ایسا نہیں چاہتا تھا ..

کبھی نہیں ... میں تم سے دور
تھا .. ہمیشہ دور بھاگتا تھا ...
میں تمہیں تکلیف میں نہیں
... ڈال سکتا تھا .. مگر

میں ٹھیک ہوں عبدر ... مجھے
کچھ نہیں ہو گا .. میں جانتی
ہوں .. اپ کے ہوتے اپ مجھے
کچھ نہیں ہونے دیں گے ....
سلطان نے اس کا چہرہ تھام
کر اپنے مقابل کیا .. میرا ساتھ
دو گی نہ .... ؟؟؟ وہ مسکرائی
... ہمیشہ دوں گی .. میں
بس ..اپ کے ساتھ رہنا چاہتی

ہوں .. مجھے کبھی بھی خود
سے دور مت کیجیے گا .. میں
ہر اس جگہ اپ کے ساتھ ہوں
گی جہاں اپ کو لگے کا اپ کا
ساتھ دینے والا کوئی نہیں ..
میں ہمیشہ ہوں گی ... وہ
اس کی آنکھوں میں محبت سے
دیکھ رہا تھا .. سلطان نے اس
کے ماتھے پر لب رکھتے محبت
بھرا لمس چھوڑا ......اور اس
قدر مضبوطی سے اسے خود
میں چھپا لیا.... کہ ان سے
میلوں دور ..فلک پر ابھرتا

بادلوں میں چھپا آدھا چاند بھی شرما گیا ... وہ گردن جھکاتی اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی .. ..

میں خود کو روک نہیں سکا .. چاہ کر بھی نہیں .. تم نے میرے اس خالی اور کھوکھلے وجود کو اپنی خوبصورت محبت سے بھر دیا .... تمہارے وجود کی روشنی میری سیاہ زندگی کو خوبصورت بنا گئی عشاء ...
تم .. تم ایک سکون ہو ... جو میری روح تک کو سرشار کر

دیتا ہے .... وہ آنکھیں موندے
اپنے دل میں موجود محبت کے
اس سمندر میں سے کچھ پھول
اس کی جھولی میں ڈال رہا تھا
..جسے محسوس کرتی وہ اس
کے سنگ آنکھیں موندے اپنی
زندگی کو خوبصورت ہوتا
محسوس کر رہی تھی ... اسے
اپنی آغوش میں بھرے
باسفورس کے کنارے گھاس پر
لیٹاوہ نہ جانے کتنی ہی دیر
اپنی ہار پہ مسکراتا رہا تھا ....

عبدر ... ہممم .... گھر چلیں ..
اس کی آواز پر سلطان نے ایک
نگاہ اپنی کلائی پر بندھی گھڑی
پر دوڑائی .. بس کچھ دیر اور ..
وہ ہنوز اسی پوزیشن میں تھا
..
ایک اور پھر دو منٹ گزرے تو
سلطان نے اسے تھوڑا کھسکا کر
اس کے چہرے کو تھام کر وہ
پور نور چہرے اپنے مقابل کیا
Happy birthday me...
dear little wifey...

وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی .. آ آپ کو کیسے پتا ..

سلطان نے جھک کر دھیرے سے ان نازک لبوں کو چھوا تھا .. اس کی اچانک کاروائی پر وہ گڑبڑا کر چہرہ جھکاتی سوچنے میں مصروف تھی کہ اسے کیسے پتا چلا کہ آج اس کا جنم دن ہے .. مگر وہ کسے پوچھ رہی تھی ..اس باز جیسی آنکھوں والے شخص سے جس کے لئے کچھ بھی پتا لگانا بس

چٹکیوں کا کام ہوتا تھا ...وہ
... بھلا کیسے نہ جانتا

آج اس خوبصورت دن .. تم
صرف میرے لئے اس دنیا میں آ
ی تھی .. صرف میرے لئے .. وہ
دل سے خوش ہوا تھا ....
28 مارچ .. آج وہ پورے 20
سال کی ہو چکی تھی .. جب
کہ اس کی اور سلطان کی
عمر میں ساڑھے 9 سال کا
فرق تھا .... مگر محبت کہاں
. عمریں دیکھتی ہے

وہ تو بس ہو جاتی ہے

....

سلطان نے اس کے پاؤں کی
طرف دیکھا جو جوتوں سے آزاد
ہو چکے تھے .. وہ جھک کر اپنے
جوتوں کے تسمے کھول رہا تھا
جب کہ وہ اس کی کا ر وائی
نظرانداز کرتی اپنے ہنڈسم
شوہر کے چہرے کی طرف بغور
دیکھتی مسکرا تھی تھی ....۔ تو
آخر .. آج وہ اس سے اقرار
کروانے میں کامیاب ہوئی
تھی .... آخر وہ اس مظبوط

شخص کو خود کے مقابل گرا
چکی تھی ......سلطان نے اس
کے چھوٹے چھوٹے پاؤں میں اپنے
اس قدر بڑے جوتے پہنا دئے کے
وہ ایک د م ہنس دی ...

وہ اس سے کچھ ہی فاصلے پر
سڑک پر چلتی ہوئی جا رہی
تھی . سلطان نے مضبوطی سے
اس کا بازو تھاما تھا ..

مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگ
رہا . وہ قریب ہوتی دھیرے
سے بولی .. کیا ہوا ؟؟ کیا اچھا
نہیں لگ رہا ؟؟

اپ ایسے بنا جوتوں کے چل رہے
ہیں .پاؤں میں کچھ لگ جاے
گا .. ..اس کے اس معصوم سے
انداز پر سلطان کو اپنی پیاری
بیوی پر ڈھیروں پیار آیا تھا ..
اسے قریب کرتے وہ اس کے گرد
بازو حمائل کرتا مسکراتا ہوا
چل رہا تھا .. وہ اب اسے کیا
بتاتا کہ جس دور سے وہ گزر
چکا ہے وہاں بھلا یہ چھوٹی
موٹی باتیں کہاں اثر رکھتی
تھیں .. وہ جس طرح کی

زندگی گزر چکا تھا وہ معصوم اگر سنتی تو تڑپ اٹھتی ...

وہ اسے لئے ایک چمکتی ہوئی گولڈن کلر کی لائٹوں سے بھرپور شاپ میں داخل ہوا جہاں جوتوں کی ایک بھرپور کولیکشن تھی .. مین کاؤنٹر پر کھڑے آدمی نے سلطان کو دیکھتے ہی عاجزی سے گرد ن جھکای .. وہ اسے چیر پر بٹھاتا . سامنے لگے جوتوں کے ریک سے ایک چھوٹا سا بلیک کلر کا جوتا پکڑے اسے پہنا رہا تھا .. اس

کے کندھوں پر ہاتھ رکھے وہ
مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی
تھی ..

سچی محبت کا جواب .. محبت
سے ہی ملتا ہے .. وہ مسکرا
دی ..یہ ٹھیک ہیں یا کوئی
اور . وہ گھٹنوں کے بل
بیٹھا .پیچھے لگے جوتوں کی
طرف اشارہ کرتا بولا ...

اہ .. نہیں یہ اچھے ہیں .. وہ
اثبات میں سر ہلاتا اپنے جوتے
پہنتا اسے تھامے شاپ سے باہر
نکلا تھا .. مگر وہ کبھی اسے تو

کبھی شاپ کو دیکھتی یہ سوچ
رہی تھی کہ بل تو پے ہو نہیں
کیا .. مگر سر جھٹکتی وہ اسے
کہ ہمراہ دھیرے چل
رہی تھی .. سلطان ایک نگاہ
اسے دیکھتے اس سے ایک قدم
آگے اس کی طرف پشت کئے
زمین پر بیٹھا .. اور دونوں ہاتھ
اس کی طرف بڑھا ے ...ـ ارے
نہیں .. میں چل لوں گی .. وہ
اس کا اشارہ سمجھتی جھک
کر اسے دیکھ رہی تھی ..
سلطان نے اس کے ہاتھ تھام کر

اسے اپنے کندھوں پر گرایا .. وہ
اس کی پشت پر براجمان ایک
گہری سانس بھرتی اس کے
کندھے سے سر ٹیک گئی ..

فلیٹ میں داخل ہوتے وہ سیدھا
اپنے کمرے میں آیا .. اور اسے
نیچے اتارا تو وہ ایک منٹ میں
اس سے فاصلے پر ہوئی ..

سلطان نے قریب آتے اس کے
بالوں کی طرف دیکھا جو ہلکے
گیلے ہوئے اس کی گردن سے
چپکے تھے .. اس نے ہاتھ بڑھا
کر اس کے بال درست کئے ..وہ

اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ
پا رہی تھی .. جب کہ اس کے
برعکس وہ بہت گہری نگاہ
.. اسے دیکھ رہا تھا

ریسٹ کرو .. تھک گئی ہو گی
نہ .. آج اتنی بہادری جو دکھائی
.. وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھے
تھپکی دیتا فریش ہونے چل
دیا .. جب کہ وہ اپنے سینے پر
.. ہاتھ رکھتی مسکرائی تھی

ٹاول سے بال پونچھتے سلطان
نے ایک نگاہ دیکھا وہ کمرے
میں نہیں تھی . وہ شرٹ پہنتا

حال میں آیا وہ وہاں بھی نہیں تھی .. وہ اس کے کمرے کے باہر جا رکا .. کچھ سوچتے ہوئے آخر اس نے کندھے جھکائے اور اندر داخل ہوا جہاں وہ آرام سے بیڈ پر کمبل تانے لیٹی تھی .. سلطان نے دونوں بازو .. اپس میں باندھتے اسے دیکھا

یہاں کیا کر رہی ہو ؟؟؟

اے .. سو رہی ہوں . اب اپ کو اتنا تو پتا ہونا ہی چاہئے نہ .. اپ نے ہی تو کہا ریسٹ کرو ..

اے .. پاگل لڑکی ...اے ....
سلطان نے جھک کر اس پر سے
کمبل اتارا ..وہ کچھ سمجھتی
اس سے پہلے اس مظبوط
شخص نے اسے اپنی باہوں میں
بھرا ..

ک . کیا کر رہے ہیں ؟؟
عبدر ؟؟؟

چلو چلتے ہیں ؟؟؟

کہاں؟؟ عشاء نے سوالیہ نگاہ
اسے دیکھا ..

بھا ڑ میں ...... اس کے جواب
پر وہ ہنس دی .. وہ اسے لئے
کمرے میں داخل ہوتا اسے بیڈ
پر اتار چکا تھا .. یہ تو اپ کا
کمرہ ہے نہ ..وہ التی پلتی
.. مارے بیٹھی تھی

تو شوہر کا کمرہ بیوی کا
کمرہ نہیں ہوتا کیا ؟؟؟

اچھا ا ا ا ا.. تو اپ کو پتا چل
ہی گیا آخر ؟؟ وہ مسکرائی ..
کچھ زیادہ ہی سمجھدار نہیں
ہو گیے اپ ؟؟

بلکل .. بیوی جو ایکسٹرا
سمجھدار پائی ہے .... وہ اسے
کچھ فاصلے پر لیٹی تھی.. مگر
سلطان کو اب اس پاگل لڑکی
پر غصہ آ رہا تھا ...

وہاں کیوں لیٹی ہو ؟؟؟ عشاء
نے سوالیہ نگاہ اسے دیکھا ..

یہاں آ و ؟؟ سلطان نے اپنے
قریب ہاتھ رکھتے کہا ..

ام .. میرے خیال سے ...میں
یہاں بلکل ٹھیک ہوں ..

ہمم .. تو مطلب اب میں اپنا طریقہ اپناؤں ...

اس کی آنکھیں ایک دم بڑی ہوئیں .. اس پاگل شخص کا اپنا طریقہ اسے ہمیشہ ہی بھاری پڑتا تھا .. وہ کسک کر تھوڑا قریب ہوی . تو سلطان نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچ کر اپنی آغوش میں بھر لیا ...

یہاں ..پاگل لڑکی .. یہاں ... اب سے یہ ہے تمہاری جگہ ہے .. وہ تھوڑا کسمسائی ..

سلطان نے ٹھوڑی سے تھام کر اس کا چہرہ اپنے مقابل کیا . اور یہاں سے اب ایک انچ بھی ہٹنے کی کوشش کی تو پھر میں اپنے طریقے سے سمجھاؤ ں گا ... وہ پلکیں جھپکتی اس کے مضبوط سینے میں چہرہ چھپا گئی .. وہ خوبصورت خوشبو اسے ہمیشہ کی پرسکون کر دیتی تھی ....

سلطان نے سر کی پشت پر اس کے بالوں میں ہاتھ رکھتے دھیرے سے سہلایا تو وہ چھوٹے

سے بچے کی طرح خوش ہوئی
تھی .....

ام سوری عشاء ....ـ میری وجہ
سے ..تمہیں اتنی تکلیف
برداشت کرنی پڑتی ہے .. میں
نہیں چاہتا تھا .کہ میری اس
تلخ زندگی کا اثر تم پر پڑے ...
مگرآخر میری اس بے رحم
زندگی نے تمہیں بھی اپنے ساتھ
گھسیٹ لیا .. اور تم .. وہ روکا
...

اسے وہ چھوٹا سا ہاتھ اپنے
رخسار پر محسوس ہوا ...

مجھے کوئی شکایت نہیں ... نہ
اپ سے .. نہ اپ کی کسی بات
سے ...میں سب سہ لوں گی
عبدر ... مگر میں اپ سے دور
نہیں ہونا چاہتی ...وہ اپنے
چھوٹے سے ہاتھ سے اس کے
رخسار کو دھیرے سے سہلا
رہی تھی .. سلطان نے اپنا
مضبوط ہاتھ اپنے رخسار پر
اس کے ہاتھ پر رکھا ...

اپ جانتے ہیں ..ایک سچا
ہمسفر کیسا ہوا ہے ؟؟؟
سلطان نے نفی میں سر ہلایا .

ایک سچا ہمسفر جو اپ کو
ذہنی سکون دے ... جو غصے
میں بھی اپنی حدود نہ بھولے ..
جو اپ کی تمام تر خواہشیں
چاہے نہ بھی پوری کر سکے
مگر اپ کو عزت اور محبت
دے .. جو ایک مظبوط شجر
جیسا بنے . نہ کہ اپ کی جڑیں
کھوکھلی کرے .. جس کے کندھے
پر سر رکھ کر اپ دنیا کی ہر
پریشانی بھول جایں .. جس کے
ایک لمس پر اپ سکون
محسوس کریں ... اور جس کی

طرف دیکھتے اپ کو اپنے
انتخاب پر فخر ہو ...

اور جانتے ہیں .. محبت تب امر
ہوتی ہے . جب اپ محبوب کی
طرف سے ملنے والا ہر دکھ اور
تکلیف سے لیں اور پھر بھی
اسے غلط نہ کھ سکیں .....

وہ چھو ٹی سی لڑکی اتنی
بڑی اور سمجھداری والی باتیں
اتنے آرام سے کر رہی تھی جب
کہ وہ سمجھدار اور سلجھا ہوا
شخص کسی چھوڑے سے بچے
کی طرح اس کی باتوں کو

سن رہا تھا ... سلطان نے
اسکے ہاتھ پر اپنی گرفت
مضبوط کی ..

مجھے سکون ملتا ہے .. تمہیں
روبرو دیکھ کر .. تمہارے
چھونے سے .. تمہارے وجود
سے .. تمہاری ان پیاری پیاری
باتوں سے .. بہت سکون ملتا
ہے عشاء ...

تم ...میرا ...سکون... ہو ..
سلطان نے جھک کر اس کے
ماتھے پر محبت بھرا لمس
چھوڑتے سکون سے آنکھیں

مندی تو اس پیاری لڑکی کو
اس کا ہر لفظ اپنی روح تک
اترتا محسوس ہوا ...اپنے عبدر
کو کبھی خود سے دور مت
کرنا .... ہمیشہ .. میرے پاس
رہنا ....میرے ساتھ . سلطان نے
جھک کر اس کے بالوں میں
چہرے چھپایا ....تو وہ سمٹ کر
اس کی آغوش میں جا
چھپی ..... سلطان نے اس کے
بالوں کو تھام کر ایک گہری
... .. سانس بھری

مجھے تمہارے بالوں کی
مہک ..بہت پسند ہے ...یہ
میری رگوں میں ..سکون کی
طرح سرایت کرتی ہے..کہتا وہ
اپنی پسندیدہ جگہ چہرہ
چھپا گیا....سرخ ہوتے
رخساروں کے ساتھ وہ
مسکراتی ہوئی مطمئن
ہوئی ..... اس نازک سے وجود
کو خود میں سماے آج وہ
شخص ایک پرسکون نیند سویا
تھا ....آخر وہ ہار
ہی چکا تھا ....آخر اس پدی

سی لڑکی نے اس پہاڑ جیسے
شخص کو گرا دیا تھا.. اور اس
کے مقابل گرتے وہ پر سکون،
خوش اور مطمئن تھا

.. ..

محب ... ابراہیم پر نظر
رکھو ...۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ
خبیث انسان سلطان کو کوئی
نقصان پہنچا ے .. اس ذلیل
انسان کا کوئی بھروسہ نہیں ..
کبھی بھی کچھ بھی کر سکتا
ہے .. رحیم شاہ اپنے خاص
آدمی کو کو تاکید کر رہا تھا ..

جب کہ وہ ا اس کی بات پر لبیک کہتا اثبات میں سر ہلا گیا ..

کیا میں اندر آ سکتی ہوں آغا جان ؟؟ ائیگل ڈرائنگ روم کے دروازے سے جھکی اجازت طلب کر رہی تھی ..

ارے میری پیاری بیٹی .. تمہیں اجازت طلب کرنے کی ضرورت کب سے ہونے لگی .. یہاں آ و .. شاہ نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو وہ ان کے قریب

بیٹھتی کندھے پر سر رکھ گئی ...

تو بتاؤ .. کیا خبر سے ؟؟ کیا چل رہا ہے آج کل ؟؟ شاہ اپنی جاسوس سے اب تفشیش شروع کر چکا تھا ... ارے آغا جان ..

اپ کو مزے کی بات بتاؤں وہ .. سیدھی ہوئی

ارے بھئی بتاؤ . تمہاری مز ے کی باتیں ہی تو سنی ہیں ...

اپ جانتے ہیں .. سلطان بھائی
اب اپنی زمیدار ی اچھی طرح
سمبھال چکے ہیں .. وہ بہت
محنت سے اپنے پروجیکٹس پر
کام کر رہے ہیں .. اور اپ کو
پتا ہے ان کے بنائے پروجیکٹس پر
بھاری انویسٹمنٹ ہو رہی ہے
..
اہ ... میں جانتا تھا .. جانتا تھا
میرے شیر کو .. وہ اپنی
زمیداری ایک دن ضرور
سمبھالے گا .. وہ خوش تھا ..

ارے اپ بات کو سمجھے نہیں
آغا جان ....۔ شاہ نے سوالیہ
... نگاہ اسے دیکھا

یہ سب .. ہماری اس چھو ٹی
سی پیاری سی بھابی کی وجہ
سے ہوا ہے بابا .. جب سے وہ
سلطان بھائی کی زندگی میں آ
ی ہے ..وہ تو مکمل ہی تبدیل
ہو چکے ہیں ... وہ بہت اچھی
... اور سمجھدار لڑکی ہے بابا

شاہ نے ایک گہری سا نس
بھری ....وہ لڑکی سلطان کی
زندگی میں شامل تو ہو گئی

□□ .. مگر و□ اس ک□ لئ□
خطر□ بن سکتی □□ .. مجھ□
... بس اسی بات کا ڈ ر □□

اپ فکر مت کریں ..سلطان
بھائی .. سب سمبھال لیں گ□
اپ جانت□ □یں ان□یں .. مگر و□
واقی ایک ب□ت اچھی اور پیاری
لڑکی □□ ..اپ کو اس□ اپنا لینا
چا□□ ....

شا□ ن□ اس کا سر اپن□ کندھ□
.. پر رکھت□ گ□ری سانس بھری

ارے .. یہ تو نہ انصافی ہے
بابا .. اپ میرے حصے کا پیار
بھی اس پر لٹا دیتے ہیں . جب
دیکھو ساتھ چپکی رہتی ہے ..
چپکو کہیں کی .. حادی اپنے
سٹائل میں بڑ بڑ اتا روم میں
داخل ہوا تو ائیگل نے ایک
.. تیکھی نگاہ اسے دیکھا

ارے بھئی .. اب میں تمہیں اپنے
کندھو پر بیٹھا کر تو گھما نہیں
سکتا نہ ..

بابا یہ تو نہ انصافی ہے نہ ..
.. وہ معصوم شکل بناتا بولا

جب کہ ائیگل اب اس سے
کسی بھی بات میں بحث نہیں
کرتی تھی .. بلکہ جواب دینا
بھی مناسب نہیں سمجھتی تھی
.. ظاہر ہے اس پاگل انسان
.. سے اسے کتنا ہرٹ کیا تھا

ائیگل ... تمہیں اس طرح دیکھ
میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے
یار کچھ تو بولو .. کہیں تمہیں
ہرنیا تو نہیں ہو گیا .. وہ
قریب ہوا تو وہ غصے سے اٹھ
کر ایک نگاہ تیکھی اس پر
ڈالتی کمرے سے باہر نکلی ..

رحیم شاہ نے ای برو اچکا کر حادی کی طرف دیکھا تو اس نے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھاتے نفی میں سر ہلایا ...

حادی انسان کے بچے بن جاؤ .. ارے نہیں بابا ... میں نے سچ میں کچھ نہیں کہا اسے .. کہتا ہوا وہ اچھل کر ڈرائنگ روم سے باہر نکلا .. مگر تب تک وہ اپنے کمرے میں جا چکی تھی ... وہ گہری سانس بھرتا دل ہی دل مسکرایا

....

....

وہ ہٹا کٹا آدمی خود پر قابو کھوتا اسے گریبان سے جکڑے ہوۓ غصے سے بے قابو ہو رہا تھا .....

تمہاری وجہ سے خبیث انسان .. تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے وہ دونوں اپنی منمانی کرتے ہیں .. وہ صرف تمہارے حکم کا انتظار کر رہے تھے مگر تم . نہ جانے کس کونے میں پڑے مر رہے ہو ..

ان دونوں بے واکوفوں کی وجہ
سے میں دن با دن اپنے آدمیوں
سے ہاتھ دھو رہا ہوں ...

شایان ابراہیم کو گریبان سے
جکڑے غصے سے دھاڑ رہا تھا ..
جب کہ وہ اسے کندھوں سے
تھامے شانت کرنے کی نہ کام
کوشش کر رہا تھا ...

صبر رکھ .. بس تھوڑا صبر ..
میرا بس ایک کام ہو جانے دے
شایان .. اس سلطان کو اتنا
تڑپا وں گا کہ اس کی سات
نسلیں یاد رکھیں گی ....

کیا خاک صبر رکھوں ..ان دونوں کا بھیجا ہر آدمی اس سلطان نے ہاتھوں مارا جا رہا ہے وہ غصے سے صوفے کی پشت پر مکا جڑ گیا ...

میری ایک بات سن لو براہیم اگر اب مزید میرا کوئی بھی آدمی جان سے گیا تو تمہاری جان میں اپنے ہاتھوں سے لوں گا . وہ اسے دھکیلتا صوفے پر گرا چکا تھا ....

بس تھوڑا صبر رکھ .. اس بھیڑیے کی جان اس کی چڑیا

میں بستی □□ن□ ..تو اب وقت
□□ اس چڑیا ک□ پر کاٹن□ کا .....
بس کچھ وقت ..مجھ□ کچھ
وقت کی م□لت د□ . اس
سلطان کی زندگی ج□نم بنا
دوں گا .ی□ میرا وعد□ □□ تجھ
س□ .. و□ صوف□ کی پشت س□
سر ٹیک□ گ□ری سانس بھر گیا
....

....
....

چ□ر□ پر مسلسل پڑن□ والی
روشنی س□ و□ کسمسا کر

اٹھی تھی ..نیم آنکھیں کھولتے
اسے اپنے اس پاس ایک بھرپور
روشنی دکھائی دی ... ایک
گہری سانس بھرتی وہ اٹھ
بیٹھی .. مگر اس کا وہ نکما
شوہر صبح پھر کہیں
غائب ہو چکا تھا .... اس کے
الفاظ وہ خوبصورت طرز
بیان ...یاد کرتی وہ چہرے
دونوں ہاتھوں میں چھپا گئی
....
کہتا تھا محبت نہیں ..
ہے ....مجھے پاگل بنا رہا

تھا ....ہاں .. اب آیا نہ لائن پر ..
..... وہ کھل کر ہنسی تھی

میرا سکون ہو تم ...ـ اپنے کانوں
میں سنائی دیتے وہ الفاظ اس
پیاری سی لڑکی کی بھرپور
معصوم خوشی کا سبب بن
رہے تھے .. ایک بھرپور انگڑائی
لیتی وہ فریش ہوتی حال کی
جانب آ ی ..جہاں کچن سے
کھٹ کھٹ کی آواز پر وہ سیدھا
کچن میں پہنچی .. شیلف کے
قریب کھڑا وہ پروفیشنل انداز
میں چوپنگ پیڈ پر ہاتھ چلا رہا

تھا .. وہ بے یقینی سے کھڑی
اسے دیکھ رہی تھی .. سلطان
نے مسکراتے ہوۓ گیس آہستہ
کی ....

گڈ مورننگ ... اس کی آواز پر
وہ لب کاٹتی اس کے قریب آ ی
.. یہ اپ کیا کر رہے ہیں .. وہ
.. جھک کر اسے دیکھتی بولی

کبڈی کا میچ چل رہا ہے ..
کھیلو گی؟ وہ ہاتھ میں چھری
.. گھماتا بولا

اے .. مجھے کھیلنا نہیں آتا نہ ..
ورنہ ضرور کھیلتی .. اور یقینا
اپ کو ہرا دیتی ..وہ اس کے
ہاتھ سے چھری لیتی بولی ..

اپ یہ سب کیوں کر رہے
ہیں .. میں کر لوں گی ..

سلطان نے اسے کمر سے پکڑ کر
شیلف پر بٹھایا ....آج تمہاری
چھٹی .. موج کرو ... کہتا وہ
اس کے ہاتھ سے چھری لیتا اپنے
کام میں مصروف ہوا ...

اپ کو کوکنگ بھی آتی ہے ؟؟؟
.
بس آ تی ہی ہے .. سلطان نے
چمچ بھر کے اس کی جانب
بڑھایا .. عشاء نے ٹیسٹ کرتے
بے بسی سے اس کی جانب
دیکھا ..

کیسا بنا ؟؟ وہ ای برو اٹھاتے
بولا ... اے .. اب مجھے اپ سے
جلن ہونے لگی ہے ... وہ
مسکرایا ؟؟؟ وہ کس لئے ؟؟

اپ تو اتنا اچھا کھانا بناتے ہیں ..
اور میں ... کبھی کبھی اپنا کھانا
کھا کر لگتا ہے جیسے میں جیل
میں بیٹھی ہوں ..جہاں کا بد
مزہ کھانا نہ چاہتے ہوئے بھی
کھانا پڑتا ہے ...

وہ ہنسا تھا .. اچھا تو بناتی
ہو ... نہیں نہ .. اپ کے مقابلے
تو 2 پرسینٹ بھی اچھا
نہیں ..وہ معصوم سی شکل
بناتی بولی ..

مگر مجھے تو پسند ہے .. وہ
قریب ہوتے کہتا اپنے کام میں
..... مصروف ہوا

اپ نے کوکنگ کب سیکھی ؟؟
اور کہاں سیکھی ؟؟ وہ ٹھوڑی
پر ہاتھ رکھے اب تفششین
.. شروع کر چکی تھی

بس سیکھ ہی لی .. ..اے بتائیں
.... نے

یہ سمجھ لو ادھی زندگی
.. اسی میں گزر گئی محترمہ

اہ .. تو مطلب اپ پروفیشنل ہیں .. وہ سیدھی ہوئی .. وہ مسکراتا ہوا گیس بند کرتا ایک طرف ہوا ..

لایں یہ میں کر دیتی ہوں .. وہ پلیٹس ہاتھ میں پکڑے کھڑی تھی .. سلطان نے اس کے ہاتھ تھامے ..

آج تمہارا دن ہے .. میری چھو ٹی سی چڑیا .. تو آج سب کاموں کی زمیداری میری .. تم چھٹی کرو .. وہ اس کے ہاتھ سے پلیٹ پکڑتا میز پر سب

سیٹ کر رہا تھا .. جب کہ وہ
اسے ہر کام کرتے بغور دیکھ
رہی تھی .. اسے سب آ تا تھا ..
سوائے اپنے کمرے کی صفائی
کرنے کے .. وہ مسکرا دی

....

اپ کو افس نہیں جانا کیا ؟؟
وہ اسے خود پر تاکے جھانکی
کرتے دیکھ بولی ...

یہاں آ و .. سلطان نے صوفے پر
اپنے قریب ہاتھ رکھا ...وہ ایک
نگاہ اس پاس دوڑاتی اس کے
قریب آ بیٹھی .. اس نے اس کے

ہاتھوں کی طرف دیکھا جو وہ
ہمیشہ کی طرح اپس میں
الجھا رہی تھی .. سلطان نے
اس کے ہاتھوں کو آزاد کرتے
تھام کر اپنے کندھے پر رکھا تو
اس پاگل سی لڑکی کی ہارٹ
بیت مس ہوئی ..

کہاں جانا پسند کرو گی ؟؟
عشاء نے سوالیہ نگاہ اسے دیکھ
..

آج بہت خاص دن ہے .. میرے
لئے تو بہت خاص ... تو تم

ج□اں کھو گی □م و□اں جائیں گ□ ... و□ مسکرائی ..

ام .. مجھ□ .. اپ ک□ ساتھ ایک جگ□□ جانا □□ .. ایک خاص جگ□□ ... □مم . اور و□ ک□اں ؟؟؟... گلاٹا ٹاور .. عشاء کی بات پر و□ شریر سا مسکرایا ..

جو حکم . و□ اس کا □اتھ دل ک□ مقام پر رکھتا عاجزی س□ بولا تو و□ پور□ دل س□ خوش □وئی تھی ....

وہ آج نک سک سے تیار ہونا
چاہتی تھی .. آخر اپنے محبوب
شوہر کے ساتھ وہ شادی کے
بعد پہلی ڈیٹ پر جا رہی
تھی .. وہ سرخ رنگ کی پیروں
کو چھو تی فراک پہنے مرر کے
سامنے کھڑی بالوں کو برش کر
رہی تھی ... وہ بالوں کو
سکھاتا اس کی پشت پر آ کھڑا
ہوا .. اسے شرٹ لیس دیکھتے
عشاء نے ایک د م آنکھیں
میچی ... وہ .. ووہاں آپکی

شرٹ .. وہاں پڑی ہے ..وہ بیڈ
.. کی طرف اشارہ کرتی بولی

وہاں تو نہیں پڑی ..سلطان نے
دھیرے سے جھک کر کہا تو وہ
ایک د م بیڈ کی طرف مڑی ..
جہاں وہ ہاتھ میں شرٹ پکڑے
.. شریر سا مسکرا رہا تھا

اے .. اپ بہت برے ہیں ..
واپس مڑتی وہ آنکھوں پر ہاتھ
رکھے کھڑی تھی ....وہ ہنسا
...

ہمیشہ کی طرح نکھرا چہرہ لیے وہ حجاب اوڑھنے میں مصروف تھی جب کہ وہ اس کے معصوم سے چہرے کی طرف بغور دیکھ رہا تھا ...

میرے خیال سے بیوی کو اپنے شوہر کے لیے تھوڑا بہت سنگھار بھی کرنا چاہیے .. you know ...... تا کہ اس کا شوہر بس اسے ہی دیکھے سوائے کسی اور کے .. وہ کلائی پر گھڑی باندھتا بولا ...

ہمم . مگر یہ تو ڈیپینڈ کرتا ہے
نہ .. شوہر پر ... باقیوں کا تو
مجھے پتا نہیں .. لیکن اگر میرے
والے اب .. کسی اور کو دیکھا
تو .... تو ؟؟... وہ قریب
ہوا ...... تو اس کی بیوی اپنے
ان پدی ہاتھوں سے اس کی یہ
پیاری پیاری سی آنکھیں نکال
دے گی .. وہ اس کی طرف
فل چہرے اٹھائے اس کی
آنکھوں میں دیکھتی بولی ..

اچھا .. ذرا ڈیمو تو دینا ....ـ وہ
اس کے ہاتھ تھام کر اپنے
کندھوں پر رکھتا بولا ...

وہ بھی دوں گی نہ ... اپ
بسمللہ تو کریں .. وہ ہنسا
تھا ..... پاگل لڑکی .. کہتا ہوا
وہ کمرے سے باہر نکلا .. جب
کہ وہ شریر سا مسکراتی
واپس مرر کی طرف مڑی ...ـ
کچھ پل بعد وہ چلتا ہوا اسی
جگہ اس کی پشت پر کھڑا
تھا .. سلطان نے اسے کندھوں
سے تھام کر اپنی طرف رخ

کیا .. ہاتھ میں پکڑی اس کی
ایک لپسٹک کھول کر اس کی
ٹھوڑی تھام کر چہرہ اپنے مقابل
کئے ..اب وہ اس کے چھوٹے
چھوٹے لبوں کو سرخ رنگ سے
سجانے میں لگا تھا .. وہ اپنا
کام بہت دیہان سے کر رہا تھا
تا کہ وہ سرخ رنگ ادھر
نہ لگے .. وہ کن آنکھوں اسے
دیکھتی مسکرائی ..

اب بہتر لگ رہی ہو ... عشاء
نے مڑ کر مرر میں دیکھا جہاں
اتنی ڈارک لپسٹک دیکھتے اس

نے بے بسی سے سلطان کی
طرف دیکھا .. اہ .. اتنی
زیادہ ... مجھے اتنی زیادہ نہیں
پسند .. وہ عجیب سا منہ بناتی
بولی ... اچھی تو لگ رہی ہے..

نہیں نہ .. یہ بہت زیادہ ہے ..
وہ نفی میں گردن ہلاتی
بولی ... . تم چاہتی ہو میں
اسے کم کر دوں ... عشاء نے
... اثبات میں گردن ہلای

ہممم .. دیکھ لو پھر .. میرا
طریقہ شاید تمہیں پسند نہ آئے
.. مگر تم کہتی ہو تو ... کم

کر دیتا ہوں .. وہ جھک کر اس
کی ٹھوڑی پر گرفت مضبوط
کرتا دھیرے سے بولا ..تو اس کی
... آنکھیں ایک دم بڑی ہوئیں

نن .. نہیں .. . اچھی تو لگ
رہی ہے .. بلکل پرفیکٹ .. وہ
تیزی سے مرر کی جانب
مڑی ...ـ تو وہ مغرور شہزادہ
مسکراہٹ دباتا لب دانتوں تلے
... دبا گیا

چلیں .. سلطان نے دونوں ہاتھ
اس کی طرف بڑھا ے .بلیک کلر
کے فا ر مل سوٹ پر بلیک کوٹ

پہنے بالوں کو ہمیشہ کی طرح
بے ترتیب کئے وہ بہت ہنڈسوم
لگ رہا تھا ...

اپ کو بال بنانا کیوں نہیں پسند
؟؟ وہ اس کے بکھرے بالوں
کی طرف دیکھتی بولی ...

.... پسند نہیں

ادھر آئیں میں آپکو بال بنانا
سیکھا تی ہوں . وہ اپنے
چھوٹے چھوٹے ہاتھ اس کی
طرف بڑھا ے کھڑی تھی ..
سلطان نے اس کے ہاتھ تھام کر
قریب کرتے گردن جھکای .. اس

کے بالوں میں انگلیاں چلاتی وہ
اس کی ان پیاری باز جیسی
آنکھوں میں نہیں دیکھ پا رہی
تھی .. جب کہ وہ بنا پلکیں
جھپکے اپنے پیاری سی بیوی کو
دیکھتا مسکرا رہا تھا .. وہ
کھڑوس شخص اب بہت
مسکراتا تھا .. اور اس کی
مسکراہٹ کی وجہ بہت پیاری
اور معصوم تھی ..۔ ایسے بناتے
ہیں بال .. وہ فاصلے پر
ہوئی .... تم بنا دیا کرو .. مجھے

اچھا لگتا ہے ..سلطان نے ہاتھ
اس کی طرف بڑھایا .

وہ خوش ہوتی اثبات میں سر
ہلا تی اس کی بڑی سی
ہتھیلی پر ہاتھ جما
گئی ... ... وہ اس کا ہاتھ
تھامے ..چل دیا

....

وہ دونوں ایک دفع پھر ایک
دوسرے کے ہمراہ اس رش سے
بھرپور چھو ٹی سی گلی میں
کھڑے تھے . جہاں کچھ ہی
فاصلے پر گلاٹا ٹاور اپنی پوری

شان لئے کھڑا ان کو خوش
آمدید کھ رہا تھا .. وہ اسے لئے
اپنے داییں طرف بنے ایک چھوٹے
سے کیفے کی طرف بڑھا جہاں
کا مشہور سین سبسٹن چیز
کیک وہ مزے سے کھا نے میں
مصروف تھی .. جب کہ وہ ٹیبل
پر بازو رکھے تسلی سے اسے
دیکھ رہا تھا ...عشاء نے چمچ
سلطان کی طرف بڑھایا . تو
اس نے پہلے چمچ کچھ کی
طرف پھر اسکی کی طرف
دیکھا ...

سلطان .. جو ہمیشہ ڈس پوز
بل برتن اور چیزیں استمال
کرتا تھا ٹا کہ اسے دوبارہ سے
ان برتنوں میں کھانا نہ کھانا پڑ
ے .. وہ بھلا کسی کا جو ٹھا کھا
سکتا تھا ...

اس نے مسکراتے ہوئے اپنی
پیاری بیوی کا جو ٹھا چمچ منہ
میں بھرتے ایک الگ ہی خوشی
محسوس کی ....

تم یہاں بیٹھو .. میں ابھی آتا
ہوں .. وہ اٹھا ..عشاء نے اس
کا کوٹ پکڑا .. کہاں جا رہے

ہیں آپ .. . میں بس ابھی آتا
ہوں.. کہتا وہ کیفے سے باہر
نکلا تو وہ انجانے میں ادھر
ادھر نگاہ دوڑ ا گئی ..

عشاء .. کیا یہ تم ہو ؟ اپنے
عقب سے آتی جانی پہچانی آواز
پر اس نے مڑ کر دیکھا جہاں
اس کی وہ اکلوتی پیاری سی
دوست کھڑی حیرانی سے اسے
دیکھ رہی تھی .. مروا کی بچی
تم یہاں . وہ دوڑ کر اسے کے
گلے سے جا لگی ...

ہائے .. قسم سے تم کتنی پیاری
لگ رہی ہو .. اس ڈریس اور
میں پہلی دفع تمہیں makeup
دیکھا ہے .. قسم سے تم بہت
بہت پیاری لگ رہی ہو ..وہ
اس کے ہاتھ تھامے محبت سے
بول رہی تھی ... بہت شکریہ
....
ویسے تم کس کے ساتھ آ ی ہو
میرا مطلب ..وہ آ س پاس
دیکھ رہی تھی ... ارے .. ظاہر
ہے اپنے اکلوتے ہنڈسوم شوہر
کے ساتھ ہی آ ی ہوں گی نہ ..

آہا ں ،،، تو کھڑوس اب ہنڈسوم ہو ہی گیا .. ہمم .. مروا نے اسے شرارت سے کہنی ... ماری .. خیر ہے نہ

ہاں نہ .. اتنا بھی کھڑوس نہیں ہے .. کافی اچھا بھی ہے .. ... دونوں ایک دم ہنسی

تم بتاؤ ..تم یہاں کیا کر رہی ہو.. عشاء نے اس پاس دیکھا مگر وہ اکیلی تھی .. ارے یار گھر میں بہت بور ہو رہی تھی .. اور ویسے بھی یہاں کا ڈیزرٹ .... مجھے بہت پسند

ہاے .. میں .. مر جاوواں ں ں
ں ... اپنی بات مکمل ہونے سے
قبل مروا نے عشاء نے پیچھے
دیکھتے اونچی آواز میں کہا ..
عشاء نے ایک دم مڑ کر دیکھا
جہاں اس کی نظر ایک لمبے
سے کورین لڑکے پر پڑی . جو
ہوا up کے فل انمی ڈریس
کئے بلیک کلر کا makeup
ماسک لگاے بہت اٹریکٹو اور
زبردست لگ رہا تھا ..

اے . یہ تو انیمی کریکٹر جو جو
... ہے نے

تم بھی جو جو دیکھتی ہو .. ..
مرووا نے چہک کر کہا ... ہاں
نہ بس کچھ عرصے سے ہے ہی ..
یار یہ تو کتنا زبردست لگ رہا
ہے .. وہ دونوں آنکھیں پھاڑ
کر اسے دیکھ رہی تھیں .. وہ
کیفے سے باہر نکلا تو وہ
دونوں بھاگ کر اس کے پیچھے
باہر آئیں ..

ارے سنو .. مروا نے اونچی آواز
میں کہا .. مگر وہ اسے
نظرانداز کئے وڈیوز بنانے میں
مصروف تھا ..

چل بہن .. اوقات سے باہر ہے
یہ تو .. وہ دونوں سکتےکی
حالت میں کھڑی اسے ٹکر ٹکر
.. دیکھ رہی تھیں
ہاں نہ .. ..دفع کر .. عشاء
کی بات پر دونوں کا بلند
قہقہے گونجا ... وہ دونوں اس
پر سے نظریں ہٹا تی پیچھے
مڑی جہاں سلطان دونوں ای
برو اٹھا کر اسے غور سے
دیکھنےمیں مصروف تھا ...
عشاء کی آنکھیں ایک دم بڑی
.. ہوئیں

آپ .. آپ کب آئے ... جب کہ
مروا آنکھیں پھاڑے اپنے سامنے
اپنے بوس کو کھڑا دیکھ رہی
.. تھی

کافی ہنڈسوم ہے نہ ،، وہ
جھک کر کہتا اسے دیکھ رہا
تھا .. عشاء نے ایک نظر مڑ کر
اس لڑکے کی طرف دیکھتے
کھسیانی سی ہنسی سلطان
کی طرف اچھالی ..نن .. نہیں
اچھا up تو . بس اس کا گیٹ
لگا .. اس نے زور سے مروا کو
کہنی ماری ..

مرحبا عبدر بھائی .. آپ بھی یہاں ہیں ..

مرحبا ..وہ ایک نظر اسے دیکھتا ان کے قریب سے گزر کر اس لڑکے کی طرف بڑھا ..

اے ہاے .. مروا .. یہ کہاں سے آ گیا . کہیں اس لڑکے کی حالت ہی نہ بری کر دیں ..وہ ہاتھوں کو اپس میں الجھتی اسے اس لڑکے سے بات کرتا دیکھ رہی تھی ..

کچھ پل بعد وہ لمبا سا لڑکا
سلطان کے ہمراہ ان کے
...... korean word.. قریب آیا
{Anyong-ha-sy-o}

{Hello }

وہ مروا سے مخاطب ہوا جب
کہ سلطان نے اپنی بیوی کوبازو
سے کھینچ کر اپنے قریب کیا ...
چلو چلتے ہیں ... انہیں بات
کرنے دو ... وہ اسے لئے آگے
بڑھا . جب کہ مروا ہون حق
سی صورت بنائے ٹوٹی پھوٹی
کورین میں اس سے بات کر

ر□ی تھی .. ا□ .. اپ ن□ کیا ک□ا
اس□ و□ تو مروا س□ بات کر
ر□ا □□ .. و□ قریب □وتی بولی
..
کچھ ن□یں .. بس اتنا .. ک□
اس□ ..اس س□ بات کرنی چا□□
..
□ا□ .. اور و□ □ مان بھی گیا ..
وا□ .. اپ تو بڑ□ گرینڈ □یں .
و□ □نسی ... سلطان اس□ لئ□
انٹرینس ک□ قریب پ□نچا تو
و□اں کھڑ□ لوگو ں ن□ ایک د م
اس ک□ لئ□ رست□ چھوڑا ..

عشاء نے حیرانی سے انہیں
دیکھا .. اندر داخل ہونے سے
پہلے انڑی مین نے سلطان کو
دیکھتے عاجزی سے گردن
جھکای .. وہ آنکھیں پھاڑ کر
نہیں دیکھ رہی تھی .. اب وہ
اتنا تو جان گئی تھی کہ اس کے
شوہر نامدار کے بہت سے
کونٹیکٹس ہیں .. مگر وہ یہ
نہیں جانتی تھی کہ .. یہ پورا
ترکی ہی اس کے ہنڈسوم
شوہر کے اشاروں پر چلتا
ہے ......وہ پھر سے ان قدیم

چیزوں کو دیکھتی خوش ہو
رہی تھی .. سلطان اس کے
پیچھے پیچھے چلتا اس کی
کر رہا تھا .. enjoy خوشی کو
وہ دونوں اس اوٹ ریلنگ پر
اسی جگہ کھڑے تھے . وہ اپنی
دونوں باہیں پھیلاۓ مسکرا
رہی تھی .. جب کہ سلطان
اس کی پشت پر کھڑا دونوں
ہاتھ ریلنگ پر رکھے اس کے سر
پر ٹھوڈی ٹیکے آنکھیں مندے کھڑا
تھا ... عبدر .. ہمم .. اپ سے
ایک بات پوچھوں ....؟؟ۓ

.... دو پوچھ لو .. وہ سیدھا ہوا

اپ کو پتا تھا ؟؟ کہ جو دو
لوگ . میرا مطلب ..ایک لڑکا
اور لڑکی ایک ساتھ اس ٹا ور
میں پہلی دفع آییں .. مستقبل
میں ان کی شادی ہوتی ہے ...
اس کے سوال پر وہ شریر سا
مسکرایا .....

تمہیں کیا لگتا ہے .؟؟. وہ جھک
کر اس کے کندھے پر ٹھوڑی
جماۓ بولا ..

تو مطلب آپ کوپتا تھا .. عشاء نے کن آنکھوں اسے دیکھا .. اگر .. ہاں کہوں تو .. وہ مسکرایا

بہت تیز ہیں اپ ویسے ،، وہ ... مسکراہٹ دبا گئی

وہ جانتا تھا .. اسی لئے تو وہ ... اسے وہاں لایا تھا

زیست مبارک ہو میری چھو ٹی سی گڑیا .آج میرے لئے زندگی کا سب سے خوبصورت دن ہے . وہ جھک کر اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتا اس کے

وجود میں ایک سنسناہٹ سی دوڑ ا گیا ..

وہ جسے اپنے جنم دن سے چڑ تھی .. جو سوچتی تھی کہ آج کے دن وہ اس دنیا میں صرف شرمندگی کا سامان بننے آ ی تھی .. جو اس دن کسی کونے میں چھپ کر اپنے وجود پر تڑپتی تھی ... آج اپنے لئے اتنی محبت اور اپنے وجود کو اس قدر خاص سن اور جان کر وہ ضبط نہ کر سکی ... سلطان نے اسے خاموش دیکھ جھک کر اس

کے چہرے کی طرف دیکھا ..
جہاں ان پیارے سے رخساروں
پر پھسلتے آنسو اس کی
آنکھوںمیں لہرا گیے .. اسے
کندھوں سے تھام کر سلطان نے
اپنے مقابل کرتے ان آنسووں کو
.... اپنے انگلیوں میں سمیٹ لیا
ان آنسووں کی وجہ .. آ خرکیا
ہے ؟؟؟ بتاؤ مجھے .. میں اسے
جڑ کے نیست و نبوت کر دوں
گا ...وہ لب پینچے غصے سے بولا
.... اس کی بات کے اختتام پر
وہ ایک پل میں اس کے سینے

میں چہرے چھپا گئی . سلطان
نے اپنا حصار اس کے گرد اس
قدر تنگ کر لیا .. کہ اس نازک
سی لڑکی کو اپنا وجود اس
مضبوط شخص میں گھلتا ہوا
محسوس ہو رہا تھا ..وہ اس
کے گرد اپنا حصار تنگ کر گئی
...

.... عشاء ... جی

میں ان خوبصورت آنکھوں میں
آنسو نہیں محبت اور اپنا
عکس دیکھنا چاہتا ہوں ... میں
چاہتا ہوں .. تم وہ سب بھلا دو

..جن یادوں اور جن باتوں سے
تمہیں تکلیف پہنچتی ہو ....ـ ان
پیاری آنکھوں میں صرف عبدر
باری ہو ... صرف میں .. وہ
اس کے سر کی پشت پر ہاتھ
رکھے چھوٹے بچے کی طرف
سہلا رہا تھا ... وہ اس کی
خوبصورت خوشبو محسوس
کرتی سب بھولا چکی
تھی ..اپنی زندگی کی سب بری
یادیں ..سوائے ایک کے .وہ شاید
..... اسے کبھی نہ بھلا پاتی

عبدر باری صرف عشاء کا
ہے ... اس کی معصوم سی
آواز پر سلطان نے ٹھوڑی سے
تھام کر اس کا چہرہ اپنے
مقابل کیا.... اپنی آنکھیں بند
کرو ..... وہ بڑی بڑی آنکھیں
مزید بڑی ہوئیں ....ـ میری
چھوٹی چڑیل .. بڑی کرنے کو
نہیں ..بند کرنے کو کہا ہے ہے .وہ
اس نے ناک پر ٹچ کرتا
مسکرایا ... وہ مسکرتی ہوئی
آنکھیں مند گئی .. سلطان نے
دھیرے سے جھک کر اس کے

ڈمپل پر لب رکھے .. تو وہ جو
آنکھیں بند کئے کھڑی تھی ایک
دم کرنٹ کی طرح اس سے
فاصلے پر ہوئی ...

کیا کر رہے ہیں .عبدر ....وہ
واپس ریلنگ کی طرف مڑتی
اپنے رخسار پر ہاتھ رکھتی
سرخ ہوئی تھی .. سلطان نے
اپنا حصار اس کے گرد تنگ کیا
تو وہ اسے کہنی کی ضرب
لگاتی گڑبڑا کر اس سے فاصلے
پر ہوئی ... یہاں سب دیکھ
رہے ہیں عبدر ... آ پ .. وہ

اس پا س نگاہ دوڑاتی وہاں
سے نکل کر سیڑھیوں کی
طرف بڑھی جب کہ وہ اس
کے اس طرح شرمانے پر دل
سےخوش ہوتا شریر سا
مسکراتا اپنے سر کی پشت پر
ہاتھ پھیرتا اس کے پیچھے چل
دیا ...

وہ خوبصورت دن اس نے اپنے
ہنڈسوم شوہر کے ساتھ اس
کی چھوٹی چھوٹی اس کے
رخساروں کو سرخ کر دینے
والی باتوں میں گزارا تھا .... وہ

سڑک پر اس کے ہمراہ بے
مقصد چلتا ہوا مطمین تھا ...
وہ جس طرح بھی اشارے کرتی
.سلطان دل کے مقام پر ہاتھ
کرتا اسی طرح چل پڑتا .. آخر
کو شام کی رنگینیوں میں وہ
سڑک کنارے پیدل چلتا اس کے
گرد حصار باندھے اسے دیکھ
رہا تھا .. جہاں اس کے پیارے
سے چہرے پر ایک تھکن صاف
نمایاں ہو رہی تھی .. میڈم
صاحبہ ... اب اگر آپکی اجازت
ہو تو .. گھر چلیں . وہ جھک کر

اس کے چہرے کےمقابل ہوتا بولا ...

جی .چلتے ہیں .. مگر پہلے .. وہاں اس طرف چلتے ہیں .. وہ اپنے سامنے بنے ایک اوپن ریسٹورنٹ کی طرف اشارہ کر رہی تھی .. جہاں پر لگی گولڈن اور سفید رنگ کی لائٹیں ماحول کو مزیدپرکشش بنا رہی تھیں .. سلطان نے اس سے کچھ فاصلے پر گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسے اپنے کندھوں پر

اٹھایا ... چلو پھر .. اس طرح
...... چلتے ہیں

چلیں ں ں ں ں ں ... وہ ایک
ہاتھ ہوا میں اٹھاتی پورے
جوش سے بولی .. وہ مسکراتا
ہوا اسی جانب چل دیا

....

....

ایک لمبے اور خوبصورت دن کے
بعد وہ مرر کے سامنے کھڑی
حجاب اتار رہی تھی .. وہ
کمرے میں داخل ہوتا سیدھا
اس کی طرف اس کی پشت پر

آ کھڑا ہوا .. سلطان نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک بوکس نکالا .. جسے کھولتے ایک خوبصورت سا بلیک کلر اور سرخ عقیق کے ساتھ مکمل ہوتا لاکٹ تھا .. سلطان نے اس کی گرد ن سے بال ہٹاتے ہوے لاکٹ اس کے گرد محفوظ کیا ...

اہ .. یہ بہت خوبصورت ہے ... عبدر .... بہت شکریہ

Boutique ottoman

اس کا وہ خوبصورت سا لاکٹ اس کی سفید و نرم گرن پر بہت جچ رہا تھا ....پہلے تو نہیں تھا .. . ہاں اب ضرور لگ رہا ہے

اسے کبھی مت اتارنا .. اوکے ... وہ اس کے سر پر تھپکی دیتا فریش ہونے چل دیا .. وہ اثبات میں سرر ہلاتی گردن گھما کر اس لاکٹ کو دیکھ رہی تھی .. وہ کافی یونیک تھا ،،،

بلیک کلر کے اس لاکٹ میں سرخ رنگ کا عقیق جگمگا رہا

تھا .. وہ اسے دیکھتی خوش ہو رہی تھی .. مگر ایک پل میں کچھ سوچتی اچھلتی ہوئی بیڈ پر لیٹتی کمبل او پر تک تان گئی ..

سلطان نے اسے ایک نظر دیکھتے اپنی مسکراہٹ دبای ... پاگل لڑکی ...... وہ ٹاول ایک طرف پھینکتا بالکونی کی طرف آیا .. موبائل کان سے لگاتے ہی موصول ہونے والی خبر پر اس کے ماتھے پر کئی شکنیں ابھریں ..... میں آ رہا ہوں ...

بس دیہان رکھ .... کہتا ہوا ..
وہ وارڈروب سے شرٹ نکا ل
کر پہن رہا تھا .. عشاء نے
تھوڑا سا کمبل کھسکا کر اسے
دیکھا جو ایک دفع پھر بن ٹھن
رہا تھا .. نہ جانے کہاں کی
تیاری تھی ... اس نے شرٹ کے
بٹن بند کرتے اسے دیکھا جو
کمبل سے آنکھیں نکالے اسے
دیکھ رہی تھی ..سلطان نے ای
.. برو اٹھا کے اپنی جگہ رکھے
اپ کہاں جا رہے ہیں ؟؟ وہ
بھی اس وقت ؟؟؟

ایک ضروری کام ہے میری گڑیا .. تم سو جاؤ .میں جلدی آ جاؤں گا .. وہ کوٹ پکڑتا اس کے قریب ا تا جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھتا ہٹا ہی .عشاء نے اس کی شرٹ کو تھاما ...۔ مت جایں نہ .. اس وقت نہیں .....پلیز ...

ضروری کام نہ گڑیا .. اس لیے جا رہا ہوں ...

کیا میرے کہنے پر آج نہیں رکیں گے .. وہ معصومیت سے بولی.. اس کے اس پیارے سے انداز پر

سلطان کواس پر ڈھیروں پیار آیا ..

نہ جاؤں کیا ؟؟ وہ اس کے قریب بیٹھا .. عشاء نے نفی میں سر ہلایا تو وہ مضبوط شخص اس کی بات پر لبیک کہتا جوتے اتار کر اپنے ارادے فراموش کر چکا تھا ....

آ پ جانتے ہیں .. آج میری زندگی کا سب سے خوبصورت جنم دن تھا ....وہ اس کے سینے

پر سر کی پشت رکھے چھت پر لگے گولڈن کلر کے فانوس کی طرف دیکھتی بولی ... جب کہ وہ دونوں بازو سر کے پیچھے رکھے اسی کی طرح چھت پر لگے فانوس کو دیکھ رہا تھا ..

اور آج میری زندگی کا سب سے خوبصورت دن تھا ...

وہ دھیرے سے بولا ... اچھا .. وہ کیوں بھلا؟ .. جنم دن تو میرا تھا نہ ...

وہ مسکرایا .. کیوں کہ آج کے
دن .. میری پیاری سی چڑیا
صرف میرے لئے اس دنیا میں آ
ی تھی . میری دنیا کو
خوبصورت اور روشن بنانے ....
وہ اس کی چھو ٹی سی ناک
دباتے بولا ....وہ دل سے خوش
ہوئی تھی ...

ہمم ... کچھ دن پہلے تک تو
اپ کو مجھ سے محبت تک نہیں
تھی نہ .....

اہ .. عشاء ..اہ .. وہ گہری
سانس بھر گیا ...

اپ سے ایک بات پوچھوں .. وہ
اس سے فاصلے پر ہوتی التی
.. پلتی مار ے بیٹھی

دو پوچھ لو .. سلطان نے اس
کے بال تھام کر چہرے کے
.. قریب کرتے کہا

یہ اپ کو مجھ سے محبت کب
ہوئی بھلا ؟؟؟ وہ ٹھوڑی پر
ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی
...

سلطان نے ایک گہری سانس
بھرتے اس کے بالوں کی وہ

خوبصورت مہک اپنے اندر اتاری ... تمہیں سچ میں جاننا ہے ؟؟؟؟ عشاء نے اثبات میں سر ہلایا ..

سلطان نے سیدھا ہوتے اپنے پیچھے تکیے درست کرتے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے اشارہ کیا .. وہ شریر سا مسکراتی اس کے سینے پر سر رکھ گئی ... بتائیں نہ ... سلطان نے اس کا چہرہ اپنے مقابل کیا ..

تب .... جب تم نے مجھے "ideot" کہا تھا ...

At that moment ..i was fell in love with you ...
... پاگل لڑکی

سلطان نے جھک کر اس کی چھو ٹی سی ناک کو لبوں سے چھوا .. اس اچانک کا ر وائی پر وہ گردن جھکا تی اب یہ سوچنے میں مصروف تھی کہ .. اس نے کب اسے ایساکھا تھا

اے .. میں اپ کو ایسا کب کہا ؟؟؟

اچھا .. ذرا اپنے اس چھوٹے سے دماغ پر زور دو .. شاید یاد آ جائے ... ..

نہیں تو .. میں نے بھلا کب ایسا ..... اچانک ہی اس کی آنکھوں کے سامنے ایک جھماکا سا ہوا .. اسے سلطان سے ہوئی اپنی دوسری ملاقات یاد آ ی ...جب وہ اورفن کیر سے جانے کے لئے اپنے لئے سامان لینے ما ل میں اس سے ٹکرائی تھی .. تب اس کی بات کا ideot جواب نہ دینے پر وہ اسے

کہتی وہاں سے غائب ہوئی
تھی ...

اے ے ے ے .. ایک دم وہ سین
یاد کرتی وہ منہ پر ہاتھ رکھے
حیرانی سے اسے دیکھتی ....ایک
..... د م ہنس دی

وہ مظبوط اور سر پھرا شخص
تو تب ہی ہار گیا تھا ... عبدر
تو ہمیشہ سے ہی عشاء کا
تھا ... جب کہ وہ پاگل نہ جانے
کیا کیا سوچتی رہتی تھی ..
مگر وہ شخص تو تب ہی اس
کے سامنے ہار مان چکا تھا ..

وہ ہار گیا تھا .. وہ مظبوط
،،،،،، شخص ڈھے گیا تھا

اہ .. آپ کتنے تیز ہیں ..قسم
سے ... کبھی آج تک مجھے
احساس بھی نہیں ہونے دیا ..
ہمیشہ میرے ساتھ اس کھڑوس
چہرے کے ساتھ رہے ..ہمیشہ
مجھ پر غصے کیا پاگلوں کی
طرح .. ..اور اس دن .. اس دن
جب میں نے اپ سے پوچھا تھا
کہ ..اپ کو کسی سے محبت
ہوئی . تو اپ نے . اپ نے کیا
...... کہا .. اپ نے کہا

اے ریڈیو کی طرح نان سٹاپ بولتے دیکھ سلطان نے جھک کر اس کی بولتی کو چھوٹا سا فل اسٹاپ لگایا ....

اس کی ان اچانک کاروائیوں پر وہ ہمیشہ گڑبڑا جاتی تھی ... اپ بہت برے ہیں .. وہ اس کے سینے میں چہرہ چھپاتی اس کے کندھے پر چھوٹا سا مکا جڑ گئی .. سلطان کا بلند قہقہہ گونجا ...

ام سوری .. ... میں نے تمہیں بہت ہرٹ کیا .. میں ایسا نہیں

چاہتا تھا ... میں نہیں چاہتا تھا
کہ تم میری اس سیاہ زندگی
کا شکار بنو .. میری دنیا بہت
تلخ . اور بہت بے رحم ہے ..
میری گڑیا ...ـ اور تم ...ـ بہت
پیاری اور نازک .. میں نہیں
چاہتا تھا تمہیں تکلیف
پہنچے .. تم سے دور تھا نہ
چاہتے ہوے بھی .. مگر آخر تم
... . نے .. مجھے ہرا دیا

عبدر .....ـ ہمم ... میں سب
سہ لوں گی . سب کچھ ...ـ
مگر اپ سے دور نہیں رہ

سکتی ...۔ نہیں جانتی
کیوں ..مگر ..مجھے اب ڈر نہیں
لگتا .. .. اپ کو میری وجہ
سے بہت کچھ سہنا پڑتا ہے ..
.. میری وجہ سے اپ

تم .. میرے لئے .اس دنیا کی
سب سے قیمتی انسان ہو
عشاء .. اگر اس دنیا اور تم
میں سے ایک کو چننا پڑے ..تو
میں تمہارے لئے سب فراموش
کر دوں گا ... وہ اس کا چہرہ
دونوں ہاتھوں میں تھامے محبت
سے اسے دیکھ رہا تھا ...۔ تم

صرف میری ہو .... صرف عبدر باری کی عشاء ... سلطان نے جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھتے آنکھیں مندی اور ہٹانا بھول گیا .....ایک سکون ایک اطمینان .. وہ اس خوبصورت لمس پر محسوس کرتی وہ معصوم سی خوشی اپنی روح تک اترتی محسوس کر رہی تھی ... اس کی وہ خوبصورت خوشبو محسوس کرتی وہ مطمئن ہوئی ...

جانتی ہو .. میں جب تم سے
پہلی دفع ملا تھا .. میں
غصے میں ہوتے ہوئے بھی تمہیں
نقصان نہیں پہنچا سکا تھا ..
نہ جانے کیوں ،، مگر تم نے اس
سر پھرے انسان کو اپنے ساتھ
باندھ لیا تھا ... اور تم .. اسے
چپ دیکھ سلطان نے اس کے
چہرے کی طرف دیکھا .. جو کے
اس سکون د ا آغوش میں
پرسکون نیند سو چکی تھی ..
وہ مسکرایا ... سلطان کے
موبائل پر بیپ ہوئی ...

وہ دھیرے سے اسے اپنی آغوش
سے نکال کر بیڈ پر لیٹاتا جھکا ..
میں جلدی آ جاؤں گا . میری
چھوٹی سی گڑیا .. اس کے
ماتھے پر محبت بھرا لمس
چھوڑتا . وہ ایک گہری نگاہ
اسے دیکھتا اپنا کوٹ پکڑے اب
سلطان بن چکا تھا

اپنے فیلٹ سے نکلتا وہ رات کا
بادشاہ اپنی گردن کو مڑوڑ کر
ایک سائیڈ کرتا پارکنگ گراج کی
طرف آیا ..وہ کچھ گاڑیوں کے
کے پیچھے بنے ایک چھوٹے سے

شیلٹر کی طرف آیا .. شیلٹر کا
دروازہ کھلا ہی کہ اسے اپنے
سامنے اپنی پسندیدہ سواری
دکھائی دی . تو اس مظبوط
شخص کی آنکھوں میں چمک
ابھری .. بلیک کلر کی وہ"کاوا
ساقی" بائیک .. اپنی پوری شان
سے اپنے مالک کا انتظار کرتی
کھڑی تھی .. ایک خطرناک سا
بلیک کلر کا ہیلمٹ پہنتا وہ
بائیک پر اپنی گرفت مضبوط
کرتا ہواؤں سے ٹکراتا اور انہیں
مات دیتا سڑکوں پر اندھا دھند

بھاگ رہا تھا .... فل سپیڈ سے
دوڑتی بائیک کو سلطان نے ہلکا
سا جھٹکا لگایا تو اس کا اگلا
پہیہ ہوا میں لہرا گیا ... سڑک
پر اڑ تی چنگاریاں ایک عجیب
سا شور پیدا کر رہی تھیں وہ
گاڑیوں کو اس طرح کراس کر
رہا تھا مانو بجلی کی سپیڈ بھی
اس سے کم ہی ہوتی ہو گی
...
مطلوبہ جگہ پہنچتے اس نے
ایک د م اپنی سرپھری سواری
کو بریک لگائی .. ہیلمٹ ایک

طرف پھینکتا وہ اپنا روالور لوڈ
کرتا اپنے خفیہ اڈے کی طرف
بڑھا .. وہاں سے آتی رنگ
برنگی آوازیں سنتا وہ تیزی سے
اندر کی جانب بڑھا ...ایک زور
دار پاؤں کی ضرب لگاتے
دروازہ کھلنے پر سلطان نے بنا
دیکھے اندھا دھند فایرنگ شروع
کر دی ... اس اچانک انٹری اور
بے جا فایرنگ پر وہ دو نفوس
اپنا آپ سمبھالتے اپنی گنز
درست کرتے موت کی آغوش
میں جا چکے تھے ..

اے .. کمینے .. آخر یاد آ ہی گئی تجھے میری .. بڑی جلدی نہیں آ گیا تو ..... ایک ہٹے کٹے آدمی کی گرفت میں مقید اپنے بھائی کو دیکھتے سلطان کی رگیں تن گیں ....

اس آدمی نے اپنے خنجر کی نوک پر گرفت مظبوط کرتے سلطان کو روکا تھا ....

اگر اسے زندہ دیکھنا چاھتے ہو تو اپنا روولور پھینک دو .. وہ دھارڑ کر بولا ... سالے کتے .. جس تھالی میں کھایا اسی میں

چھید .. تجھے کیا لگتا ہے تو آج میرے غضب سے بچ پائے گا .. سلطان نے روولور پر گرفت مضبوط کی ...

تجھ سے غداری کی اتنی قیمت ملی تھی کہ تجھ جیسے ہزاروں کے ساتھ غداری کرنے میں ایک منٹ نہ لگاؤں .. وہ مکرو ہنسی ہنستا اپنی کاروائی اسے سنا رہا تھا ..

چچ،... چچ .. افسوس .. وہ قیمت تم اپنی اس زندگی میں نہیں کر سکو enjoy تو

گے ..ہو تو آخر کتنے ہی ... بس
ہڈی پھینکنے کی دیر تھی .اور
دیکھو ذرا .. اپنی موت کی
طرف کیسے لپکے ہو تم .....
وہ مسکرایا .....یگیت نے اسے
ہلکا سا اشارہ کیا تو سلطان
نے اثبات میں سر ہلاتے اسے
اجازت دی .. وہ اپنے سر پر
کھڑے اس آدمی کا خنجر ایک
دم پکڑ کر اپنے کندھے پر گھومپتا
ایک طرف ہوا ..اس آدمی کی
نظر ایک سیکنڈ کے لئے ہٹی ہی
کہ سلطان نے نشانے کستے فائر

کیا جو سیدھا اس کے ماتھے پر
جا لگا ..اور وہ غدار اپنی
غداری کے عو ض موت کی
اغوش میں جا چکا تھا .. اس
کے گرتے ہی سلطان تیزی سے
یگیت کی طرف لپکا ... اس کے
کندھے سے شرٹ پھاڑتے وہ
اسی کی شرٹ اس کے زخم پر
باندھ رہا تھا .. سالے جنگلی ..
بڑی جلدی نہیں آ گیا تو ..
تھوڑی دیر اور لگا دیتا پھر ان
کمینوں کے ساتھ بیٹھ کر میری
کرتا .. یگیت نے enjoy تکا بوٹی

تیکھی نگ□□ اس□ دیکھا ... میر□
□وت□ تیری تکا بوٹی کوئی اور
بھلا کیس□ انجو□ کر سکتا □□ .
□مم ... اتنی جلدی مرن□ ن□یں
دوں گا تجھ□ .. ابھی تو تم ن□
اپن□ ی□ نازک س□ پیر بھی ن□یں
جما□ اس دنیا میں .. سلطان ن□
اس□ درست کیا ...

ن□ بھئی . معاف کر .. تجھ جیسا
جنگلی بنن□ س□ اچھا □□ میں
دونوں □اتھوںمیں م□ندی لگوا
کر گھر بیٹھ جاؤں ..سلطان کی
مسکرا□ٹ نمایاں □وئی .....

تو .. تو مسکرا رہا ہے ... ہے
نے .. یگیت نے اس کی ٹھوڑی پر
ہاتھ رکھتے گھمایا .. سلطان نے
ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ دور
کیا ... ہاے ا و ے .. تیری اس
قاتل مسکراہٹ پر مر مٹنے کو
دل چاہ رہا ہے .. یگیت نے
شریر سا مسکراتے کہا ..... مڑ
مٹنے کا کام ذرا بعد میں کرنا ...
فل حال منہ بند کر اور یہ سب
سمیٹ .. جلدی . کہتا ہوا وہ
فاصلے پر ہوا ... خدا کا خوف
کر کمینے ... حالت دیکھ بچے

کی .. بجائے مدد کرنے کے تم
سب مجھ پر ھی تھوپ رہا
ہے ... یگیت نے کھا جانے والی
نگاہ اسے دیکھا جو اپنا حکم
صادر کر ایک طرف ہو چکا تھا
...
وہ کیا ہے نہ ... اگر میرے یہ
ہاتھ خون سے رنگ گیے ..تو
تیری بھابی کو ایک دفع پھر اس
جنگلی سے نفرت ہو جائے گی ..
جو اب میں برداشت نہیں کر
سکتا .... سلطان نے دونوں

ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے کہا ..

ہا ہ .. ا و ہ ہ ہ ہ ہ .. قربان جاوا ں ....ـ تو یہ جنگلی اب انسان بن ہی رہا ہے ....ـ یار کبھی کبھی نہ تو مجھے اس بھیڑ یے جیسا لگتا ہے جو فل مون میں خون خوار جانور اور دن کے وقت انسان بن جاتا ہے .. مگر اب لگتا ہے تو فل مون میں بھی انسان بننے والا ہے ..

اپنی بک بک بند کر اور چل
... شاباش شروع ہو جا
یا الله .. مجھے طاقت اور اسے
عقل دے .. آ مین وہ چہرے پر
ہاتھ پھرتے ان دو لاشوں کو
پلاسٹک ر یپ میں قید کرنے میں
مصروف ہوا ... دونوں مانگ لے
بچے .. تجھ میں دونوں کی کمی
ہے ... سلطان نے اسے بنا
شرٹ کے دیکھ اپنا کوٹ اتارا
اور اپنی جیکٹ اتار کر اس کی
طرف بڑھائی .. گھر جا و اور
ریسٹ کرو ..یہاں سے آگے میں

دیکھ لوں گا .. یگیت نے اس کے
بڑھے ہوے ہاتھ کی طرف دیکھا
..
ا و ہ .. کہیں تو مجھے بھابی تو
نہیں سمجھ رہا .. ہیلو ..
یگیت نے اس کی آنکھوں کے
سامنے ہاتھ لہرایا ...

ہر کام میں تیری اس اور
ایکٹنگ کی دخل اندازی ضروری
ہوتی ہے کیا ؟؟... سلطان نے
زور سے جیکٹ اس کے سینے
میں دے ما ر ی .. ظاہر ہے
یارا .. یہ تو اپنی پہچان ہے

نے .. اے .. کمال ... وہ اس کی جیکٹ پہنتا گہری سانس بھرتا بولا ...

سلطان نے ایک لمبی سی.. رسی اس پیپر ریپ کے کنارے پر باندھ کر اس کا ایک سرا اپنی بائیک کے پیچھے باندھا ...

ان کتوں کو ان کی اوقات یاد دلانے کا وقت ہے ... کہتا ہوا وہ اپنا ہیلمٹ پہنتا ... یگیت کی طرف ایک نگاہ دوڑاتا وہاں سے نکلا تھا .. بائیک ایک دفع پھر اسی سپیڈ سے سڑکوں پر

اڑتی ہوئی جا رہی تھی ..
سخت قسم سے پیپر ریپ میں
بندھی وہ دو لاشیں سڑک پر
گھسٹتی ،چنگاریاں اڑ ا تی
ہوئی جا رہی تھیں .. سرخ
آنکھیں اور غضب سے بھپور
چہرے لئے وہ ان دو غدار وجود
کو ان کی منزل تک پہنچانے والا
تھا .. سلطان کے ایک خاص
آدمی نے ہی اس سے غداری
کی تھی .. مگر وہ اس سے
غداری کا انجام بھی اچھے سے
جانتا تھا .. سلطان نے بائیک کو

ایک زور دار بریک لگائی تو اس
کا پچھلا پہیہ ہوا میں لہرا
گیا ... ان دو غدار وجود کو با
سفورس کی تہہ میں پھینکتے
اس نے ایک گہری سانس
بھری .. اس کی نگاہ بے اختیار
ہی اس جگہ پرپڑی جہاں وہ
اس نازک سے وجود کو کل نہ
جانے کتنے ہی دیر اپنی آغوش
میں بھرے بیٹھا تھا ....تم سب
کتوں کو اسی تہہ میں دفن
کروں گا .. تم سب کی قبر یہ
نیلا سمندر ہو گا .. اس نے ایک

تیکھی نگاہ باسفورس پر دوڑائی ... ایک گہری سانس بھرتا وہ بائیک پر اپنی گرفت مضبوط کرتا اپنی منزل کی طرف نکلا تھا ...

احمد جہانگیر نے جتنی رقم اور محنت سلطان کے جاسوسوں کی خریدنے میں لگائی تھی سلطان نے اس سب پر بس چند سیکنڈ میں ہی پانی پھیر دیا تھا .... اس سے غداری کی سزا صرف اور صرف موت ہی تھی

.. پھر چاہے وہ اسے کتنا بھی
عزیز کیوں نہ ہو ...
اپنا کام سر انجام دے کر وہ ایک
گھنٹے میں ہی واپس اپنے فلیٹ
پہنچا تھا .. اپنے کف درست
کرتا ..وہ دھیرے سے کمرے میں
داخل ہوا .. جہاں اس کی وہ
راجکماری .. گدھے گھوڑے بیچ
کر سو رہی تھی .. سلطان نے
تشکر بھری سانس بھری .. اپنے
ہاتھ منہ پانی سے فریش کرتا
وہ وہ اس کے قریب آ بیٹھا ..
جہاں وہ پورے بیڈ پر اڑھی

ٹیڑھی پڑ ی تھی .. ایک ہاتھ
سیدھا کیے اور دوسرا ہاتھ سر
پر رکھے وہ بے ڈھنگی سی سو
رہی تھی .. سلطان کو اسے
سوتے دیکھ بے اختیار ہی ہنسی
آ ی .. اب وہ اس کے قریب
بیٹھا یہ ایسٹیمیٹ لگانے میں
مصروف تھا کہ وہ کس طرح
اور کیسے اسے جگا ے بغیر
درست کر سکے .. تا کہ اس کے ے
لیٹنے کے لئے بھی جگہہ بچے ...
سلطان نے اس کے سر پر رکھا
اس کا بازو تھام کر اپنی

گردن کے گرد حمائل کیا .. اور
ایک ہلکے سے جھٹکے سے اسے
سیدھا کرتے اپنی آغوش میں
بھرا تو وہ سو ی شہزادی ایک
پل کو کسمساتی ایک گہری
سانس بھر گئی .. وہ اسے دیکھ
مسکرایا .. وہ سوتی ہوئی
بہت معصوم لگتی تھی ..
سردی کی بڑھتی شدت سے
اس کی وہ چھو ٹی سی ناک
سرخ ہو رہی تھی .. سلطان
نے جھک کر اس پے چھوٹی سی
مہر سبط کی ... اور اس کے

ماتھے پر لب رکھتا پرسکون ہوا .....

وہ اسے گہری نگاہ دیکھ رہا تھا .. اس کی وہ چھوٹی سی بیوی بہت پیاری تھی .. بلکل کسی گڑیا کی طرح . اس کی چھوٹی سی گڑیا .. سلطان نے اس کے بال تھام کر چہرہ کے قریب کرتے ایک گہری سانس بھری اور جھک کر اپنی پسندیدہ جگہے چہرہ چھپا گیا ... تمہارا عبدر .. تم سے بے حد محبت کرتا ہے .. میری چھو ٹی سی

چڑیا ... اے.. آخر تم جیت
گئی..... اس کے کان کے قریب
سرگوشی کرتا وہ خود پر ایک
پرسکون نیند کا غلبہ محسوس
کرتا آنکھیں مند گیا

....

گرین کلر کا ہالف کوٹ اور
گرین پینٹ پہنے شولڈر کٹ
بالوں کو کندھوں پر گرائے وہ
لپ ٹاپ کی سکرین پر نظریں
جمائے تیز تیز انگلیاں چلا رہی
تھی .. ٹچ پیڈ پر چلتی اس کی
انگلیاں اس خاموش روم میں

ٹک ٹک کی آواز بلند کر رہیں
تھیں .... وہ دونوں ہاتھ باندھے
اپنے سامنے بیٹھی اپنی پیاری
سی کزن کو اس قدر خاموش
دیکھ دل ہی دل ہنس رہا
تھا .. یار ائیگل اب اتنی بھی کیا
ناراضگی .. میں نے کون سا
تمہاری چائے میں جمال گوٹا ملا
دیا تھا .. جو تم سب کچھ اپنے
اندر ہی قید کئے بیٹھی ہو ...
ایسے تومت کرو ... کچھ تو بول
یار .. منہ تو کھول یار .... وہ بہ

زاری سے بول رہا تھا .. ائیگل
.. نے ایک تیکھی نگاہ اسے دیکھا

اپنا یہ نکما وجود اٹھاؤ اور اسے
کام پر لگاؤ .. جانتے ہو نہ
سلطان بھائی کو .. انہیں آج
اگر سب فائنل نہ ملا تو تمہیں
الٹا لٹکا کر تمہاری بوڈی پر
باکسنگ کی پریکٹس کریں گے
...
نکلو اب یہاں سے ...ـ اے ..
یار ... مطلب اب تمہیں اس
سے ملوانا ہی پڑے گا ... ائیگل
نے اسے سوالیہ نگاہ دیکھا ..

کس سے؟؟ ارے بتایا تو تھا نہ ..
اس پیاری آنکھوں والی حسینہ
سے .. تم نے ہی تو کہا تھا
نہ .. کہ جب بھی میری زندگی
میں کوئی آ ی تو سب سے
پہلے تمہیں اس سے ملواؤں گا
..
ہاں ضرور .. میں دیکھنا چاہوں
گی ..آخر کون ہے وہ پاگل اور
بے واکوف لڑکی جو اس ڈفر پر
مر مٹی ہے .. وہ بال جھتکتی
بولی ... ہاں نہ .. ضرور ..
کیوں نہیں .. فل حال تو

یزدانی صاحب کی پارٹی میں
حاضری دینی ہے .. وہاں سے
واپس آتے ہی تمہیں اس سے
ضرورر ملواؤں گا میری
ایکسٹرا چڑیل ... اور جانتی
ہو .. وہ بہت خوبصورت ہے .
بلکل کسی شہزادی کی
طرح .. وہ جھک کر دونوں ہاتھ
ٹیبل پر اس کے قریب رکھتا
بولا .. اور ایک بھرپور
مسکراہٹ اچھالتا افس سے
باہر نکلا ......ـ دیکھ لوں گی
میں بھی ...ـ تمہاری اس ..

بلڈی چڑیل کو ... آ ے تو صحیح
میرے سامنے .. اپنے ہاتھوں سے
جان لوں گی اس کی بھی اور
تمہاری بھی .. ڈفر کہیں
کا ...ایک گہری غصیلی اہ
بھرتی وہ اپنے کام میں
.... مصروف ہوئی

یزدانی گروپ کے ایک بڑے کلب
کے افتتاح پر ایک گرینڈ پارٹی
کی دعوت سلطان سمیت سب
کو ملی تھی ... اب اسے وہاں
جانے میں کوئی دقت نہیں
تھی .. ظاہر تھا ،، جس وجود

سے اسے نفرت تھی اب اس کا
ھل تو سلطان نے پاس ہی
تھا .. تو اب وہ دعوت قبول کر
چکا تھا ....

کیاا.... دبئی ...ـ مگر وہ کس
لئے؟؟؟ عشاء نے سلطان کی
بات پر حیرانی سے اسے دیکھا ..

Episode--17

کیاا ..... دبئی ... مگر وہ کس لئے؟؟؟ عشاء نے سلطان کی بات پر حیرانی سے اسے دیکھا ....

میں سوچ رہا تھا .. ہنی مون کے لئے وہ جگہ بیسٹ رہے گی .. ویسے بھی تمہیں وہ جگہ بہت پسند آئے گی .. وہ اپنے جوتے اتارتا شریر سا مسکرایا .. جب کہ اس کے الفاظ پر وہ بڑی بڑی آنکھیں مزید بڑی ہوئیں ....

مج .. مجھے .. ترکی ہی پسند
ہے .. اور یہ گھر بھی .. تو .
میرے خیال سے ہمیں یہیں رہنا
چاہیے ...ـ او ..اور ویسے
بھی ...ـ میں آج سے پہلے کبھی
بھی فلایٹ میں نہیں بیٹھی .. تو
مجھے نہیں لگتا میں جا سکوں
گی .. تو اپ اپنا ارادہ ترک
کریں .. میں آتی ہوں .. اپنی
بات مکمل کئے وہ تیزی سے
اس کی نظروں سے غائب
ہوئی .. سلطان نے مسکراہٹ
دبای ... پاگل لڑکی .. وہ نے

میں گردن ہلاتا .. کمرے کی طرف چل دیا ....

پاگل ہے یہ انسان تو .. تھوڑا نہیں .. پورا کا پورا .. کچھ بھی بول دیتا ہے .. وہ مسکراہٹ دباتی پلکیں جھپکتی کچھ بنانے میں مصروف تھی ....

ہمم ....ـ اگر تو جا سکتا ہے تو بسملہ کر .. یہاں پڑا رہ کر آخر کرے گا بھی کیا .. ویسے بھی .. وہاں تیرے لئے ایک سرپرا یز بھی تو ہے نہ .. سلطان کی بات پر یگیت نے

بھرپور قہقہہ لگایا .. ہاں
یارا .. وہ سر پرائز .. وہ تو
میں شوق سے دیکھنا چاہوں گا
..
ہمم . چل پھر اپنی تشریف اٹھا
اور ذرا انسان کا بچا بن کر
حاضر ہو یہاں پر .. حادی اور
ائیگل بھی یہیں آ رہے ہیں ...
آہا ں .. تو کہے تو ابھی آ
جاؤں .. ویسے تجھے بہت مس
کر رہا ہوں .. یگیت نے
معصومیت سے کہا ..

تیری اس بے تکی افر پر اطلاع
ہے کہ .. میں یہاں اپنی ایک
عدد بیوی کے ساتھ رہتا ہوں ..
میرا گھر ہے کوئی مے خانہ
نہیں جو جب دل چاہے منہ اٹھا
کر حاضر ہو ..
ہاہاہاہا ....ـہ ہاہ ...او ہ ہ
ہ ....ظاہر ہے ..اب تیرے اس
مے خانے میں رونک جو لگ چکی
ہے .. اب ہمارا وہاں کیا
کام ......ـ اپنی زبان کو سمیٹ
اور کل صبح یھاں اپنا یہ سندر

چہرہ لے کر حاضر ہو جانا ...
... وقت پر

کہتے ہی سلطان نے فون بند
... کرتے ایک طرف پھینکا

حادی کے بعد ایک یگیت ہی تھا
جو اس کے قریب اور بے حد
قریب تھا .. ایک بھائی کی طرح
.. وہ ہمیشہ سے ہی اس کے
ساتھ ایک پرچھائی بن کر رہا ..
سلطان کو وہ حادی سے بھی
.... زیادہ عزیز تھا

سلطان اس کا بنایا گزارہ لایق کھانا مزے سے کھانے میں مصروف تھا .. جب کہ وہ اسے یوں کھاتے دیکھ چہرے پر ہاتھ رکھے بے زاری سے اسے کبھی کھانے کو دیکھ رہی تھی ..

اپ کیسے کھا رہے ہیں اسے ..یہ بلکل بھی اچھا نہیں ہے .. عشاء نے بے زاری سے کہا ...

اچھا تو ہے .. سلطان نے چمچ منہ میں رکھتے کہا ..

نہیں نہ ... پتا نہیں میں کب ..
ٹھیک سے کھانا بنانا سیکھوں گی
.. وہ پلیٹ میں چمچ گھسٹتی
بولی ... سلطان نے اس کا ہاتھ
تھام کر لبوں سے لگایا ....ـ تم
جو خودان پیارے ہاتھوں سے
بناتی ہو ..مجھے وہی پسند ہے
....وہ مسکرائی

اچھاا .. واقی ؟؟؟ عشاء نے ای
برو اچکا کر اسے دیکھا ..
سلطان نے اثبات میں گردن
ہلای ..

اچھا ..تو پھر میں اگر زہر بنا
دوں تو ؟؟؟ وہ ٹھوڑی پر ہاتھ
رکھتی بولی ...

ہممم .. اگر ان ہاتھوں سے بنا
کر دو گی تو میں شوق سے کھا
لوں گا .. شرط .. بس ان ہا
تھوں سے خود کھلانا ....ـ وہ
اس کے چہرے کے قریب ہوتا
دھیرے سے اس کی آنکھوں میں
دیکھتا بولا ......جس پر اس کے
معصوم سے چہرے پر شریر
سی مسکراہٹ نمایاں ہوئی ..

ہممم .. مگر پہلے تھوڑا سا
ٹیسٹ کر لوں گی .. سب کچھ
ٹھیک ہونا چاہئے نہ .. یہ نہ ہو
کہ اپ اگر ٹپک کر او پر جایئں
تو اپ کو میری وجہ سے وہاں
شرمندگی ہو .. کہ نکمی بیوی
نے زہر بھی بد مزہ بنایا تھا ...
سلطان کا بے اختیار قہقہہ
گونجا .. جب کہ نیحیات غور
سے اسے ہنستے دیکھ رہی تھی
....
پاگل لڑکی ..... وہ نہ میں
گردن ہلاتا اس کے ماتھے پر

ہلکی سی ضرب لگاتا مسکرا دیا ....

چلو ... وہ اس کی کلائی تھامے اب باہر کی طرف بڑھا ..

کہاں؟؟؟ وہ بھی اس وقت ؟؟ عشاء نے اسے روکتے پوچھا ...جب کہ ہمیشہ کی طرح وہ بنا کچھ کہے مڑ کر اس کے گلے سے حجاب اتار کر اس کے سر پر اوڑھ رہا تھا ... سلطان نے اس کے گرد حجاب اچھی طرح اوڑھ کر اس کا بازو تھاما اور چل دیا ... بتائیں

تو ؟؟ ہم کہاں جا رہے ہیں ؟؟
وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی اس
پر نظریں جماے ہوے تھی ...

ہنی مون کے لئے شوپنگ نہیں
کرنی کیا ؟؟؟ سلطان نے اس
کے ناک پر انگلی سے چھو ٹی
سی ضرب لگائی .. جب کہ وہ
اس کی اسی بات پر حیا سے
سرخ ہوئی تھی ..

مج .. مجھے کہیں نہیں
جانا .. .. مگر مجھے تو جانا ہے
نہ ...

... تو اپ اکیلے چلے جائیں نہ
اکیلے بھلا کون سا شوہر ہنی
مون پر جاتا ہے .. پاگل
لڑکی ....ـ وہ گاڑی موڑ کر
پارکنگ ایریا کی طرف بڑھا ...
جب کہ وہ گربراتی ہوئی
نگاہیں اس پر ڈالتی ہاتھوں کو
اپس میں الجھاتی اسے دیکھ
رہی تھی ... وہ اسے لئے ..
ترکی کے مشہور "چواہر مال"
میں کھڑا تھا .. وہاں کی
اونچی اونچی دکانیں اور رات
کو دن بنا دینے والی روشنیوں

کو دیکھتی وہ چہک اٹھی تھی
...
سلطان اسے لئے ایک شاپ میں
آیا جہاں لیڈیز ڈریسز کی
بھرپور کولیکشن تھی ... عشاء
نے اس کا ہاتھ دھیرے سے
تھاما .. اور شاپ سے باہر آی ..
سلطان اسے کن آنکھوں سے
دیکھ رہا تھا .. چلیں پہلے اپ
کو انسان بناتے ہیں .. وہ اس
کا بڑا سا ہاتھ تھامے اب منز
کولیکشن کی طرف بڑھی ..
اور آج بلیک کلر تو بلکل

نہیں ... وہ انگلی کی نوک اس کی طرف کئے کھڑی تھی .. سلطان نے مسکراتے اسے دیکھا .. وہ جو بھی ڈریس لائٹ کلر کا ہوتا اٹھا کر اس طرف بڑھاتی .. سلطان نے .. میں گردن ہلاتا

مگر وہ اسے کچھ لائٹ کلر کی شرٹز تھماتی چنجنگ روم کے اندر دھکیلتی باہر کھڑی ہوئی .. وہ چلتی ہوئی ایک لمبے سے ہینگر کی طرف ای جہاں مختلف کلر کی شرٹز

اور ہڈ یز ہینگ تھیں .. وہ ان
میں سے ایک بلیو کلر کی ہڈ
ہاتھ میں پکڑے دیکھ رہی تھی
جب اس کی نظر سامنے سے
اتے اپنے کھڑوس شوہر پر
پڑی .. سکائے بلو کلر کی اس
شرٹ میں وہ بہت پرکشش
اور ہنڈسوم لگ رہا تھا ..
سلطان نے شرٹ درست کرتے
کف کو پکڑ کر آ گے کرتے ایک
نگاہ اس پر دوڑائی .. جو آج
اسے اتنے لائٹ کلر کی شرٹ
میں پہلی دفع دیکھ رہی

تھی ...ـ سلطان نے اسے دیکھتے
ای برو اٹھا کر شرٹ کی
طرف اشارہ کیا ...
پرفیکٹ .. اس نے ہاتھ اٹھا کر
کا اشارہ کیا .. اب done اسے
نیکسٹ بھی پہن کر دیکھیں ..
سلطان نے نفی میں گردن ہلای
.. مگر اس کے دونوں بازو اپس
میں باندھ کر دیکھنے پر وہ
اگلی شرٹ ٹر ا ے کرنے واپس
روم میں گیا .. ایک کے بعد ایک
لائٹ کلر اس پر وہ لائٹ کلرز
بہت ہی زیادہ جچ رہے تھے وہ

اسے دیکھتی اور دل سے خوش
ہوتی .. آج پہلی دفع سلطان
نے بلیک کلر کی بجائے سب کلرز
لائٹ اور اس کی پسند کے
خریدے تھے .. ورنہ تو اس
شخص کی کولیکشن میں
صرف بلیک کلر ہی پایا جاتا
تھا .. وہ اسے لئے ایک کشادہ
شاپ میں داخل ہوا .. سلطان
نے اس کی

سا ر ی شوپنگ اپنی پسند سے
کی تھی .. اسے جو بھی ڈریس
اچھی لگتی وہ اسے ایک نظر

دیکھ اپنی پیاری سی بیوی کے لئے خرید لیتا ...

عبدر .. اب بس ہو گیا نہ ... میں تھک گئی ہوں . اور ویسے بھی ہم نے اتنی شاپنگ کر لی ہے .. اب گھر چلیں نہ .. وہ بے زار سی صورت بناۓ اسے دیکھ رہی تھی ...

بس ایک اور .. کہتا ہوا وہ اس کی کلائی تھامے ایک شاپ میں داخل ہوا .. جہاں لیڈیز بلیک فارمل ڈریسز تھے ..

سلطان نے سیل گرل کی طرف
اشارہ کیا تو وہ عشاء کو لئے
ایک طرف گئی .. اور وہاں سے
ایک فارمل ڈریس اٹھا کر اس
کا ناپ چک کر رہی تھی .. وہ
سوالیہ نگاہوں سے سلطان کی
طرف دکھ رہی تھی جو کے ایک
ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے
کھڑا تھا ... کچھ دیر کی محنت
کے بعد آخر اسے اس کے ناپ کا
ایک ڈریس مل ہی گیا تھا ..
بلیک پینٹ پر وائٹ شرٹ اور
بلیک کوٹ .. وہ اس پر بہت

جچے گا .. سوچتے ہی سلطان
نے اس کا ہاتھ تھاما اور چل دیا
....

عبدر ... عشاء نے دھیرے سے
پکارا ..

سلطان نے گردن گھماتے اسے
دیکھا .... وہ ...کیا ..

وہ دراصل .. وہ ہاتھوں کو
اپس میں الجھتی اپنی بات
مکمل کرنے کی کوشش کر
رہی تھی ...

دبئی میں ہمارے ایک بزنس
پارٹنر ہیں .. انہوں نے اپنے سب
سے بڑے کلب کا افتتاح کیا
ہے ... اور پارٹنر ہونے کے نا طے
دعوت تو اب اٹینڈ کرنی ہی
پڑے گی .. اسی لئے .. ہم وہاں
جا رہے ہیں ...حادی ائیگل اور
یگیت بھی ساتھ ہی جا رہے
ہیں ..
سلطان کی بات پر اس کی
اٹکی ہوئی سانسیں بھال
ہوئیں ... تو آپ سیدھا نہیں
کہ سکتے تھے ..

تمہیں سیدھی باتیں سمجھ کہاں آتی ہیں .. وہ شریر سا مسکرایا ... پاگل کہیں کے ... وہ دل ہی دل کہتی ونڈو کی جانب رخ کر گئی .. جب کہ اس شخص کی نگاہیں مسلسل ارد گرد تھیں .. وہ بہت دیہان سے ڈرائیو کر رہا تھا معمول کے برعکس ....

ائیگل کے ہمراہ وہ بیڈ پر سامان پھیلاے سر کھجانے میں مصروف تھی .. جب کہ وہ تینوں نفوس حال میں بیٹھے

ایک دوسرے سے گپوں میں
مصروف تھے .. حادی اور یگیت
کی اونچی آواز پورے حال میں
گھوم رہی تھی جب کہ سلطان
سیریس شکل بنائے ان دونوں کو
ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں
دیکھ رہا تھا ....

ائیگل .. میں پہلے کبھی ایئر
پلین میں نہیں بیٹھی ... تھوڑا
نہیں بہت عجیب لگ رہا ہے ..
وہ اپنے بیگ کی زپ بند کرتی
بولی .. ارے اتنا کیوں ڈر رہی
ہو .. سلطان بھائی ہیں نہ

تمہارے ساتھ .. ائیگل نے اسے
کہنی کی ہلکی سی ضرب
لگائی .... وہ مسکراتی ہوئی
بالوں کو کیچر میں مقید کرتی
اب تیار ہونے میں مصروف تھی
.. عشاء ...ـ میں واقی بہت
خوش ہوں ... جانتی ہو ..
سلطان بھائی .. کبھی بھی دبئی
جانا پسند نہیں کرتے تھے . بلکہ
انہیں تو بزنس سے چڑ تھی ..
وہ بس آزاد رہنا پسند کرتے
تھے .. مگر جب سے تم ان کی
زندگی میں آ ی ہو .. وہ بہت

بدل گیے ہیں .. ورنہ یوں سب
کے ساتھ مل بیٹھ کر باتیں کرنا
تو دور کی بات وہ تو کبھی
کسی بات کا جواب بھی ٹھیک
سے نہیں دیتے تھے ...

ائیگل اس کے نکمے شوہر کی
تعریف میں اپنے خیالات اس سے
شیر کر رہی تھی جب کہ وہ
حجاب اوڑھتی مسکراتی ہوئی
اس کی ہر بات غور سے سن
رہی تھی ...

عبدر .. سر پھرا انسان تو ہے
مگر جانتی ہو .. اسے اگر کوئی

بھی بات پیار س□ ک□ی جا□ تو
و□ مان جاتا □□.. غص□ س□
ن□یں ..و□ بیڈ پر اس ک□ قریب
.. بیٹھتی بولی

آ□ا ں میڈم .. ی□ آ فر بھی
صرف تم□ار□ لئ□ □ی □□ .
باقی سب ک□ لئ□ ن□یں و□ اس
ک□ سر میں تھپکی دیتی اس□
لئ□ حال میں آ ی ج□اں اب
سلطان من□ پر تکی□ رکھ□ ان
کی باتوں اور اونچی آوازوں
.. س□ بچتا ب□ زا ر سا بیٹھا تھا

عشاء نے اسے ایک نظر دیکھ کر
مسکراہٹ دبا ی ..
ارے بھابی ...۔ حادی کی آواز پر
سلطان نے منہ سے تکیہ ہٹاتے
ایک نظر اسے دیکھا .. وہ سفید
رنگ کی اسکرٹ اور بلیک کلر
کے سویٹر میں سفید حجاب
اوڑھے بہت نفیس لگ رہی تھی
... .ترکی انٹرنیشنل ایئر
پورٹ پر وہ پانچوں ایک قطار
میں چلتے ہوئے انٹرنس تک
پہنچے .. سلطان نے اس کی

کلائی مضبوطی سے تھامی تھی
...
فلا یٹ ٹیک اوف ہوئی تو عشاء
نے ایک دم زور سے اس کے ہاتھ
پر اپنی گرفت مصبوط کی ...
اس کے چھوٹے ہاتھوں
کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ
سلطان کے ہاتھ کی پشت پر
اس کے ناخنوں کے نشانات
گہرے ہو رہے تھے ... وہ
مسکراتا ہوا اسے آنکھیں بند
کئے ڈرتا ہوا دیکھ اس کا سر

اپنے کندھے پر رکھتا سیدھا ہوا
....
اس کی آنکھ کھلی تو اس کی
نظر اپنے داییں جانب چھو ٹی
کی کھڑکی پر پڑی جہاں سے
نیچے کا منظر بہت خوبصورت
تھا .. ہوا میں اپنے ساتھ
اڑتے بادلوں کے غول نیچے اور
بہت نیچے چمکتی ہوئی زمین
پر اڑھی ٹیڑھی لکیریں وہ
خوش ہوتی کھڑکی سے باہر
دیکھ رہی تھی . .. .
عبدر .. وہ دیکھیں نہ. ...

عبدر ... وہ اس کے سینے پر
ضرب لگاتی اسے جگا رہی
تھی .. سلطان نے آنکھیں کھول
... اسے دیکھا

وہاں دیکھں نے .کتنا خوبصورت
منظر ہے .. وہ کھڑکی سے
باہر اشارہ کر رہی تھی .. وہ
گہری سانس بھرتا اس کے سر
کے او پر سے سر نکالے اس کی
... سمت دیکھتا مسکرا رہا تھا

یزدانی صاحب نے اپنے خاص
مہمانوں کو اپنے گھر میں رکنے
کی دعوت دی تھی مگر سلطان

کو جتنی نفرت اس لڑکی سے
تھی اتنی ہی اس کے گھر سے
بھی تھی .. وہ باقی سب کے
برعکس اپنے بیوی کو لئے سیدھا
ہوٹل ہی گیا تھا ...

وہ ہوٹل کی اونچی سی بلڈنگ
کی بالکونی میں کھڑی بہت
انہماک سے سامنے اونچی
اونچی عمارتوں کو دیکھتی
خوش ہو رہی تھی ...ـ اتنی دور
تو وہ کبھی خواب میں بھی
نہیں آ ی تھی .. اورفن کیئر سے
نکلنے کے بعد اس کی زندگی

بہت بدل گئی تھی بلکہ بلکل ہی بدل گئی تھی .. وہ چھوٹی سی لڑکی اب دیکھتے دیکھتے اتنی بڑی ہونے لگی تھی کہ وہ اپنی عمر

سے 20 سال زیادہ کی باتوں ، احساسات اور جذبوں کو گہرائی سے محسوس کرتی اور سمجھتی تھی ..

تمہیں پسند آیا ؟؟ وہ اس کی پشت پر کھڑا اس کے سر کے اوپر سے سر نکالے سامنے کا منظر دیکھ رہا تھا .....

بہت خوبصورت ہے .. یہ کون سی جگہ ہے ؟؟

Hilton garden ... Dubai

ہوٹل famous یہ یہاں کا ہے .. سلطان نے ہاتھ بڑھا کر ونڈو پر پھیلا پردہ ایک سائیڈ کیا ....

بہت خوبصورت نظارہ ہے .. وہ بالکونی سے باہر دیکھ رہی تھی .... تم ریسٹ کرو .. مجھے کچھ ضروری کام ہے ..

سلطان کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھتے دونوں بازو اپس میں باندھے .. اپ مجھے یہاں اس انجان جگہ پر اکیلا چھوڑ کر جا رہے ہیں .. تم یہاں سیف ہو .. میں اپ کے ساتھ نہیں جا سکتی کیا ؟؟؟ وہ معصوم سی شکل بناتی بولی ...

سلطان نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر قریب کرتے اپنا حصار اس کے گرد تنگ کیا .....اس شخص کے یوں اچانک قریب آ نے پر وہ ہمیشہ

ہی گڑبڑا جاتی تھی ..اس نازک
وجود کی دھڑکن ایک د م ہی
تیز ہوئی تھی ... مجھے بھی
اپنے ساتھ لے جائیں نہ ... وہ
اس کے سینے پر ٹھوڑی جمائے
اس کے چہرے کی طرف
دیکھتی معصومیت سے بول
رہی تھی ..سلطان کو اس کے
اتنے پیار ے انداز پر اس پر
ڈھیروں پیار آیا ..

میری چھو ٹی چڑیا ... تمہارا
وہاں نہ ہونا ہی بہتر ہے ..
وہ اس کے بالوں کو ایک سائیڈ

کرتا دھیرے سے بولا .. کیا مطلب ؟؟ اپ کہاں جا رہے ہیں ..جہاں میرا نہ ہونا ہی بہتر ہے ؟؟ وہ ایک آ ی برو اچکا کر بولی ...

ایک ضروری کام ہے .. اور تمہیں یہاں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو اس سویٹ میں سب اویلبل ہے .. ہمم ..

اپ تو نہیں ..... وہ پلکیں جھپکتی بولی ....

▯ا ▯ ▯ ... سلطان ن▯ اس ک▯ گرد حصار تنگ کرت▯اس کی پیشانی پر لب رکھت▯ آنکھیں موندیں ....میں جلدی آ جاؤں گا میری گڑیا ....

کب تک ؟؟ و▯ اس س▯ فاصل▯ پر ▯وئی ..

ام ... 10 بج▯ تک .. سلطان ن▯ گھڑی پر نگا▯ جمات▯ ک▯ا ..

▯ا .. ابھی تو 6 بج▯ ▯یں ...۔ مطلب میں یہاں رات بھر اکیلی

کسی آتما کی طرح بھٹکوں
گی.. وہ مسکرایا ...

خیال رکھنا ....اور اپ بھی ..
دیہان سے جائیے گا ..اور اپنا
بہت خیال رکھئے گا .. وہ
محبت سے بولی .. جب کہ وہ
قریب آ تا اس کا ہاتھ تھامے
لبوں سے لگا گیا ... ہممم .. اب
تو دھان رکھنا ہی پڑے گا ... وہ
مسکرا کر کہتا . اس کے سر پر
تھپکی دیتا وہاں سے یہ جا وہ
جا .. جب کہ وہ ایک گہری

سانس بھرتی فریش □ون□ چل
.... دی

.... کوئی اچھی خبر سنا ییگی

ا□ □ □ .. تیری اطلاع ک□
لئ□ ..سب کی سب □ی بری
... □یں

□مم ی□ تو اور بھی اچھی بات
.. □□ .. شروع کر

و□ دونوں بھیڑ س□ بھری سڑک
ک□ کنار□ پر لگ□ بنچ پر ایک
دوسر□ ک□ □مرا□ سیم
ڈریسنگ کئ□ دونوں بازو اپس

میں باندھے سر پر ہڈ پہنے
مزے سے بیٹھے تھے .. جب کہ آ
س پاس سے گزرتے لوگوں پر
ان کی نگاہیں بہت گہری تھیں
... .. وہ کتا بھاگ نکا ہے ...
میں نہیں جانتا کیسے ؟؟ مگر
ہمارے آدمیوں کی قید سے فرار
ہو چکا ہے ..

سلطان نے غصے سے لب پنچتے
یگیت کی طرف ایک غصیلی
نگاہ دوڑائی ..

ایک کام ... بس ایک کام کی
زمیداری دی تھی تجھے ... وہ

کیسے بھاگ سکتا ہے ..؟؟۔
یگیت نے تھوک نگلتے رخ
دوسری جانب کیا .. فکر مت
کر .. وہ ترکی سے باہر نہی
نکل سکتا .. جب تک ہم نے
چاہیں .. ہمارے آدمی اپنے کام
پر ہیں .. بہت جلد پکڑا جائے گا
وہ .. ...

سراج ہاشمی ..داد ہاشمی
کا چھوٹا بھائی .. احمد جہانگیر
کا دوسرا بڑا ہتھیار ..جس کے
بدلے سلطان کو بہت سے
ادھورے کام مکمل کرنے تھے ....

کسی قیمت پر بھی سلطان کے ہاتھوں وہ فرار نہیں ہو سکتا تھا ..

آگے بول ... سلطان کی آواز پر یگیت نےاپنے اٹکی سانسیں بھال کیں ...ـ وہ جہاں آرا ..اس نے اپنا ٹھکانہ بدل لیا ہے ..سالی .. کمینی .. بہت تیز عورت ہے

اس کی فکر چھوڑ .. اس کا حساب ابراہیم خود کرے گا .. سلطان نے ایک عجیب سی مسکان لئے کہا ..

میں سمجھا نہیں ... یگیت نے
سوالیہ نگاہ اس پر دوڑائی ..
فلحال یہ ٹوپک چھوڑ .. آگے بول
....

اہ .. یار ..ایک مزے کی بات تو
.. بھول ہی گیا میں

ابراہیم .. اس کتے کی ولاد بھی
ہے اس دنیا میں .. یگیت نے
ہنستے ہوئے کہا ... تو سلطان
کے ذہن میں اس دن کی کہی
اس کی باتیں گھوم گیں.. تو
مطلب یہ سچ ہے ... اس کمینے
نے نے شادی کب کی .. مجھے

تو یاد نہیں .سلطان نے سر بنچ
کی پشت سے ٹکایا .. ہاں ..
یہی تو بات ہے نہ برو .. اس
کمینے انسان نے شادی ہی تو
نہیں کی ... اور اب وہ اس
لڑکی ..میرا مطلب اس کی
بیٹی ..جسے وہ اپنی بیٹی کہتا
ہے کو پاگل کتوں کی طرح
ڈھونڈھ رہا ہے ...

آہا ں ..... تو مطلب اس کی
بیٹی کو .. اس سے پہلے ہمیں
ڈھونڈھنا پڑے گا ..... سلطان
کی بات پر ییگی نے سوالیہ نگاہ

اسے دیکھا .. مگر اس کا ہم
سے کیا لینا دینا ..

اے .. بچے ... سونے کی چڑیا ہو
گی وہ ہمارے لئے ... اس کے
بدلے .. اس کمینے کی سانسیں
میں اپنے ہاتھوں سے نکالوں
گا ... سلطان نے ایک شیطانی
سی مسکراہٹ چہرے پر
سجای ....تو پھر شروع ہو
جا ...اپنے اگلے کام پر ...

جو حکم سرکار ....

یگگت نے اے بھرتے اثبات میں سر ہلایا ..

سالو ..بے وفا و ... یہاں بیٹھے گپوں میں مصروف ہو میرا کوئی خیال ہے کہ نہیں .. وہاں اس چڑیل صوفیا نے میرا دماغ کھا لیا ہے

سلطان ..سلطان ...سلطان .. اور تو یھاں. مست ہو کر بیٹھا گپیں ہانک رہا ہے .. ان کے پچھلے بنچ پر ہڈ پہنے بیٹھا حادی جلی کٹی سنانے حاضر ہو چکا تھا ...

صوفیا کے ذکر پر سلطان کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئیں ..

ایک تو میں دو دن سے باتھروم نہیں جا پا رہا ..اب لگ رہا ہے دونوں کام میرے دماغ میں گھس چکے ہیں ..نہ کچھ سنای دے رہا ہے نا سمجھائی .. حادی نے گہری سانس بھرتے اپنا دکھ بیان کیا ..

تو بجاے اپنی تشریف کو ہوسپٹل لے جانے کے تو یہاں وہاں گھماتا پھر رہا

ہہ .آفرین ... سلطان نے بات اڑائی ...

اس سے پہلے کے تیرے دونوں کام آنکھوں سے ہوتے ہوئے رخساروں پہ بہ نکلیں .. چل شاباش ..نکل یہاں سے .. سلطان کی بات پر یگیت نے ... بمشکل اپنی ہنسی دبای

ہاں برو .. اس سے پہلے آنکھیں بھی بند ہو جایئں ..اپنا بندوبست کر ...

بھا ڑ میں جاؤ کمینوں ...۔ بجاے
اچھا سجیشن دینے کے میری
چڑیا اڈا رہے ہو .حادی نے کاٹ
کھا نے والی نگاہ ان دونوں پر
دوڑائی ..

اپنی چڑیا سمبھال ... اور نکل
یہاں سے .. بچوں کا یہاں کوئی
کام نہیں .. یگیت نے سگرٹ
سلگاتے کہا ...

اچھا کمینے دادا جی .. ویسے تم
دونوں پارٹنر کم اور ایک دوسرے
کی محبوبہ زیادہ لگتے
ہو ..کبھی تو مجھے شک

ہونہ لگتا ہے تم دونوں پر .. ..
تو جل بیٹا .. یگیت نے سگریٹ
سلطان کی طرف بڑھائی جسے
سلطان نے ہاتھ سے دور کرتے
نفی میں گردن ہلای . یگیت نے
آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا ...

مگر اگلے ہی پل کچھ سمجھتے
ہوے سگریٹ واپس بوکس میں
ڈالی .. معذرت بھائی .. میں تو
بھول گیا تھا کہ تو تو اب انسان
بن رہا ہے ..

کمینوں میری طرف بھی دیکھ
لو .. آنکھیں جل رہی ہیں اب

تو .. حادی نے یگیت کے کندھے
پر زور دار ضرب لگائی .. اب
کیا میں تمہیں چھوٹے بچے کی
طرح اٹھا کر اپنے ہاتھ پر بیٹھا
کر کرواؤں سب .. .. جا جا کر
اپنی تشریف چیک کروا .. یگیت
نے اس کی ہڈ سر سے اتارتے
ہنسی دباتے کہا ...ـ جہنم میں
جاؤ تم دونوں .. وہ غصے سے
اپنی جگہ سے اٹھا ... اور
ہاں .. جا کر اپنے اڈے پر ایک
نگاہ دوڑا لو . نئے بندے آئے
ہیں .. اور سلطان بھائی .. اپ

کو خود ایک دفع چیک کر لینا
چاہیے .. اور میں جا رہا ہوں
ذرا ...ـ اہم .. اپنی بات ادھوری
چھوڑے وہ وہاں سے غائب ہوا
تو یگیت کی دبای ہنسی پورے
... اب و تاب سے چھلکی

سالے کمینے .. حرامی .. دوست
.کم دشمن زیادہ ہیں .. یگیت
کی ہنسی حادی کے کانوں تک
پہنچی تو وہ غصے میں بڑ بر
اتا ہوا وہاں سے نکلا تھا
....

کل کا ڈریس تھیم بلیک اینڈ
وائٹ ہے .. سلطان کے کہنے پر
یگیت نے اثبات میں سر ہلایا
....
بج کر 3 منٹ .. وہ گھڑی 11
کی طرف دیکھتی بے زاری سے
دروازے کی طرف دیکھ رہی
تھی .. کچھ سوچتے ہوئے اس
نے اپنے نکمے شوہر کو کال
ملائی .. ایک اور دوسری بیل پر
کال کنکٹ ہوئی .. مرحبا ..
سلطان نے بھاری آواز میں کہا
..

آہا ں .... کیا ..اپ نے
واقی ..کال اٹھا لی ہے؟؟ .یا
پھر میں ہی خواب میں بھٹک
رہی ہوں؟؟ ...کیوں کہ مجھے
ابھی آپکی آواز سنائی دی ..
وہ جو چہرے پر غصہ لئے اپنے
سامنے اپنے نیے جاسوسوں کی
قطار دیکھتا ہاتھ میں ڈرنک
پکڑے کھڑا تھا .. اس کی آواز پر
اس غصے سے بھرے چہرے پر
... مسکراہٹ گہری ہوئی
وہ اپنے ماتھے پر انگلی پھیرتا
.. ایک طرف ہوا

جی حکم کریں میری گڑیا .. وہ
مسکراہٹ لئے اس سے
مخاطب تھا .. جب کہ اس کے
الفاظ پر وہ شریر سا
مسکرائی .. کب تک آئیں گے؟
اپ نے کہا تھا 10 بجے تک اور
اب تو 11 بھی بج گئے ہیں ...ـ
تم سو ی نہیں ابھی تک ..
سلطان نے پینٹ کی جیب میں
ہاتھ ڈالے پوچھا ..

نہیں نہ .. اور وہ کیوں ؟؟
ارے .. اب آپکو اتنا تو پتا ہونے
ہی چاہیے نہ ..... کہ بیوی

شوہر کا انتظار کرتی ہے .. اب
یہ بات بھی میں بتاؤں آپکو .وہ
اپنے ہاتھوں کے نیلز دیکھتی
معصومیت سے بولی .. تو
سلطان نے دل سے خوش ہوتے
اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا
...
میری پیاری بیوی .. میں بس
تھوڑی دیر میں آ رہا ہوں ..
.. تم سو جاؤ .. اوکے
وہ بیڈ پر لیٹی اس کے پیاری
بیوی کہنے پر دل سے خوش
ہوتی شریر سا مسکرا رہی

تھی .. اوکے ....ـ وہ فون بند کر
ایک طرف رکھتی پورے دل سے
خوش ہوئی تھی .. اس نے
کبھی سوچا بھی نہیں تھا .. کہ
یہ شخص اتنے پیار اور محبت
سے بھی بات کر سکتا ہے .. اتنا
پوزیٹو رویے دیکھ کر وہ خوشی
سے جھوم جاتی تھی .. آخر وہ
اس کٹھور شخص کو جیت
چکی تھی .. آخر وہ اپنی محبت
اس کے سخت دل میں جگا ہی
چکی تھی ..

اس کے ہر دفع چھونے اور
قریب آنے پر وہ چھو ٹی سی
پاگل سی لڑکی اپنی دھڑکنوں
کو سمبھال نہیں پا تی
تھی ..اسہ کے ہر لمس پر اسے
اپنے وجود میں محبت کی
لرزش محسوس ہوتی تھی
جسے محسوس کرتی وہ بہت
مطمین اور خوشی سے سرشار
ہو جاتی تھی ..

میری پیاری بیوی .... وہ
مسکرائی ..اس کا ایک رخسار
پر پڑتا ڈمپل نمایاں ہوا .. وہ

اس کے کوٹ کو اپنے گرد پھیلاے
وہ خوبصورت خوشبو محسوس
کرتی دھیرے دھیرے نیند کی
آغوش میں جا چکی تھی ....

وہ تقریبا 12 بجے کے بعد کمرے
میں داخل ہوا تھا .. جہاں اسے
بیڈ پر ہمیشہ کی طرح الٹا
سیدھا سوتے دیکھ وہ مسکراتا
ہوا بالکونی کا پردہ درست
کرتا دھیرے سے اس کے مقابل
لیٹا تھا ... اس کی سوی ہوئی
شہزادی کے بال الٹ پلٹ ہوے
ادھے اس کے چہرے اور ادھے

گردن کے گرد لپٹے تھے .. بیڈ پر
او ندھی ایک بازو سامنے کئے
اور ایک فولڈ کر تکیے کے نیچے
رکھے سلطان کا کوٹ اپنے گرد
پھیلائے وہ بے خبر سو رہی
تھی .. سلطان نے ایک گہری
مسکراہٹ لئے اس کے معصوم
سے چہرے کی طرف دیکھا
تو .... اس دن والا اس کا وہ
رویہ اس کی آنکھوں کے سامنے
لہرایا .. کتنے ہی غصے اور
غضب کے ساتھ اس نے اسے
ڈرایا اور دھمکایا تھا .. وہ بھلا

کیسے نہ مجھ جیسے جانور سے
ڈرتی .. کیسے نہ مجھ سے دور
جاتی ... اپنا رویہ اور الفاظ یاد
کرتے ہی اس کے وجیہ چہرے
پر بے بسی اور درد کی کیفیت
نمایاں ہوئی .. سلطان نے اس
کے بال درست کرتے اس کے
رخسار پر اپنے ہاتھ کی پشت
دھیرے سے رب کی ...اسے اچانک
اپنے سینے میں اتنی شدید جلن
محسوس ہوئی کے وہ تڑپ کر
اٹھ بیٹھا .. اپنی شرٹ اتار کے
ایک طرف پھینکتا وہ روز سے

سینے پر ہاتھ رگڑر ہا تھا .....
ایک گہری سانس بھرتے
سلطان نے ایک نظر اسے دیکھا
اور دھیرے سے اسے اپنی آغوش
میں بھرتےاس کا سر اپنے سینے
پرر کھتے آنکھیں موندی ... کچھ
ہی لمحوں میں اس جلن کی
جگہے اسے ایک سکون اپنے
اندر اترتا ہوا محسوس
ہوا .... وہ مان چکا تھا ..کہ
اس کا ہر علاج اور مرہم اس
نازک سے وجود میں ہی ہے ..
وہ چاہ کر بھی اس سے دور

نہیں جا سکتا تھا ....۔ ایک
سکون ،ایک راحت ،اور محبت
کی شدید لہر وہ اپنے اندر
محسوس کرتاگہری سانس بھر
گیا .. سلطان نے دھیرے سے اس
کا چہرا اپنے مقابل کیا ... وہ
بہت خوبصورت تھی بہت
معصوم اور پیاری ...اور سوتے
ہوئے تو وہ اور بھی معصوم
لگتی تھی .. اس کی وہ چھو
ٹی سی ناک اس نے جھک کر
لبوں سے چھوئی تھی .سلطان
نے اس کے رخسار پر ماتھا

ٹیکاتے ایک گہری سانس بھری ..اس کے وجود کی وہ دل فریب سی مہک اس کی روح تک اتر چکی تھی .. وہ مضبوط شخص خود پر قابو کھو رہا تھا .. وہ اسے جگانا نہیں چاہتا تھا .. سو خود پر ضبط کرتا .. اپنے مظبوط دل کو ایک دفع پھرسے ڈ پٹتا اپنی پسندیدہ جگہہ   چہرہ چھپا گیا..............................

اس سوی راجکماری کی آنکھ آخر کھل ہی گئی تھی .. مگر

اپنے این سامنے اپنے نزدیک کا
منظر دیکھتے اس نے ایک سیکنڈ
... میں واپس سے آنکھیں مندی
یا ..اللہ .. اب اسی کی کمی
تھی ...ـ یہ پاگل شخص .. پورا
پاگل ہے .. وہ آنکھیں بند کئے
دل ہی دل بڑبڑا رہی تھی ..
کچھ لمحوں بعد اس نے ہمت
کر دھیرے سے ایک آنکھ کھول
کر دیکھا ..جہاں اس کی نظر
اپنے اس ہنڈسم اور فٹ پلس
نکمے شوہر کے بھرپور مردانہ
کشادہ سینے پر جا ٹکی ...وہ

گڑ براتی ہوئی آنکھیں کھولتی
ایک نگاہ اسے دیکھ کبھی
شرماتی تو کبھی مسکراتی ...
اللہ ا ا ا .. پتا نہیں کس جنگل
میں ٹریننگ ہوئی ہے اس
شخص کی .. کوئی اتنا فٹ اور
اتنا سٹرونگ کیسے ہو سکتا ہے
بھلا .؟. وہ دل ہی دل اس کی
نظر اتارتی خوش اور حیران ہو
رہی تھی .. اس نے اپنا چہرہ
تھوڑا دور کرتے ایک بھرپور نگاہ
اس پر دوڑائی ..اس کے جسم
پر جگہ جگہ چوٹ اور کٹس

کے نشانات اس کی آنکھوں میں
گھوم گیے .. اس کے سینے کے
این درمیان میں ایک چھوٹا سا
چوٹ کا نشان تھا جو کافی
گہرا ہونے کی وجہ سے اس پر
چھوٹے چھوٹے ٹانکوں سے سلائی
کی گئی تھی ..عشاء نے اسے
دیکھتے ایک دم تڑپ کر آنکھیں
بند کیں ... وہ خود پر قابو نہ
رکھتی دھیرے سے قریب ہوتی
اس چوٹ کے مقام پر لب رکھ
گئی ..

تو اس سوۓ ہوۓ شخص کی
آنکھیں ایک دم کھلیں ..

اور ایک شریر سی مسکراہٹ
اس کے چہرے پر پھیل گئی ..

اہمم ... ..سلطان کی آواز اس
کے کانوں سے ٹکرائی تو اس
کی آنکھیں ایک دم بڑی
ہوئیں ..اور اگلے ہی پل وہ
انہیں سختی سے میچ گئی ..

یا اللہ خیر ... اتنی جلدی بھلا
کون اٹھتا ہے .. کوا کہیں کا ..
وہ دل ہی دل بڑبڑاتی شرمندہ

سی ہوئی .. سلطان نے اس کا چہرہ اپنے مقابل کیا تو اس کی .. مسکراہٹ گہری ہوئی

گڈ مورننگ لٹل وائف ... جب کہ وہ اب پوری طرح سو چکی ... تھی اس کے متابِک

میری ڈرامہ کوئین .. اب اٹھ جاؤ .. دیکھ چکا ہوں تمہیں ....مگر وہ اسی پوزیشن میں سختی سے آنکھیں میچے ہوی تھی

ہمم تو مطلب اب میں اپنے
طریقے سے اٹھاؤں ؟؟؟ سلطان
نے آ ی برو اچکا کر کہا .. جس
پر اس کا ڈرامہ ہنوز رہا ..
اوکے ...ـ کہتا وہ اپنی ہنسی
دباتا .. جھکا ہی تھا کہ اس نے
ایک د م اپنی آنکھیں کھولتے اس
کے سینے پر ہاتھ رکھتے زور لگا
کر اسے خود سے دور دھکیلا ...
اور بجلی کی تیزی سے اٹھ کر
واشروم میں بند ہوئی ..
سلطان کا بھرپور قہقہہ
گونجا .. جسے سنتی وہ اپنے

سینے پر ہاتھ کرتی خود کی
کاروائی پر اب شرمندہ ہو
رہی تھی ...

کیسے بھول گئی تھی میں اس
ایکسٹرا چالاک انسان کو .. ہاۓ
الله ... میں بھی کتنی پاگل
ہوں .. اے ے ے ... وہ آنکھوں پر
ہاتھ رکھتی شرمندہ سی ہوئی
...

جب کہ وہ ایک بازو سر کے
نیچے رکھے دوسرا ہاتھ اپنے
سینے پر اس جگہ رکھے سکوں

سے آنکھیں بند کئے شریر سا
مسکرا رہا تھا ....

اے ..ائیگل .. مجھے یہ بلکل بھی
اچھا نہیں لگ رہا .. ایسا لگ
رہا ہے جیسے میں جوکر
ہوں .. اس کی بات پر ائیگل
کی ہنسی گونجی .. ارے نہیں
تو .. سچ میں بہت سوٹ کر
تم پر .. وہ up رہا یہ گیٹ
بلیک کلر کی ڈریس پینٹ سفید
شرٹ اور بلیک بلیزر میں بالوں
کا جوڑا بنائے بے زار سی شکل
بنائے ائیگل کی طرف دیکھ

رہی تھی .. جب کہ اس کا
نکما شوہر ہمیشہ کی طرح
کہیں غائب تھا اور ائیگل اور
حادی اس کے کمرے پر دھاوا
بول چکے تھے .. ائیگل اور حادی
بھی سیم ڈریسز میں ملبوس
تھے .. میرے پاس نے ایک بلیک
کلر کی اسکرٹ ہے .. میں وہ
پہن کردیکھوں ؟؟ عشاء نے
کچھ سوچتے کہا .. ہاں ضرور
پہنو پھر دیکھتے ہوں کون سا
والا زیادہ اچھا ہے .. وہ بلیک
اسکرٹ جو کہ پاؤں سے تھوڑا

سا اوپر تک آ تی تھی پہنے بہت
پیاری لگ رہی تھی .. ارے
واہ .. یہ بلکل سیٹ لگ رہی
ہے ائیگل نے تعریف کی .. جب
کہ اب وہ بلیک حجاب اوڑھے
نکھرا چہرہ لئے بلکل تیار
تھی ...ائیگل کے لاکھ کہنے پر
تو بلکل makeup بھی اس نے
بھی نہیں کیا تھا .. بلکہ بس
صرف ایک ہلکی سی لپسٹک
لگاۓ وہ تیار تھی ..

کیسی لگ رہی ہوں وہ ائیگل
کی طرف دیکھتی بولی ..

بلکل چھوٹی سی پیاری سی
مافیا لگ رہی ہو .. ائیگل کے
اپنے خیال کا اظہار کیا .. جس
پر اس کی مسکراہٹ گہری
ہوئی ..

حادی بھائی ..اپ بتائیں ؟؟
کیسی لگ رہی ہوں .. وہ بیڈ
پر بیٹھے موبائل فون پر سرولنگ
کرتے حادی سے مخاطب تھی ..

آہا ں ... بھابی ..بلکل ایک
اتنکوادی گڑیا لگ رہی ہیں ..
حادی نے چہکتے کہا تو ائیگل
سمیت سب کا بیک وقت

قہقہے گونجا ... ارے .. ذرا اپنے
شوہر سے پوچھنا .. وہ ٹھیک
سے بتاۓ گا کیسی لگ رہی
ہو ؟؟ ائیگل نے اسے شرارت
سے کہنی ماری ہی کہ وہ
جناب اپنا ہنڈسوم سا چہرہ
لئے کمرے میں داخل ہوۓ .. اے .
سلطان بھائی .. ائیگل کی آواز
سنتے حادی ایک دم اچھل کر بیڈ
سے صوفے پر ہوا .. سلطان نے
ایک ٹیڑھی نگاہ اس پر دوڑائی
اور چہرہ گھماتے ہی اس کی
نظر اپنی چھو ٹی سی بیوی پر

پڑی جو کہ ایدھر ادھر چہرہ
گھما کر اسے نظر انداز کرنے
کی کوشش کر رہی تھی

سلطان کی سمائل نمایاں
ہوئی .. تو ائیگل حادی کی
طرف اشارہ کرتے کمرے سے
باہر ہوئی ..

کیسی لگ رہی ہوں ؟؟ وہ
اپنی اسکرٹ کو دونوں ہاتھ
سے پکڑے اسے دیکھ رہی
تھی .. وہ اپنی پینٹ کی جیبوں
میں ہاتھ ڈالے اسے او پر سے

نیچے تک غور سے دیکھ رہا تھا
..
سلطان کی بیوی لگ رہی
ہو ..... خوبصورت .. مگر
خطرناک ..وہ قریب ہوتے کھ
کر فریش ہونے چل دیا .. جب
کہ وہ کھڑی شریر سا
مسکرانے میں مصروف ہوئی
...
وہ شرٹ کے بٹن بند کرتا آیئنے
میں اسے دیکھ رہا تھا جو بیڈ
پر بیٹھی بڑے مزے سے سنیکس

کھا نے اور موبائل فون دیکھنے
میں مصروف تھی ..
ہمم .. سلطان نے اسے
مخاطب کیا .....عشاء نے
نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا .. وہ
ڈریسنگ مرر کے قریب کھڑا
اپنے بالوں کو ہاتھ سے خراب
کرتا اسے دیکھ رہا تھا .. وہ
ہلکا سا مسکراتی اپنا موبائل
ایک طرف رکھتی بلکل اس کے
قریب جا کھڑی ہوئی ...سلطان
اس سے ہائیٹ میں کافی او
نچا تھا اسے امومن ا یڑھیاں

اٹھا کر بازو فل او پر کئے اس
کے بالوں تک پہنچنا پڑتا تھا ..
وہ اپنے پیچھے ڈریسنگ مرر پر
بیٹھا اب اس کے چہرے کے
مقابل تھا .. وہ اس کے بالوں
کو سیٹ کرتی محتاط سی
نگاہ اس پر دوڑ ا رہی تھی
جب کہ اس کے برعکس وہ بنا
پلکیں جھپکے اسے ایک طرز
دیکھنے میں مصروف تھا..

سلطان نے اسے کمر سے پکڑتے
دھیرے سے تھوڑا قریب
کیا .....وہ پاگل سی لڑکی اس

کی ہر حرکت پر حیا سے سمٹ جاتی تھی .. اپنی دھڑکنوں کو سمبھالنا اس کے بس میں نہیں رہتا تھا ... اس وقت بھی اس کے پاگلوں کی طرح دھڑکتے دل کی آواز سلطان کے تیز کانوں تک پہنچ رہی تھی .. اور وہ اسے محسوس کرتا شریر سا مسکرا رہا تھا ...

تم بہت پیاری ہو .. اس مظبوط شخص نے اس کی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے محبت سے کہا ..وہ اس کے

بالوں میں انگلیاں پھیرتی اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ پا رہی تھی .... سلطان نے اس کے کندھے پر حجاب کا پلو درست کیا ..

تمہاری ٹائی کد ھر ہے ؟؟ سلطان نے اسے بغیر ٹائی پہنے دیکھ پوچھا .. اے .. وہ .. مجھے باندھنی نہیں آتی .. اس لئے نہیں پہنی .. .. مجھے دو .. سلطان نے ہاتھ بڑھا یا .. تو اس نے اپنے بلیزر کی جیب سے ٹائی نکال کر اس کے حوالے

کی .. وہ اسے مسلسل دیکھ
رہی تھی ... سلطان کی وہ
پیاری پیاری باز جیسی براؤن
... آنکھیں اسے بہت پسند تھیں

عبدر ....ہممم ...... مجھے اپ
کی آنکھیں بہت پسند ہیں..
سلطان نے اس کی خوبصورت
آنکھومیں محبت سے دیکھا تھا
..
مجھے بھی جانم ....ـ جانتی ہو
کیوں ؟؟؟ عشاء نے سوالیہ نگاہ
اسے دیکھا .. کیوں کہ
یہ ..تمہاری پابند ہیں ...ـ

سلطان نے اسے کمر سے پکڑ
قریب کرتے محبت اور عقیدت
سے کہا ... تو اس پیاری سی
لڑکی کے دل میں سو بہاروں
کی آمد ایک ساتھ ہوئی تھی ...
سلطان نے اس کے دونوں ہاتھ
تھام کر اپنے کندھوں پر رکھے
تھے ... ایک گہری اور پرسکون
سانس بھرتی وہ اسے
مسکراہٹ لئے دیکھ رہی تھی
...
چل . چلیں ... آخر اپنے بے قابو
دل سے ہار مانتی وہ اس کے

حصار سے نکلی تھی .. دروازے
پر کھٹ کھٹ ہوئی اور اگلے پل
وہ تینو ں نفوس ایک جیسا
ڈریس پہنے اندر داخل ہوے .....

سلطان نے کوٹ پہنتے ان سب
کی طرف ایک بھرپور نگاہ
دوڑائی ..

چلو .. اب اس پھیکی اور بے
جان پارٹی میں .. تھوڑی جان
ڈالتے ہیں ... ان پانچوں نے
چہروں پر مسکراہٹ سجای
اور ایک قطار بناے وہ جب مین
گیٹ سے حال میں داخل ہوے تو

پارٹی میں موجود سب چھوٹے
بڑے ،اڑھے ٹیڑھے موٹے پتلے
انسان نے انہیں ایک بھرپور نگاہ
دیکھا .. سلطان کے لیفٹ سائیڈ
پر یگیت اور رائٹ سائیڈ پر اس
کی پیاری سی بیوی جب کہ
عشاء کے رائٹ سائیڈ پر ائیگل
اور حادی سب ایک جیسا
ڈریس پہنے اس بے جان پارٹی
میں اندھی طوفان کی طرف
داخل ہوۓ . سب کی نگاہیں ان
پانچوں نفوس پر ٹیکیں تھیں ..
سلطان نے اپنی بیوی کا ہاتھ

مضبوطی سے تھاما تھا .. جب
کہ وہ بمشکل اس ہائی ہیل
میں چل رہی تھی ...۔ اس کے
لاکھ منا کرنے کے بعد بھی ائیگل
نے اسے یہ کھ کر پہنائی تھی
کہ وہ سلطان سے ہائیٹ میں
بہت چھو ٹی ہے تو اسے پہن
کر وہ تھوڑی اس کے برابر لگے
گی .. مگر اسے تو ہیلز سے چڑ
تھی .. ... اس بڑی سی پارٹی
میں وہ عجیب محسوس کر
رہی تھی آج سے قبل وہ کسی
پارٹی میں تو دور آج تک کسی

کی شادی میں بھی شامل نہیں
ہوئی تھی .. اور اتنی بڑی
پارٹی اور او پر سے وہاں بہت
سی لڑکیوں نے عجیب بے ہودہ
سے لباس زیب تن کئے تھے ..
جو لباس کم پھٹے ہوئے پردے
زیادہ لگ رہے تھے ..اچانک اس
کے قریب سے ایک سفید رنگت
کی لڑکی گزری جس نے سرخ
رنگ کا ڈریس پہنا تھا جو ڈریس
تو کسی طرز سے نہیں لگ رہا
تھا بلکہ اس نے کچھ ان سلے
کپڑے کے لمبے لمبے ٹکڑوں کو

ایک ساتھ باندھ کر ساتھ چپکا
لیا تھا .. عشاء نے اسے دیکھ
ایک جھرجھری لی .. وہ انہیں
وہاں دیکھ خود بہت شرمندگی
محسوس کر رہی تھی .. اور
کچھ فاصلے پر کھڑے اپنے شوہر
کو دیکھ رہی تھی جو سب سے
بے نیاز کسی خوبرو آدمی سے
باتیں کرنے میں مصروف تھا ..
ویسا ہی ڈریس پہنے ایک اور
لڑکی اس کے قریب سے گزری
ہی کہ عشاء نے ایک عجیب
سی نظر اسے دیکھا اور دل

سے دعا کی کہ اس کا شوہر
اس بے ہودہ سی لڑکی کو نہ
دیکھے .. جب کہ سلطان نے ایک
نگاہ غلط بھی ان پر دوڑ انی
مناسب نہ سمجھی .. ائیگل
اس کے قریب اس کی ہر
حرکت کو دیکھتی اپنی ہنسی
دبائے کھڑی تھی .. ..ائیگل یہ کیا
ہے ؟؟ عشاء نے اپنے ٹیبل پر
سرو ہوئی ایک عجیب سی ڈ
یش کی طرف دیکھتے پوچھا ..
اہ .. یہ پورک ہے .. ائیگل نے
دھیرے سے کہا .. کیا ا ا ا ... یہ

لوگ حرام کھاتے ہیں کیا ؟؟؟
عشاء نے حیران کن نگاہ اسے
دیکھا .. یہ لوگ اور بھی بہت
کچھ کھاتے ہیں میری جان .. ...
اسے یہاں سے ہٹا دو پلیز مجھے
اسے دیکھ کوفت ہو رہی
ہے ..وہ عجیب سا منہ بنائے
بولی تو ائیگل نے پاس سے
گزرتے ایک بیرے کی اشارہ کرتے
.... وہ ڈش وہاں سے ہٹوائی
اتنے میں ایک لمبی سی لڑکی
اسے اپنی طرف آتی دکھائی دی
.. عشاء نے اس پاس دیکھا تو

وہاں کوئی نہیں تھا اور
ائیگل .. نہ جانے ایک منٹ میں
کہاں غائب ہو چکی تھی .. وہ
لڑکی سیدھا اس کے قریب آ
رکی ..

ہیلو .. اس نے عجیب سی ادا
سے کہا ..

مرحبا .. کہتے عشاء نے ایک
نگاہ اس پاس دوڑائی ..

تم کون ہو ؟؟ تمہیں یہاں
پہلی دفع دیکھا ہے ؟؟ کیا میں
تمہیں جانتی ہوں ؟ اس لڑکی

نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا ..
کچھ سوچتے عشاء نے اس سے
ہاتھ ملایا .. وہ دراصل .. میں
پہلی دفع ہی یہاں آ ی ہوں ..
وہ مسلسل سلطان کی طرف
مددگار نگاہیں دوڑ ا رہی تھی
جب کہ وہ اس کی طرف
پشت کئے کھڑا تھا ..اس لڑکی
نے اسے سلطان کی طرف
دیکھتے کن آنکھوں سے دیکھا ..
وہ کب سے نوٹ کر رہی تھی
کہ یہ لڑکی سلطان کے ساتھ
ساتھ نہ جانے کیوں پھر رہی

تھی .. اور اتنا قریب کہ وہ
اسے بار بار ٹکرا بھی رہی
ہے .. اپنی اسی کشمکش کو
دور کرنے آخر صوفیا یزدانی اس
پیاری سی لڑکی کو جاننے پہنچ
ہی گئی تھی ..

اے . تم کون ہو ؟؟ میرا
مطلب ؟؟ تم ...وہ ہاتھوں کو
اپس میں الجھا رہی تھی ..

میں ... اہمم ... میں ...ـ
سلطان کی گرل فرینڈ ہوں ..
اس نے بال ایک طرف ایک ادا
سے کرتے کہا .. جس پر عشاء

نے اپنی بڑی آنکھیں پھیلا
کراوپر سے نیچے تک اسے دیکھا
جو کہ گولڈن کلر کے گھٹنوں
تک آ تے ایک عجیب سے ڈریس
میں ملبوس تھی جس کا گلا ا
تنا ڈیپ تھا کہ اس کا جسم
صاف نمایاں ہو رہا تھا .. گہرے
مہرون کلر کی لپسٹک لگائے
وہ لمبی سی لڑکی تھی تو
کافی خوبصورت مگر اس کے
الفاز سن کر عشاء کو اس سے
نفرت ہوئی تھی.... عشاء نے

ایک نگاہ اسے اور پھر سلطان کو دیکھا ..

تم کون ہو ؟؟ تم نے بتایا نہیں ؟ وہ کونفڈنس سے بول رہی تھی . جب کہ اب اس چھوٹی سی لڑکی کے کانوں اور آنکھوں سے نکلتا دھواں اس کے رخسار سرخ کر رہا تھا ....

میں ... تمہارے اس بوائے فرینڈ کی بیوی ہوں ... وہ مسکرائی .. جب کہ صوفیا اس کی بات سن کر زور سے ہنس

دی .. کیا .. کیا کہا تم نے ....
.. بیوی ؟؟؟ سلطان کی

مجھے لگتا ہے ..تم نے بہت زیاد
پی لی ہے .. وہ ہنستی ہوئی
.. اسے منسہوس لگ رہی تھی

تمہاری اطلاع کے لئے .... میں
ڈرنک نہیں کرتی .. یہ کافروں
کا کام ہے .. اور میں الحمد للہ
..ایک مسلمان ہوں .. صوفیا نے
ایک تیکھی نگاہ اسے دیکھا ..
بلیک کلر کے فارمل ڈریس میں
حجاب اوڑھے وہ شفاف اور
پورنور چہرہ لئے کھڑی تھی

جب کہ صوفیا کو وہ بہت
عجیب اور منحوس لگی تھی ...
آیکسکیوز می .. کہتی ہوئی وہ
اس کے قریب سے گزرتی غصے
سے سرخ ہوتے رخسار اور کان
لئے سلطان کی طرف
بڑھی ..وہ اس کی طرف
پشت کئے کھڑا تھا .. عشاء نے
اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا . تو
وہ اس کا لمس محسوس کرتا
.. ایک مسکراہٹ لئے مڑا تھا

اس کا غصے سے بھرا چہرہ
دیکھتے سلطان نے اپنی

مسکراہٹ دبای .. عشاء کے
مطابق وہ اسے نظرانداز کئے
ہویے تھا .. مگر ..سلطان کی
نگاہوں سے کچھ بچ جاے ..
.. مطلب قیامت

کیا ہم .. یہاں سے جا سکتے
ہیں ؟.. مجھے یہاں بلکل بھی
اچھا نہیں لگ رہا .. .کیا
ہوا .؟؟. طبیعت ٹھیک ہے ..
سلطان نے اس کے سرخ ہوتے
رخسار کو چھوا ..تو اس سے
کچھ فاصلے پرکھڑی صوفیا نے

کاٹ کھا ن□ والی نگا□ ان دو
نوں پر دوڑائی. .
□ممم ... جوڑی کافی
خوبصورت لگ ر□ی □□ ن□ ..
اپن□ عقب س□ اتی آواز پر
صوفیا ن□ گرد ن گھما کر دیکھا
..
مسٹر یگیت الپ .... یگیت ن□
ایک نگا□ اس□ او پر س□ نیچ□
تک دیکھا ....ـ میڈ فار ایچ ادر ...ـ
یگیت ن□ سلطان اور عشاء کی
طرف اشار□ کرت□ ک□ا ..... تو
صوفیا ن□ ایک تیکھی نگا□ اس

پر دوڑائی .... تم یہاں سے جانے
کا کیا لو گے .. وہ غصے سے
بولی ... دیکھ لو ... قیمت تو
بہت ہے .. تمہارا یہ دو ٹکے
کا وجود ادا نہیں کر پائے گا ..
اس نے ڈرنک کا سپ لیتے مزے
سے کہا .. وہ ایک گہری
سانس بھرتی ان دونوں کی
طرف دیکھ رہی تھی ...

بس یہاں عجیب لگ رہا ہے .. .
پلیز .کیا ہم یہاں سے جا سکتے
ہیں .. کچھ کھاؤ گی نہیں ...ـ

سلطان نے اس کا حجاب تھوڑا درست کرتے کہا ..

بلکل نہیں .. یہاں اس حرام چیز کو دیکھ کر .. میں تو ایک گلاس پانی بھی نہ پیوں .. اپ کھانے کی بات کر رہے ہیں ..اس نے غصے سے کہا ..
جب کہ سلطان کی سمائل گہری ہوئی .. اس نے ہاتھ میں پکڑا کول ڈرنک کا گلاس ٹیبل پر رکھتے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا .. چلو.. چلتے ہیں.....

عشاء نے اس کا ہاتھ تھامتے
ایک ٹیڑھی نگاہ صوفیا پر
دوڑائی .. مگر کچھ سوچتے وہ
تھوڑا سا لڑ کھڑائی .. سلطان
نے اسے سہارا دے کر درست کیا
.. کیا کرتی ہو لڑکی .. ذرا
دیہان سے ....

اہ .. یہ جوتے .. ان سے چلا
نہیں جا رہا .. میں نے ائیگل کو
منا بھی کیا تھا .. مگر اس نے
زبردستی پہنا دئے ..یہ کہ کر
کہ میں اپ کے مقابل تھوڑی
لمبی لگوں گی .. اس کی

معصوم سی دہائی سن کر سلطان نے شریر سا ہنستے اس کی طرف دیکھا ..پاگل لڑکی .وہ جھک کر گھٹنوں کے بل بیٹھا اس کے پاؤں کو جوتوں سے آزاد کر رہا تھا .. جب کے وہ اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھے اس عجیب اور لمبی سی لڑکی کی طرف اتراتے ہوی دیکھ رہی تھی ..

تم اتنی سی ہی اچھی لگتی ہو .. جانتی ہو کیوں .؟؟.

عشاء نے نفی میں سر ہلایا ..

کیوں کہ مجھے تمہیں گردن
جھکا کر دیکھنا پسند ہے ..
کہتے ہی سلطان نے جھک کر
اسے باہوں میں بھر لیا .. اور آج
کے بعد یہ فضول سی چیز مت
پہننا .. اوکے .. عشاء نے
مسکراتے ہوے اثبات میں سر
ہلایا اور ایک نگاہ اپنے پیچھے
دیکھتی وہ اپنے ہنڈسم شوہر
کے کندھے پر سر ٹیک گئی ...
وہ اسے باہوں میں بھرے اپنے
کمرے کی طرف چل دیا .. تو
صوفیا یزدانی کے تن بدن میں

آگ کے ساتھ ساتھ پٹرول اور طوفان بھی بھڑک اٹھا تھا .. وہ ہون حق سی شکل بناے سلطان کو اس لڑکی کو اتنی محبت سے اپنی باہوں میں بھرے دیکھ خود کی بے عزتی محسوس کر رہی تھی ..

بس کر دو .. اب کیا نظر لگاؤ گی انہیں .. پتا چل گیا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ایک دم پرفیکٹ لگتے ہیں ..

ام ... لائک اے ..ڈریم کپل .. یگیت نے ہنسی دباتے کہا تو

صوفیا نے کاٹ کھانے والی نگاہ
اس پر دوڑائی ..

یہ دیکھو . ..یگیت نے اپنے پاس
ٹیبل پر سرو ہوے پورک
{سور کا گوشت} کی طرف
اشارہ کیا .. صوفیا نے ایک نظر
اسے دیکھا .

یہ تمہاری اوقات ہے .. وہ اسے
دیکھ ہنستا ہوا ایک دم ایک
غصیلی نگاہ اس پر دوڑاتا
وہاں سے غائب ہوا .. جب کہ
وہ اپنے ہاتھ میں پکڑا ڈرنک کا
گلاس زور سے زمین پر مارتی

مٹھیاں پینچے اسے دیکھ رہی
تھی ....
وہ بالکونی میں کھڑی سامنے کا
منظر چپ چاپ دیکھ رہی
تھی .. جب کہ سلطان ایک کان
سے موبائل لگائے اسے کن
آنکھوں سے دیکھ رہا تھا .. ..کیا
کھاؤ گی؟ وہ اس کی پشت پر
کھڑا تھا ...ـ کچھ بھی
نہیں .. ..تمہاری طبیعت ٹھیک
ہے ؟؟ سلطان نے اسے بازو سے
تھام کر اپنے مقابل کیا ..

جی ..ٹھیک ہوں .....۔ کیا بات
ہے ... میری باتوں کی
دکان ..آج بند کیوں ہے ؟؟ وہ
جھک کر اس کے چہرے کے
مقابل ہوا ... وہ ایک غصیلا
چہرہ بنائے گھوم کر واپس
بالکونی کی طرف
مڑی ..سلطان نے مسکراہٹ
دبای ..وہ اسے صوفیا کے ساتھ
..... کھڑا دیکھ چکا تھا

سلطان نے اس کے کندھے پر
انگلی سے نوک کیا .. مگر وہ

اسی طرح بغیر کوئی جواب دئے کھڑی تھی ....

کیا بات ہے ؟؟ مجھے نہیں بتاؤ گی ...؟.وہ اسے اپنے مقابل کئے اس کا چہرہ تھامے محبت سے پوچھ رہا تھا ..

اس کی ان خوبصورت براؤن آنکھوں میں غصے کے ساتھ ایک جلن صاف نمایاں ہو رہی تھی ...

پارٹی اچھی نہیں لگی ... یا وہاں کے لوگ اچھے نہیں

لگے ؟؟ دونوں ہی ... عجیب
اور .. اور؟؟؟ سلطان نے
مسکراہٹ دبای ... وہاں ...
ایک لڑکی ... جانتے ہیں وہ ..
خود کو آپکی گرل فرینڈ کھ
رہی تھی .. عشاء نے ناک
سکیڑتے غصے سے کہا ....
سلطان نے دونوں آ ی برو اچکاے
.
آہا ں ...اچھا دیکھنے میں کیسی
تھی وہ ؟؟ میرا مطلب
خوبصورت تھی یا بس ؟؟؟؟
اس کی بات سنتے عشاء نے اس

کے سینے پر ہاتھ رکھتے زور سے اسے خود سے دور دھکیلا مگر وہ پہاڑ جیسا شخص ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہ حل پایا ..

بہت خوبصورت تھی وہ . اور کچھ زیادہ ہی بولڈ ..جائیں اپ ذرا اسے اچھی طرح دیکھ لیں .. وہ اسے خود سے دور کر رہی تھی جب کہ وہ مغرور شہزادہ اپنی مسکراہٹ دباتا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے کھڑا تھا ...

چھوڑیں مجھے ،...... میں نے کہا
چھوڑیں مجھے . اور جایں اس
کے پاس .. سلطان نے اپنی
گرفت مظبوط کی .. ہاں اگر
تم کہتی ہو تو میں ایک دفع
اس سے مل سکتا ہوں ..
دیکھوں تو سہی آخر کتنی
خوبصورت ہے وہ .... اس کے
غصے میں مزید اضافہ ہو چکا
تھا .. وہ خود پر قا بو نہ رکھتی
بڑھ کر اس کے مضبوط سینے
پر غصے کی شدت سے دانت
گاڑھ گئی ..وہ کھل کر ہنس

دیا ... وہ پورا زور لگاے اس کے
سینے پر اپنے دانتوں کے نشانات
گاڑھ چکی تھی .. جب کہ وہ
اپنی اس چھوٹی سی شیرنی
کواتنے غصے میں دیکھ دل سے
...... خوش ہوتا ہنس دیا

اپ بہت برے ہیں .. بہت برے ..
چھوڑیں مجھے .. دور رہیں مجھ
سے ... جب کہ وہ مسلسل
ہنسنے میں مصروف تھا ..آخر
وہ مزاحمت کرتی خود کو
اس کی مضبوط گرفت سے
چھڑانے میں نہ کام ہوتی تھک

چکی تھی ... اس کی پیاری سی آنکھوں میں ایک ہلکی سی نمی اتری وہ دھیرے سے اپنا سر اس کے سینے پر رکھ گئی ...۔ سلطان نے اپنا حصار تنگ کیا .. میری چھوٹی سی گڑیا ....۔ یہاں دیکھو میری طرف ..

تمہیں لگتا ہے یہاں کوئی ایک بھی انسان تمہارے جیسا ہے ؟؟ اتنا پیارا ؟ ؟؟ مجھے تو نہیں لگتا ....۔ وہ ا س کی ٹھوڑی پر

گرفت جمائے اپنے مقابل کیے
... ہوئے تھا

وہ لڑکی یزدانی صاحب کی
بیٹی ہے .. اور جتنی نفرت
مجھے اس سے ہے اتنی مجھے
اپنے دشمنوں سے بھی نہیں ہو
گی .. وہ ایک گھٹیا اور ڈھیٹ
لڑکی ہے .. بکواس کرتی ہے ..
اس کی باتوں کو اپنے اس
چھوٹے سے دماغ سے نکال دو ...

اس نے کہا کہ وہ آپکی ....
مجھے اس سے نفرت ہوئی تھی
سلطان .. وہ معصومیت سے

بولی ... جتنی نفرت تم□یں اس
س□ □وئی ..اس س□ 100 گنا
.. زیاد□ مجھ□ اس س□ □□ □□

سچ میں ؟؟.□ممم . و□
مسکرایا .. اپن□ عبدر پر کتنا
بھروس□ □□ تم□یں ؟؟ سلطان
ن□ اس کی آنکھوں میں دیکھت□
پوچھا ....

اس پوری دنیا س□ زیاد□ ...
سلطان ن□ مسکرات□ اس ک□
ماتھ□ پر لب رکھ□ ....ـ پھر
ایسی فضول باتوں کا اچھ□ س□

جواب دیا کرو .. آخر سلطان
کی بیوی ہو ..

وہ مسکرا کر اس سے فاصلے
پر ہوئی ... ہمم . نیکسٹ
ٹائم .. یہ تو پہلی دفع تھا
... نہ .. . وہ مسکرایا

اگر دوبارہ اس نے اپ کے بارے
کچھ ایسی بات کی نہ .. تو ..
تو ؟؟ سلطان نے جھک کر اسے
دیکھا ... تو .. میں نے اسے برج
خلیفہ کی سب سے اونچی
بلڈنگ سے نیچے الٹا لٹکا دوں
گی .اس نے معصومیت بھرے

غص□ س□ ک□ا ....آ□ا
ں ... ..میری چھوٹی سی مافیا
بیوی .. اتنی خطرناک سوچ
... رکھتی □□ .. کمال

سلطان ن□ اس ک□ □اتھ تھام کر
... اپن□ کندھوں پر رکھ□

اگلی دفع ..بلکل ایسا □ی کریں
گ□ .. مل کر... سلطان ن□ آی
برو اٹھا کر ک□ا . جس پر
دونوں کی بیک وقت □نسی
..... نمایاں □وئی

چلو .. وہ اس کا ہاتھ تھامے پھر
.. سے چل دیا

اب کہاں ؟ مگر وہ ہمیشہ کی
طرح بنا جواب دئے اسے لئے
... ہوٹل سے باہر نکلا تھا

Tamoka Dubai

وہاں کا ایک بہت خوبصورت
اور پرکشش ریسٹورنٹ ..وہ
دونوں ایک دوسرے کے ہمراہ
وہاں موجود تھے وہاں کی
خوبصورتی کو دیکھ وہ خوشی
.. سے نہال ہو رہی تھی

گرمی کی شدت بڑھی تو عشاء
کو عجیب سا احساس ہوا .. وہ
دونوں پارکنگ ایریا کی طرف
جا رہے تھے .. جب کہ وہاں کے
گرم موسم سے اس کے حجاب
زد ہ چہرے پر پسینے کے ننھے
ننھے قطرے نمودار ہوے .. بہت
گرمی ہے یہاں .. ترکی میں تو
اتنا ٹھنڈا موسم ہے اور یہاں .
وہ ماتھے پر ہاتھ رکھے چہرے
کو دھوپ سے بچا رہی
تھی ..سلطان نے اس کے چہرے
کی طرف دیکھتے اپنی جیب سے

ٹشو نکال کر اچھی طرح اس
کا چہرہ صاف کیا .. .. یہ ملک
دنیا کے گرم ترین ملکوں میں
شمار ہوتا ہے .. یہاں ایسے ہی
گرمی رہتی ہے .. سلطان نے
اپنے سر پر پہنی سپورٹس کیپ
.. اتار کے اس کے سر پر رکھی
عجیب ہے .. بہت گرمی لگ
رہی ہے ... واپس چلیں کیا ..
وہ اس کے ہمرا چلتی ہوئی
بول رہی تھی .. تمہیں یہاں
گھومنا نہیں ہے کیا .. بہت
اچھی جگہ ہے .. اور تمہیں تو

گھومنا پسند □□ .. و□ جھکا ..
ا□ .. گھومن□ کا شوق
□□ ..مرن□ کا ن□یں . اور اس
گرمی میں اگر مزید چلت□ □وی
گئی تو ٹپکن□ میں دیر ن□یں لگ□
لگی .. سلطان ن□ ن□ میں گرد
□لات□ اس ک□ سر پر چیت لگائی
...
و□ واپس □وٹل میں داخل □و□
تو عشاء ن□ تشرکر بھری
سانس خارج کی .. شکر □□ ..
.. ی□اں کچھ ب□تر □□

وہ اسے لئے ڈیوڑھی سے چلتا
ہوا جا رہا تھا ..

ان کے سامنے سے ایک نو
جوان لڑکا گزرا ..عشاء نے ایک
نگاہ با ے چانس اس پر دوڑائی
.. اس کے ساتھ ایک چھو ٹی
سی لڑکی تھی اس نے
مضبوطی سے اس کی کلائی
تھامی تھی .. ایک کم عمر
لڑکی بال کمر پر گراے ایک
محتاط سی نگاہ اس پاس
دوڑاتے وہ ان کے قریب سے
گزری تو عشاء نے ایک گہری

نگاہ اسے دیکھا .. اس کی
نظریں ہٹیں ہی کہ عشاء کے
چلتے قدم ایک دم رکے تھے .. وہ
ایک عجیب سی کشمکش لئے
واپس اس لڑکی کی طرف نگاہ
دوڑ ا گئی ..

ہن .. ہنہ .... کیا .. وہ ....
سلطان نے اسے رک کر اس
لڑکی کی طرف دیکھتے سوالیہ
نگاہ اسے دیکھا ..

چلو ...ـ سلطان نے ہاتھ بڑھایا ..

ہنے .. عشاء نے آواز دی تو وہ
لڑکی ایک د م اس کی طرف
مڑی .عشاء .. اس کے منہ سے
ادا ہوا . مگر اتنے میں وہ لڑکا
اسے لئے کمرے میں داخل ہو
چکا تھا ...

سول .. سلطان ...ـ وہ ...ـ وہ تو
ہنے تھی .. وہ یہاں ... یہاں کیا
کر رہی ہے ؟؟ اور وہ لڑکا
تو .. وہ تو اس دن ..

سلطان اس کے منہ سے ادھ
ادھورے الفاظ سن کر اتنا تو

اندازہ لگا چکا تھا کہ آخر معاملہ کیا ہے ..

کیا وہ واقی وہی تھی تم نے دیکھا ... ہاں . میں .. میں ہنہ کو کیسے بھول سکتی ہوں .. .سلطان .. وہ... وہی تھی ..

اہ ہ ہ .. ایک زور دار چیخ اس کمرے سے سنائی دیتے ہی عشاء بجلی کی تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھی ..
سلطان پلیز اسے بچا لیں ...
وہ .. پلیز .. ہنہ کو .. وہ اپنی

اتھل پتھل ہوئی سانسیں
سمبھلتی اپنے الفاظ مکمل
نہیں کر پا رہی تھی .. ایک
سائیڈ ہٹو .. سلطان نے اسے
ایک طرف کرتے پاؤں کی زور
دار ضرب دروازے کو لگائی ایک
اور پھر دوسری ضرب پر
دروازے دھڑام سے کھل چکا تھا
..

وہ چھو ٹی سی لڑکی اپنا اپ
بچاتی بیڈ کے کونے سے لگی
بیٹھی تھی ..جب کہ وہ نو جوان
لڑکا ہاتھ میں ایک لوہے کی راڈ

پکڑے اس کے قریب کھڑا تھا ...
ہنے .. عشاء نے زور سے
پکارا ...تو اس روتی ہوئی
لڑکی نے گرن اٹھا کر اس کی
جانب دیکھا . یش ... عشاء ...
مجھے بچا لو ... پلیز .. وہ حلق
سے بمشکل آواز نکال پا رہی
.. تھی

تم ؟. تمہاری ہمت کیسے
ہوئی اندر آنے کی وہ لڑکا غصے
سےآگے بڑھا ہی کہ سلطان نے
اسے گرد ن سے دبوچتے دیوار
میں دے مارا .. ..وہ بھاگتی

ہوئی اس معصوم سی لڑکی
کے قریب پہنچی گھٹنو ں کے بل
بیٹھی ہی کہ ہنہ نے اسے
... مضبوطی سے گلے لگایا

.. ہنہ تم .. یہاں

اہ ہ .. چھوڑو مجھے .. .. وہ نو
جوا ں لڑکا پوری شدت سے چلا
رہا تھا . اس کے ماتھے سے نکلتا
خون اس کے رخساروں پر بہ
نکلا .. سلطان نے اسے دبوچتے
اس کی گردن پر گرفت
مصبوط کرتے ایک سائیڈ پر زور
دارضرب لگائی کہ وہ حواس

برقرار نے رکھتا ایک طرف
گرا ..وہ چھوٹی سی لڑکی
عشاء نے گلے لگی ہچکیوں سے
روتی ہوئی بس اپنی جان
بخشی کی صدا یں لگا رہی
تھی .. وہ اسے تھامتی اس
کمرے سے باہر نکلی تو سلطان
نے اسے کندھوں سے تھام کر
اپنے کمرے میں چھوڑتے ایک
گہری سانس بھری .. تم اسے
دیکھو .. میں بس ابھی آتا
ہوں .. سلطان . پلیز مت جایئں
ابھی نہیں .. ...

عشاء .. اس کا حساب کرنا
ابھی باقی ہے .. بس 5 منٹ دو
میں ابھی واپس آ جاؤں گا ..
تب تک تم اسے دیکھو اور
سمبھالو ... عشاء نے اثبات میں
سر ہلایا .. وہ تیزی سے کمرے
سے باہر نکلا ..

عشاء نے اس چھوٹی سی لڑکی
کو خود سے دور کرتے دیکھا ..
وہ معصوم سا چہرہ بہت بدل
چکا تھا .. اس کے چہرے پر
چھوٹے چھوٹے چوٹ کے
نشانات ..آنکھوں کے گرد سیاہ

ہلکے اور بے ترتیبی سے کٹے بال وہ اس کی چھوٹی سی معصوم سی ہنہ تو بلکل نہیں لگ رہی تھی ..

ہنہ .. تم ..ٹھیک ہو نہ . میری طرف دیکھو .. عشاء نے اس کا چہرہ تھام کر اپنے مقابل کیا .. جب کہ وہ مسلسل روتی ہوئی اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ پا رہی تھی ..

میری طرف دیکھو میری جان .. تم ..تم ٹھیک ہو نہ ...

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر سے اس کے گلے لگے خود کو چھپا گئی ...

اہہ . .... کیا کر دیا اپ نے .؟؟.کیا کر دیا انٹی ...وہ گہری سانس بھرتی اسے شانت کروا رہی تھی .. ہنہ میری طرف دیکھو ... تم .. تم اب بلکل سیف ہو .. ٹھیک ہے نہ .. میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی ..

مجھے بچا لو عشاء .. وہ .. وہ لوگ .. وہ بہت برے ہیں ..

بہت برے ..وہ مجھے .. وہ ..
مجھے بہت .. اپنی بات ادھوری
چھوڑے وہ پھر سے اس کے
سینے سے جا لگی .. عشاء کو
اپنے سینے میں شدید جلن
محسوس ہو رہی تھی .. وہ
معصوم سی لڑکی .آخر کہاں
پھنس گئی تھی .. کن درندوں
کے ہتھے چڑھ گئی تھی .... وہ
تو اس قابل بھی نہیں تھی .
وہ تو بہت چھوٹی اور معصوم
تھی ... مگر لوگ معصوموں کا

فائدہ اٹھانےمیں دیر نہیں لگاتے ..

بہت دیر تک وہ اسے شانت کرتی رہی .. اسے سمجھاتی رہی کہ وہ اب سیف ہے .. مگر وہ معصوم بہت زیادہ ڈ ر چکی تھی .. وہ سہمی ہوئی تھی .. وہ اس کی آغوش میں چھپی اب کچھ نارمل ہوتی .. گہری سانسیں بھر رہی تھی

میں تمہیں یہاں سے اپنے ساتھ لے جاؤں گی .. سنا تم نے .. ہم واپس جایں گے .. ٹھیک ہے

نہ .. اب خاموش .. بلکل خاموش ہو جاؤ .. تم .. اب بلکل سیف ہو ... میں تمہارے پاس ہوں نہ ...

وہ سہمی ہوئی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چکی تھی ..

کمرے کا دروازہ کھلا وہ کمرے میں داخل ہوتا اس کے قریب کھڑا سوالیہ نگاہ اس پر دورڑ ا رہا تھا .

عبدر .. ہم ابھی واپس جائیں گے .. ابھی آج ہی .. مجھے یہاں ایک پل بھی نہیں رکنا .. مزید .. نہیں

پلیز .. وہ اسے اپنے آغوش میں چھپا ۓ بے بسی سے سلطان کی طرف دیکھ رہی تھی ..

پریشان مت ہو .. ہم آج ہی واپس جائیں گے .. وہ اس کے سر پر تھپکی دیتا موبائل پر کوئی نمبر ملانے لگا

....

....

وہ معصوم سی لڑکی بہت
زیادہ ڈر اور سہم چکی تھی ..
وہ تو کبھی اس چھوٹے سے
اورفن کیئر سے باہر تک نہیں
نکلی تھی .. اور بدقسمتی سے
نکلی ہی کے کچھ وحشی
درندوں کے ہاتھ لگ چکی
تھی .. وہ تو اپنے ساتھ پیش آ
نے والے حادثوں تک کو سمجھ
نہیں پا رہی تھی ....
کیا زندگی ہوتی ہے نہ . ان
جیسے لاوارث بچوں کی ..ساری
زندگی یتیم کا لفظ ان کا پیچھا

کرتا ہے اور اگر کسی کو فیملی
مل بھی جائے تو اس بات کی
کوئی گرانٹی نہیں ہوتی کہ وہ
اسے اچھے سے اور محبت سے
رکھیں گے ....کچھ لوگ بچوں
کو اڈوپٹ تو کر لیتے ہیں . مگر
ان کے ساتھ جانوروں جیسا
سلوک کرتے ہیں کیوں کہ وہ
ان کی اپنی اولاد نہیں ہوتی ..
مگر کچھ اعلی ظرف لوگ
انہی بچوں کو پیار اور محبت
سے بلکل اپنی ا ولاد کی طرح
پالتے اور ان کا خیال رکھتے ہیں

... مگر وہ معصوم ایک اندھیری
دنیا میں جا گری تھی ایک
ایسی اندھیری دنیا جہاں صرف
تکلیف .درد بے بسی اور خود
کی ذات کا تماشا ہی دیکھنے
... کو ملتا تھا

وہ بیڈ کے قریب بیٹھی اس کے
معصوم سے چہرے کی طرف
دیکھتی آنکھیں آنسووں سے تر
... کر گئی

سلطان اس کے قریب زمیں
پر بیٹھا اسے کندھوں سے تھام
.. گیا

پریشان مت ہو .. اسے کچھ نہیں ہو گا ... وہ اس کا سر اپنے کندھے پر رکھے دھیرے سے تھپک رہا تھا ..

سلطان ...ـ وہ اتنی معصوم ہے کہ وہ تو یہ تک نہیں جانتی کہ وہ کن لوگوں کے ہاتھ لگ چکی تھی ...

شی از سیف ناؤ ...
ریلیکس ... وہ اس کے سر کو تھپک رہا تھا ... اپ ریسٹ کریں .. میں یہی ہوں اس کے

پاس .. عشاء نے اس کے کندھے
پر ہاتھ رکھتے کہا ..

سلطان کے موبائل کی گھنٹی
بجی ..وہ کمرے سے باہر نکلا ..
تو وہ گھٹنوں کے بل اس کے بیڈ
کے قریب بیٹھی غور سے
اس کے چہرے کی طرف دیکھ
رہی تھی .. 10 سال کی اس
کی وہ چھو ٹی سی دوست کے
چھوٹے چھوٹے ہاتھ اب بڑے لگ
رہے تھے ..اس کے وہ پیارے
سے بال عجیب طرح کاٹے گیے
تھے .. اس کی آنکھوں کے گرد

ہلکے عشاء کو اس کے چہرے
کی طرف دیکھتے اپنے اندر ایک
طوفان سا اٹھتا محسوس ہو
رہا تھا .. شفا انٹی .. آخر اپ
اتنی بڑی غلطی کیسے کر
سکتی ہیں ؟؟ کیسے ؟؟؟ وہ
اس کے چہرے سے بال ہٹاتی بے
بسی سے اسے دیکھ رہی
تھی ..... عشاء نے ایک نظر
گھڑی پر گھمائ جو رات کے
11 بج کر 41 منٹ بجا رہی
تھی ...

وہ بہت تھک گیا ہو گا .. میری
وجہ سے آج اسے بہت بھاگنا پڑا
.. وہ گہری سانس بھرتی ہنے
پر کمبل درست کرتی اپنے
کمرے میں داخل ہوئی ... وہ
بیڈ پر لیٹا فون کان سے لگائے
کسی سے بات کرنے میں
مصروف تھا .. عشاء کو دیکھتے
اپنی جگہ سے اٹھتا تھوڑا
سیدھا ہوا ... وہ بیڈکے کنارے
پر اس کے قریب پاؤں لٹکائے
... بیٹھی تھی

اپ سوے نہیں ابھی تک ...ـ
سلطان نے اس کے چہرے پر
بکھرے بال کان کے پیچھے
درست کئے .. بس ایک ضروری
کام کے لئے گیا تھا .. ابھی واپس
آیا ...وہ کیسی ہے اب ؟؟

ہمم . بہت بہتر ہے . کافی
مشکل سے سلایا ہے ..
سلطان .. وہ بہت ڈ ر گئی
ہے .. بہت سہمی ہوئی ہے ..
وہ تو یہ تک نہیں جانتی کہ
اس کے ساتھ آخر ہوا کیا ؟؟؟

فکر مت کرو .. وہ ٹھیک ہو
جائے گی .. کچھ وقت لگے
گا ..سلطان نے اس کا ہاتھ تھام
کر سینے پر رکھا ..

میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی
کہ کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے
.. اس سے بہتر تو میں ہی تھی
جسے آج تک کبھی کوئی فیملی
نہیں ملی .. میں تو خوش
قسمت تھی سلطان .. اور
وہ . وہ معصوم لڑکی . نہ جانے
اس نے کیا کیا سہا ہو گا .. اس
کی خوبصورت آنکھوں میں نمی

اتری ... وہ کس طرح وہ سب
فیس کر سکی ہو گی ..
کیسے ؟؟وہ ان درندوں میں
کیسے خود کو سمبھال پائی ہو
گی .وہ تو بہت چھوٹی ہے ...
سب ٹھیک ہو جائے گا عشاء ..
بس اسے کچھ وقت دو .. وہ
اس کے آنسو سمیٹ رہا تھا ..
اپ جانتے ہیں ؟؟ جب اس دن
وہ عورت اور وہ لڑکا ہنے کو
اڈوپٹ کرنے آ ے تھے ... تب
مجھے وہ عورت بہت عجیب
سی لگی تھی .. وہ کافی

عجیب تھی .. مگر میں نے اس
وقت اگنور کیا یہ سوچ کر کہ
... شاید میری غلط فہمی ہو

وہ عورت کیسی تھی دیکھنے
میں ؟؟ سلطان نے سوالیہ نگاہ
اسے دیکھا .. وہ ایک ادھیڑ عمر
کی خاتون تھی کافی بولڈ اور
اس کے ایک رخسار میں ایک
کافی بڑا تیل تھا دیکھنے میں
کافی عجیب تھی .. سلطان نے
اس کے بات کے اختتام پر زور
سے آنکھیں میچیں ... اس کی
آنکھوں کے سامنے وہ منحوس

چہرہ لہرا گیا سلطان نے غصے
سے چہرہ ایک طرف کرتے اپنی
گردن پر ہاتھ پھیرا .. وہ جان
گیا تھا کہ وہ گھٹیا عورت کون
ہے ... کیا ہوا ؟؟ کیا اپ انہیں
جانتے ہیں ؟؟ عشاء نے اسے
دیکھتے پوچھا ... سلطان نے ایک
گہری سانس بھری ... اس
لڑکے کو پہچانتا ہوں .. وہ
سمگلر ہیں .. لڑکیوں کی خرید
و فروخت کرنا ان کا پیشہ
ہے .. اور .. وہ روکا .. عشاء نے
اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے چہرہ

دوسری جانب موڑا تھا ... تم
فکر مت کرو .. وہ گھٹیا لوگ ..
اپنے انجام تک پہنچیں گے .. آ ی
پرو مس .. سلطان نے اس کا
ہاتھ تھامتے اسے یقین دلایا ..
... سلطان .... ہمم

اسے واپس بھیجنے کو دل نہیں
چاہ رہا .. کیا کروں کچھ
سمجھ نہیں آ رہا ... وہ
ہاتھوں کو اپس میں الجھا رہی
تھی ...

تم جانتی ہو .. ہم اسے اپنے
ساتھ ... نہیں رکھ سکتے ...
.. جانتی ہوں .. اسی لئے

سلطان نے اس کا چہرہ تھام
کر اپنی جانب کیا ... میرے ہوتے
تمہیں کسی بات کی فکر کرنے
کی ضرورت نہیں .. میں ہوں
نہ ...ـ ان سب کو ان کے
انجام تک پہنچاوں گا ...تم اپنے
اس چھوٹے سے دماغ سے یہ
فکر نام کا لفظ ہمیشہ کے لئے
نکال دو ... وہ اس کے ماتھے پر

ٹچ کرتا دھیرے سے بولا .. وہ
اثبات میں سر ہلا گئی ..

سلطان نے تھوڑا درست ہوتے
کمبل ایک طرف کرتے اپنے سینے
پر ہاتھ رکھتے اس کی طرف
دیکھا ...

وہ ایک گہری سانس بھرتی
اسکے سینے پر سر رکھ گئی ..
سلطان نے اس پر کمبل درست
کرتے اس کے سر کی پشت پر
ہاتھ رکھا اور دھیرے دھیرے
سہلانے لگا ..

ریلکس ... میں ہوں نہ .تم اپنے
دل و دماغ سے ہر فکر نکال دو
....اس کے لفظ .. اس پیاری
سی لڑکی کو ہمیشہ ہی
سکوں دیتے تھے .. وہ مطمین
ہوتی گہری سانس بھر گئی ...
مجھے اس کے پاس جانا چاہے ..
اگر وہ اٹھ گئی تو .. پھر سے
پریشان ہو جاے گی .. سلطان
نے اثبات میں سر ہلایا .. اپ
سو جایئں .. تھک گیے ہوں
گے .. وہ اس کے بالوں میں
ہاتھ پھرتی اٹھی کہ سلطان نے

اس کی کلائی تھامی ...عشاء
... نے آ ی برو اٹھا کر اسے دیکھا
سلطان نے نفی میں سر ہلایا ..
اب میں جاؤں ؟؟ عشاء نے
سوالیہ نگاہ اسے دیکھا ...
.. .. ہمم .. جاؤ
کیا چاہیے آپکو ؟؟؟..وہ اسے
اپنی کلائی تھامے دیکھ
مسکرائی ..." تم "... سلطان
... نے گہری سانس بھرتے کہا
فلحال ... تو .... عشاء نے بات
ادھوری چھوڑے چہرہ گھمایا ..

وہ مسکراتے ہوۓ اس کا
بازو ..آزاد کر چکا تھا ..گڈ
نائٹ .. وہ دروازہ بند کرتی جا
چکی تھی جب کہ وہ پاگل
شخص بالوں میں ہاتھ پھرتا
تھکاوٹ کے باوجود اب پوری
رات جاگنے والا تھا

....

وہ لڑکی آخر کیسے ہمارے
ہاتھ سے نکل سکتی ہے .. کس
نے ؟؟ آخر کس نے کیا یہ
سب ؟؟ وہ ادھیڑ عمر خاتون

ایک ۲۵ سے ۲۷ کے آدمی کو
گریبان سے جکڑے ہوی تھی ...
یہ سلطان کا کام ہے آرا .
بیگم .. میں نہیں جانتا کہ وہ
وہاں کیسے پہنچا .. مگر اب
شاہ میر بھی اس کی قید میں
ہے .. وہ لڑکی .. شاید وہ اسے
جانتا تھا .. یا اس کی بیوی اسے
جانتی تھی ... اے .. دفع ہو جاؤ
یہاں سے .. اپنا یہ منحوس
چہرہ میری نظروں کے سامنے
سے دور کرو ورنہ اسے بیگاڑ نے
میں وقت نہیں لگاؤں گی .. وہ

اسے ایک جھٹکے سے دور کرتی
غصے سے پھٹ پڑی تھی ..
اے ..سلطان .... یہ آدمی کسی
طرز بھی ہمیں چین سے جینے
نہیں دیتا /اے ے ے .... آخر کیسے
؟؟ کیسے ؟؟؟ وہ غصے سے آگ
بگولہ ہوتی چلا رہی تھی ..
جب کہ وہ آدمی اس کی کم
عقلی پر دل ہی دل ہنس رہا
تھا .. سلطان سے بچنا بھلا کس
کے بس میں ہے ہے .تمہاری قبر
وہ اپنے ہاتھوں سے بنائے گا اب .
پاگل عورت .. وہ دل ہی دل

بربرایا .... جہاں آرا ..
لڑکیوں کی خرید و فرو خت
میں ابراہیم کے ساتھ مل کر
کام کرتی تھی .. مگر کچھ
عرصے سے اس کا ابراہیم کے
ساتھ 36 کا اکڑا چل رہا تھا ..
جس کی بنا پر اب اسے اپنا
ٹھکانے ہر 6 مہینے بعد بدلنا پڑتا
تھا .. سلطان .. اس کے بے
شمار ٹھکانے نیست و نبوت کر
چکا تھا .. مگر اب یہ کام
ابراہیم کا تھا ....اس لیے
سلطان نے کچھ عرصے سے اپنے

ہاتھ اس گھٹیا عورت کی طرف سے اٹھا لئے تھے ....

سلطان کے نکاح کی خبر سنتے ہی صوفیا یزدانی تو آپے سے باہر ہو چکی تھی .... کسی پاگل کی طرح وہ اپنے ارد گرد کی چیزوں کو بے ترتیب کرتی آگ بگولہ ہو رہی تھی ..

اہ ہ ہ . آخر کیسے ؟؟ سلطان جیسا مغرور آدمی کسی لڑکی کو دیکھنا تک پسند نہیں کرتا تھا .. وہ کسی سے شادی کیسے

کر سکتا ہے ...میں چھوڑوں
.. گی نہیں اس لڑکی کو
صوفیا ہوش میں آ و ... یزدانی
صاحب نے اسے کندھوں سے
تھاما .. اپنی یہ منمانی بند کر و
.. میں مزید برداشت نہیں کر
سکتا ... جب تک سلطان کی
زندگمیں کوئی نہیں تھا میں نے
تمہارا بہت ساتھ دیا تمہیں
اس کے قریب کرنے میں میں نے
ہر وہ کام کیا جو میری عزت
گوارا نہیں کرتی ... مگر اب ...
مزید نہیں ...اب اس کی ایک

عدد بیوی ہے ..اور اب تم اپنی
یہ ضد چھوڑ دو تو تمہارے لئے
بہتر ہے میں نہیں چاہتا
تمہاری کسی بے وکوفی کی
وجہ سے میرے اور ان کے
تعلقات خراب ہوں ...

یہ اپ کیا کھ رہے ہیں بابا ..
اس نے زور سے اپنے باپ کا
ہاتھ کندھے سے جھٹکا .. اپ
جانتے ہیں نہ .. جانتے ہیں نا
میں سلطان کو کس قدر
چاہتی ہوں ... بجائے اپ میرا
ساتھ دینے کے اس کی طرف

دار ی کر رہے ہیں .. اپ کو
مجھ سے زیادہ .. اپنی بیٹی سے
زیادہ اپنی دوستی عزیز
ہے ..اپ اتنا خود غرض کیسے
.. ہو سکتے ہیں بابا

خاموش .. اپنی زبان کو لگام
دو صوفیا ..یزدانی صاحب نے
اپنا ہوا میں اٹھا ہاتھ روکا ....
بہت دیکھ لی میں نے تمہاری
منمانی اور یہ تمام کام جو تم
کرتی ہو ..... میری ایک بات
کان کھول کر سن لو ... اگر
تمہاری وجہ سے ..میرے رحیم

شاہ اور سلطان کے بیچ میں
تعلقات خراب ہو .. تو میں
اپنے ان ہاتھوں سے تمہارا یہ
گھٹیا وجود اس دنیا سے مٹا دوں
گا .. یزدانی صاحب غصے سے
دھاڑ رہا تھا جب کہ صوفیا
سمیت اس کی بیوی حیرانی
سے اس شخص کی طرف
دیکھ رہیں تھیں .. بہت دیکھ
چکا ہوں میں تمہیں ...
تمہاری ہر ایک غلط فرمائش
ہر ایک غلط ضد پوری کر
کرکے میں نے بہت بڑی غلطی

کی .. مگر اب مزید نہیں .. جاؤ
یہاں سے ... میں نے کہا
اس قدر بے عزتی اپنے .. leave
باپ کے منہ سے سن کر وہ
غصے سے تن فن کرتی سیڑھیاں
پھلانگتی اپنے کمرے کی کترف
.. بڑھی

مینا . سمبھالو اسے اور سمجھا
و .... میں نہیں چاہتا اس بے
واکوف لڑکی کی وجہ سے میرے
اتنے سال کی محنت پر پانی پھر
جاۓ .. بس اب مزید برداشت
.. نہیں کر سکتا میں

آ .. اپ ..فکر نہ کریں میں
دیکھتی ہوں اسے .. مینا ہون
حق سا چہرے لئے اسے غصے
سے آگ بگولے ہوتےدیکھ وہاں
.... سے غائب ہوئی

چھوڑوں گی نہیں .. تمہیں
سلطان ...ـ تم نے .. تم نے اس
دو ٹکے کی لڑکی کو مجھ پر
فوقیت دی ...مجھ پر .. صوفیا
یزدانی پر ...آخر کیا ہے وہ ...
ایک چھوٹی سی .. بے واکوف
لڑکی .. مار ڈالوں گی اسے ..
اور تمہیں تو میں ہر قیمت پر

حاصل کر کے رہوں گی .. اہ ہ
ہ ... طیش کے عالم میں
بڑبڑاتی وہ اپنے کمرے کی
چیزوں کو اتھل پتھل کرتی بے
قابو ہو رہی تھی

....

تم کیا کھاؤ گی ؟؟ ہمم ..
بتاؤ... میں تمہارے لئے وہی
بناؤں گی .. عشاء اسے ٹھوڈی
سے تھامے بہت پیار سے پوچھ
رہی تھی . جب کہ اب وہ
... قدرے نارمل ہو چکی تھی

چلو آ و .. وہ اس کا ہاتھ تھامے کچن میں آ ی ..

وہ چھوٹی سی لڑکی ایک طرف بیٹھی اسے اپنا کام کرتے .. بہت غور سے دیکھ رہی تھی ..

عشاء ... تم نے کوکنگ کب سیکھی..ہنہ کے الفاظ پر وہ مسکرا دی .. تمہیں تو کھانا بنانا نہیں پسند تھا ...ـ وہ ... معصومیت سے بولی

دیکھ لو پھر ..آخر میں نے سیکھ ہی لیا ...

وہ .. وہ .. آدمی کون ہے جو تمہارے ساتھ تھا .. وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتی اب سوال کر رہی تھی ...

وہ میرا شوہر ہے .. عشاء .. .. نے گیس تیز کرتے کہا

اہ .. شوہر .. تم نے شادی کب کی ؟؟

اہ ہ.. میں خود نہیں جانتی ہنہ .. بس ایک دن یوں ہی .. بیٹھے بیٹھے ..ہو گئی .. مجھے بھی پتا نہیں چلا ؟؟؟ اس کی بات

سنتے وہ ہلکا سا مسکرائی ..
وہ بہت اچھا ہے .. ہنے نے
مسکراتے کہا .. اچھا اور تمہیں
کیسے پتا کہ وہ اچھا ہے ..
عشاء نے اسے مسکراتے دیکھا .
کیوں کہ اس نے مجھے سمجھایا
تھا .. جب تم سو رہی تھی ..
اس نے کہا ..میں ایک بہادر
لڑکی ہوں .. مجھے اب ہمت
نہیں ہارنی اور بہادر بننا ہے ..
اس نے کہا کہ اس کے اور
تمہارے ہوتے مجھے کچھ نہیں
ہو گا .. کبھی بھی ،،، ..

عشاء اس کے دونوں ہاتھ
تھامتے اس کے قریب
بیٹھی .بلکل ٹھیک کہا اس نے ...
تمہیں اب ہم کچھ نہیں ہونے
دیں گے ، بے فکر رہو .... تم
ٹھیک ہو نہ .. عشاء نے اس کے
چہرے پر ہاتھ پھیرا ..تم وہاں
کیسے پہنچی ہنے ؟؟؟ کیا تم
مجھے بتاؤ گی ؟؟؟

جانتی ہو .. وہ لوگ .. وہ بہت
برے تھے .. انہوں نے مجھے بہت
دنوں تک قید کر کے رکھا تھا ..
اور وہ عورت .. وہ کہتی

تھی .. کہ اگرمیں نے اس کی
بات نہ مانی تو وہ .. وہ مجھے
مار دے گی...

اہ ..ہنہ .. عشاء نے بڑھ کر
اسے گلے لگایا ....ـ .. عشاء ..
مجھے شفا انٹی کے پاس جانا
ہے ..

ہاں میری جان .. پہلے تم کچھ
کھا لو فریش ہو جاؤ .. پھر ہم
وہاں چلیں گے .. ٹھیک ہے نہ ..
وہ اس کی ٹھوڑی کو تھام کر
پیار سے کہتی اپنے کام میں
مصروف ہوئی .. جب کہ اب

وہ چھوٹی سی ہنہ کافی بڑی ہو گئی تھی .. اب وہ معصوم سی باتیں نہیں بلکہ سنجیدہ اور بڑی بڑی باتیں کرتی تھی

....

....

انٹی .. آخر اپ اتنا بڑا غلط فیصلہ کیسے کر سکتی ہیں .. کیا اپ نے ایک دفع بھی تفشیش نہیں کی .. وہ لوگ کون تھے .کیا اپ نے یہ جاننے کی کوشش نہیں کی ایک دفع بھی ؟؟؟ وہ شفا انٹی کے

سامنے بیٹھی سے بے بسی سے
دیکھ رہی تھی .. جب کہ اس
کے برعکس وہ ہنے کو سینے
سے لگائے اپنی کم عقلی اور بے
وکفی پر خود کو کوس رہی
تھی ....

اے عشاء میں نے سب پتا کیا تھا
.. ان کا سارا ڈیٹا کلیر تھا .. وہ
ایک مکمل فیلمی تھی .. میں ..
میں نہیں جانتی تھی میری
بچی .. قسم سے .. کہ وہ
لوگ .. وہ روتی ہوئی اسے
اپنی آغوش میں چھپا ئے بیٹھی

تھی ...۔ ایسے لوگ اپنی پہچان
اس طرح بناتے ہیں کہ دیکھنے
والا پہچان نہیں سکتا کہ وہ
اصل ہے یا نقل ..... یہ ان کا
پیشہ ہے .. سلطان کے الفاظ
پر عشاء سمیت شفا نے اس
کی طرف دیکھا .....۔ وہ
معصوم سی لڑکی بہت
خاموش اور سہمی ہوئی
تھی ..بجائے
رونے ،چیخنے ،چلانے ..اپنا درد
بیان کرنے کے ووہ بہت
خاموش تھی .. یوں جیسے وہ

کسی صدمے میں ہو . جو وہ
تھی بھی ...
میں کبھی تمہیں خود سے دور
نہیں کروں گی میری بچی ..
مجھے معاف کر دو .. میری وجہ
سے .. میری غلطی کی وجہ
سے تمہیں .... وہ مسلسل
روتی ہوئی اسے ساتھ لگائے
بیٹھی تھی .عشاء نے اسے
کندھوں سے تھام کر حوصلہ دیا
.. سب ٹھیک ہو جائے گا انٹی ..
.. اپ فکر نہ کریں

شفا انٹی نے ایک نگاہ اپنے سامنے ایک خوبرو شخص کو دیکھا جو ونڈو کی طرف رخ کئے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا .. اس کے فون کی گھنٹی بجی کہ وہ کمرے سے باہر ہوا ..

عشاء . وہ .. وہ کون ہے ؟؟ شفا نے سوالیہ نگاہ اسے دیکھا ..... انٹی ..وہ .. میرے .... شوہر ہیں

شوہر ؟؟ تم نے شادی کب کی .. وہ اپنے آنسو پونچھتی

حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی .....

تھوڑی سی لمبی کہانی ہے انٹی .. کسی دن تفصیل سے بتاؤں گی ... وہ قریب آ تی حنہ کے سر پر ہاتھ رکھتی اسے محبت سے دیکھ رہی تھی ..

چلیں ؟؟ وہ کمرے میں داخل ہوتا عشاء سے مخاطب ہوا ...

تم دونوں کا میں جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے بیٹا ... میری بچی ..میری بچی کو بچانے کے

لئے بہت شکریہ ..وہ آنسو
پونچھتی سلطان کی آنکھوں
میں بہت غور سے دیکھ رہی
تھی ...

انٹی اپ ایسا کیوں کھ رہی
ہیں ... بس وہ ہم تک سلامت
پہنچ گئی ہمیں الله پاک کا
شکر کرنا چاہیے .. وہ آگے بڑھ
کر شفا انٹی کے گلے لگتی ہنے
کو پیار کرتی سلطان کے
ہمراہ اورفن کیئر سے باہر
نکلی تھی .. جب کہ شفا انٹی
اس کے شوہر کو بہت متزبدب

نگاہوں سے دیکھ کر تھوڑا الجھ رہی تھی ... ..

ریلیکس ... سلطان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھے اس کا چہرہ اپنی جانب گھمایا ... پریشان مت ہو ....

میں پریشان نہیں ہوں عبدر ...۔ بس ..میرے دل کو سکوں نہیں مل رہا ... اس معصوم بچی کی وہ مسکراہٹ جو میں ہمیشہ دیکھنے کی عادی تھی ..اب وہ تو کہیں غائب ہی ہو گئی ہے .. اس کے چہرے

کی طرف دیکھا تھا اپ نے ..
بہت سنجیدہ اور بے بس .. نہ
جانے کیا کیا سہا ہو گا اس
معصوم نے ... سوچتے ہی میرے
دل میں اتنی شدید جلن ہوتی
ہے کہ .... اس کی آنکھوں نے
ایک ننھا سا آنسو رخسار پر بہ
نکلا ....سلطان نے گاڑی
روکتے ..اس کا چہرہ تھام کر
اپنے مقابل کیا ... میری گڑیا ...
تمہیں تو خوش ہونا
چاہیے ..کہ وہ زندہ سلامت ہے
اور بلکل ٹھیک ہے .. تم نہیں

جانتی کہ وہ جہاں پھنس چکی
تھی .. وہاں پر ان معصوم
لڑکیوں کے ساتھ کیا کیا ہوتا ہے
.. یہ تو اس کی قسمت تھی کہ
وہ ٹھیک ہے بلکل ٹھیک ... اپنے
دماغ سے یہ سوچ نکال دو .. وہ
ٹھیک ہو جاۓ گی ، اسے وقت
دو ....

ہمم . وہ اس کے ماتھے سے
سر ٹیکے اپنی عادت کے
برعکس بہت نرمی سے اسے
سمجھا رہا تھا ... تم جب چاہو
اس سے مل سکتی ہو .. جب

تم کھو گی .. وہ جانتا تھا کہ
اس وقت اسے بس کچھ ایسا
سننا ہے جو اسے سکون دے
جس سے اسے خوشی ملے ...
وہ اثبات میں سر ہلاتی گہری
سانس بھر گئی .. سلطان نے
اس نے سر پر تھپکی دیتے
.... ڈرایونگ سٹارٹ کی
وہ ضدی ،کھڑوس ،،آیھساس
سے قوسوں دور شخص ایک
چھوٹی سی لڑکی کی خاموشی
کو دل سے محسوس کر رہا تھا
.. اس کی بے رنگ زندگی میں

ایک وہی تو تھی ..جس کی ڈھیروں باتیں ،جس کی مسکراہٹ اور جس کی خوشی اسے سکوں اور اطمینان دیتی تھی .. مگر اسے چپ دیکھ سلطان کو عجیب سی الجھن ہوتی تھی .. وہ بس اسے خوش اور مسکراتا دیکھنا چاہتا تھا ،،،.....................

اس پوررونق اور چھوٹی سی خوبصورت فلار شاپ میں اسے ہمیشہ ہی سکوں ملتا تھا ..

میرے خیال سے انہیں وہاں اس
طرف لگانا چاہئے .. اس طرف
دھوپ بھی ہے اور وہاں جگہ
بھی کافی ہے .. وہ کچھ گلاب
کے پھولوں کو ہاتھ میں تھامے
ایر گل کی طرف دیکھتی اسے
مشورے دے رہی تھی .. .. ارے
میری بچی تمہیں جہاں ٹھیک
لگے وہاں لگا دو .. اور ہاں اس
کے نیچے مٹی سے ایک گول
دائرے میں کافی جگہ بنانا تا
کہ پانی اچھے سے اندر ٹہر
سکے ..

وہ اثبات میں سر ہلاتی اپنے
کام میں مصروف تھی .. جب
کہ وہ شاپ کے باہر دیوار سے
ٹیک لگائے اسے خوش دیکھ
سکون سے مسکرا رہا تھا .. وہ
اپنے کام میں اتنا کھو گئی تھی
کہ سلطان کے دو دفع پکارنے
پر بھی اس کی بات کو ان سنا
کرتی اپنے کام میں مصروف
تھی .. ایر گل اسے دیکھ
مسکراتی ہوئی قریب گئی ..
تمہارا شوہر تمہیں بلا رہا ہے
عشاء ..

اے .. کب .. میں نے دیہان نہیں
دیا .. وہ ہاتھ جھاڑتی شاپ سے
باہر نکلی جہاں وہ اب نہیں
تھا .. کہاں چلا گیا ابھی تو یہیں
تھا .. وہ واپس شاپ میں آ تی
.... ایر گل کے قریب بیٹھی تھی

جب تم یہاں آ تی ہو تو میرے
ساتھ ساتھ یہ پھول بھی خوش
ہو جاتے ہیں ....کیوں کہ ان
میں سے اکثر کا میں ٹھیک سے
دیہان نہیں کھ پاتی ، مگر تم
جب بھی آتی ہو سب کو

دیکھتی اور انہیں سیٹ کرتی ہو ...

یہی تو زندگی ہے ماں ... ہم ان کا خیال رکھیں تو یہ ہمارا خیال رکھتے ہیں . ہمیں زندہ رکھتے ہیں .. وہ اپنے بالوں کا جوڑا بناتی بولی ... بلکل ٹھیک کہا .. عشاء .. ایک بات پوچھوں ..

اپ ایک نہیں ہزار باتیں پوچھ سکتی ہیں . ایر گل کی مسکراہٹ گہری ہوئی ... تم خوش ہو نہ ؟؟؟ گل نے اس نے

بالوں پر ہاتھ رکھتے محبت سے
پوچھا ....

وہ ایک گہری سانس بھرتی
اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے
مقابل بیٹھی ....

میں سب اپنا چکی ہوں ماں ..
سب کچھ .. اس کی ہر ایک
شخصیت .. ہر ایک روپ ..
نہیں جانتی کیوں . مگر .. میں
اس سے ناراض یا دور نہیں رہ
پاتی ..

کبھی کبھی مجھے اس پر بہت
زیادہ غصہ آ تا ہے . مگر جانتی
ہیں .. جب وہ پیار سے ..
محبت سے میری آنکھوں میں
دیکھ کر مجھے مناتا ہے .. اور
میرا ہاتھ تھام کر اپنے کندھے پر
رکھ کر معذرت کرتا ہے تو
میرے اندر کا سارا غصہ .سار ی
نراضگی ایک سیکنڈ میں دھواں
ہو جاتی ہے .... میں ہار جاتی
ہوں ..

وہ تلخ بھی ہے وہ سخت بھی
ہے .. مگر . وہ ایک بہت

خوبصورت دل کا مالک ہے .. ..
وہ جیسا بھی ہے .. میرا ہے .
صرف میرا ...ـ اور میں اس کے
لئے سب کچھ .برداشت کر
سکتی ہوں ...ـ ..بے بس ہو
جاتی ہوں اس کے
سامنے ....جانتی ہیں کیوں ؟؟
کیوں کہ اسے ایک نرم
لہجہ ،ایک سمبھال اور سمیٹ
لینے والی ،محبت سے سمجھنے
والی اور سمجھانے والی اور
ایک ایسی بیوی چاہئے جو اسے
سمجھ کر تھام لے .. وہ بس

توجہ چاہتا ہے .. صرف مجھ
سے ... وہ چاہتا ہے میں اس
سے کبھی جدا نہ ہوں ..وہ
چاہتا ہے وہ جب بھی تکلیف
اور غصہ میں ہو میں اسے
سمجھوں اور سمبھال لوں ..
وہ بظاھر تو ایک کٹھور اور
سخت انسان ہے .. مگر وہ اندر
سے ایک چھوٹے سے بچے کی
طرح ہے .. جو محبت اور توجہ
چاہتا ہے . اور میں اسے وہ
سب دوں گی .. جو اس کی
زندگی کو نارمل اور خوشیوں

سے بھرپور بنا دے .. چاہے اس
کے لئے مجھ کچھ بھی سہنا
پڑے.. میں اپنے عبدر کے لئے
سب سہ لوں گی ... وہ بول
رہی تھی جب کہ ایر گل
آنکھوں میں آنسو لئے ..اس چھو
ٹی سی لڑکی کی اتنی بڑی اور
سمجھدار باتیں سنتی اس
مظبوط شخص کے لئے دل سے
خوش ہوئی ..

اے... میری بچی ... تم واقی
ایک اعلی ظرف لڑکی
ہو ..ایک مضبوط اور دل سے

ہر رشتے نبھانے والی .. میں
بہت خوش ہوں تمہارے لئے
بھی اور تمہارے شوہر کے لئے
بھی کہ اسے تم ملی .. اس نے
ضرور اپنی زندگی میں کوئی
بہت بڑی نیکی کی ہو گی ..
جس کا بدلہ تم ہو ..وہ اس کا
سر اپنی گود میں رکھے بالوں
میں انگلیاں چلاتی خوشی سے
... بول رہی تھی

تمہیں ایک راز کی بات بتاوں ..
ایر گل نے اس کے ماتھے سے بال
ایک طرح کرتے کہا ... جی

ضرور بتائیں .. وہ سیدھی
ہوئی .... .. مردوں کو نہ
تھوڑی سی احمق عورتیں پسند
آ تی ہیں .....جانتی ہو
کیوں ؟؟ عشاء نے نفی میں
سر ہلایا ..

کیوں کہ مرد ایک بادشاہ ہوتا
ہے وہ ہر فیصلے خود کرنے کا
اختیار رکھتا ہے .. وہ ہمیشہ
خود کو بہتر اور مکمل فیصلہ
کن سمجھتا ہے .. جب اس کے
مقابل ایک آزاد خیال اور فیصلہ
کن عورت ہو جو ہر فیصلہ

کرنے اور ہر کام میں اپنی رائے
سے چلے اس کی برابری میں
خود کو کم نہ سمجھے تو
ایسی عورت مرد کو بلکل بھی
نہیں بھاتی .. کیوں کہ وہ اس
کے ضمیر کو چیلنج کر رہی
ہوتی ہے .. اس کے مقابل ایک
تھوڑی سی احمق عورت .. جو
اس سے ڈرے بھی اور شرمائے
بھی جواس کا ہر فیصلہ پورے
دل سے مانے اور جو اپنی چھو
ٹی چھوٹی پیاری پیاری باتوں
اور حرکتوں سے اس کا دل

جیت لے .. مرد کو وہ عورت
بہت بھاتی ہے .. وہ اس کے لئے
سب لٹا دیتا ہے یہاں تک کہ
اپنی جان بھی .. ایر گل کی بات
سنتی وہ شریر سا مسکرا
دی ..۔ میں سمجھ گئی ماں ...
وہ ہنسی دبائے اب بہت کچھ
سمجھ چکی تھی .... اس لئے
مردوں کو تھوڑی احمق عورتیں
پسند آتی ہیں ..ذرا سی
سمجھدار اور خود پرست
عورت سے وہ چڑتا ہے ...

شاپ کے دروازے پر نوک ہوا تو
دونوں نے بیک وقت دیکھا .. اس
کا وہ نکما شوہر بلیو کلر کی
شرٹ اور سفید پینٹ پہنے
بالوں کو ہمیشہ کی طرح بے
ترتیب کئے اپنی پوری شان لئے
کھڑا تھا .. عشاء نے اسے دیکھ
ایک بھرپور مسکراہٹ لبوں پر
سجای .. ارے بیٹا . وہاں کیوں
کھڑے ہو . اندر آ و ... بہت
شکریہ .. مگر اب چلنا چاہیے ..
اس کا اشارہ سمجھتی وہ اپنا
حجاب درست کرتی اب اپنی

پیاری سی ماں سے اجازت طلب کر رہی تھی ... جلدی آنا میری بچی .. میں تمہارا بہت انتظار کرتی ہوں . اور میں بھی ..وہ اس کے ہاتھ تھامے محبت سے بولی .. اور ہاں . میری بات پر غور کرنا .. ایر گل نے اسے شرارت سے آنکھ ما ر تے خبردار کیا تو وہ اپنی ہنسی دبا تی اثبات میں سر ہلا گئی ...

چلیں .. عشاء نے مڑتے اس کی طرف دیکھتے کہا .. سلطان نے

ہاتھ سے اسے آگے چلنے کا
اشارہ کیا .. وہ شاپ سے باہر
نکلی جب کے وہ مسکراہٹ لبو
ں پر سجائے بھر پور نگاہ اسے
دیکھتا اس کے پیچھے چل
رہا تھا ....

وہ ڈرایونگ کے دوران بار بار
اسے دیکھتا جو آج بہت خوش
لگ رہی تھی ... وہ بھی خوش
تھا ... وہ ایر گل کی شاپ سے
نکلے تو شام ہر طرف پھیل
چکی تھی ..

اسے گھر کی طرف سے مخالف
سمت جاتے دیکھ عشاء نے
سوالیہ نظر اسے دیکھا ... ہم
گھر نہیں جا رہے کیا ؟؟

فلحال تو نہیں .. سلطان نے
بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا .. تو
پھر کہاں ؟؟؟ جہاں دل
چاہے .. وہ اس کا ہاتھ تھام کر
اپنے دل کے مقام پر رکھتا دھیرے
سے بولا ...

شہر سے کچھ فاصلے پر ایک
لمبی اور خالی سڑک پر وہ
اس کے ہمراہ بے مقصد گاڑی

دوڑاتا ہوا جا رہا تھا .. سلطان
نے سٹیرنگ کے قریب لگا ایک
چھوٹا سا بٹن پریس کیا تو
گاڑی کی چھت پر لگا ایک
چھوٹا سا ڈ ور اوپن ہوا ..
عشاء نے چںک کر اسے دیکھا ...
سلطا ن نے اسے اشارے کرتے
گاڑی کی سپیڈ بڑھائی .. وہ
ایک د م سے اچھلتی اپنا حجاب
اتار کر اس اسے تھماتی اپنی
جگہہ سے اٹھ کھڑی ہوئی .اس
کا آدھا وجود اس چھوٹے سے
اوپن ڈ ور سے باہر ہوا میں

لہر ا رہا تھا ... تیز ہوا سے اس کے بال پاگلوں کی طرح ہوا میں رقص کر رہے تھے .. وہ اپنی دونوں باہیں پھیلا ے خوشی سے سرشار ہوتی وہ خوبصورت پل دل سے محسوس کر رہی تھی .. سلطان نے گاڑی کی رفتار تھوڑی سی بڑھائی تو اس کے نازک سے وجود کو ایک چھوٹا سا جھٹکا لگا ...

وہ ایک دم درست ہوتی آسمان کی طرف چہرے کئے دل

سے مسکرا رہی تھی ......جب
کہ اسے یوں مسکراتے خوش
دیکھ کر اس شخص کو ایک
اطمینان ہوا تھا ....

یہ بہت اچھا تھا عبدر ... وہ
ہنستی ہوئی اسے اپنی نان
اسٹاپ باتوں کے گھیرے میں لئے
ہاتھوں کے سٹایل بدلتی اپنی
خوشی کا اظہا ر کر رہی
تھی .... سچ میں بہت اچھا
لگا .. اہ ہ . کاش مجھے بھی
ڈرایونگ آ تی .. وہ دھیرے سے
بولی ..

اچھا .. تو ؟؟ ...تو . پھر میں
ڈرائیو کرتی اور اپ ویسے ہی
ہوا میں لہراتے جیسے ابھی
میں تھی . سچ میں بہت مزے
کا احساس تھا .. سلطان کی
.. مسکراہٹ گہری ہوئی

اپ مجھے بھی ڈرائیونگ سیکھا
... یں گے نہ .. پلیز

ضرورر .. کیوں نہیں .. اے ..
سچ میں .. سلطان نے اثبات
میں سر ہلایا تو وہ خوشی
... سے چہک اٹھی

وہ اسے مسلسل دیکھ رہا
تھا .. وہ ایک بچے کی طرح
خوش ہوتی اپنی خوشی کا
اظہار کر رہی تھی .. اس
شخص کو وہ خوشی ہی تو
چاہیے تھی... نہ جانے کتنی ہی
دیر وہ بنا مقصد سڑکوں پر
گاڑی دوڑاتا اس کی خوشی
enjoy کرتا رہا .. مگر ہمیشہ
کی طرح اس کی وہ چھوٹی
سی بیوی آخر تھک کر سو چکی
تھی .. گاڑی پارک کرتے وہ
جھک کر اسے گہری نگاہوں

سے دیکھ رہا تھا ... جو کہ اس
کی گود میں سر رکھے آرام سے
سو رہی تھی .. سلطان نے
اسے درست کرتے باہوں میں
بھرا تو وہ ہنوز رہی .. اب وہ
اتنا تو جان گیا تھا کہ یہ لڑکی
سوتی ہے تو پھر دنیا فراموش
کر کے ہی سوتی ہے ..سلطان
کو اس کی نیند پر رشک ہوا
تھا ....ایک ایسی ہی پرسکون
بے فکر نیند وہ بھی چاہتا تھا ..
وہ بلڈنگ میں داخل ہوا تو اس
سے کچھ فاصلے پر کھڑے ایک

نقاب پوش نے انہیں ایک گہری
اور نفرت بھری نگاہ دیکھا ..

مگر سلطان .. اس کی یہ
نفرت بھری نگاہیں بھی جلد
ہی نکالنے والا تھا ..

اس پر کمبل درست کرتا ..وہ
اس کے قریب زمین پر گھٹنوں
کے بل بیٹھتا اسے بہت محبت
بھری نگاہ دیکھ رہا تھا ... وہ
جھکا ،اور اس کے رخسار پر لب
رکھتا مسکرایا ... رخسار سے
پیشانی تک کا سفر اسے نے
بہت دھیرے اور نہ معلوم

طریقے سے کیا تھا .. مگر اس
مضبوط شخص کے ان چھوٹے
چھوٹے لمس پر وہ کسمسائی
تھی ..

میں جلدی آ جاؤں گا .. میری
گڑیا ..وہ اس کے چہرے کے بے
حد قریب ہوتا اپنے ہاتھ کی
پشت اس کے رخسار پر دھیرے
سے رب کر رہا تھا .. اس کی
چھوٹی سی ناک کو لبوں سے
چھوتا وہ چھوٹا سا ہاتھ تھام
کے اپنے سینے پر رکھتے اس نے
ایک گہری سانس بھری ..ایک

سکون ..
اطمینان .محبت .مرہم .اور نہ
جانے کیا کیا تھا اس کے ایک
لمس میں.. وہ اس کے کندھے
سے ماتھا ٹیکے ہوے محسوس
کرتا مسکرا دیا .. کچھ پل
سکوں کے اپنے وجود میں اتارنے
کے بعد وہ ایک گہری سانس
بھرتا اٹھ کھڑا ہوا ...
اپنی مخصوص ڈریسنگ میں وہ
ہاتھوں پرکالے رنگ کے دستانے
پہنے خطرناک سی مسکراہٹ
چہرے پر سجاے اپنی گرد ن کو

مڑوڑ کے ایک سائیڈ کرتا اپنے فلیٹ سے نکلا تھا ...بہت سے حساب تھے جسے اس نے آج پورا کرنا تھا ... آج وہ سب حساب ایک طرف لگانا چاہتا تھا کیوں کہ اب کچھ عرصے اسے اپنی پیاری سی بیوی کے ساتھ سکون سے گزا رنا تھا .. جس کے لئے اسے ان چھوٹے گیدڑوں کو ان کے بلوں سے نکال کر مسلنا تھا ....

شایان کا چھوٹا بھائی ..شاہ میر ایک دفع پھر سلطان کے ہاتھ

لگ چکا تھا .. مگر اس دفع ..
اس گھٹیا انسان کی جان
بخشی کا کوئی رستہ نہیں تھا
..
وہ باسفورس برج کے کنارے
اس نو جوان لڑکے کو اپنی
مظبوط اورخطرناک گرفت
میں جکڑے ہوے تھا .. اس کے
دونوں ہاتھوں کی نسیں وہ بے
دردی سے کاٹ چکا تھا .. اس
کی مظبوط گرفت سے نکلنے
کی ناکام کوشش کرتا وہ
نوجوان لڑکا درد کی شدت سے

چیخ رہا تھا .. مگر وہاں اس کی وہ درد بھری چیخیں سننے والے بس وہ دو خطرناک نفوس ہی تھے جو آج اس کی موت بن کر اسے جکڑے ہوئے تھے ..

سلطان نے اسے پیچھے سے اپنی گرفت میں لیتے زمین پر گھٹنوں کے بل بٹھایا تھا .. وہ اس کی گردن دبوچے اس کے قریب ہوتا خطرناک اور بے رحم معلوم ہو رہا تھا ...

تو بتاؤ ... کیسا لگ رہا ہے ؟؟
کیسا محسوس کر رہے ہو ؟؟
وہ اس کی گردن پرگرفت
مصبوط کرتا اس کے کان کے
قریب ہوتا لب پنچے بولا .. تو
اس لڑکے کا بے جان ہوتا وجود
دھیرے دھیرے لرزنے لگا .. یگیت
اس کے کچھ فاصلے پر پینٹ کی
جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا اس
سین کو بھرپور enjoy کر رہا
تھا ...

یہاں... اس نیلے سمندر میں ..
میری بیوی کو تکلیف ہوئی تھی

... سلطان کی بیوی کو .. اس
کا وجود بے جان ہوا تھا

یہیں اسی باسفورس کی تہ
میں ...... جانتے ہو .... مجھے
نفرت ہے باسفورس سے .. اور
نفرت ہے تم جیسے گھٹیا اور
نیچ کیڑوں سے .. تم سب کو ..
ایک ..ایک .. کر کے .. اسی نیلے
سمندر کی تہ میں غرق کروں
گا ...سب .کتوں کو ... اسی تہ
میں دفن کر دوں گا .. اور تم
میں سے جس نے بھی ..
سلطان کی بیوی کو تکلیف

پہنچائی .. اسے ہاتھ لگانے کی
جرت کی .. زندہ جلا کر گارڈ
.... دوں گا اس ہر ایک کتے کو

چیخو .. مزید .. تمہاری یہ چیخ
مجھے سکوں دے رہی ہیں ...
سلطان نے اپنے خنجر کی نوک
پر گرفت مصبوط کرتے اس کے
گلے پر ایک سائیڈ رکھتے ایک
لمبی لکیر کھینچ دی .. قرب
کی شدت سے وہ ادھ بے جان
وجود تڑپ اٹھا تھا ... وہ بے
دردی سے اپنے جسم سے نکلتی
جان پر تڑپ رہا تھا ..سلطان

نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے
اس کے سینے پر خنجر کی نوک
رکھتے ایک جھٹکے سے نیچے کی
طرف کھینچتے اس کے وجود کو
درمیان سے جدا کیا ... تمہاری
موت .. ایک چھوٹی سی سزا
ہے ..اس معصوم لڑکی کو
تکلیف دینے کی ... کہتے ہی
سلطان نے اسے اپنی گرفت
سے آزاد کرتے ایک طرف پھینکا
تھا ... وہ لرزتے ہوئے وجود کے
ساتھ زمین پر رینگتا ہوا تڑپ
رہا تھا . جب کہ یگیت نے اس

کے قریب بیٹھتے اس کے ادھ کٹے
وجود کی چند تصاویر موبائل
میں قید کیں .. تمہارے عزیز
بھائی جان کے لئے ایک
خوبصورت سا تحفہ سلطان
کی طرف سے ... امید ہے اسے
بہت پسند آ ے گا ... سلطان نے
ایک خطرناک سی شیطانی
مسکراہٹ اس ہنڈسوم چہرے
پر سجای ... اس کے وجود کو
پلاسٹک پیپر میں اچھی طرح
ریپ کر اس نیلے سمندر میں
پھینکتے سلطان نے گہری

سانس بھری

....

....

گہرا نیلا سمندر اسے اپنی
آنکھوں کے سامنے ہر طرف
صرف پانی کی لہریں اور
گہرائی ہی نظر آ رہی تھی ..
وہ ڈوب رہی تھی . وہ اپنے
عبدر سے بہت دور جا رہی تھی
.. وہ اس کا نام پکار رہی تھی
مگر اس کے حلق سے ابھرتی
آواز اس نیلے سمندر میں ہی
کہیں ڈوبتی جا رہی تھی .. وہ

اپنے نازک سے وجود پر ایک بھار
ی بوجھ محسوس کر رہی تھی

..

Episode—18

وہ اپنے عبدر سے بہت دور جا
رہی تھی .. وہ اس کا نام پکار
رہی تھی مگر اس کے حلق سے
ابھرتی آواز اس نیلے سمندر
میں ہی کہیں ڈوبتی جا رہی
تھی .. وہ اپنے نازک سے وجود

پر ایک بھار ی بوجھ محسوس کر رہی تھی
ایک دم سے اس کی آنکھ .. کھلی ... وہ گہری سانسیں بھر رہی تھی .. عشاء نے پوری آنکھیں کھولتے دیکھ خود کو اس کی مضبوط آغوش میں قید پایا ... وہ منظر اس کی آنکھوں کے سامنے اکثر لہراتا تھا .. وہ گہرے پانی کی سطح .. اس کی بند ہوتی سانسیں .. بے جان ہوتا وجود وہ گہری سانس بھرتی اس کے

سینے میں چہرے چھپا گئی ...
اس کی وہ خوبصورت خوشبو
محسوس کرتی وہ مطمئن
ہوئی تھی ... وہ چہرے اس
کے چہرے کے مقابل کئے اسے
سوتے ہوئے غور سے دیکھ رہی
تھی ..اس کا عبدر باری بہت
پیارا تھا .کسی شہزادے کی
طرح ... وہ مسکرائی ...
اچانک اس کی نظر سلطان کے
ماتھے پر پڑی .. اس نے بال
ماتھے سے ہٹاتے دیکھا جہاں
ایک چھوٹا سا کٹ کا نشان

تھا . وہ بہت گہرا تو نہیں تھا
مگر اس میں سے نکلتا خون
رس کر اس پر ہلکا سا جمع
ہوا تھا .. وہ متزبدب سی
ہوتی اس چوٹ کو دیکھ رہی
تھی ...۔ یہ کل رات تو نہیں تھی
.. اب کیسے اور کہاں سے آی؟؟
وہ ماتھے پر شکنیں لئے اسے
دیکھ رہی تھی ... وہ جان گئی
تھی کہ وہ رات یہاں اس کے
پاس نہیں تھا ...تو۔ کہاں
تھا .؟؟. ظاہر ہے .. وہ
خطرناک بھیڑیا آخر رات کے

اندھیرے میں کہاں اور کس کام
کی خاطر نکل سکتا ہے ؟؟؟ وہ
بے بسی سے اسے دیکھتی بنا
اسے جگا ے اس کی آغوش سے
نکلنا چاہتی تھی .. مگر اس
کوے کی نیند والے انسان کو بغیر
جگاے بھلا وہ ایسا کر سکتی
تھی ؟.... اسے خود سے دور
کرتے وہ اس کی چوٹ کو دیکھ
رہی تھی .. سلطان کی آنکھیں
کھلی .. تو اس نے اس کی
پیاری سی بیوی کو خود پر ادھ
جھکی دیکھ مسکراہٹ

اچھالی .. مگر مقابل سیریس
چہرے بناے اسے دیکھ رہی
تھی ...۔ صبح بخیر .. سلطان نے
اس کے چہرے سے بال ہٹا ے ..
وہ اثبات میں گرن ہلا گئی تو
.. اس نے کن آنکھوں اسے دیکھا
کافی وقت ہو گیا ..اپ کو او
فس نہیں جانا کیا ؟.. وہ ہنوز
اسی پوزیشن میں اسے تھامے
دیکھ بولی ...۔ .. آج افس سے
چھٹی .. سلطان نے اس کے بال
ایک سائیڈسے پکڑ کر اپنے چہرے
.. پر گراے

وہ کس خوشی میں ؟؟ وہ اپنے بال پیچھے کرتی بولی ...اتنی پیاری صبح کی خوشی میں...
وہ مسکرایا ... مگر اسے بنا کچھ بولتے دیکھ سلطان نے اس کی ٹھوڑی کو تھام کر چہرے ... اپنے مقابل کیا

کیا بات ہے ؟؟ صبح صبح میری چڑیا کی بولتی کیوں بند ہے ؟؟ .. اپ سے کچھ پوچھوں ؟؟

جی .ضرور .پوچھیں .. وہ سیدھا ہوا ..

اپ رات کہاں تھے ؟ سلطان نے سوالیہ نگاہ اس پر دوڑائی .

یہیں .. تمہارے پاسس . اور کہاں ؟؟

مجھ سے جھوٹ مت بولیں . پلیز .. صرف سچ .. چاہے وہ سچ جیسا بھی ہو .. میں سن لوں گی .. مگر جھوٹ نہیں ..

وہ اس سے فاصلے پر ہوئی ،... یہاں آ و ..سلطان نے اسے خود سے دور ہوتے دیکھ اپنے سینے پر ہاتھ رکھا ..

پہلے اپ بتایں .. جو میں نے
پوچھا ؟؟..

پہلے تم یہاں آ و .. وہ ہنوز رہا
.. پہلے میری بات کا جواب ؟؟
وہ مزید فاصلے پر ہوئی .. اے ..
لڑکی .. میں تم سے بڑا ہوں ..
تو قانون کے متابِک تمہیں میری
.. بات پہلے ماننی چاہیے

وہ نیم آنکھیں کھولے اسے دیکھ
رہی تھی .... قانون کے متابِک
چھوٹوں کی بات کا سیدھا اور
.. سچ جواب دیا جاتا ہے

اس کی بات کے اختتام پر
سلطان نے اسے بازو سے پکڑ کر
اپنی طرف کھینچا وہ سیدھا
.. اس کے سینے سے ٹکرائی

تمہیں تو وکیل ہونا چاہئے
تھا .. بڑے قانون جانتی ہو ..
میری چھوٹی سی چڑیا ..وہ
اس کی ناک پر ٹچ کرتا مسکرایا
.. میں نے اپ سے کچھ پوچھا
ہے ... اپ کہاں تھے رات ؟؟

ضروری کام سے گیا تھا .....
کس ضروری کام سے ؟؟

کیا یہ جاننا ضروری ہے ؟؟
.. سلطان نے ای برو اٹھا ے

جی .. مجھ سے کچھ مت چھپایا
کریں .. کچھ بھی نہں .. میں
سب جاننا چاہتی ہوں .. اور
اپ بتائیں گے ..بنا جھوٹ
بولے ... وہ سیریس انداز میں
تھی ....تمہیں کیسے پتا کہ میں
یہاں نہیں تھا ؟؟

آہا ں .. اپ تیز ہیں تو میں اپ
سے ایک نمبر زیادہ تیز ہوں ..
سمجھے .. اپ کو لگتا ہے اپ
مجھ سے بچ سکتے ہیں ..

سلطان نے مسکراتے ہوے
دونوں ہاتھ اٹھاتے نفی میں
گردن ہلای ... یہ اپ کے ماتھے
پر چوٹ ؟؟ کیسے لگی ؟؟ یہ
رات تو نہیں تھی .. وہ آ ی برو
اچکتی بولی ..

آہا ں .. تو یہ پد ی سی چوٹ
پکڑی گئی ... ہمم ... وہ
مسکرایا .....عبدر ..... جی..
میری پیاری بیوی .. اس کے
محبت سے کہنے پر اس کے
غصے سے بھرے چہرے پر ہلکی
سی مسکراہٹ نمایا

ہوئی ...میری بات کا
جواب ؟؟؟

تم سے کیا وعدہ پورا کرنے گیا
تھا .. عشاء نے سوالیہ نگاہ
اسے دیکھا .. اس معصوم کو
تکلیف پہنچانے والوں کو ان کے
انجام تک پہنچانا ضروری تھا ...
وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی
متز بدب ہو رہی تھی ... فکر
مت کرو .. سب ٹھیک ہے ... وہ
اس کے سر کی پشت پر ہاتھ
رکھے تھپک رہا تھا ... کیا اپ نے
انہیں ؟؟؟ .. سلطان نے جھک

کر اس کے ماتھے پر محبت بھرا
لمس چھوڑا ... اپنے عبدر پر
بھروسہ کرتی ہونے ... اس نے
اثبات میں سر ہلایا .....ـ تو
ایسی چھوٹی باتیں سوچ
کر اپنے اس پدی سے دماغ پر
زور نہ دیا کرو .. بے فکر
رہو ..سب ٹھیک ہے ..میں
تمہارے پاس ہوں میری گڑیا ..
وہ اس کے ماتھے سے سر ٹکا ے
... محبت سے بول رہا تھا
میں نہیں چاہتی آپکو چوٹ
پہنچے ...وہ اس کے ماتھے سے

بال ہٹاتی اس چھوٹی سی
چوٹ کو دیکھ رہی تھی ...
تمہیں یہ چوٹ لگتی ہے ؟؟ وہ
مسکرایا ... نہیں تو ..چوٹ
کہاں .. یہ تو اپ کے ماتھے پر
ایک چھوٹا سا پھول اگا ہوا ہے
.. سلطان کی مسکراہٹ
گہری ہوئی ..یہی سمجھ لو
...
ہٹیں ..اپ ... وہ اس سے دور
ہوتی اسے کن انکھوں سے دیکھ
رہی تھی .... جب کہ وہ شریر
سا چہرہ بناے بازو سر کے

پیچھے رکھے گہری سانس بھر
گیا ....

وہ کچن کی شیلف پر بیٹھی
اسے کام کرتا دلچسپی سے
دیکھ رہی تھی .. اپ تو پورے
شیف ہیں قسم سے . اتنی
جلدی تو میری زبان نہیں چلتی
جتنی جلدی اپ کے ہاتھوں یہ
سبزیاں کٹ رہی ہیں ... ظاہر
ہے ..چھری اب زبان کا مقابلہ
تو کر نہیں سکتی .وہ مسکراتا
بولا .. وہ اس کے بالوں کی

طرف دیکھ رہی تھی ..
... ہمیشہ کی طرح بے ترتیب

عبدر .... جی میڈم صاحبہ ...
.. وہ سینے پر ہاتھ رکھتا بولا

اپ کو تو سب اتا ہے .. تو اپ
کو کچن کے کس کام سے نفرت
ہے ؟؟ اس کی بات کے اختتام
پر سلطان نے دونوں ہاتھ اٹھا ے
.. برتن دھونے سے .. وہ ایک دم
بولا تو عشاء کا بے اختیار
... قہقہہ گونجا

نہیں .نہیں .. پلیز یہ مت کہیں
.. جتنی اپ کو نفرت ہے مجھے
اس سے 10 گنا زیادہ ہے ..
اہ .. برتن دھونا سب سے چیپ
.. کام ہے .. وہ مسکرایا
یہ تو عورتوں کا کام ہے تو
تمہیں اس سے کیوں نفرت ہے
بھلا .. وہ بازو اپس میں باندھتے
بولا ... ارے .. ضروری تو نہیں
کہ عورتوں کے سب کام انہیں
پسند ہی ہوں .... ویسے
بھی .. جب بھی میں برتن والے
سپونج کی طرف دیکھتی ہوں

تو ایسا لگتا ہے اسے پکڑنے سے
میرے ہاتھوں میں کھجلی ہو
جائے گی ... وہ جھرجھری لے
گئی ... سلطان کا بلند قہقہہ
گونجا ....

سیم ہیر .. اسی لئے ڈس پوز
ایبل برتن استمال کرتا ہوں..
اے .. کیا واقی .. وہ حیران
ہوئی .. اے ..پرمجھے سچ میں
برتن دھونا نہیں پسند . اتنا سا
بھی نہیں .. چڑ ہوتی ہے ان
سے .. ... اٹس اوکے .. تمہیں
نہیں پسند تو میں تمہارے لئے

خود دھو دیا کروں گا ... میری
پیاری بیوی .. وہ قریب ہوتا
اس کے ناک پر انگلی رکھتا
مسکرایا ..

وہ ہنس دی .... اتنے بھی نکمے
شوہر نہیں ہیں اپ ..
مگر ..میں تو ہر کام میں نکمی
ہوں .. کوکنگ میں بھی ... وہ
بے زاری سے بولی ... نہیں
تو ... ہاں بس ایک کام میں
نکمی ہو .. سلطان نے ٹیڑھی
نگاہ دیکھا ..

اور وہ کون سا ؟؟؟ وہ گیس
بند کرتا اس کے این سامنے کھڑا
ہوا ... دونوں ہاتھوں کو شیلف
پر رکھتا وہ جھک کر اس کے
قریب ہوا تو وہ آنکھیں
.... جھپکتی فاصلے پر ہوئی

بس اسی کام میں نکمی ہو ..
وہ شریر سا مسکراتا کچن سے
نکلا .. جب کہ وہ لب کاٹتی
اپنی مسکراہٹ دباے بیٹھی تھی
....پاگل کہیں کا

نہیں پلیز بلیک نہیں .. اپ
کیوں ہر وقت مافیا بنے رہتے

ہیں .. کبھی تو انسانوں والا
رنگ پہن لیا کریں .. وہ اسے
ہمیشہ کی طرح بلیک شرٹ
.... پہنتے دیکھ چڑ کر بولی

ہلکے سے سکاۓ بلیو کلر کی
شرٹ اسے تھماتی وہ اثبات
میں سر ہلا رہی تھی ... یہ
.. پہنوں ؟؟ اتنی لائٹ

جی .. یہی پہنیں .. کیوں کہ
مجھے لائٹ کلرز پسند
ہیں ...وہ شرٹ اسے تھماتی
ڈریسنگ کے سامنے جا کھڑی
ہوئی .. وہ سینے پر ہاتھ رکھتا

آج اس کی ہر خواہش پوری کرنا چاہتا تھا ..

جیسا اپ کا حکم .. وہ مسکرایا .. اپ کچھ زیادہ ہی فرمابردار نہیں ہو گئے.. کن آنکھوں سے دیکھتی وہ مسکرائی ...

ایک عدد پیاری سی چڑیل ہی تو ہے میرے پاس .. تو اب حکم ماننے میں کیا حرج ..وہ جھک کر اس کے کندھے پر ٹھوڈی جمائے بولا ....ہمم ... مگر غصے میں تو اپ کسی کی نہیں سنتے .. اپنی ایک عدد چھو ٹی

سی چڑیل کی بھی
نہیں ..پاگلوں کی طرف چلاتے
.. ہیں ...۔ وہ ناک سکیڑتے بولی

سلطان نے اسے کندھوں سے
... پکڑ کر اپنے مقابل کیا

اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے
کندھوں پر رکھتے وہ اس کی
آنکھوں میں محبت لئے دیکھ رہا
تھا ...

جب تمہارا یہ پاگل غصے میں
ہو تو .. اپنے ان چھوٹے سے
پیارے ہاتھوں کو یہاں رکھ کر

مجھے شانت کر دیا کرو ...
کیوں کہ بس ایک تم ہی
ہو ..جو مجھے سمبھال سکتی
ہو .. صرف تم عشاء ... میں
تمہیں کبھی نقصان نہیں پہنچا
سکتا .. کبھی نہیں ... صرف تم
یہ طاقت رکھتی ہو .. اس پاگل
سر پھرے جانور کو سمبھا لنے
کی ....ـ کبھی مجھ سے دور
مت ہونا .. بجاے مجھ سے دور
جانے کہ تم قریب رہ کر مجھے
سمبھال سکتی ہو میری
گڑیا ....ـ .. کبھی مجھ سے دور

مت جانا ..وہ اس کے ماتھے سے
سر ٹکا ے آنکھیں مندے محبت
سے بول رہا تھا .. جب کہ اس
کے الفاظ اور اس کو اس قدر
قریب پا کر پر وہ لڑکی اپنی
پاگل اور بے قابو ہوتی دھڑکنوں
کو سمبھالنے میں نہ کام ہو
رہی تھی ...

م..میں... اپ سے دور نہیں
جاسکتی ..کبھی نہیں .. چاہے
اپ جتنا بھی غصہ ہوں .. میں
جانتی ہوں .میرا عبدر باری ..
مجھےکبھی نقصان نہیں پہنچا

سکتا ...میں تب بس ... تھوڑا
ڈر گئی تھی .. اپ کو کبھی اس
روپ میں نہیں دیکھا تھا نہ
کبھی اپ کا اتنا غصہ سہا تھا ..
مجھے تب .. اپ سے دور جانے
کی بجائے اپ کو سمبھالنا چاہیے
تھا .. ام سوری .. وہ اس کے
کندھوں پر ہاتھ رکھے دھیرے
دھیرے بولتی اس کے مضبوط
وجود میں ایک سکون بھر رہی
تھی .. جسے محسوس کرتا وہ
دل سے خوش ہوا تھا ....ـ میری

پیاری گڑیا .. اس دن کے لئے مجھے معاف کر دو ....

ہمم ... اگر معاف نہ کیا ہوتا تو اس وقت اپ جناب کے ان کندھوں کو نوچ چکی ہوتی .. وہ ایک دم فاصلے پر ہوئی .. وہ مسکرایا تھا ...

عشاء .....جی ......وہ قریب ہوا ....

{Seni seviyorum}
{I Love You ❤ }

سلطان نے جھک کر اس کے کان کے قریب ایک خوبصورت سی

سرگوشی کی ... اس نازک سے
وجود کی دھڑکنیں ایک د م
.... رکیں تھیں

اس کی رکی ہوئی دھڑکنیں
تب بھال ہوئیں جب اس
مضبوط شخص نے اسے ایک
جھٹکے سے اپنی سکون دا
آغوش میں بھرا .. ایک گہری
سانس بھرتی وہ حیا سے سرخ
ہوئی تھی .. اس خوبصورت
اظہار پر اسے اپنے دل میں اپنے
پسندیدہ موسم کی آمد کی
بھرپور نوید ملی تھی .. اس کے

سینے میں چہرے چھپاتی وہ اپنے
چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو اس
کشادے اور مضبوط کمر کے گرد
حمائل کر گئی .. سلطان نے
اپنی گرفت مظبوط کرتے جھک
کر اس کے بالوں میں چہرے
چھپاتے ایک گہری سانس بھرتے
اس دل فریب مہک کو اپنی
روح تک اتارا تھا ... وہ پاگل
سی لڑکی مزید اپنی بے قابو
ہوتی دھڑکنوں کو عتدال میں
نہ لاتی ہوئی اس سے فاصلے
پر ہوتی نگاہیں چرا گئی ..

اس کے گلابی ہوتے رخسار
دیکھ وہ دل سے مسکرایا تھا ...
جھک کر ان گلابی ہوتے
رخساروں کو مزید سرخ کرنے
وہ ایک گہرا لمس چھوڑتا
مسکراتا ہوا سائیڈ سے نکل
گیا ... جب کہ وہ اپنی جگہ
شل کھڑی سختی سے آنکھیں
میچے ہوئی تھی ... اپنے چہرے
کو ہاتھوں میں چھپائے اسے وہ
خوبصورت الفاظ اپنے کانوں
میں جھومتے سنائی دئے تو اس
پیاری سی لڑکی کو اپنے وجود

میں محبت کی لرزش
محسوس ہوئی .... پاگل
آدمی ... کسی دن میری جان
لے کے ہی چھوڑے گا .... وہ
ہنستی ہوئی تیار ہونے مرر کی
طرف مڑی ....

ہم کہاں جا رہے ہیں؟ وہ اسے
کلائی پر گھڑی باندھتے دیکھ
بولی .. ایک سکون دا جگہ ہے ...
تمہیں بہت پسند آ ے گی ...
سلطان نے اپنے بال خراب کرتے
ڈریسنگ مرر پر بیٹھتے آی برو
اٹھا کر اسے دیکھا .. وہ

ہمیشہ کی طرح اس کے بال
بناتی اس کی آنکھوں میں
نہیں دیکھ پا رہی تھی جب کہ
اس کے برعکس وہ بنا پلکیں
جھپکے اپنی پیاری سی بیوی کو
دیکھتا مسکرا رہا تھا ... ...ـ اس
لائٹ کلر کی شرٹ میں وہ
بہت پرکشش اور ہنڈسوم لگ
رہا تھا ..
کچھ کمی لگ رہی ہے ..
سلطان نے اس کے چہرے کی
طرف دیکھتے اسے قریب کیا ..

کیا ؟؟ اچھی نہیں لگ رہی
کیا ؟؟ سلطان نے مرر پر پڑی
لپسٹک اٹھا کر کھولتے ٹھوڑی
سے تھام کر اس کا چہرہ اپنے
مقابل کیا .. اور اپنے کام میں
مصروف ہوا .. وہ شریر سا
مسکراتے اسے دیکھ رہی
تھی .. اب ٹھیک ہے ...

عشاء نے مرر میں دیکھا ..وہ
سرخ رنگ کی لپسٹک اس قدر
زیادہ تھی کہ اسے دیکھ کر
عجیب سا احساس ہوا .. مگر
اس کے شوہر کو پسند تھی سو

وہ اب اپنا چکی تھی ....اپ کو
سرخ رنگ بہت پسند ہے
کیا ؟؟

سرخ رنگ ...زہر لگتا.
ہے مجھے .. .. مگر .. وہ روکا
...

مگر ...؟؟؟ عشاء نے سوالیہ
... نگاہ اسے دیکھا

مگر تم پر بہت جچتا ہے .. یوں
جیسے یہ سرخ رنگ صرف
تمہارے لئے ہی بنا ہو .. تم
اسے پہنے ..یا اس رنگ کا

سنگھار کئے مجھے حد سے زیادہ
حسین لگتی ہو .وہ اس کے
.. چہرے کے بے حد قریب تھا

کبھی کسی پاگل اور سر پھرے
جنگلی جانور کو بے قابو ہوتے
دیکھا ہے تم نے ؟؟. عشاء نے
... نفی میں سر ہلایا

کسی دن دیکھو
گی ....اورپھر ......سمبھال
نہیں پاؤ گی .. وہ اس کے کان
کے قریب ہوتا دھیرے سے بولا تو
وہ ایک گہری سانس بھرتی گڑ

بڑ اتی ہوئی کچھ قدم فاصلے پر ہوئی ..

چل ... چلیں ... وہ شریر سا مسکرایا تھا .. اس پیاری سی لڑکی کو سرخ ہوتے دیکھنا اس شخص کا پسندیدہ کام تھا ...

وہ اس کا ہاتھ تھامے چل دیا .. جب کہ وہ اس پاگل انسان کے اس طرح بے باک ہو جانے پر حیا سے سمٹ جاتی تھی

....

....

اپنے جان سے زیادہ عزیز بھائی
کا بے جان ادھ کٹا وجود دیکھ
کر وہ ہٹا کٹا آدمی ڈھے چکا تھا
... وہ جانتا تھا کہ شاہ میر اب
کسی صورت بچ نہیں سکتا وہ
اسے دوبارہ کبھی نہیں دیکھ
پاے گا ..مگر موبائل سکرین پر
چمکی اس بے جان وجود کی
تصویر اس کے خون میں گردش
کم کرتی اس کے ہوش و
حواس بے قابو کر رہی تھی ....
سلطان .... وہ طیش کے
عالم میں دھاڑا تھا ... قسم

میرے مرحوم بھائی کی ..
تمہیں اور تمہاری بیوی کو اتنا
تڑپاؤں گا .. کہ تمہاری سات
نسلیں یاد رکھیں گی ...ـ نہیں
چھوڑوں گا ..کسی قیمت
نہیں .. وہ غصے سے بے قابو ہو
رہا تھا جب کہ ابراہیم اسے
کندھوں سے تھامے یقین دلانے
کی کوشش کر رہا تھا ..
اب تم دونوں .. اگر ہاتھ پر
ہاتھ رکھ کر بیٹھے پرسکون ہو
گئے ہو تو .. یہ کام اب ہمیں
سومپ دو ... ان دونوں کو نہ

زندگی ملے گی .. نہ ہی
موت ... یہ کام اب ہمارا ہے ..
بہرام وہ خطرناک چہرے والا
آدمی آنکھوں میں غصہ لئے
سلطان کی زندگی کو جہنم
بنانے کی ترقیبیں سوچ رہا تھا
جب کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ
وہ کس سے ٹکرانے جا رہا ہے

....

....

بہت دنوں بعد وہ لان میں
اپنے آغا جان کے ساتھ بیٹھی
کرنے اور enjoy ترکش کھوہ

اپنی ہمیشہ کی طرح مزے کی باتوں سے آغا جان کا دل بہلا رہی تھی ..

ائیگل ..بیٹا کیا بات ہے ..میں دیکھ رہا ہوں .. بہت چپ چپ رہنے لگی ہو .. کیا بات ہے ؟؟ حادی نے کچھ کہا تم سے .. بتاؤ مجھے .. اس کی طبیعت میں اچھے سے درست کروں گا .. رحیم شاہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا ..

ارے نہیں آغا جان .. ایسی کوئی بات نہیں .. میں ٹھیک ہوں ..

وہ مسکرائی .. مگر مقابل
شخص مسکراتی آنکھوں کے
پیچھے کا درد اچھے سے پہچاننے
میں ماہر تھا ... میں نہیں جانتا
کہ وہ کیا بات ہے جو تم مجھ
سے چھپا رہی ہو ..مگر میری
بیٹی ..تم شاید بھول رہی
ہو ... میں باپ ہوں تمہارا ..
اور باپ سے ولاد کی اداسی
... کبھی چھپتی نہیں

ائیگل نے بڑھ کر شاہ کے کندھے
پر سر رکھتے آنکھیں
موندی .....حال کے وسط میں

ان سے کچھ فاصلے پر کھڑے
اس چلبلے لڑکے نے محبت بھری
نگاہ اپنی جان سے زیادہ عزیز
کزن کو دیکھا تھا .. جسے تنگ
کرنے میں اسے ہمیشہ ہی مزہ
آ تا تھا .. مگر وہ کبھی اداس یا
اس سے خفا نہیں ہوتی تھی
بلکہ بھرپور جوا ب دیتی تھی ..
مگر اب وہ اس سے واقی خفا
تھی .. اور ہونا بنتا بھی تھا ..
وہ دیوار سے ٹیک لگاے اسے
شریر نگاہوں سے دیکھ رہا
تھا .. شولڈر کٹ بالوں اور

گہری آنکھوں والی وہ تیکھے
نقش کی لڑکی بہت چلبلی اور
سٹرونگ پرسنیلٹی کی مالک
تھی ...مگر اب اسے مزید تنگ
نہیں کروں گا .. اے... گل ....
میری پاگل سرپھری کزن ..
حادی تمہیں جلد بتا دے گا کہ
وہ تم سے .. کس قدر محبت
کرتا ہے .. تم سمبھال نہیں پاؤ
گی ..... وہ مسکرایا ..

وہ چلتا ہوا ان دونوں کے قریب
بیٹھا ...ـ مرحبا ... سلام کرتا وہ
ائیگل کے ہاتھ سے کپ پکڑتا

اس کے قریب بیٹھا .. ائیگل نے
ایک تیکھی نگاہ اسے
دیکھا ....مرحبا . ہاں بھئی ..
کدر گم ہو. برخوردار ...ـ نہ
تمہاری کوئی اطلاع ہے اور نہ
ہی ہمارے سلطان کی کوئی
اطلاع ...ـ شاہ نے گہری نگاہ
اسے دیکھا جو مسلسل ائیگل
کے غصے سے بھرے چہرے کی
طرف دیکھتا مسکرا رہا تھا ...
ارے .بابا ... اپ کے لئے تو خوش
خبری ہی خوش خبری ہے ....ـ
ہمارا سلطان ..اب .. اپنی ہر

زمیداری بہت اچھے اور طریقے
سے نبھا رہا ہے .. ہاں بس
کبھی کبھی ہایپر ہو جاتا ہے ..
مشکل سے سمبھالنا پڑتا ہے ..
مگر ہمیں ہماری بھابی کا
شکر گزا ر ہونا چاہیے ... جب
سے وہ بھائی کی زندگی میں آ
ی ہے ..وہ تو جیسے مکمل ہی
تبدیل ہو چکے ہیں .. اپ جانتے
ہیں ... وہ شخص جو کسی کی
بات کا جوا ب بھی اپنی مرضی
سے دیتا تھا ..اب اتنی باتیں کرتا
ہے کہ میں سنتا اورحیران ہوتا

ہوں .. وہ خاموشی کا بادشاہ
اب بولنا سیکھ گیا ہے بابا ...
سچ میں سلطان بھائی کو ایسے
دیکھ دل خوش ہو جاتا ہے ..
حادی نے دل پر ہاتھ رکھتے
گہری سانس بھری تو ائیگل نے
بھی مسکراہٹ لئے اثبات میں
سر ہلایا ...

وہ ایک نارمل اور مکمل
زندگی ڈیزرو کرتا ہے میرے
بچو ..مگر .. اس نے اپنی آ دھی
زندگی اندھیرے اور تکلیفوں میں
گزاری ہے .. میں دل سے چاہتا

ہوں . میرا سلطان ..زندہ دل ، ہنستا مسکراتا ،اور زندگی کو بھرپور جینے والا بلکل اپنے باپ جیسا بنے ...

وہ لڑکی ..اسے زندہ کر رہی ہے ... اس کے وجود میں محبت اور زندگی بھر رہی ہے .. مگر مجھے ڈر ہے ...ـ ڈر ہے ان آنے والی تکلیفوں سے جس کی وجہ وہ لڑکی بننے والی ہے .. مجھے سب نظر آ رہا ہے .. سب کچھـ ....ـ سلطان کو زندہ رہنے کے لئے بھاری قیمت

چکانی پڑ ے گی ... کیوں کہ
اس کی چنی گئی زندگی ..اس
کی اپنی زندگی کے یخلت
... مترادف ہے

آغا جان .. اپ ہی کہتے ہیں
نہ کے صدقے اور دعائیں سب
ٹال دیتی ہیں .. آ نے ولی
پریشانی ..مشکلات ،سب
کچھ .. ہم سب ان کی اچھی
اور مکمل زندگی کے لئے بھرپور
دعا کریں گے ہمیشہ .. بے شک
... میری بچی .. بے شک

میری دعائیں تم سب کے ساتھ ہیں ...

میں بس اپنے بچوں کو ایک اچھی اور خوشیوں سے بھرپور زندگی جیتا دیکھنا چاہتا ہوں .... شاہ نے ائیگل کے سر پر ہاتھ رکھتے محبت سے کہا ...۔ تو حادی نے بڑھ کر اپنا سر نزدیک کیا .. ہاں بھئی .تم بھی ..تم بھی ... شاہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے نے میں گردن ہلای ....

گل .. میں سوچ ر□ا تھا . ک□
□م ک□یں با□ر چلت□ □یں ..
کافی دن □و گی□ کیوں آغا جان
. .. حادی ن□ آ ی برو اٹھات□ ک□ا

□اں بھئی .. میری بچی کو
کسی اچھی جگ□□ ل□ جاؤ . تا
ک□ اس ک□ اس پررونق چ□ر□
پر و□ پیاری سی مسکرا□ٹ
میں دوبار□ دیکھ سکوں ...
ائیگل ن□ مسکرات□ □و□ ان□یں
دیکھا ... ایک تیکھی نگا□ حادی
پر ڈالتی و□ و□اں س□ غائب

ہوئی ....

....

ساحل سمندر کا وہ کنارہ بہت خوبصورت ،پر نور اور تازگی سے بھرپور تھا ... وہ اپنی دونوں باہیں پھیلا ۓ سمندر کنارے اس کے ہمراہ کھڑی دل سے مسکرا تی خوش تھی ..

اس کنارے پر بہت سے لوگ سیاحت کے لئے موجود تھے .. کچھ کپلز ،تو کچھ سیاح اپنے موبائلز میں وہ خوبصورت منظر قید کر رہے تھے ..جب کہ

وہ مضبوط شخص اپنی پیاری
بیوی کی وہ خوشی اور
مسکراہٹ اپنی آنکھوں میں
قید کرتا بنا پلکیں جھپکے اسے
دیکھ رہا تھا ..
عبدر .. یہاں آئیں .. ادھر ہم
بھی ویسا بناتے ہیں .. وہ کنارے
پر بیٹھی اپنے سے کچھ فاصلے پر
بچوں کے بنائے گئے مٹی کے
چھوٹے چھوٹے گھروں کی طرف
دیکھتی بولی .. وہ شرٹ کے
کف فولڈ کرتا اس کے مقابل
بیٹھا تھا .. وہ مٹی سے کچھ

بناتی مگر وہ اگلے ہی پل ڈھے
جاتا .. بناتے وقت وہ خوش
ہوتی مگر اس مٹی کے گرتے
ہی اپنے چہرے کا زاویہ
بدلتی ..وہ اس کے بدلتے ہر
زاویئے کو دیکھتا اپنی زندگی کو
خوبصورت بہت خوبصورت
ہوتا محسوس کر رہا تھا ...
اے .. یہ تو بن ہی نہیں رہا ..
اور دیکھیں وہاں .. وہ بچے کتنے
آرام سے بنا رہے ہیں .... وہ
ناک سکیڑتی بولی ..

سلطان نے اس کی پشت پر بیٹھتے اس کے ہاتھ تھامے .. یہ چھوڑو .. ہم کچھ اور بناتے ہیں .. وہ اس کے ہاتھ تھامے زمین پر اڑھی ٹیڑھی لکیریں کھینچ رہا تھا ..

اس کی چھوٹی سی انگلی کو اپنے مظبوط ہاتھ میں تھامے وہ ریت پر کچھ بنا رہا تھا .. جب کہ وہ پاگل لڑکی اس کی کاروائی کو نظرانداز کرتی ،،اس کے چہرے کی طرف محبت سے دیکھ رہی

تھی .. اس کی وہ پیاری
آنکھیں عشاء کو بہت پسند
تھیں .. اسے مسلسل اپنی
طرف دیکھتا پا کر وہ سامنے
دیکھتا مسکرا دیا ..

کیسا بنا ہے ؟؟ سلطان نے اپنے
ہاتھ روکتے پوچھا ...

بہت پیارے ہیں ... وہ
مسکراتی ہوئی اس کے چہرے
کی طرف دیکھتی دھیرے سے
بولی .. سلطان نے اس ماتھے پر
انگلی رکھتے اس کا سر سامنے
کیا .. تو وہ گربراتی ہوئی

آنکھیں مچتی شرمندہ سی
ہوئی ....۔ میرا .. میرا مطلب
تھا .. بہت پیارا بنا ... وہ اس
کے بنائے گئے نقشے کی طرف
دیکھتی جلدی جلدی بولی ..تو
... وہ شریر سا مسکرایا

جانتی ہو یہ کیا ہے ؟؟ عشاء
نے اس کے بنائے اڑھے ٹیڑھے
نقشے کی طرف دیکھتے سر
... کھجاتے نفی میں سر ہلایا

وہ ٹرائی اینگل اور سکویر
شیپ کا ایک دا یرا تھا ...۔ جس

میں بہت سی خالی جگہہ تھی
...
.... یہ .. میرا دل ہے
سلطان نے اس کے کان کے
... قریب ہوتے کہا
اچھا ا ا ا ا .. آ پ کا دل ہے
یہ .. اب سمجھی .... یہ دل
ٹرائی اینگل کی شیپ کا کب
سے ہونے لگا بھلا ؟؟..ـ ..ہاہ ...
اسی لئے اپ بھی ٹیڑھے اور
تھوڑے نہیں کافی زیادہ سارے
پاگل اور سر پھرے ہیں .. دل

جو ایسا ہے ... سلطان نے
مسکراتے اس کے رخسار پر
ماتھا ٹیکا ....

پاگل لڑکی ...ـ پوری بات تو سن
لو ...

جی جی سنا یں .. وہ ہنسی
دباتی بولی ..... یہ ..تمہارے
عبدر باری کا دل ہے وہ سکویر
کے بیچ بنی ٹرائی اینگل پر
انگلی رکھتا بولا .. اچھا .. یہ تو
ہو گیا اپ کا ٹیڑھا سا دل ..اور
یہ ؟؟

یہ .. تم ہو ....ـ وہ سکویر پر
انگلی رکھتا بولا .. عشاء نے
نگاہیں اس کی پیاری آنکھوں
پر ٹیکاییں ... تمہارے اس پیارے
سے مضبوط ہالے کے بیچ ..یہ
میں ہوں ... یہی .. میری دنیا
ہے .. وہ سکویر کے بیچ بنی
ٹرائی اینگل پر انگلی رکھتا
بولا ...تو وہ پاگل سی لڑکی
اس کی پیاری باز جیسی
آنکھوں میں دیکھتی اپنی روح
تک اترتی معصوم سی خوشی
محسوس کر تی مسکرا رہی

تھی ... سلطان نے دھیرے سے
جھک کر اس کی پیشانی اور
رخسار پر اپنی محبت کی مہر
ثبت کی .. تو وہ حیا سے
سمٹتی اس کی مضبوط آغوش
میں جا چھپی ...

وہ دونوں اس خوبصورت
سمندر کنارے زمین پر ایک
دوسرے کے ہمراہ بیٹھے تھے ..
سلطان نے اس کی پشت پر
بیٹھے اپنا حصار تنگ کیا وہ اس
کے کندھے پر سر کی پشت ٹیکے
ایک سکون ، ایک ٹھنڈک ،اور

اطمینا ن محسوس کرتی اپنی
قسمت پر رشک کرتی شریر
سا مسکرا رہی تھی ....

ایک دن ..وہ تم سے اتنی محبت
کرے گا کہ تم سے وہ سمبھا
لنی مشکل ہو جاے گی ..تم
اپنی قسمت پر رشک کرو گی
میری بچی ......وہ مسکرائی
اس کا ایک ڈمپل نمایاں ہوا ..
اس کے سر پر ٹھوڑی ٹیکا ے وہ
سکوں سے آنکھیں مندے اپنی
زندگی کو محسوس کر رہا
تھا ... وہ زندگی جس سے وہ

ہمیشہ دور بھاگتا تھا .. جسے
جینے سے وہ ہمیشہ ڈرتا تھا ..
جسے اس نے معصومیت کی
عمر میں ہی خود سے دور کر
دیا تھا .. .. عبدر ... جی ..
میری پیاری بیوی .. وہ
مسکرائی

اپ کو کیا پسند ہے ؟؟
مطلب .. کون سا رنگ ؟؟ کون
سا کھانا .. کون سا موسم ..
کون سا احساس ؟؟

تم بتاؤ .. تمہیں کیا پسند
ہے ؟؟

اے .. پہلے تو میں نے پوچھا نہ .. .. . مگر میں بڑا ہوں

اچھا تو اب اس بات کا فایدہ اٹھا یں گےآپ ......

وہ پلکیں جھپکتی بولی .... یہی سمجھ لو ... وہ مسکرایا ......بتاؤ ؟؟؟..

اپ کو کیا لگتا ہے ؟؟ وہ شریر سا مسکرائی ... مجھے کیا پسند ہو گا ؟؟

ہمم ... سلطان نے اس کے گرد اپنا حصار تنگ کیا ..

تمہیں .. پھول پسند ہیں ....
بولنا بہت پسند ہے .. سوال
پوچھنا تمہارا مشغلہ ہے ...
تمہیں سفید رنگ ،بہار کا
موسم ..شام کا وقت ،بھیڑ میں
بے مقصد پیدل چلنا ،ہر چھو ٹی
سی بات پر خوش ہو جانا ، ہر
بات الٹی اور میرے طریقے سے
سمجھنا ، گھومنا ، سکون کی
تلاش میں رہنا ، دوسروں کا
خیال رکھنا ، بے وجہ
مسکرانا ،کھل کر ہنسنا ، اور
پھولوں کا خیال رکھنا بہت

پسند ہے .. وہ آنکھیں موندے بول رہا تھا .. جب کہ وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں بس اسے دیکھے جا رہی تھی .. وہ حیران تھی .. اس نے کبھی نہیں بتایا تھا . مگر وہ جانتا تھا .. وہ سب جانتا تھا .. وہ شخص جو کسی کی جان لیتے وقت یہ تک یاد نہیں رکھ پاتا تھا کہ وہ کیا ہے ؟کون ہے؟ کیا کر رہا ہے ؟؟

وہ اپنی اس چھو ٹی سی بیوی کی ان کہی باتیں یوں بیان کر

رہا تھا جیسے وہ صدیوں سے
اس کے ساتھ رہتا اور اسے جانتا
ہو ..

اپ کو یہ سب کیسے پتا ؟؟ میں
نے تو کبھی اپ کو نہیں بتایا ..
سوائے پسندیدہ موسم کے .. وہ
حیران تھی ... جب کہ وہ
.... مسکرا رہا تھا

اپ نے تو سب بلکل ٹھیک کہا .
مجھے یہ سب پسند ہے .. وہ
چہک اٹھی تھی .. اپ کو کیا
پسند ہے ؟ وہ سیدھی

ہوئی .... "تم"...... وہ
مسکرائی ...میرے علاوہ ؟؟؟

وہ سب کچھ جو تمہیں پسند
ہے .. اسے .. میرے آنے سے
پہلے ؟ ہممم .. کچھ خاص
نہیں ....پھر بھی ..بتائیں نہ ....
تمہارے آنے سے پہلے .. مجھے
خاموشی پسند تھی ...مگر اب
تمہاری باتیں پسند ہیں ....
مجھے سیاہ رات پسند تھی ..
مگر اب تمہارے وجود کی
روشنی پسند ہے .. ہر وہ
چیز جو تمہیں خوشی دیتی ہے

مجھے وہ سب پسند ہے ... وہ
اس کی پیشانی سے ماتھا
ٹیکے ہوے تھا .... وہ پیاری لڑکی
دل سے خوش ہوئی
تھی ....ایک بات
پوچھوں ..سلطان نے سوالیہ
نگاہ دیکھتے کہا ... دو پوچھ لیں
... .. وہ سیدھی ہوئی

سفید رنگ پسند ہونے کی کوئی
خاص وجہ ؟؟

جی .. ہے نہ ... اور وہ کیا ؟؟
سلطان نے اس کے ہاتھ تھام پر
... اپنے کندھوں پر رکھے

میرے متابک ... سفید رنگ .. وہ واحد رنگ ہے جس میں جو رنگ سب سے پہلے شامل کیا جائے وہ مکمل اسی رنگ میں ڈھل جاتا ہے .. باقی رنگوں میں ایسا نہیں ہوتا ..وہ رنگ بدل دیتے ہیں .. مگر سفید نہیں .. وہ اسی رنگ کا ہو جاتا ہے جو اس میں سب سے پہلے شامل ہو ...

سلطان نے حیرانی سے اپنی اس چھو ٹی سی سمجدار بیوی کو دیکھا .... جو اتنی بڑی باتیں

یوں ہی کھ دیتی تھی .. وہ
گہرائی سے سب جاننے اور
سمجھنے والی تھی ....

تو اس میں کون سا رنگ شامل
ہوا پھر ..سلطان نے اس کے
چہرے کے قریب ہوتے کہا ...
بلیک ...۔ اس کی بات پر سلطان
کا بھرپور قہقہے گونجا ....

نہیں ... کبھی نہیں میری
گڑیا .. میں تمہاری اس پیاری
اور رنگین دنیا کو کبھی سیاہ
نہیں ہونے دوں گا ..تمہارا
عبدر اس میں اتنے رنگ بھرے گا

کہ تم سے وہ گننا مشکل ہو
جائیں گے .. اس کی پیشانی
سے سر ٹیکے وہ محبت سے بول
رہا تھا ...وہ خوش
.. تھی ..مطمئن تھی

اپ کو کیسے پتا ..کہ مجھے
سفید رنگ پسند ہے ؟؟؟

تم ہمیشہ یہ رنگ اپنی ہر چیز
میں ڈھونڈھتی ہو ..جو بھی
چیز تم استمال کرتی ہو وہ
زیادہ تر سفید ہوتی
ہے ... ..وہ بظاہر ہر چیز
نظرانداز کرنے والا شخص اتنے

دیہان اور غور سے اپنی بیوی
کی ہر ایک چیز اور پسند نوٹ
کرتا تھا ....وہ مسکرائی . .اس
کا وہ ہلکا سا ڈمپل ابھرا تو
اس مظبوط شخص نےجھک
اس پیارے سے ڈمپل کی
چھوٹی سی نظر اتاری ... وہ
اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی
مسکراہٹ دباتی اٹھ کر فاصلے
پر ہوئی ....

سکائے بلیو کلر کی پیروں کو
چھوتی فراک اور میچنگ حجاب
اوڑھے وہ بہت پیاری لگ رہی

تھی ... سادہ نفیس اور چھوٹی سی شیہزادی کی ماند ... وہ ارد گرد کا منظر اپنے موبائل میں قید کرتی خوش تھی .. اپنے ہنڈسوم پلس نکمے شوہر کے ساتھ ایک تصویر بناتی وہ اپنی ایڑیاں اٹھاۓ کھڑی تھی .. مگر وہ پھر بھی اس کے کندھوں تک با مشکل پہنچ پا رہی تھی .. سلطان نے اسے دیکھتے ہنسی دبای ..

توبہ ہے عبدر .. قسم سے .. وہ .. چڑ کر فاصلے پر ہوئی

کوئی اتنا لمبا کیسے ہو سکتا
ہے بھلا ؟؟؟ اپ تو نہ بابا آدم
کے زمانے کے سنگل پیس ہیں
جو اس زمانے میں ٹپک پڑے
ہیں ... لمبو کہیں کے . .. وہ
.... کھل کر ہنسا تھا
وہ کن آنکھوں اسے ہنستے
دیکھ دل سے خوش ہو رہی
تھی ..اس کا وہ کھڑوس ہنستا
ہوا بہت زیادہ پیارا اور اٹریکٹو
لگتا تھا ... اس میں میری کوئی
غلطی نہیں .. اب تم ہو ہی
اتنی سی ..سلطان نے اپنی چھو

ٹی انگلی اس کی طرف کرت□ ک□ا ..

ایک بات تو بتاؤ .. ک□یں تم ک□ خاندان {بون□} { dwarf } س□ تعلق تو ن□یں رکھتی ..؟
سلطان ن□ جھک کر اس ک□ قریب □وت□ ک□ا ... ؟؟؟

عشاء ن□ ناک سکیڑت□ اس□ دور دھکیلا مگر و□ پ□اڑ اپنی جگ□□ س□ □ل بھی ن□ پایا .. اپ میرا مذاق اڑا ر□□ □یں اب..
سلطان ن□ □نسی دبای ... میں

بلکل ٹھیک ہوں .. بلکہ اپ کچھ
.. ... ایکسٹرا ہی لمبے ہیں
سچ میں .. کبھی کبھی لگتا
وہ... dwarf ہے .. مس
شریر سا مسکرایا .. اے ..
رکھیں ذرا .. ابھی بتاتی ہوں ..
وہ اس کی طرف غصے سے
بڑھی ... وہ ہنستا ہوا الٹے
قدموں چل رہا تھا ... سلطان
نے اسے تیزی سے اپنی طرف آ
تے دیکھ قدم روکے تو وہ سیدھا
اس کے سینے سے جا ٹکرائی ..
سلطان نے جھک کر ایک بازو

اس کی کمر کے گرد حمائل کرتے اسے ہوا میں اٹھایا .. جب کہ وہ دوسرا ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے اسے اپنے مقابل کئے شریر سا مسکرا رہا تھا ..

چھوڑیں مجھے .. .. کیا کر رہے ہیں ..یہاں سب دیکھ رہے ہیں عبدر .. وہ اس کی مظبوط گرفت سے خود کو آزاد کرتی ناکام ہو رہی تھی ...
عبدر ر ر ر ....ـ اس نے چڑ کر کہا .. جی میری dwarf ... . ہا
اپ کو اللہ پوچھیں گے ... نیچے

اتاریں مجھے ورنہ .. ..
ورنہ ؟؟؟ سلطان نے بھویں اچکا
یں ..

ورنہ میں ... اس نے دونو ں
ہاتھ اس کی گردن کے قریب
کرتے خود کو روکا ... ۔ وہ
ہنسا تھا ..

میری طرف دیکھو ... سلطان
نے اسے یہاں وہاں نظریں
گھماتے دیکھ کہا ....۔ عشاء نے
اس کی طرف دیکھا تو وہ دو
براؤن آنکھیں آ پس میں ٹکرائیں
تو کچھ لمحے وہ ہنوز رہیں. .

مجھ سے شادی کرو گی .؟..
سلطان نے دو سرا ہاتھ جیب
سے نکال کر اس کے گرد
حمائل کیا ...... ہماری شادی
تو ہو چکی ہے نہ .. وہ
... مسکرائی

ہمم .. ہو تو چکی .. مگر ..
میں تم سے ترکش رسمو رواج
کے مطابق شادی کرنا چاہتا
ہوں میری چھو ٹی گڑیا ..

آہا ں .. تو اس کا مطلب ..اپ
مجھے پرپوز کر رہے ہیں ؟؟

سلطان نے اثبات میں سر ہلایا ... .. اے .. اتنے بڑے ہو گیے آ پ .. اور آپکو پرپوز کرنا بھی ٹھیک سے نہیں آتا .. وہ مسکراہٹ دباتی بولی ...اب میں پرپوز تھوڑی کرتا پھرتا ہوں لڑکیوں کو ...جو مجھے آتا ہو ..... کیسے کرتے ہیں ؟؟؟ تم بتاؤ ... میں ویسے کر لوں گا ... . وہ ہنس دی

پہلے مجھے نیچے اتاریں پھر بتاتی ہوں ...

کیوں یہاں کوئی مثلا ہے
.... کیا ؟؟؟ وہ ہنوز رہا
میرے پاگل .. اپ مجھے نیچے اتا
ر یں گے ہی تو ٹھیک سے پرپوز
کر سکیں گے نہ .. وہ اس کے
.. ماتھے پر ہاتھ مارتی بولی
سلطان نے اپنی گرفت ڈھیلی
کرتے اسے آزاد کیا تو وہ بجلی
کی تیزی سے فاصلے پر ہوئی
...
اب بتاؤ .. کیسے کرتے ہیں ؟؟
... وہ سیدھا ہوا

پیار سے پوچھتے ہیں نہ ......

اچھا تو میں نے کیا گن پو ا ئنٹ

پرپوچھا تھا ؟؟ ...... ارے پاگل ..

. ایسے نہیں نہ .. وہ ہنسی

پیار سے کہتے ہیں ...عشاء نے

قریب ہوتے اس کے کان میں

کچھ کہا .تو اس کے ہنڈسوم

چہرے پرمسکراہٹ دوڑ

ی ...... وہ دل کے مقام پر ہاتھ

رکھتا سیدھا ہوا ..

{Güzel bayanım, benimle evlenir misin?}

{My beautiful lady, will you marry me?}

سلطان نے ہاتھ بڑھا کر محبت
سے کہا .. تو وہ پاگل لڑکی
خوشی سے چہک اٹھی تھی ..
وہ تو ہمیشہ سے یہی چاہتی
تھی کہ اس کا یہ کھڑوس
اسے ایسے ہی محبت سے پرپوز
کرے .. آج اس کا اتنا پوزیٹو اور
محبت بھرا لہجہ سنتی وہ
خوشی سے سرشار ہو رہی
تھی .. مگر اس کھڑوس نے
اسے کتنا رلایا تھا .. کتنا ستایا
تھا .. اتنی آسانی سے اب مان
تو نہیں سکتی تھی ..

وہ دونو ں ہاتھ کمر پر .. No
باندھتی مسکراہٹ دبا تی
بولی ...
ارے یار ... پہلی دفع .. میں نے
پہلی دفع تم سے پوچھا . تب
بھی تم نے انکار کر دیا تھا .. اور
اب اتنی محبت سے دوسری دفع
پوچھ رہا ہوں .. اب بھی
انکار .. سلطان نے معصوم سی
شکل بناتے کہا ....
اب کسی لڑکی پر کوئی
زبردستی تو نہیں کر سکتے
نہ .. اگر وہ نہ مانی تو نہ
سہی ...

دیکھ لو .. اتنے ہینڈسوم بندے
کو انکار کر رہی ہو .. کہیں
مہنگا ہی نہ پڑ جائے .. وہ
پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا
بولا ..
میں نے سوچ سمجھ کر جواب
دیا .... مسٹر ہینڈسوم ..
اپ سے شادی نہیں کروں
گی ...وہ شریر سا مسکرائی
اہمم ... تو مطلب ..اب کوئی
چانس نہیں ؟؟ عشاء نے نفی
میں گرد ن ہلای ...
ہمم .. تو مطلب اب میں اپنا
طریقے اپناؤں پھر .. وہ گہری

سانس بھرتا بولا .. اچھاا ا ا ...
.اور کیا ہے اپ کا طریقہ .؟؟
عشاء کی بات کے اختتام پر
سلطان نے ایک جھٹکے سے اسے
کھینچ کر گود میں اٹھایا اور
.. سمندر کی طرف چل دیا
اے .. کیا کر رہے ہیں ...
عبدر ..مجھ نیچے اتاریں ... وہ
اس کی گرفت سے نکل رہی
تھی.. وہ اس کی بات ان سنی
کرتا پانی کی گہرائی کی
.. طرف بڑھا تھا
عبد ... عبدر .. آ آپ .. پانی کے
اندر کیوں جا رہے ہیں ..؟؟؟
وہ مسکراتا ہوا گہرائی میں

پہنچا تو وہ اچھل کر اس کی
گردن سے چپکی .. ا□ □ □ ..
پلیز .. نہیں ... مجھے پانی سے
ڈر لگتا ہے .. پلیز یہاں سے
باہر ... ا□ □ □ □ □ □ ...
سلطان نے اپنی گرفت ڈھیلی
کی تو وہ اپنے بازو پوری طرح
اس کے گرد حمائل کرتی چیخ
پڑی ... وہ شریر سا ہنسنے
... میں مصروف تھا
پلیز یہاں سے باہر چلیں .. ..
میں ... میں .. ڈوب جاؤں گی ..
میں .. مر جاؤں گی .. عبدر
... پلیز

مجھے پانی سے بہت زیادہ ڈ ر
لگتا ہے ... سلطان نے تھوڑی
گہرائی میں ہوتے اسے اپنی
گرفت سے آزاد کیا .. مگر وہ
کسی چھپکلی کی طرح اس کی
گردن کے گرد بازو حمائل کئے
چپکی زور زور سے چیخ رہی
تھی ...
تو .. میری پیاری بیوی ... اب
بتاؤ ذرا .....اہ ہ ہ ہ ہ ....پانی
کی لہر اس کے وجود سے
ٹکرائی تو اس کی ایک زور دار
چیخ بلند ہوئی ... کرو گی مجھ
سے شادی؟؟؟

ہاں .. ہاں کروں گی .. ایک..
دو .. تین ...جتنی دفع اپ کہیں
گے کروں گی .. پلیز یہاں سے ..
یہاں سے نکالیں مجھے . پلیز
عبدر ... اس کے اقرار پر
... سلطان کا بلند قہقہے گونجا
کیا کہا تم نے .. مجھے سنائی
نہیں دیا ؟؟؟ پھر سے کہنا ذرا
..
ارے .. پاگل انسان .. اپ پورے
پاگل ہیں .. مجھے مارنے کا
ارادہ ہے اب آ پکا .. وہ ہنسا
..
شادی کرو گی مجھ سے ...؟؟ۓ

جی .. کروں گی ... کروں گی
نہ ..... ہممم ....کتنی
... دفع ؟؟؟؟ . 100 دفع . بس
سلطان نے اسے تھام کر او پر
اٹھایا تو اس کا ڈوبتا وجود ہوا
میں لہرایا .. عشاء نے گہری
سانس بھری ...
اپ پاگل ہیں .. قسم سے ..
پورے کے پورے .. وہ غصے سے
بول رہی تھی جب کہ وہ
مسلسل ہنس رہا تھا ..
اب آ ی نے لائن پر ... وہ اسے
مضبوطی سے تھامتا کنارے کی
طرف بڑھا .. سلطان نے اپنا
کوٹ اس کے گرد پھیلا یا تو

عشاء نے ایک تیکھی نگاہ اسے
دیکھا .. اپ بہت زیادہ برے ہیں
عبدر .. کوئی ایسے بھی کرتا
ہے بھلا .. وہ کامپتی ہوئی
غصے سے بول رہی تھی .. ارے .
بھئی .. میں نے تو سیدھا
سیدھاشرافت سے پوچھا تھا ..
مگر وہ کیا ہے نہ .. میری الٹی
بیوی کو سیدھی باتیں ذرا
سمجھ نہیں آتیں ...تو پھر اس
نکمے شوہر کو اپنا طریقہ
اپنانا پڑتا ہے .... وہ قریب
ہوا تو عشاء نے اسے زور لگا کر
دور کیا .. دور رہیں مجھ سے .
اپ بہت برے ہیں ....

ہاہاہاہا ... وہ کھل کر ہنستا
اسے اپنی مظبوط گرفت میں
قید کر گیا ....
نہ جانے کتنی ہی دیر وہ اسے
اپنی آغوش میں بھرے کنارے سے
دور بیٹھا رہا .. وہ گہری
سانسیں بھرتی اپنی دھڑکنوں
کو نارمل کر رہی تھی ... اپ
جانتے ہیں نہ مجھے پانی سے ڈر
لگتا ہے ... ایسا لگتا ہے جیسے
اگر میں دوبارہ وہاں گئی تو
میری سانسیں رک جائیں گی ..
د م گھٹتا ہے میرا ... وہ دھیرے
سے بولی ...میرے ہوتے ....
تمہیں لگتا ہے میرے ہوتے

تمہاری سانسیں یہ پانی روک
سکتا ہے ؟؟ اس کے لئے میں
ہوں نہ ..اس نے مسکراہٹ
دبای ... اپ بہت برے ہیں ...
کوئی ایسے بھی پرپوز کرتا ہے
بھلا .. اپ بھی الٹے ہیں اپ کے
سب کام بھی الٹے ہیں ...ـ بیوی
بھی تو الٹی ہی پائی ہے .. اب
تمہیں میرا طریقہ ہی سمجھ
آتا ہے تو اس میں میری کیا
غلطی ...اور ویسے بھی ہماری
زندگی میں آج تک جو بھی
ہوا ..دھماکے دار ہوا . تو میرج
پرپوزل بھی تو ایسا ہی ہونا
چاہیے تھا نہ ..دھماکے دار ..وہ

اس کے کان کے قریب ہوتا بولا
..
اور میں مر جاتی تو؟ پانی میں
ڈوب جاتی تو ؟؟ وہ اس کے
چہرے کی طرف غصے سے
دیکھتی بولی ...
میری آغوش میں ہوتے ہوے
تمہیں لگتا ہے کہ تم ڈوب
سکتی ہو؟ تمہیں لگتا ہے کہ
تمہاری سانسیں رک سکتی
ہیں .. سلطان کے ہوتے
ہوے .؟؟؟... اگر کبھی ایسا ہوا
..تو سلطان .. تمہیں اپنی
سانسیں دے کر تمہاری یہ

پیاری سی زندگی پھر سے بھال
.... کر دے گا .... وہ مسکرائی
تمہاری یہ مسکراہٹ میری
زندگی کو خوبصورت بناتی ہے
..
اور اپ کا ساتھ میری زندگی کو
خوبصورت بناتا ہے ..وہ اس کے
... سینے سے جا لگی
عشاء ....جی ....وہ قریب ہوا
.....
}Sen benim huzurumsun{
{ } تم میرا سکون ہو

وہ مسکراتی ہوئی گہری
سانس بھرتی مطمئن ہوئی ..

یہ الفاظ اسے ہمیشہ ہی
... سکون دیتے تھے
مگر اپ ابھی برے ہیں ..
وہ مسکرایا ... سلطان نے اس
کا اسکارف اتارتے وہ
خوبصورت بال اس کی کمر پر
گرے .. وہ اس کا اسکارف اپنی
گردن کے گرد لپیٹے اس کے
بالوں میں چہرہ چھپا ے آنکھیں
موند گیا ..،،ٹھنڈی اور پرسکون
ہوا میں لہراتے وہ خوبصورت
بال اس مظبوط اور بے رحم
شخص کے چہرے کی
مسکراہٹ کا سبب بن رہے تھے
...

پرسوں وہ خوبصورت دن
ہو گا ... جب تم ..اس پوری
دنیا ..کے سامنے ..میری ہو جاؤ
گی .. ہمیشہ کے لئے .. سلطان
کی بیوی ... عبدر باری کی
عشاء ... وہ دن ..میری زندگی
کا سب سے خوبصورت دن ہو
گا ...میں تمہیں اس سفید
رنگ کے خوبصورت لباس میں
میرے لئے سجا اور میرے لئے
سنگھار کئے دیکھنا چاہتا
ہوں ..وہ اس کے بالوں کو تھام
کر ان پر محبت بھرا بوسہ دیتے
اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا
تھا ... وہ پاگل سی لڑکی حیا

سے نگاہیں جھکائے اس کا ہر لفظ اپنی روح تک اترتا ... محسوس کر رہی تھی
اے .. پرسوں .. اتنی جلدی ....۔
وہ مسکرایا .... میں تو ابھی کہنے والا تھا .. مگر کچھ ضروری لوگ ہیں جنہیں مدعو کرنا لازمی ہے .. اس لئے ایک دن کا وقت دیا تمہیں .جاؤ کیا یاد رکھو گی ....۔ اے .. کچھ زیادہ ہی نہیں یہ وقت .. ؟؟
تمہارے لئے ... بس اتنا ہی کافی ہے ....وہ مسکرائی
سلطان ....۔ ہمم ......۔ گھر چلیں . کافی شام ہو

گئی .. ..اس نے ایک گہری
سانس بھرتے آ س پاس دیکھا تو
روشنیوں کا بسیرا بڑھ چکا
تھا .. لوگوں کی آمد و رفت
مزید بڑھ چکی تھی .. سمندر
کنارے لگی روشنیوں میں وہ
دو وجود اپنی محبت کی ایک
نئی داستان لکھنے جا رہے
تھے ..جو خوبصورت بھی ہونے
والی تھی اور
تکلیفوں .آزمایشوں اور تلخیوں
سے بھرپور بھی ... مگر وہ
بھرپور مرد اپنی اس چھوٹی
سی بیوی کو محفوظ رکھنے کے
لئے اپنی جی جان لگانے والا

تھا ... وہ عہد کر چکا
تھا .... وہ مان چکا تھاکہ
وہ اس قدر اس کی روح میں
بس چکی ہے کہ اب زندگی
جینے کے لئے اس پیارے سے وجود
کا اس کے پاس اس کے روبرو
ہونا لازمی تھا .. اور وہ پاگل
شخص اس نازک سے وجود میں
اتنا کھو رہا تھا کہ اسے اس پر
آنے والی تکلیفوں کو موڑ کر
خود تک لانا تھا .. وہ سلطان ...
جو خود پر ایک نگاہ غلط بھی
برداشت نہیں کر سکتا تھا ..
وہ اپنی بیوی کے لئے مسکراتے
ہوے اپنی جان بھی دے سکتا

تھا .. وہ کتنا بدل چکا تھا .. وہ
نفرتوں سے بھرپور رحم سے
عاجز اور جذبات و احساسات
سے عاری شخص خود میں
ابھرتے ہوئے اتنے
احساس ..جذبات محسوس کرتا
حیران رہ جاتا تھا .. کیسے اس
نازک سے و جود نے اسے خود
میں سما لیا تھا .. اس پیاری
سی چھوٹی سی لڑکی نے
سلطان کو ہرا دیا تھا .. وہ ہار
چکا تھا وہ اپنی ہار دل سے
.... تسلیم کرتا تھا
سلطا ن کی شادی کی خبر
سنتے ہی اس کے اس پرکشش

فلیٹ میں ایک رونق سے
بھرپور محفل سج چکی تھی ..
وہ سب ایک دفع پھر حال میں
بیٹھے ایک دوسرے سے خوش
گپوں میں مصروف تھے .. اس
کی وہ دو سہیلیاں اس پیاری
سی لڑکی کو سرخ کرنے میں
مصروف تھیں جب کہ وہ دو
شیطان کے چمچے اپنے سلطان
کی ٹانگ کھینچنے اور اس کے
غصے سے بھرے چہرے کو بھرپور
enjoy کرنے میں مصروف تھے
.....
ہائے .. ربا . زندگی بھی کیا کیا
موڑ دکھاتی ہے .. اب اس

جنگلی کی بھی شادی ہونے جا
رہی ہے   اور ہمیں کوئی
حسینہ منہ بھی نہیں
لگاتی ..زندگی جھنڈ ہو چکی
ہے یار اور او پر سے ان جناب
کی شادی دوسری دفع بھی
ہونے جا رہی ہے ... یگیت نے
اہ بھرتے اپنا دکھ بیان کیا تو
سب کا بیک وقت قہقہے گونجا
...
اپنی کالی زبان ذرا منہ میں
سمیٹ کر رکھ ..کمینے   میری
شادی میں کوئی گڑبڑ ہوئی ..
تو تیری زبان ہو گی اور میرا

پسندیدہ ہتھیار .. سلطان نے
.... تیکھی نگاہ اسے دیکھا
دیکھ ذرا اسے حادی ... اس کا
تو بس نہیں چل رہا ورنہ
ابھی ...ـ اس کی بات مکمل
ہونے سے پہلے سلطان نے اپنے
ہاتھ میں پکڑا کشن زور سے
... ... یگیت کی طرف اچھالا
جل کمینے ...اسی لئے تیری
صورت کو کوئی لڑکی منہ
نہیں لگاتی ... حادی نے ہنسی
.... دبای
وہ تینوں کچن میں مصروف ان
کی نوک جھوک سنتی ہنستی
.. اپنے کام میں مصروف تھیں

مس عشاء .. اب ذرا یہ چاے
اپنے شوہر نامدار کو پیش
کرو .. مگر ایسے نہیں .. وہ
اسے کپ پکڑا تی نمک کا بوکس
اس کے حوالے کرتی شریر سا
.. مسکرا رہی تھی
ارے نہیں پلیز ...ـ بیچارے کو
پہلے ہی میں بہت زیادہ نمک
کھلا چکی ہوں .. کیوں اب اس
کی بینڈ بجانے پر تلی ہو تم
... دونوں
اے . مروا .. ذرا دیکھو تو ..
شادی ابھی ہوئی نہیں مدام
صاحبہ کی اور شوہر کی
حمایت میں پہلے ہی میدان

میں کود پڑی .. ائیگل نے
شرارت سے اسے کہنی مارتے
کہا ...
تم جو بھی کہو مگر نمکین چاے
تو پلانی ہی پڑے گی نہ .. اور
ویسے بھی یہ تو رسم ہے نہ ...
تو چلو شاباش .. شروع ہو جاؤ
.. وہ دونوں اسے اشارے کرتی
ایک طرف ہوئی تو عشاء نے بے
بسی سے انہیں دیکھا ....
چائے میں نمک ملاتے اسے بے
اختیار ہی اس کا وہ زہر بھرا
سوپ یاد آیا جو اس کا پیارا
شوہر بنا کوئی نخرے کئے اتنے
مزے سے پی چکا تھا .. وہ

مسکرائی .... چائے کا دور چلا تو
کر enjoy وہ سب اپنی چائے
رہے تھے سلطان نے پہلا سپ
لیتے شریر سی مسکراہٹ لبوں
پر سجای .. مگر بنا کسی
ایکسپریشن کے وہ مزے سے
اپنی پیاری بیوی کے ہاتھ کی
زہر بھری چائے پینے میں
مصروف تھا .. اسے اتنے مزے
سے چائے پیتے دیکھ عشاء کو بے
اختیار ہی اپنے شہزادے پر پیار
آیا تھا .. اتنا تو طے تھا کہ وہ
کسی بھی چیز میں نخرے نہیں
کرتا تھا نہ اس کے بنائے کھانے
میں نہ اس کی پسند کی چیز

میں .. وہ ہمیشہ عاجزی سے
.. ... سب تسلیم کرتا تھا
بہت ساری تیاریاں کرنی ہیں
ابھی تو اور سلطان بھائی ..اپ
نے دن بھی صرف اور صرف
ایک دیا ہے ہمیں ... تو ہمیں
بنا وقت کا ضیا ع کئے اب نکلنا
چاہیے .. کیوں عشاء .. اب چلیں
.. ائیگل کی بات پر سلطان نے
اسے کن آنکھوں دیکھا .. جو کہ
برتن سمیٹتی اثبات میں سر
... ہلاتی کچن کی طرف بڑھی
اس نے آخری کپ اپنے جگہ رکھا
ہی کہ وہ جناب اس کا سر کھا
... نے حاضر ہو چکے تھے

ہا . عبدر .. وہ مجھے اپ
سے ....ـ . سلطان نے قریب آ تے
اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے
لگایا ....تم جا رہی ہو ؟؟؟
.. عشاء نے اثبات میں سر ہلایا
مجھ اکیلا چھوڑ کر ...ـ سلطان
نے معصوم سی شکل بناتے کہا
تو اس نے کن آنکھوں اسے دیکھا
..
کل آ جاؤں گی نہ ... فلحال تو
جانا پڑ ے گا .. ائیگل اور مروا
نے ...ـ کہا کہ .... وہ قریب
ہوا ... مت جاؤ نہ ... وہ
مسکراتی ہوئی انگلی اس کے
سینے پر رکھتی اس سے فاصلہ

پر ہوئی .... یہ اپ کے لئے
.. چھوٹی سی سزا ہے
اور وہ کس بات کی ؟؟ وہ بات
میں کل اپ کو بتاؤں گی ..
فلحال ذرا ہٹیں سامنے سے ..
مجھے جانا ہے .... وہ بازو آ پس
میں باندھتی بولی .... مطلب
.... میری بات نہیں مانو گی
اے .. عبدر ... اگر آپکو مجھ سے
شادی کرنی ہے تو شرافت سے
ہٹیں ذرا ... ورنہ میں انکار بھی
کر سکتی ہوں .. وہ شریر سا
مسکرائی ..... اچھاااا .....
انکار کرنے کی جرت تو کرو ذرا
... سلطان نے ایک جھٹکے سے

اسے کھینچتے قریب کیا ... کروں
تو ؟؟ کیا کر لیں گے ؟؟؟؟
ہاں .. مجھے چیلنج کر رہی
ہو .. سلطان کو .. ہمم ...
سلطان نے اس کا چہرہ تھام
کر مقابل کیا ...۔ جی .. سلطان
کو چیلنج کر رہی ہوں ..
بتائیں .. کیا کر لیں گے ...؟؟۔
وہ ہنسا .. لڑکی .. بہت
چھوٹی اور پیاری اور بہت نازک
ہو تم .. اپنے اس سر پھرے پاگل
کو جھیل نہیں پاؤ گی ...
تمہارا یہ نازک سا وجود ...
اس جنگلی کو سمبھال نہیں
پائے گا ....وہ اس کے قریب

ہوتا اس کی کان کی لو کو
دانتوں تلے دباتا بولا ... تو وہ
ہڑبڑا کر اس سے فاصلے پر
ہوئی ...
اگلی دفع چلینج کرنے سے پہلے
ذرا سا سوچ لینا . لڑکی . کیوں
کہ اگلی بار .. بخشش کا کوئی
رستہ نہیں ہو گا .. اس کے
رخسار پر ایک زور دار لمس
چھوڑتا ..... اپنی مسکراہٹ
دباتا .. وہ اس کی کھلی آنکھیں
enjoy اور ا ڈ ی ہوایوں کو
کرتا کچن سے جا چکا تھا ...
جب کہ وہ سینے پر ہاتھ رکھتی
اس پاگل شخص کی بے باکیوں

پر حیا سے سمٹ رہی تھی
....
..
شاہ محال میں جمی رونق اور
چہل پہل پر رحیم شاہ ایک
مسکراہٹ لئے ان سب کو دیکھ
رہے تھے ... نہ جانے کتنے ہی
عرصے بعد اس بے رنگ سے
محال میں رونق اور روشنی
بکھری تھی .. وہ چھو ٹی سی
لڑکی کتنی ہی زندگیوں میں
بہار لائی تھی .. وہ اس سخت
اور بے جان وجود میں جان
بھرنے آ ی تھی .. رحیم شاہ
اسے سب کے ہالے میں بیٹھے

کن آنکھوں دیکھا رہا تھا ... اس کی شکل کسی سے ہو بہو ملتی تھی .. وہی آنکھیں .. ویسے ہی نقوش .. مگر یہ ممکن تو نہیں تھا .. وہ اپنا خیال جھٹکتے اسے سلطان کی بیوی کے روپ میں دیکھتے حیران اور پریشان تھے .. وہ چھوٹی سی لڑکی خود سے اتنے بڑے اور سر پھرے پاگل انسان کو اپنے سامنے گردن جھکانے میں ایک سیکنڈ لگاتی تھی

....

مروا اور ائیگل اپنی چھوٹی سی بھابی کو ترکش رسومات

سمجھا تی اور ان پر عمل
کرواتی خوشی سے چہک رہی
تھیں ....
یہاں ہم سٹا یلش مہندی
نہیں لگاتے اس لئے تمہیں
ویسی ہی لگانی پڑے گی
... جیسی یہاں رسم ہوتی ہے
وہ اس کے چھوٹے چھوٹے
ہاتھوں کی ہتیلی کے درمیان
مہندی سے بھرا ایک سکہ
رکھے ہاتھوں پر سرخ رنگ کے
کوور پہنا ہے اس کے ارد گرد
گھومنے اور ترکش گانا گانے
میں مصروف تھیں ... جب کہ
حادی سمیت وہاں کی ملازمین

بھی اس محفل کو دلچسپی سے
... دیکھتے خوش ہو رہے تھے
ارے بھابی .. مجھے لگتا ہے ہے اپ
کے ہاتھوں پر مہندی کا رنگ
آدھا ڈارک اور آدھا پھیکا آ ئے
گا .. وہ ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتا
بولا ... وہ کیوں بھلا ؟؟ آدھا
کیوں ؟؟ وہ سر پر سرخ رنگ
کا حجاب اوڑھے اور سرخ رنگ
کا جالی دار دوپٹے پہنے اسے
اس چھوٹے سے گھونگٹ میں
.. سے دیکھ رہی تھی
ارے اب اپ تو جانتی ہی ہیں
نہ .. اپنے شوہر نامدار کو . پل
میں سونا پل میں ماشا ہونے

والا وہ سر پھرا انسان .. میرا
مطلب انسان نہیں کچھ اور ....
وہ مسکراہٹ دباتا بولا تو
عشاء نے اسے ٹیڑھی نگاہ
دیکھا ...
جی نہیں .. میرا شوہر بہت
اچھا ہے ... ہاں بس تھوڑا
نہیں بہت زیادہ پاگل ہے ..
باقی اب رہنا تو اسی کے ساتھ
ہے نہ . تو قبول ہے .. عشاء
کی بات پر سب کا بیک وقت
قہقہہ گونجا ....ان چھوٹی
چھوٹی رسومات کو انجوے
کرتی وہ بہت خوش تھی ..
اتنی سی عمر میں ہی اس نے

زندگی کو کس قدر جان لیا
تھا ... اب وہ اپنے ساتھ پیش
آنے والے ہر عمل کو دل سے
اپناتی تھی .. سب کچھ اپنے رب
پر چھوڑ کر وہ خوش اور
مطمین ہوتی تھی .. کیوں کہ
وہ جان چکی تھی کہ اب یہی
زندگی ہے ... بس یہی ہے
....
میری چھو ٹی سی بھابی . ذرا
اپنا ہاتھ لاؤ .. میں تمہارے
شوہر کا نام لکھ دوں .... ائیگل
اس کے قریب بیٹھی ... لاؤ میں
خود لکھتی ہوں . وہ اس کے
ہاتھ سے مہندی والا تھال اور

ایک سٹک پکڑتی سیدھی
ہوئی .. وہ اس لکڑی کی بنی
ہوئی سٹک کو مہندی میں بھگو
کر اپنی ہتیلی پر اس کھڑوس
کا نام لکھتی اس کی باتوں اور
بے باکیوں کو یاد کرتی خوشی
سے سرشار ہو رہی تھی جب
کے ائیگل اور مروا سمیت وہاں
ہر کوئی اتنی محبت سے اسے
وہ نام اپنے ہاتھ پر لکھتے دیکھ
رہے تھے جس نام سے اسے
کوئی نہیں جانتا تھا ..سوائے اس
پیاری سی لڑکی کے .. جس
نام سے اسے کوئی کبھی نہیں
پکارتا تھا .. "عبدر باری " وہ

پیارا نام اس سے بہت چھو ٹی
عمر میں ہی چھین لیا گیا تھا ..
وہ اس نام کو بہت پہلے ہی
خود سے دور کر چکا تھا .. اس
کی چھوٹی سی ہتیلی پر
جگمگاتا وہ نام ..."عشاء عبدر
باری "..... بہت خوبصورت لگ
رہا تھا ... بس وہی اسے اس
نام سے پکارتی تھی ... اس نے
بہت محبت سے وہ لکھا تھا ..
وہ مسکرائی .. یہ خوب صورت
پل وہ محسوس کرتی آنکھیں
.... مند گئی
اس کا وہ شہزادہ .. اپنی
مخصوص ڈریسنگ کئے اسی

نیلےکے سمندر کنارے کھڑا تھا ..
ایک ہاتھ کوٹ کی جیب میں
ڈالے دوسرے ہاتھ میں اپنا
پسندیدہ ہتھیار گھماتے ..بالوں
کو ہمیشہ کی طرح پیشانی پر
گراۓ .. ان پیاری آنکھوں میں
سرخ لالی ابھر رہی تھی ... وہ
نفرت ایک بھری نگاہ
باسفورس پر دوڑاتا .. اپنے
سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے ان
تین وجود کوآنکھوں میں غضب
لئے دیکھ رہا تھا ....ـ جسے بہت
محنت سے سلطان نے حاصل
کیا تھا ... یگیت سمیت سلطان
کے ایک خاص دوست کا آدمی

اپنی بھرپور پرسنیلٹی لئ□ کھڑا
تھا ... ج□اں □ارا بیگم ک□ و□
تین آدمی سلطان ک□ ایک
خاص دوست کی طرف س□
اس□ تحف□ تن بھیج□ گی□ تھ□ ....
ان تینوں نفوس ک□ □اتھوں کی
نسیں و□ ب□ رحم شخص ب□
دردی س□ کاٹ چکا تھا ... بندھ□
□اتھ اور پاؤں سمیت و□
تڑپت□□و□ وجود اس کی ان
سرخ آنکھوں کو ایک راحت
بخش ر□□ تھ□ ... سلطان ن□
اپن□ خنجر کی نوک صاف کرت□
اپنی جیب س□ روالور نکالت□
اس پر گرفت مصبوط کی ..

اپنے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے
ان تینوں کے ماتھے پر نشانہ
کستے وہ بس چند پل میں ہی
انہیں موت کی آغوش میں بھیج
چکا تھا ..... ان کی لاشوں کو
ریپ کرتے سمندر کی تہ میں
پھینکتے اس نے ایک گہری
سانس بھری ...... اگر آج ان
گھٹیا وجودوں کا آ خری دن نہ
ہوتا تو وہ کبھی اپنی پیاری
سی چڑیا کو خود سے دور نہ
بھیجتا ....
....
....

ایک پرنور صبح وہ اٹھی ..تو
اسے خود سے مہندی کی بھینی
بھینی خوشبو محسوس ہوئی ..
اپنی ہتیلی کھولتے اس نے دیکھا
.. جہاں وہ رنگ دیکھتے ہی
اس کی آنکھوں میں ایک چمک
ابھری .. اس مہندی کا رنگ اتنا
زیادہ تھا کہ وہ سرخ ہونے کی
بجاے بہت زیادہ گہرا تھا .. اتنا
کہ اسے وہ رنگ بلیک دکھائی
دے رہا تھا .. ایک پل تو وہ غور
سے اسے دیکھتی رہی ....ـ مگر
اگلے پل کچھ سوچتی ہوئی
مسکرا دی ....

پاگل آدمی ..... وہ اس کے نام
پر انگلی پھیرتی خوش ہو ی ...
اتنے میں اس کا سر کھا نے وے
دو شیطان کی پڑیا ں حاضر ہو
چکی تھیں
....
...
سفید رنگ کے جالی دارکام سے
بھرپور شیشوں اور موتیوں سے
بھرے اس بال گاؤن میں وہ
چھوٹی سی پیاری سی لڑکی
بہت خوبصورت لگ رہی
تھی ... اس کے کندھوں سے
نیچے لٹکتے لمبے سے بازو اس
کی ٹانگوں تک جا رہے تھے ..

سفید حجاب اوڑھے اور سرخ
رنگ سے ہونٹ سجائے وہ خود
کو پہچان نہیں پا رہی تھی ..
اپنی زندگی میں وہ کبھی اتنا
تیار نہیں ہوئی تھی .. بہت
زیادہ نہیں مگر ہلکے سے
اور لپسٹک میں وہ makeup
کسی شہزادی کی مانند لگ
رہی تھی ....
آئینے کے سامنے کھڑا وہ مغرور
شہزادہ نک سک سے تیار ہو
رہا تھا ... سفید شرٹ پہنے ..
چمکتی ہوئی بلیک ٹائی
لگائے ،کوٹ پہنتا ، خوبصورت
سی بلیک گھڑی باندھے وہ اپنی

شہزادی کے لئے تیار تھا ..
بالوں کو پیشانی پر بے ترتیبی
سے گرائے وہ مسکرا دیا ......
مروا ، ایر گل انٹی ، شفا انٹی
اور ہنی سمیت وہاں ہر کوئی
موجود تھا .. اس کے خاص دن
پر اس کے شوہر نے اس سے
جڑے ہر انسان کو مدعو کیا
تھا .. ان سب کو ایک ساتھ اپنے
ارد گرد دیکھتی وہ چھوٹی سی
لڑکی خوشی سے آبدیدہ ہو
رہی تھی ...وہ اکیلی رہنے
والی ایک کمزور سی لڑکی ..
اپنے آس پاس اتنے چاہنے والے

دیکھ خود پہ ضبط نہ کر سکی
..
اس کے رخساروں پر پھسلتے
آنسو دیکھ ایر گل نے بڑھ کر
اسے سینے سے لگایا .... نہیں
میری بچی ... یہ آنسو .. بہت
قیمتی ہیں .. انہیں یوں مت
بہاؤ ... تمہارے ساتھ اب اتنے
لوگ جڑ چکے ہیں .. اور ان
میں سے کوئی ایک بھی نہیں
چاہتا کہ تم یوں آبدیدہ ہو اپنے
اس خاص دن پر .....۔ وہ
مسکراتی ہوئی اثبات میں سر
ہلا گئی ...

ماں .. میں نے کبھی سوچا بھی
نہیں تھا .. میری زندگی میں
بھی ایسا دن آے گا .. جب میں
اپنے ارد گرد اتنے چاہنے والے
دیکھوں گی ..وہ سب میرے لئے
ہیں یہاں ... اس شخص نے
مجھے خاص بنا دیا ماں ..... اتنا
خاص کہ مجھے اپنا وجود بیش
قیمتی معلوم ہوتا ہے ..جانتی
ہیں .. وہ جب بھی مجھے
دیکھتا ہے .. مجھے پکارتا ہے تو
یوں لگتا ہے میں کسی ریاست
کی شہزادی ہوں ...وہ ہنس
دی .. ایر گل مسکراتی ہوئی
اس کے ماتھے پر لب رکھ گئی ..

تم ہو .. میری بچی .. تم اس
کی ریاست کی شہزادی ہی
ہو ..... مجھے فخر ہے تم پر .. تم
نے آخر اسے جیت لیا .... وہ اس
کے ہاتھ تھامے محبت سے
بولی ... ہنہ اسے بہت گہری
نگاہوں سے دیکھتی کچھ فاصلے
پر بیٹھی تھی ... عشاء نے قریب
آتے اس کے ہاتھ تھام کر اسے
اپنے مقابل کھڑا کیا .. وہ
چھوٹی سی ہنہ اب بڑی ،
سنجیدہ اور خاموش تھی .....
بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں
میں .؟. عشاء نے مسکراتے کہا
..

بہت پیاری .. بلکل پری جیسی
... وہ مسکرائی ..میں تمہارے
لئے بہت خوش ہوں عشاء ....ـ
میں چاہتی ہوں تمہیں اتنی
زیادہ خوشیاں ملیں ...یہ
زندگی ختم ہو جائے .. پر وہ
خوشیاں کبھی ختم نہ ہوں...
عشاء نے اسے گلے لگائے ایک
گہری سانس بھری .. اور میں
چاہتی ہوں ..تم پھر سے ویسے
ہی مسکراو جیسے تب
مسکراتی تھی .. جب ہم ساتھ
مل کر چیز کیک بناتے تھے .. تو
تب جب وہ خراب ہوتا تھا تو ..
عشاء کی بات پر ہنے کے چہرے

پر مسکراہٹ گہری ہوئی .....
اور پھر تمہارا بنایا وہ بد مزہ
کیک سب کو کھانا ہی پڑتا
تھا .. دونوں بیک وقت ہنس
دیں ...شفا انٹی ان سے کچھ
فاصلے پر مروا کے ہمراہ بیٹھی
انہیں یوں ہنستے دیکھ خوش
ہوئی تھی .. ...ـ ہنہ .. میری
ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا ...
کبھی بھی کمزور مت بننا .. یہ
دنیا بہت ظالم اور بے رحم
ہے .. یہاں کمزوروں کا فائدہ
اٹھانے میں لوگ دیر نہیں
لگاتے ..بہادر بنو . تمہیں بننا ہو
گا ...ـ وہ اسے کندھوں سے

تھامے سمجھا رہی تھی ... میں
بنو گی .. بلکل تمہاری طرح
.....
کیوں کہ میں نے سیکھا ہے
کہ .. آنسو انسان کو کمزور
کرتے ہیں ...ہم جتنا کمزور بنے
گے اتنا ہی کچلے جائیں گے ...
انسان چاہے اندر سے کتنا بھی
کمزور کیوں نہ ہو .. مگر باہر
کی مضبوطی اسے اس دنیا سے
... سامنے کھڑا رکھتی ہے
میں مظبوط بنو گی .. کیوں کہ
مضبوط لوگوں کا سہارا میرا
رب ہوتا ہے ......ـ وہ اس کی
آنکھوں میں دیکھتی مسکرا دی

.. اس کی وہ چھو ٹی سی
دوست اب بڑی ہو گئی تھی ..
وہ خود کے لئے اب سٹینڈ لے
سکتی تھی .. عشاء نے اس کے
ہاتھوں پر گرفت مظبوط کرتے
اثبات میں سر ہلایا .. تم
.... سمجدار ہو ہنہ
حال کے دروازے پہ نوک ہوا تو
سب کی نگاہیں اس مغرور
شہزادے پر پڑیں جو اپنی پوری
شان لئے دونوں ہاتھ کمر پر
باندھے کھڑا تھا .. عشاء اس کی
طرف پشت کئے کھڑی تھی ..
مروا نے ایک اشار کرتے ائیگل
کی طرف دیکھا .. اور دیکھتے

ہی دیکھتے وہ کمرے یوں خالی ہوا جیسے وہاں کوئی بم پھٹنے والا تھا ...

اہممم ... سلطان نے اسے مخاطب کیا ...... وہ مسکراتی ہوئی اپنا بال گاؤن سمبھالتی اس کی طرف مڑی .. تو وہ مظبوط شخص کچھ پل اپنی پلکیں نہ جھپک سکا .... سلطان نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ایک گہری نگاہ اسے دیکھا .....

کیسی لگ رہی ہوں ؟؟.. وہ دونوں ہاتھوں میں فراک کے کنارے پکڑے بولی ....

{Turkish word}

{Klbimin sahibi }

{Owner of my heart}

{میرے دل کی ملکہ} ....

سلطان نے دل کے مقام پر ہاتھ
رکھتے محبت سے کہا تو وہ حیا
سے نگاہیں جھکا گئی ...وہ
قریب آتے اس کے ماتھے پر لب
رکھتا اس کے دونوں ہاتھ تھام
کر کندھوں پر رکھ چکا تھا ...
اپنی چھوٹی سی پیاری سی
بیوی کی جھکی نگاہیں اسے
مسکرانے پر مجبور کر رہی
تھیں ...

سلطان نے ٹھوڑی سے تھام کر
اس کا پرنور چہرے اپنے مقابل
کیا ....ـ وہ سرخ رنگ دیکھتے وہ
شریر سا مسکرایا .....
عشاء نے اس کے بے ترتیب
بالوں کی طرف دیکھتے
مسکراہٹ دبای ... وہ اس کے
بال بنا رہی تھی .. جب کہ
سلطان گردن جھکاے اس کی
خوبصورت براؤن آنکھوں میں
یک ٹک دیکھ رہا تھا .. آج بھی
بال نہیں بنائے اپ نے ... .. وہ
دھیرے سے بولی ....
تو کس نے کہا تھا مجھے اکیلا
چھوڑ کر جانے کو .. جانتی ہو

نے یہ تمہارا کام ہے ..... وہ آ
ی برو اچکا ے بولا .... وہ
مسکراہٹ د با تی کن آنکھوں
اسے دیکھ رہی تھی ....میں
نہیں بناؤں گی تو اپ انہیں
یوں ہی رہنے دیں گے ..بکھرے
ہوے .... ؟؟؟
ظاہر ہے .. وہ مسکرایا ....
سلطان نے اسے ایک نگاہ اوپر
سے نیچے تک دیکھا ... تم نے وہ
فضول سی چیز پھر سے پہنی
ہے .. وہ بھویں اچکا ے کھڑا تھا
.....عشاء نے ہنستے ہوے اپنی
فراک پکڑ کر او پر کی تو
سلطان کی نظر اس 4 انچ کی

ہیل پر پڑی .... لمبی لگ
رہی ہوں نہ .. دیکھیں ذرا ..
اپ کے کندھے سے بھی او پر جا
رہی ہوں .. وہ قریب کھڑی
ہوتی اس کے کندھے پر ہاتھ
رکھتے بولی . ...
ہمم .. اور وہاں سٹیج پر اگر
تم گر گئی تو .... .. اے .. اب
اپ کے ہ ہوتے میں گر سکتی
ہوں بھلا ... وہ مسکراہٹ دبا
گئی ....لڑکی .. میں وہاں
مہمانوں کو سمبھا لوں گا یا
تمہیں گرنے سے بچا وں گا ؟؟؟
وہ سیدھا ہوا ...

دونوں کام .. اب اپ کے ذمے ..
وہ کہتی ہوئی فاصلے پر ہوئی
... سلطان نے جھک کر اسے
کمر سے پکڑتے اٹھا کر ڈریسنگ
مرر پر بٹھایا .. وہ گھٹنوں کے
بل اس کے مقابل بیٹھتے اس کے
پاؤں جوتوں سے از اد کر رہا
تھا ...
انہیں اتار کیوں رہے ہیں
آپ ؟؟؟ .. وہ اس کی بات ان
سنی کرتا .. ہیلز کی جگہ
اسے سفید رنگ کے بند شوز پہنا
رہا تھا ... یہ اچھے لگ رہے
ہیں . اسے اٹھا کر واپس اسی

جگہ کھڑا کرتے اب وہ اسے
تسلی سے دیکھ رہا تھا ...
وہ جو اس کے کندھوں سے او
پر آ تی خوش ہو رہی تھی ..
اب و آ پس اسی جگہ اس کے
سینے کے مقابل کھڑی ناک
سکیڑے اسے دیکھ رہی تھی
.....
یہ کیوں پہنا دئے ؟.. اب میں
پھر سے چھو ٹی ہو گئی...
دیکھیں .. کیا تھا اگر کچھ دیر
میں اپ کے مقابل تھوڑی لمبی
لگ جاتی تو ...۔ وہ بازو آ پس
میں باندھتے چہرا ایک سائیڈ
کر گئی ..

تو پھر میں تمہیں گردن جھکا
کر کیسے دیکھتا ؟؟
وہ قریب ہوا ..وہ شریر سا
مسکرائی .... دوازے
پر ٹک ٹک کی آواز پر دونوں نے
بیک وقت دیکھا .. جہاں حادی
ییگی سمیت ائیگل اور مروا
کھڑے انہیں کن آنکھوں دیکھ
رہے تھے ...
اگر اپ لوگوں کا رومانس ختم
ہو گیا ہو تو اب رسم شروع
کر لیں .. ائیگل نے دروازے سے
جھکتے کہا .. عشاء نے ایک
تیکھی نگاہ اسے اور پھر
سلطان کو دیکھا ..

ضرور .. کیوں نہیں ائیگل ..
مگر وہ لفظ جو ابھی تم نے بولا
.. وہ تو ابھی شروع بھی نہیں
ہوا . تو ختم بھلا کیسے ہو
سکتا ہے .. عشاء نے اسے زور
سے کہنی کی ضرب لگائی ....
چل .. چلیں .... سلطان نے
مسکراہٹ دباتے اپنا بازو اس
کی طرف بڑھایا .. ائیگل اب
حادی کے پیچھے کھڑی اپنے ہی
ماتھے پر ہاتھ مارتی شرمندہ
سی ہوئی ....
مہمانوں سے بھرپور حال میں
وہ شہزادہ اپنی شہزادی
کے ہمراہ داخل ہوا تو سب کی

نگاہیں اس خوبصورت جوڑے پر
ٹک گیں ... وہ بھرپور مرد اپنے
سے ادھی عمر اور آدھی
ہائیٹ کی لڑکی کے ساتھ کھڑا
... خوب جچ رہا تھا
وہ اتنے لوگوں کی نگاہیں خود
پر پڑتی دیکھ پزل ہوتی
سلطان کے بازو پر گرفت
مضبوط کر رہی تھی ...وہ اس
کی ہچکچاہٹ محسوس کرتا
اس کے ہاتھ پر اپنا بڑا سا ہاتھ
رکھے دھیرے دھیرے تھپک رہا تھا
... ...
رسم کی شروعات ہوئی تو
سب باری باری ترکش رسومات

کے مطابق دولہا دلہن کے
قریب جمع ہوے .. رھم شاہ نے
بڑھ کر ایک ربین سے بندھی دو
انگوٹھیاں ان دونوں کے ہاتھوں
میں پہنائیں ...... ان کے گلے
میں سونے اور پیسوں کی ما
لایں .. اتنی زیادہ تھیں کہ
عشاء انہیں سمبھالتی الجھ
رہی تھی ... سلطان نے ایک
نظر اپنی چھوٹی سی بیوی کو
دیکھا جو خود پر اتنا بوج
محسوس کرتی بمشکل کھڑی
تھی .. ائیگل نے بڑھ کر ان کے
ربین کو درمیان سے کاٹا تو
تالیوں کی بھرپور آواز حال میں

گونجتی اس پیاری سی لڑکی کو خوشی سے سر شار کر رہی تھی ..
سلطان نے اس کے گلے سے تمام تر چیزیں اتار کر اپنے گلے میں ڈالتے اسے درست کیا .. تو تالیوں کی آواز ایک دفع پھر گونجی ... وہ مسکراتی ہوئی اپنے پیارے شہزادے کو دیکھ رہی تھی .... رسومات کے بعد ترکش ڈانس کی شروعات ہوئی .. سلطان اس کا ہاتھ تھامے سب کی بنی لائن میں لایا ..

مجھے ڈانس نہیں آتا عبدر .
بلکل بھی نہیں .. وہ قریب
ہوتی بولی .... بس میرا ہاتھ
تھامو .. اور میرے پیچھے پیچھے
چلو .. زیادہ مشکل نہیں ہے ..
وہ اس کا ہاتھ مضبوطی سے
تھامتے قطار میں لایا .. جہاں
لائن کی شروعات میں حادی
اپنے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ
کا رومال پکڑے کھڑا تھا ...
ائیگل مروا یگیت سمیت سب
ایک قطار بنائے ان دونوں کے
.. ادرد گرد کھڑے تھے
turkish belki کی آواز بلند ..
ہوئی تو وہ سب ایک دوسرے

کے ساتھ ہاتھوں کو ہلاتے
قطار میں چلتے ہوئے ماحول کو
مزید پرکشش بنا رہے
تھے ...حادی اپنے ہاتھ میں پکڑا
رومال ہوا میں گھماتا . کبھی
اپنے سٹیپ بدلتا تو کبھی گھوم
کر اپنا رخ بدلتا .. وہ بھرپور
تررکش ڈانس اچھے سے جانتا
تھا .. عشاء سلطان کا ہاتھ
تھامے اس کے ہمراہ ا قطار
میں چلتی کبی روکتی .. کبی
ان کے ساتھ سٹیپ میچ کرتی
بھول جاتی .. سلطان اس کی
گربراہٹ اور اس کی تیز تیز
نگاہیں دیکھتا کھل کر ہنس

رہا تھا ... کبھی وہ اسے درست
کرتا تو کبی ہاتھ ہوا میں اٹھاتے
... اسے سٹیپ سمجھاتا
وہ خوش تھی .. اس کی وہ
پیاری سی ہنسی اس مظبوط
شخص کے کانوں میں پڑتی اسے
بے حد خوش اور مسرور کر
..../. .... رہی تھی
جب کہ ان کی وہ مسکراہٹ
اور خوشی وہ لمبی سی
عجیب لڑکی ایک کونے میں
کھڑی بہت نفرت بھری نگاہ
سے دیکھ رہی تھی ... وہ
انسان جو کبھی کسی کو اپنے
قابل نہیں سمجھتا تھا .. جو

کسی کا ایک ٹچ بھی برداشت
نہیں کرتا تھا .. جو کسی لڑکی
کو اایک نگاہ دیکھنا بھی
مناسب نہیں سمجھتا تھا .. وہ
اکڑو مغرور بے رحم انسان ..
اس چھوٹی سی لڑکی میں
کھوتا چلا جا رہا تھا ... وہ اس
کی ایک مسکراہٹ پر اپنا آپ
فدا کر رہا تھا ... وہ کسی
چھوٹے سے بچے کی طرح اس کا
دیہان رکھ رہا تھا.. اسے
سمبھال رہا تھا ....
صوفیہ یزدانی کے لئے اس سے
بڑی بے عزتی بھلا کیا ہو سکتی
تھی .. وہ جو اپنے لئے دنیا کے

خوبصورت مردوں کو بھی پاگل
ہوتے دیکھ چکی تھی .. مگر وہ
ایک شخص .. اس کی دسترس
سے باہر تھا .. وہ جسے چاہتی
تھی .. جس کے لئے پاگل تھی ..
بس ایک وہی شخص اس کا
... کبی ہونا پسند نہیں کرتا تھا
اے .. مجھے لگا تھا تم نہیں آ و
گی .. مگر .... کمال ہے ...ـ وہ
اس کی بات ان سنی کرتی
انہیں نفرت بھری نگا دیکھ
رہی تھی ... اب بس بھی کر دو
کالی بلی .. اب کیا واقی نظر
لگانے کا ارادہ ہے تمہارا ..
یگیت نے جھک کر اس کے قریب

ہوتے کہا ... تم دفع کیوں نہیں
ہو جاتے یہاں سے ... وہ غصے
سے بولی .. ارے .. دفع ہوں
میرے دشمن .. میں تو اپنے
اکلوتے بھائی کی شادی پر آیا
ہوں .. دیکھو ذرا .. vip .. ہوں
وہ اپنی جیب سے نظر آتا نیلے
رنگ کا رومال دکھاتے بولا .. جو
.. مہمانوں کے لئے تھا vip کے
میری جوتی .. نکلو یہاں vip
سے ..اس سے پہلے کے .. وہ
رکی ... اس سے پہلے کے تم
... یہاں اپنی اوقات دیکھا دو
ارے .. لڑکی .. اہم .. میرا
مطلب .. عورت ...ـ مانا کے میں

□نڈسوم □وں مگر .. تم□ا□ ٹا
یپ کا ن□یں □وں ... و□ اپن□
... بال سوارتا بولا
صوفیا ن□ کاٹ کھا ن□ وا لی
نگا□ اس□ دیکھا ...۔ جو ک□
سامن□ دیکھتا شریر سامسکرا
.... ر□ا تھا
ایک بات .. میری □میش□ یاد
رکھنا .... تم جس کی ش□ پر
اتنا اچھلت□ □و ن□ .. اس□ ایک د
ن میں ن□ اپن□ پیروں میں ن□
... گرایا تو میرا نام بدل دینا
اچھا□ ...۔ پھر کیا نام رکھنا ب□تر
□و گا ... ام ... میر□ خیال س□
گرل . تم پر سوٹ play ...

کرے گا .. کیوں کہ تم ہو ... وہ
مسکرایا ......
ایک دن ... وہ لڑکی صوفیا
یزدانی کا جنون دیکھے گی ..
اور سلطان .. میرے پیروں میں
گر کر مجھ سے معافی مانگے گا
.. اور وہ وقت جلد آ ے گا .. وہ
دونوں بازو آپس میں باندھتے
.. ایک ادا سے بولی
یگیت نے ماتھے پر شکنیں لئے
.. اسے تیکھی نگاہ دیکھا
ایک بات میری بھی یاد رکھنا ...
اگر .. تم نے .. اس لڑکی کو
ہاتھ لگانے کی بھی جرت کی ..
تو سلطان . تمہارے اتنے ٹکرے

کرے گا کہ وہ گننا بھی مشکل
ہو جائیں گے... تم شاید جانتی
نہیں ہو ... کہ وہ لڑکی ...
.... کون ہے
اب ان پر سے اپنی یہ گندی
نگاہیں ہٹاؤ .. ورنہ انہیں نکالنے
میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگے
گا .. وہ اس کے قریب ہوتا ایک
غصیلی نگاہ اسے او پر سے
نیچے تک دیکھتا لمبے لمبے ڈگ
بھرتا وہاں سے غائب ہوا ...
جب کہ وہ لمبی سی لڑکی ...
ایک پل میں خاک ہو چکی تھی
....

اپنے سامنے کھڑی اس پیاری
سی لڑکی کو دیکھتی وہ اپنی
آنکھوں میں امڈتے آنسو بار بار
اپنے اسکارف سے صاف کر
رہی تھی .... مرحبا .. اسے
اپنے عقب سے بھاری آواز سنائی
دی .. ایر گل نے چہرہ گھما کر
دیکھا .....
سوچا نہیں تھا .. اپ کو کبھی
دوبارہ دیکھ پاؤں گا ....
ضروری نہیں انسان جو سوچتا
ہو اس کی توقع کے مطابق
وہی ہو .... مرحبا .. وہ اپنی
عادت کے متبِک نرم لہجے میں
بول رہی تھی ...... وہ بہت

معصوم اور پیاری ہے .. اور
بہت سمجھدار بھی .. وہ
سمجھ لینے والی لڑکی ہے.ہر
احساس اور ہر جذبے کو ... اپ
...... کو اسے اپنا لینا چاہیے
اپنا تو تب ہی چکا تھا جب میرے
اس ضدی سلطان نے اس سے
نکاح کیا تھا ... میں جان چکا تھا
.. کہ وہ اس کے لئے بہت
اہمیت رکھتی ہے ....ـ مگر
سلطان کی زندگی کو اپ
جانتی ہیں .. اچھے سے ... ان
کی زندگی آسان نہیں ہو
گی ... جانتی ہوں .. مگر ..
میں یہ بھی جانتی ہوں .. کہ

یہ لڑکی .. ہمارے اس ضدی
اور سر پھرے سلطان کو
ہمیشہ سمبھالے گی .. کیوں
کہ وہ اس سے بہت محبت
کرتی ہے .. اور جن سے محبت
کی جائے .. ان کے لئے سب سہا
جاتا ہے چاہے وہ تلخ ہو ،
آسان ہو .. یا بے رحم ہو ..وہ
عشاء کی طرح دیکھتی بول
رہی تھی ...
یہ اپ سے بہتر کون جان سکتا
ہے ... رحیم شاہ نے اس ادھیڑ
عمر خوبصورت خاتون کو ایک
گہری نگاہ دیکھا ...

میں بہت خوش ہوں ....ـ
.... ہمارے سلطان کے لئے
وہ جینا سیکھ رہا ہے .... وہ
زندگی کی طرف واپس لوٹ
رہا ہے .. مگر میں افسردہ
ہوں اس کے لئے .. کہ اسے
زندہ کرنے کے لئے .. اسے زندگی
کی طرف واپس لانے کے لئے ..
اس ننھی سی جان کو بہت ..
بہت تکلیفیں برداشت کرنی
پڑیں گی .. بہت تلخ ... بہت بے
رحم آزمائشیں ...ـ ایر گل نے
گہری سانس بھری.....ـ ان
دونوں کی نگاہیں اس پر ٹکی
تھیں .. جو کہ اس مضبوط

شخص کے ہمراہ کھڑی مسکرا
رہی تھی ... اور اسے مسکراتے
دیکھ اس کھڑوس شخص کے
چہرے پر ابھرتی چمک   رحیم
شاہ اور ایر گل کے لئے ایک نئی
.... آزمایش تھی
وہ رسم جو عشاء کو بلکل
بھی پسند نہیں تھی اسے
دیکھتے ہی اس کا منہ ایک د م
خراب ہوا ... اہ .. یہ ضروری
ہے کیا ... ائیگل نے اسے کہنی
... کی ہلکی سی ضرب لگائی
بلکل ضروری ہے ... نہ چلو
.. اب شروع ہو جاؤ

اے .. قسم سے جتنا میں اسے
نمک کھلا چکی ہوں لگتا ہے
بیچارے کو ہرنیا ہو جاۓ گا ..
ائیگل اور مروا بے اختیار ہنس
دیں ...
یہ رسم ہے میری پیاری سی
بھابی ..تو کرنی تو پڑ ے گی ہی
نہ .... وہ اس چھوٹے سے
شیشے کے کپ میں ترکش
کھوے میں نمک ملاتی بے بسی
سے سلطان کی طرف دیکھ
رہی تھی .. جو کہ رحیم شاہ
اور حادی سے باتوں میں
مصروف اس کی طرف پشت
کئے کھڑا تھا ....وہ اس کے

مقابل ٹرے ہاتھ میں تھامے
کھڑی تھی .. سلطان نے
مسکراتے ہوئے چائے کا کپ لبوں
سے لگایا .. اور بنا کسی
ایکسپریشن کے وہ بس دو
سیکنڈ میں ہی خالی کے واپس
رکھ چکا تھا .. عشاء سمیت
مروا اور ائیگل نے حیرانی سے
اسے دیکھا ... سلطان نے اپنی
جیب سے والٹ نکال کر اس
میں موجود تمام رقم نکال کر
ٹرے میں رکھتے محبت سے اپنی
پیاری بیوی کو دیکھا جو بے بسی
سے اسے دیکھ رہی تھی ..... ام
سوری .. وہ ٹرے ایک سائیڈ

رکھتی اس کے کان کے قریب
ہوتی دھیرے سے بولی تو
سلطان کو اس پر بے اختیار
ہی پیار آیا .. وہ اس کے چھوٹے
چھوٹے ہاتھوں کو تھام کر لبوں
سے لگا گیا ... عشاء نے ایک
نگاہ آ س پاس دوڑاتے نگاہیں
جھکا یں ...
میوزیک فل ... kara sevda
آواز میں گونجا تو عشاء نے ایک
دم اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے ...
سلطان اس کا ہاتھ تھامے حال
کے بیچو بیچ کھڑا تھا ... جہاں
مختلف کپلز ڈانس کرنے میں
مصروف تھے ...

عبدر ... جی میری گڑیا... وہ
قریب ہوا .... مجھے ڈانس کرنا
نہیں آتا .... وہ پلکیں جھپکتی
just .... بولی ... میں ہوں نہ
follow me ...
سلطان نے اس کے دونوں ہاتھ
تھام کر اپنے کندھوں پر رکھے تو
ان سے کچھ ہی فاصلے پر
کھڑے حادی اور یگیت نے نے
آنکھیں پھاڑے انہیں پھر ایک
دوسرے کو دیکھا ...
وہ سلطان جسے اس کے کندھے
پر ہاتھ رکھنے والوں سے چڑ
تھی .. وہ چھوٹے چھوٹے ہاتھ
اپنے مضبوط کندھوں پر رکھے

مسکراتے ہوئے اس چھوٹی
سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا ..
حادی نے ییگی کے کندھے پر زور
دار ہاتھ مارا ....
دل ٹوٹ گیا یار ...۔ یگیت نے دل
کے مقام پر ہاتھ رکھتے
معصومیت سے کہا تو حادی
سمیت اس کا بھر پور قہقہہ
گونجا ....۔ وہ اس کی کمر
پر ہاتھ رکھے .. دھیرے دھیرے
جھول رہا تھا ....۔ میں نے آج
سے پہلے کبھی ڈانس نہیں کیا
عبدر .....۔ وہ لب دبا تی بولی
...

میں نے بھی ... سوچا نہیں تھا .
ڈانس کرنے میں اتنا مزہ آتا
... ہے .. وہ ہ ہنسا
سب دیکھ رہے ہیں .. مجھے
عجیب لگ رہا ہے .. وہ نگاہیں
گھما رہی تھی ... جب کہ
سلطان کی نگاہیں سب سے بے
نیاز بس اسی پر ٹکی تھیں ...
.... میری طرف دیکھو
عشاء نے اس پاس سے نگاہ
... ہٹاتے اس کی جانب دیکھا
بس میری طرف دیکھو .. یہاں
صرف میں ہوں .. تمہارے
مقابل .. تمہارے قریب .. بس

just ... میں .. اور کوئی نہیں
look at me ....
وہ اس کی پیاری آنکھوں میں
دیکھتی مسکرا دی ....
مروا ائیگل سمیت ایر گل اور
ہنے اسے خوش دیکھ دل سے
مسکرا رہیں تھیں .. وہ چھوٹی
سی لڑکی بہت جلد ان سب
لئے خاص بن گئی تھی .. اپنے
پیارے سے دل کی وجہ
سے ...سلطان نے اس کے سر پر
... ماتھا ٹیکاتے آنکھیں مندی
وہ اس کے سینے پر سر رکھے
سب بھلا چکی تھی .. سب بری
یادیں ، وہ سب تکلیف دا

احساس ، وہ سب باتیں جس
سے اسے اپنا آپ کم تر اور
کمزور لگتا تھا .. وہ اپنی زندگی
کو خوبصورت ہوتا محسوس
کر رہی تھی .. اس کی وہ
خوبصورت خوشبو اس پیاری
لڑکی کو اپنی روح تک اترتی
محسوس ہو رہی تھی ....
سلطان نے اس کے گرد اپنا
حصار تنگ کیا تو کچھ نفرت
بھری نگاہیں ان پر ٹکی ان کی
خوبصورت زندگی کو روندنے
کی سازشیں کرنے میں
مصروف تھیں ... وہ لمبی اور
عجیب لڑکی .. نہ چاہتے ہوئے

بھی ترکی آ ی تھی .. صرف
سلطان کے لئے .. وہ اسے اپنے
سامنے گرانا چاہتی تھی .. وہ
اس پیاری لڑکی کو یہ بتانا
چاہتی تھی کہ صوفیا یزدانی
جسے چاہتی ہے اسے ہر قیمت
پر پا لیتی ہے چاہے اس کی
قیمت کسی کی موت ہی کیوں
نہ ہو .....

....
....

حادی اور ائیگل اور مروا اس
کے گرد کھڑے بے تابی سے اسے
دیکھ رہے تھے ... سلطان ہاتھ
باندھے شریر سا مسکرا رہا تھا

.. عشاء نے کرسی پر بیٹھتے اپنے
جوتے کو الٹا کر کے دیکھا ..
جہاں .. ائیگل کا نام پوری
طرح مٹ چکا تھا .. جب کہ
مروا کا نا م اپنی درست حالت
میں موجود تھا .. جسے دیکھتے
حادی نے زور سے تالی بجائی تو
ائیگل نے ایک تیکھی نگاہ اسے
دیکھا ...
مروا کی شکل پر بجے بارہ
دیکھتے عشاء کا بلند قہقہہ
گونجا .. لگتا ہے اس زندگی
میں تو میں کنواری ہی مروں
گی .. ہا ہ .. او ہ موٹے کہیں
کہ تیری بد دعا ہی لگی ہے

مجھے .. وہ دھڑام سے کرسی
پر بیٹھتی سر پر ہاتھ رکھے اپنا
دکھ بیان کر رہی تھی .....
سب کا بیک وقت قہقہہ گونجا
..
ترکی میں رسم کے مطابق ..
دلہن کے جوتے کے نیچے اس کی
کزنز دوستوں کا نام لکھا جاتا
ہے اور پوری رسم ہونے کے بعد
جس کا نام مٹ جاتا ہے
اگلی باری شادی کی اس کی
مانی جاتی ہے .... جب کہ نہ
مٹے ناموم والے ابھی انتظار
کریں ....اپنے سب چاہنے
والوں کی محبتوں تلے اپنے

ہنڈسم شوہر کے ہمراہ وہ پیاری سی شہزادی آخر آج مکمل دلہن بن ہی چکی تھی ... سلطان نے جھک کر اسے باہوں میں بھرا تو سب کی بھرپور تالیوں کی آواز بلند ہوئی ..
اے .. کیا کر رہے ہیں عبدر ... میں .. میں چل لوں گی نہ ... وہ نگاہیں جھکاتی تیکھی نظر اسے دیکھ رہی تھی .. جو کہ اپنی عادت کے برعکس شریر سا مسکراتے ہوئے اسے لئے حال سے باہر کی جانب چل رہا تھا ...

عبدر .. پلیز مجھے نیچے اتار دیں
... نہ .. م .. میں . چل
میرے ہوتے .. اتنی محنت کرنے
کی کیا ضرورت ....
اور ویسے بھی .. خود سے اتنی
بڑی یہ ڈریس پہنی ہے تم نے ..
کہیں رستے میں گر ویر گئی
تو .. اچھی بھلی میری پیاری
سی دلہن اور ساتھ میں یہ
پیارا سا ڈریس دونوں خراب ہو
جائیں گے ... وہ مسکراہٹ دباتا
بولا ......
اپ بہت برے ہیں ... وہ اس
کے کندھے پر مکا جڑ گئی ...

اور تم بہت پیاری ... وہ اس
کے ماتھے پر سر سے ہلکی سی
ضرب لگاتا مسکرایا

....
اس چھوٹے سے فلیٹ میں آج
ایک خوشی تھی .. ایک
خوبصورت احساس .. وہ اس
کے ہمراہ داخل ہوتی چہک
اٹھی تھی .. سفید اور سرخ
پھولوں سے وہ پورا فلیٹ سجایا
گیا تھا .... ہر جگہ ان
خوبصورت پھولوں کی مہک
ایک دل فریب احساس جگاۓ
..... ہوۓ تھی

اس کھڑوس شخص نے اپنے
ہاتھوں سے وہ سب پھول اس
کی پیاری سی بیوی کے لئے ہر
جگہ لگائے تھے .. کیوں کہ اس
کی بیوی کو پھول بہت پسند
.... تھے
میری زندگی کا سب سے
خوبصورت دن .....یہ دن .. میں
کبھی نہیں بھول سکتا .... وہ
بالکونی میں اس کی پشت پر
کھڑا ایک گہری سانس بھرتا
بولا ... سلطا نے اپنا حصار تنگ
کرتے اس کے کندھے پر سر رکھا
....

میں تم سے بے حد محبت کرتا
ہوں عشاء .... اتنی محبت
کہ.میں سا ر ی زندگی بھی تم
سے اظہار کرتا رہوں تو بھی
کبھی وہ احساس بیان نہ کر
پاؤں .....
تم میری ہوئی .... ہمیشہ کے
لئے .... صرف عبدر باری
کی ....وہ آنکھیں مندے اس کے
وہ خوبصورت الفاظ سنتی
.... خوشی سے چہک اٹھی تھی
جانتی ہو ... جب تم میرے
روبرو نہیں ہوتی .. تو میرے
اطراف اندھیرا اور خاموشی
چھا جاتی ہے ... جس سےاب..

مجھے بہت الجھن ہوتی
ہے .....تمہارے وجود کی
روشنی اور تمہاری باتیں ..
مجھے اس اندھیرے سے نکال
کر ایک خوبصورت اجالے میں لے
...... آ تی ہیں
سلطان نے جھک کر اس کے
کندھے پر لب رکھتے ایک گہری
سانس بھری .....۔ زندگی ہو
تم ...... ایک خوبصورت
احساس سے بھرپور
زندگی ...اور میں تمہیں جینا
چاہتا ہوں ....وہ
نازک سی لڑکی حیا سے سمٹتی
مڑ کر اس کے کشادہ سینے میں

جا چھپی ..... سلطان نے اپنا
حصار تنگ کرتے زور سے آنکھیں
میچیں .....
اپ بہت برے ہیں عبدر ......
وہ اس کے سینے پر ٹھوڑی
جمائے بولی ... اے .. اب کیا کر
دیا میں نے ؟؟؟ سلطان نے آی
برو اٹھاتے اسے دیکھا .....
کیا یہی سب اپ مجھے پہلے
نہیں بتا سکتے تھے ؟؟؟؟ ..
ہمیشہ مجھے خود سے دور
کیا .. جانتے ہیں .. کتنی تکلیف
ہوتی ہے ..... اپ سچ میں
بہت برے ہیں ..

جانتا ہوں ... مگر تم بہت
اچھی ہو .. میری چھوٹی سی
گڑیا ہو تم .....وہ شریر سا
مسکرائی ... اپ نے یہ سب
پہلے کیوں نہیں بتایا ؟؟ وہ اس
کی شرٹ کے بٹنوں پر انگلی
پھرتی بولی ... ابھی بتانے کے
... لئے پہلے نہیں بتایا.. سمپل
وہ ایک دم اس کے سینے پر
.... ہاتھ رکھتی فاصلے پر ہوئی
اچھا ...اگر اس دن .. میں مر
جاتی .....تو ؟؟؟پھر آپ کسے
بتاتے ؟...جس سے محبت ہو
اسے بتانے میں دیر نہیں کرنی

چاہئے .. زندگی کا کیا پتا . کب
... آخری سانس ہو
آج تو تم نے کھ دیا .. مگر
دوبارہ مت کہنا ... سلطان نے
اسے کندھوں سے تھام کے لب
... پنچتے کہا
کیوں بھلا ؟؟ کس کو پتا کب
زندگی ساتھ چھوڑ جاۓ .. یہ تو
.. ... حقیقت ہے نہ عبدر
سلطان کے ہوتے .. تمہیں کچھ
نہیں ہو سکتا ... اگر کبی ایسا
ہوا تو تمہارا سلطان اپنی
زندگی تمہیں دے کرتمہاری یہ
سانسیں پھر سے بہال کر دے
گا ..سلطان نے اس کی پیشانی

س□ ماتھا ٹیک□ گ□ری سانس
بھری ... و□ ب□ یقینی س□
آنکھیں پھیلا□ آج اپن□ اس سر
پھر□ شو□ر کو کسی اور □ی
... روپ میں دیکھ ر□ی تھی
ی□ و□ عبدر تو ن□یں تھا . جس
س□ و□ پ□لی دفع ملی تھی ..
جس س□ و□ □ر دفع ملتی
... تھی .. ی□ و□ عبدر ن□یں تھا
ی□ عشاء کا عبدر باری تھا ....ـ
جو اس س□ اس قدر محبت
کرتا تھا ک□ و□ اپنی زندگی اس
چھوٹی سی لڑکی ک□ نام کر
چکا تھا ....و□ اس□ □ر اختیار
سومپ چکا تھا .. و□ اس نازک

سے وجود میں کھو چکا تھا ..
جس کی ایک بھاری قیمت اب
اسے چکانی تھی ..... اس پیارے
وجود سے محبت کی خاطر اسے
اپنا آپ گنوا کر خود کو تلاش
کرنا تھا ....سلطان نے اپنے
بلیزر کی جیب سے ایک سفید
رنگ کا پھول نکال کر اس کی
طرف بڑھایا .....عشاء نے
مسکراتے ہوئے اس سے وہ لیا ..
مجھے سفید پھول سب سے
زیادہ پسند ہیں .. وہ گہری
سانس بھرتی بولی ...
اور مجھے "تم "..دھیرے سے.
کہتے .. سلطان نے جھک کر اس

کے گہرے ہوتے ڈمپل پر لب
رکھے ...
وہ مسکراتی ہوئی اس
کے حصار میں خود کو بہت
محفوظ محسوس کر رہی تھی
...... سلطان نے اس کا حجاب
اتار کر وہ خوبصورت براؤن بال
..... اس کی کمر پر گرائے
ہوا کی ہلکی لہروں سے اس
کے وہ رقص کرتے بال ..اس
مضبوط شخص کو کمزور اور
... بے بس کر رہے تھے
وہ مسکرایا ... سلطان نے جھک
کر چہرہ اس کے مقابل کیا ...

میں تم سے کچھ کہنا چاہتا
ہوں .....
جی .. کہیں .. میں سن رہی
ہوں ... وہ دونوں ہاتھ کمر پر
باندھتی بولی ......
مگر تمہیں سمجھ نہیں آ ۓ گی
.. وہ مسکرایا ... وہ کیوں
بھلا ؟؟؟ کیوں کہ وہ میری
پرسنل فوریوٹ لینگویج میں ہے
...
اور وہ کون سی ؟؟ وہ قریب
.... ہوئی ..... پنجابی
اہ .. یہ کون سی لینگویج
ہے ؟؟؟ عشاء نے سوالیہ نگاہ
اسے دیکھا .... یہ زبان .پاکستان

میں بولی جاتی ہے .. وہاں کی
مشہور زبان .. جو بہت پسند
کی جاتی ہے ... اور مجھے بہت
پسند ہے .. اپ کو کتنی زبانیں
آتی ہیں ؟؟؟
کافی ساری ... اور وہ کون
... کون سی ... ہمم
بتائیں تو .. وہ اس کے بالوں کو
خراب کرتی بولی .... مجھے ..
اردو ، پنجابی ، انگلش ،
کورین ، عربی، اور ..اس کے
علاوہ فریچ بھی آتی ہے ... وہ
بول رہا تھا جب کہ عشاء
حیرانی سے آنکھیں پھیلائے اسے
دیکھ رہی تھی ..... اتنی

زیادہ .. واقی ؟؟؟؟ سلطان نے
.... اثبات میں سر ہلایا
اچھا پھر کہیں .. کیا کہنا چاہتے
تھے ؟؟؟ شاید مجھے سمجھ آ
جائے .. وہ مسکرائی ...
ضرورر ... سلطان نے اسے بازو
سے پکڑتے بالکونی میں اپنے
قریب بٹھایا ...اسۃ کی وہ بڑی
سی سفید رنگ کی فراک پوری
.... بالکونی میں پھیلی تھی
یہ وہ الفاظ ہیں .. جو تمہارے
... .. لئے بنے ہیں
وہ اس کے چہرے کی طرف
..... غور سے دیکھ رہی تھی

سلطان نے اس کے بال کان کے
... پیچھے درست کیے
میری عشاء .. یہ تمہارے لئے
.....
کینا چر تینو دل چ لوکا کے
رکھیا .....کتے واکھ   نے ہے ہو
جاویں مہ تو   توں ......ـ تینو
ساہاں دی لڑی چ میں پرو کے
رکھیا .. ... کیتے ساہاں تو نے
... ہو جاویں تو دور
میں وی سنگدا .. تو وی
سنگدی ... کیویں بولاں تو
کہاں واں ...ـ جو میں چاواں ..
تو وی منگدی ... جند ناں تیرے

لاواں .... کنا چر تینو دل چ
.... لوکا کے رکھیا
وہ دھیرے دھیرے بول رہا تھا ..
جب کہ وہ آنکھیں فل کھولے ..
اس کے ہر لفظ پر سر
کھجاتی .. بس کچھ الفاظ ہی
.... سمجھ پا رہی تھی
آج جان نی میں جان تینو
دینا .... گل سنگ والی ساری
میں مٹا دینی آ ......فوٹو دل دے
کونے چ جو لوکا کے سی میں
رکھی آج اکھا ں دے سامنے کھڑا
.... دینی آ
تکدا ہی جاواں ..انا تینو
چاواں .. نظراں تیرے تو نہ

□ٹاواں میں ...... تیرا انج
شرمانا .. اکھا ں نو جھکانا ...
تینو ویکھدا □ی تھاں مر جاوں
.... میں
جتھ□ تیرا را□ ..او □ی میری
تھاں .... پیار دی ا وتھ□ میں
تینو .. کرد□ مشاں ...سوپن□ وی
توں میرا دل وی تیرا .... تیر□
.. قدماں چ رکھاں جاں
مر جانا دل .. بس وچ ریا
.... ن□ ......□ا□ □ □
اپن□ الفاظ ک□ اختتام پر و□ کھل
کر مسکرایا ....۔ جب ک□ و□ اس
ک□ ن□ سمجھ میں آن□ وال□

الفاظ پر شریر سا ہنسنے میں
..... مصروف تھی
کچھ سمجھ تو نہیں آیا ..
مگر .. اپ کے یہ الفاظ اچھے
بہت لگے .. ....ـ اور اپ بہت
محبت سے بول رہے تھے .. تو
یقینا کوئی محبت بھرا اظہار
ہی ہو گا .. سلطان نے اس کی
پیشانی پراپنی محبت کی مہر
سبط کرتے . اثبات میں سر
.... ہلایا
یہ وہ محبت بھرے الفاظ تھے
جو تمہارے لئے بنے ہیں میری
گڑیا .... وہ زمین پر اس کے
ہمراہ بیٹھی اس کے مضبوط

حصار میں چھپی تھی .... اپ
مجھے بھی پنجابی سیکھا یں گے
نے ؟؟؟ .. تمہیں سیکھنی
ہے ؟؟؟ جی بلکل ... میں
سمجھنا چاہتی ہوں .. ابھی جو
اپ نے کہا .. وہ ہرایک لفظ ..
میں خود سمجھنا چاہتی
ہوں ... مجھے بھی یہ زبان
سیکھنی ہے عبدر ... وہ
مسکرایا .. ضرور .. کیوں
نہیں .. میں تمہیں ضرور
پنجابی سکھا وں گا ....ـ وہ
چہک اٹھی تھی .. اس کے سینے
پر سر کی پشت رکھے وہ اس
سفید گلاب کو ہاتھ میں گھما

رہی تھی ... کبھی اس کی
پتیوں کو چھو تی .. تو کبھی
اسے چہرے کے قریب کرتے
.. ... گہری سانس بھرتی
وہ کٹھور شخص .. اس کے
بالوں کی مہک محسوس کرتا
ایک سکون اپنے اندر تک اترتا
..... محسوس کر رہا تھا
سنو ...... جی ...۔ سن رہی
..... ہوں
مجھ سے دور مت جانا ....۔
.... کبھی بھی
میں بھلا آپ سے دور کیوں
جاؤں گی ؟؟؟ ہاں بس .. ایک
بات ... اور وہ کیا ؟؟؟ اپ

پاگلوں کی طرح مجھ پر چلانا
مت ... اونچی آواز میں ....۔ وہ
ہنسا ......
نہیں چلاؤں گا ... کبھی
نہیں ....۔ پکا ؟؟ عشاء نے گرد
گھما کر اسے دیکھا ...۔ پکا ..
سلطان نے آنکھیں موند تے کہا
..
الله کا وعدہ ... وہ سیدھی
ہوئی ...۔ اب یہ کیا ہے ؟؟؟
ارے یہ وعدہ ہوتا ہے نہ .. پکا
وا لا .. جب یہ وعدہ کریں تو
پھر اسے کبھی توڑتے نہیں ....
تو کریں پھر ..

الله کا وعدہ ..عشاء نے اپنے
چھو ٹی انگلی اس کی طرف
بڑھائی .... وہ مسکرایا ...
عشاء نے اس کے ہاتھ کی چھو
ٹی انگلی پکڑ کر اپنی چھوٹی
سی انگلی میں پھنساتے اسے
دیکھا ...
اوکے .....ـ کیا اوکے ؟؟؟ اوکے
نہیں کہتے نہ ... پھر کیا کہتے
ہیں ؟؟.. اپ بھی کہیں ...
الله کا وعدہ ؟؟....... اچھا
بھئی .. تمھارے الله کا وعدہ...
بس .... وہ قریب ہوتے اس کے
ہاتھ پر بوسہ دیتا بولا ... الله

پاک سب کے ہوتے ہیں .. پاگل
......
جیسے آپ کہیں . .. میڈم
صاحبہ .... وہ جھک کر اسے
باہوں میں بھرتا بیڈ پر بیٹھا
چکا تھا ....۔ سلطان نے اپنا
بلیزر اتارتے ٹائی اتار کر ایک
طرف پھینکی .. شرٹ کے دو
بٹن کھولتا وہ دھیرے سے بیڈ پر
اس کی سکون دا گود میں سر
رکھے لیٹا .....۔ عشاء نے محبت
بھری نگاہ اسے دیکھا ...۔ وہ
اس کا ہاتھ تھام کر اپنے بالوں
میں رکھتا گہری سانس بھر گیا
.... وہ پیاری لڑکی اپنے

شہزادے کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی اس کی پیاری آنکھوں میں دیکھ رہی تھی .....

جانم ......ـ مسکراو ... تا کہ .. .. میرے دل کو سکون ملے
اس کے الفاظ پر وہ دل سے خوش ہوتی گہری مسکراہٹ لبوں پر سجا گئی ......سلطان نے اسے مسکراتے دیکھ اپنے دل پر ہاتھ رکھا ....
ا وہ ہ .. اپ کو پتا ہے .. آج وہاں پر وہ لمبی سی عجیب سی لڑکی بھی تھی ...ـ کون سی ؟؟؟

وہی . جو .. اس دن وہاں بھی
تھی ...۔ کہاں تھی ؟؟ کون
تھی ؟؟؟ سلطان نے سوالیہ
نگاہ اسے دیکھتے مسکراہٹ
دبای ... وہ جو ... جو خود کو
اپ کی ....۔ وہ رکی ...سلطان
کا بلند قہقہہ گونجا .....۔ اپ
نے اسے کیوں بلایا تھا ؟؟؟
ارے بھئی .. میں نے تو نہیں
بلایا .. وہ ڈھیٹ لڑکی خود ہی
آ ی تھی .. میں نے تو بس اسکے
باپ کو بلایا تھا ....
ہاہ ... سارا موڈ خراب کر دیا
تھا اس نے میرا .. اور پتا ہے .
وہ اپ کو اس طرح دیکھ رہی

تھی .. دل چاہ رہا تھا اس کی
وہ عجیب سی آنکھیں ... عشاء
نے غصے سے ہاتھوں کو مڑوڑ
کر اہ بھری .... تو سلطان نے
.... اپنی مسکراہٹ دبای
اہ .. دفع کرو اسے ...... ہمارے
اس خوبصورت دن پر اس
منحوس کا کیا ذکر ؟؟؟؟
سلطان نے اس کا ہاتھ تھام کر
اپنے دل کے مقام پر رکھا ... تو
اس کے پاگلوں کے طرح دھڑکتے
دل کو محسوس کرتی وہ سرخ
...... ہوئی تھی
اپ کو پتا ہے .. سب کچھ بہت
الگ تھا .. اتنا سب کچھ اور

اتنی رسومات میں نے پہلے
کبھی نہیں دیکھیں ... اور وہ
ترکش ڈانس وہ سب سے اچھا
تھا .. حادی بھائی ..وہ بہت
اچھا ڈانس کرتے ہیں ... اور اپ
کو پتا ہے .. ائیگل نے مجھے ہر
ایک رسم سمجھائی اور عمل
کروایا بہت انجوے کیا میں
نے .اور ... وہا .... وہ اس کی
بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو
محسوس کرتی ایک دم اپنا
ہاتھ اس کے دل کے مقام سے
ہٹا گئی .. وہ مسکرایا ...ـ ..
وہاں سب بہت اچھے ہیں عبدر
.... وہ بول رہی تھی .. جب کے

و□ بنا پلکیں جھپک□ ایک تار میں
اس□ چڑیا کی طرح بولتا سن
کر اپن□ چاروں اطراف کھلت□
پھول اور ان س□ اٹھتی دل
فریب م□ک محسوس کر ر□ا
تھا ...
ی□ دیکھیں .. یهاں .. میں ن□ آپ
کا نام بھی لکھا □□ .. عشاء ن□
اپنی □تیلی اس کی جانب کی ..
سلطان ن□ اس کی چھوٹی سی
□تیلی تھام ک□ اپن□ چ□ر□ ک□
مقابل کی ...
عشاء عبدر باری" اس کی"
□تیلی پر جگمگاتا نام دیکھ و□
دل س□ خوش □وا تھا ... ار□

واہ .... کیا یہ تم نے خود
لکھا ؟؟؟ جی .. میں نے خود
لکھا .... سلطان نے مسکراتے
ہوے ..اس کے نام پر لب
رکھے ..... بہت پیارا ہے ..
ہمارا نام مکمل .. بہت
خوبصورت لگتا ہے ..وہ اس
کی ہتیلی پر انگلی پھیرتے
خوش ہوا .... وہ شرریر سا
مسکراتی اسے دیکھ رہی
تھی .... وہ اس کی ہر بات
غور سے سنتا خوش ہوتا اپنی
زندگی کو خوبصورت ہوتا
محسوس کر رہا تھا .. اس کی
وہ باتوں کی پوٹلی اپنی نے ختم

ہونے والی باتوں پر ہاتھوں کے
سٹایل بدلتی بنا رکے بس بولتی
ہی جا رہی تھی ... جب کہ وہ
کسی ٹرانس کی سی کیفیت
میں اس کے معصوم چہرے کی
طرف دیکھتا .. خود پر ایک
سکون دا نیند کا غلبہ محسوس
کر رہا تھا ......ـ اس کی ان
معصوم اور پیاری باتوں کو
سنتا وہ مضبوط شخص ..
مسکراتا ہوا .. ایک پرسکون
نیند کی آغوش میں جا چکا
تھا ... عشاء نے اپنی چلتی زبان
کو بریک لگاتے ایک نظر اسے
دیکھا .. وہ سو چکا تھا ...ـ وہ

مسکرائی ... وہ اسے اپنی گود
میں یوں بے خبر سوتے دیکھ دل
سے خوش ہوئی تھی .. ایک
گہری سانس بھرتی اس کے
بالوں میں انگلیاں چلاتی بہت
غور سے اس وجیہ چہرے کو
دیکھ رہی تھی .. جس میں اس
کی دنیا بستی تھی ..اس کی
کشادہ پیشانی پر بے ترتیب
ہوئے بال .. وہ پر کشش
جو آج سلیقے سے بنی beard
تھی ..شرٹ کے دو کھلے بٹنوں
میں سے وہ بھرپور مردانہ
چھاتی نمایاں ہو رہی تھی ..
وہ اسے ایک بھرپور نگاہ

دیکھتی شرما رہی تھی ... وہ
اتنا بڑا بھرپور مرد اس چھو ٹی
سی لڑکی پر دل و جان سے فدا
تھا .. اس کی چھوٹی سی گود
میں وہ بڑا سا شخص پر
..... سکون نیند سو رہا تھا
اس کا شہزادہ بہت وجیہ
تھا .. اتنا .. کہ وہ اسے خود میں
چھپا کر رکھنا چاہتی تھی ...وہ
پاگل سی لڑکی ایک نگاہ غلط
بھی اس پر پڑنے نہیں دینا
.. چاہتی تھی
نہ جانے اتنی محبت .. کیوں ہو
گئی .. اور کب ہو گئی .. اس
کھڑوس سے ...مگر اب .. عشاء

اپنی جان بھی لگا دے گی اپنے
عبدر باری کے لئے ..... وہ دل
ہی دل سوچتی .. اس کے ناک
پر انگلی رکھتی مسکرا دی ....
اس کی وہ خوبصورت سی
خوشبو محسوس کرتی وہ
پیاری لڑکی بنا پلکیں جھپکے
جھک کر اسے سوتے ہوئے دیکھ
رہی تھی .... آج سوتے ہوئے
اس کے ماتھے پر شکنیں نہیں ..
بلکہ ایک سکون تھا ....۔ وہ ایک
پل کو رکی ..پھر کچھ سوچتے
ہوئے وہ دھیرے سے جھک کر
اس کی کشادہ پیشانی پر لب
رکھ گئی .. اور اگلے ہی پل

شرماتی ہوئی کھل کر مسکرا
دی ....ـ وہ پرسکون تھا .. وہ
بھی تھی ... اور کیوں نہ
ہوتی .. آخر اس کا وہ پیارا
اور نکما شوہر اس سے اس
قدر محبت جو کرتا تھا .... وہ
اس کے نہ سمجھ میں آنے والے
الفاظ یاد کرتی مسکرا دی ..
مگر اگلے ہی پل وہ افسردہ
ہوئی ..
اہ .. اس نے اتنی محبت سے
میرے لئے پہلی دفع کچھ کہا ..
اور میں وہ سمجھ ہی نہیں
سکی ... .. کاش مجھے بھی وہ
زبان آتی .. .. پاگل آدمی ...

بولا بھی تو الٹا .. الٹی زبان میں
.. وہ مسکراتی ہوئی وہ الفاظ
یاد کرتی سکون سے آنکھیں مند
.... گئی
....
کبھی کبھی زندگی اتنی حسین
ہو جاتی ہے کہ ہم مکمل اس
میں کھو جاتے ہیں .. ہم بھول
جاتے ہیں کہ ہر آسانی اور ہر
خوشی کے بعد مشکل اور غم
بھی ہے ... ہم اسے نظرانداز
کرتے ہیں ..مگر زندگی کے ہ ہے
صفحے کو صبر و تحمل سے پلٹنا
اور اپنانا ایک مظبوط انسان کی
نشانی ہے ...

جو ہم کھو چکے ہوتے ہیں وہ
کبھی واپس پا نہیں سکتے .. جو
وقت گزر چکا ہوتا ہے ہم
اسے کبھی نہیں واپس لا سکتے
..
گزرے وقت کو یاد کر کے تکلیف
سہنے والے کمزور اور بزدل
ہوتے ہیں ... حقیقت کو اپنا کر
آگے بڑھنا ہی زندگی کا مقصد
ہے ....
تم اپنے رب سے جیسا گمان
رکھو گے ..اسے خود کے لئے
ویسا ہی پاؤ
گے..............................

جب خوا□ش پوری □و تواس کا
شکر کرو .. اور جب ن□ پوری
□و تو دو دفع شکر کرو .. کیوں
ک□ میر□ رب ن□ تم□ار□ لئ□
ب□تر س□ ب□ترین سوچ رکھا □□
.....
اپن□ رب ک□ حضور سجد□ کرت□
و□ ب□ت پورسکون اور
مطمین تھی .. میر□ الله جی ..
اپ ن□ سب ک□ حص□ میں
خوشیاں رکھی □یں .. جو اپ
وقت پر سب کو دیت□
□یں ...□میں ان خوشیوں کی
قدر کرنا سیکھا دیں اور تیرا
شکر کرنا سیکھا دیں ... اپ ن□

میری اس بے رونق اور ادھوری
سی زندگی کو اتنا خاص بنا دیا
کہ مجھے خود پر رشک آ تا
ہے ..میں جتنی دفع اسے
دیکھتی ہوں ..خود کو خوش
نصیب محسوس کرتی ہوں ..
میرے الله جی .. میرے عبدر کو
ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں
رکھنا .. اسے ہمت طاقت اور
سکون عطا فرمانا .. ہماری
زندگی چاہے کتنی بھی مشکل
کیوں نہ ہو . ہمیں ہمیشہ ایک
دوسرے کے ساتھ کھڑا رہنے کی
توفیق اور ہمت عطا کرنا ...
وہ اس کے چہرے کی طرف

دیکھتی مسکراتے ہوے اپنے رب
سے مخاطب تھی ... ایک
پرسکون دعا کے بعد فارغ ہوتی
وہ ایک گہری سانس بھرتی
بالکونی میں آی .. سحر کا وہ
وقت بہت خوبصورت اور تازگی
سے بھرپور تھا .. موسم میں
ہلکی سی نمی اور دور کہیں
مدھم سی پرندوں کے چہچہانے
کی آوازیں سنتی وہ آنکھیں
موندے گہری سانس بھر گئی
....
ریلنگ پر ہاتھ رکھے وہ اس.
کے وہ نہ سمجھ میں آنے والے
الفاظ یاد کرتی مسکرا رہی

تھی ..... زندگی ہو تم ......ـ وہ
آنکھیں بند کئے کھل کر
..... مسکرائی
وہ پورے فیلٹ میں گھومتی ہر
جگہ سجائے گیے پھولوں کو
دیکھتی خوش ہو رہی تھی ..
سفید اور سرخ رنگ کے پھول
بہت پرکشش اور خوبصورت
لگ رہے تھے

....
....

آخر کیوں تم ہماری زندگی کو
جہنم بنانے پر تلے ہو .. میرا
شوہر کہاں ہے ؟؟ کیا کیا ہے

تم لوگوں نے اس کے ساتھ ؟؟؟
ایک ۲۵ سے ۲۶ سال کی لڑکی
ایک 5 سال کے چھوٹے سے بچے
کو اپنی آغوش میں بھرے زمین
پر گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی ...
خدا کے لئے ہمارا پیچھا چھوڑ دو
... وہ روتی ہوئی فریاد کر
رہی تھی .... یہ اذیت تم نے
خود اپنے سر ڈالی ہے
محترمہ .... بہت عزیز تھی نہ
تمہیں محبت ... وہ محبت جو
اب تمہاری جان بچانے کے لئے
بھی موجود نہیں .. پکارو
اسے ... کہاں ہے وہ ؟؟ ۔ وہ جو
تمہیں محفوظ رکھنے کے دعوے

کرتا تھا ... جو تمہارے لئے اس
دنیا کو تحس نہس کر سکتا تھا
... بلاو اسے .... اس خوبرو
شخص نے اسے بالوں سے
جکڑتے اس کا چہرہ اپنے مقابل
کیا ....
ایک اشارے پر اس چھوٹے سے
بچے کو اس کی ماں کی آغوش
سے گھسیٹ کر دور کیا گیا ...
وہ ڈرتا سہمتا ایک کونے میں
لگا اس منظر کو اپنی آنکھوں
سے دیکھ رہا تھا ....
تم ایک گھٹیا انسان ہو .. ایک
نیچ اور غلیظ جانور .. تم جیسے
لوگ خود کو خدا سمجھتے ہو ..

مگر یہ نہیں جانتے کہ جب اس
کی پکڑ تم سب پر غالب ہو
گی تو تم سب نیست و نبوت
ہو جاؤ گے ...۔ اس کی بات کے
اختتام پر اس کے قریب کھڑے
ایک شخص نے خنجر کی نوک
اس کی گردن پر رکھتے ایک
لمبی لکیر کھینچ دی ...ماں ں
ں ں .....۔ وہ درد کی شدت سے
چلائی تو کونے میں دبکا بیٹھا وہ
معصوم پوری شدت سے چلایا
.... تھا .... ماں ں ں
اس مضبوط شخص کی آنکھیں
ایک دم کھلی .. وہ ایک گہری
سانس بھرتا دونوں ہاتھوں کو

سر پر رکھے زور سے آنکھیں
میچ گیا ......۔ وہ ڈریسنگ مرر
کے قریب کھڑی اسے یوں
اچانک اٹھتے دیکھ اس کی طرف
مڑ ی .. سلطان نے سر سے
ہاتھ ہٹاتے اپنے آ س پاس دیکھا
.. ..وہ وہاں نہیں تھی
عشاء ا ا ....۔ سلطان نے زور
... سے اسے پکارا
جی .. می .. میں یہاں ہوں ..
وہ تیزی سے اس کے قریب آ ی
... سلطان نے بازو سے کھینچ
کر اسے اپنے قریب لیٹاتے اس
کی آغوش میں چھپتے اپنا حصار
اس کے گرد تنگ کیا .....۔ وہ تیز

تیز سانسیں بھر رہا تھا .. جب کہ وہ اسے یوں اچانک اتنا ہایپر ہوتے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی ...
عبدر ... کیا ہوا ؟؟ اپ ٹھیک ہیں ؟؟ وہ اس کا چہرہ اٹھا ے اسے دیکھ رہی تھی ... سردی کی بڑھتی ہوئی شدت کے باوجود اس کے چہرے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوے اس کے .... چہرے کو بھگو رہے تھے
ک.. کیا ہوا اپ کو ؟؟ اپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی عبدر ...

عشاء نے اس کے کندھے پر ہاتھ
رکھتے اس سے دور ہونا چاہا ..
مگر سلطان نے اپنا حصار مزید
تنگ کیا ..
مت جاؤ .. .. پلیز ... یہاں .
میرے ... میرے پاس
رہو ....مت جاؤ ..
وہ کسی چھوٹے سے بچے کی
طرح اس کی آغوش میں خود
کو چھپا ے گہری سانسیں بھر
رہا تھا ...
میں یہیں ہوں .. اپ کے
پاس .... کہیں نہیں جاؤں گی
..

میری طرف دیکھیں .. عشاء نے
اس کا چہرہ تھام کر مقابل ...
کیا ہوا آپ کو ؟؟ کوئی برا
خواب دیکھا کیا ؟؟؟
وہ اپنے اسکارف کے پلو سے
اس کا چہرہ پونچھ رہی تھی
...
بس کچھ دیر .. یونہی رہو ....
.... بس یہاں.. میرے پاس
میں یہیں ہوں ... وہ اسے اپنی
آغوش میں چھپا تی اپنا حصار
تنگ کر گئی تو اس مظبوط
شخص کے وجود میں ایک
سکون نمودار ہوا ... جسے

محسوس کرتا وہ آنکھیں موند گیا ...
وہ بے یقینی سے کبھی اسے تو کبھی اس کے رویے کو سوچتی اسے دیکھ رہی تھی جو آنکھیں بند کئے سکون محسوس کر رہا تھا ....
اچانک کیا ہوا اسے ؟؟ ایسے ..... پہلے تو کبھی نہیں ہوا
میرے عبدر ..... عشاء کے دھیرے سے پکارنے پر سلطان نے آنکھیں کھولتے اس کے چہرے کی طرف دیکھا .... اپ ٹھیک ہیں ؟؟؟ سلطان نے اثبات میں سر ہلایا ...

کیا ہوا تھا ؟؟ یوں اچانک ؟؟ کیا
کوئی برا خواب دیکھا ؟؟؟
وہ پھر سے اثبات میں سر ہلا
گیا ....
بس خواب ہی تو تھا ...ـ اتنا
پریشان کیوں ہو گئے اپ ؟؟.
خواب سچ تھوڑی ہوتے ہیں ...
وہ اس کے رخسار پر اپنا ہاتھ
رکھے دھیرے سے بولی ...
کچھ سچ .. خواب بن کر ہمارا
پیچھا نہیں چھوڑتے .. جو اذیت
دیتے ہیں .. جن سے تکلیف
ہوتی ہے ... بہت تکلیف ...
وہ بے بسی سے بول رہا تھا ...
وہ اس مضبوط شخص کو بے

بس دیکھ رہی تھی ....میرے
ہوتے .. کیا ایسا ہو سکتا
ہے ؟؟.. آ پ کو جب بھی
تکلیف ہو .. اپ یہاں میری
آغوش میں چھپ جایا کریں ..
اورپھر اپ اپنا سارا درد اور
تکلیف خود سے دور ہوتا
دیکھیں گے ... اس کے سنجیدہ
چہرے پر مسکراہٹ گہری
ہوئی .... تم تو سکون ہو .....
میرے ہر درد کی دوا .. میرے
..... ہر زخم کا مرہم
سو ٹکا ... وہ مسکرا کر کہتی
اپناسکارف کھول کر اس کے
گرد پھیلا گئی ... آپ سو

جائیں .. ابھی صبح ہونے میں
کافی وقت ہے .. میں یہیں
ہوں .. اپ کے پاس ...وہ دھیرے
دھیرے اس کے بالوں کو سہلاتی
اسے پرسکون کر رہی تھی ...
اور وہ کسی کی نہ سننے والا
ایک بے قابو بے رحم انسان ..
ان خوبصورت الفاظ پر خوش
ہوتا کسی چھوٹے سے بچے کی
طرح اس کے آنچل میں چھپا
اس سکون دا آغوش میں ایک
دفع پھر سو چکا تھا

....
....